ردِّ قادیانیّت

رسائل

• مولانا شوکت اللہ میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

احتسابِ قادیانیّت

جلد ۵۷

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان - فون : 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : احتساب قادیانیت جلد ستاون (۵۷)

مصنف : مولانا شوکت اللہ میرٹھی

صفحات : ۷۶۸

قیمت : ۴۵۰ روپے

مطبع : ناصر زین پریس لاہور

طبع اوّل : ستمبر ۲۰۱۴ء

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

Ph: 061-4783486

فہرست

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۲۲ ...... ۸؍جون ۱۹۰۱ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۴ ...... ۲۴؍جنوری ۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۵ ...... یکم؍فروری ۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۶ ...... ۸؍فروری ۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۷،۸،۹ ...... ۲۴؍فروری ۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۱۰ ...... ۸؍مارچ ۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۱۱ ...... ۱۴؍مارچ ۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۱۲ ...... ۲۴؍مارچ ۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۱۳،۱۴،۱۵ ...... یکم تا ۱۵؍اپریل ۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۱۶ ...... ۲۴؍اپریل ۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۲۲ ...... ۸/جون۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۲۳ ...... ۱۶/جون۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۲۴،۲۵ ...... ۲۴/جون۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۲۶ ...... ۸/جولائی۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۲۷ ...... ۱۶/جولائی۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۳۲ ...... ۲۴؍اگست۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۳۳ ...... یکم؍ستمبر۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۳۴ ...... ۸؍ستمبر۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۳۵ ...... ۱۶؍ستمبر۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ۳۶ ...... ۲۴؍ستمبر۱۹۰۲ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ ۷ ...... ۱۶؍فروری ۱۹۰۳ء

اس شمارہ کا پہلا صفحہ غائب ہے۔ مجبوراً اس ۲ کے مضمون کو فہرست میں ایک نمبر دیا ہے۔

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ ۸ ...... ۲۴؍فروری ۱۹۰۳ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ ۹ ...... یکم؍مارچ ۱۹۰۳ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ ۲۷ ...... ۱۶؍جولائی ۱۹۰۳ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ ۲۸،۲۹ ...... ۲۴؍جولائی و یکم؍اگست ۱۹۰۳ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ ۳۰ ...... ۱۸؍اگست ۱۹۰۳ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ ۳۱ ...... ۱۶؍اگست ۱۹۰۳ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ ۴۵ ...... یکم دسمبر ۱۹۰۳ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ ۴۶ ...... ۸؍دسمبر ۱۹۰۳ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ ۴۷ ...... ۱۶؍دسمبر ۱۹۰۳ء

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ ...... شمارہ ۴۸ ...... ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۳ء

✿ ...... ☆ ...... ✿

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

الحمدللّٰہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ، امابعد!

۱۹۰۱ء مرزا قادیانی کے کفر بواح کے عروج کا دور ہے۔ اسی سال کذاب قادیان نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ کذاب قادیان کے دعویٰ نبوت کے دور میں جن لوگوں نے مرزا قادیانی کی تردید کا بیڑا اٹھایا تھا وہ امت کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ انہیں خوش نصیب حضرات میں سے ایک مولانا شوکت اللہ میرٹھی تھے۔ (ان کا اصل نام مولانا محمد احسن میرٹھی تھا) مولانا شوکت اللہ اپنے آپ کو مرزا قادیانی کے مقابلہ میں مجدد السنہ مشرقیہ بھی کہتے ہیں۔ موصوف میرٹھ سے ہفتہ وار ''شحنۂ ہند'' شائع کیا کرتے تھے۔ آپ نے چار سال ابتدائے ۱۹۰۱ء سے دسمبر ۱۹۰۴ء تک ہفتہ وار شحنۂ ہند کا ہفتہ وار ضمیمہ شائع کرنا شروع کیا جو عموماً آٹھ صفحات پر مشتمل ہوتا تھا۔ یہ مسلسل شائع ہوا اور چار سال قادیانی رسائل کے جواب میں اپنی مثال آپ تھا۔

۱...... ہمیں اس کے سال اوّل یعنی ۱۹۰۱ء کا صرف ایک شمارہ مل سکا جو ۸؍جون ۱۹۰۱ء کا پرچہ ہے اور شمارہ نمبر اس کا بائیس ۲۲ ہے۔ یہ شمارہ ای میل کے ذریعہ مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے دارالعلوم دیوبند سے ارسال فرمایا۔

۲...... ۱۹۰۲ء کے شمارہ جات کے ایڈیٹر صاحب صفحات کے نمبر مسلسل استعمال کرتے ہیں۔ ہم انہیں مسلسل نمبرات کو سامنے رکھیں تو ۱۹۰۲ء کی فائل کا ص۱ سے ص۵۶ پر موجود نہیں۔ گویا (شمارہ نمبر ۱،۲،۳ شارٹ ہیں) اسی طرح ص۷۷ سے ص۱۰۰ تک کے صفحات موجود ہیں۔ ان پر تاریخ ایک ہے۔ گویا شمارہ نمبر ۷، ۸ اور ۹، ایک ساتھ شائع ہوئے۔ شمارہ نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲، ص۱۰۱ تا ۱۲۴

تک شائع ہوئے۔ البتہ ص ۱۲۵ سے ۱۲۸ صفحات موجود نہیں۔ لیکن یہ سہو ہے۔ ورنہ شمارہ نمبر ۱۳ ص ۱۲۹ پر موجود ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کوئی شمارہ شارٹ ہیں۔ البتہ صفحات پر سہو ہوا۔ شمارہ نمبر ۱۳ ص ۱۲۹ سے شروع ہو کر ص ۱۴۰ چلا گیا ہے۔ پھر ص ۱۴۱ پر شمارہ نمبر ۱۲ درج ہے۔ گویا کوئی صفحہ شارٹ نہیں۔ البتہ شمارہ نمبر ۱۳، ۱۴، ۱۵ ایک ساتھ ص ۱۲۹ سے ص ۱۴۰ پر مشتمل ہیں۔ پھر ص ۱۴۱ سے ص ۳۰۸ تک شمارہ نمبر ۱۶ سے ۳۷ تمام شمارہ جات اس جلد میں موجود ہیں۔

خلاصہ یہ کہ سن ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۱، ۲، ۳ ص ۱، سے ص ۵۶ تک شارٹ ہیں اور پھر ص ۳۰۹ سے آخر تک۔ گویا شمارہ نمبر ۳۸ سے آخر جلد تک موجود نہیں۔ یعنی ہمیں دستیاب نہ ہوئے۔ جس بندہ خدا کو ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۱، ۲، ۳، پھر شمارہ ۳۸ سے آخر تک مل جائیں تو وہ اس فائل کو مکمل کر سکتا ہے۔

۳...... الحمدللہ! ضمیمہ شحنۂ ہند ۱۹۰۳ء کی مکمل فائل یہاں پر موجود ہے۔ کہیں سے ایک آدھ صفحہ شارٹ ہے۔ تو وہیں نوٹ دے دیا، ورنہ مکمل ہے۔

۴...... اسی طرح ہفتہ وار ضمیمہ شحنۂ ہند کی سن ۱۹۰۴ء کی بھی مکمل فائل احتساب قادیانیت کی جلد ۵۸ پر شائع ہوگی۔

گویا احتساب کی ان دونوں جلدوں ۵۷، ۵۸ ضمیمہ شحنہ ہند کے چار سالوں ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۴ء کے جو شمارہ میسر آئے۔ یعنی ۱۹۰۱ء کا صرف ایک شمارہ اور ۱۹۰۲ء نامکمل اور ۱۹۰۳ء اور ۱۹۰۴ء کے مکمل فائل ان جلدوں میں آگئے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ فللحمدللہ!

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا!

۲۵ رمئی ۲۰۱۴ء

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۱۹۰۱ء



مولانا شوکت اللہ میرٹھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۸ر جون ۱۹۰۱ء کے شمارہ نمبر ۲۲ کے مضامین

۱......	پنجابی رسول کی امت کا انکار	ابو!
۲......	مقابلہ چند اوصاف	عبدالکریم!

۱...... پنجابی رسول کی امت کا انکار

سال اوّل معارب آمد سال دیگر خواجہ شد
غلہ گرارزاں شود امسال سیدمی شود

مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے حقیقی ممبر جو بمصداق ''یؤمنون بالغیب'' بلا سوچے سمجھے ایمان لائے ہیں۔ ہر چند ان کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے اور حضرت موصوف کی خاص تحریریں ان کو دکھائی جاتی ہیں کہ مرزا قادیانی نے صاف صاف نبوت کا اسی طرح دعویٰ کیا ہے جس طرح پہلے بھی بہت سے اشخاص کر چکے ہیں۔ مگر وہ بیچارے ابھی تک پیر وپیغمبر میں تمیز نہیں کر سکتے اور الٹا یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم راستی پر ہیں اور موعود مسیح کے بارے میں تمہیں مغالطہ ہوا ہے۔

پس ہم علماء اسلام زمانہ حال کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ گزارش کرتے ہیں کہ چند منٹ کے لئے ہماری ان ناچیز سطور پر توجہ فرمادیں۔ مگر بفرض محال ہم غلطی پر ہیں اور ختم نبوت کے بعد بھی سلسلۂ نبوت جاری ہے تو کوئی بزرگ اسلام ہماری غلطی رفع فرما کر خداوند تعالیٰ کی پاک درگاہ سے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

کیا ان علامات اور دعاوی کے سوا جو نیچے عرض کئے جاتے ہیں (معاذ اللہ) پیغمبروں کے سرخاب کا پر لگا ہوتا ہے۔ جس سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں۔ روحانیت اور فیوض الٰہی جو انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام کی ذات والاصفات سے فواروں کی طرح جوش زن ہوا کرتے ہیں ان کو مرزا قادیانی کی ذات میں سمجھنا اور ان سے برکات حاصل کرنے کی توقع رکھنا بناء فاسد علی الفاسد ہے۔ مگر دعویٰ نبوت کے لئے تفصیل ذیل علامات جو مرزا قادیانی اپنی نسبت تحریر فرماتے

ہیں کیا ان سے بڑھ کر کوئی علامت بیان کی جاسکتی ہے اگر چہ اس دعویٰ کے دروغ بے فروغ ہونے میں کچھ بھی کلام نہ ہو۔

اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ مرزا قادیانی کو قرآن شریف کے مطالعہ میں توغل ہے اور چونکہ ان کو رسول بننے کا خیال ازحد دامنگیر ہے۔ اس لئے ہر ایک آیت پر اسی پہلو سے تدبر کرتے ہیں اور کیا تعجب ہے کہ اپنے منامات اور اضغاث میں بھی اپنی ذات کو رسول اور نبی دیکھتے ہوں۔

..................وتصدیقات مریدین وغیرہ کو پبلک کے سامنے نمبروار پیش کرتے ہیں۔

۱...... مرزا قادیانی کے معراج نبوۃ کی سیڑھی کا پہلا پایہ یہ ہے کہ انہوں نے مجتہد اور مجدد کا دعویٰ کیا۔

۲...... جب کتاب ''براہین احمدیہ'' کی چوتھی جلد تک پہنچے تو ملہم ربانی کہلانا شروع کیا۔

۳...... ''فتح الاسلام وتوضیح مرام'' میں اپنے تئیں منذر ونذیر لکھا۔ حالانکہ یہ الفاظ قرآنی محاورات میں انبیاء علیہم السلام کی شان میں بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: ''**انت منذر و لکل قوم ھاد ∘ ان من امة الا خلا فیھا نذیر** '' انہیں دونوں کتابوں میں صاف صاف لکھ دیا کہ موعود مسیح یہی عاجز ہے اور کہا: ''دنیا میں ایک نذیر آیا کسی نے اس کو نہ مانا۔ مگر خدا اس کو قبول کرے گا۔''

مرزا قادیانی کے یہ الہامات سب سے بڑھ کر ہیں۔ یعنی:

۴...... ''**وما ارسلناک الا رحمة للعالمین**'' (براہین احمدیہ ص۵۰۶)

جو خاص حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک کے لئے خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ مگر مرزا قادیانی اس کو اپنی شان میں الہام ہونا فرماتے ہیں اور:

۵...... ''**اعمل ماشئت فانی قد غفرت لک**'' (براہین احمدیہ ص۵۶۰)

ترجمہ...... ''(اے مرزا قادیانی) جو آپ کی مرضی ہو کرو میری طرف سے آپ بخشے گئے۔'' مرزا کا یہ الہام ایسا ہے کہ کسی سچے رسول کو بھی نہ ہوا ہوگا۔ اس الہام سے مرزا قادیانی کو بالکل چھٹی ہوگئی ہے جو چاہیں سو کریں۔ شاید اس وسعت اخلاق سے جو بحق انام دنیا حضرت اقدس نے درفشانیاں کی ہیں جن کی ردیف وار ''ڈکشنریاں'' بن رہی ہیں وہ اسی الہام ''**اعمل ماشئت فانی قد غفرت لک**'' کی بدولت ہوں۔

۶...... ''سیدنا'' جو حضرت رسول کریم ﷺ اور ان کی آل پاک کے لئے ہے اور ''علیہ الصلوٰۃ والسلام'' جو انبیاء علیہم السلام کے لئے مخصوص تھا مرزا قادیانی کے مریدان باصفا اپنی بول چال خط وکتابت اور اخباروں وغیرہ میں بے دھڑک مرزا قادیانی کے مناقب میں لکھتے پڑھتے ہیں۔

۷...... یہ دو قرآنی آیتیں ”ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ“

”مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاء ھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین“ (ازالہ اوہام ص ۶۷۵،۶۷۳)

ترجمہ...... ”وہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول (محمد ﷺ) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ دنیا کے کل ادیان پر اس کو غالب کرے۔“

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے) ”میں ایک پیغمبر کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آنے والا ہے جس کا نام احمد ہے۔ پھر جب کہ وہ آیات کھلی نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو صریح جادو ہے۔“ جو خاص حضرت رسول مقبول ﷺ کی شان میں اتری ہیں اور جن میں سے دوسری آیت آنحضرت ﷺ کے حق میں پیشین گوئی ہے۔ مرزا قادیانی الہاماً بیان فرماتے ہیں کہ خاص میری شان میں ہیں۔

۸...... ”فیصلہ آسمانی اور نشان آسمانی“ وغیرہ کتابوں کے سرورقوں پر جو مرزا قادیانی کے افکار کا نتیجہ ہیں۔ سوا ان کتابوں کے الہامی لکھا جائے کہ یہ آیات بھی مرزا قادیانی کی شان میں درج ہیں۔ ”یاحسرة علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن“ (اے افسوس بندوں پر ان کی طرف کوئی ایسا رسول نہ آیا جس پر انہوں نے استہزاء نہ کیا ہو)

۹...... مرزا قادیانی بآواز بلند پکارتے ہیں کہ میرا رتبہ اور میرے مناقب (حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ) سے کہیں بڑھ کر ہیں جن کی شان میں کئی آیات قرآنی وارد ہیں اور جن میں سے آخر الذکر کی بابت رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔

ناظرین! غور فرماویں کہ مذکورہ بالا خلفاءؓ سے سوائے حضرت رسول کریم ﷺ کے کون بڑھ کر ہوسکتا ہے۔

۱۰...... مرزا قادیانی بآواز بلند کہتے ہیں کہ مجھ کو اپنے الہاموں پر ایسا ہی یقین اور ان پر میرا ایسا ہی ایمان ہے جیسا قرآن شریف پر۔ (دیکھو مرزا قادیانی کی کتاب اربعین) گویا مرزا قادیانی کو اپنے زعم میں قرآن شریف اور ان کے تراشیدہ الہاموں میں کچھ بھی تمیز نہیں۔

راقم...... اے مرزا قادیانی آپ اور آپ کے مرید ہم کو کیسے ہی برے خطابوں سے یاد کریں۔ مگر آپ کی اس قسم کی باتیں سن کر ہمارے دل کو سخت صدمہ ہوتا ہے۔

۱۱...... مرزا قادیانی اور ان کے خلیفہ اوّل یا دوئم (کیونکہ ابھی ان میں فیصلہ نہیں ہوا) بآواز

بلند پکارتے ہیں کہ براہین احمدیہ کے الہامات اور قرآن شریف کی مکی سورتوں میں کچھ بھی مابہ الامتیاز نہیں۔ یعنی ان میں مساوات کا درجہ ہے۔ (اخبار الحکم مورخہ ۲۴ راکتوبر ۱۹۰۰ء)

۱۲...... عبدالکریم برملا لکھتا ہے کہ: ''جب خادم یعنی مرزا قادیانی اور مخدوم یعنی حضرت محمد ﷺ دونوں ایک سے حربے اور ہتھیار لے کر آئے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جاوے۔'' (اخبار الحکم مورخہ اگست ۱۹۰۰ء)

۱۳...... مرزا قادیانی کے مرید مخلص رسول شاہ نامی قادیان سے ایک کے جواب لکھتے ہیں: ''مرزا قادیانی پر ایمان لانا ایسا ہے جیسا رسول کریم ﷺ پر۔'' (اخبار الحکم ماہ ستمبر ۱۹۰۰ء)

۱۴...... مرزا قادیانی کا جرنیلی آرڈر مریدوں کے نام ہے کہ: ''میری ازواج مطہرات آپ کی مائیں ہیں۔'' چنانچہ مریدان باصفا، ان کو بمنزلہ حضرت عائشہ صدیقہؓ تسلیم کر کے ام المؤمنین سے ملقب کرتے ہیں۔

۱۵...... مرزا قادیانی کے مرید یا وزیر اعظم عبدالکریم صاف صاف لکھتے ہیں کہ: ''یا تو ابتداء اسلام میں آنحضرت ﷺ نے دین کی اشاعت میں کوشش کی یا آخر میں مرزا قادیانی نے خاتم الخلفاء کا خطاب (مولوی صاحب مذکور سے) حاصل کیا اور ان دونوں زمانوں کے بیچ میں کچھ بھی نہیں۔'' (اخبار الحکم مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۱ء)

۱۶...... ''**ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظهرک ورفعنا لک ذکرک**'' (اور رکھ لیا ہم نے بوجھ تجھ سے وہ بوجھ جس سے تیری پیٹھ بھاری تھی اور تیرے لئے ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا) یہ آیت بھی جو خاص آنحضرت ﷺ کی ذات پاک کے لئے خدا نے وحی کی ہے مرزا قادیانی اپنی ذات کو اس کا مورد ومحل بتاتے ہیں۔

۱۷...... عبدالکریم مذکور مرزا قادیانی کو کل انبیاء علیہم السلام کا لب لباب اور بالخصوص آنحضرت ﷺ کے دونوں بروز یعنی محمد واحمد بتاتے ہیں۔ (اخبار الحکم مورخہ ۲۴ راکتوبر ۱۹۰۱ء)

۱۸...... ''**اذکر نعمتی التی انعمت علیک انی فضلتک علی العالمین**'' (اے مرزا قادیانی) ان نعمتوں کو یاد کرو۔ جو تجھے دی گئیں۔ میں نے سب جہانوں پر تجھے فضیلت دی۔

راقم...... اے ناظرین اخبار! غور فرمائیے کہ سب جہانوں پر بزرگی اور برگزیدگی سواء انبیاء علیہم السلام کے کس کو ہوسکتی ہے؟ کیا مرزا قادیانی کو جو انکم ٹیکس وغیرہ سے بچنے کے لئے حیلے تراشتے ہیں اور جب پیشین گوئیاں غلط ہوتی ہیں تو قرآن شریف پر الزام لگاتے ہیں۔

۱۹...... ”یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر “ قرآن شریف میں آنحضرت ﷺ کی شان میں ہے۔مرزا قادیانی زبردستی اپنی طرف لگاتے ہیں۔

۲۰...... خداوند تعالیٰ آنحضرت ﷺ کوفرماتا ہے: ”قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ “ ﴿ کہہ دے اے محمد کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھنا چاہتے ہوتو میرا اتباع کروتا کہ خداوند تعالیٰ تم سے محبت کرے۔﴾ مرزا قادیانی اس آیت کا شان نزول بھی اپنی ہی طرف فرماتے ہیں۔اب برخلاف حکم خداورسول، رسول کی اتباع سے لوگوں کو ہٹا کر یہ کہنا کہ میرا اتباع کرو۔ شرک فی النبوۃ نہیں تو کیا ہے۔شرک فی النبوۃ کے سر میں کیا سینگ ہوا کرتے ہیں؟

۲۱...... مرزا قادیانی نے ان دونوں آیات میں اپنے پروحی نازل ہونا بتایا ہے۔

۱...... ”واتل ما اوحی الیک من ربک ولا تصعّر خدّک للناس“

۲...... ”قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ“ حالانکہ ”الیوم اکملت لکم دینکم“ کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور نبوۃ ختم ہوچکی۔گو اس کا فیض تا قیامت جاری رہے گا۔

۲۲...... ”وما ارسلنک الا کافۃ للناس“

۲۳...... ”یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً“ جس کے حاشیہ پر لکھتے ہیں: ”انی رسولاً من اللہ“ یہ دونوں الہام مرزا قادیانی کے (جو اصل میں قرآن شریف کی آیات ہیں) ایسے ہیں کہ سوا آنحضرت ﷺ کے کسی نبی اور رسول کو ان کی عزت حاصل نہیں ہوئی۔ان الہاموں کا مورد ومحل مرزا قادیانی اپنے کو بتاتے ہیں۔سچ ہے۔

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

بالآخر ہماری گزارش ہے کہ ارباب فہم وفراست ان سب آیات کو بہیئت مجموعی دل میں جمع کر کے اپنے کانشنس سے فیصلہ لیں کہ یہ دعویٰ نبوت ہے یا نہیں؟ اور جو نتائج اس سے نکل سکتے ہیں۔ارشاد فرما کر ہماری غلطی کو رفع کریں۔ راقم: ا،د!

ایڈیٹر...... سبحان اللہ سبحان اللہ! مولانا! وکس خلوص اور سچی ہمدردی سے اسلام کی تائید اور ایک ملحد کے ہفوات واباطیل کی تردید فرمارہے ہیں۔امید ہے کہ ہمارے علماء کرام ناظرین ضمیمہ اخبار ومفتیان شحنۂ ہند مولانا ممدوح کا ہاتھ نصرت اسلام میں بٹائیں گے۔مولانا جس تحقیق وتدقیق سے جعلی مہدی اور نبی کاذب کے دعاوی کا استیصال فرمارہے ہیں۔مرزا قادیانی اور اس کے حواری کے پاس ان کا جواب ہی کیا ہے اور جواب دینے کا کیا منہ رکھتے ہیں۔کیوں شپروں کی طرح

کونوں کھدروں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ کیوں مقابلے پر نہیں آتے یا تو یہ لمبے لمبے دعوے تھے کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتا۔ یا اب یہ کیفیت ہوگئی کہ ضمیمہ شحنۂ ہند اور اس کے رجال الغیب نے چند ہی روز میں کاذب مہدویت اور جعلی مسیحیت اور ملحد بنانے کی مشین کے کیل پرزے توڑ ڈالے۔ عصائے موسیٰ، قطع الوتین وغیرہ کتابوں کا جواب تو کیا دیں گے ضمیمہ کے مختصر سے آرٹکلوں کا جواب بھی نہیں بن پڑتا اور نہ بن پڑے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ!

مرزا قادیانی کے تمام دعاوی سے معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کی بعثت ورسالت بالکل فضول اور عبث ٹھہرتی ہے اور درحقیقت مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک کوئی وقعت کسی نبی کی مرزا قادیانی کے مقابلے میں نہیں۔ بھلا غضب خدا کا چند خود غرض الو کے پٹھوں کے سوا کون مسلمان تسلیم کرسکتا ہے کہ قرآن بجائے آنحضرت ﷺ کے مرزا قادیانی پر نازل ہوا ہے۔ دعویٰ تو یہ کہ میں عیسائیت وغیرہ کا رد کرنے کو دنیا میں اترا ہوں۔ مگر افعال سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ مذہب اسلام کے مٹانے کو آیا ہوں۔ ایسے ملحد کا اثر غیر مذاہب پر بھی نہیں پڑسکتا۔ کیونکہ مذاہب غیر والے خوب جانتے ہیں کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ ہیں اور دوسرا شخص جو نبی بننے کا دعویٰ کرے یا تو فریبی اور مکار ہے یا جنونی اور خبط الحواس۔ اس لئے گولڑہ ضلع راولپنڈی میں جناب پیر مہرعلی شاہ صاحبؒ نے بذریعہ اسلامی انجمن اس امر کا قطعی فیصلہ فرمادیا ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ مذاہب غیر کے مقابلے میں لکھتا اور کارروائیاں کرتا ہے وہ اسلام کی طرف سے نہ سمجھی جائیں۔ کیونکہ ان سے مقدس مذہب اسلام کی توہین ہوتی ہے اور جو شخص اسلام اور بانی اسلام کی توہین کرے وہ اہل اسلام سے نہیں۔

معلوم نہیں ہمارے ہم عصر اسلامی اخبارات اب تک کیوں خاموش ہیں۔ کیا انہوں نے مرزا قادیانی کو مسیح موعود اور نبی برحق تسلیم کرلیا ہے۔ اگر درحقیقت تسلیم کرلیا ہے تو بذریعہ اخبارات تصدیق وتائید کریں اور تسلیم نہیں کیا تو تردید کریں ورنہ درصورت ساکت رہنے کے ان پر یہ الزام وارد ہوگا کہ ''الساکت عن الحق شیطان اخرس'' یعنی حق الامر کے اظہار سے چپ رہنے والا گونگا شیطان ہے۔ اب چاہو شیطان بنو چاہو نیکی کے فرشتے بنو۔ تعجب ہے کہ ہندو اخبارات تو قادیانی کے اقاویل باطلہ کی تردید کریں اور اسلامی اخبارات اس دشمن اسلام کی تردید نہ کریں۔

۲...... مقابلہ چند اوصاف

موعود مسیح کہتا ہے کہ مجھ پر یہ الہام ہوا کہ: ''انت اشد مناسبة'' پس ارباب فضل

وکمال ان مناسبتوں میں غور فرمائیں۔ برائے رہنمائی عوام ظاہر فرمادیں۔ ہم نے فی الحال چند باتیں جو دونوں میں ثابت ہوئی ہیں بیان کرتے ہیں۔

اصلی مسیح	موعود مسیح
(۱) اصلی مسیح کو مرزا قادیانی نے بلا باپ تسلیم کیا ہے۔ (اخبار الحکم مورخہ ۳۱/اپریل ۱۹۰۱ء)	موعود مسیح کے والد کو اکثر اضلاع پنجاب کے لوگ جانتے ہیں جنہوں نے موعود کو لکھایا پڑھایا اور بہت مدت اس کے سر پر سلامت رہے۔
(۲) اصلی مسیح کا مشن یہودیوں کی طرف تھا۔	موعود مسیح کا مشن خاص مسلمانوں کی طرف ہے جن کا ایمان توحید ورسالت حضرت رسول کریم ﷺ پر ہے اور جو اہل قبلہ ہیں اور موعود ان کو ملعون اور شیطان اور بے ایمان اور یہودی کہتا ہے۔
(۳) اصلی مسیح نے اپنی زندگی بھر میں کوئی بی بی نہیں کی۔	موعود مسیح کی تازگی پسند طبیعت نے اپنی پرانی بی بی کو علیحدہ کیا اور ایک نیا نکاح دہلی سے کیا۔ اس پر بھی قانع نہ ہوا اور بایں عالم پیری اب تک بھی الہامی بی بی کا شوق ہے جو افسوس ہے کہ پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔
(۴) اصلی مسیح دنیا کے مال ودولت سے نفرت رکھتا تھا۔	موعود مسیح مال ودولت دنیا کا عاشق ہے۔
(۵) اصلی مسیح کہتا ہے کہ کل کی روٹی کا فکر نہ کرو۔	موعود مسیح لطائف الحیل سے زرومال جمع کرکے اپنی بی بی کے نام فرضی رہن کرتا ہے۔
(۶) اصلی مسیح نے کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے نہیں لکھی۔	موعود مسیح تازہ رسالے اور اخبارات واشتہارات جاری کرتا ہے۔ جن میں سب وشتم ولعنتیں وغیرہ ہوتی ہیں۔
(۷) اصلی مسیح کوڑھیوں، اندھوں اور گونگوں کو اچھا کرتے تھے۔	موعود مسیح دیگر اشخاص کو تو کیا اچھا کرتے اپنے وزیر اعظم کی آنکھ کا شہتیر نکال سکے نہ ٹانگ کا لنگ اور سر کی کھجلی مٹا سکے۔
(۸) اصلی مسیح جابجا پھرتا اور وعظ کرتا رہا۔	موعود مسیح نے جب سے لدھیانہ اور دہلی سے شکست کھائی کبھی گھر سے باہر قدم نکالنے کا نام تک نہ لیا اور باوجودیکہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ گولڑہ والے حسب الطلب مثیل بمقام لاہور آئے۔ مگر مثیل یا موعود مسیح نے اپنے مارے جانے کے خوف سے اپنے بیت الفکر سے باہر آنا منظور نہ کیا۔

اصلی مسیح	نقلی مسیح
(۹) اصلی مسیح نے نقلی یا موعود مسیح کے بارے میں کچھ نہیں کیا۔	موعود مسیح نے اصلی مسیح کو مغلظ گالیوں سے پکارا اور (معاذ اللہ) نجا اور بدمعاش وغیرہ کہا۔ (نور القرآن حصہ دوم)
(۱۰) اصلی مسیح چونکہ اولوالعزم رسول تھے۔ ان کی پیشین گوئیاں پوری ہوئیں۔	مثیل یا نقلی مسیح کی کوئی پیشین گوئی پوری نہ ہوئی۔
(۱۱) اصلی مسیح نے توریت کی تصدیق کی۔	نقلی مسیح نے قرآن شریف کی آیات کو توڑ کر اپنے مطلب کے مطابق بنایا۔
(۱۲) اصلی مسیح انبیاء علیہم السلام کے سلسلۂ خاندان سے ہے۔	مثیل یا نقلی مسیح مغلوں کے خاندان سے ہے۔
(۱۳) اصلی مسیح نے اپنی سکونت یا رہائش کے لئے کوئی مکان نہیں بنایا۔	نقلی مسیح نے محل بنائے اور اب منارۃ المسیح تیار ہونے لگا ہے۔
(۱۴) اصلی مسیح نے کوئی حقیقت میں (اراضی وغیرہ) پیدا نہیں کی۔	نقلی مسیح حارث اور خارص ہیں اور اراضی و باغ کے مالک۔
(۱۵) اصلی مسیح نے کہا۔ اگر کوئی تمہارے دائیں گال پر طمانچہ مارے تو بایاں بھی رکھ دو۔	نقلی مسیح ناحق بے موجب نیک اور پاک لوگوں کو ستاتا اور گالیاں دیتا ہے۔
(۱۶) اصلی مسیح نے کہا۔ اگر کھانے کے لئے کالا نمک اور پوشاک کے لئے ٹاٹ مل جائے تو اسی پر قناعت کرو۔	نقلی مسیح کے یہاں سیروں کستوری اور بادام روغن میں دم کئے ہوئے پلاؤ اور یاقوتیاں استعمال میں لائی جاتی ہیں اور اسباب عشرت کا ایک سٹور جمع ہوتا ہے۔
(۱۷) اصلی مسیح ابن مریم علیہ السلام کے نام سے مشہور ہیں۔	نقلی مسیح کو لوگ ابن...... کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔
(۱۸) اصلی مسیح نے باوجود رسول ہونے کے کسی سے بیعت نہیں لی۔	نقلی مسیح روبروئے حاکمان وقت لوگوں سے بیعت لیتا ہے۔
(۱۹) اصلی مسیح مردوں کو زندہ کرتے تھے۔	نقلی مسیح زندوں کو مارنے کی آرزو میں ہے۔

علماء وقت نقلی مسیح کو منع کرتے ہیں کہ الحاد سے باز آؤ۔ وہ ان کو بدذات اور گوہ کے کیڑے وغیرہ کہہ کر اپنا غصہ نکالتا ہے جس کا فیصلہ قیامت کو ہوگا۔ راقم: ا، د!

کابل میں ''امام الزمان'' کا مشن

ایک صاحب براہ خلوص وارادت مجھے تحریر فرماتے ہیں کہ اگر آپ کے امام الزمان ایک روز کے لئے بھی کابل ہو آئیں اور اپنے دعویٰ کی منادی کریں تو راقم تین لاکھ روپیہ سلسلہ کی امداد میں دینے کو تیار ہیں اور امیر صاحب افغانستان جو کچھ نذر کریں وہ علیحدہ ہیں۔ جب کہ امام الزمان پر الہام ہوا ہے کہ ان کی حفاظت خدا کے ہاتھ میں ہے تو اب کس بات کا خوف ہے اور یہ کس طرح یقین نہیں کہ ہندوستان میں تو امام الزمان کا خدا ساتھ رہے اور کابل میں ان کا ساتھ

چھوڑ دے۔ ایسا خدا کس کام کا؟ انگلش علمداری میں تو مرزا قادیانی کا غرّانا فضول ہے۔ کیونکہ یہاں کسی کا بال تک بیکا نہیں ہوتا۔ جس قدر انبیاء علیہم السلام دنیا میں آئے ہیں انہوں نے مخالفوں ہی میں اپنی بعثت کا اظہار کیا ہے اور جب کہ ''اصل المسیح'' دشمنوں کے ہاتھوں صلیب پر کھینچے گئے۔ اگر ''مثیل المسیح'' بھی کابل میں پھانسی دیئے جائیں تو زہے قسمت۔ مماثلت تامہ ہو جائے گی۔ ورنہ مثیل المسیح ہونے کا دعویٰ غلط ہوگا۔ مرزا قادیانی کا تو فرض عین ہے کہ کابل جائیں اور سر کے ختنہ ہو جانے کی بالکل پروانہ کریں۔ یقین ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ دل گردہ دیکھ کر پبلک ان کو ضرور امام الزمان تسلیم کرلے گی۔ راقم: مرزا قادیانی کا پہلا معتقد!

مرزائیوں کا عجز

ناظرین ضمیمہ کو مژدہ ہو کہ اس نے اپنا وہ فوری اثر دکھایا کہ مرزائیوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ آج کل ان کو قادیان میں اپنے حواری کے سنبھالنے کی فکر کے سوا دوسرا مشغلہ نہیں۔ چنانچہ گزشتہ اخبار الحکم میں یہ عبارت درج ہے۔ ''اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے دل میں پاک صحابہ کی سی پاک تاثیر ڈالے۔ امام کی دعاؤں اور تاثیر میں کوئی قصور نہیں۔ ہم کو اپنے اپنے ظروف کے موافق اس سے پانی لینا ہے۔ اس لئے ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا ایسا کرے کہ اب اس کشتی سے نہ اتارے۔ اس دنیا میں ذلت، بدعہدی، عہد شکنی کا کلنک نہ لگے۔ کیونکہ ساری توفیقوں کا مخزن خدا ہی ہے۔'' راقم: عبدالکریم!

اور مرزا قادیانی کا فرمان الحکم میں یہ ہے۔ ''جو انعامات اور طاقتیں بزرگ نبیوں کو ملی تھیں وہ سب میں لے کر آیا ہوں اور جس جگہ میں بیٹھا ہوں اگر آج اسی جگہ حضرت موسیٰ یا حضرت مسیح ہوتے تو وہ بھی اسی نظر سے دیکھے جاتے۔ جس نظر سے میں دیکھا جاتا ہوں اور کوئی گالی نہیں جو ہم کو نہیں دی گئی۔ کوئی صورت ایذا رسانی کی نہیں جو ہمارے لئے نہیں نکالی گئی۔ مگر ہم ان ساری بدزبانیوں کو سہتے ہیں اور ان ساری تکلیفوں کی برداشت کرنے کو ہر وقت آمادہ ہیں۔''

اس پر ہماری التماس

اجی مرزا قادیانی آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ میں بھی آپ کی پارٹی میں ہوں۔ مگر آپ کے روزمرہ نئے نئے دعوے دیکھ کر حیران ہوں۔ میں ہی نہیں بلکہ آپ کے بہت سے مرید دل میں قطعاً آپ سے متنفر اور بیزار ہیں۔ آپ کے اس ارشاد کی مطلق تعمیل نہیں کرتے کہ دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمام مرید مسجدوں میں آ کر برابر دوسرے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ البتہ بعض جہلاء ہٹ کرتے ہیں۔ یہ جھونجھل شاید اس لئے ہے کہ آپ

پر اور آپ کی جماعت پر تمام عالموں اور اماموں نے ملحد اور کافر ہونے کا فتویٰ لگا دیا ہے۔ مرید اس لئے اور بھی بددل ہورہے ہیں کہ آپ سے تصویر پرستی، مریدوں کی تعداد، علمی غلطیوں، بدزبانی، جھوٹی پیشین گوئیوں کے الزامات کا کچھ جواب نہیں بن سکا وہ دوسرے مسلمانوں کے سامنے شرمندہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ صاف صاف معاملات میں آپ کی طرح تاویل کرنا نہیں جانتے۔
راقم: پہلا مرزائی!

مرزا قادیانی کا ایک چیلا

ضمیمہ کے دھواں دھار اور لاجواب مضامین سے مرزائیوں کے پیٹوں میں باؤ گولے چھوٹ رہے ہیں۔ ریاست بھٹنڈا سے ایک چیلے نے بڑے شوق سے دو تین کارڈ بھیج کر ضمیمہ منگوایا۔ ہم نے حسب قاعدہ ۸ ضمیمے بھیج دیئے اور لکھ دیا کہ چار روپے بھیج دیجئے تاکہ آپ کا نام درج رجسٹر ہو کر ضمیمہ جاری ہو جائے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غالی مرزائی ہیں۔ صرف تاؤ دیکھنے کو ضمیمہ منگوایا ہے۔ ہم نے ایک خط لکھا کہ آپ کس خبط میں پڑے ہیں۔ مرزا قادیانی تو دین اسلام کو مٹانا اور تصویر پرستی وغیرہ ممنوعات ومحرمات شرعیہ کو رواج دینا چاہتے ہیں اور آپ کو محمدی بننا چاہئے نہ کہ مرزائی۔ یہ شرک فی الرسالت ہے۔ ہمارے خط کا جواب کوئی دو ہفتے کے بعد آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جواب حاصل کرنے کو قادیان بھیجا گیا تھا۔ مگر جواب کیا نور علی نور آیا ہے کہ اسکول کے بچے بھی اس پر قہقہہ اڑا سکتے ہیں کہ کتب طبیہ میں تصویریں موجود ہیں اور ندوۃ العلماء نے فتویٰ دے دیا ہے کہ ایسی تصویروں کا بنوانا اور رکھنا جائز ہے۔ کیا خوب! یہ ابھی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی میڈیکل رفارمر اور سرجن جنرل بھی ہیں۔ مگر معلوم نہیں ڈپلوما کون سے طبی کالج سے حاصل کیا ہے۔ ندوۃ العلماء پر بالکل اتہام ہے۔ وہ تصویر پرستی کو ہرگز جائز نہیں کر سکتا۔ کیا طبی کتابوں میں جو تصویریں ہیں ان کی ایسی ہی عظمت کی جاتی ہے۔ جیسی مرزا قادیانی کی تصویر کی، اور کیا وہ علیحدہ علیحدہ اسی طرح فروخت ہوتی ہیں۔ جس طرح مرزا قادیانی کی تصویریں، طبی کتابوں میں تو برہنہ تصویریں ہوتی ہیں۔ جن میں واشگاف طور پر عضو مخصوص اور ان کا پیمانہ وغیرہ دکھایا جاتا ہے۔ کیا ان تصویروں کو بھی کوئی اسی طرح بوسے دیتا ہے۔ جس طرح مرید اور مریدنیاں مرزا قادیانی کی تصویر کو بوسہ دیتے ہیں۔ کیا مرزا قادیانی کی تصویر بھی برہنہ ہوتی ہے۔ لیکن ناامید نہ ہونا چاہئے۔ جس طرح ہنود اور ان کی عورتیں مہادیوجی کی ننگی تصویر اور ان کے عضو خاص کی پوجا کرتی ہیں۔ اسی طرح جس قدر عقیدت بڑھتی جائے گی چند روز میں مرزا قادیانی کی برہنہ تصویر کی بھی تمام مرید اور مریدنیاں پوجا کرنے لگیں گی۔ پھر طبی تصویریں بنانے کا اسلامی شریعت نے

کہاں حکم دیا ہے۔مگر اب تو مرزائی شریعت پر عمل ہے۔اسلامی شریعت ہے۔کیا چیز؟ایڈیٹر!

طویلہ کی بلا بندر کے سر

غریب اپاہج عبدالکریم ہی کو سب نے مہرے پر رکھ دیا ہے اور مثیل المسیح نے بھی اسی کو اپنی بدعملیوں کے کفارے میں چڑھا دیا ہے۔یہی مسلمانوں کو گالیاں دیتا اور گالیاں کھاتا ہے اور اس فخر ومباہات پر ناز کرتا ہے۔جس طرح کبوتر بازوں میں کٹی کبوتر ہوتا ہے کہ کبوتر باز اس کی دم اور پر نوچ کر اچھالتے ہیں اور یہ غریب پھڑ پھڑا کر زمین پر گر جاتا ہے۔اس سے کبوتر بازوں کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ دوسرے کبوتر اس کو دیکھ کر آئیں۔یہی گت سب نے مل کر بیچارے عبدالکریم کی کر رکھی ہے۔تعجب ہے کہ امام الزمان کی جو خدمت یہ عطائی کر رہا ہے اور ثواب اور نجات کے بورے سمیٹ رہا ہے دوسرے حواریوں کا دل کیوں نہیں للچاتا اور وہ کیوں یہ سعادت اور فخر حاصل کرنا نہیں چاہتے۔حکیم نورالدین،مولوی محمد یعقوب،پیر جی سراج الحق وغیرہ بھی تو اس نعمت کے حصہ دار تھے۔جس کو صرف عبدالکریم نے محض تنا خوری سے سب کی آنکھوں میں خاک جھونک کر چھین لیا اور ہڑپ کر بیٹھا۔ایڈیٹر!

مرزا قادیانی کی دھونس

شروع بعثت میں تو مسیح موعود نے وہ قہر وغضب کی تلوار میان سے نکالی کہ الٰہی توبہ۔جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے گا۔مارا جائے گا۔دھرا جائے گا۔فلاں شخص جس نے میری آسمانی جورو چھین لی ہے۔اتنے دنوں میں ہلاک ہوگا اور فلاں شخص جس نے میری توہین کی ہے۔اتنے عرصہ میں زندہ درگور ہوگا۔یہ بھنک گورنمنٹ کے کان میں بھی جا پہنچی۔تخویف بجرمانہ کے شکنجے میں کھینچے گئے۔مسیح موعود اور اس کا خدا دونوں مارے خوف کے کانپ گئے۔پھر کیا تھا ملکہ معظمہ کی دوہائی اور بڑے لاٹھ صاحب کی تہائی اور چھوٹے لاٹھ صاحب اور حکام وقت کی چوتھائی۔لگی ہونے،خطا ہوئی۔قصور ہوا۔گناہ ہوا۔للہ معاف کیجئے۔جوں توں کر کے قانونی اڑ گڑے سے نکلے۔اب دھونس اور تخویف تو آسمانی باپ کے پاس تشریف لے گئے کہ عطاء تو بلقاء تو۔صرف گالیاں اور کوسنے باقی رہ گئے۔یہ بھی چند روز میں ولایت تشریف لے جائیں گے۔بھلا اصیل المسیح نے بھی کبھی کسی پر دھونس ڈالی ہے۔اس نے تو یہ حکم دیا کہ دشمنوں کو بھی پیار کرو۔یہ آسمانی باپ کا علاتی بیٹا مثیل المسیح کیسا ہے کہ سب کو ایک ہی کند چھری سے ذبح کرنا چاہتا ہے۔کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

مردوں کو زندہ کرتے تھے جو وہ تو مر گئے — زندوں کے قتل کو یہ مسیح الزمان ہوئے

ایڈیٹر!

خاتم النبیین لا نبی بعدی

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۱۹۰۲ء



مولانا شوکت اللہ میرٹھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۲۴؍جنوری ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر۴ کے مضامین

۱...... تصویر پرستی

مجدد کا پیدا ہونا کم از کم ہر صدی کے بعد ضروری ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے تا کہ جو لوگ دین کے اوامر ونواہی کو بھول گئے ہیں یا احکام دین کی بجا آوری میں سستی کرتے ہیں ان کو یاد دلایا جائے اور شانے پکڑ کر ان کو جھڑ جھڑایا جائے اور خواب غفلت سے بیدار کیا جائے۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام میں مجدد پیدا ہوئے اور انشاء اللہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ مگر کسی مجدد کا یہ کام نہیں کہ اوامر ونواہی کو منسوخ کر دے یا دین میں کوئی نئی بات نکالے جس سے حدیث شریف ''من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد '' کی مخالفت لازم آئے۔ یعنی امور شرکیہ وبدعیہ جاری کرے۔ بس اسلامی شریعت کا یہی ناموس اعظم ہے اور اس ناموس کا توڑنے والا نہ صرف شریعت اسلامی بلکہ خدا اور رسول کی توہین اور ہتک کرنے والا ہے۔ مذہب اسلام میں توحید رأس الطاعات ہے اور تمام انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اس لئے مبعوث ہوئے اور جب امتوں میں شرک اور بت پرستی اور ہوائے نفس کا طوفان برپا ہوا تو اس کو توفیق الٰہی اور جاذبہ ہدایت نامتناہی سے دور کیا۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے عرب میں بت پرستی کی جو کچھ کیفیت تھی اور خاص خانہ کعبہ میں جس قدر اصنام موجود تھے اہل تحقیق پر ظاہر ہے۔ مگر ہمارے نبی امی ﷺ نے سب کی بیخ وبنیاد مستاصل کر دی اور شرک وبت پرستی کے دعائم اور آلات تک کو مٹا دیا۔ منجملہ ان کے تصویر کا بنانا یا بنوانا یا گھروں میں رکھنا یا فروخت کرنا یا ان کے بنانے اور رواج دینے میں مدد کرنا تک قطعی حرام اور ممنوع کر دیا اور فرمادیا کہ ''لعن اللہ المصور والمصور لہ''یعنی تصویر بنانے والے اور بنوانے والے پر خدا تعالیٰ لعنت کرے۔ یہ ہمارے نبی امی خاتم المرسلین ﷺ کی بددعا ہے۔ بھلا جس شخص کے حق میں نبی بددعا کرے وہ دین ودنیا میں کیونکر

فلاح و بہبود پاسکتا ہے اور جس پر خدا تعالیٰ لعنت کرے اور اس سے بیزار و متنفر ہو وہ کیونکر بھلائی کا پھل پاسکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ نئے نبی مرزا قادیانی جو تمام انبیاء کے حلوں میں جلوہ افروز ہوئے ہیں تصویر پرستی کو رواج دے کر خدا تعالیٰ کے لعنتی بنتے ہیں۔

اب تو کھلم کھلا اخبار الحکم میں اپنے اور اپنے حواری کی تصویروں کی فروخت کا اعلان ہو رہا ہے اور اس حرام اور ناپاک تجارت سے خوب نفع اٹھا رہے ہیں۔ بت تراشی، بت فروشی، بت پرستی کے اور کیا سینگ ہوتے ہیں۔ دھاتوں کے بت اور کاغذی بت باعتبار تصویر ہونے کے برابر ہیں۔ کیونکہ شریعت محمدیہ میں ہر قسم کی تصویر حرام ہے۔ اسلام نے جس شے کو توحید کا مخل اور براہمزن قرار دیا وہی مرزا کی نبوت و بعثت کا اصل اصول اور بدرقہ بلکہ علت غائی ہے۔ آپ کی دلیل کتنی زبردست ہے کہ یورپ والے چونکہ کسی شخص کی تصویر دیکھنے سے اس کے خوارق و عادات اور خصائل معلوم کر لیتے ہیں اور مجھے یورپ میں اپنی بعثت کا اعلان مدنظر ہے۔ لہٰذا میں نے تصویر کو رواج دیا۔ کیا سوڈان کے جھوٹے مہدی جو یکے بعد دیگرے حشرات الارض کی طرح پیدا ہو کر نیست و نابود ہو گئے۔ ان میں سے کسی نے اپنی اپنی تصویریں بنوائیں اور شائع کرائی ہیں؟۔ لیکن وہ شیطان کی طرح شرق سے غرب تک مشہور ہو گئے۔ مرزا قادیانی کا علاتی بھائی یوگنڈا کا مہدی جو ابھی واصل جہنم ہوا ہے۔ کیا اس نے دنیا میں اپنی تصویریں بھیجی تھیں۔ علیٰ ہذا یورپ اور ایشیاء کے بڑے بڑے مدبر اور وزراء بغیر تصویر کے ساری خدائی میں مشہور ہو گئے۔ پھر جب آپ کا یہ عذر لنگ صرف یورپ کے لئے ہے تو ہندوستان میں تصویر پرستی کو کیوں رواج دیا جاتا ہے۔ آپ کے حواری اور چیلے چاپڑ جو آپ کو بسا اوقات دیکھتے ہیں اور باری باری قادیان آ کر دیدار نحوست آثار سے مستفید ہوتے ہیں وہ کیوں تصویریں خرید کر اپنے گھروں میں رکھتے اور نہ صرف مرزا قادیانی کی بلکہ ان کے ساتھ چند مسٹنڈوں کی تصویریں دکھا کر اپنی جوروؤں کو رجھاتے اور دیوث بنتے ہیں۔ سچ ہے: ’’الحیاء من الایمان ‘‘ اس سے پہلے تو مرزائیوں کے گھروں میں صرف مرزا قادیانی بذریعہ تصویر تشریف لے جاتے تھے۔ اب تو خاص الخواص حواری بھی ان کے گھروں میں وارد ہوتے ہیں اور اسی طرح ہر نیا حواری برابر داخل ہوتا رہے گا۔ ’’کل جدید لذیذ۔‘‘

ہوائے نفس کے لئے تاویلات کا گھڑنا کچھ مشکل نہیں۔ ہر امر کی تاویل ممکن ہے مگر امر حق دوسری شے ہے۔ تاویل حق کو ناحق اور ناحق کو حق ہرگز نہیں بنا سکتی۔ پس تصویر پرستی کے جواز میں جو لچر اور پوچ دلائل پیش کئے جاتے ہیں ضمیمہ میں چند مرتبہ ان کو کاغذی تصویر کی طرح ہوا میں

اڑا دیا گیا ہے۔ مولانا عبداللہ ملتانی کا مضمون شائع ہو چکا ہے۔ جس کو خود مولانا نے قبل از طبع قادیان بھیجا تھا مگر تمام مرزائی مبہوت ہو کر بت اور تصویر بن گئے اور کسی کے پوٹے منہ سے جواب میں ایک حرف بھی نہ نکلا اب اس کا بقیہ حصہ بھی جلد شائع ہوگا۔ انشاء اللہ! امید کہ مولوی صاحب ممدوح بہت جلد روانہ فرمائیں گے۔ ایڈیٹر!

۲...... الہام بے معنی

آج تک ایڈیٹر الحکم نے ہماری کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ خود مرزا قادیانی نے اپنی الہامی کتاب ''اعجاز المسیح'' میں لسان کو مؤنث لانے میں منہ کی کھائی۔ ہم نے قرآن کی سند پیش کی۔ مگر تسلیم نہ کی اور کیوں تسلیم کرتے۔ قرآن اور حدیث پرانے ہو گئے۔ اب تو نئے نبی اور اس کی نئی شریعت کا دور دورہ ہے۔ بلکہ خدا بھی پرانا ہو گیا۔ اب تو حسب فحوائے والا ''افرایت من اتخذ الٰهه هواه'' ہوائے نفس کی جدت کو معبود بنایا گیا ہے۔

بیزارم ازاں کہنہ خدائے کہ تو داری ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگرے ہست

مسلمانوں کے قدیم اور ازلی ابدی خدا نے تو نبی امی خاتم المرسلین ﷺ پر نزول وحی ختم کر دی۔ مگر مرزا قادیانی کا نیا خدا نئے نئے بے سروپا الہام کرتا ہے۔

ہم نے لکھا تھا کہ مرزا قادیانی کا الہام ''جری اللہ فی حلل الانبیاء'' بالکل بے معنی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کا خدا زبان عرب سے محض نابلد ہے۔ یہ ہم نے اس لئے لکھا کہ مرزا قادیانی کا خدا تو پنجابی ہونا چاہئے جو پنجابی زبان میں الہام کے ڈونگرے برسائے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا بظاہر قرآن مجید کی اس آیہ پر ایمان ہے کہ ''ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه'' یعنی ہم نے ہر نبی کو اسی کی قومی زبان کے ساتھ بھیجا ہے۔ پھر معلوم نہیں مرزا قادیانی پر زبان عرب میں کیوں الہام ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کا خدا مسلمانوں کے خدا کی تقلید نہیں کرتا۔ اسی لئے قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔

جو کی تقلید خسرو کی تو کار کوہکن بگڑا چلا جب چال کوا ہنس کی اس کا چلن بگڑا

بلکہ مرزا قادیانی تو اپنے کو چینی الاصل مغل بتاتے ہیں۔ پس چینی زبان میں الہام ہونا چاہئے تھا۔ پنجابی مادری زبان اور چینی خاندانی مغلئی زبان کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کا زبان عرب کے سنگلاخ میدان میں ٹھوکریں کھانا بدقسمتی ہے یا نہیں۔ گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو شہر کی جانب بھاگتا ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی کے خدا نے زبان عرب کی تعلیم نہیں پائی۔ لہٰذا بیچارہ غلطیاں نہ کرے تو کیا کرے۔ مگر چونکہ اپنے نبی کے خوارق پر لٹو ہو رہا ہے اور اس کی

خاطر اور فرمائش منظور ہے۔ لہٰذا اپنے نبی کے ساتھ رسوا ہونے کو برا نہیں سمجھتا۔

ہر نبی پر کتابیں یا صحیفے ایک ہی زبان میں نازل ہوئے۔ یعنی ہر نبی جو کچھ کہتا تھا ایک ہی زبان میں کہتا تھا۔ قرآن کی زبان بھی وہی عربی ہے اور حدیث کی بھی عربی۔ یہ نہیں کہ خاص الہام تو عربی زبان میں ہو اور عام الہام اردو زبان میں۔ جو فی حد ذاتہ کوئی مستقل زبان نہیں اور بعض سلاطین مغلیہ کے لشکری لوگوں کی زبان ہے اور سہل ان کاروں کا ایجاد کیا ہوا لٹکا ہے۔ نئے نبی کو جو نئے خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ ایسی حقیر اور ذلیل زبان میں تکلم اور تخاطب کرنے سے شرم کرنی چاہئے جس کو چمار اور ڈھیڈ اور حلال خور تک بولتے ہیں اور جو ترکوں، انگریزوں، فرانسیسیوں، جرمنیوں وغیرہ تک کا اولش ہے۔ چھی چھی۔ کسم ہے منارے دی این دین گندی گل ہے۔ اگر پنجابی یا گورمکھی میں الہام ہوتا تب بھی ہم کو صبر آ جاتا۔

اس تمہید کے بعد سنئے کہ ''جری اللہ فی حلل الانبیاء'' کے بے معنی ہونے کے جس قدر ثبوت ہم نے دیئے تھے ایڈیٹر الحکم سب کو شربت کے گھونٹ سمجھ کر پی گیا۔ صرف لفظ جری پر بحث کی جس کو ہم نے جرأت سے ماخوذ بتایا تھا۔ ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مہموز نہیں بلکہ معتل اللام ہے۔ یعنی جریا و جریانا سے ہے۔ اچھا صاحب یہی سہی کہ جری بروزن فعیل جرت سے بھی آتا ہے اور جریان سے بھی اور جری کے معنی دلیر اور شجاع کے بھی ہیں اور رسول اور وکیل اور اجیر کے بھی۔ جیسا کہ قاموس میں ہے۔ ''**والجری کغنی والوکیل والرسول والضامن والاجیر**'' لیکن اب تو اور بھی یہ الہام بد سے بدتر ہو گیا۔ اولاً آپ کے خدا نے ایسا لفظ کیوں الہام کیا۔ جس کے پانچ معنے ہیں اور کیوں اپنے نبی کی امت کو پریشانی میں ڈالا۔ ممکن ہے کہ جری کے معنی کوئی شخص اجیر کے یا جرہ باز کے سمجھے جو چڑیوں وغیرہ غریب جانوروں پر جھپٹا مار کر ان کو شکار کرتا ہے اور یہ دونوں مرزا قادیانی پر منطبق بھی ہیں۔ کیونکہ وہ مرزائیوں سے معقول اجرت (دکھانا اور نذرانہ) اینٹھ رہے ہیں اور روغن بادام اور زعفران اور مشک کے دم کئے ہوئے پلاؤ اور قورمے چکھ رہے ہیں اور تر مال کھا کھا کر مرزا قادیانی اور تمام مرزائی ساٹھے پاٹھے بن کر سنڈ یار ہے ہیں اور چڑیاں کیا معنے دن دہاڑے الوؤں کا شکار کر رہے ہیں اور ہمیشہ جال بچھا رہتا ہے۔

دوم! مرزا قادیانی کا خدا منطق سے تو بالکل ہی بے بہرہ ہے۔ جو بات ہم کہیں گے مرزا قادیانی اور ان کے حواری تو کیا خود ان سب کا خدا بھی یقیناً نہ سمجھ سکے گا۔ سنئے! جب آپ جری کے معنی رسول کے لیتے ہیں تو اس سے اہل میزان و منطق کے قواعد کے موافق ایک تو مجہولیت

ذاتیہ لازم آتی ہے جو محالات سے ہے۔ دوم تحصیل حاصل۔ اب ہم سمجھاتے ہیں کہ مجعولیت ذاتیہ اور تحصیل حاصل کس جانور کا نام ہے۔ اس کی مثال یوں ہے۔ "جعل الانسان حیوانا ناطقاً" یعنی کیا گیا انسان حیوان ناطق۔ ماہیت میں جعل واقع ہوا۔ انسان کی ماہیت تو خود حیوان ناطق ہے تو یہ معنے ہوئے کہ حیوان ناطق حیوان ناطق کیا گیا۔ جب جری کے معنی رسول کے ہیں تو الہامی فقرے کی یہ ترکیب ہوئی۔ "رسول فی حلل الانبیاء" رسول اور نبی دونوں ایک ہیں۔ کلام مجید میں ہے۔ "کان رسولاً نبیا" یا یہ ترکیب ہوئی کہ "نبی فی حلل الانبیاء یا رسول فی حلل الرسل" بھلا مستقل رسول کو رسولوں کے لباس میں آنے کی کیا ضرورت۔ پھر حقانی علماء اور فضلاء اور محدثین اور صادقین سب ہدایت کرنے کے اعتبار سے رسولوں کے لباس یعنی لباس التقویٰ میں آتے ہیں۔ آپ کی کچھ تخصیص نہ رہی۔ الغرض جس ترکیب سے آپ اس بے معنی فقرے کو معنی پہنائیں گے خدا نے چاہا تو معنی کا لباس نہ پہنے گا اور ننگا ڈھڑنگا ہی رہے گا۔ غرقی لنگوٹی بھی نصیب نہ ہوگی۔

تمام آسمانی کتابوں خصوصاً قرآن مجید کو غور سے پڑھ جاؤ کوئی آیت یا جملہ ایسا نہ پایا جائے گا کہ اجزاء جملہ محذوف ہوں۔ اب مرزا قادیانی کے "جری اللہ فی حلل الانبیاء" پر نظر ڈالو۔ فقرہ سے معلوم نہیں ہوتا کہ اس صفت کا موصوف زید ہے یا عمر ہے یا خالد ہے یا سوڈان کا مہدی یا یوگنڈا کا مہدی یا قادیانی مہدی ہے۔ بہر حال جزء جملہ محذوف ماننا پڑے گا کہ "انت جری اللہ" یا غلام احمد بیگ جری اللہ یا قل انا جری اللہ۔ پس یہ فقرہ ناقص اور غیر تام ہے۔ گویا خبر ہے جس کی مبتداء نہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ فی حلل الانبیاء جری شبہ فعل کے متعلق ہے تو یہ معنی ہوئے کہ بھیجا گیا ہے نبیوں کے حلوں میں علاوہ ناقص اور غیر تام ہونے کے۔ یہ خرابی ہے جری اور رسول کا صلہ فی نہیں آتا۔ بلکہ الیٰ آتا ہے۔ کلام مجید میں ہے: "انی رسول اللہ الیکم" اور اگر آپ یہ کہیں کہ فی حلل انبیاء جری اللہ کی صفت ہے۔ یعنی "جری اللہ الکائن فی حلل الانبیاء" تو اب بھی کلام ناقص ہے۔ بہر حال آپ اس کی مبتداء محذوف مانیں گے۔ یعنی انت وغیرہ مگر اس صورت میں حصر لازم آئے گا کہ مرزا قادیانی کے سوا نبیوں کے لباس میں آنے والا دوسرا رسول نہیں۔ حالانکہ دیگر انبیاء کے مبعوث ہونے اور دنیا میں آنے کے خود بدولت بھی قائل ہیں۔ اب ہم کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہوئی کہ حصر کیوں لازم آئے گا۔ سنئے! مبتداء ہمیشہ معرفہ اور خبر ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے اور جب دونوں معرفہ ہوں گی تو حصر ہوگا۔ اب انت مبتداء محذوف بھی معرفہ اور جری اللہ بھی معہ اپنے صفت کے معرفہ۔ تو حصر لازم آیا اور اگر آپ تقدیر الہام یوں کریں

گے کہ:''جری اللہ الذی جاء فی حلل الانبیاء یا نزل فی حلل الانبیاء ''تو علاوہ اس قدر محذوفات ماننے کے پھر بھی مبتداء اور خبر معرفہ ہی رہیں گے اور حصر لازم۔

ہم تو جب جانیں کہ ایڈیٹر صاحب الحکم ہمارے تمام ایرادات کو اٹھائیں۔ یہ نہیں کہ مرزا قادیانی کے حمقاء کے خوش کرنے کو دو چار سطریں لکھ دیں اور کہہ دیا کہ بس جواب ہوگیا۔ خوب یاد رکھئے کہ ہم مجدد السنہ مشرقیہ ہیں۔ ہمارے سامنے کسی کی پیری نہیں چل سکتی۔ انشاء اللہ! آپ نے اب تک مائیاں مونڈی ہیں بابو نہیں مونڈا۔ قادیانی اونٹ منارے کے نیچے کھڑا کھڑا مینگنیاں کر رہا تھا۔ پہاڑ کے نیچے سے نکلا تو قدر عافیت معلوم ہوئی۔ باقی آئندہ، ایڈیٹر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

یکم رفروری ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر۵ کے مضامین

۱......	بقیہ بے معنی الہام	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	منارۃ المسیح	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	مرزا قادیانی اور ان کے چیلوں کی لیاقت	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	اسلامی علماء سے ضروری التجاء	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	مرزائی الہام	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	خونی مہدی	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱...... بقیہ بے معنی الہام

الحکم کا یہ کہنا کہ جری بمعنے رسول اللہ یا وکیل اللہ، یائی ہے مہموز نہیں۔ محض لچر و پوچ اور غیر مفید ہے۔ اس سے الہام جو بے معنی ہے بامعنی نہیں ہوسکتا۔ ہماری مراد بے معنی ہونے سے یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے واسطے یہ الفاظ صحیح المعنے نہیں۔ نہ یہ کہ خود جری اللہ بے معنی ہے۔ جری اگر مہموز ہوگا جب بھی مہمل نہیں۔ آخر جرأت کنندہ کے معنے رکھتا ہے۔ ہمارا مطلب یہ تھا کہ جری اللہ کی اضافت لفظی ہے جو اپنے معمول کی طرف ہوتی ہے۔ اگر لفظ جری کا اللہ معمول ہوگا تو وہی

معانی پیدا ہوں گے جو ہم نے پہلے بیان کئے اور صورت یائی ہونے کے بھی جری اضافی لفظی ہے۔لفظ جری کا بمعنے رسول ہونا مسلم ہے۔مگر جری اللہ کے معنی رسول من عند اللہ کس طرح ہوں گے؟۔کیونکہ اضافت لفظی میں حرف من کا مقدر کرنا خلاف قاعدہ ہے اور جری اللہ ترکیب اضافی کسی لغت عرب میں موجود نہیں۔ ہماری بحث ترکیب اضافی پر تھی نہ کہ صرف لفظ جری پر۔ پس ''لسان العرب'' میں جری کا بمعنے رسول ہونا صاحب الہام کے واسطے مفید نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ اور جری اللہ کی اضافت میں فرق ہے۔بے شک رسول اللہ بمعنی من عند اللہ صحیح ہے۔مگر اضافت جری اللہ بمعنے من اللہ صحیح نہیں۔اس لئے کہ لفظ جری صفت ہے اور لفظ رسول صفت نہیں۔

بہ بیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

الغرض الحکم نے تحکما محض جہالت سے بے معنی کو با معنی کرنا چاہا۔مگر جو علمی تحقیق مطلوب تھی اس کو بالائے طاق رکھا۔کیونکہ اس غریب الطائی کو علمی بحث سے کیا سروکار اور جب ہم نے جری کو بمعنی جرأت کنندہ لکھا ہے تو اس کو مہمل کس طرح کہتا ہے؟۔بے معنی سے یہ مراد ہے کہ یہ الہام مرزا قادیانی کے حق میں بے معنی اور غیر صحیح ہے۔لفظ جری کو اگر یائی کہیں گے اور بمعنی رسول عند اللہ قرار دیں گے تب بھی اس کا صحیح ہونا محال ہے۔اس واسطے کہ جب آیت قرآنی ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین '' سے آنحضرت ﷺ کا نبی خاتم الزمان ہونا تمام اہل اسلام کے نزدیک مسلم ہے اور یہ عقیدہ دین اسلام کا رکن ہے تو بعد نبی آخر الزمان کے دوسرے کا رسول من عند اللہ ہونا کب صحیح ہوسکتا ہے؟۔نعوذ باللہ! یہ دین میں رخنہ اندازی اور زندقہ ہے۔کوئی مسلمان اس کو صحیح اور با معنی نہیں کہہ سکتا۔کیونکہ با معنی سے مراد یہی ہے کہ جو معنی لئے جائیں وہ اپنے محل پر صادق آسکیں۔ورنہ وہ کلام مہمل ہے۔پھر یہ لفظ معانی معدودہ پر محمول ہوسکتا ہے۔ جری بیائے مشددہ بمعنے جرأت کنندہ بھی ہوسکتا ہے۔یعنی اللہ پر اور اللہ کے دینی احکام پر جرأت اور بے باکی کرنے والا۔کیونکہ جری جو مہموز ہے جری بیائے مشدد حسب قاعدہ صرف ہوسکتا ہے۔ جیسا افیس کا افیس تو اس کے لئے ایک دوسرا الہام چاہئے۔جس سے یہ ثابت ہو کہ لفظ جری مہموز نہیں بلکہ یائی ہے۔اس میں لسان العرب کا حوالہ کافی نہیں بلکہ لسان الحق درکار ہے اور اہل باطل کے واسطے لسان الحق کا ہونا محال ہے اور جب ایک لفظ میں دو احتمال موجود ہیں تو بحکم ''اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال'' قابل احتجاج واعتبار نہ رہا۔

علیٰ ہذا یہ کہنا کہ رسالت سے ہماری مراد رسالت ظلی اور بروزی ہے نہ کہ اصلی رسالت۔محض لغو اور اپنی امت کو دھوکا دینا ہے۔سب علمائے دین یہی منصب رکھتے ہیں۔کیونکہ

احکام دین محمدی کی اشاعت اور اعلاء کلمتہ اللہ میں مصروف رہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی کچھ خصوصیت نہیں اور الہام کا حجت قطعی ہونا کس کے نزدیک ہے۔ الہام سب پر ہوتا ہے اور سب کے الفاظ ہی ہوتے ہیں۔ الہام میں غلطی کا ہونا ممکن ہے۔ اگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں میں کچھ بھی ایمان ہے تو وہ اقرار کریں گے کہ ان کی الہامی پیشین گوئیاں غلط ہوئی ہیں اور تاویلوں سے کچھ کام نہیں چلا۔ شیطان مختلف لباس میں ملبس ہو کر انسانوں کو دھوکے دیتا ہے۔ فسق اور فجور کا طبائع میں پیدا ہونا بھی الہام ہے۔ جیسا کہ خود کلام مجید میں موجود ہے۔ ''**ونفس وما سواها فالهمها فجورها وتقوها** (الشمس)'' یعنی ہم نے نفس انسان کو بدکاری اور پرہیزگاری کا الہام کیا۔ خدا تعالیٰ نے نفس کی قسم کھائی ہے جس پر فجور اور تقویٰ دونوں کا الہام ہوتا ہے۔ پس ممکن بلکہ یقینی ہے کہ مرزا قادیانی کے دل میں شیطان نے ''**جری الله فی حلل الانبیاء**'' کا وسوسہ ڈالا ہو۔ ''**اللهم احفظنا منه ومن شرور انفسنا واهدنا الصراط المستقیم**''

اسی نمبر کے الحکم میں ایڈیٹر صاحب انہیں ردی اور لغو اوراق (اعجاز المسیح) پر جو بروزی کے اغلاط اور اسقام کا مبرز ہے اور نہ صرف ضمیمہ شحنۂ ہند بلکہ مصری اخبار المنار نے بھی ہر طرح اس کی قطع و برید کی ہے۔ ڈینگیں مارتا ہوا لکھتا ہے کہ: ''اعجاز المسیح کے اشتہار کی اشاعت کے بعد ۱۴ر جنوری ۱۹۰۱ء کو مرزا قادیانی پر یہ الہام ہوا۔ ''**منعه مانع من السماء**'' یعنی اس تفسیر نویسی میں کوئی تیرا مقابلہ نہ کر سکے گا۔'' (تذکرہ ص۴۰۴)

''اگرچہ ضمیر واحد مذکر غائب ایک شخص یعنی پیر مہر علی شاہ کی طرف ہے۔ لیکن خدا نے ہمیں سمجھایا ہے کہ اس شخص کے وجود میں تمام مخالفین کا وجود شامل کر کے ایک ہی کا حکم رکھا ہے۔ تا کہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور اعظم سے اعظم معجزہ ثابت ہو۔'' (تذکرہ ص۴۰۴)

مرزا قادیانی کے خدا نے پھر غلطی کی اور پھر غلط الہام کیا اور جھوٹ بھی بولا۔ حضرت پیر مہر علی شاہؒ تو دور ہی سے مرزا اور مرزائیوں کی چھاتی پر مونگ دلتے ہوئے لاہور تشریف لائے اور ہر طرح کی تحدّی کا دروازہ کھٹکھٹایا اور مرزا کو بلایا اور منتظر رہے مگر خفتہ بختی سے مرزا کے پاؤں سو گئے اور قادیان سے لاہور آتے ہوئے سو سو من کے ہوگئے۔ بھلا باطل کے بھی کہیں پاؤں ہوتے ہیں۔ ہیبت حق اسی کا نام ہے کہ مرزا قادیانی کا خدا بھی پیر صاحب سے ڈر گیا اور الہام کر دیا کہ خبردار اے برادر شغال۔ اسی شیر حق کے مقابلہ پر نہ آنا۔ اب مرزا قادیانی کے خدا نے جو ''**منعه مانع من السماء**'' میں جھک مارا ہے اس کی حقیقت سنئے۔ جب مرزا قادیانی کے مقابلہ میں بہت سے لوگ ہیں تو اس کے خدا نے ''منعهم'' کیوں نہ کہا۔ کیا زبان گھس جاتی؟

دوم...... اس بے معنی الہام کا ترجمہ یہ ہوا کہ روکنے والے نے آسمان سے روک دیا۔ یعنی مقابلہ کرنے کی طاقت تو تھی مگر روک دیا۔ تاکہ مرزا قادیانی جو تاب مقاومت نہیں رکھتا ذلیل نہ ہو۔ یہ تو مرزا قادیانی کے خدا نے مرزا قادیانی پر بڑا احسان کیا کہ رسوائی اور ہلاکت سے بچالیا۔ مگر مرزا قادیانی تو حد درجہ کا فرنعمت ہے۔ کیوں شکریہ ادا کرنے لگا۔

سوم...... اعجاز کا مقابلہ اعجاز سے ہوتا ہے اور تم خود اس کے قائل ہوگئے کہ تحدی کے لئے پیر صاحب کو روکنے والے نے روک دیا ورنہ وہ اپنے اعجاز سے ساری ماما پختیاں اور روغن بادام میں دم کئے ہوئے اور زعفران اور مشک میں پکے ہوئے پلاؤ اور قورمے اسفل واعلیٰ سے اگلوا دیتے۔ اس سے یہ نتیجہ لکلا کہ اعجاز یعنی معجزات کا وقوع ممکن ہے۔ حالانکہ معجزہ خارق فطرت ہے اور خارق فطرت ہرگز ممکنات میں داخل نہیں۔ ورنہ معجزہ معجزہ نہ رہے گا۔

لیجئے! آپ ہی کی زبان سے ثابت ہوگیا کہ اعجاز المسیح، اعجاز المسیح نہیں بلکہ ایک عامیانہ یا مجذوبانہ بڑ ہے۔ نہ قابل تحدی ہے۔ سمجھے بھی ہم نے کیا کہا۔ آپ کی پلید الطبعی سے تو سمجھنے کی امید نہیں۔ بس ایسے کوڑ مغزوں سے خدا ہی سمجھے۔

چہارم...... مانع نکرہ ہے مرزا قادیانی کو اس کا علم نہیں کہ شیاطین میں سے کون سا شیطان تھا وسواس تھا یا خناس۔ الکناس تھا یا خزب تھا۔ خدائے تعالیٰ تو قرآن مجید میں ضمیر متکلم کے ساتھ مخاطب کرتا ہے۔ مثلاً جعلناہ یا خلقناہ! پس تعجب ہے کہ مرزا قادیانی کے خدا نے منعنا ہم کا الہام نہ کیا۔ اصل یہ ہے کہ اس کو یہ لفظ نہ ملا اور نہ روکنے والے کا علم ہوا اور یوں اپنے نبی کو تاریکی میں رکھا۔ ایڈیٹر!

۲...... منارۃ المسیح

مرزائی اخبار الحکم کی لوح گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہی ہے۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ ’’یکسر الصلیب ویقتل الخنازیر‘‘ والی حدیث جس کو مرزا قادیانی نے اپنی مہدویت وعیسائیت کا تمغہ گروانا تھا جھیل ڈالی گئی اور اب اس کی جگہ قطب صاحب کی لاٹھ اور حریصوں اور لالچیوں کے طول امل سے بھی لمبا ایک منارہ یعنی مرزائیوں کا ٹھاکر دوارہ کھڑا کیا گیا ہے۔ بھلا خر دجال کو اتنی لمبی کنوتیاں اور خود دجال کو اتنی لمبی ناک کیوں نصیب ہونے لگی۔ یہ تو ہمارے مرزا قادیانی ہی کی شان ہے۔ پھر خیر سے منارے کے کنگرے کے کلس کی چوٹی پر صلیب بھی کھڑی کی ہے جو سوڈان اور یوگنڈا کے مہدیوں کی قبر کو دوربین لگائے تک رہی ہے۔ ’’کسم ہے کادیان دے مرجادی وڈنجارہ (نظارہ) ہے۔‘‘ منارہ تو اس لئے تعمیر ہوا کہ تیس سال کی بعثت کے بعد اب مسیح موعود آسمان سے اس پر نزول کریں گے اور صلیب اس لئے کہ خود مرزا قادیانی مرزائیوں کے

گناہوں کا کفارہ بن کر اس پر کھینچے جائیں گے اور پھر جہنم میں داخل ہوں گے۔ عیسیٰ مسیح تو عیسائیوں کے اعتقاد کے موافق دوزخ میں تھوڑی ہی دیر ہے۔ مثیل المسیح ابدالآباد تک رہیں گے۔ کیونکہ اصلی مسیح پر فوق لے جانا ضروری ہے۔ اصلی مسیح کا تو دوزخ میں کسی نے ساتھ نہ دیا۔ مگر مرزائی اپنے امام کا وہاں بھی ساتھ دیں گے۔ کیونکہ وہ اس کے عشق میں ہر دم سرشار اور ان کی زبان پر ہر لحظہ اس شعر کی تکرار ہے۔

ساتھ تیرے ہم بھی چون سایہ مقرر جائینگے ۔۔۔ آگے جائیں پیچھے جائیں جائینگے پر جائینگے

مرنے کے بعد مرزا قادیانی کے قول کے موافق کشمیر میں عیسیٰ مسیح تو قبر میں مدفون ہیں۔ مگر جب مثیل المسیح مریں گے تو منارے کے مندر میں ان کا بت رکھا جائے گا۔ تاکہ تمام مرزائی اور ان کی نسلیں پوجا کرتی رہیں اور بت کا نصب کرنا موجودہ مہذب زمانے کی تہذیب کا بڑا بھاری اقتضاء ہے اور مرزا قادیانی کی تو بہت ہی بڑی یادگار ہوگی۔ کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی ہی میں تصویر پرستی کو رواج دیا ہے اور تمام مرزائیوں کے گھروں میں ان کی ایک ایک تصویر موجود ہے۔ پھر بھگوان کی کرپا سے مہادیو جی کی روح تو بت ہی آنند ہوگی کہ میرا اکلوتا پوت میرے چرنوں پر چلا اور مندر میں اپنی مورتی رکھوائی اور پھر مرزائی اور مرزائینین اس کے سبھی اعضاء کی پرستش کریں گے۔ آریوں نے تو عقلمند بن کر ان سوانگوں کو چھوڑ دیا۔ مگر مرزا قادیانی اور مرزائی ہنود کے مذہب کو زندہ کریں گے۔ کیا لغویات وواہیات اور کیا حماقت آمیز خرافات ہے۔ مرزائیوں کو ذرا شرم نہیں آتی کہ ایک دنیادار مکار عیار اپنی خودغرضی کی چالوں سے ان کو کیسا ناچ نچا رہا ہے۔ تمام مرزائیوں پر شیطان نے ایسا مسمریزم دم کیا ہے کہ سر تک نہیں ہلا سکتے۔ ’’اللھم احفظنا من فتنة الشیطان والدجال‘‘

مرزا قادیانی (الحکم مطبوعہ ۲۴؍جنوری ص۴ کالم اوّل) میں لکھتے ہیں: ’’اب وقت آ گیا ہے کہ یہ طلسم (عیسائی مذہب) ٹوٹ جائے اور وہ بت جو صلیب کا بنایا گیا ہے گر پڑے۔‘‘ حق بزبان جاری۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ یہ منارہ صلیب کا بت نہیں تو کیا ہے جس پر صلیب یوں سوار ہے جیسے مرزا اور مرزائیوں کے سروں پر شیطان۔ منارہ کی صورت ایسی موافق بے ہنگم اور بے ڈول ہے۔ گویا عوج بن عنق کا سالا ہے۔ ایڈیٹر!

۳...... مرزا قادیانی اور ان کے چیلوں کی لیاقت

اس میں شک نہیں کہ دارالطغیان قادیان حمقاء اور اسفہاء اور جہلاء کا ان پر دا ہے۔ منطق، فلسفہ، کلام، علم معانی وبیان، بلاغت وبدیع ان کو چھوا بھی نہیں گیا۔ عربیت کی قلعی کھل گئی۔

۵ یہ بھی خبر نہیں کہ لسان مذکر ہے یا مؤنث۔ صلات اور متعلقات افعال میں سیکڑوں غلطیاں۔ من کی جگہ الی اور فی کی جگہ علیٰ۔ ناظرین ضمیمہ پر یہ بات اچھی طرح روشن ہے۔ جری اللہ اور ظل اور بروز میں کیسی پٹخنیاں کھائیں۔ مرزا قادیانی جو لفظ بطور علم یا صفت اپنے لئے تراشتے ہیں۔ خود اس کے معنے سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اچھا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ پھر لیجئے اور بتایئے کہ آپ جو ظلی ظلی اور بروزی بروزی کی ڈونڈی پیٹ رہے ہیں تو بتایئے کہ یہ دونوں لفظ یا ان میں سے کوئی ایک لغوی مفرد مطلق ہے یا لغوی مفرد بالمرکب یا لغوی مرکب بالمفرد۔

اور ظاہر ہے کہ اصلی لغوی معنی مراد نہیں۔ پس ضرور استعارہ ہوگا۔ لیکن استعارہ ترشیحیہ ہے یا تخلیہ یا بالکنایہ یا مجاز بالحقیقت یا حقیقت بالمجاز۔ پھر ظل اور بروز کے معنی باعتبار دلالۃ النص، اشارۃ النص، عبارۃ النص ہیں یا باعتبار اقتضاء النص یا باعتبار کلیت۔ پھر کلیت مرتبہ بشرط شے میں ہے یا بشرط لاشے یا لابشرط شے یا لابشرط شے میں یا نوع الانواع کے اعتبار سے یا عام العام کے تعلق سے۔ مرزا قادیانی اور تمام حالی، موالی اور چیلوں چاپڑوں کی خدمت کے درمیان کے بیچوں بیچ میں عرض ہے کہ آپ مراتب مذکورہ بالا میں سے جس مرتبہ یا معنے کو اپنی ذات پر منطبق کریں اس کی تصریح مع البرہان فرمائیں۔ بینوا توجروا!

خدا نے چاہا تو مخالف ہوا کے جھونکوں سے ڈھاک کے تین پات ہی منارے کی چوٹی پر پھر پھراتے نظر آئیں گے۔ چار ہفتہ کی مہلت ہے۔ ایڈیٹر!

۴...... اسلامی علماء سے ضروری التجاء

مرزا قادیانی کو اپنی بیہودہ اور لاطائل کتاب اعجاز المسیح پر بڑا گھمنڈ ہے۔ حالانکہ وہ سورۃ الحمد کی تفسیر نہیں بلکہ خانگی خوارق اور ذاتی افعال کا کچا چٹھا اور اپنی مہدویت وعیسائیت ونبوت کا دکھڑا اور۔

چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

کا آئینہ ہے۔ بایں ہمہ مرزا بار بار اعلان دیتا ہے کہ میری نبوت کا یہی کرشمہ اور یہی اعلیٰ نشان ہے اور کوئی شخص اس کی نظیر نہیں لاسکتا اور نہ لانا ممکن ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ حماسہ، متنبی خاقانی، نظامی، فردوسی، سواطع الالہام یعنی بے نقط تفسیر فیضی کی نظیر بھی کوئی نہیں لاسکتا۔ علیٰ ہذا! بہت سے باکمال علماء ایسے گزرے ہیں جن کی تصنیفات اور تفسیرات کے سمجھنے کی بھی مرزا اور مرزائی لیاقت نہیں رکھتے۔ ائمہ اربعہ، امام غزالی، امام رازی سبحان اللہ وبحمدہ! جن کو حجۃ الاسلام کہنا بجا ہے۔ کیا ان کی تصنیفات کا کوئی شخص جواب دے سکتا ہے ہرگز نہیں۔ یہ علماء اور فضلاء اور ائمہ

جامع کمالات و مستجمع علوم وفنون تھے۔ ہر فن اور ہر مسئلے میں قلم توڑ گئے ہیں۔ مخالفین اسلام کو عاجز کر گئے ہیں۔ مگر یہ کسی نے دعویٰ نہیں کیا کہ ہمارے کلام کا جواب دینا طاقت بشری سے خارج ہے اور ہم نبی اور رسول ہیں۔ یہ لوگ علوم وفنون کے نہنگ بحر آشام تھے۔ کبھی انہوں نے اپنے علم وفضل کا دعویٰ نہیں کیا اور کیونکر کرتے کہ ''وفوق کل ذی علم علیم'' یہ تو مرزا قادیانی کی گندے حوض کی مچھلی ہیں کہ شامت جو آتی ہے تو کنارہ حوض سے سر نکال بیٹھے۔

ہمارے زمانہ میں بھی بڑے بڑے علماء وفضلاء ''کثرھم اللہ و ایدھم اللہ تعالیٰ'' موجود ہیں۔ مثلاً ابوالوفاءؒ، مولانا ثناء اللہ صاحبؒ، مولانا عبدالجبار صاحب امرتسریؒ، مولانا محمد حسین صاحب بٹالویؒ، حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ، مولانا محمد عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادیؒ، مولانا حافظ محمد عبدالجبار صاحبؒ عمر پوری حال وارد کلکتہ، مجتہد مطلق مولانا شمس الحق صاحبؒ رئیس ڈیانوان، مولانا حافظ عبداللہ صاحبؒ غازی پوری، مولانا محمد مشتاق صاحبؒ انبھٹوی ہیڈ مولوی ہائی سکول لدھیانہ، مولانا محمد حسن صاحبؒ رئیس اعظم لدھیانہ، مولانا محمد سعید صاحبؒ بنارسی، مولانا ابوالمکارم محمد علی صاحبؒ، مولانا ابوالمنظور محمد عبدالحق صاحب سرہندیؒ، علیٰ ہذا صدہا فحول علماء ایسے موجود ہیں جو مرزا قادیانی کو ہر علم وفن میں دس دس سال پڑھائیں۔ زبان عرب میں سورۂ الحمد کی تفسیر لکھ کر مرزا اور مرزائیوں کے غرے ڈبے کا دھڑ کیوں نہیں توڑ ڈالتے۔ غالباً وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ علماء سلف بہت کچھ لکھ گئے ہیں اور کوئی بات نہیں چھوڑ گئے ہیں۔ مگر ایک مدعی کذاب کا ٹھونک ڈالنا بھی تو ان کا فرض ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کم ازکم پانچ جزء کی تفسیر ایک جدید طرز پر لکھی جائے اور اس میں مرزا قادیانی کے ان الحادات وابرازات کا بھی سد باب ہو جو اعجاز المسیح میں مندرج ہیں۔ ہم یہ فرض اپنے ذمے لے سکتے تھے۔ مگر ناظرین جانتے ہیں کہ تین صحیفوں یعنی اخبار شحنۂ ہند وطوطی ہند، ضمیمہ شحنۂ ہند، شوکت التجدید یعنی رسالہ پروانہ مع مرقع حل کلام شعراء فارس وعرب کی اشاعت اور ان کا اہتمام ہمارے ذمے ہے۔ یک سر وہزار سودا کا مضمون ہے۔

ہمارے شاگردوں میں بھی بعنایت الٰہی بعض متبحر علماء میں مثلاً مولانا ابو یوسف حسین صاحب صابر پیش امام اہل حدیث گنور ضلع بدایون، مولانا حکیم محمد عبدالحق صاحب حسان اسحاق پٹنی۔ اگر عزم بالجزم کیا جائے تو یہ جوابی تفسیر دو ماہ میں تیار ہو سکتی ہے۔ ہم اپنی استطاعت کے موافق مفسر کو نذرانہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ علیٰ ہذا! ہمارے معاونین ہمت کریں تو کم ازکم پانچ سو روپیہ کا چندہ ہو سکتا ہے۔ اسی میں سے مفسر کا حق الخدمت دیا جائے اور اسی میں چھپ بھی جائے۔ یہ سرمایہ فراہم ہو جائے تو تفسیر کا تیار ہو کر چھپ جانا کچھ مشکل نہیں۔ امید کہ ہمارے معاونین

دست کرم کشادہ کریں گے اور چندے کی فہرست شائع ہونے لگے گی۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ (ایڈیٹر)

۵...... مرزائی الہام

کروڑوں آدمی مرزا قادیانی کو جانتے بھی نہیں کہ یہ کس جانور کا نام ہے اور اس بے دال کے بودم کا گھونسلا کہاں ہے اور ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی جو مرزا قادیانی کے ہتھکنڈوں سے واقف ہیں۔ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ان میں سے باوصف منکر ہونے کے نہ تو کسی کی نسبت ہاویہ میں گرائے جانے کی کبھی پیشین گوئی ہوئی ہے نہ کسی قسم کے عذاب کی، نہ ہلاکت کی۔ آخر منکر تو سبھی ہیں اور اب تو دو سال سے الہام کا بالکل ڈربا ہی پھک گیا۔ ککڑوں کوں کی بھی آواز نہیں آئی۔ اس کی کئی وجوہ ہیں۔ اوّل تعزیرات کی دفعہ تخویف نے مرزا قادیانی کو خوف کے شکنجے میں کچھ ایسا کھینچا کہ اس کا خدا بھی بوکھلا گیا۔ سہم گیا۔ سٹپٹی میں خطا ہو گیا۔ گھگھی بندھ گئی۔ پس الہام کے نام چون بھی نہیں نکلتی۔ اسے اندیشہ ہوا کہ تخویفی الہام کے ارتکاب میں کہیں میں بھی مرزا قادیانی کے ساتھ نہ دھرا جاؤں کیونکہ برٹش گورنمنٹ بڑی سطوت وحیرت والی جبار وقہار گورنمنٹ ہے۔

دوم...... جب کوئی پیشین گوئی پوری نہ ہوئی اور تیر تکوں کی وہ بھرمار ہوئی کہ ترکش خالی ہو گئے اور ایک بھی نشانہ پر نہ لگا تو مرزا جھوجھل میں آکر خود اپنے خدا کو چھوڑ بیٹھا اور الہام کی ڈیوٹی سے مستعفی ہو گیا کہ چندیں مدت خدائی کردی۔ گاؤخراں شناختی اور بقول غالب۔

زندگی اپنی اسی طور جو گزری مرزا ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

سوم...... مرزا قادیانی کا خدا کچھ ایسا پوچ۔ بزدلا۔ ہول دلا نکلا کہ جو سادہ لوح مسلمان موت کی پیشین گوئی کی دھمکی میں آگئے۔ ان کو تو چھاتی سے لگالیا اور جو دھمکی کی اکڑفوں میں نہ آئے اور اٹھار ہواں بچکانہ ہاتھ میں لے کر کھوپڑی کی چندیا کے سر ہو گئے۔ مرزا قادیانی کا خدا ان کے خوف سے چوہے کے مٹکے میں جا دبکا۔ چنانچہ وہ لوگ جو مرزا قادیانی کے سبز باغ پر فریفتہ ہو کر گانٹھ کٹوا بیٹھے تھے اور پھر ہوش میں آگئے۔ اب مرزا قادیانی کے کٹے حریف میں مگر مرزا قادیانی کا خدا بے کس بے بس ہو کر گونگے کا گڑ کھائے بیٹھا ہے اور ان کا روان بھی نہیں اکھاڑ سکتا۔

چہارم...... مرزا قادیانی کی نبوت کا معیار صرف لوگوں کا اس کی تخویف کی دھونس میں آجانا ہے۔ چنانچہ جب آتھم والی پیشین گوئی پٹ پڑی تو مرزا قادیانی نے یہ عذر لنگ پیش کیا کہ اس کے دل میں خوف پیدا ہوا۔ مگر مرزائی نہ بنا۔ بدستور عیسائی ہی رہا۔ تخویف کا لٹکا تو بہت خاصہ تھا۔ مگر افسوس

ہے کہ گورنمنٹ سدراہ ہوگئی اور لوگوں کو مرزائی ہونے سے بچادیا۔اب مرزا قادیانی اوراس کا خدا دونوں پانی پی پی کر گورنمنٹ کو کوس رہے ہیں کہ منہ سے شکار اور ترلقمہ چھین لیا۔مگر گورنمنٹ کا کچھ نہیں کر سکتے۔ بجائے اس کے کہ مرزا قادیانی کا خدا حسب دستور مرزا قادیانی پر یہ الہام کرتا کہ اس کی نسبت خوفناک پیشین گوئی کرے۔گورنمنٹ کی فضول اور لغوللو پتو کرنے اوراس کو چھیتے کی طرح پھیلانے کا الہام کررہا ہے۔ بھلا ایسے ڈرپوک خدا کو مرزا قادیانی کیا چولہے میں جھونکے۔ چونکہ ہم مرزا اور مرزائیوں کے خیر خواہ ہیں۔لہٰذا صلاح دیتے ہیں کہ دوسرا خدا تلاش کریں۔خدا سابق کی حقیقت تو کھل گئی۔جس نے تخویف کی حکمت عملی پر جھاڑو پھیردی اور کسی گھر کا نہ رکھا۔ اب ترمال کیونکر ہاتھ آئے گا۔ہم کو مرزا قادیانی کی اس حسرت پر حسرت وافسوس ہے کہ دعویٰ نبوت جس کا مدار صرف تخویفی الہام پر تھا اس کی یوں مٹی خراب ہوگئی۔

پنجاب میں رمال اور نجومی کثرت سے ہیں جو ضعیف الاعتقاد ان سے کچھ پوچھتا ہے یا قرعہ پھکواتا ہے تو وہ نہایت خوفناک پیشین گوئی کرتے ہیں کہ تم پر فلاں ستارہ بہت سخت ہے۔ ضرور مارے جاؤ گے۔لیکن اگر دو گز سرخ کپڑا اور سوا دو سیر اناج اور ساڑھے دو پیسے اور ہلدی کی سات گرہیں لادو تو میں ستارے کا اثر زائل کر سکتا ہوں۔مرزا قادیانی بھی چونکہ خاندانی رمال ہیں۔لہٰذا ان کی خواب میں چھچھڑے ہی نظر آئیں گے اور وہ تخویف ہی میں اپنی روٹیاں نکالنا چاہیں گے۔(ایڈیٹر)

۶...... خونی مہدی

اخبار الحکم میں گورنمنٹ کو مخاطب کر کے بڑے زور شور سے دوہرایا اور تہرایا جاتا ہے کہ تمام مسلمان خونی مہدی کے آنے کے منتظر ہیں۔گویا وہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں انقلاب ہو اور مہدی کے آنے تک دنیا کی سلطنتیں جو فتنہ اور فساد اور بدامنی پھیلا رہی ہیں اور رعایا پر ظلم کر رہی ہیں۔خونی مہدی ان مظالم سے ان کو خلاصی دے۔

اس شرانگیز فقرے سے دو باتیں نکلیں۔ایک یہ کہ ہر سلطنت کی مسلمان رعایا اپنی اپنی گورنمنٹ سے ناراض ہے اور اس کا قلع قمع کرنا چاہتی ہے۔گویا بغاوت پر آمادہ اور اپنی اپنی گورنمنٹ کی بداندیش ہے۔

دوم...... یہ کہ تمام سلطنتیں ظالم اور جابر اور خواب غفلت میں مخمور ہیں۔مرزا قادیانی ان کی بالین پر کھڑے چلا رہے اور بدمستی سے جگا رہے ہیں کہ ہوشیار ہو جاؤ۔مسلمان تمہارے سخت دشمن ہیں اور دنیا سے تمہارے نکالنے کے لئے خونی مہدی کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں۔اس فقرے کے

پہلوؤں پر مسلمان غور فرمائیں گے تو ان کو اپنے حق میں پورالائبل نظر آئے گا۔

مرزا قادیانی نے اگرچہ اس فقرے سے مسلمانوں کے حق میں کانٹے بوئے ہیں۔لیکن درحقیقت اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے۔اس کی توضیح سنئے۔کیا خونی مہدی وہی نہیں جس کی شان میں ''یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر'' حدیث شریف وارد ہے اور کیا اس حدیث کو آپ نے اخبار الحکم کی لوح پر اپنی مہدویت کا تمغہ نہیں بنایا۔اگرچہ اب یہ حدیث چیک کر کے لوح پر اس کی جگہ منارۃ المسیح قائم کیا گیا ہے۔مگر نوشتۂ تقدیر مٹ نہیں سکتا وہ تو مشتہر ہو چکا۔

پردہ ہو لاکھ خنجر شمر و یزید کا ہرگز چھپے گا نہ خون تمہارے شہید کا

تو خونی مہدی خود مرزا قادیانی ٹھہرے اور اگر مرزا قادیانی وہ مہدی نہیں ہیں جو صلیب کے ٹکڑے ٹکڑے اور سوروں کو قتل کرے گا تو اپنے ہی قول سے مہدی کذاب وبطال ثابت ہوئے۔کیونکہ حدیث میں تو اسی مہدی کے آنے کی پیشین گوئی ہے جو قاطع صلیب اور قاتل خنازیر ہوگا اور وہی سچا مہدی ہے نہ کہ وہ جو اپنے منارے پر صلیب لگائے اور سوروں (بے دینوں) کو اپنے جھونپڑے میں پناہ دے اور جھونپڑے کا نام دارالامان رکھے اور اگر آپ اپنی معمولی ہتھکنڈوں کے موافق حدیث شریف کی تاویل کریں گے اور اصل معنے مراد نہ لیں گے اور تاویل کے بعد اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کریں گے تو کوئی خونی مہدی نہ ہوگا جس کے آنے کے مسلمان منتظر ہیں۔آپ کا قول پھر بھی باطل ہوگا اور ہم پھر یہی کہیں گے کہ جھوٹے کے منہ میں دہ.........اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین!

عجیب بات ہے کہ مسلمان جس مہدی کے منتظر ہیں مرزا اس کو خونی بھی بتاتا ہے اور خود بھی وہی مہدی بنتا ہے۔بات بات میں تناقض ہے۔حدیث رسول اللہ سے انکار بھی ہے اور اقرار بھی۔جدھر کی ہوا دیکھی ادھر ہی کو گڈی اڑا دی اور اپنے کو پبلک میں کذب کا گڈا بنایا۔اصلی مہدی موعود علیہ السلام کے واسطے خونی مہدی کا لقب تراشا اور جب گورنمنٹ کے خوف سے اس میں پانی مرتا دیکھا تو کنی دبا کر صاف نکل گیا کہ میں وہ مہدی نہیں ہوں بلکہ قادیانی مہدی ہوں۔(جیسا کہ سوڈانی مہدی تھا) سچ ہے دروغگو کا حافظہ جبروت الٰہی سلب کر لیتا ہے اور اس کو پس وپیش کی کچھ خبر نہیں رہتی۔ہم تو جب جانیں کہ تیمور لنگ کا سالا ہمارے اعتراضات کا جواب دے۔(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۸؍فروری ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۶ کے مضامین

۱......	مولوی نور احمد ساکن لکھوکھا کے روبرو غلام حسن صاحب، سب رجسٹرار پشاور حواری مرزا قادیانی کا مقابلہ پر نہ آنا ایک محقق!
۲......	مرزائیوں کی بے ایمانی اور دھوکے بازی ایک محقق!
۳......	سختی اور نرمی اپنے اپنے محل پر عین مصلحت وتہذیب ہے ج، ن!
۴......	توجہ طلب گورنمنٹ اور قادیان کے مرزا صاحب امام دین از لاہور!
۵......	نرالی عزت اور انوکھی ذلت ا.د. گجراتی!
۶......	استفتاء سید محمد عمر، ایک فوجی، گجرات!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱...... مولوی نور احمد ساکن لکھوکھا کے روبرو غلام حسن صاحب، سب رجسٹرار پشاور حواری مرزا قادیانی کا مقابلہ پر نہ آنا

کچھ عرصہ ہوا مولوی صاحب موصوف کشمیر کے مرزائیوں کو شکست دے کر پشاور تشریف لائے تو بنام غلام حسن صاحب بعض رؤساء کی معرفت ایک تحریر بھیجی مگر انہوں نے مولوی صاحب کا نام ہی سن کر مقابلہ پر آنے سے انکار کیا۔ لہٰذا ایک محضر نامہ ان لوگوں نے مولوی صاحب کو لکھ کر دستخط کر کے حوالہ کر دیا۔ جن کے سامنے سب رجسٹرار صاحب نے انکار کر دیا تھا۔ اس سے پہلے آپ قادیان تشریف لے گئے تھے جہاں خود مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین کو مقابلہ کے واسطے بلایا۔ مگر دونوں صاحب گھر میں چھپ رہے، باہر نکلنے تک کی تاب نہ لاسکے۔ لہٰذا کئی روز مولوی صاحب قادیان میں رہے وعظ کہا۔ چھ مرزائیوں نے توبہ کی اور توبہ نامہ لکھ کر مولوی صاحب کے حوالہ کیا جو بطور ایک رسالہ کے طبع ہو چکا ہے۔ اب تو جہاں دیکھو مرزائیوں کی مٹی پلید ہو رہی ہے۔

راقم: ایک محقق

۲...... مرزائیوں کی بے ایمانی اور دھوکے بازی

ہر ہفتہ اخبار الحکم میں کسی نہ کسی کا نام نو مریدوں میں درج کر دیا جاتا ہے اور ہر جاہل مرید کو مولوی کا خطاب مل جاتا ہے۔ چاہے وہ جاہل ہی ہو۔ تاکہ مولویوں کی تعداد بڑھ جاوے۔ گویا قادیان جاہلوں کو مولوی بنانے کی ٹکسال ہے۔ مگر جب تحقیقات کی جاتی ہے تو طرہ باز خان کا خدمت گار مسمیٰ نتھو اور مرزا نور سنجن بیگ کا سائیس میاں کلو اور فلاں کی خالا اور فلاں کی نانی وغیرہ پر زور ڈالا جاتا ہے کہ مرزائی فہرست میں نام لکھواؤ۔ ورنہ نوکری سے برخاست۔ بہت سے ایسے لوگوں کے نام ہیں جو مرزا اور اس کے مذہب سے محض ناواقف ہیں۔ اس پر بھی بس نہیں۔ پرانے پرانے گڑے دبے مردوں کے نام بھی درج کر دیئے جاتے ہیں کہ نہ وہ زندہ ہوں گے نہ مرزائیوں کی قلعی کھولیں گے۔ چنانچہ الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۱ء میں ایک نام ''محمد الدین امام مسجد فیروز پور پنجاب میگزین دروازہ کا مع اہل بیت واولاد'' لکھا ہے۔ حالانکہ خود محمد الدین لکھتا ہے کہ تخمیناً ایک سال اس کی بی بی کو فوت ہوئے گزرنے اور ۲ سال لڑکے کو مرے ہوئے گزرے۔ ہم کو ایسے واقعات سے افسوس ہوتا ہے۔ معلوم نہیں مرزائیوں کی حیا جو شعبہ ایمان ہے کہاں گئی۔ ان کے جعل اور دھوکے بازی کی کچھ انتہاء بھی ہے۔ محمد الدین مدت دراز سے مرزائی مذہب کو باطل وضلالت جانتے ہیں۔ ڈیڑھ سال سے زیادہ ہوا کہ وہ انارکلی لاہور کی مسجد میں امام اور پکے سنت جماعت مسلمان ہیں۔

راقم: ایک محقق

۳...... سختی اور نرمی اپنے اپنے محل پر عین مصلحت وتہذیب ہے

ایک کے مقام پر دوسرے کا استعمال ناموزوں ہے۔ اس کلیہ پر تمام مذاہب اور روئے زمین کے عقلاء متفق ہیں۔ بعض صلح کل نئی روشنی کی دلدادہ یا بعض نادان صوفی جو اس کلیہ کی مخالفت کر کے مداہنت کے درجہ تک پہنچ گئی ہیں وہ قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ ﷺ کے وہ مقامات دیکھیں جہاں سختی کا برتاؤ کیا گیا ہے۔ مثلاً: ''یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم ...... الخ! یا اشداء علی الکفار ...... الخ! یا ودوا لو تدهن فیدهنون وغیرهم'' آخر ان احکام کی تعمیل کا بھی تو کوئی محل ہوگا یا یہ احکام فضول ہیں؟۔ معاذ اللہ! جو حضرات سخت کلامی کو ہر جگہ ناجائز جانتے ہیں مہربانی کر کے پیغمبر خدا ﷺ کے اس قول کو بغور پڑھیں۔ ''تعزی بعزاء الجاهلیة فاعنو بهن ابیه ولا تکنوا'' اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس قول کو ملاحظہ کریں جو عروہ بن مسعود ثقفی سفیر مشرکین مکہ کو روبرو رسول اللہ ﷺ کے کہا تھا۔ ''امصص بظر اللات'' جو صاحب قائل ہیں کہ ہجو کرنا کسی جگہ بھی جائز نہیں وہ آنحضرت ﷺ

کے اس قول کو دیکھیں جو آپ نے حسان بن ثابتؓ کو فرمایا: ''اھجھم وروح القدس معک''
اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کارروائیاں سختی کا محل ہیں یا نہیں۔ اس نے دعویٰ پیغمبری کیا تمام پیغمبروں کی توہین کی۔ خصوصاً عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کوئی فحش کلمہ اٹھا نہیں رکھا۔ علماء ومشائخ صحابہ وائمہ دین۔ الغرض اس کے زبان وقلم سے کوئی فحش دگالی نہیں بچی جو اس نے بزرگان دین کی نسبت استعمال نہ کی ہو۔ منشی الٰہی بخش صاحب کو خود ہی تو قسمیں دے کر کتاب ''عصاء موسیٰ'' لکھوائی۔ اب ان کو مغلظات گالیاں سناتا ہے۔ عبدالعزیز بٹالوی کو بھی گالیوں سے ڈراتا ہے۔ یہ گالیاں اس واسطے دیتا ہے کہ کوئی اس کی تردید گالیوں سے ڈر کر نہ کرے اور یہ شتر بے مہار ہو کر جو چاہے سو کرے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے جواب میں اپنا نام ظاہر نہیں کیا جاتا۔ ہر شخص اپنی عزت وآبرو کو اس سے بچاتا ہے۔ پس ایسے مجسم شیطان مدعی نبوت...... انبیاء واولیاء کی نسبت بھی کسی قسم کی سختی نہ کی جاوے اور زجر وتوبیخ خلاف تہذیب متصور ہو تو پھر ہم کو بتلایا جاوے کہ سختی کا کون سا محل ہے۔

مرزائی جب کہ کسی مسلمان کو مخاطب کرے گالیاں دے اور وہ حسب آیہ ''جزاء سیئة سیئة بمثلها'' بطور تادیب کچھ ایسے الفاظ لکھے کہ آئندہ شوخی وشرارت مرزائیوں کی جاتی رہے تو اس فتنہ کے انسداد کے شکریہ میں ایسے شخص کی مدح کریں یا الٹا اس پر ناراض ہو کر اپنے کو بناوٹی مہذب ثابت کریں؟ افسوس ہے کہ ہمارے بڑھے ہوئے صوفی اتنی سختی بھی سننا گوارا نہیں کر سکتے۔ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرے کو پھیر دینے کی تعلیم سے دنیا میں امن نہیں رہ سکتا۔ ہمارے صوفیوں کو ''خیر الامور اوسطها'' پر نظر چاہے۔ نہ کہ مداہنت اختیار کرنا اور نہ بدزبان اور بدلگام بننا۔ کون کہتا ہے کہ آپ زبردستی سختی کریں۔ مگر جو جائز طور پر سختی کے ساتھ مرزا سے بدلا لے اس پر کیوں خفا ہوں؟ آپ چاہتے ہیں کہ ضمیمہ شحنۂ ہند کا خوف جو مرزا قادیانی کے دل میں ہر وقت رہتا ہے زائل ہو جاوے اور مرزا قادیانی پھر پہلی سی شوخیاں کرنے لگے۔ آپ الحکم کے طرز کو دیکھ لیں کہ ضمیمہ کی بدولت کس قدر راہ پر آچلا ہے۔

حمیت اسلامی وغیرت ایمانی صحابہؓ میں تھی۔ حضرت عمرؓ جنہوں نے ایک شخص کو صرف رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے بعد حضرتؐ سے فیصلہ چاہا تھا تہ تیغ کر دیا اور خلیفہ اوّل نے ذرہ سی بات پر عروہ بن مسعود ثقفی کو سخت فحش گالی دی۔ ایک ہم ہیں کہ انبیاء، اولیاء، مشائخ، ائمہ دین، صحابہؓ سب کی توہین ومذمت سنتے ہیں۔ مگر بجز مرزا قادیانی، حضور، آپ جناب کے زبان سے نہیں نکال سکتے۔ بلکہ کوئی غیرت اسلامی سے کچھ لکھے تو وہ بھی نہیں سن سکتے۔ ''ببیں تفاوت ازرہ کجاست

تا بہ کجا۔" حضرت عمرؓ کی خلافت میں مرزا قادیانی ایسے دعوے کرتے اور ایسا کفر بکتے تو کیا حضرت عمرؓ اسی طرح پہلو بہ پہلو بیٹھ کر تحریری مناظرہ کرتے یا اور طرح خبر لیتے۔ ہم میں سے اگر کسی کو ماں باپ، پیر استاد کی کوئی گالی دے تو اسی طرح تہذیب سے پیش آ دیں گے یا مارنے مرنے عدالت و پولیس میں جانے کو تیار ہوں گے۔ کیا غیرت اسلامی پر غیرت خاندانی کو ترجیح دینا تقویٰ وزہد ہوسکتا ہے۔ ضمیمہ شحنۂ ہند میں کوئی سخت لفظ ہو تو اس کا سننا گوارا نہیں ہوسکتا۔ کیا یہ تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ ہرگز نہیں۔ بازاروں میں اکثر فحش وگالی وگلوچ بھی ہوتا ہے۔ ہم میں سے کون ساز اہد بازار جانا چھوڑ دیتا ہے یا کانوں میں انگلیاں دے دیتا ہے۔ ضمیمہ ایک مجموعہ ہے۔ مختلف آدمیوں کے خیالات کا ایک ہی شخص کے خیال کے مطابق ہونا غیر ممکن ہے۔ ایسا تحکم بیجا ونا روا ہے۔ ہاں خلاف شرع کوئی بات ضمیمہ میں نہ ہونی چاہئے۔ راقم: ج، ن

۴...... توجہ طلب گورنمنٹ اور قادیان کے مرزا صاحب

مفصلہ ذیل فقرات جن کو ایک لائق راقم مضمون نے بہ عنوان "توجہ طلب گورنمنٹ اور قادیان کے مرزا صاحب" مرزا قادیانی کے اشتہار "المنار" کا لب لباب بحوالہ الحکم مورخہ ۳۰ رنومبر ۱۹۰۱ء پیسہ اخبار مورخہ ۲۸ ردسمبر ۱۹۰۱ء ص ۱۱ کالم سوئم میں درج فرمائے ہیں۔

اصل اشتہار المنار تو ہماری نظر سے گزرا نہیں۔ مگر اس کا لب لباب جس کو لائق مضمون نویس پیسہ اخبار لاہور نے لکھا ہے یہ ہے۔ "آج کل پھر مرزا قادیانی نے ایک تازہ مفسدانہ اور فتنہ انگیز اشتہار شائع کیا اور اپنے اخبار الحکم مطبوعہ ۳۰ رنومبر ۱۹۰۱ء (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۴۵) میں بھی یہ سرخی "المنار" چھپوایا ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ میں اور میری جماعت گورنمنٹ کی خیر خواہ اور وفادار رعایا ہے۔ باقی کل ملک یا کم از کم کل مسلمان گورنمنٹ کے بدخواہ اور باغی رعایا ہیں۔ میری اور مسلمانوں کی مخالفت کی اصل بناء جہاد ہے۔ میری تعلیم جہاد کے خلاف ہے۔ اس لئے سرگروہان اسلام نے ناراض ہو کر میرے کفر اور قتل کے فتوے دیئے۔ میری جدید تصنیف اعجاز المسیح میں بھی جہاد کی مخالفت تھی۔ اسی وجہ سے کل اخبارات نے اس کی مخالفت کی۔ حالانکہ غیر ممالک کے لوگوں نے میری بات تسلیم کی اور جہاد سے باز آگئے۔ الغرض مخالفت جہاد کی وجہ سے مسلمان میرے برخلاف ہیں۔ ورنہ سینکڑوں دوسرے فرق موجود ہیں۔ انہیں کوئی کچھ نہیں کہتا۔ بارہا بے اختیار دل میں یہ گزرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت اور خدمت گزاری کی نیت سے ہم نے کئی کتابیں جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں شائع کیں اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے۔ اس گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں۔ وغیرہ!"

اس کاذب سے کوئی پوچھے کہ تمہارے کذب کی کوئی حد بھی ہے اور تو اور گورنمنٹ عالیہ کو بھی یہ کاذب مغالطہ دینے سے نہیں ٹلتا۔ معلوم نہیں اس نے گورنمنٹ کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ گورنمنٹ بڑی دانا اور مدبر ہے۔ کیا وہ مرزا کا یہ کلام نہیں سمجھتی کہ "اس گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں۔" عادل گورنمنٹ اپنی رعایا کے حال سے باخوبی واقف ہے اور اس کو معلوم ہے کہ کون کس مطلب کے لئے نرالی چال چل رہا ہے اور خود غرضی اور طمع نفسی کا جال بچھا رہا ہے۔ اس کاذب نے مسلمانوں پر بڑا بھاری افتراء باندھا ہے۔ مخالفت کی اور ہی بناء ہے۔ جس کو مرزا قادیانی نے پوشیدہ رکھا ہے۔ نہ کہ جہاد۔ مگر ہم بھی مرزا قادیانی کے کوٹھی کُھلے سے خوب واقف ہیں۔ کچا چٹھا کھولے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگرچہ گورنمنٹ سب کچھ جانتی ہے۔ مگر چونکہ پبلک کی غلط فہمی کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا اس کا رفع کرنا اور گورنمنٹ کو توجہ دلانا ضرور ہے۔

مرزا قادیانی نے کفر کے فتووں کو جو علماء اسلام عرب وعجم نے اس پر لگائے ہیں تعلیم جہاد کی مخالفت قرار دیا ہے۔ لیکن کیا وہ اپنے دعویٰ کو کفر کے فتوؤں میں دکھا سکتا ہے ہرگز نہیں۔ مرزا بخوبی جانتا ہے کہ بناء مخالفت کی وجوہ کچھ اور ہیں جن کے باعث مرزا قادیانی کو کافر اور مرتد قرار دیا ہے۔ منجملہ ان کے ایک وجہ توہین انبیاء ہے۔ مرزا قادیانی نے بڑے بڑے اولوالعزم رسولوں اور نبیوں کی شان میں سخت گستاخی اور بے ادبی کی ہے اور بڑی حقارت آمیز تحریریں شائع کی ہیں۔ جس سے گورنمنٹ کی وفادار رعایا اہل اسلام کو سخت سے سخت رنج اور عظیم صدمہ پہنچا ہے۔ سردست ہم حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کو اہل اسلام خدا کا پاک رسول اور نبی مانتے ہیں اور قرآن شریف میں خود خداوند تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام کی تعریف اور آپ کی والدہ ماجدہ کو علاوہ اور توصیف اور تعریف کے بار بار صدیقہ فرماتا ہے۔ الغرض ہر مسلمان کو ان کا مرتبہ معلوم ہے اور بچہ بچہ کو خبر ہے کہ یہ کیسے اولوالعزم رسول اور خدا کے پیارے نبی اور مقربین میں سے ہیں اور ایسا ہی کروڑہا عیسائی آپ کو عزت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور آپ کی توقیر کرتے ہیں اور اپنا پیشوا مانتے ہیں اور عیسائیوں کو جو محبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے وہ بھی اظہر من الشمس ہے۔ خاص کر ہماری گورنمنٹ عالیہ جس کے زیر سایہ ہم ہر طرح آرام سے بسر کرتے ہیں اور خود مرزا قادیانی بھی اس امر سے خوب واقف ہے اور ظاہر ہے کہ ہماری گورنمنٹ ایک عیسائی گورنمنٹ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا پیشوا مانتی ہے۔ صرف اتنا تفاوت ہے کہ اہل اسلام ان کو خدا کا پاک رسول سمجھتے اور مانتے ہیں اور عیسائی ان کو خدا کا بیٹا مگر عیسیٰ علیہ السلام کی نکوکاری، راست بازی، معصومیت، پاک دامنی میں عیسائی اور مسلمان بدل وجان متفق ہیں۔ مگر اسی مسیح علیہ

السلام اور خدا کے پیارے رسول کی نسبت یہ مرزا قادیانی جس کو گورنمنٹ کی خیر خواہی پر بڑا فخر ہے اور ہمیشہ اس کی خیر خواہی میں دم مارتا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵،۶، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹،۲۹۰) پر اس طرح لکھتا ہے: ''یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو (یعنی حضرت مسیح کو) کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشین گوئیوں کا اس نے اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔ بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کی تولد سے پہلے پوری ہوگئیں اور نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا اور پھر ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ تعلیم نہیں عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی کچھ بہت حصہ نہیں دیا، یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔''

۱؎ مرزا قادیانی کا یہ کلمہ کیا قرآن پاک کی تکذیب نہیں کرتا۔ کیونکہ قرآن شریف میں تو آچکا ہے کہ وہ سچے نبی تھے۔ کیا مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ انہیں جھوٹ بولنے کی عادت تھی، اہل اسلام اور عیسائیوں کا سخت دلشکن اور قابل توجہ گورنمنٹ نہیں؟

۲؎ قرآن شریف میں تو خداوند تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ انجیل میرا کلام ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کو عنایت کیا تھا اور مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مسیح نے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ یہ ہے قرآن پر مرزا قادیانی کا اعتقاد۔ پھر اس کاذب کی یہ زیادتی کہ مسیح نے چرا کر اس لئے لکھا کہ پبلک میں میرا رسوخ بڑھے۔ صاف اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ وہ خدا کے رسول نہ تھے۔ اب مرزا قادیانی کی خرافات کو مانیں یا خدا کے پاک کلام قرآن شریف کی تعلیم کو؟ مرزا شاید یہ سمجھا ہے کہ میں جس طرح ادھر ادھر سے اوروں کی کتابوں سے سرقہ کر کے لکھتا ہوں ویسا ہی مسیح نے بھی کیا ہوگا۔ پھر مرزا قادیانی پرائی بدشگونی پر اپنی ناک کاٹتا ہے۔ کیا معنے کہ جب اصل مسیح معاذ اللہ! جھوٹا ہے تو مثیل المسیح بدرجہ اولیٰ جھوٹا ہوگا۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اصل تو جھوٹی ہو اور اس کی نقل سچی ہو۔

پناہ بخدا معاذ اللہ! خدا کے پاک رسول اور شیطان کی پیروی۔ افسوس ہزار افسوس! کیا مرزا قادیانی کی ایسی تحریریں اسلام کے خلاف نہیں۔ کیا یہ صریح قرآن شریف کی تکذیب نہیں۔ پس ایسی ملحدانہ تحاریر کے باعث علماء اسلام نے مرزا قادیانی کو کافر قرار دیا ہے اور یہی اصل بناء مخالفت ہے۔ پھر گورنمنٹ کو یہ مغالطہ دینا کہ میری اور اہل اسلام کی مخالفت کی بناء جہاد ہے۔ مرزا کا سفید جھوٹ ہے۔ حضرت مسیح کی نسبت مذکورہ بالا حقارت آمیز کلمات ہی پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ کمال خیرہ چشمی اور بیبا کی سے دوسری جگہ اسی کتاب (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۶، خزائن ج۱۱ص۲۹۰) پراس سے بھی بڑھ کر یوں ابراز کیا ہے: ''آپ کو (حضرت مسیح کو) اپنی زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔ آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی سخت ناراض رہتے تھے۔ ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو۔ شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔''

اس پیراگراف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو لکھا ہے وہ پبلک اور گورنمنٹ نے ملاحظہ فرمالیا ہے۔ گویا ان پر شیطانی الہام بھی ہوئے کہ وہ خدا سے منکر ہونے کو تیار ہو گئے اور توبہ ہزار بار توبہ نقل کفر کفر نباشد! آپ پاگل بھی تھے اور پھر حضرت مسیح کے حقیقی بھائی بھی تھے جس کی نہ قرآن میں خبر نہ کسی حدیث رسول کریم میں ذکر ''لعنت اللہ علی الکاذبین'' پھر بھی مرزا قادیانی اپنے کو مسلمان بتاتا ہے۔ یہ ہے مخالفت کی وجہ نہ کہ.......... اور لیجئے۔ آپ کے (عیسیٰ مسیح کے) ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے کچھ نہیں تھا۔ دیکھو (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

کیا مرزا قادیانی کی ایسی کافرانہ تحاریر دیکھ کر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس کا اعتقاد قرآن شریف پر ہے۔ بس یہی اس کی تکفیر کے بواعث ہیں۔ اصل بناء مخالفت کو پوشیدہ کرنے کی غرض سے جہاد کو بناء مخالفت قرار دینا کون عقلمند تسلیم کرے گا اور لیجئے دیکھو (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱) پیراگراف دوم: ''آپ کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کر جدی مناسبت درمیان ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۹، خزائن ج۱۱ص۲۹۳) پر پھر حضرت مسیح کی نسبت لکھتا ہے: ''پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔'' (مرزا قادیانی کی اس عبارت کا مفہوم ایسے اولوالعزم

رسول اور نبی کی نسبت قابل توجہ گورنمنٹ ہے) مرزا قادیانی کی ایسی تحریریں ہر دو مذہب کے پیشواؤں کی دلشکن ہیں اور ان سے گورنمنٹ کو بھی سخت رنج پہنچے گا۔ مذہب اسلام اپنی محسن گورنمنٹ کے ساتھ جہاد کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتا۔ بلکہ وہ تو حبشی اور وحشی گورنمنٹ کی اطاعت بھی لازم بتاتا ہے۔ کیا روئے زمین کے ۴۰ کروڑ مسلمانوں میں سے مرزا ہی نے اسلامی عقائد کو سمجھا ہے۔ کیا گورنمنٹ نادان ہے کہ مرزا قادیانی کی مجنونہ بات کو نہیں سمجھ سکتی۔ کیا ایسی تحریروں سے گورنمنٹ کی کروڑوں رعایا کو صدمہ پہنچانا گورنمنٹ کی خیر خواہی میں داخل ہے۔ کیا مرزا قادیانی کا ایک عیسائی کو مخاطب کر کے عیسیٰ مسیح کو چور، پاگل، کم عقل، شیطان کا پیرو کہنا اور اس کی دادیوں اور نانیوں کو کسبی عورتیں کہنا اور پھر ان کے وجود سے مسیح کا ظہور پذیر ہونا بیان کرنا اور پھر متکبر اور راست بازوں کا دشمن کہنا خدا کی اطاعت اور گورنمنٹ کی خوشنودی میں داخل ہے؟۔ پھر حضرت مسیح کے علاوہ بہت سے ولیوں، نبیوں اور رسولوں کی بھی توہین کی ہے اور بہت جگہ قرآن شریف کی آیات کو اپنے حق میں تغیر وتبدل کر کے لکھا ہے اور انہیں دنوں ایک اشتہار بہ عنوان ''ایک غلطی کا ازالہ'' شائع کیا ہے جس میں دعویٰ کیا ہے کہ میں ہی محمد اور احمد بن کر دنیا میں پیدا ہوا ہوں۔''

اور ازالہ میں قرآن شریف کی تکذیب کر کے قادیان کو ہی مکہ قرار دیا ہے اور اس میں قرآن شریف کا نزول لکھ دیا ہے۔ غرضیکہ اس کذاب نے پیشوایان دین کی سخت توہین کی ہے۔ جس کا ایک شمہ حضرت مسیح کی نسبت معرض تحریر میں آیا۔ ادھر کتابوں میں یہ درافشانی کہ خاص ایک عیسائی کو مخاطب کر کے حضرت مسیح کو بے نقط گالیاں دینا سب عیسائیوں کے دل کو صدمہ پہنچانا ادھر گورنمنٹ کی رعایا کی دل شکنی کر کے اس کی خیر خواہی کا دم بھرنا۔

چہ دلاور است وزدے کہ بکف چراغ دارد

پس مرزا قادیانی کو حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت ایسا لکھنے سے جیسا کہ اوپر بیان ہوا علماء عرب وعجم نے کافر اور مرتد قرار دیا ہے اور یہی بناء مخالفت ہے نہ کہ جہاد۔ اب ہم گورنمنٹ اور پبلک کی خدمت میں امور ذیل پیش کرتے ہیں۔

۱...... کروڑہا اہل اسلام جو رعایا گورنمنٹ ہیں جن میں لاکھوں گورنمنٹ کے ملازم ہیں اور کروڑہا سوداگر پیشہ کی مرزا قادیانی کی ایسی تحریر سے جو حضرت مسیح کی نسبت لکھی ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا سخت دل شکنی ہوئی ہے۔

۲...... ایسا ہی کروڑہا عیسائیوں کو جو رعایا سرکار انگلشیہ ہیں جن میں ہماری عادل گورنمنٹ بھی بہ باعث عیسائی ہونے کے شامل ہے۔ سخت صدمہ پہنچا ہے۔

۳...... مرزا قادیانی نے کس لئے اور کیوں اور کس وجہ سے ایسی دل شکن تحریریں شائع کیں۔
۴...... مرزا قادیانی نے حضرت مسیح کی نسبت جو کچھ تحریر کیا ہے کیا وہ نفس الواقع سچ ہے اور عیسائی دنیا اور اسلامی دنیا کے عقائد کے موافق ہے۔
۵...... کیا مسلمان اور عیسائی حضرت مسیح کو ایسا ہی مانتے ہیں جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔
۶...... کیا جو شخص اپنے کو مذہب اسلام کا پیرو بیان کرے اور پھر حضرت مسیح کی توہین کرے۔ وہ اسلامی اصول کے مطابق مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔

خاکسار امام الدین از لاہور محلہ پیر گیلانیاں، مورخہ ۳۰ رجنوری ۱۹۰۲ء

۵...... نرالی عزت اور انوکھی ذلت

یاایها الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتاً عند الله ان تقولوا مالا تفعلون

۱...... اگر کوئی مسلمان ایک حبہ بھی اپنے مسلمان بھائی کا مار کھائے تو اس کی ابدی ذلت اور اگر قادیانی مسلمانوں کے ہزاروں روپے براہین احمدیہ کی آڑ میں ہڑپ کر جائے تو اس کی عزت؟
۲...... اگر کسی بزرگ باخدا کو کوئی مسلمان بن مانگے للہ فی اللہ کچھ نقد یا جنس دے دے تو مرزا کے نزدیک اس کی حماقت اور دوسرے کی مکاری اور دونوں کی ذلت اور اگر مرزا قادیانی دعا کرنے کے بہانہ لوگوں سے پانچ سو روپیہ ڈکار جاویں تو ان کے لئے ھنیأ مریا اور لطف یہ کہ سال کا سا پورا بیٹا کیا معنے تنکے جیسی بیٹی بھی نہ ہو۔
۳...... اگر کوئی شخص ختم نبوت کے بعد نبوۃ کا دعویٰ کرے تو ایسا ذلیل وخوار ہو کہ از آن طور رانده وازین سو در مانده، اور اگر مرزا قادیانی شرک فی النبوۃ کے مرتکب ہوں اور برملا یا رسول اللہ یا نبی اللہ کی آواز اپنے لئے سنیں تو ان کی عزت؟
۴...... اگر مرزا قادیانی نے پاک اور مقدس مسلمانوں اور اسلام کے عاشقوں پر بیش باد کہہ کر لعنتیں گنیں اور علماء اسلام کو مغلظ گالیاں لکھیں جن کی ڈکشنریاں بن رہی ہیں تو یہ تبلیغ رسالت کا تمغہ اور اگر کوئی مسلمان جس کا ایسی خرافات سنتے سنتے جگر کباب ہو گیا ہو مرزا قادیانی کو سخت الفاظ سے جواب دینا چاہے تو مرزا قادیانی کے نزدیک اس کی ذلت؟
۵...... پیر مہر علی شاہ صاحبؒ جو قادیانی کے بلانے پر احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے لاہور تشریف لائے۔ جہاں چھ ہزار مسلمانوں نے ان کا استقبال کیا اور قادیانی کو رجسٹری شدہ خطوط میدان میں بلانے کے لئے بھیجے وغیرہ تو مرزا قادیانی کے نزدیک ان کی شکست، اور مرزا قادیانی جو مارے خوف کے دم سے چھاج باندھ کر چوہے کے بل میں گھس جائیں اور قادیان سے باہر

ایک قدم نہ نکالیں تو ان کی فتح؟

۶...... مرزا قادیانی جو ایک خاندانی حارث ہیں اور کچھ اراضی رکھتے ہیں تو یہ ان کی عزت میں داخل۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا جو سرکار دولت مدار انگلشیہ نے چار مربع زمین کے عطاء فرمائے تو یہ بزعم مرزا ان کی ذلت؟

۷...... مرزا قادیانی کی کفریات اور الحاد وارتداد کا تجربہ ومشاہدہ کر کے علماء اسلام نے جو کفر کے فتاوے لگائے تو مرزا قادیانی کی عزت اور مرزا قادیانی نے جو بذریعہ اپنے مرید اسماعیل ڈاکٹر کے محض مکر وفریب سے جعلی استفتاء لکھا اور اس کو جعلی سائل بنایا تاکہ علماء سے کفر کے فتاووں پر دستخط کرائے تو اس میں مولوی محمد حسین بٹالوی کی ذلت؟

۸...... اگر کوئی شخص خلاف قرآن وحدیث ذوی الارحام کو اپنی جائیداد سے محروم الارث کرنا چاہے تو وہ دوزخ کا ایندھن اور سانپوں اور بچھوؤں کے کاٹنے کا نشانہ۔ لیکن اگر مرزا قادیانی نے ایک کنواری کے چھیننے کے لئے ایسا کیا تو ان کی عزت کا نشان؟

۹...... اگر کسی مسلمان کی جورو کسی کے ساتھ رہے تو اس کی ذلت کا موجب۔ مگر الہامی زوجہ اگر اپنے خاوند کے پاس آباد رہ کر صاحب اولاد ہو اور زوجنا کھا والا الہام غت ربود ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

۱۰...... اگر کوئی مسلمان خلاف حکم خدا اور رسول اپنی جورو کو ناحق بے موجب طلاق دے تو اس کو دکھ کی مار اور اس کا دونوں جہانوں میں منہ کالا۔ مگر مرزا قادیانی کے لئے موجب فخر؟

۱۱...... اگر کوئی شخص انبیاء علیہم السلام کے حق میں بھول کر بھی ناجائز کلمہ کہہ بیٹھے تو اس کی ذلت اور اگر قادیانی کھلے طور پر معصوم اور سچے نبی مسیح علیہ السلام کو گالیاں دے تو اس میں قادیانی کی عزت؟

۱۲...... اگر کسی مسلمان اہل علم سے کوئی صرفی نحوی غلطی ہونے کا احتمال ہو تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک اس کی سخت ذلت اور مرزا قادیانی کی ہزاروں موٹی اور بھدی غلطیاں جو پبلک کے سامنے پیش کی گئیں اور ہمارے مولانا شوکت کئی ماہ تک قادیانی کے کلام فارسی اور عربی کی مرمت کرتے رہے اور اس کے سرمایہ علمی کی قلعی کھولتے رہے تو ان کی ذلت؟

۱۳...... اگر کوئی مسلمان بطور الہام صحیح طور پر قرآن کی آیات پیش کرے تو مرزا قادیانی کے نزدیک شیطانی الہام اور اگر مرزا قادیانی قرآن شریف کی آیات کو توڑے اور اپنے شیطانی الہامات بنا کر پیش کرے تو وہ رحمانی الہام؟

۱۴...... اگر نو مسلم حافظ نابینا نے جو مسجد چینیاں لاہور میں رہتا تھا بذریعہ الہام کے آتھم کے پندرہ

ماہ مقررہ میں بچ رہنے کا اشتہار دیا اور اس کی یہ پیش گوئی ایک جہان کے روبرو سچ نکلی تو اس کی ذلت۔ مگر جب مرزا قادیانی کی بڑی بڑی پیشین گوئیوں کا جن پر اس نے اپنے صدق وکذب کا مدار رکھا تھا۔ سب کے سامنے بیڑا غرق ہوا تو مرزا قادیانی نے اس کو اپنی عزت کا ہار سمجھ کر گلے میں ڈال لیا۔

۱۵...... ابھی تھوڑے دنوں کا عرصہ گزرا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی عدالت میں مرزا قادیانی بذریعہ سمن یا وارنٹ طلب کئے گئے اور ان سے ضمانت نامہ لیا گیا کہ پھر کبھی کسی شخص کے حق میں خونی الہام اور مہلک پیشین گوئیاں نہ کروں گا۔ بٹالوی کو حروف ''ظ'' سے نہ لکھوں گا وغیرہ۔ تو اس میں قادیانی کی کمال درجہ کی عزت مگر مذکورۃ الصدر عدالت میں مولوی محمد حسین صاحب سے بھی جو بطور گواہ طلب کئے گئے تھے یہ اقرار نامہ لیا گیا کہ قادیان کو کاف سے نہ لکھا کروں گا تو اس میں مولوی صاحب کی ذلت؟

۱۶...... سرسید مرحوم ومغفور نے جو قومی ہمدردی کے ہزاروں کاموں کے ساتھ ایک ایسا عظیم الشان اسلامی کالج علی گڑھ میں قائم کیا جس کی نظیر ہندوستان بھر میں نہیں تو اس میں بقول مرزا قادیانی اس کی ذلت۔ مگر مرزا قادیانی جو منارے یا گھنٹہ گھر کی آڑ میں جماعت حمقاء سے چندہ بٹور رہا ہے اور ایسی تجارت سے خسر الدنیا والآخرہ بن رہا ہے اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ یہ روپیہ پھر مریدوں کو کبھی واپس نہ دیا جاوے گا۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کی بدولت وصول کیا اور کسی کو ایک جو تک بھی واپس نہ دیا تو اس میں قادیانی کی عزت۔

۱۷...... خداوند تعالیٰ تو قرآن شریف میں یوں فرمادے: ''**تکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدا ان دعوا للرحمن ولدا وما ینبغی للرحمٰن ان یتخذ ولدا**'' اور مرزا قادیانی اس شیطانی الہام پر لٹو کہ ''**انت منی بمنزلة ولدی ۰ انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی**'' (تذکرہ ص۵۲۶، طبع سوم)

۱۸...... آنحضرت ﷺ سے لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ امتی پر تو قرآن شریف کی پابندی فرض ہو اور مرزا قادیانی کو یہ الہام شیطانی ہو ''**اعمل ماشئت فانی قد غفرت لک**''

(تذکرہ ص۱۰۷، طبع سوم)

یعنی اے مرزا جو تیری مرضی ہو کیا کر تو ہماری طرف سے بخشا گیا۔ کیوں نہ ہو آخر خدا کا بیٹا جو ٹھہرا (اور بااین ہمہ عیسائیوں پر اعتراض) بے شک مرزا قادیانی کو رخصت ہے کہ بازاری سانڈوں کی طرح پھریں اور جس کی مولی گاجر آٹا دال دیکھیں چٹ کریں۔

۱۹...... اگر مرزا قادیانی کسی کی بہو بیٹی پر دندان آز تیز کریں اور زوجنا کہا والے الہاموں

کے دام کیں تو اس میں ان کا سراسر تقدس، اور اگر ملا محمد بخش کو اس قسم کا الہام ہو تو تمسخر میں ٹالا جاوے۔ کیوں مولوی محمد احسن صاحب امروہی! ''تلک اذا قسمة ضیزی '' کا مطلب درست آیا نہیں؟ ہم ان باتوں کا فیصلہ پبلک پر چھوڑتے ہیں اور مرزا قادیانی کو ناصحانہ طور پر سمجھاتے ہیں کہ عزیز من! یہ سراسر جھوٹی عزت دین ومذہب کی خانہ برانداز ہے۔ ہوش میں آؤ! اور عقل کے ناخن لو۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ! راقم: ا۔د گجراتی

استفتاء: مرزا قادیانی نے اپنے اشتہار (ایک غلطی کا ازالہ) مطبوعہ الحکم (مجموعہ اشتہارات ج۳ص۴۳۹) میں کہا ہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام کا اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی اور اس دعوے کے ثبوت میں امیر خسرو دہلوی کا یہ شعر نقل کیا ہے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اس میں گزارش یہ ہے کہ شعر مذکور کون سی آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے اور توریت، زبور، انجیل، فرقان میں کون سے نبی نے فرمایا ہے؟ کیونکہ جملہ انبیاء کی نسبت لفظ بروز منسوب کیا گیا ہے۔ خود حضور اقدس کے مریدوں نے مجھ سے اصرار کیا کہ میں یہ سوال ضمیمہ شحنۂ ہند میں شائع کراؤں ورنہ مجھے استفتاء کی ضرورت نہ تھی۔ سید محمد عمر ایک فوجی سپاہی، از گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۲۴؍فروری ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر۷، ۸، ۹ کے مضامین

ا......	استیصال الالحاد بجواب رقیمۃ الوداد

ا...... استیصال الالحاد بجواب رقیمۃ الوداد

''یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم واللہ اعلم بما یکتمون''
(یہ لوگ اپنے منہوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔ اللہ خوب جانتا ہے)

مرزا قادیانی بڑی جسارۃ سے اپنی نبوۃ ورسالت کے اشتہارات دیتا ہے۔ اخبار میں اعلان کرتا ہے۔ چنانچہ اشتہار ۵؍نومبر ۱۹۰۱ء میں لکھا ہے: ''خدائے تعالیٰ کی پاک وحی جو میرے پر

نازل ہوتی ہے۔اس میں لفظ نبی ورسول موجود ہیں نہ کہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ ایک یہ وحی اللہ ہے۔''هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله''(براہین احمدیہ ص ۴۹۸)اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا۔ پھر یہ وحی اللہ ہے:''جری الله فی حلل الانبیاء''یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں۔(براہین احمدیہ ص ۵۰۴) پھر اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے:''محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم''اس وحی اللہ میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

پھر وحی اللہ جو (براہین احمدیہ ص ۵۵۷) میں ہے۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا اسی طرح اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا...... سیرت صدیقی کی کھڑکی یعنی فنافی الرسول کی رو سے ظلی طور پر نبوۃ محمدی کی چادر مجھ کو پہنائی گئی...... میرا نام آسمان پر محمد و احمد ہے۔ میری نبوۃ ورسالۃ باعتبار محمد و احمد ہونے کے ہے۔ نہ میرے نفس کے رو سے اور بروزی طور پر یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا۔لہٰذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔لیکن عیسیٰ کے اترنے سے ضرور فرق آئے گا۔ نبی کے معنے لغت کے رو سے خدا کی طرف سے اطلاع پا کر غیب کی خبر دینے والا پس جہاں یہ معنی صادق آئیں گے نبی کا لفظ صادق آئے گا اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے۔ جب کہ قریب ڈیڑھ سو پیش گوئی صاف طور پر میری پوری ہوگئی تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے میرے یہ نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں۔ مجھ کو اس خدا کی قسم جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اور میں جیسا قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ وحی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے۔ جس نے حضرت موسیٰ و عیسیٰ و حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا۔ میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔ ضرور خدا میری تائید کرے گا۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا آیا ہے۔''میں نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب'' کے صرف اس قدر معنے ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد و احمد سے مسمّٰے ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی یعنی بھیجا گیا اور غیب کی خبریں پانے والا۔ میں بموجب آیت''وآخرین منهم لما یلحقوا بهم''بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد

واحمد رکھا اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا۔ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں۔ میں بروزی طور پر محمد ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی معہ نبوۃ محمدیہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔

پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوۃ کا دعویٰ کیا۔ آنحضرت ﷺ نے خواب میں مجھے فرمایا۔ ''سلمان منا اهل البيت على مشرب الحسين ''میرا نام سلمان رکھا۔ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں مراد ہوں۔ ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیشین گوئی صادق نہیں آتی۔ حضرت موسیٰ کا یشوعا بروز تھا۔ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوۃ کا بھی اظہار کریں۔ مجھے بروزی صورت نے نبی ورسول بنایا ہے۔ اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ ورسول اللہ رکھا۔ مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے۔ بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اس لحاظ سے میرا نام محمد واحمد ہوا۔ پس نبوۃ ورسالۃ کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد ہی کے پاس رہی۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۴۳۱تا۴۴۲)

یا اس زور شور سے تو مرزا قادیانی نے اپنی نبوۃ ورسالت کا دعویٰ چھ صفحہ کلاں کے اشتہار میں کیا پھر اس کو ۱۰رنومبر ۱۹۰۱ء کے اخبار الحکم میں شائع کیا۔ لیکن آفرین ہے امروہی کے دین وایمان وفہم پر کہ وہ اپنے پراز الحاد وعناد بنام نہاد رقیمۃ الوداد میں اوّل تو بظاہر مرزا قادیانی کے ان تمام دعاوی سے انکار کرتا ہے اور جو کوئی کہے کہ مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت ورسالت کیا ہے۔ اس کو بیجا الزام لگانا جہالت وتقویٰ اللہ کے خلاف بتایا ہے اور بعد میں وہی مرزا قادیانی کے ظلی وبروزی نبی ورسول ہونے کی حمایت میں اپنے علم وفضل کا نمونہ دکھایا ہے اور جس طرح مداریوں ناٹک ومسمریزم والوں کے معمول بہ ویسی ہی بولی بولتے ہیں جیسی ان کے عامل۔ اسی طرح امروہی وہی مرزا والی بولی بولا ہے۔ حافظ محمد یوسف کے ساتھ اس قدر عرصہ کی ملاقات ومحبت کا مقتضاء تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ ان کے کارڈ کا جواب نری صبر وتحمل سے بھیجتے۔ لیکن مرزائی سلسلہ میں صبر وتحمل وانسانیت کہاں؟ اسی لئے امروہی نے اپنے امام ومرشد بلکہ روحانی باپ مرزا کے تکبر وشیخی وشہرۃ طلبی میں رنگین ہوکر اپنے اظہار فضیلت کے اور بڑے فخر وشیخی سے اپنے خط کو اخبار الحکم ۲۴رنومبر ۱۹۰۱ء میں ص۹ سے ۱۴ تک شائع کیا۔ اس میں چند فقرات مرزا قادیانی کے انکار نبوۃ مستقل کے اور اپنی طرف سے تین مقدمات دربارہ الہامات ومعنی نبی ولفظ رسول اور الہامات براہین احمدیہ کے درج کر کے لکھا ہے۔

۱...... حافظ صاحب خدا آپ کا حافظ ہو۔

جواب...... آمین ثم آمین! حافظ صاحب کا تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ حافظ وناصر رہا۔ ان کو ابتداء عمر میں بسایت وتائیدالٰہی قرآن مجید کے حفظ کی نعمت میسر ہوئی۔ بعد میں اپنے اور اپنے عیال واطفال کے لئے دیانت وامانت سے ملازمت کرتے رہے۔ کسی کے دست نگر نہ ہوئے اور نہ کبھی کسی سے چندے وقیمت کتاب وغیرہ کے بہانے سے روپیہ اینٹھا۔ بلکہ خود سائلوں اور مانگنے والوں کی خدمت کرتے اور روپیہ دیتے رہے۔ بعد ملازمت کے باعزت وآبرو پنشن لے کر خانہ نشین اور یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے اور جو مؤمن مسلمان مطیع اللہ ومتبع رسول وسالک سبیل المؤمنین متوکل علی اللہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کی ویسی ہی حفاظت فرماتا ہے۔

۲...... امروہی لکھتا ہے کہ حافظ صاحب یا تو مرزا اور ہماری طرف سے مباہلہ کرنے کو تیار تھے یا اب ہماری ملاقات تک پسند نہیں فرماتے۔ حالانکہ مخالفین اسلام عیسائی وآریہ وغیرہ ہم سے برغبت تمام ملتے ہیں۔

جواب...... جو شخص خود صادق وراست باز ہوتا ہے دغا وفریب کا نام نہیں جانتا وہ دوسرے شخص پر بھی خصوصاً جب کہ وہ بہ لباس اسلام وظاہر کلمہ گو ہو ایسا ہی خیال کرتا ہے۔ اسی لئے ایک حافظ محمد یوسف صاحب کیا بہت سے مسلمان اس وقت مرزا قادیانی کے حمایتی وطرفدار تھے۔ جب کہ مرزا قادیانی دین اسلام وقرآن مجید کی محبت وخدمت کا دعویٰ کر کے مخالفین اسلام سے بحث ومباحثہ کا دم مارتا تھا۔ کسی کو کیا معلوم تھا کہ مرزا قادیانی منافقانہ اس بہانہ سے آمدنی وخوش گزارنی کے لئے اپنی دوکان بنا رہا ہے اور کام چل نکلنے پر بعد میں دین اسلام کا دشمن بن کر اس کے مسلمہ وحقہ مسائل کو خودغرضی سے ترمیم وتنسیخ کر کے خود مورد ومخاطب آیات قرآنی بن کر نبی ورسول بن بیٹھے گا۔ اب جب مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے یہ لچھن ظاہر ہوئے تو قدیمی اسلام کے دلدادہ سچے اور پکے مسلمان فوراً مرزا قادیانی سے متنفر وبیزار ہو کر علیحدہ ہو گئے اور یہی عین ایمان واسلام کا تقاضا تھا۔ کیونکہ مؤمنین مسلمین تو ’’الحب للّٰہ والبغض للّٰہ‘‘ کی جہت سے مرزا قادیانی کے حمایتی اور اس سے موافق تھے۔ جب وہ جہت باقی نہ رہی تو پھر ملاقات واتفاق کیا؟ رہا مخالفین اسلام سے ملنا سو اس میں اسلام ومسلمانوں کا کچھ نقصان نہیں۔ سب مسلمان جانتے ہیں کہ ہمارا ان کا طریق ودین الگ الگ ہے۔ حسن معاشرت وخوش اخلاقی کا اسلام میں حکم وتاکید ہے۔ لیکن مرزا قادیانی اور مرتدین بہ لباس وصورۃ اسلام زبان سے ’’لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ‘‘ مسلمانوں کو سنا کر پھر اپنے ملحدانہ نیچریانہ فلسفیانہ خیالات ومسائل سے قرآن مجید کی تفسیر بالرائے

فاسد کر کے احادیث صحیحہ رسول اللہ ﷺ کی توہین وتحقیر کر کے فریب اور دھوکے سے مسائل مسلمہ اسلام پر تلوار چلا رہے ہیں اور اپنے زعم فاسد سے اس کی بیخ کنی کے درپے ہیں۔ اپنے اوہام باطلہ سے تراشی ہوئی ظلی و بروزی نبوۃ کا دعوکا دے کر مرزا قادیانی جیسے مستغرق دنیا و بندۂ نفس کو مخاطب آیات قرآن مجید ومرود فرمان رب حمید بنا کر اس کو بروزی محمد واحمد و رسول بنا رہے ہیں۔ جس پر بعض نہایت محتاط خشیت اللہ وتقویٰ اللہ والے علماء جو مرزا قادیانی کے زبانی دعویٰ اسلام وکلمہ ''لا الہ الا اللہ '' پڑھنے کے سبب مرزا قادیانی کے کفر وارتداد میں متامل تھے۔ اب مرزا قادیانی کا یہ اشتہار نبوۃ ورسالۃ والا دیکھ کر ان علماء کا بھی سارا تامل وتردد جاتا رہا اور جو فتوے مرزا قادیانی پر علمائے اسلام کا ہو چکا ہے اس فتوے کے وہ محتاط علمائے اسلام ہی بغیر کسی تامل کے بالکل مصدق وموافق ہو گئے۔ چونکہ مرزا قادیانی ومرتدین کو بدعقیدتی کوتاہ نظری انہاک دنیا وبے مذاقی وبدنصیبی کے سبب قدیمی و پرانے احکام اسلامی وعبادات سے کچھ مذاق باطنی نور و برکات اسلام حاصل نہ ہوئی۔ بعد اسلامی فیضان سے بکلی محروم رہ کر سوائے قیل وقال وزبانی لاف وگزاف کے کچھ حصہ نہ ملا۔ اس لئے مرزا قادیانی ومریدین اسلامی قدیمی مسائل کو الٹ پلٹ کر کے اپنے نئے تراشیدہ خلاف سلف وخلف مسائل گھڑ کر شائع کرتے رہتے ہیں تو پھر اس صورت میں بموجودگی احکام قرآن مجید ''لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شی الا ان تتقوا منہم تقٰۃ • ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المؤمنین ولیجہ • یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواہہم وما تخفی صدورہم اکبر قد بینالکم الایت ان کنتم تعقلون '' کے مسلمان مؤمنین متبعان قرآن مجید ان سب احکام الٰہی کے خلاف ایسی پرحذر وخطر میل وملاقات کیونکر پسند کر سکتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ حافظ جی اب مرزا قادیانی ومریدین کی ملاقات پسند نہیں کرتے۔

٣...... امروہی لکھتا ہے کہ: ''حافظ محمد یوسف صاحب نے تحذیر المؤمنین کو بڑی کوشش سے طبع کرایا تھا۔''

جواب...... اصل وصحیح حال نہیں لکھتے کہ ان دنوں بھی تنگی خرچ ومعیشت کے سبب لوگوں سے ٹکے وصول کرنے اور چندہ حاصل کرنے کے لئے تحذیر المؤمنین لکھنے اور شائع کرنے کا۔ اپنی گزران کے لئے حیلہ بنالیا تھا اور بقیہ کتابیں بھی روپیہ وصول کرنے کی خاطر لے لی تھیں۔

٤...... امروہی لکھتا ہے کہ: ''حافظ محمد یوسف صاحب کو رؤیا میں مرزا قادیانی کی صداقت

ثابت ہو چکی تھی۔ حافظ صاحب چونکہ عبداللہ صاحب مرحوم کی روحانی ومعنوی اولاد ہیں۔ لہٰذا عبداللہ صاحب کے نور دیکھنے والے کشف کے مطابق ممکن ہے کہ حافظ صاحب کی محرومی شاید اسی وجہ سے ہو۔"

جواب...... یہ ڈھکوسلا اور افتراء ہے۔ حافظ صاحب کو رؤیا میں مرزا قادیانی کی صداقت ثابت ہونے، سید عبداللہ صاحب مرحومؒ کے کشف میں نور نازل ہوا دیکھنے وغیرہ کی نسبت جو بیہودیانہ تحریف وتراش خراش کر کے مرزا قادیانی اپنے ہاتھ زبان وقلم سے عبارت بنا کر شائع کر کے اپنے مریدین کو خوش کر رہا ہے۔ ان کا اصلی حال اور حافظ محمد یوسف صاحب کے عرصہ دراز کے تجربہ واقفیت حالات ومعاملات مرزا اوبالآخر الہام سے مرزا قادیانی کی گمراہی سے آگاہ ہو کر جس طرح حافظ جی مرزا سے علیحدہ وبیزار ہوئے یہ سب واقعات صحیح صحیح انشاء اللہ العزیز بعد میں ایک علیحدہ تحریر میں شائع ہوں گے۔ جس سے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ ان امور میں کیا کیا کارستانیاں وبہتان مرزا قادیانی نے مریدین کو فراہم رکھنے کے لئے بنائے ہیں۔ سردست ان کو اتنا معلوم رہنا چاہئے کہ یہ سید عبداللہؒ کی ہی صحبت بابرکت کا اثر تھا کہ باوجود مرزا قادیانی کے حکیم اور امروہی وغیرہ کے طرح طرح کے حیلہ حوالہ چاپلوسی خوشامد اور اصرار کرنے کے حافظ صاحب اور ان کے احباب مریدین سید عبداللہؒ، مرزا کے دام تزویر میں نہ پھنسے اور سید صاحب موصوفؒ سے ایسا رشتہ اخوت اسلامی محکم ومضبوط رکھا کہ ان کے قدم بقدم اطاعت اللہ تعالیٰ اطاعت رسول اللہ ﷺ واتباع سبیل المؤمنین سلف وخلف صالحین کے پابند رہ کر مرزا قادیانی کے محدثہ طریق ودجالانہ منہاج کو حقارت کی نظر سے دیکھ کر بیزار ہو کر کلیتاً علیحدہ ہو گئے۔

۵...... امروہی لکھتا ہے کہ: "وجہ دوم گستاخی معاف ہو کہ تمام عمر جناب کی سرکاری کاموں کی انجام دہی میں گزری۔ دینی کاموں کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے روحانی حالت صبغۃ اللہ کے رنگ کے ساتھ مصبغ نہیں ہوئی تو اب پیرانہ سالی میں ضعیف القویٰ ہو کر معارف وحقائق کی طرف کیونکر متوجہ ہو سکتے ہیں۔ یہ فضل الٰہی تو اس عاجز کے شامل حال ہے کہ باوجود شدت ضعف وپیری کے کشف حقائق دینیہ میں مشغول ومصروف ہے اور رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

جواب...... حافظ صاحب سرکاری ملازمت میں رہ کر ہی تو آپ جیسے اور مرزا قادیانی جیسے حاجت مندان گندم نما وجو فروش دراصل عاشقان مال ودولت دنیا وبظاہر زبانی دعویداران خدمت اسلام کی صد ہا روپیہ سے خدمت کرتے رہے۔ اگر حافظ جی حق حلال کی ملازمت نہ کرتے اور ان کی بھی آپ کی طرح ادھر ادھر کے چندوں پر ہی معاش وگزران ہوتی تو وہ دوسرے سائلوں کی خدمت

کس طرح کرتے؟ حافظ جی نے انہی حالات اور خالص اتباع سنت رسول اللہ ﷺ سے تو کچھ اپنی جائیداد نہ بنائی۔ زیور نہ بنایا۔ تمام عمر رہنے کو ایک جھونپڑا بھی تعمیر نہ کیا۔ اب تک کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں۔

ترک دنیا بود سنت مصطفیٰ عاشقاں کردند ایں سنت ادا

کے عامل وتبع تو حافظ جی ہی بمقابلہ آپ کے مرشد وامام مرزا قادیانی کے کئی درجہ بڑھ کر رہے۔ فضل الٰہی شامل ہونا تو اس کو کہتے ہیں نہ کہ اسکو کہ محتاجی وحاجت مندی کے سبب جماعت مرزا قادیانی سے چندہ ماہوار لے کر اوقات بسری ہو اور اس چندہ کے عوض ایک کاذب دجال کی ہاں میں ہاں ملا کر اس کے بروزی وظلی نبوۃ ورسالت کی آپ حمایت کریں اور پھر اس کا نام کشف حقائق دینیہ میں مصروف ہونا رکھ کر الٹا اپنا فخر وشیخی بگھاریں۔ نعوذ باللہ منہا! یہ تو خسف حقائق دینیہ ہوا نہ کہ کشف حقائق اور پھر فضل الٰہی شامل حال ہونے کی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مطیع بندہ کو اس کے اخلاص انابت مبتل وتوکل کے سبب خود اس کے لئے کافی ہو کر اس کو مخلوق سے غنی کر دے نہ یہ کہ اس بندہ کو دردر کا ٹکڑ گدا اور دوسروں کا دست نگر اور چندہ پر بسر کرنے والا رہنے دے۔ لیکن آپ شاید اپنے مبلغ علم سے لوگوں سے کچھ معاش کے لئے چندہ وصول ہو جانے کو ہی فضل الٰہی شامل حال ہونا جانتے اور سمجھتے ہیں؟ آپ ایک طرح سے معذور ہیں۔ آپ تھے تو غیر مقلد لیکن۔

آنکہ شیران را کند روبہ مزاج احتیاج است احتیاج است احتیاج

کے گرداب میں پھنس گئے۔ اگر ایسا نہ کریں تو کیا کریں۔ علم بے نفع کے سبب تصوف سے آپ کو خبر نہیں۔ رزاق ورب العالمین پر آپ کو توکل نہیں۔ اگر چندہ لے کر اس قدر کام بھی نہ کریں تو مرزا قادیانی اور اس کی جماعت آپ کو چندہ کس بات کا دے؟ تعجب ہے کہ اب تک تو آپ حافظ جی کی ایسی تعظیم وتکریم کرتے رہے کہ محب ومکرم لکھتے اور یوسف ایھا الصدیق کہہ کر پکارتے رہے اور اب ایسا تنزل اختیار کیا کہ ان کو نور سے محروم دینی کاموں سے غیر متوجہ خوف خدا اور تقویٰ اللہ سے عاری وغیرہ بنانے لگے اور زیادہ تر تعجب یہ کہ آپ کا امام ومرشد مرزا قادیانی تو حافظ صاحب کو مرد صالح بے ریا متقی اور متبع سنت وغیرہ اپنی کتابوں میں لکھ چکا ہے۔ بلکہ ان کو ملہم واہل کشف اور مستجاب الدعوات مان کر لدھیانہ میں اپنی ایک حاجت ومدد میں شامل کیا تھا۔ یعنی مرزا قادیانی جب کچھ روپیہ لے کر ایک شخص کے واسطے دعا ومحنت میں مصروف تھا تو حافظ جی سے بھی اس امر میں دعا کرنے کا ملتجی ہوا تھا۔ جس پر حافظ صاحب نے کہا تھا کہ مجھ کو تو یہ معلوم ہوا ہے

کہ ایسے مجاہدات و دعا شرک ہیں۔ پس جب آپ کا مرشد و امام خود حافظ جی کو ملہم واہل کشف مان چکا ہے تو پھر آپ کس طرح حافظ صاحب کو صبغۃ اللہ کے ساتھ مصبغ نہیں مانتے اور برخلاف اپنے مرشد کے حقائق و معارف کی طرف غیر متوجہ کہہ سکتے ہیں؟ کیا آپ کا فہم و عقل اپنے مرشد و امام سے بڑھ کر ہے؟ یا مرزا قادیانی نے یہ سب کچھ جھوٹ اور خلاف لکھا ہے؟ پھر آپ کا صبغۃ اللہ کے رنگ کے ساتھ مصبغ اور شدۃ ضعف و پیری میں کشف حقائق دینیہ میں مشغول و مصروف ہونا تو یہی ہے کہ آپ ماہوار کچھ چندہ ملنے کی خاطر ایسے مصبغ و رنگین ہوئے ہیں کہ اس کے رنگ میں مرزا قادیانی کو بروزی و ظلی نبی و رسول بنا کر اپنی عاقبت تباہ کر رہے ہیں جو کوئی مسلمان ہرگز نہیں کر سکتا اور اس پر طرہ یہ کہ بایں دعویٰ علم حدیث و کشف حقائق دینیہ مرزا قادیانی کی بروزی و ظلی نبوۃ کے دلائل و ثبوت میں۔

امت احمد دو ضد دارد نہان اندر وجود
مثنواند شد مسیحا مثنو اند شد یہود

اور مولوی جامیؒ کی عاشقانہ نعت کے ابیات۔

زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم
زخاک اے لالۂ سیراب برخیز چونرگس خواب چند از خواب برخیز

وغیرہ اور بھاشا میں قول۔

آمنہ پوت عبداللہ جائے نکل دبا محمد آئے

وغیرہ پیش کر رہے ہیں۔ سبحان اللہ! یہ مسئلہ نبوۃ و رسالت اور یہ ثبوت و دلائل اور یہ آپ کا کشف حقائق و علم حدیث۔ اس طرح تو اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اگر مرزا قادیانی نے فرعون کی طرح ''یا ایہا الملاء ما علمت لکم من الہ غیری، وانا ربکم الا علی'' کسی دن کہہ کر اپنے لئے سجدہ کرانے کا خواہاں ہو کر یا اشتہار دے کر اپنے لئے سجدہ جائز قرار دیا تو آپ بایں علم و فہم و دعویٰ کشف حقائق دینیہ فوراً۔

گر نبودی ذات حق اندر وجود
آب و گل را کے ملک کردے سجود

دلیل میں پیش کر کے مرزا قادیانی کے لئے سجدہ جائز و مباح کر دیں گے۔ ''نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا'' آپ ذرا اپنی کبرسنی و عقل و فہم و علم پر غور و فکر کر کے فرمادیں کہ یہ صبغۃ اللہ کا رنگ ہوا یا صبغۃ الدجال الکذاب ہوا؟ آپ کے نقل کردہ شعر۔

امت احمد دو ضد دارد نہان اندر وجود
میتو اندشد مسیحا میتو اند شد یہود

پر مرزا قادیانی نے عملدر آمد تو خوب کیا ہے۔ جس طرح یہود عزیرا بن اللہ اور یہود ونصاریٰ نحن ابنوء اللہ واحباء کہتے تھے۔ اسی طرح مرزا قادیانی بھی اپنے لئے ابنیت جائز کر کے یہودی بنتا ہے اور ساتھ ہی تثلیث تراش کر مسیحیت کا بھی دعویدار ہے اور بقول جیسی روح ویسے فرشتے۔ مرزا قادیانی کے حامی ومصدق مولوی جامیؒ کی زندگی کے وقت کی فریاد کو اب ان کی رحلت اور پانچ سوتیس برس کے بعد مرزا قادیانی کے آنے سے سنا جانا لکھ کر کہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد) کہ ''مرزا قادیانی نے محمد واحمد بن کر ظلی نبوۃ پاکر بروز کیا ہے۔ کیونکہ اس قرن کے ہزاروں فتن دجالیہ بغیر آنحضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے آئے ہوئے دفع نہیں ہوسکتے۔ اس وباء عالمگیر فتن دجالیہ کے دفع کے لئے زمانہ یہ تقاضا کر رہا ہے کہ یوں کہا جاوے۔

آمنہ پوت عبداللہ جائے نکل دبا محمد آئے

معاذ اللہ ونعوذ باللہ! لطف یہ کہ مرزا قادیانی تو اپنی تصانیف میں اس قرن کو بڑا بابرکت وامن وامان وعدل وانصاف وانوار وتجلیات ومشاہدات والا لکھتا ہے اور امروہی اس کو ہزاروں فتن دجالیہ وبار عالمگیر کا قرن قرار دے کر مرزا قادیانی کو بروز خاتم النبیین ﷺ بنا کر یہ ثبوت ودلائل پیش کر رہے ہیں۔ گویا مرزا قادیانی اور ہزاروں فتن دجالیہ ووباء عالمگیر والا قرن ہر دو دوش بدوش یا زانو بزانو ہیں۔

۶...... امروہی صاحب حافظ محمد یوسف صاحب کی خبر لیتے ہوئے کتاب لاجواب عصاء موسیٰ کے جواب لکھنے کی بھی شیخی کے اظہار سے رک نہیں سکے۔ لکھا ہے کہ: ''اتمام حجت کے لئے جواب لکھ رہا ہوں۔ قریب آپ کو معلوم ہوگا۔''

جواب...... آپ کی تصانیف کا حال تو معلوم ہے۔ ملحدانہ خیالات وناشائستہ تاویلات اور ادھر ادھر کر کے ٹال دیا کرتے ہیں یا بایں پیری وکبرسنی اور زبانی لب گور بیٹھنے اور قریب قریب اللہ تعالیٰ کی روبکاری میں بہت جلد پہنچنے کا خوف بیان کرنے کے جیسا کہ اس خط میں بھی لکھا ہے۔ تمسخر اور [illegible] سے باز نہیں رہ سکتے۔ آپ نے شمس الہدایۃ کا جواب ابھی لکھا تھا۔ اس کی نسبت جو [illegible] علم کی رائے ہے وہ بھی غور سے ملاحظہ کریں۔ ماسٹر غلام حیدر صاحب ہیڈ ماسٹر بورڈ سکول [illegible] جن کے ساتھ مولوی نورالدین وعبدالکریم تحریض وترغیب کی خط وکتابت کرتے رہے۔ انہوں نے مراسلہ بجواب دعوت منہاج مرزا قادیانی اپنے عشرہ کاملہ کے ص ۲۸ پر لکھا ہے کہ ''شمس الہدایۃ کا

جواب جو امروہی صاحب نے دیا ہے اس میں شائستگی کو بالائے طاق رکھ کر کام لیا ہے اور بے تہذیب جواب کوئی نیک نتیجہ پیدا نہیں کرتے۔ وغیرہ۔''

یہ آپ کی تصانیف کا حال ہے جس پر باشرم و باحیا اہل علم خیال و غور کر کے دوسری مرتبہ ایسی نامعقول و بے تہذیب تحریر و تصنیف کا ہرگز نام نہیں لیتے۔ سو اگر ایسا ہی جواب عصاء موسیٰ جیسی مدلل و پر تہذیب کتاب کا آپ نے لکھ کر اپنا یا مرزا اور مریدین کا دل خوش کر لیا تو کیا بات ہوئی ایسی دل خوش کن تحاریر تو آپ کی جماعت اوّل ہی سے شائع کرتی رہتی ہے۔ بات تب ہے کہ پابندی ان شرائط کے جو صاحب عصاء موسیٰ کے جواب کے لئے کتاب کے سرورق کے اخیر صفحہ پر لکھی ہیں کہ: ''کتاب کی پوری عبارت لکھ کر پھر تہذیب سے مستند و مدلل جواب تحریر کریں۔'' آپ جواب عصاء موسیٰ تحریر کریں تا کہ لوگ آپ کے علم امانت و دیانت کا اندازہ کر سکیں۔ جس کی بظاہر آپ جیسی طبیعت سے امید کم ہے۔ بہر حال لوگ منتظر ہیں کہ آپ واقعات مندرجہ عصائے موسیٰ کا جواب کیا دیتے ہیں اور مرزا قادیانی کے سب دشنام لعن وطعن مؤمنین مسلمین وغیرہ عملدرآمد و مسائل خلاف شریعت اسلامی کی کن دلائل و وجوہ سے حمایت کر کے ان کا صحیح و جائز ہونا ثابت کرتے ہیں۔

۷...... امروہی صاحب ''یحرفون الکلم عن مواضعہ'' والوں کی طرح مرزا قادیانی کے اشتہار اوّل چند فقرات انکار نبوۃ تشریعی و جدید شریعت لانے کے لکھ کر پھر مرزا قادیانی کا فنافی الرسول ہو کر بروزی طور کا اور غیر مستقل نبی و رسول ہونا بیان کر کے لکھتے ہیں کہ اس کثرت سے انکار دعوئ نبوت مستقل موجود ہونے پر کون عاقل بالغ کہہ سکتا ہے کہ اس فنافی الرسول نے اس نبوۃ و رسالت کا دعویٰ کیا ہے جس کا انکار اجماع امت کر رہا ہے۔

جواب...... یہ ایک شتر مرغی چال ہے کہ نبوۃ مستقل کا دبی زبان سے انکار اور غیر مستقل بروزی و ظلی نبوۃ و رسالت کا زور سے اقرار کیا ہے۔ آپ کی دیانت و امانت دیکھئے کہ زور و شور سے دعاوی والے فقرات کو قطعاً چھوڑ کر جزوی انکار والے فقرات لکھ کر مسلمانوں پر مرزا قادیانی کا انکار نبوت ثابت کیا ہے اور پیچ دار عبارت سے مرزا قادیانی کا فنافی الرسول ہو کر بروزی و ظلی نبی و رسول ہونے کی پٹڑی جمائی ہے۔ فقدان بصیرت یا حرص چندہ سے آپ کو یہ بھی نظر نہیں آیا کہ:

اوّل...... اگر اسلام میں بعد ختم نبوت خاتم النبیین ﷺ کے کسی بروزی ظلی و غیر مستقل نبوۃ و رسالت کا سلسلہ قائم رکھنا منظور الٰہی تھا تو قرآن مجید میں جیسے کہ دوسرے مسائل و عقائد دربارہ توحید و رسالت وغیرہ امور ضروری کے کھلے کھلے درج ہیں۔ اسی طرح ظاہر طور پر یہ مسئلہ بروزی

ظلی غیر مستقل نبوۃ بغیر جدید شریعت کا بھی قرآن مجید میں مفصل درج ہوتا اور اس وقت سے بعد ختم نبوت کے افراد کا خیر القرون کے جو بقول امروہی فنافی الرسول اور فیوض خاتم النبیین سے بھرپور تھے وہ علانیہ طور پر اس کے دعویدار ہوتے اور چونکہ بقول مرزا قادیانی اور مریدین کے اس قسم کی بروزی ظلی نبوۃ ورسالت سے مسئلہ ختم نبوت میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا اور ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ لہٰذا کوئی مسلمان انکار بھی نہیں کرتا۔

دوم...... صحابہ کرامؓ حاشیہ نشینان وہم مجلس رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے سید الانبیاء والرسل ﷺ کی صحبت وتعلق کے لئے تمام دنیا سے منتخب کیا۔ ان کے سامنے نزول وحی ہوتا رہا۔ قرآن مجید ان کے روبرو اترتا رہا۔ وہ ملائکہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے اور ان فیوض وبرکات صحبت سید ولد آدم ﷺ سے ایسے مالامال وسرشار ہوئے اور ایسے فنافی اللہ ہوئے کہ اپنی جان ومال عزت وآبرو وطن ملک املاک خویش واقارب غرضیکہ ہر چیز کو اسلام ورضاء الٰہی واطاعت احکام شریعت پناہی ﷺ پر انہوں نے قربان کردیا تھا۔ پس ان پیشوایان اسلام کی فہم قرآن مجید وفہم حقائق معارف اسلام وفہم مقصد ومدعاء خیر الانام ﷺ میں کون برابری کرسکتا ہے اور جو کوئی ایسا دعویٰ کرے اور زبانی سیرت صدیقی کی کھڑکی سے داخل ہو کر یا زبانی فنافی الرسول بن کر ان اکابر کے خلاف بروزی ظلی وغیر مستقل نبوۃ ورسالت تراش کر نبی ورسول بنے اور ان کبراء امت سے بڑھ کر بول بولے وہ بے شک کذاب دجال ہے۔

سوم...... صدیق وخلیفہ اوّل رسول اللہ ﷺ جس کی سیرۃ کی کھڑکی کے راہ سے طفیلی ہو کر مرزا نبوۃ محمدی کی چادر پہننے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس صدیقؓ باوجودیکہ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے سامنے ان کو لوگوں کا امام بنایا۔ فرمایا کہ ابوبکرؓ کے ہوتے کسی کو لائق نہیں کہ قوم میں امام بنے۔ ایک عورت سے فرمایا کہ ہم نہ ہوں تو ابوبکرؓ سے پوچھ لینا۔ وغیرہ۔ لیکن وہ کبھی چادر نبوۃ پہننے کے دعویدار نہ ہوئے۔ بلکہ یہاں تک اس لقب نبوۃ ومنصب کی تعظیم وتکریم وغیرت کی کہ اس وقت بعینہ مرزا قادیانی کی طرح زبانی توحید الٰہی ورسالت رسول اللہ ﷺ کا اقرار کر کے مسیلمہ کذاب نے جب اپنے لئے نبی کہلانا روا رکھا تو صدیق اوّلؓ نے اس کے ساتھ تدارک کا جو معاملہ کیا وہ اظہر من الشمس ہے اور بعد ختم نبوت ہرگز روا نہ رکھا کہ کوئی کاذب جھوٹا دغاباز اس لقب وخطاب سے پکارا جاوے۔ جب یہ حال ہے تو اب کوئی مکار آئے دن طرح طرح کے دعوے کرنے والا حیلہ وتدابیر سے چندہ وروپیہ فراہم کر کے اپنی جائیداد اور زیور بنانے والا کس منہ سے سیرت صدیقی سے ہو کر چادر پہننے کا دعویٰ کر کے نبی ورسول کہلا سکتا ہے۔

چہارم...... صدیق خلیفہ اوّلؓ کے بعد امیر المؤمنین خلیفہ ثانیؓ کی شان دیکھئے جن کی موافقت میں قرآن مجید نازل ہوتا رہا۔ جن کو مخبر صادق ﷺ نے ملہم محدث الامتہ فرمایا۔ فرمایا شیطان، عمرؓ سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عمر کے دل و زبان پر حق جاری وظاہر فرمایا ہے۔ میرے بعد ابوبکرؓ وعمرؓ کا اقتداء کرو۔ ابوبکرؓ وعمرؓ کان اور آنکھ ہیں۔ فرمایا ہر نبی کے لئے دو وزیر اہل السماء سے دو وزیر اہل الارض سے ہوتے ہیں۔ میرے وزیر اہل السماء سے جبرائیل ومیکائیل ہیں اور اہل الارض سے ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔ وغیرہ۔ یہ خلیفہ دوم باوجود اس شان ومرتبہ فے الدین مع عظیم الشان ظاہری سلطنت اسلامی کے، فرماتے کہ عہد رسول اللہ ﷺ میں لوگوں کا حال وحی سے معلوم ہوجاتا تھا۔ اب وحی منقطع ہوچکی ہے۔ اب ہم ظاہر اعمال سے لیتے ہیں جو ہم کو بظاہر اچھا معلوم ہو اس کا اعتبار کرتے ہیں۔

ایسا ہی خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا تھا۔ جب بعد رسول اللہ ﷺ عرب نے مرتد ہوکر ادائے زکوٰۃ سے انکار کیا تو خلیفہ اوّلؓ نے کہا کہ اگر ایک رسی اونٹ باندھنے والی سے بھی یہ انکار کریں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ اس پر جب عمرؓ نے کہا کہ یا خلیفہ رسول ﷺ آپ لوگوں سے تالیف ورفق کریں تو جواب میں فرمایا کہ تو جاہلیت میں ایسا جبار اور اسلام میں ایسا ضعیف؟ وحی منقطع ہوگئی اور دین کامل ہوچکا میں اپنی حیات میں اس کا نقصان کیونکر گوارا کرسکتا ہوں؟ اسی طرح بعد رسول اللہ ﷺ کے جب سیدنا ابوبکرؓ وعمرؓ ام ایمنؓ کی زیارت کو گئے اور ان کے رونے کا سبب پوچھا تو ام ایمنؓ نے کہا کہ میں اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی منقطع ہوگئی۔ (مسلم)

پس اب غور طلب یہ ہے کہ جو لوگ حاضران وحی الٰہی ومصائب رسول اللہ ﷺ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ سے ایسے ماہر وواقف تھے اور جن کے یہ اوصاف مخبر صادق نے خود فرمائے۔ وہ کبرائے امتہ وپیشوایان دین تو فرمادیں کہ وحی منقطع ہوچکی اور اب چنگیز خانی مغل مرزا مستغرق دنیا کی شیخی وبلند پروازی دیکھئے کہ کس جسارت سے ان سب کے مخالف اپنے اوپر بایں اوصاف سفلیہ نزول وحی کا دعویدار ہے اور اپنی وحی پر مثل آیات قرآن مجید ایمان رکھتا ہے۔ قرآنی آیات کو اپنے حق میں نازل ہونا مانتا ہے اور پھر امر وہی صاحب آنکھیں بند کر کے صم بکم عمی ہوکر مرزا قادیانی کی حمایت میں کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اس نبوت ورسالت کا کہاں دعویٰ کیا ہے۔ جس کا انکار اجماع امت کر رہا ہے۔ افسوس ایسی سمجھ ونظر پر بیچ اور بالکل صحیح ہے۔

”فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التي في الصدور“

پنجم...... بعد میں امیر المؤمنین سیدنا وسید المسلمین علی مرتضیٰؓ کو بوقت غزوۂ تبوک رسول اللہ ﷺ

نے مدینہ میں اپنا خلیفہ کر کے فرمایا: "انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی "جب علی مرتضیٰؓ نے عرض کی کہ آپ مجھ کو مستورات اور بچوں پر خلیفہ کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ تم میرے ساتھ اسی طرح جیسا کہ ہارون موسیٰ کے ساتھ تھے۔ یعنی جب موسیٰ کوہ طور پر گئے تھے تو ہارون علیہ السلام کو اپنی قوم پر اپنا خلیفہ کر گئے تھے۔ اصلاح قوم کے لئے۔ ایسا ہی آنحضرت ﷺ نے ابن مکتومؓ کو بھی امامتہ الناس کے لئے خلیفہ کیا تھا۔ پھر علی مرتضیٰؓ کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تجھ میں عیسیٰ والی مثال ہے۔ یہود نے تو یہاں تک بغض کیا کہ ان کی والدہ صدیقہ پر بہتان باندھا اور نصاریٰ نے یہاں تک محبت کی کہ ان کو ایسی منزل پر پہنچایا جو ان کی نہ تھی۔ اسی طرح ابوذرؓ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے اصدق اور اشبہ عیسیٰ ابن مریم فرمایا تھا۔ اب امروہی صاحب ہارون علیہ السلام والی منزلت کو شاید خلاف مدعا سمجھ کر اس سے سکوت کر کے دوسری عیسیٰ والی مثال سے خود کہتے ہیں کہ جناب علی مرتضیٰؓ کو بھی مسیح کا بروز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

خیر کچھ ہی ہو دیکھنا تو یہ ہے کہ باوجود ان عالی اوصاف وعظمت شان کے علی مرتضیٰؓ اور ابوذرؓ نہ کبھی بروزی وظلی ہارون علیہ السلام بنے اور نہ کبھی عیسیٰ علیہ السلام ومثیل عیسیٰ علیہ السلام بنے اور نہ ابن مکتومؓ وغیرہ جن کو خود رسول اللہ ﷺ نے امام بنایا تھا کبھی امامت کے دعویدار ہوئے۔ عمرؓ نے کبھی نزول وحی کا دعویٰ نہ کیا۔ پس اگر بروزی ظلی غیر مستقل نبی ورسول ہونے سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی تھی تو ان اکابر کو ایسا کہلانے سے کون مانع تھا؟

ششم...... یہ اکابر صدر امتہ واقعتاً فنا فی الرسول بلکہ فنا فی اللہ تھے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ختم نبوت ورسالت کے بارے میں "لا نبی بعدی "فرمایا تھا اور لفظ نبی ورسول کا کسی کے لئے علانیہ مقرر وجائز کرنا تو درکنار اپنے زعم وخیال میں بھی نبی ورسول کا لقب لانے والے یا کہنے والے کو "کلهم یزعم انه رسول الله "فرما کر "دجالون کذابون "میں داخل فرمایا تھا۔ لہٰذا ان اکابر امت نے باوجود رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اپنے یہ اوصاف والقاب سن کر پھر بھی قرآن مجید کی آیت ختم نبوت اور رسول اللہ ﷺ کا اس بارہ میں ارشاد مدنظر رکھ کر کسی نے نبی ورسول کا لقب وخطاب نہ بروزی نہ ظلی نہ جزی، غیر مستقل، مثیل وغیرہ اپنے لئے کبھی جائز نہیں رکھا۔ پھر بعد خیر القرون کے ہزاروں اولیاء اللہ فنا فی الرسول وفنا فی اللہ اس امت مرحومہ میں ہوئے۔ انہوں نے بھی ان خطابات کو اپنے لئے یا بغیر از انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کسی دوسرے کے لئے بولنا یا اطلاق کرنا ہرگز گوارا نہیں کیا۔ اس طرح اب بھی فقہاء اہل کشف خواہ ان کو کیسے

ہی الفاظ والقاب الہام رؤیاء کشف وغیرہ میں آویں۔ کبھی اپنے آپ پر خطاب نبی ورسول وغیرہ ہرگز جائز اور روا نہیں رکھتے اور اہل علم واقف تصوف ایک ذرہ برابر بھی اطاعت اللہ واطاعت الرسول واحکام شرعیہ واتباع سبیل المومنین سے ہرگز قدم باہر نہیں رکھتے۔ گویا اس پر آج تک اجماع امتہ مرحومہ چلا آیا ہے۔ جس کے لئے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ اس امت کا کبھی ضلالت وگمراہی پر ہرگز اجماع نہ ہوگا۔

ہفتم:...... ''بموجب حکم وارشاد شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام من احدث فی امرنا ھذا'' کے اسلام کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ امر دین اسلام میں جو کوئی بدعت نئی چال وطرز نکالے جس کا اثر وعملدر آمد خیر القرون میں ثابت نہ ہو تو وہ ضلالت وگمراہی ہے جس کی پاداش جہنم ہے۔ اب چونکہ قرآن مجید کے رو سے نبوۃ ورسالت ختم ہو چکی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بارہ میں ''لا نبی بعدی'' فرمادیا بلکہ جو کوئی اپنے آپ کو نبی اللہ کہے یا اس کو خیال کرے اسے ''دجالون کذابون'' میں داخل فرمایا۔ صحابہ کرامؓ صدر اسلام نے بموجودگی فضائل وکمالات اور رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اوصاف والقاب سننے کے بھی نبی ورسول بروزی ظلی غیر مستقل جدید شریعت لانے والا جزئی ومثیل وغیرہ کسی نے کبھی نہ کہلایا نہ کسی کے لئے جائز رکھا بلکہ جس نے نبی ورسول خطاب اپنے لئے گھڑے یا مقرر کئے وہ ''دجالون کذابون'' میں شمار ہو کر اپنے کیفر کردار کو پہنچا غرض خیر القرون میں اس کا کہیں اہل اسلام میں نام ونشان نہیں۔ اگر ہے تو یہی کہ جو نبی ورسول کہلایا وہ ذلیل وخوار ہوا۔ نظر بریں وجوہ اب ہرگز کسی مسلمان کو لائق وجائز نہیں کہ خلاف قرآن مجید خلاف رسول اللہ ﷺ خلاف سلف وخلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین لقب نبی ورسول خواہ بروزی خواہ ظلی وغیر مستقل وجزئی وغیرہ اپنے لئے تراش کر جائز ومباح کرے۔ بناء علی ہذا مرزا قادیانی کے یہ عام دعاوی ومسائل نبی ورسول کہلانے اپنی زوجہ کو ام المرزائین بنانے وغیرہ کے سراسر باطل الحاد وزندقہ ہیں اور جو کوئی ان امور ومسائل میں اس کا حامی ومصدق ہو خواہ امروہی خواہ اور کوئی وہ ''ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ماتولی ونصله جهنم وساءت مصیرا'' کا ظاہر مصداق اور دائرہ اسلام سے بالکل خارج ہے اور اسی لئے سب واقف اور دیندار مسلمان اب مرزا قادیانی وجماعت مرزا سے متنفر وبیزار ہو کر ''ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمة انک انت الوھاب'' پڑھتے ہیں۔

امروہی کے مرزا کو فنافی الرسول بلکہ بروزی آنحضرت ﷺ بنانے سے تو بے اختیار

ہنسی آتی ہے اور تعجب ہوتا ہے کہ کجا وہ ذات مطہر و مبارک سید الاولین والآخرین ﷺ اور کجا مرزا اسفل السافلین کجا وہ ہر وقت مصروف ذکر اللہ ورحمۃ اللعالمین ﷺ اور کجا مرزا ہر وقت مصروف سب وشتم وحاسد مؤمنین بدخواہ ودشمن مخلوق رب العالمین۔ کجا وہ مصداق ومخاطب ''الک لعلیٰ خلق عظیم '' اور کجا مرزا فوارہ لعن طعن...... لئیم۔ کجا وہ واخفض جناحک للمؤمنین کا عامل وبالمومنین رؤف رحیم ﷺ نرمی سے درگزر وعفو کرنے والا اور کجا مرزا فظاً غلیظ القلب بات بات پر بھڑک کر مؤمنین سے دست وگریبان ہو کر ان کو صلواتیں سنانے والا۔ کجا وہ شیریں زبانی ومذہب البیانی سے مخالف اور دشمنوں کو اپنا فرمانبردار بنانے والا اور کجا مرزا سخت درشت آلامی سے مسلمانوں کو متنفر وبیزار کرنے والا۔ کجا وہ منبع جود وکرم ومعدن سخا اور کجا مرزا اپنی خوش گزارنی، زیور بنانے، جائیداد ملک املاک بڑھانے کے لئے ہر ایک سے حیلہ وحوالہ سے چندہ روپیہ لینے میں یکتا۔ کجا وہ سید الزاہدین دنیا کو سجن المؤمنین وجنت الکافرین سمجھنے اور فرمانے والا اور کجا یہ مرزا مشک وعنبر ڈال کر قوۃ باہ واعصاب کے نسخے استعمال کر کے بید مشک کیوڑا، خس کی ٹٹی پر بسر کرنے والا۔ کجا وہ ہر امر وہر حال میں متوکل علیٰ اللہ اور کجا مرزا ذرا سے مقدمہ پر متوکل علی الوکلاء۔ کجا وہ سر پر شمشیر برہنہ وکشیدہ دیکھ کر ومصائب کے وقت خیر الحافظین کو حافظ وناصر جان کر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے والا اور کجا مرزا ذرا سے شک ووہم پر خوشامد ولجاجت اہل دنیا وحکام کی منافقانہ مدح وثناء کر کے ہاتھ جوڑنے اور پاؤں پڑنے والا اور اس مضمون کے پیچدار اشتہارات ورسائل اردو وانگریزی میں نکالنے والا۔ کجا وہ شرم وحیا وپردہ کی تعلیم دینے والا اور کجا مرزا عار ننگ وناموس مستورات کو غیر محرم کے ساتھ ہوا کھلانے والا وغیرہ۔

سید الاولین والآخرین ﷺ کو دینی بادشاہت کے ساتھ ظاہری ودنیاوی سلطنت بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی عطاء فرمائی تھی کہ کسی کو نصیب کہاں اور مال ودولت وغیرہ بھی بیحد وحساب آتا رہا۔ لیکن آپ اپنے گریباں میں منہ ڈال کر سوچیں کہ آنحضرت ﷺ نے بھی کبھی بی بی عائشہؓ یا اپنی لخت جگر فاطمۃ الزہراؓ کو مرزا قادیانی کی طرح ہزار ہا روپیہ کا طلائی زیور بنا دیا تھا یا وہ کبھی عمارات فراوانی وآراستگی وسفیدی مکانات میں مصروف ہوئے تھے؟ سید الزاہدین والمتقین کے زہد فے الدنیا وتقویٰ اللہ کے حال سے کتب سیر معمور ہیں۔ جن کا کچھ حصہ عصاء موسیٰ میں بھی درج ہے کہ تین تین چاند دیکھے جاتے اور گھر میں کچھ نہ پکتا۔ چراغ نہ جلتا جو روپیہ ومال آتا اس وقت صدقہ للہ خرچ فرما دیتے۔ کل کے واسطے کچھ ذخیرہ نہ رکھتے۔

ترک دنیا بود سنت مصطفیٰ عاشقان کردند ایں سنت ادا

آنحضرت ﷺ بالکل رو بحق اور مرزا ہمہ تن رو بدنیائے وزارت فراہمی چندہ کے در پے رسول اللہ ﷺ کسی دوسرے کا اونچا بلند مکان بنا ہوا دیکھ کر ناراض ہوکر اس سے اعراض فرماویں۔ سلام کا جواب نہ دیں۔ اپنے گھر میں ایک دینار و درہم بھی نہ رکھیں اور مرزا قادیانی ہزارہا روپیہ کا زیور جائیداد رکھ کر غیروں کے مال سے دس ہزار روپیہ کی لاگت کا اپنا یادگاری بلند مینار و گھنٹہ گھر بنانے کی آرزو و فکر میں رہے اور بموجودگی ان حالات روبیہ کے امروہی صاحب اس کو اپنے فہم و دین و ایمان میں فنافی الرسول اور بروز محمدی بنا کر اس کی تصدیق و حمایت کررہے ہیں۔ کیا یہی علم و حدیث دانی کا نتیجہ ہے یا حدیث شریف ''اذا لم تستحی فاصنع ماشئت'' پر عمل ہے؟

نہم...... صدیقؓ و فاروقؓ کا حال بھی ظاہر ہے کہ اول جو مال و متاع تھا وہ رضاء الٰہی و اسلام پر قربان کردیا تھا۔ کچھ پاس نہ رکھا جب اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان سلطنت عطاء فرمائی پھر بھی اسی طرح قدم بقدم رسول اللہ ﷺ زاہدانہ فقیرانہ درویشانہ تمام عمر بسر کی مرزا قادیانی کی طرح کبھی کوئی مال و اسباب زیور جائیداد نہ بنائی۔ پس جب ان کا یہ حال تھا تو مرزا قادیانی بایں فراہمی مال و جائیداد و حیلہ حوالہ کس طرح ان کی سیرۃ حاصل کرنے اور پھر ان سے بھی بڑھ کر نبوت و رسالت کی چادر پہننے کا مستحق و دعویدار ہوسکتا ہے۔ فتدبر!

دہم...... رہا لفظ بروز سو اس کے معنے لغت کے رو سے باہر آنا، نکلنا، ظاہر ہونا اور قرآن مجید میں بھی یہ لفظ ''ولما برز والجالوت وجنوده (البقرة:۲۵۰) فاذا برزوا من عندک (نساء:۸۱) وبرزوالله جميعا (ابراهيم:۲۱) وبرزوا لله الواحد القهار (الحجر:۴۸) قل لو كنتم في بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل (آل عمران:۱۵۴) وبرزت الجحيم للغوين (الشعراء:۹۱) وبرزت الجحيم لمن يرىٰ (النزعات:۳۶) يوم هم بارزون (المؤمن:۱۶) وترى الارض بارزة وحشرنهم (الحجر:۴۸)'' ان آیات کریمہ میں انہی معنے میں آیا ہے کہ خاص وہی اشخاص بذات خود نکلے یا ظاہر ہوئے یا دوزخ ظاہر کی جائے گی یا زمین صاف نکلے گی۔

لیکن جیسے معنی بروز کے مرزا لیتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بجائے وہ مرزا قادیانی ظاہر ہوا یہ معنی ہرگز صحیح نہیں نہ لغت کے رو سے نہ بول چال و محاورہ کے رو سے۔ بروز محمد ﷺ کے معنی تو یہ ہیں کہ محمد ﷺ خود ظاہر ہوئے اور تشریف لائے۔ چونکہ یہ صاف کھلا تناسخ ہے۔ جس کا

مرزا قادیانی نے مخالف ہو کر رد تناسخ شائع کر چکا ہے اور امروہی صاحب بھی اس کی نفی کرتے ہیں کہ یہ سنت اللہ نہ تھی کہ خود آنحضرت ﷺ قبر مبارک سے خروج کر کے اس دنیا میں رونق افروز ہوں۔ نظر بریں حالات، لفظ بروز کا دھوکا دے کر مرزا قادیانی کا آنحضرت ﷺ بننا اور امروہی کا اس کی تصدیق وحمایت کرنا سراسر غلط بلکہ الحاد وزندقہ ہے۔

یازدہم...... لفظ ظل وعکس بھی غلط ہیں۔ ظل تو اصل کی ظاہری حسی موجودگی میں موجود ہوتا ہے۔ اصل کی غیبوبت واو جھل میں ظل کا وجود کہاں۔ پھر اسلامی مسئلہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ ہی نہ تھا۔ ایسا ہی عکس یا تو آئینہ میں یا پانی وغیرہ۔ شفاف اجسام میں پڑتا ہے۔ مرزا ظاہری باطنی مجذوم کا جسم بایں موجود اوصاف ظاہری وباطنی اس لائق کہاں کہ ذات مقدس سید الاولین والآخرین ﷺ کا عکس اس میں ظاہر ہو؟ بالآخر ظل میں جو بے حقیقت اور محض ایک نظری ومرئی جسم ہے جس کا فی الحقیقت کچھ وجود نہیں اور اسی طرح عکس کہ جب ایک جسم کسی عکس پذیر جسم کے مقابل ہو تو وہی نظر آتا ہے۔ ورنہ کچھ حقیقت وجود نہیں رکھتا تو پھر ظل وعکس میں کل کمالات پورے اصل کے حقیقتاً کیونکر محقق ہو سکتے ہیں؟ بنا علیٰ ہذا سب الفاظ بروز ظل عکس وغیرہ مرزا کی خودغرضی کے تراشیدہ سراسر باطل اوہام ردی ونافرجام خیالات ہیں اور ہرگز قابل سماعت نہیں۔

۸...... امروہی صاحب لکھتے ہیں کہ: ''نبی کے معنی خدا کی طرف سے اطلاع پا کر خبر دینے والا ورسول کے معنی خدا کی طرف سے بھیجا ہوا۔ جب آپ نے مرزا قادیانی کو مجدد مان لیا تو مبعوث من جانب اللہ بھی مان لیا اور جب مبعوث تسلیم کر لیا تو ظلی رسول بھی مان لیا۔ براہین جو آپ کو مسلم ہے اس میں اس قسم کے الہام موجود ہیں۔ مولوی محمد حسین بھی ان تمام الہاموں کو تسلیم کر چکے تھے۔ بلکہ تقریظ لکھی تھی۔''

جواب...... کذاب دجال کی صحبت کے اثر یا چندہ کے لالچ سے آپ کے فہم واعتقاد کو بھی جذام لگ گیا ہے۔ نبی ورسول کے معنے لغت میں خبر دینے والا بھیجا ہوا سہی لیکن بحث تو اس میں ہے کہ بموجب آیت قرآن مجید ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب:۴۰)'' اور حدیث شریف ''لا نبی بعدی'' کے جو شخص بعد خاتم النبیین ﷺ کے یہ خطابات والقاب اپنے لئے مقرر یا جائز کرے وہ بموجب فیصلہ رسول اللہ ﷺ ''کلھم یزعم انہ رسول اللہ یا نبی اللہ (ترمذی ج ۲ ص ۴۵)'' کے دجالین کذابین میں داخل ہے یا نہیں؟ اور یہ ثابت ہے کہ ایسا منہ پھٹ گستاخ ضرور دجال وکذاب ہے۔ کیونکہ سوا تیرہ سو برس میں کسی نے بھی نبی ورسول نہیں

کہلایا نہ ظلی، نہ بروزی نہ عکسی وغیرہ۔ حافظ محمد یوسف یا اور شریف النفس مسلمان جو مرزا قادیانی کے ابتداء میں دین اسلام کی طرف سے بحث ومباحثہ کرنے کے دعوے پر اس کے ممد وحامی رہے یا کبھی اس کے اپنے آپ کو مجدد اشارۃً کہنے پر خاموش رہے تو آپ اس کو مان لینا قبول کر لینا کہتے ہیں۔ کیا آپ کو اس قدر سمجھ بھی نہیں کہ اگر یہ مسلمان حقیقتاً مرزا قادیانی کو سچا مان لیتے تو وہ مرزا قادیانی کے مریدوں میں کیوں داخل نہ ہوتے۔ چونکہ ان کا مرزا قادیانی سے کلیتاً اتفاق نہ ہوا تو پھر انہوں نے مرزا قادیانی کو خاک مانا؟ علاوہ بریں حافظ جی اور ان کے رفیق تو مرزا قادیانی کو صدقات خیرات دینے والے تھے۔ آپ کی طرح محتاج وحاجت مند نہ تھے کہ قلیل چندے پر اس کی خیراتی دجالی دسترخوان کی مکھی بن کر اس کے ہر کفر وزندقہ کے مصدق وحامی ہو جاتے۔ پھر الہامات کا براہین میں موجود ہونا یا ان کو تسلیم کرنا۔

اوّل...... براہین میں مرزا قادیانی نے کہیں کسی جگہ الہامات کی بناء پر دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ بلکہ آیت "ھو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ" کو کہا کہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں ہے۔ جن کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے پر دین اسلام جمیع اقطار میں پھیل جائے گا اور اسی طرح آیت "عسیٰ ربکم ان یرحمکم" کو مسیح علیہ السلام کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ کہا اور الہام "جری الله فی حلل الانبیاء" کی نسبت لکھا کہ امت محمدیہ کے بعض افراد کو حلۂ انبیاء بطور مستعار ملتا ہے۔ یہ لوگ نبی نہیں ہوتے وغیرہ۔ یہ تو امروہی وسیالکوٹی جیسے ناعاقبت اندیش دین فروش اپاہج مرزا کو مل گئے کہ متاع الدنیا قلیل وگزران کی خاطر اس کے ہر کفر والحاد کی ہاں میں ہاں ملا کر اس کو بانس پر چڑھاتے ہیں اور وہ بھی بدبختی سے ایسا دلیر ہوا ہے کہ آیات قرآنی کا مورد بن کر نبی ورسول بننے لگا ہے۔ جس کو دین سے واقف لوگ کیونکر گوارا کر سکتے ہیں۔

دوم...... مرزا و مریدین جو اکثر مولوی محمد حسین صاحب کا براہین پر ریویو یا تقریظ لکھنا والہامات کا تسلیم کرنا فخر سے لکھ کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اس کا حال سنئے۔ مولوی محمد حسین صاحب ماشاء اللہ ذہین وفطین محدث ہیں۔ کچھ آپ کی طرح نیم ملاں مسئلہ الہام سے ناواقف وکورے نہیں پھر بفضلہ تعالیٰ وتقدس سید عبداللہ صاحب مرحوم کی صحبت بابرکت دیکھ چکے ہیں۔

سوم...... مولوی محمد حسین صاحب نے ریویو اس وقت لکھا تھا جب وہ مرزا قادیانی کو واللہ حسیبہ کہہ کر شریعت محمدی پر قائم وپرہیزگار جانتے تھے اور ساتھ ہی کہتے تھے کہ ہم کو ذاتی تجربہ نہیں۔ دیکھو (ریویو ص۲۸۴)

جب مرزا قادیانی اپنے آپ کو ادنیٰ امتی سمجھتا تھا۔ (۲۶۹، ۲۷۰) جب مرزا قادیانی مذہب اسلام کی دعوت کرتا تھا اور مذہب احمدی یا مرزائی نہ بنایا تھا۔ نبوۃ کا دعویٰ نہ تھا۔ (۲۷۸) جب مرزا قادیانی کو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ تھا۔ (۲۹۱) پیغمبری کا دعویٰ نہ تھا۔ جب مرزا قادیانی اپنے الہامات کو دوسروں پر حجت قطعی نہ ٹھہراتا۔ علماء اسلام کا خلاف نہ کرتا۔ الہام کو دلیل شرعی نہ جانتا تھا۔ (۲۹۸، ۲۹۹) جب مرزا قادیانی کو مہبط وحی رسالت مورد ونزول قرآن مجید ہونے کا دعویٰ نہ تھا۔ جب مرزا قرآن مجید کی آیات کا مورد نزول ومخاطب انہی انبیاء علیہم السلام کو مانتا تھا۔ (۲۶۲، ۲۶۳) جن کے حق میں وہ آیات ہیں اور معنے بھی ویسے ہی کرتا تھا اور کمالات انبیاء کا دعویدار نہ تھا۔ (۲۱۸، ۲۵۷، ۲۵۸) جب مرزا قادیانی کو نزول قرآن مجید وحصول کمالات انبیاء کا اپنے میں دعویٰ تھا۔ اب آنکھیں کھول کر مرزا قادیانی کے ان حالات کو خواہ منافقانہ تھے حال کے موجودہ حالات سے موازنہ کرو کہ کس قدر زمین وآسمان وکفر واسلام کا فرق ہے اور اب مرزا قادیانی نبی ورسول مع کمالات ومورد ونزول ومخاطب آیات قرآن مجید بن کر کہاں کا کہاں نکل گیا اور کہاں جا گرا ہے؟

چہارم… مولوی صاحب نے مرزا قادیانی کے فہم کی غلطی بیان کی ہے۔ (۲۹۱) مولوی صاحب انہی الہامات کے قائل ہیں جو کتاب اللہ کے مخالف نہ ہوں۔ بلکہ مؤید وموافق ہوں اور پھر بھی ان کو دلیل شرعی نہیں جانتے۔ (۳۰۳) پھر لکھا ہے کہ تلبیس ابلیس سے وہی الہامات محفوظ ہیں جو کتاب اللہ کے مخالف نہ ہوں۔ بلکہ مؤید وموافق ہوں۔ (۳۰۴) پھر کہا کہ جو ہمیشہ وسوسہ میں رہے اور وسوسہ شیطانی کو الہام رحمانی سمجھے وہ شیطان کا بھائی کہلانے کا مستحق ہے۔ جیسا کہ آج کل مرزا قادیانی کا ظاہر حال ہے۔ (۳۰۴) فرمایا کہ نبی کا الہام شرع اور دلیل ہے۔ ولی کا الہام شرعی دلیل نہیں ہے۔ (۳۲۳) ولی کو اپنے الہام پر یقین وعمل کرنے کی شرط موافقت کتاب اللہ وشریعت محمدیہ ہے۔ (۳۲۵) صریح دلیل کتاب وسنت کے ہوتے کشف وغیرہ کو دلیل ٹھہرانے کی حاجت نہیں۔ (۳۲۷) فرمایا کہ ہم الہام غیر نبی کو حجت نہیں جانتے۔ ہم صرف کتاب اللہ وسنت کے پیرو ہیں۔ کسی کشفی الہامی غیر نبی کے متبع ومقلد نہیں وغیرہ۔ غرض مسئلہ الہام میں مولوی محمد حسین سلف وخلف صالحین کے بالکل موافق ہیں۔ ائمہ شریعت وطریقت مثل سید پیر عبدالقادر جیلانی، امام ربانی مجدد الف ثانی، شیخ ابوالحسن شاذلی، شاہ ولی اللہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین وغیرہ کے بھی مسئلہ الہام میں اسی کے موافق اقوال ہیں۔ سب اہل اللہ ملہم اہل کشف اس امر میں متفق ہیں اور آج تک کلھم اتباع فخر الاولین والآخرین ﷺ کو ہی اپنا فخر جانتے رہے اور جانتے ہیں۔ کبھی کوئی نبی

ورسول نہیں بنا اور نہ کہلایا۔ یہ تو مرزا قادیانی پر تباہی آئی کہ بے مرشد ہونے کے سبب الہامات ظلیات کی سند پر نبی ورسول بن کر خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بن رہا ہے اور آپ کے فہم وعقل پر پتھر پڑے کہ اس مسئلہ سے جاہل وبے مذاق ہونے کے سبب خش شد دبود سے مجرد مرزا قادیانی کے کہنے پر یا چندہ کی خاطر مرزا کے ردی وخلاف شریعت تراشیدہ الہامات واوہام پر مرزا قادیانی کو بروزی ظلی وغیرہ نبی ورسول معہ کمالات مان کر اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ ''نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا''

پنجم...... بالآخر مولوی صاحب نے ریویو میں لکھا ہے کہ یہ الہامات اور ان کی تاویلات حد امکان وتجویز عقل سے خارج نہیں۔ ثبوت وتحقق الہامات کی ہم نے شہادۃ نہیں دی۔ ہم نے بالفعل اسی قدر امکانی اور تجویزی رائے دی ہے۔ ہم کو ذاتی تجربہ ومشاہدہ نہیں اور اس امکانی رائے سے بھی ہمارا مقصود الہامات انبیاء کی تائید متصور ہے۔ براہین احمدیہ کے الہامات کی تائید ہمارا اصلی مقصود نہیں ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے براہین احمدیہ کے نقائص بیان کرنے میں مرزا قادیانی کی بے علمی سخت کلامی وبدتہذیبی بیان کی ہے اور آخر کو مولوی صاحب مرزا قادیانی کے حالات وچھن دیکھ کر مرزا قادیانی سے بالکل منقطع علیحدہ وبیزار ہوگئے اور اس کے حالات فتویٰ میں شائع کر دیئے جو عالمان متبعان کی شان تھی۔ پس اب آپ بعد غور بتلا دیں کہ وہ مولوی محمد حسین صاحب کی تقریظ یا ریویو کس حوصلہ وعقل سے اپنی حمایت میں آپ پیش کرتے ہیں اور اس سے آپ کو کیا فائدہ؟

ششم...... رہا حافظ محمد یوسف صاحب کا الہامات کو ماننا سو اس کا جواب نمبر۲ کے جواب میں آچکا ہے۔ مزید براں حافظ جی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم جو خود ملہم واہل کشف ہیں۔ لیکن اپنے شیخ کے قدم بقدم ہمیشہ مسکنت ان پر غالب رہتی ہے۔ کبھی اپنے الہامات وحالات کی شیخی نہیں بگھارتے۔ کسی سے ظاہر نہیں کرتے اور ہر امر میں کتاب اللہ وسنت کے متبع وپابند ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی ان کا الہام وکشف غلط وخطا نہیں ہوا۔ ایک مرتبہ ایک رئیس نے بڑی الحاح سے اپنی اولاد کے لئے حافظ جی سے دعا کرائی اور ان کے دعا کرنے پر ان کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ دو فرزند اس رئیس کو دے گا۔ یہ بات حافظ جی نے اس کو کہہ دی۔ اس امر کو چند برس گزر گئے۔ جس پر حافظ جی تعجب کیا کرتے کہ ہم سے تو ایسا معاملہ کبھی نہیں ہوا اور اس قدر دیر بھی کبھی نہیں ہوئی۔ آخر چند برس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دو فرزند اس شخص کے گھر عطاء کئے۔ موضع جاہل ضلع امرتسر میں جا کر دریافت کرلو۔ اب تک دو فرزند اس کے موجود ہیں۔ اُدھر مرزا قادیانی کا ایک بھی ایسا الہام

حافظ جی نے پورا دسچا ہوتا نہیں دیکھا تو پھر حافظ جی مرزا قادیانی کے گاؤ خورد الہامات کی کیا وقعت کر سکتے ہیں؟

ہفتم...... پہلے پہل اگر حافظ جی یا ان کے رفقاء نے حسن ظن سے مرزا قادیانی کا ملہم ہونا بھی مان لیا تو کیا مضائقہ؟ مدار کار تو انجام پر ہے۔ اللہ تعالیٰ جواد کریم وشکور علیم ہے۔ کسی کی انابت ومحنت ضائع نہیں فرماتا۔ عجب نہیں کہ مرزا قادیانی ابتداء میں غیب ہو اور اس انابت کے سبب اس پر کچھ واردات وحالات بھی آئے ہوں۔ چونکہ بے مرشد وبے رہبر تھا۔ اس لئے ان کو سنبھال نہ سکا اور لوگوں کی محبت وتعظیم سے تکبر تعلّی وشیخی میں آن کر سبیل المؤمنین سے علیحدہ ومتوجہ دنیا ہو کر حقہ ومسلمہ مسائل اسلامی کو الٹ پلٹ کرنے سے بموجب ارشاد ''ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا، من کان یرید حرث الاخرۃ نزدلہ فی حرثہ ومن کان یرید الدنیا نوتہ منھا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب '' وغیرہ کے ارشاد ''ولا کنہ اخلد الیٰ الارض واتبع ھواہ فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث اوتترکہ یلھث ذالک مثل القوم الذین کذبوا بایتنا فاقصص القصص لعلھم یتفکرون '' کا مصداق ہو گیا۔ دیکھ لو مال ودولت آنے پر کس قدر زیور وجائیداد مرزا نے بنالی ہے اور کہاں کا کہاں چلا گیا ہے کہ تمام دنیا میں کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا۔ معاذ اللہ!

ہشتم...... آپ اگر الہامات وکشوف کے بہت قدر دان وشائق ہیں تو الہامات مندرجہ عصاء موسیٰ کو غور سے دیکھیں۔ کیونکہ وہ ایسے بے ریا ملہمین کے الہامات ہیں جو مرزا قادیانی کی طرح ہرگز تعلّی شیخی وشہرۃ پسند نہ تھے اور نہ مرزا قادیانی کی طرح ان متقین ملہمین نے الہامات وکشوف کی کبھی تمام عمر دوکان کھولی تھی اور ان میں ایسے بھی ہیں جن کو مرزا قادیانی سے کچھ غرض واسطہ نہ تھا۔ بلکہ کچھ کچھ پہلے حسن ظن رکھتے تھے اور آج کل بھی ایک فقیر کو مرزا قادیانی کی نسبت اکثر الہامات ہوتے ہیں۔ ان میں سے روز عید الفطر گوشہ کو جو الہامات ہوئے وہ یہ ہیں۔ ''کما بلونا اصحاب السبت جزاء لمن کان کفر '' آپ ان الہامات کو کہیں لکھ رکھیں اور دیکھیں۔ انشاء اللہ العزیز وحکیم جل شانہ وعم نوالہ کی قدرت کاملہ سے بغیر کسی مخلوق کی مداخلت کے ان کا کیسا صحیح صحیح ظہور ہوتا ہے۔ ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم''

۹...... امروہی صاحب لکھتے ہیں کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے نزول کے عقیدہ سے صدہائے نقصان صدہائے مفاسد اسلام کو ضرر شدید پہنچانے والے کے ایک مفسدہ عظیم

الشان یہ لازم آتا ہے کہ آیت ”ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین “اور حدیث ”لا نبی بعدی“ سب غلط ہو جاتی ہیں۔ افسوس آپ کو ایسے عقیدہ والوں پر کچھ اشتعال پیدا نہ ہوا۔“

جواب...... افسوس مرزائیوں کی کج فہمی و بودے عقیدہ پر کہ صدر اسلام صحابہ کرامؓ جو بموجب استدلال آیت قرآن مجید ”وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته (نساء: ۱۵۹) “کے اور متعدد صحیح احادیث رسول اللہ ﷺ سے نزول مسیح پر عقیدہ رکھنے والے تھے۔ ان کے بعد تابعین، تبع تابعین پھر صدہا اہل اللہ، اولیاء اللہ، ائمہ شریعت و طریقت، صوفیاء عظام وغیرہ مسلمین مؤمنین جو اسی عقیدہ پر پہلے آئے اور برکات و فیوض اسلام سے مالا مال ہو کر معرفت و تقرب الٰہی کے اس قدر درجات حاصل کئے کہ ان کی نظیر کہیں دوسری طرف مل نہیں سکتی۔ ان اکابران و پیشوایان کے نزدیک تو اس عقیدہ سے کوئی ضرر خفیف بھی اسلام کو نہیں پہنچا اور نہ کوئی مفسدہ لازم آیا اور نہ خاتم النبیین والی آیت اور ”لا نبی بعدی “ والی حدیث غلط ہوئی۔ لیکن اس بد بخت و بے نصیب مرزائی جماعت کا برا ہو۔ عقیدہ فلسفیانہ و نیچریانہ خیالات کے، محروی وہجوری برکات اسلام کے سبب اپنا تراشیدہ اسلام ایسا ہوا کہ اس کو عقاید سلف و خلف صالحین سے ضرر شدید پہنچتا ہے اور ان کے خیالات و اوہام باطلہ ذرا سی بات پر آیات قرآن مجید و حدیث شریف کی تکذیب اور ان کو فوراً باطل کرنے پر مستعد و تیار ہو جاتے ہیں۔ ”فویل للمکذبین “

افسوس آپ ایسے حواس باختہ ہوئے ہیں کہ یہ موٹی بات بھی نہیں سمجھ سکتے کہ مسیح تو خاتم النبیین ﷺ کے بعد کے نبی نہیں۔ جو کہ ان کے دوسری دفعہ آنے پر آیت خاتم النبیین وحدیث ”لا نبی بعدی “ صحیح نہ رہے۔ وہ تو بعثت خاتم النبیین ﷺ سے چھ سو سے کچھ سال پہلے ہی اول منصب نبوۃ پر مبعوث ہو کر اپنا منصب بلاغ و خدمت الٰہی بجا لا چکے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرۃ کاملہ کا نشان دکھلانے کے لئے بنی اسرائیل کو ان کی ایذاء سے روک کر ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ جیسا کہ ہر شخص زمین پر پیدا ہونے والا آخر زمین پر ہی فوت ہو کر وہیں دفن ہوتا ہے۔ ایسا ہی مسیح علیہ السلام بھی قرب قیامت میں بموجب ارشاد الٰہی کے ”لیؤمنن به قبل موته (نساء: ۱۵۹) “ کا مضمون پورا کرنے کو نزول فرمادیں گے اور چونکہ ان کی حالت رفع الی اللہ میں بعثت خاتم النبیین ﷺ پر نبوۃ ختم ہو چکی۔ لہٰذا مسیح علیہ السلام اسی خاتم النبیین ﷺ کی نبوت و شریعت کے موافق بقیہ عمر بسر کر کے حسب قانون الٰہی زمین پر فوت ہو کر قریب رسول اللہ ﷺ کے دفن ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ چونکہ شریعت خاتم النبیین ﷺ کے ہونے کسی کے شریعت نہیں ہے۔ جو ہے سب اسی کے تابع ہے۔ جیسا کہ خاتم النبیین ﷺ نے خود فرمایا:

''لو کان موسیٰ حیالما وسعه الا اتباعی '' اور قاعدہ مشاہدہ مسلمہ بھی یہی ہے کہ آفتاب کے روبرو کسی ستارے و چاند کی کوئی روشنی وہستی نہیں ہے۔ نظر بریں نزول مسیح کے اعتقاد وان کے عملدر آمد بموجب شریعت محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام سے نہ اسلام کو کچھ ضرر ہے اور نہ کچھ مفسدہ لازم آتا ہے اور نہ مسیح علیہ السلام کی نبوۃ میں کچھ نقصان آتا ہے اور نہ خاتم النّبیین ولا نبی بعدی میں کچھ فرق۔ یہ سراسر دجالیۃ ہے کہ مرزا قادیانی کو نبی ورسول بنانے کی خاطر طرح طرح کے بے بنیاد ابلیسی ودجالی وسوسے مریدین مرزا امت خیر الوریٰ کے دلوں میں ڈالتے ہیں اور قرآن مجید حبل اللہ المتین وعروۃ الوثقیٰ کی آیات محکمات وحدیث رسول اللہ ﷺ میں شکوک پیدا کر کے خود خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بن رہے ہیں۔ نعوذ باللہ! مرزائی جماعت بدعقیدتی کے باعث اسلام سے بہت دور جا پڑی ہے اور قرآن مجید کی آیات کی مخالفت وتکذیب کے اکثر درپے رہتی ہے۔ دیکھئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ''وما قتلوہ وما صلبوہ (النساء:۱۵۵) '' میں مسیح علیہ السلام کے قتل وصلیب کی قطعاً نفی فرماتا ہے اور ایسا ہی ''واذ کففت بنی اسرائیل عنک '' میں فرماتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو مسیح علیہ السلام کی تکلیف دہی سے بند کر رکھا تھا۔ لیکن مرزائی جماعت بڑے زور سے ان آیات کی تکذیب کر کے کہتی ہے کہ یہودیوں نے مسیح علیہ السلام کو پکڑ کر صلیب پر چڑھا کر میخیں لگا کر ان کو زخمی اور وہ زخم بعد مرہم لگانے کے اچھے ہوئے۔ وغیرہ! یہ ان کا قرآن مجید پر ایمان ہے؟ معاذ اللہ! اور پھر زبان سے مسلمان بنتے اور مسلمانوں سے میل وملاقات کے خواہاں ہوتے ہیں۔

۱۰...... امر دہی نے اوّل ''اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین (الفاتحہ:۶،۷) '' کو حصول جزئی وظلی رسالت کے لئے دلیل پیش کر کے اس سوال کا کہ جب جزئی نبوۃ وظلی رسالت افراد امت مرحومہ کو بھی حاصل ہو سکتی تو پھر خلفاء اربعہ اور تابعین خیر القرون نے لفظ نبی ورسول کا اطلاق اپنے اوپر کیوں نہیں کیا۔ خود ہی یہ جواب دیا ہے کہ خیر القرون کی توجہ مسئلہ خاتم النّبیین کے استقرار کی طرف رہی اور ان کی مساعی جمیلہ سے کاذب مدعیان نبوۃ کی سرکوبی ہوئی۔ لہٰذا بمزید احتیاط کمل افراد وخیر القرون کو ایسا کوئی الہام الٰہی نہ ہوا کہ وہ اپنے اوپر لفظ نبی یا رسول کا بطور ظلیت کے اطلاق کرتے۔ باوجودیکہ فیوض خاتم النّبیین سے جس کو ظلی نبوۃ کہتے ہیں سب بھرپور تھے اور بغیر الہام اعلام الٰہی کے خیر القرون ہوں یا آخرین ملہم یا دعویٰ ظلی نبوت کا کیونکر کر سکتے ہیں اور یہاں پر (مرزا قادیانی کا) تو کوئی ایسا دعویٰ ہے ہی نہیں جو بغیر الہام اور امر الٰہی کے ہو۔''

جواب...... افسوس صد افسوس ایسی کج فہمی اور ضلالت پر دیکھو۔ اس بیہودہ تحریر میں کس قدر نقص ومخالفت مسائل اسلام ہے۔

اوّل...... اس دعا تعلیم فرمودہ رحمان ورحیم سے جو طلب ہدایت صراط مستقیم کے لئے ہے۔ اس سے جزئی وظلی رسالت کا حاصل ہونا سمجھنا سراسر غلط وبیہودہ وہم ہے۔ ایسی تفسیر خلاف سلف وخلف کوئی مسلمان قبول نہیں کرتا۔ پھر بخاری ومسلم کی حدیث شریف ''من احدث فی امرنا ھذا'' اورحدیث ''شر الامور محدثا تھا و کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار'' والے مسلمہ مسئلہ اسلام کو کہ دین اسلام میں جو کوئی نئی چیز نکالے یا نئی چال چلے جس کا اثر وعملدرآمد خیر القرون میں ثابت نہ ہوتو وہ بدعت وگمراہی ومردود ہے۔ آپ نے اس کو بالکل نیست ونابود کر کے برخلاف عملدرآمد خلفاء اربعہ وتابعین خیر القرون کے اب لفظ نبی ورسول کا اطلاق مرزا قادیانی کے لئے جائز کیا ہے۔

دوم...... خدمات دینی اسلامی واستحقاق مناصب ومراتب خلفاء اربعہ وتابعین خیر القرون کا اوّل خود اعتراف کیا ہے کہ وہ مسئلہ خاتم النّبیین کے استقرار کی طرف متوجہ رہے اور ان کی مساعی جمیلہ سے کاذب مدعیان نبوۃ کی سرکوبی ہوئی۔ وغیرہ! پھر باوجود ان خدمات ومساعی جمیلہ کے نیز فیوض خاتم النّبیین سے بھرپور ہونے کے آپ ان اکابر کو ان عالی القاب نبی ورسول کہلانے کے استحقاق سے محروم کر کے مرزا قادیانی کو ان صدر اسلام کی مخالفت پر ان عالیشان القاب کا مستحق قرار دیتے ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہوا کہ کام وخدمات تو ان اکابر نے کیں۔ لیکن اس کا صلہ انعام وسرفرازی وخطاب والقاب مرزا کو ملے۔ اگرچہ مرزا قادیانی نے اکثر مسائل اسلام میں خصوصاً اہم مسئلہ خاتم النّبیین کے استقرار میں ان پیشوایان اسلام کی مخالفت دل کھول کر کی۔ سبحان اللہ! کیا سمجھ وفہم ہے۔

سوم...... آپ کا یہ کہنا کہ ان اکابر کو نبی ورسول کہلانے کا الہام نہ ہوا۔ لیکن مرزا قادیانی کو ہوا ہے۔ کیسی جہالت ہے جس سے ذات مبارک شکور علیم پر معاذ اللہ ناانصافی وناقدر دانی کا الزام واعتراض وارد کیا ہے کہ جو اکابر ظلی نبوۃ کے مستحق اور فیوض سے بھرپور تھے۔ ان پر یہ انعام واکرام نہیں کیا۔ لیکن ان کے مخالف مرزا قادیانی پر کیا۔ استغفر اللہ العظیم! آپ کو یہ بھی نہیں سوجھا کہ جن کو سید الصادقین خاتم النّبیین فخر الاولین والآخرین ﷺ نے خود اپنے سامنے مسلمانوں کا امام بنایا۔ اپنی زبان صدق بیان سے محدث ملہم فرمایا۔ فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو یہ ہوتا۔ خود جن کو بمنزلہ ہارون علیہ السلام فرمایا۔ جن کو شبہ ومثیل عیسیٰ علیہ السلام فرمایا وغیرہ تو اس ذات

بابرکات کے فرمان سے جس کی شان میں ''ما ینطق عن الھویٰ ان ھوالا وحی یوحیٰ'' موجود ہے۔ جس کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت فرماوے جس کی تابعداری اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا باعث ہو۔ اس کے اپنے فرمان کے مقابل کسی امتی کا الہام وغیرہ کیا حقیقت وحیثیت رکھتا ہے؟

چہارم...... الہام کے مسئلہ سے تو مرزا قادیانی کے مرید معہ اپنے بے مرشد ے مرشد کے بالکل ہی ناواقف ہیں۔ شریعت اسلام میں اکابر اسلام اہل الہام وکشف کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ الہامات ظنی ہیں دلیل شرعی نہیں اور مخالف کتاب، سنت ہوں تو بالکل ہی ردی مردود بلکہ الحاد زندقہ ہیں۔ لیکن افسوس کہ آپ مرزا کے بے ثمر وخسران وخذلان والے الہام دآتھم والے ونکاح آسمانی وغیرہ والے آنکھوں سے دیکھ کر بھی پھر ان کی سند پر مرزا قادیانی کو نبی ورسول بنارہے ہیں۔ کیا آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ امام الملہمین عمرؓ تو بعد خاتم النبیینﷺ کے الہامات کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب بھی نہ کرتے اور اسی طرح بعد میں سلف صالحین الہامات کو حق مان کر کتاب اللہ وسنت رسول اللہﷺ کے آگے الہامات وغیرہ کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے رہے۔ شیخ ابوالحسن شاذلیؒ فرماتے ہیں کہ عصمت کتاب وسنت میں ہے۔ نہ کسی کے کشف الہام ومشاہدہ میں، لہٰذا کشف الہام ومشاہدے پر ہرگز عمل جائز نہیں۔ مگر بعد عرض علی الکتاب والسنۃ۔

اسی کے موافق اقوال دوسرے ائمہ طریقت وشریعت کے ہیں جن کا ذکر صاحب عصاء موسیٰ نے کیا ہے۔ اسی طرح امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ ''**قول محمد عربی علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام درکار است نہ کلام محی الدین عربی وصدر الدین قونوی وعبدالرزاق کاشی مارابنص کاریست نہ بفص فتوحات مدینہ از فتوحات مکیہ مستغنی ساختہ است**'' یہ تو ملہمین واہل کشف کے اقوال ہیں جن سے جہالت وناواقفی سے دیا کسی حرص ولالچ کے سبب آپ مرزا قادیانی کے ردی تراشیدہ ناکام الہاموں کو مرزا قادیانی کی نبوۃ ورسالت میں دلیل وسند پیش کرتے ہیں۔ افسوس!

۱۱...... امروہی کہتے ہیں کہ: ''منعم علیہم سے مراد انبیاء صدیقین شہداء وصالحین ہیں۔ اگر ان کے صراط مستقیم پر چلنے سے وہ انعام الٰہی جو ان پر ہوئے متبع کو حسب استعداد حاصل نہ ہوں تو پھر اس اتباع سے کیا فائدہ۔''

جواب...... یہی فائدہ کہ اس متبع نے مراعات ادب عبودیت وتعظیم حق ربوبیت مدنظر رکھ کر اپنے رب خالق ومالک کے احکام کی تعمیل کر کے اس کی رضامندی حاصل کی جو غایت مدعا تھا وبس۔ یہ

ہر گز صحیح نہیں کہ جس منصب سلطنت بادشاہت کو وہ مالک اپنے حکم سے ختم و بند کر چکا ہے اور اس عامی عبد و بندہ کو اس منصب کے واسطے اور اس کے لائق نہیں بنایا۔ یہ متبع بندہ ناقص الفطرۃ ناقص القویٰ غیر معصوم آلودہ حرص دہواسے بایں ریش ونش اس منصب سلطنت و بادشاہت کا خواہاں ودعویدار رہوا۔ دیکھو دنیا میں بھی یہی قاعدہ وقانون ہے کہ کوئی شخص عوام میں سرکاری احکام کی بجا آوری سے سلطان بادشاہ دیا دیسرائے کہلانے کا ہر گز مستحق نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح بعد ختم نبوۃ ورسالت کے کوئی امتی خواہ کیسی ہی فرمانبرداری واتباع کرے۔ لیکن وہ کبھی نبی ورسول ہر گز نہیں ہوسکتا اور نہ یہ معزز القاب وخطاب کسی حالت میں اپنے لئے جائز کر سکتا ہے اور اگر کوئی احمق نادان ایسا کرے گا دوھنیا، بھٹیارا، موچی، چمار، بھنگی، ہلال خور ہو کر اپنے آپ کو سلطان بادشاہ یا بادشاہزادہ و پرنس وغیرہ کہے یا کہلائے گا تو وہ بے ادب گستاخ اپنی حد سے باہر نکلنے والا آپ ہی باغی بن کر سزا پائے گا۔

۱۲...... امروہی صاحب کہتے ہیں کہ: ’’فیوض رسالت وبرکات ختم نبوۃ قیامت تک جاری رہیں گے۔‘‘

جواب...... یہ بالکل صحیح ہے۔ اس میں کبھی مسلمان مؤمن کو انکار نہیں۔ لیکن آپ فیوض وبرکات ومنصب نبوت ورسالت کو خلط ملط کر کے ایک نہ بنادیں۔ فیوض وبرکات الگ ہیں اور منصب نبوۃ ورسالت علیحدہ ہے۔ علاوہ ازیں بحث تو اس میں ہے کہ آیا بعد ختم نبوت کے کوئی نبی ورسول ہوسکتا ہے یا کہلاسکتا؟ سو یہ ثابت وفیصلہ شدہ امر ہے کہ بعد ختم نبوت ورسالت کے خواہ کیسے ہی انعام واکرام فیوض وبرکات کسی امتی کو حاصل ہوں۔ لیکن وہ کسی طرح نبی ورسول نہیں بن سکتا اور نہ کہلاسکتا ہے اور ابتدائے اسلام سے آج تک اسی پر عملدرآمد رہا اور آئندہ بھی قیامت تک رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز!

۱۳...... امروہی کہتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ نے جو نام آنحضرتﷺ کا قرآن مجید میں سراج منیر رکھا ہے اس سے کیا یہی مراد ہے کہ اس سے کوئی دوسرا چراغ روشن نہ ہونے پاوے؟ کلا وحاشا!‘‘

جواب...... آنحضرتﷺ سے ہزاروں بلکہ لاکھوں چراغ روشن ہوئے اور تا قیامت ہوتے رہیں گے۔ لیکن ان چراغوں کی نسبت اس آفتاب عالمتاب سے ایسی ہے کہ جیسے شاہی فانوس یا بیش بہا برقی لمپ سے ایک ادنیٰ غریب عاجز نوکر مزدور یا کسی بھنگی خاکروب چمار کے مٹی کے چراغ کو ہوتی ہے۔ کوئی ادنیٰ ملازم اپنے کم قیمت مٹی کے چراغ کو کسی عالی شان شاہی فانوس یا بیش بہا برقی لمپ سے روشن کر کے ہر گز دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میرا ناچیز میلا کچیلا چراغ بھی شاہی

فانوس ولمپ کے برابر ہو گیا ہے اور اگر کوئی احمق نامعقول ایسا کرے گا تو رسوا اور ذلیل ہو گا۔ ظاہر ہے کہ عالی شان بیش قیمت شاہی فانوس ویاء بے بہا نفیس لمپ ہمیشہ عالی شان شاہی محلات ویا مصفاء ونفیس مکانات ہی کے لائق ہوتے ہیں اور ایسی ہی جگہ روشن ہوتے ورکھے جاتے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ یہ عالی شان عمدہ وبیش بہا فانوس وبیش قیمت لمپ کسی وقت ٹوٹے پھوٹے اجڑے ہوئے خس وخاشاک والے میلے کچیلے جھونپڑوں ویا پاخانوں میں رکھے جاویں ویا روشن کئے جاویں۔ کیونکہ ان کی ان کے باہم کوئی نسبت نہیں اور ''الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات'' قرآن مجید کا بھی مسلمہ قاعدہ وحکم ہے۔ اسی طرح نور نبوت ومنصب رسالت بھی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ظرف عالی واجسام مطہر ومقدس کے شایان ولائق ہوتا ہے نہ کسی غیر معصوم عام امتی کے بقول۔

در تنگنائے معنی صورت چگونہ گنجد

در کلب گدایان سلطان چہ کاردارد

پس اگر کوئی ادنیٰ ملازم یا بھنگی چمار بوالہوسی سے سلطانی وشاہی عالی شان فانوس ولمپ کو اپنی ناپاک پر از خس وخاشاک ٹوٹے پھوٹے جھونپڑے میں رکھنے کا خواہش مند ودعویدار ہو گا تو خود ہی گستاخی سے مستوجب سزا ہو گا۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خلقت جبلت ومعصومیت دوسری عام مخلوق سے بالکل علیحدہ ارفع واعلیٰ ہوتی ہے۔ عام میں سے جو کوئی فیوض وبرکات وانعام حاصل کرتا ہے اوّل تو بہ طفیل اتباع انبیاء علیہم السلام کے اس کو کچھ حاصل ہوتا ہے جس کی نسبت ذرہ وآفتاب کی ویا ایک برگ کی درخت سے ہوتی ہے۔ بمقابلہ انبیاء علیہم السلام کے پھر چونکہ اس عامی امتی کو وہ تقدس وہ معصومیت حاصل نہیں اور نہ ہی اس کا ظرف اس لائق ہے اور نہ ہی اس کی جبلت وخلقت اس عالی شان برگزیدہ رحمان کی جماعت پیشوایان کافہ انام کے برابر ہے۔ لہٰذا وہ عامی امتی کسی امر میں انبیاء علیہم السلام کی برابری تو کہاں ان کی فرمانبرداری واتباع سے کبھی باہر نہیں نکل سکتا اور جو کوئی مرزا قادیانی کی طرح از خود رفتہ ہو کر ان پیشوایان کی برابری کا دم مارے ویا گستاخی سے ان کے خاص خطاب والقاب اپنے لئے تجویز کرے وہ آپ ہی اپنی بربادی کا سامان کرے گا اور ذلیل وخوار ہو کر عذاب الٰہی کا مستحق بنے گا۔

۱۴...... امروہی کہتے ہیں کہ: ''جس طرح پر تفاسیر پر از معارف وحقائق حسب ضرورت از منہ بدعت نہیں باوجودیکہ صحابہ کرامؓ سے ماثور ومنقول ہیں۔ اسی طرح پر اشاعت فیوض خاتم النبیین ﷺ جو بروز محمدیہ میں موجود ہوتے ہیں ضروری وواجب ہے۔''

جواب...... ہر دو امر غلط در غلط ہیں۔ تفاسیر قرآن مجید جو آنحضرت ﷺ وصحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ اس تفسیر کے مخالف اگر کوئی خودغرض اب نئی تفسیر کے مسائل مسلمہ کو ردوبدل کرے وہ تفسیر ہرگز قبول نہیں۔ کیونکہ جن اکابر کے روبرو قرآن مجید نازل ہوا ان سے بڑھ کر قرآن مجید کا کون واقف ومفسر ہوسکتا ہے اور ان سے زیادہ کسی کی تفسیر قابل قبول ہوسکتی ہے؟ ''ایاکم والقیاس فی القرآن والدین '' خیرۃ الخیرہ میں بھی اکابر سلف کا قول لکھا ہے: ''اسلم التفسیر ماکان مرویا عن السلف وانکرہ ما فتح بہ علی القلوب فی کل عصر ولولا محرک یحرک قلوبنا لما انطقت الابما ورد عن السلف '' فیوض خاتم النّبیین سے جو بقول آپ کے بھرپور تھے۔ جب ان میں سے کسی نے آج تک نبی ورسول کہلانے کی جرأت نہیں کی تو اب دوسرے کسی خودغرض مال مردم خور دغاباز عہد شکن خائن غدار کو کب جائز ہے کہ نبی ورسول کہلاوے۔

۱۵...... امروہی صاحب: ''ظلی نبوت کے لئے حدیث علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل پیش کرتے ہیں۔''

جواب...... افسوس صد افسوس۔ بلکہ ہزار افسوس آپ بایں دعویٰ علم کے ایک موضوع حدیث پیش کرتے ہیں۔ جس کی نسبت ملا علی قاری ہرویؒ نے لکھا ہے: ''لا اصل لہ کما قال الدمیرے والزرکشی والعسقلانی '' پھر امام شوکانیؒ نے اپنے موضوعات میں اس کی نسبت لکھا ہے۔ ''قال ابن حجر والزرکشی لااصل لہ '' آپ کے علم وشیخی ومرزائی دلائل کی یہ حقیقت وکائنات ہے۔'' انا للہ وانا الیہ راجعون '' مرزا قادیانی اور مرزا کے حمائتیوں کے علم ودلائل کا یہ حال ہے۔'' نسال اللہ السلامۃ لنا ولا خواننا المسلمین فی الدنیا والآخرۃ''

۱۶...... امروہی: ''بروز کے دعویٰ ودلیل میں بایزید بسطامیؒ کا قول کہ میں ہی آدم ہوں۔ میں ہی شیث، میں ہی نوح، میں ہی ابراہیم، میں ہی موسیٰ، میں ہی عیسیٰ، میں ہی محمد ہوں۔ پیش کرکے اپنی طرف سے نکتہ بیان کرتے ہیں کہ بایزید بسطامیؒ نے خود بروز کا دعویٰ کیا ہے۔ مخبر صادق کی طرف سے خاص ان کی نسبت کوئی بشارت نہیں۔ لیکن یہاں پر خود آنحضرت ﷺ نے اس مہدی موعود کا نام محمد واحمد رکھا ہے۔'' یواطی اسمہ اسمی '' وغیرہ۔

جواب...... آپ کا صدق وعلم تو اوپر حدیث موضوع پیش کرنے سے معلوم ہوچکا ہے۔ جس سے راقم آپ کو مرفوع القلم دیکھ اور سمجھ کر قابل خطاب نہیں جانتا۔ بلکہ آپ کی تحریر کے رد میں اس قدر لکھ کر اپنی تضیع اوقات پر افسوس کرتا ہے۔ لیکن بنظر اظہار حق ونفع مخلوق الٰہی کے اپنی تحریر کو ختم کرنے کے لئے کچھ اور لکھتا ہے کہ:

اوّل...... تو اہل علم وعقل کی یہ شان نہیں کہ دینیات اور خصوصاً اہم مسائل شرعیہ میں ایسے بے ثبوت و بے سند اقوال پیش کریں۔ کیونکہ اسلام جیسے صادق مدلل و دین قیمؔ میں ایسے بے سند اقوال کون سنتا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۰ کا جواب ضمن چہارم۔

دوم...... بموجب حدیث شریف رفع القلم عن الثلثه کے یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ دیوانہ اہل سکر و حالات دیوانگی و سکر کے کلمات ہرگز قابل سند نہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں۔ منصور اگر انا الحق گو ید و بسطامی سبحانی معذور اند و مغلوب اند در غلبات احوال اما این قسم کلام منی براحوال آنست تعلق بعلم وارد و مستند بتاویل عبدرانمی شاید و ہیچ تاویل درین مقام مقبول نیست ''فان کلام السکاری یحمل ویصرف عن الظاهر لا غیر '' یہ قول امام ربانیؒ کا گویا مرزا ہی کی ایسی لغو تاویلات کے جواب میں تھا۔ کیونکہ مرزا قادیانی یہی اپنی شد و بود بے نفع علم کے زور سے ایسی بیہودہ تاویلات دن رات کرتا رہتا ہے اور اس کو صحبت و مجلس میں جہاں زہد و ریاضت و ذکر اللہ کا نام و نشان نہیں۔ بلکہ خوش گزرانی کے سبب خشک فلسفی و نیچریانہ خیالات قیل و قال لاطائل بحث و مباحثات غیبت و گالی گلوچ کا دن رات مشغلہ ہو۔ وہاں سکر و غلبہ حالات کہاں؟

سوم...... اوّل تو بہت اکابر سلف جن میں سے شیخ الاسلام ابو اسماعیل انصاری ہرویؒ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بایزیدؒ پر بہت جھوٹ لوگوں نے باندھے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے آسمان پر جا کر عرش پر خیمہ لگایا۔ ابو علی جورجانی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بایزید پر رحم کرے۔ ہم ان کے حال کو تسلیم کرتے ہیں۔ شاید انہوں نے ایسا کلام حد غلبہ یا حال سکر میں کیا ہوگا۔

چہارم...... تذکرۃ الاولیاء میں یہ امر وہی والے الفاظ تو ذکر بایزید بسطامیؒ میں نہیں ہیں اور اگر ایسا مضمون ہو بھی تب بھی غلبہ حال و بے اختیاری کا ہے اور ہرگز قابل ذکر و سند نہیں۔ اسی کتاب میں کہہ رہے کہ ایک دفعہ خلوت میں ان کی زبان سے نکل گیا۔ ''سبحانی ما اعظم شانی'' جب ہوش میں آئے مریدیں ان نے کہا کہ تم نے ایسے الفاظ بولے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارا دشمن ہو۔ اگر ایک بار ایسا سنو اور مجھ کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کرو۔ ادھر مرید کا رد کیا کہ اگر وہی الفاظ پھر دوسرے وقت وہ سنے تو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان الفاظ کی خود بایزید بسطامیؒ کو خبر نہ تھی اور ان کو پسند بھی نہ کرتے تھے۔ لیکن حالت سکر و بے خبری میں انسان معذور و مرفوع القلم ہے۔

پنجم...... اسی کتاب میں ہے کہ حج کو جاتے مصلیٰ بچھا کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ فرماتے کہ یہ دہلیز بادشاہان دنیا کی نہیں ہے کہ یکبارگی وہاں پہنچ سکیں۔ اس سال حج کر کے مدینہ منورہ نہ گئے۔ کہا

ہمت نہیں۔ دوسرے سال مدینہ منورہ گئے۔ راستہ میں ایک شہر میں انبوہ خلقت پیچھے ہولیا پھر کر دیکھا یہ کون ہیں۔ لوگوں نے کہا یہ آپ کی مجلس چاہتے ہیں۔ اسی وقت متوجہ ہو کر کہا یا الٰہی خلقت کو میرے سبب اپنے سے محجوب نہ کرنا۔ پھر اپنی محبت ان کے دلوں سے نکالنے کے لئے بعد نماز صبح ان کی طرف دیکھ کر کہا: ’’انی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدون ‘‘لوگوں نے کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور سب نے پیچھا چھوڑ دیا۔ مصنف فرماتے ہیں کہ شیخ نے اس جگہ یہ آیت بزبان خدائے عز و جل پڑھی تھی جس طرح منبر پر چڑھ کر پڑھتے ہیں۔ حکایۃً عن ربہ، اسی طرح ایک مرتبہ لوگ ان کے استقبال کو آئے تو رمضان شریف میں سفر میں لوگوں کے روبرو ایک دوکان سے روٹی لے کر کھانے لگے۔ یہ دیکھ کر سب لوگ واپس ہو گئے۔ بایزیدؒ احکام شرعی کے ایسے عامل اور لوگوں سے ایسے متنفر تھے۔ اب مرزا قادیانی کا حال دیکھئے کہ حج و مدینہ منورہ کو باوجود استطاعت نہ خود جائیں نہ ان کا اہل وسعت کوئی مرید جائے اور خود بلا بلا کر اشتہارات دے کر لوگوں کو اپنے پاس جمع کریں اور حیلہ وحوالہ سے ان کے دلوں میں اپنی تعظیم وتکریم ڈال کر خود کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنی بیوی کو ام المرزائین کہلائیں۔

ششم...... بایزیدؒ شریعت کا اس قدر ادب و تعظیم کرتے کہ ایک مرتبہ ایک شیخ کو ملنے گئے۔ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا۔ یہ اسی وقت واپس آ گئے اور کہا کہ اگر طریقتہ میں اس کا کوئی قدم ہوتا تو شریعت کا خلاف اتنا بھی نہ کرتا۔ آپ دروازہ مسجد پر پہنچ کر ٹھہر جاتے اور روتے۔ کوئی پوچھتا تو کہتے کہ میں عورت مستحاضہ کی طرح ڈرتا ہوں کہ اندر مسجد کے جا کر اس کو آلودہ نہ کروں۔ ان کی زبانی ہے کہ ایک رات صحراء میں سر لپیٹ کر پڑے ہوئے احتلام ہو گیا۔ رات نہایت سرد تھی۔ غسل کرنا چاہا نفس نے کاہلی کی اور کہا کہ صبر کر آفتاب نکلنے کے بعد غسل کرنا۔ اس کاہلی نفس سے میں نے جانا نماز قضا ہو گی۔ پس اسی طرح معہ لباس یخ توڑ کر میں نے غسل کر لیا کہاں مرزا قادیانی کی ذرا سے شغل و بہانہ پر کئی کئی دن نماز و روزہ بالائے طاق۔

ہفتم...... رسول اللہ ﷺ کا ادب و تعظیم اس قدر بایزید کو تھا۔ فرماتے ہیں کہ ایک شب ماہتاب میں جب کہ تمام جہان آرام میں تھا۔ مجھ پر ایک حالت غالب ہوئی۔ میں نے عرض کی یا الٰہی تیری درگاہ بایں عظمت وخالی وکارخانہ بایں عجائبات و پنہاں۔ اس پر آواز آئی کہ درگاہ اس لئے خالی ہے کہ کوئی آتا نہیں اور ہر ناشستہ رو لائق اس درگاہ کے نہیں۔ اس پر میں نے نیت کی کہ تمام خلائق کے لئے دعا کروں۔ پھر دل میں آیا کہ مقام شفاعت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اس ادب کے نگاہ رکھنے پر مجھ کو خطاب سلطان العارفین بایزید کا ملا چار ہزار وادی قطع کر کے میں نہایت درجہ

اولیاء پر پہنچا۔ نگاہ کی تو اپنے کو ابتدائی (قدم آئے) درجہ انبیاء علیہم السلام میں دیکھا۔ اس لئے تنہائی میں میں نے کہا کہ کوئی اس درجہ پر نہیں پہنچا اور اس سے بالاتر مقام نہ ہوگا۔ لیکن بنظر غور نگاہ کی تو اپنا سر ایک نبی کے کف پائے پر دیکھا۔ معلوم ہوا کہ نہایت حال اولیاء کا، بدایت حال انبیاء کا ہے اور انبیاء کے نہایت کو نہایت نہیں۔ پس میری روح تمام ملکوت سے گزری۔ بہشت و دوزخ دکھلائی گئی۔ کسی طرف التفات نہ کی۔ ہر پیغمبر کی جان پر سلام کیا۔ جب بجان مصطفیٰ پہنچا تو صد ہزار سال کا دریائے آتشی بے نہایت و ہزار حجاب نور کا دیکھا کہ اگر اوّل دریا میں ایک قدم رکھتا تو جل جاتا و برباد ہو جاتا۔ لاچار ہیبت و دہشت سے ایسا مدہوش ہوا کہ کچھ ہوش نہ رہا۔ ہر چند میں چاہتا کہ خیمہ محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھ سکوں۔ لیکن محمد ﷺ تک پہنچنے کی تاب نہ رہتی۔ باوجودیکہ میں حق تعالیٰ تک پہنچ گیا۔ یعنی ہر شخص بقدر خود اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہے۔ لیکن محمد ﷺ ایک صدر خاص میں ہے۔ لاجرم تا وادی لا الہ الا اللہ تو قطع نہ کرے۔ وادی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ نہیں سکتا۔ الٰہی جو کچھ میں نے دیکھا وہ سب میں تھا۔ میری خودی کے ہوتے مجھ کو تیری طرف راہ نہیں ہے اور میری خودی سے مجھ کو عبور نہیں۔ میں کیا کروں؟ فرمان آیا کہ خودی سے مخلصی ہمارے دوست محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت میں ہے۔ اس کے خاک قدم کو سرمہ بنا اور ہمیشہ اس کی متابعت میں رہ۔

مصنف کتاب فرماتے ہیں کہ جس شخص کو تعظیم نبوۃ اس قدر ہو اس کی نسبت تعجب ہے کہ لوگ اس کے خلاف باتیں کریں اور اس کے قول کے معنے نہ سمجھیں۔ آپ ذرا ان حالات کو بھی تذکرۃ الاولیاء میں دیکھتے اور امانت و دیانت سے ان کو بھی اپنے رقیمۃ الوداد میں درج کرتے اور غور بھی کرتے کہ بایزید بسطامیؒ کا تو رسول اللہ ﷺ سے یہ ادب اور یہ تعظیم، اور مرزا کا یہ حال کہ لیلۃ القدر، یاجوج ماجوج دابۃ الارض دجال وخر دجال کا حقیقت شناس اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جانتا ہے۔ کتابوں میں خود لکھ کر شائع کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حرام کی ہوئی تصویر کو دلیری سے کھچواتا مباح کرتا اور اس کی تعظیم و تکریم کرتا اور دیکھتا ہے وغیرہ۔ نعوذ باللہ من ھذہ العقیدۃ الفاسدۃ الباطلۃ۔

ہشتم...... بایزیدؒ کا ذکر ہے کہ ایک شب ذوق عبادۃ کا ہوا خادم سے کہا کہ دیکھو گھر میں کیا چیز ہے۔ جب دیکھا تو خوشہ انگور ملا۔ فرمایا کہ کسی کو دیدو ہمارا گھر بقال کی دکان نہیں ہے۔

مولوی امروہی ذرا سوچیں اور دیکھیں کہ آپ کا مرشد و امام کس قدر انبار کنجیوں (کلیدہا) کا ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہے اور مربہ اچار وغیرہ کھانے کی چیزیں بھی کس طرح قفل بند

اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔ بایزیدؒ کے ہاتھ پر ان کے حالات دیکھ کر کئی گبر وغیرہ مسلمان ہوئے۔ ادھر مرزا عبداللہ آتھم وسراج الدین عیسائیان ودیگر ہندوؤں ہم مجلس وہمسائیگان کو مسلمان کرنا تو درکنار، اپنی بیوی کے قریبی بھائی سعید اور اپنے مرید یوسف خان کو بھی عیسائی ہونے سے نہ روک سکا۔ بایزیدؒ نے ایک حالت میں ایک بوڑھی عورت کا بوجھ اشارت کر کے ایک شیر پر رکھ دیا جب عورت سے پوچھا کہ تو شہر پہنچ کر کیا کہے گی تو اس عورت نے کہا تو ظالم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیر کو اس کام کے لئے مکلف نہیں بنایا تو نے اس کو تکلیف دی اور پھر یہ چاہتا ہے کہ اہل شہر اس بات کو جان کر کہ شیر تیرا مطیع ہے۔ تجھ کو صاحب کرامت جانیں۔ اس بات پر بایزیدؒ نے توبہ کی اور اس بوڑھیہ کو اپنا پیر مانا۔ ادھر مرزا کو دیکھ کر خرق عادت وغیرہ کی طرف سے تو پلہ میں خاک بھی نہیں۔ مگر دعاوی کرامات وشیخی سے کبھی باز نہیں آتا۔ اگرچہ ہر موقعہ پر خجل وخوار ہی ہوتا ہے اور دنیا میں پیر بھی کسی کو نہیں مانتا بلکہ اپنے تئیں اپنی زبانی تمام جہان کا پیر وامام بلکہ بعض انبیاء سے افضل بیان کر کے محمد واحمد ﷺ بنتا ہے۔ معاذ اللہ! بایزیدؒ فرماتے ہیں۔ مجھ کو کریم چاہئے۔ میں کرامت نہیں چاہتا۔ ادھر مرزا جھوٹ موٹ فرضی کرامات بنا کر مشہور کرتا اور لوگوں کو دن رات کرامت نمائی کا دھوکا دے کر اپنی طرف کھینچنے میں مصروف ہے۔ بایزید کو کہتے ہیں کہ تم بر سر آب چلتے ہو تو جواب دیتے کہ لکڑی بھی پانی پر چلتی ہے۔ جب کہتے کہ تم ہوا میں اڑتے ہو تو فرماتے کہ مرغ بھی ہوا میں اڑتے ہیں۔ کہا کہ ایک رات میں تم کعبہ جاتے ہو کہا جادوگر ایک رات میں ہند سے دماوند جاتے ہیں۔ کہتے کہ پھر کار مرداں کیا ہے؟ تو کہا کہ دل سوائے اللہ عزوجل کے کسی سے نہ لگائے اور مرزا جھوٹ موٹ ہوائی باتیں کرتا ہے کہ لو مردہ زندہ ہوگیا۔ فلاں مخالف ذلیل ہوا۔ فلاں مرگیا اور ایسے واہیات بے سروپا لغویات مشتہر کرتا ہے اور دل گنجینہ مکر ومغلظات ہر وقت مستغرق خیالات بدخواہی وتباہی مخلوق الٰہی، ودشنام وبددعا بحق ناموافقین۔ تدبیر دست اندازی در کیسہ ہائے موافقین ومعتقدین۔ منصوبے جنگ وجدال بادیان روئے زمین۔ منافقانہ خوشامد ودم بازی حکام ذہین فطین۔ بایزیدؒ کہتے کہ اگر فرعون گرسنہ ہوتا تو انا ربکم الاعلیٰ ہرگز ہرگز نہ کہتا۔ ادھر مرزا ہر وقت پلاؤ وزردہ وروغن بادام مشک وعنبر وغیرہ مقوی باہ واعصاب کے نسخہ بنانے واستعمال کرنے کے شغل میں اور یہی سبب ہے کہ اب اس حالت میں نبوۃ ورسالت وآنحضرت ﷺ بننے کے دعاوی دن رات سوجھتے ہیں۔ پہلی تنگدستی ومحتاجی کی حالت میں جب ادھر ادھر سے قرضہ لے کر بسر کرتے تھے۔ اس وقت یہ بلند پروازی وگستاخی کبھی نہ سوجھی اور نہ کبھی کوئی دعوے زبان پر لائے۔ سچ کہا ہے۔ مولانا رومؒ نے۔

ہیچ جاویدی گدائے بے نوا　　　　رو بگرداند چو فرعون از خدا

بایزیدؒ سے کسی نے پوچھا سنت و فرض کیا ہے۔ کہا سنت ترک دنیا بتمامہا اور فرض صحبت مع اللہ۔ ادھر مرزا کو دیکھ لو کہ کس فرض و سنت میں مشغول ہے۔ فراہمی دنیا بتمامہا کے لئے دن رات چندہ طلبی تیاری زیورات و ملک املاک۔ بایزیدؒ کو ایک شخص نے دروازہ گھر پر آواز دی۔ آپ نے پوچھا کس کو بلاتے ہو۔ اس نے کہا کہ بایزید کو۔ آپ نے جواب دیا کہ تیس سال ہوئے کہ میں بیچارہ یزید کو تلاش کرتا ہوں۔ لیکن اس کا نام و نشان نہیں پاتا۔ ادھر مرزا ایسا عاشق شہرت کہ دن رات اشتہار بازی و رسالہ بازی ولایت تک انگریزی میں ترجمہ کرا کر پہنچاتا ہے۔ بایزیدؒ فرماتے ہیں کہ بعد ریاضات چہل سال ایک رات حجاب دور ہوا۔ میں نے زاری کی کہ مجھے راہ ملے۔ خطاب ہوا کہ کوزہ شکستہ و پوستین کا تجھ کو بوجھ نہیں۔ اس پر میں نے کوزہ و پوستین پھینک دی۔ ندا سنی کہ بایزیدان مدعیان کو کہہ دے کہ بایزید نے چہل سال مجاہدہ و ریاضت با کوزہ شکستہ اور پوستین پارہ پارہ کی جب تک ان کو نہیں پھینکا۔ اس کو راہ نہیں ملا۔ پس تم با چندیں علائق جن میں اپنے آپ کو جکڑا ہوا ہے اور طریقہ کو دام و دانہ ہوائے نفس بنایا ہوا ہے۔ کلا و حاشا ہرگز راہ نہ پاؤ گے۔ ادھر مرزا بلا ریاضت و با این علائق زمینداری باغات جائیداد زیور اسباب و مال وغیرہ کے سب سے بڑھ کر اپنے منہ سے خدا رسیدہ۔ بایزیدؒ سے لوگ دعا چاہتے تو وہ مناجات کرتے۔ خداوندا یہ خلقت تیری ہے تو ان کا خالق ہے۔ میں کون کہ تیرے اور تیرے خلق میں واسطہ ہوں۔ پھر اپنے آپ کو کہتے کہ وہ دانائے اسرار ہے۔ مجھ کو اس فضولی سے کیا کام؟ ادھر مرزا کو دیکھئے کہ دعاؤں و کرامتوں و الہاموں و کشفوں کی دوکان کھولی ہوئی ہے۔ لوگوں سے پیشگی پانچ پانچ سو روپیہ لے کر وعدے اقرار کرتے ہیں۔ جھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن باز نہیں آتے۔ بایزیدؒ نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ بعد نماز امام نے ان سے پوچھا کہ تم کوئی کسب نہیں کرتے اور نہ کسی سے سوال کرتے ہو تم کہاں سے کھاتے ہو؟ بایزیدؒ نے کہا کہ ذرا ٹھہرو۔ مجھے نماز قضا پڑھ لینے دو۔ کیونکہ جو شخص روزی دہندہ کو نہ جانے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ ادھر مرزا قادیانی کا رزاق پر ایسا اعتماد ہے کہ اوّل محرری کرتے رہے۔ قانونی وکالت کے امتحان میں فیل ہونے پر سلسلہ کتاب فروشی شروع کیا ہزاروں روپیہ طرح طرح کے وعدے و اقرار کر کے لے کے کر ہضم کیا۔ اب امامت، مجددیت، مسیحیت اور آخر نبوۃ و رسالت کی گدی بنا کر دن رات اشتہارات دے کر مخلوق الٰہی کی جیب خالی کر کے اپنی جائیداد بنا رہے ہیں۔ بایزیدؒ کے حالات میں ہے کہ وہ تمام خلائق کے لئے رحمت طلب کرتے۔ حتیٰ کہ ابلیس کے لئے بھی رحمت کی درخواست کی۔ جس پر جواب ملا کہ وہ آگ سے بنا

ہے۔ لہٰذا آتشی کے لئے آتش چاہئے۔ ادھر مرزا کو دیکھئے تمام مخلوق کو معہ مسلمین مؤمنین جہنمی دوزخی بنا کر خوش ہوتا ہے۔ بایزیدؒ فرماتے کہ آدمی تب متواضع ہوتا ہے کہ اپنے نفس کا کوئی مقام وحال نہ دیکھے اور اعتقاد کرے کہ خلق میں اس سے کوئی زیادہ برا نہیں۔ ادھر مرزا اسکے بالکل برعکس تمام مخلوق میں کسی کو اپنے برابر نہیں جانتا۔

آپ اگر ان حالات بایزیدؒ کو تذکرۃ الاولیاء میں غور سے دیکھتے اور مرزا کے حالات سے بھی مقابلہ کرتے تو ضرور ان کو بایزیدؒ کا قول مرزا کی بروزی نبوۃ کی دلیل وسند میں پیش کرتے ہوئے کچھ تو شرم آتی۔ لیکن ماہوار راتب وچندہ کے سبب وہ بیچارے معذور ہیں۔

نہم...... بالآخر آپ اپنے اس نکتہ کی نسبت کہ: ''بایزیدؒ نے دعوے بروز خود کیا۔ لیکن یہاں پر خود آنحضرت ﷺ نے اس مہدی موعود کا نام محمد واحمد رکھا ہے۔''

کان آنکھ کھول کر دیکھیں اور سنیں کہ جن اکابر کو آنحضرت ﷺ نے اپنے عہد مبارک میں اپنے روبرو اپنی زبان صدق بیان سے بمنزلہ ہارون شبہ عیسیٰ وامام وغیرہ بنایا تھا۔ جن کا ذکر پہلے نمبر کے جواب میں ہوا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کون ہوسکتا ہے۔ جب انہوں نے نبی ورسول نہ کہلایا تو اب مرزا ایں اوصاف کیونکر ایسا ہوگیا کہ بلا کسی خدمت ومحنت ولیاقت کے ان سب اکابر سے بڑھ جائے؟

دہم...... احادیث کا مصداق مہدی موعود قریش میں سے ہے۔ نہ کہ چنگیز خانی مغلوں میں سے جب آوے گا وہ بھی نبی ورسول ہرگز نہ کہلاوے گا۔ ہاں امام بیشک ہوگا۔ جس کا مرزا بالکل وہرگز لائق ومستحق نہیں۔ مسیح کی نسبت خود ہی مرزا کہہ چکا ہے کہ: ''ممکن ہے کہ کوئی ایسا مسیح بھی آجاوے جس پر احادیث کے الفاظ مطابق ہوں۔'' (ازالہ اوہام) اس سے صاف ظاہر ہے کہ حدیث کے الفاظ والا مسیح ومہدی اب تک نہیں آیا۔ الہامات کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کی حقیقت دغلام احمد مرزا کے امام کی بحث عصاء موسیٰ میں مفصل ہے۔ وہاں غور سے پڑھو۔

۱۷...... امروہی صاحب: ''محی الدین بن العربی کے فتوحات میں خواب میں ابن حزمؒ کا آنحضرت ﷺ سے معانقہ کر کے غائب ہوجانا اور سوائے آنحضرت ﷺ کے دوسرا نظر نہ آنے کا حال بھی ثبوت ودلیل بروز میں پیش کر کے کہتے ہیں کہ اس کو مولوی محمد حسین تصدیق کر چکے ہیں۔''

جواب...... مولوی محمد حسین صاحب کی تصدیق وحمایت مرزا کا حال اوپر بیان ہو چکا ہے۔ افسوس ہے کہ مرزائی جماعت کے دلائل وثبوت خواب وخیال ورطب ویابس اقوال رہ گئے ہیں۔ آپ یہ موٹی وعام بات بھی نہیں سمجھ سکے کہ جس طرح آفتاب کے سامنے ستارگان کا وجود غائب ہوجاتا

ہے۔اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے وجود مسعود و مطہر و مقدس کے اگر ابن حزم کا وجود کیونکر غائب نہ ہوجاتا اور پھر سمندر کے آگے قطرہ کی اور درخت کے آگے ایک برگ یا پتی کی کیا حقیقت و ہستی ہے؟

۱۸...... اخیر پر امروہی صاحب تھوڑے چندہ ماہوار پر ایسے از خود رفتہ ہوئے ہیں کہ اپنے رقیمہ پر از عناد والحاد کو ختم کرتے کرتے بھی ایک قدیمی اسلامی مسلمہ مسئلہ کو نیست و نابود کرنا چاہا ہے۔ اس طرح کہ حسب فحوائے حدیث شریف متفق علیہ ''مابین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنه ومنبری علی حوضی'' کو جو ایک قطعہ زمین کا مسجد مبارک نبوی ﷺ میں نشان لگا کر ممیز کیا ہوا ہے اور عام و خاص مسلمان مؤمن حصول ثواب و برکات کے لئے اس جگہ پر عمداً و ارادۃً نماز پڑھتے ہیں اور مؤمنین صالحین عابدین سے وہ جگہ کسی وقت بھی خالی نہیں ہوتی ہے۔ گویا کہ سوا تیرہ سو برس سے مسلمانوں کا اس قطعہ زمین کی فضیلت پر اتفاق و اجماع چلا آتا ہے۔ اب امروہی صاحب اس اتفاق و اجماع سلف و خلف کے مقابل و مخالف بڑی دلیری و شیخی سے اس حدیث شریف کی ملحدانہ تفسیر کر کے اس قطعہ زمین مبارک کی فضیلت کو اڑاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ:

''آنحضرت ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح پر ایک تخم سے صدہا اشجار و بار پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح پر مجھ سے احمد و محمد پیدا ہوں گے۔ خصوصاً آخری زمانہ میں تو ایک مہدی ایسا احمد و محمد پیدا ہوگا جو مجھ میں اور اس میں کچھ بھی فرق نہ ہوگا۔ جیسا کہ تخم کے پیدا شدہ پھلوں میں اصل تخم سے کوئی فرق نہیں ہوتا اور جو لوگ اس روضہ جنت میں سے دنیا میں تمتع حاصل کریں گے وہی روضہ جنت میں داخل ہوں گے۔''

اس ملحدانہ تفسیر پر بڑا فخر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے۔ مرزائی جماعت کا دین وایمان ایسا فقر وا ہوا ہے کہ آیت قرآن مجید ''اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله'' تو ان کو بالکل فراموش ہی ہوگئی اور اس امر کی حس ہی نہیں رہی کہ یشاقق الرسول و غیر سبیل المؤمنین پر چلنے کی پاداش جہنم ہے۔ یہ سب ایسے بےخوف و گستاخ ہوئے ہیں کہ ہر قدیمی مسلمہ مسئلہ اسلامی کو خواہ مخواہ بے ضرورت ضرور ہی زور لگا کر الٹ پلٹ کر کے اپنا نفسانی ناقص و ردی مسئلہ اس قدیمی مسئلہ کی جابجا قائم کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ! امروہی یہ تو خیال کریں کہ جب احادیث شریف رسول اللہ ﷺ کے تخم پاک سے جب مہدی موعود بنی فاطمہ سے آوے گا تو وہ ضرور احادیث ''یواطی اسمه اسمی'' کے موافق محمد و احمد ہوگا۔ لیکن مرزا چنگیز خانی تخم کا ہے وہ بایں اوصاف کیونکر محمد و احمد بن سکتا ہے؟ امروہی بیچارے مجبور ہیں یا چندہ و امداد اور خرچ مجبور کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم و کرم فرماوے۔ ۲۱ رجنوری ۱۹۰۲ء راقم ایک مسلمان واقف حالات۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۸/مارچ ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۱۰ کے مضامین

۱......	لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا	ابد گجراتی!
۲......	افشاء راز قادیانی	ع.ع سیالکوٹ!
۳......	قادیانی کے شیطانی الہامات	
۴......	غلطی کا ازالہ	ابوالحسن غلام مصطفیٰ امرتسری!
۵......	مرزاجی سے فیصلہ	مولانا شوکت اللہ!
۶......	بے معنی الہام	مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱...... لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا

ہاں سمند آہستہ ران اے اعرج ناہوشمند
منحرف ے تازی دستی وتاریک است راہ

ہمیں تو عبدالکریم کی لیاقت متانت اور تہذیب نفسی کا جس قدر خیال تھا کب کے اس کو خیر باد کہہ چکے تھے اور اسلامی پبلک کو اس کی کرتوتوں سے واقف کر چکے تھے۔ مگر وہ ایسا صاحب شرم ہے کہ اگر سو پڑیں تو ایک سمجھتا ہے اور ان کو پیٹھ پیچھے کی باتیں یقین کرتا ہے۔ اس کی ایمانداری کا یہی مبلغ ہے کہ ہماری سیکڑوں اصلاحوں کو شیر مادر کی طرح پی گیا اور ڈکار تک نہ لی۔ ہمارے چودھویں صدی اخبار والے اعتراضات سے باوجود ان کو پڑھنے اور دیکھنے کے بھی ایسی خاموشی اختیار کی کہ گویا اس کے منہ سے زبان ہی جاتی رہی ہے۔ ضمیمہ شحنہ ہند الموسوم بہ نامہ اعمال قادیانی میں تو آپ پر اتنی پڑیں اور پڑ رہی ہیں کہ گنج کے کیڑے جھڑ گئے ہوں گے۔ مگر واہ رے بے حیائی اخبار الحکم مورخہ ۱۷/جنوری ۱۹۰۲ء میں پھر اپنے اوصاف ثلاثہ کا کامل ثبوت دیا ہے جو قسام ازل نے آپ کی طبیعت میں گوندھے ہیں۔

ہمان دست باید کہ یزدان بکشت

چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ''اے خدا سے لڑنے والے۔ (او گجراتی) کب تک یہ چیتھڑا تیری ناپاکیوں سے آلودہ ہو کر خدا کے ملائکہ مقربین کے مشام کو ایذاء دیتا رہے گا۔ یاد رکھو والعاقبة عند ربک للمتقین''

اے ذات شریف معلوم نہیں آپ کو کیوں اپنی طینت کی پاکی اور تہذیب نفسی کا بار بار ثبوت دیتے ہیں۔ بھلا آپ کی معذوری اور دو روٹیاں اور پاؤ بھر گوشت پر ایمان فروشی میں کسکو شک ہے۔ پھر ٹھکو بازی سے معلوم نہیں آپ کے ہاتھ کیا آتا ہے۔ ذرا خیال تو کرو جری اللہ والے ناپاک شیطانی الہام کی دھجیاں مولانا شوکت نے اڑائیں اور پبلک پر عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کر دیا کہ ایسا لغو اور بے معنے الہام قادیانی کو خاص ابلیس علیہ اللعنۃ کی طرف سے ہوا ہے۔ آپ کو لازم تھا کہ پہلے مولانا موصوف کے روشن دلائل کو سمجھنے کی کوشش کرتے اور پھر جواب دینے پر قلم اٹھاتے۔ مگر یہ یقینی بات ہے کہ سوائے بکواس کے آپ میں اس قدر مغز ہی نہیں۔ آپ تو صرف جھوٹی مداحی سے روٹیوں کے بنجارو ہیں۔ آپ تو بجائے خود اگر مرزا کی سات پشتیں بھی چل کر آ دیں تو انشاء اللہ معقول جواب نہ دے سکیں گے۔ البتہ گالیاں دینا اور افتراء اور بہتان سے کام لینا دجال اور خر دجال کی قسمت میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں آپ کے ناپاک فقروں کا جواب دیتا ہوں۔ ذرا کان لگا کر سنئے۔

ا...... راقم ایک مسلمان ہے اور اپنے عقائد رسالہ ''راست بیانی بر شکست قادیانی'' میں مفصل بیان کر چکا ہے۔ میں نے اپنے والدین کی گود میں ارکان اسلام سیکھے اور ساری عمر خداوند تعالیٰ کو ایک ماننے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو رسول برحق جاننے میں گزاری اور گزر رہی ہے۔ میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہوں اور ان سے برابری کرنے والوں کو پکا ملحد اور پورا مرتد یقین کرتا ہوں۔ پھر آپ دین و ایمان سے فارغ خطی حاصل کر کے کیوں مجھ پر بہتان باندھتے ہیں۔ جب آپ نے ایسا ناپاک فقرہ اپنے بدباطن اور سیاہ دل سے نکالتے وقت کوئی دلیل پیش نہیں کی تو یاد رکھو کہ یہ گندہ اور مکروہ فقرہ مجذوب کی بڑ اور گوز شتر سے زیادہ نہیں۔ اگر آپ کو کوئی روشن دلیل مل نہ سکتی تھی تو کوئی کانی، گنجی، لنگڑی دلیل ہی پیش کرتے۔

سنو! اگر آپ کی طرح ہمارا دل ناپاک ہوتا اور خداوند تعالیٰ سے (معاذ اللہ) لڑنے کا ارادہ ہوتا تو آپ کے مرشد اور اس کے چند بے ایمان مشیروں کی طرح ہم بھی پیغمبر قائم کر کے دغا اور فریب سے سیدھے سادھے مسلمانوں کو ورغلانے اور حمقاء سے بٹورنے اور پاک اور مفسد میں مسلمانوں بالخصوص انبیاء علیہم السلام کی تضحیک کر کے اپنی عاقبت برباد کرتے۔ ماشاء اللہ کہ خداوند

پاک جس نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے ہم بندوں پر بے شمار انعام واحسان کئے ہیں اور جو ہمارا حقیقی خالق اور مالک ہے۔ اس کے حضور سوئے ادبی کا خیال ہمارے دل میں پیدا ہو۔

برخلاف اس کے ہماری لڑائی تو ایسے شخص سے ہے جو شیطان سے بھی زیادہ خبیث اور انجث ہے۔ قرآن شریف کی آیات کو اپنے کے مطابق بناتا ہے۔ پہلے تو انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہتک آمیز الفاظ بکتا ہے۔ پھر ان کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کی افتراء پردازی اور بہتان بازی کا یہ عالم ہے کہ باوجود خود علیحدہ مرتد ہونے کے اسلامی دنیا کو دائرہ اسلام سے باہر بتاتا ہے۔ حالانکہ علماء اسلام نے اس کو خود دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ اس کی شیخی تکبر تعلّی اور غرور کی یہ حد ہے کہ معاذ اللہ اپنی ذات کو خدا کا بھی ممدوح اور معبود ثابت کرتا ہے اور کذاب اور مفتری علی اللہ ہے اور جن پیشگوئیوں پر اس کا ناز تھا وہ روز روشن میں علیٰ رؤس الشہداء غلط نکلیں اور ایک جہاں کے روبرو اس کا منہ کالا ہوا۔ مگر کیا مجال ہے کہ بہ ایں بے شرمی ورو سیاہی آنکھ بھی نیچی کی ہو۔

سنو! ہماری لڑائی ایسے شیطان سے ہے جو ختم نبوت کے بعد اپنی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور غیر سید ہو کر اپنی ذات کو خاندان سادات سے ظاہر کر کے صریح جھوٹ بولتا ہے اور ''لعنۃ اللہ علی داخل النسب وعلی خارج النسب'' حدیث کا مصداق بنتا ہے۔ پس ایسے آدمی کے کرتوتوں سے پبلک کو واقف کرنا نہ صرف ہمارا بلکہ کل نیک دل مسلمانوں کا کام ہے اور باوجودیکہ مسیح کاذب یا دجال اور اس کے لنگڑے گدھے کی پشت پر لٹھ پر لٹھ برس رہا ہے۔ پھر بھی دولتیاں جھاڑنے سے باز نہیں آتا۔ پس وہ کس عقل کا اندھا اور گانٹھ کا پورا ہے جو یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم خدا سے لڑ رہے ہیں۔ بلکہ ہم تو ابلیس خبیث کے مکروں سے پبلک اسلامی کو آگاہ کر رہے ہیں۔

۲...... رہا چیتھڑے والا معاملہ سو یہ آپ ہی کے خیالات کی شائستگی کا مبلغ ہے کہ گئی گزری اور پرانی چیزوں کو ازسرنو تازہ کرانا چاہتے ہیں۔ کیا آپ کو وہ معاملہ یاد نہیں رہا جو مشن سکول کی لوئر ٹیچری سے نہایت اعزاز واکرام کے ساتھ رخصت ہوتے وقت آپ کو پیش آیا تھا۔ غالباً یہ وہی پرانا چیتھڑا ہوگا جو ناپاکیوں سے آلودہ ہو کر آپ کے دل میں جاگزیں ہے اور ''المرء یقیس علی نفسہ'' کے موافق اپنے کرتوتوں کو اوروں کے ساتھ آپ نسبت کرنا چاہتے ہیں سو یہ آپ کی سخت غلطی ہے۔

۳...... ملائکہ مقربین کی بھی ایک ہی کہی۔ جماعت حمقاء کو قابو میں لا کر ان کے مالوں سے قوت باہ کے نسخے بنانا اور یاقوتیاں اور بادام روغن میں دم کئے ہوئے پلاؤ اڑا کر شہوت رانی کا جہاز چلانا مغلوب الغضب ہو کر ذوی الارحام کو عاق کرنا اور اپنی بیبیوں کو ناحق بے موجب طلاق دینا وغیرہ۔ کیا ملائکہ مقربین کا یہی کام ہے۔

کار شیطان میکند نامش ولی
گر ولی این است لعنت بر ولی

یاد رکھو ملائکہ مقربین کا یہ کام نہیں بلکہ اندھیرے کے بھوتوں اور دیوتوں کا کام ہے۔

۴...... ان العاقبة للمتقين ! سراسر حق ہے۔ پس ایسا ناپاک مشن جو عین تقویٰ اور ورع کے برخلاف ہے۔ چونکہ ایک ہوائی قلعہ ہے۔ اس لئے اس کو زک پر زک پہنچ رہی ہے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بج رہی اور عوام میں اس کی مٹی خراب اور پرلے درجے کی رسوائی ہو رہی ہے اور اس دروغ کو خداوند پاک کبھی فروغ نہ دے گا اور عنقریب ہی یہ مشن بھی مثل دیگر جھوٹے مشنوں کے صفحہ ہستی سے نیست نابود ہوگا اور والعاقبة عند ربك للمتقين نئے طور پر جلوہ دکھاوے گا۔

اگر میرے مخالف کو تہذیب اور متانت سے کچھ بھی بہرہ ہوتا تو میں نے چودھویں صدی اخبار میں جس تہذیب متانت اور ادب سے کام لیا تھا وہ اس کی قدر کرتا۔ مگر خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم۔ اس لئے جیسا مخاطب کا نیچر ہے ایسا ہی جواب عرض کیا گیا اور مقولہ جیسا منہ ویسی چپیڑ کو مدنظر رکھا اور اب پھر کہا جاتا ہے کہ اگر مخاطب میں کچھ بھی شرم ہے تو ہمارے سینکڑوں اعتراضوں کے جن کی بدولت اس جھوٹے مشن کی بنیاد بیخ و بن سے کٹ رہی ہے کسی معقول دلیل سے جواب دے۔ مگر واقعات کا جواب کہاں۔ اس لئے میاں عبدالکریم ہم کو گالیاں نکال کر اپنی اصلیت ظاہر کر رہے ہیں اور یہی قسام ازل نے ان کو نصیب کیا ہے۔ ا۔د۔ گجراتی

۲...... افشاء راز قادیانی

مولانا شوکت۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ، راقم یکے از معتقدین مرزا صاحب ہے۔ مگر خداوند تعالیٰ نے بندہ کو طبیعت کچھ ایسی عطاء فرمائی ہے کہ جو بات اچھی طرح محقق نہ ہو جاوے اس کے تسلیم کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ میرے دل میں مرزا قادیانی کے اکثر الہامات کی بابت کچھ ایسے شک و اعتراض پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جن کے مطالب ہرگز سمجھ میں نہیں آتے۔ میں نے ان اعتراضات کو مرزائی جماعت کے لیڈنگ ممبروں کے سامنے اکثر پیش کیا۔ مگر نہایت افسوس سے کہتا ہوں کہ مجھے کوئی قابل اطمینان جواب نہیں ملا۔ میں نے اسی امید پر ایڈیٹر اخبار الحکم کو بھی لکھا کہ میرے سوالات کو خواہ مرزا قادیانی کی تائید میں ہوں یا تردید میں، شائع کر دیا کرے اور مجھ سے ان کی اجرت وصول کر لیا کرے۔ مگر باوجود بندہ اخبار مذکور کا خریدار بھی ہے۔ مگر جناب ایڈیٹر صاحب نے عالم تکبر تعلّی غرور اور شیخی میں آ کر بایں الفاظ راقم کو جواب لکھا کہ ایسے مضامین کو میں ردیات کے ٹوکرے میں پھینک دوں گا۔ پس اس طرح وہاں سے بھی مجھے پوری

پوری مایوسی ہوئی۔ مگر اپنے رفع شکوک کے سواء کوئی چارہ نہیں۔

میں آپ کے ضمیمہ شحنہ ہند میں مرزا قادیانی کی اکثر غلطیوں کی اصلاحیں دیکھتا ہوں اور وہ ایسی عمدہ اعلیٰ اور معقول ہوتی ہیں کہ بے اختیار طبیعت مان جاتی ہے۔ پس مجھے یقین ہے کہ فی الحال میرے مندرجہ ذیل دو اعتراض جو مرزا قادیانی کے دو الہاموں کی نسبت ہیں آپ اپنے ہر دلعزیز صفحے میں شائع فرمادیں گے تو میں مشکور وممنون ہوں گا۔

۱...... ''انت منی بمنزلة ولدی '' (تذکرہ طبع سوم ص ۵۲۶) اس الہام کو مولوی عبدالعزیز بٹالوی نے بھی اپنی مصنفہ کتاب حقیقت المہدی میں درج کیا ہے۔ دیکھو ص ۱۲ کتاب مذکور۔

۲...... دوسرا اعتراض اس الہام پر ہے۔ ''اصح زوجتی'' (تذکرہ طبع سوم ص ۴۰۳)

''یاصح زوجتی''

(الحکم ج ۵ نمبر ۲ ص ۵ کالم ۴ نمبر ۳، مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء، الحکم ج ۶ نمبر ۳ ص ۱۱ کالم نمبر ۱، ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء)

واضح ہو کہ خداوند تعالیٰ نے ہر ایک رحمانی وشیطانی کلام کی شناخت کا حقیقی معیار قرآن مجید کو رکھا ہے اور مرزا قادیانی کا بھی اسی پر بظاہر اعتقاد ہے۔ چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح ستہ کو ہم اس وقت مانتے ہیں کہ قرآن کریم ان کی تائید کرے اور اگر کوئی حدیث قرآن کریم کے مخالف ہو تو اس کو ہرگز نہ مانیں گے اور اپنے اس اصول مسلمہ کی تائید میں یہ آیت پیش کرتے ہیں ''ولو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافاً کثیراً'' پس ہم بھی مرزا قادیانی کے ساتھ اتفاق رائے کر کے اسی آیت کو ہر الہام کا معیار صداقت رکھتے ہیں اور سب سے اوّل الہام ''انت منی بمنزلة ولدی '' (تذکرہ طبع سوم ص ۵۲۶) کو لیتے ہیں جس کا ترجمہ ہے: ''اے مرزا قادیانی تو میرے لئے بجائے بیٹے کے ہے۔'' حضرت کو لازم تھا کہ پہلے خدا کے لئے کوئی حقیقی بیٹا مانتے۔ پھر اپنی ذات کو اس کا بمنزلہ بناتے۔ جس طرح ایک اصلی مسیح دنیا میں گزر چکا ہے تو اس کا مثیل آپ نے اپنے تئیں بنانا چاہا ہے۔ گو اس سے پاک لوگ مرزا قادیانی کو نہایت نفرت اور حقارت کی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں اور جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام کو بمنزلہ ہارون فرمایا ہے کہ ''یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ'' اور یہ کلام آنحضرت ﷺ کا بالکل راست ہے۔ پس بمصداق ثبت العرش ثم النقش جب تک آپ بھی خدا کے لئے کوئی بیٹا مقرر نہ فرمادیں بمنزلہ ولد خدا نہیں ہوسکتے۔ بلکہ جہاں تک قرآن شریف پر تدبر کیا جاتا ہے اور اس پاک وبے عیب کتاب سے تذکر حاصل کیا جاتا ہے سراسر اس کے خلاف ہی نکلتا ہے۔

۱...... ’’قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد‘‘

۲...... ’’انیٰ یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ‘‘ البتہ کفار مشرکین کے اکثر مقولے حکایۃً قرآن مجید میں درج ہوکر ان کے جوابات دیئے گئے ہیں جن کے یہ عقائد تھے کہ فرشتے معاذ اللہ خدا کی بیٹیاں ہیں۔ عزیر اور مسیح اس کے بیٹے ہیں۔ جیسا کہ آیات ذیل سے پایا جاتا ہے۔

۱...... ’’وقالوا اتخذ الرحمن ولداً سبحانہ بل عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون (الانبیاء:۲۶،۲۷)‘‘

۲...... ’’وقالوا اتخذ الرحمن ولداً لقد جئتھم شیئاً ادا تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولداً (مریم:۸۸تا۹۲)‘‘

۳...... ’’وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ (توبہ:۳۰)‘‘

پس اگر مرزا قادیانی نے کفار ومشرکین، یہود ونصاریٰ کے تتبع سے اپنی ذات کو بمنزلۃ ولدی کا لقب دیا ہو تو کچھ عجیب نہیں۔ مگر اس میں ایک اور مشکل مرزا قادیانی کو پیش آوے گی یعنی ان کو مشرکین کفار وغیرہ کا ساتھی اور ہم خیال بننا پڑے گا اور مرزائی ان کی تردید کا جو دعویٰ کر رہے ہیں وہ سراسر عبث اور فضول گنا جاوے گا۔

دوسرا الہام...... مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میری بی بی بیمار تھی۔ اس پر مجھے الہام ہوا کہ ’’میری بی بی تندرست ہوگئی۔‘‘ اس سے کئی احتمالات پیدا ہوتے ہیں۔

۱...... خداوند تعالیٰ کی ذات پاک کے لئے زوجہ کا خیال کرنا صریح شرک ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی آیت جو تمہید میں بیان کی گئی ہیں۔ صاف صاف روکتی ہیں۔ پس تعجب پر تعجب ہے کہ الہام نمبر۱ میں تو خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو اپنا متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) قرار دے اور الہام نمبر۲ میں مرزا قادیانی کی زوجہ کو اپنی زوجہ کہہ کر پکارے۔ یعنی اپنی بہو کو زوجہ کہے ’’تعالیٰ شانہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذباً (الکھف:۵)‘‘

۲...... خداوند تعالیٰ کے کلام پاک میں تناقض ہونا محال اور غیر ممکن ہے۔ حالانکہ ان دونوں الہاموں میں پایا جاتا ہے اور اگر مرزا قادیانی زوجتی سے اپنی زوجہ مراد لیں تو صحیح زوجتک الہام ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ ملہم خدا ہے نہ کہ مرزا قادیانی اور اگر مرزا قادیانی ہی ملہم اور ملہم ہیں تو یہ الہام نہیں بلکہ اضغاث احلام ہے۔ ایڈیٹر!

۳...... یہ الہامات آیات قرآنی کے صریح مخالف ہیں۔ جیسا کہ تمہید میں بیان کیا گیا۔
۴...... جب کہ بداہتہً ثابت ہے کہ یہ الہامات مثل دیگر مرزا قادیانی کے الہاموں کے خدا کا کلام نہیں تو اس بات کے ماننے میں ذرہ بھی تأمل نہیں کہ یہ الہامات سراسر شیطانی ہیں۔
۵...... اگر بفرض محال مرزا قادیانی کو خدا کا بیٹا کہا جاوے (حسب قرار داد الہام) تو مرزا قادیانی کی بی بی اس طرح خدا پر (معاذ اللہ) حلال ہو سکتی ہے۔ جیسے سورہ احزاب میں منہ بولے بیٹے کی بی بی کو پیغمبر خدا ﷺ پر خدا نے حلال کیا اور شاید حلال ہونے کی یہ وجہ بتادیں کہ چودھویں صدی میں خدا کے ہاں بیٹا (مرزا غلام احمد قادیانی) ہوگا اور اس کی بی بی سے یعنی بہو سے خدا نکاح کرے گا اور اس کو زوجتی کہے گا۔

مگر سورۂ احزاب والا معاملہ تو بعد طلاق صاف ہوا۔ یہاں مرزا قادیانی نے جب تک اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی تو خدا اس کو کیونکر زوجتی کہہ سکتا ہے؟ نتیجہ پر ظاہر ہے کہ یہ الہامات شیطانی ہیں۔ میں نے یہ دوسرا الہام صح زوجتی والا ایک مولوی صاحب کے آگے پیش کیا۔ انہوں نے جو جواب دیا وہ بھی اس مقام پر درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ مرزا قادیانی اس پر بھی غور فرما کر جواب تحریر فرمادیں گے۔ راقم: ع۔ع از سیالکوٹ

۳...... قادیانی کے شیطانی الہامات

جناب خان صاحب، وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، میں نے الحکم اخبار کی دونوں تحریروں کو بغور تمام دیکھا۔ ۲۴ رجنوری ۱۹۰۱ء میں تو اصح زوجتی (تذکرہ طبع سوم ص۴۰۳) مرقوم ہے اور ۲۴ رجنوری ۱۹۰۲ء میں صح زوجتی۔ دونوں الہاموں میں لفظاً اور معناً اختلاف ہے۔ اوّل میں ہمزہ استفہام ہے۔ دوسرے میں نہیں اور معنوں میں تو ایک عجیب وغریب تحیر عقلی پایا جاتا ہے۔ پہلے الہام کے یہ معنی ہیں کہ کیا میری زوجہ تندرست ہوگئی۔ دوسرے الہام کے یہ معنے ہوئے۔ ''میری زوجہ تندرست ہوگئی۔'' گویا پہلا جملہ انشائیہ ہوا اور دوسرا خبریہ مگر دونوں صورتوں میں ملہم کا کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ اگر الہام کنندہ خدا کو فرض کیا جاوے تو ظاہر ہے کہ وہ زوج اور ابن یعنی جورو اور بیٹے کے عیب سے بری اور منزہ ہے۔ چنانچہ وہ خود قرآن شریف میں فرماتا ہے:

۱...... ''وانہ تعالیٰ جد ربنا ما اتخذ صاحبۃ ولا ولداً (جن:۳)''
۲...... ''انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ (انعام:۱۰۱)''

اولی الابصار غور فرما سکتے ہیں کہ یہ نرا شرک اور الوہیت باری تعالیٰ کا انکار نہیں تو کیا ہے؟ اور اس پر ملہم (الہام کنندہ) کی بے خبری اور بے عملی کا یہ عالم ہے کہ اپنی زوجہ اور صاحبہ

مفروضہ کی صحت کا استفسار کرتا ہے۔ معلوم نہیں۔ استفسار قادیانی کے زعم میں خود بذاتہ قادیانی سے ہو یا کسی اور سے۔ کیا عجب ہے کہ قادیانی نے اپنے آپ کو اقانیم ثلاثہ کا ایک اقنوم تصور کر کے اپنے سے یہ استفسار سمجھا ہو۔ جیسا کہ اس شیطانی الہام کو بھی اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ ''انت بمنزلة ولدی '' یا کسی غیر سے استفسار کیا ہو جو ملاء اعلیٰ پر وزارت کی کرسی پر بیٹھ کر مشل خوانی کا حق رکھتا ہے۔ جس کی طرف سے مرزا قادیانی کے وارنٹ گرفتاری آ رہے ہیں۔ غیر استفہامی یعنی اختیاری صورت میں زوجہ کے عیب سے باوصف انکار کے الہام کنندہ نے اقرار کیا ہے اور یہ عجیب کیفیت ہے کہ الہام دادہ (قادیانی) تو اپنی زوجہ مریضہ کی صحت سے خوش ہوا اور الہام کنندہ (قادیانی) کا خدا اس کو اپنی زوجہ تصور فرما کر اس کی صحت کی قادیانی کو خبر دے۔ عجیب مغالطہ مناقشہ اور طرفہ معجون مرکب ہے۔ جس کی کیفیت اور مزاج سے مطلع ہونا محال ہے۔ اگر قادیانی اور اس کا کوئی پیرو اپنی تاویل لاطائل اور لنگڑے بازوؤں سے ہاتھ پاؤں مار کر کچھ بیان کرے تو ہم ایسی تاویل کے سننے کے بڑے مشتاق ہیں۔ گو وہ تاویل گنجی یا کانی یا لنجی ہی کیوں نہ ہو۔ علاوہ بریں الہام کنندہ (قادیانی کا خدا) زبان عربی سے بھی پرلے درجہ کا نابلد ہے اور اس کے محاورات اور قواعد صرف ونحو، بدیع ومعانی سے نرا کورا اور معرّا اور محض جاہل ہے جس کو اب تک یہ خبر بھی نہیں کہ یہ الہام یا اعتبار محاورہ عربی درست ہے یا غلط اور ملہم (قادیانی) بھی علیٰ ہذا القیاس بالکل ہی کودن اور ناواقف ہے جو الہام مذکور کی صحت وسقم میں تمیز نہ کر کے اپنے اخبار مورخہ ۲۴ رجنوری ۱۹۰۱ء اور ۲۴ رجنوری ۱۹۰۲ء میں اس لغو اور غلط الہام کو شائع کر کے خاص وعام میں رسوا اور ذلیل ہو رہا ہے اور اپنے مقرب حواریوں وغیرہ کی علمیت اور لیاقت کی قلعی کھلوا رہا ہے۔ کیونکہ یہ بات تو مشن اور بورڈ سکولوں کے طلبہ پر بھی مخفی نہیں کہ (زبان عربی میں) فاعل مونث حقیقی لفظی ہو تو جب اس کی طرف فعل منسوب کیا جاوے تو اس فعل کا مؤنث ہونا لازم وواجب ہوتا ہے۔ نہ کہ مذکر جیسے کہ دونوں اصح وصح والے مخدوش الہاموں میں منقول ہے۔ ''جس صورت میں فاعل مونث حقیقی ہو تو فعل کو ہمیشہ بصیغہ مؤنث لانا چاہئے۔'' (دیکھو کتاب مفتاح الادب حصہ سوم نحو ص ۱۸)

جب کہ زوجتی فاعل مونث حقیقی ہے تو چاہئے تھا کہ اس کا فعل مونث یعنی صحت زوجتی ہوتا۔ مگر چونکہ یہ ایک شیطانی الہام ہے۔ پس ان فاش او ور فحش غلطیوں سے اس کا مملو اور مشحون ہونا ضروری تھا۔ دوسرے پہلو پر اگر قادیانی یا اس کا کوئی معاون یہ کہے کہ دونوں الہاموں میں ضمیر ملہم (الہام کنندہ) کی جانب راجع ہے اور زوجہ مفعول ہے نہ کہ فاعل اور اعتراض مذکورہ سے کسی باطل حیلہ سے بچنا چاہے تو پھر بھی کبھی نجات اور مخلصی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس صورت میں استفہام

اور غیر استفہام کے مطالب قادیانی پر ظاہر کرنے لازم ہوں گے اور جب الہام ہے تو پھر استفہام کیسا اور پھر قیاس مذکورہ پر بھی قادیانی کی عربی دانی باطل ہو جائے گی۔ گویا اس کو فعل لازم اور متعدی کی تمیز حاصل نہ ہوگی۔ صح جو فعل لازمی ہے متعدی نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا کوئی مفعول بہ آ سکتا ہے اور نہ اس کا کوئی اسم مفعول غیر متعدی کے مستعمل ہو سکتا ہے۔ صح کا صفت مؤنث ہونا صحیح ہے۔ جیسا کہ حسن اور شرف لازمی افعال کا شریف اور حسین مستعمل ہے اور فعل لازمی کا اسم مفعول۔ صح میں ممیزہ کا قائل ہونا اور اس کا ملہم بنانا اور زوجتی کی مفعولیت کا اقرار کرنا دائرہ عقل ونقل سے خارج ہوگا۔

اگر قادیانی اصح کے ہمزہ کو ہمزہ استفہام نہ سمجھیں تو اس صورت میں صح زوجتی الہام کنندہ کا مقولہ ہی نہ رہا۔ بلکہ یہ مقولہ کودن قادیانی کا ہوا اور اگر اصح ماضی مانا جائے تو اصحاح باب افعال سے کلام عرب میں نہیں آیا۔ اگر اس لفظ کو اصح پڑھا جاوے جو صیغہ واحد متکلم کا ہے تو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ میں اپنی زوجہ کو صحت دیتا ہوں۔ اس صورت میں اس کے کلمہ کفر ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں۔ کیونکہ اگر یہ ملہم کا مقولہ ہوتا تو ملہم صاحب اگر قادیانی کا مقولہ ہے تو بھی کلمہ کفر ہے۔ کیونکہ صحت وسقم اڈیٹر۔ واہ مولانا کیا کہنا ہے آپ دونوں صاحبوں نے مل کر تو مرزا قادیانی کے ملہم کا بالکل جھونپڑا ہی کاٹ کر رکھ دیا۔ یہ الہام مرزاجی پر نہیں ہوا۔ بلکہ مرزاجی کی زوجہ ام المرزائین پر ہوا ہے۔ خود بدولت مرزاجی بھی نہیں سمجھے جاہل ہیں ''انت بمنزلۃ ولدی'' اقوال باب افعال سے ہے۔ یعنی تو پیدا کرنے والی میرے بیٹے کی ہے اور بیٹے مرزاجی ہیں۔ اب ذرہ زور سے خوشی میں ایک تو قہقہہ لگائیے۔ قہ...... قہ...... قہ...... قہقہہ۔

۴...... غلطی کا ازالہ

اس عنوان کا ایک اشتہار منجانب مرزا غلام احمد قادیانی خاک کی نظر سے گزرا۔ اس میں قادیانی نے اپنے متعلق کہا کہ میں نبی اور رسول ہوں اور میرے اس دعوے سے آنحضرت ﷺ کے خاتم نبوۃ ہونے کو صدمہ نہیں پہنچتا وہ یہی ہے کہ ہم کو فنافی الرسول کا مرتبہ حاصل ہے۔ یہ عاجز مرزا اور تمام مرزائیوں سے پوچھتا ہے کہ فنافی الرسول امر خیالی ہے یا واقعی۔ اگر خیالی ہے تو دعوے نبوت میں بھی خیال وگمان ہی ہوا اور اگر واقعی ہے تو یہ بتلانا ضروری ہے کہ فنا کی حالت میں مرزا کو رسول کریم ﷺ سے صرف عینیت من کل الوجوہ ہوئی ہے یا صرف اوصاف وعوارض آنحضرت ﷺ اور مرزا کے آپس میں متحد ہو گئے ہیں۔ جیسے ختم نبوت کی نقیض ہے ویسے ہی بوجہ دیگر باطل ہے۔ اوّل اس لئے کہ مرزا حضرت عبداللہ کا نطفہ نہیں۔ اور دوم اس لئے کہ اس کا نسب

آنحضرت ﷺ جیسا نہیں۔ رہا یہ کہ وہ باعتبار اوصاف مدعی عینیت ہے۔ یہ بھی مضحکہ طفلان سے کم نہیں۔ کیونکہ ایک شخص کے عوارض بعینہ دوسرے شخص میں ہرگز نہیں پائے جاتے۔ کہا ''لا یخفی علی العاقل'' باقی آئندہ۔ الراقم: ابوالحسن غلام مصطفیٰ الحنفی القاسمی الامرتسری

۵...... مرزا قادیانی سے فیصلہ

بارہا تجربہ ہو چکا ہے کہ جب مرزا قادیانی ہر طرح عاجز ہو جاتے ہیں تو مباہلہ کا اشتہار دیتے ہیں۔ مگر میدان میں نہیں آتے۔ الہام پارہ پارہ ہوگیا۔ جھوٹی نبوت کے پرخچے اڑ گئے۔ اب شحنہ ہند سے فیصلہ کرنے کا اعلان دیا ہے۔ اس معاملہ میں معاونان ضمیمہ کی عام رائے حسب ذیل موصول ہوئی ہے۔

اولاً...... مرزا قادیانی ضمیمے کے تمام اعتراضات کا معقول جواب دیں۔

دوم...... جب کہ تمام علمائے اسلام مرزا قادیانی کو بالاجماع کافر قرار دے چکے ہیں تو کیا ابھی فیصلہ ہو جانے میں کچھ شک ہے؟

سوم...... حضرت حاجی مولوی صوفی محمد عبدالحق صاحب سے مباہلہ کر کے جو کچھ مزہ چکھا اور اس کا جو کچھ مزید اثر ظہور میں آ رہا ہے کیا وہ عبرت کے لئے کافی نہیں؟

چہارم...... ملہمان متبعان کتاب وسنت نے جو آپ کے الہامات کو شیطانی قرار دیا تو ان کا کیا بگڑا جواب شحنہ ہند پر مباہلہ کی دھونس ڈالی جاتی ہے۔

پنجم...... مولوی فضل حق صاحب ایبٹ آبادی نے ہر طرح کا فیصلہ کرنے کا جو ڈنکے کی چوٹ تمام مرزائی شرائط قبول کر کے اعلان دیا ہے پہلے ان سے مباہلہ کیجئے۔ کپکپی کیوں چڑھ گئی؟

ششم...... جب کہ ازالہ اوہام ص۵۹۶، خزائن ج۳ ص۴۲۲ میں حضرت ابن مسعودؓ کی درخواست مباہلہ کو مرزا قادیانی سخت خطا قرار دے کر مباہلہ سے گریز کر چکے ہیں تو اب مباہلہ کی درخواست کیسی ہے یا تو پہلے جھوٹ بولا یا اب جھوٹ بولتا ہے۔ (عصاء موسیٰ ص۱۴۸) پھر تعزیرات کی دفعہ خلاف بیانی شحنہ کے اجلاس میں کیوں قائم نہ ہو۔ آج مثل پیش ہو کر حکم ہوا کہ وارنٹ گرفتاری بلا ضمانت جاری کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

۶...... بے معنی الہام

جس طرح ضمیمے نے مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں بند کر دیں اسی طرح انشاءاللہ تعالیٰ الہام بھی بند کیا جائے گا اور پھر نہ بانس رہے گا نہ بانسری اور پھنک ایک پھنک دو کو بھی شحنہ پھانک جائے گا۔ بس ٹٹرون ٹون مداری اور اس کی ڈگڈگی باقی رہ جائے گی۔ بے معنی الہامات کے جیسے

کچھ پرزے اڑے۔فی حلل الانبیاء کی جو کچھ چھاڑ ہوئی۔"اصح زوجتی "اور"انت بمنزلۃ ولدی" کی جو کچھ قلعی آج کے ضمیمے میں کھلی اس سے مرزا اور مرزائیوں کی آنکھیں کھل جائیں گی۔مرزا قادیانی کے خدا نے انت ولدی نہیں کہا۔کیونکہ اس کا ایک اکلوتا بیٹا (بزعم نصاری) پہلے ہی موجود تھا۔بلکہ بمنزلۃ ولدی کہا ظاہر ہے کہ اس سے اپنے پچھلے اکلوتے بیٹے کو بڑھایا اور لے پالک بیٹے (مرزا) کو گھٹایا۔کیونکہ نقل سے اصل ہمیشہ بڑھی رہتی ہے۔حالانکہ مرزا اپنے کو اکلوتے بیٹے سے بڑھاتا ہے اور اس کی ہر طرح توہین کرتا ہے۔گویا باپ بیٹوں میں تناقض ہے۔"ھذا شیئی عجاب "اگر مرزا کا خدا مرزا کو ولدی کہہ دیتا تو خرابی میں کون سا شہتیر ہو جاتا۔جب خدا کے ایک بیٹا ہو چکا ہے تو وہ دوسرے بیٹے کا ہونا کون سا خرق نیچر ہے۔ایک بیٹا جن کریا جنوا کر مرزا اور عیسائیوں کے خدا کا عین ہو جانا قیاس میں نہیں آتا۔بمنزلۃ ولدی سے مرزا قادیانی نے اپنے کو عیسائیوں کے عقیدے سے بچانا چاہا ہے۔مگر ولدی اور بمنزلۃ ولدی میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں ایک ہی ٹکسال کی گھڑت ہیں۔پھر دونوں فقرے کتنے بے جوڑ ہیں۔"انت بمنزلۃ ولدی" کے قضیہ حملیہ میں تو حمل صفت پر اور انت توحیدی وتفریدی میں حمل مصدر کا ذات پر ہے جو بالکل بے معنی ہے۔(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۱۴ر مارچ ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۱۱ کے مضامین

۱......	الشهادة الجلی فی اثبات لوازم النبی محقق گجراتی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... الشهادة الجلی فی اثبات لوازم النبی

نبوت اور اس کے لوازم

نبی کا لفظ نباء سے مشتق ہے۔نباء کے معنے خبر اور آگاہی کے ہیں۔قرآن مجید میں نباء کا اطلاق غیب کے متعلق ہوا ہے اور غیب سے کبھی تو حالات ماضیہ مراد لئے گئے ہیں اور کبھی مستقبلہ۔اللہ تعالیٰ کا مقصود انباء غیب سے یہ ہے کہ اس کے احکام کی عدم تعمیل کے جو نتائج پہلے لوگوں پر عائد ہوئے ہیں ان کو موجودہ اور آئندہ نسلوں کے واسطے کھول کر بیان کیا جائے تا کہ یہ

حالات انہیں صراط مستقیم پر چلنے میں ممد ومعاون ہوں اور اس وجہ سے مرنے کے بعد قیامت کے دن جو حالت ان کی ہونے والی ہے۔اس سے آگاہ اور خبردار ہو جائیں۔

آیات جن میں نبا کا اطلاق حالات ماضیہ پر ہوا ہے:

''کذالک نقص علیک من انباء ما قد سبق وقد اتینک من لدنا ذکراً، من اعرض عنه فانه یحمل یوم القیامة وزراً، خالدین فیه وساءلهم یوم القیامة حملاً (طٰہٰ)'' ﴿اسی طرح ہم واقعات گزشتہ تم کو سناتے ہیں اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے قرآن عطاء فرمایا جن لوگوں نے اس سے منہ پھیرا۔ قیامت کے دن وہ ایک بوجھ لادے ہوں گے۔اسی حال میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بوجھ قیامت کے دن ان کو بہت ہی گراں ہوگا۔﴾

''الم یاتکم نباء الذین کفروا من قبل فذاقو وبال امرهم ولهم عذاب الیم (التغابن:۵)'' ﴿کیا تم کو ان لوگوں کا حال نہیں پہنچا جنہوں نے پہلے کفر کیا۔ پھر اپنے اعمال کا مزہ چکھا اور ان کو عذاب دردناک ہوتا ہے۔﴾

آیات جن میں نباء کا اطلاق حالات مستقبلہ پر ہوا ہے:''فقد کذبوا بالحق لما جاءهم فسوف یاتیهم انباء ما کانوا به یستهزؤن الم یروا کم اهلکنا من قبلهم من قرن مکنّٰهم فی الارض مالم نمکن لکم وارسلنا السماء علیهم مدراراً وجعلنا الانهٰر تجری من تحتهم فاهلکناهم بذنوبهم وانشانا من بعدهم قرناً آخرین (الانعام)'' ﴿چنانچہ جب حق ان کے پاس آیا اس کو بھی جھٹلا ہی دیا۔ یہ لوگ جس چیز کی ہنسی اڑا رہے ہیں اس کی حقیقت ان کو معلوم ہو جائے گی۔ کیا ان لوگوں نے نظر نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کیا جن کی ہم نے ملک میں ایسی (مضبوط) جڑ باندھ دی تھی کہ ابھی تک تمہاری ایسی جڑ نہیں باندھی اور ہم نے ان پر موسلا دھار مینہ برسایا اور ان کے نیچے سے نہریں رواں کر دیں۔ پھر ہم نے ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو ہلاک کیا اور ان کے پیچھے اور امت نکال کھڑی کی۔﴾

''قل ما اسئلکم علیه من اجروما انا من المتکلفین ان هو الاّ ذکر للعلمین ولتعلمن نباه بعد حین (ص:۸۶تا۸۸)'' ﴿کہو کہ اس پر میں تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں اور نہ مجھ کو تکلف کرنا آتا ہے۔ یہ دنیا جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے اور بس اور کچھ دنوں پیچھے تم کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔﴾

قرآن کریم نے نبوت اور رسالت کے لوازم صاف صاف بتلا دیئے ہیں اور مثال

کے واسطے انبیاء کرام کے نام اوران کے مختصر حالات بھی ظاہر کردیئے ہیں۔اس موقعہ پران لوازم میں سے چند کے بیان پر اکتفاء کیا جائے گا۔

اوّل...... مدعی نبوت ورسالت پر وحی کا ہونا۔یہ وحی اسی قسم کی ہونی چاہئے جیسی انبیاء سابقین پر ہوتی رہی ہے۔دیکھو آیت ذیل ''انا اوحینا الیک کما اوحینا الیٰ نوح والنبیین من بعدہ واوحینا الیٰ ابراھیم واسماعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وعیسیٰ وایوب ویونس وھٰرون وسلیمٰن وآتینا داود زبوراً وسلاً قد قصصناھم علیک من قبل ورسلالم نقصصھم علیک وکلم اللہ موسیٰ تکلیماً (النساء:۱۶۳،۱۶۴) '' ﴿بیشک ہم نے وحی کی تجھ کو جیسے کہ وحی کی ہم نے نوح کواور نبیوں کواس کے بعد اور وحی کی ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اوراس کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کواور دی ہم نے داود کو زبور اور رسول ہیں کہ ہم نے ان کا حال اس سے پہلے تجھ پر بیان کیا اور رسول ہیں کہ ان کا حال ہم نے تجھ پر بیان نہیں کیا اور بات کی اللہ نے موسیٰ سے ایک طرح کی باتیں کرنا۔﴾

اس آیت میں جناب سید المرسلین کی وحی کی مثل وحی انبیاء سابقین اس واسطے کہا گیا ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ محض وحی کا ہونا نبوت اور رسالت کے واسطے کافی نہیں۔کیونکہ وحی کبھی شیطان کی طرف سے اس کے دوستوں کو بھی ہوتی ہے۔جس کی اطاعت انسان کو مشرک بنادیتی ہے۔دیکھو آیت ذیل:''وان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیاءھم لیجادلوکم وان اطعتموھم انکم لمشرکون (الانعام) '' ﴿اور شیاطین تواپنے ڈھب کے لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہی رہتے ہیں تا کہ تمہارے ساتھ کج بحثی کریں اوراگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو بلاشک تم (بھی) مشرک ہو۔﴾

کبھی وحی نیک عورتوں کو بھی ہوتی ہے اور وہ واقعی مکالمۂ الٰہی تک پہنچ جاتی ہے تو بھی وہ نبی نہیں ہو جاتیں۔چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کے ساتھ جو مکالمۂ الٰہی ہوا اس کا ذکر آیت ذیل میں ہے۔''واوحینا الیٰ ام موسیٰ ان ارضعیه فاذا خفت علیه فالقیه فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انارادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین (القصص:۷) '' ﴿اور ہم نے موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی بھیجی کہ ان کو دودھ پلاؤ۔پھر جب ان کی نسبت تم کو خوف ہو توان کو دریا میں ڈال دینا اور خوف نہ کرنا اور نہ رنج کرنا۔ہم ان کو پھر تمہارے پاس پہنچادیں گے اوران کو پیغمبروں میں سے بنائیں گے۔﴾

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کے ساتھ مکالمۂ الٰہی کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔ دیکھو آیت ذیل: ''فارسلنا الیها روحنا فتمثل لها بشراً سویاً (مریم:۱۷)'' ﴿پس ہم نے اپنے روح (القدس یعنی جبرائیل) کو ان کی طرف بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی شکل بن کر ان کے روبرو آ کھڑے ہوئے۔﴾

''فناداها من تحتها الّا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریاً وهزی الیک بجذع النخلة تساقط علیک رطباً جنیاً (مریم:۲۴،۲۵)'' ﴿پھر جبریل نے (چشمہ) کے تلے سے ان (مریم) کو آواز دی کہ آزردہ خاطر مت ہو۔ تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کھجور کی جڑ کو اپنی طرف ہلاؤ۔ تم پر پکی پکی کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔﴾

بااین ہمہ مکالمات الٰہیہ یہ معزز خواتین کبھی انبیاء کی فہرست میں شمار نہیں ہوئیں۔ باوجودیکہ کتاب اللہ نے ان مکالمات کی کھلے الفاظ میں تصدیق کی ہے۔

دوم...... یہ وحی نبی رسول کی قومی زبان میں ہونی چاہئے۔ کیونکہ ضرور ہے کہ نبی وحی کو خود سمجھ سکے۔ دیکھو آیت ذیل: ''وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه لیبین لهم (ابراهیم)'' ﴿اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اسی قوم کی زبان میں تاکہ ان کو سمجھائے۔﴾

اس التزام میں یہ ایک لطیف حکمت ہے کہ اگر وحی غیر زبان میں جس کو نبی بہ تکلف سمجھے یا بالکل نہ سمجھ سکے تو قطع نظر اس سے کہ یہ امر سراسر اغراض نبوت (ہدایت خلق) کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم کمال پر اعتراض لازم آتا ہے۔ جس کا ذکر آیات ذیل میں ہے۔ ''الله اعلم حیث یجعل رسالته (انعام:۱۲۴)'' ﴿اللہ خوب جانتا ہے کہ کس جگہ رکھے اپنی پیغمبری کو۔﴾ ''الله یصطفی من الملائکة رسلا ومن الناس ان الله سمیع بصیر (حج:۷۵)'' ﴿اللہ فرشتوں میں سے پہنچانے کے لئے انتخاب فرمالیتا ہے اور آدمیوں میں سے (بھی) اللہ سنتا دیکھتا ہے۔﴾

سوم...... مدعی نبوت یا رسالت کو اپنا دعویٰ صراحۃً وحی الٰہی سے پیش کرنا چاہئے اور اسی نبی کی وحی میں مخاطبین نبوت کو اس پر ایمان لانے کا حکم ہونا چاہئے اور ایمان لانے کا نتیجہ ظاہر ہونا چاہئے۔ کیونکہ جس حالت میں افضل الرسل کے واسطے یہ شرائط ضروری ہیں تو اور کون ان لوازم سے مستثنیٰ ہوسکتا ہے؟ اس کی تائید میں دیکھو آیات ذیل۔

آیت جس میں سرور عالم ﷺ نے رسالت کا دعویٰ کیا: ''قل یا ایها الناس انی

رسول الله اليکم جميعاً الذی له ملک السموات والارض لا اله الا هو يحيی ويميت فآمنوا بالله ورسوله النبی الامی الذی يؤمن بالله وکلماته واتبعوه لعلکم تهتدون (الاعراف:۱۵۸)" ﴿ کہہ دے (اے پیغمبر) کہ اے لوگو بے شک میں تم سب کے پاس اللہ کا پیغام لانے والا ہوں۔ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ کوئی معبود نہیں بجز اس کے جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ پھر ایمان لاؤ اس پر اور اس کے کلام پر اور اس کی تابعداری کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔﴾

آیت جس میں انکار نبوت پر سزا تجویز کی گئی ہے: "قل يا ايها الناس انما انا لکم نذير مبين فالذين آمنوا وعملوا الصلحات لهم مغفرة ورزق کريم والذين سعوا فی آياتنا معاجزين اولئک اصحاب الجحيم (الحج:۴۹تا۵۱)" ﴿(اے پیغمبران لوگوں سے) کہو کہ لوگو! میں تو تم کو کھلم کھلا (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں اور بس پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے (اس کے صلے میں) ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی اور جو لوگ ہماری آیتوں کی ہرانی جتانی کرتے رہتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔﴾

چہارم...... اس وحی میں مدعی نبوت ورسالت کا نام اور درجہ بالصراحت ہونا چاہئے۔ اس ضرورت کو اس حد تک تسلیم کیا گیا ہے کہ وحی مسلمہ (قرآن کریم) میں اس جامع کمالات انسانی وچشمہ فیوض رحمانی کے اسم گرامی کو بھی نہ بالکنایہ بلکہ بالصراحۃ بار بار بیان کیا گیا ہے۔ دیکھو آیات ذیل:

"وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (آل عمران:۱۴۴)"
﴿اور محمد اور کچھ نہیں مگر ایک پیغمبر ہے۔ بیشک اس سے پہلے بھی پیغمبر گزرے ہیں۔﴾

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبيين (الاحزاب:۴۰)" ﴿محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور (سب) پیغمبروں کے آخر میں ہیں۔﴾

"والذين آمنوا وعملوا الصلحات وآمنوا بما نزل علی محمد وهو الحق من ربهم کفر عنهم سيآتهم واصلح بالهم (محمد:۲)" ﴿اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے اور جو محمد پر نازل ہوا ہے اس پر (بھی ایمان لائے) اور وہ برحق ہے ان کے پروردگار کی طرف سے ہے۔ خدا نے ان کے گناہ ان سے اتار دیئے اور ان کی حالت (بھی) درست کر دی۔﴾

پنجم...... ایسے نبی یا رسول کے پاس ایک کتاب منزل من اللہ ہونی چاہئے جو مخاطبین کے

اختلافات کا فیصلہ کرنے والی ہو اور انسانی جماعت کو اس پر عمل کرنے کی صورت میں عدل پر قائم رکھنے والی ہو۔ دیکھو آیات ذیل۔

آیت جس میں نبی کے ساتھ کتاب کا ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے: ''کان الناس امة واحدة فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين وانزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه (البقره: ۲۱۳)'' ﴿سب آدمی ایک گروہ تھے۔ پھر بھیجا اللہ نے نبیوں کو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ برحق کتاب اتاری تاکہ لوگوں میں اس بات میں جس میں وہ مختلف ہو گئے ہیں حکم دیں۔﴾

آیت جس میں رسول کے ساتھ کتاب کا ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے: ''لقد ارسلنا رسلنا بالبيّنات وانزلنا معهم الكتاب والميزان ليقوم الناس بالقسط (الحديد: ۲۵)'' ﴿ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلے کھلے معجزے دے کر بھیجا اور ان کی معرفت کتابیں اتاریں اور پیمانہ (حق و باطل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔﴾

ان آیات میں جو کتاب کا لفظ ہے۔ اس کی نسبت کئی مفسروں نے صاف لکھ دیا ہے کہ اس سے ہر نبی کے واسطے کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ اس موقعہ پر صرف ایک مفسر کی رائے کا لکھ دینا کافی ہوگا۔ وہو ہذا! ''قال القاضى ظاهر هذه الآية يدل على انه لا نبى الامعه كتاب منزل فيه بيان الحق طال ذالك الكتاب ام قصرودون ذالك ام لم يدون وكان ذالك الكتاب معجزا اولم يكن كذالك لان كون الكتاب منزلا معهم لا يقتضى شيئاً من ذالك (تفسیر کبیر ج۲ آیت ۲۰۹)''

ششم...... وہ کتاب منزل من اللہ اختلافات سے پاک ہو اور وحی انبیاء سابقین کی مصدق ہو، کہ اس کے برخلاف یہی معیار قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے کا زمان رسالت سرور عالم ﷺ میں پیش کیا گیا تھا۔ دیکھو آیات ذیل: ''افلا يتدبرون القرآن ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراً (النساء: ۸۲)'' ﴿پھر کیا وہ نہیں سمجھتے قرآن کو اور اگر خدا کے سوا اور کسی کے پاس سے ہوتا تو وہ بیشک اس میں بہت اختلاف پاتے۔﴾

''وانزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقاً لما بين يديه من الكتاب ومهيمنا عليه (المائدة: ۴۸)'' ﴿اور بھیجی ہے۔ ہم نے تیرے پاس کتاب برحق۔ سچا بتاتی ہے۔ اس کو جو اس کے آگے ہے کتاب سے (یعنی تورات وانجیل سے) اور اس کی محافظ ہے۔﴾

ہفتم...... نبی یا رسول کو لازم ہے کہ وحی الٰہی کو بلاکم وکاست لوگوں کو پہنچاوے۔ اگر ایسا نہ کرے تو

اپنے درجے سے گر جاتا ہے۔ دیکھو آیت ذیل جس میں رسول اکرم ﷺ مخاطب ہیں۔

"یاایھا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلّغت رسالته واللہ یعصمک من الناس (المائدہ:۶۷)" ﴿اے پیغمبر پہنچا دے (لوگوں میں) جو کچھ کہ بھیجا گیا ہے تیرے پاس تیرے پروردگار سے اور اگر تو نہ کرے تو تو نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ بچائے گا تجھ کو آدمیوں سے۔﴾

"وما کان لنبی ان یغل ومن یغلل یات بما غل یوم القیٰمة ثم توفی کل نفس ماکسبت وھم لا یظلمون (آل عمران:۱۶۱)" ﴿اور کسی نبی کے لائق نہیں کہ غبن کرے گا آئے گا اس چیز سمیت جس کو غبن کیا ہے۔ قیامت کے دن پھر پوری دی جائے گی (سزا) ہر ایک شخص کو اس کی جو اس نے کمایا ہے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔﴾

ہشتم...... (الف) نبی کی عملی زندگی قوم کے واسطے ایک مثال قابل اتباع ہونی چاہئے۔

(ب) اس کا قول اور فعل مطابق ہونا چاہئے۔

(ج) اس کو خود احکام الٰہی کا سب سے اوّل پابند ہونا چاہئے۔

دیکھو ان تینوں امور کے متعلق آیات ذیل:

الف...... "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم (آل عمران:۳۱)" ﴿کہہ دے (اے پیغمبر) کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ اللہ تم کو دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخش دینے والا ہے بڑا مہربان۔﴾

ب...... "یاایھا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتاً عنداللہ ان تقولوا ما لا تفعلون (الصف:۲،۳)" ﴿مسلمانو! تم ایسی بات کیوں کہہ بیٹھا کرتے ہو جو تم کر کے نہیں دکھاتے۔ اللہ کو سخت ناپسند ہے کہ کہو اور کرو نہیں۔﴾

ج...... "ثم جعلناک علی شریعة من الامر فاتبعھا ولا تتبع اھوآء الذین لا یعلمون (الجاثیہ:۱۸)" ﴿پھر ہم نے تم کو دین کی شریعت سے لگا دیا ہے۔ تو تم اسی پر چلے جاؤ اور ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو جن کو علم نہیں۔﴾

"قل انی امرت ان اعبداللہ مخلصاله الدین وامرت لان اکون اوّل المسلمین قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم (الزمر:۱۱تا۱۳)" ﴿کہو کہ مجھ کو حکم ملا ہے کہ میں خالص خدا کی فرمانبرداری کو مدنظر رکھ کر اسی کی عبادت کیا کروں اور

(نیز) مجھ کو یہ حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں۔ کہو کہ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے۔﴾

نہم...... نبی کے لئے اپنی زندگی کے ہر حصہ میں صادق ہونا شرط ہے۔ جناب اصدق الصادقین ﷺ نے اپنی نبوت ورسالت کی حقانیت کا مدار علیہ یہ نشان عظیم بھی قرار دیا ہے۔ دیکھو آیات ذیل: ”قل لو شاء اللہ ماتلوتہ علیکم ولا ادراکم بہ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون فمن اظلم ممن افتریٰ علیٰ اللہ کذبا او کذّب بآیاتہ انہ لا یفلح المجرمون (یونس:۱۶،۱۷)“ ﴿کہہ دے (اے پیغمبر) اگر چاہتا اللہ تو میں نہ پڑھتا تمہارے سامنے اور (خدا) تم کو اس سے خبردار نہ کرتا۔ پھر بے شک میں رہا تم میں ایک عمر اس سے پہلے کیا تم نہیں سمجھتے۔ پھر کون بڑا ظالم ہے۔ اس شخص سے جو باندھ لیوے اللہ پر جھوٹ یا جھٹلاوے اس کی نشانیوں کو ٹھیک بات یہ ہے کہ نہیں فلاح پائیں گے گنہگار۔﴾

دہم...... نبی یا رسول کی دعوت حکمت اور مواعظ حسنہ پر مبنی ہونی چاہئے نہ کہ سختی پر اور اگر جدال کی صورت پیش آجائے تو مستحسن طریق اختیار کرنا چاہئے۔ دیکھو آیات ذیل: ”ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین (النحل:۱۲۵)“ ﴿بلا اپنے پروردگار کی راہ کی طرف حکمت اور نیک نصیحت کے ساتھ اور بحث کران سے اس طریق میں کہ وہی سب سے اچھا ہے۔ بیشک تیرا پروردگار وہ خوب جاننے والا ہے۔ اس کو جو گمراہ ہوا اور وہ خوب جاننے والا ہے راہ پانے والوں کو۔﴾

”ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم (الانعام)“ ﴿اور مت گالی دو ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں (اور کسی کو) اللہ کے سوا پھر وہ اللہ کو گالی دیں گے بے سمجھے۔﴾

”اذھبا الیٰ فرعون انہ طغیٰ فقولا لہ قولاً لینا لعلہ یتذکر او یخشی (طٰہٰ:۴۳،۴۴)“ ﴿دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے۔ پھر اس سے نرمی سے بات کرو شاید وہ سمجھ جائے یا (ہمارے عتاب سے) ڈرے۔﴾

یازدہم...... احکام الٰہی کی تبلیغ کرنے اور وحی الٰہی کو سنا دینے سے نبی یا رسول کا فرض پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے منصب عالی کو قوم کے تسلیم کرنے یا نہ کرنے سے کوئی تعلق نہیں۔

”فھل علی الرسل الا البلاغ المبین (النحل:۳۵)“ ﴿پھر رسولوں پر کچھ ذمہ

نہیں بجز صاف صاف (حکم) پہنچا دینے کے۔﴾

''فلعلک باخع نفسک علیٰ آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفاً انا جعلنا ما علی الارض زینة لھا لنبلوھم ایھم احسن عملاً (الکھف:۶،۷)'' ﴿(اے پیغمبر) اگر (یہ لوگ) اس بات کو نہ مانیں تو شاید تم مارے افسوس کے ان کے پیچھے اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے جو (کچھ) زمین پر ہم نے اس کو زمین کی رونق (کا موجب) بنایا ہے۔ تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔﴾

''انا انزلنا علیک الکتاب للناس بالحق فمن اھتدیٰ فلنفسه ومن ضلّ فانھا یضل علیھا وما انت علیھم بوکیل (الزمر:۴۱)'' ﴿بیشک (یہ) کتاب ہم نے لوگوں کے (فائدے کے) لئے تم پر اتاری ہے (اور) اس میں (دین) حق (کی تعلیم) ہے جو روبراہ ہوا وہ اپنے خاص (بھلے کے) لئے اور جو بھٹکا تو اس کے بھٹکنے کا وبال (بھی) اسی پر (پڑے گا) اور تم کچھ ان کے وکیل تو ہو نہیں۔﴾

دوازدہم...... تبلیغ کے بعد نبی یا رسول کا کام یہ ہے کہ صبر کے ساتھ (بغیر کسی قسم کے مضطربانہ جوش کے) مخالفین اور موافقین کے افعال ذمیمہ اور اعمال حسنہ کے نتیجے دیکھے۔ کیونکہ قانون الٰہی یہ ہے کہ اس کے فرمانبرداروں کی عزت ہوتی ہے اور نافرمانوں کو ذلت ملتی ہے۔ دیکھو آیات ذیل:''واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیھم ولاتک فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون (النحل:۱۲۷،۱۲۸)'' ﴿اور صبر کر اور نہیں تیرا صبر مگر اللہ کی مدد سے اور مت غم کھا ان پر اور مت ہو تنگ دل اس سے جو وہ مکر کرتے ہیں۔ بےشک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیز گار ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکی کرنے والے ہیں۔﴾

''فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل ولا تستعجل لھم کانھم یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا الا ساعة من نھار بلغ فھل یھلک الا القوم الفاسقون (الاحقاف:۳۵)'' ﴿(اے پیغمبر) جس طرح (اور) ہمت والے پیغمبروں نے (ایذاؤں پر) صبر کیا تم بھی صبر کرو اور ان کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ مچاؤ جس دن (قیامت کو) دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو (ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ) گویا وہ (دنیا میں) بہت رہے ہوں گے تو (سارے) دن میں سے ایک گھڑی بھر (لوگوں کو حکم خدا کا) پہنچانا تھا سو پہنچا دیا گیا۔ سو (اب اس کے بعد جو) لوگ نافرمان ہوں گے وہی ہلاک ہوں گے۔﴾

"وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون (المنافقون:۸)" ﴿حالانکہ (اصلی) عزت اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کی ہے مگر منافق (اس بات سے) واقف نہیں۔﴾

قرآن کریم نے آئندہ نبوت اور صحف آسمانی کی ضرورت کو اعلان عام کے ذریعے سے رفع کر دیا ہے۔ آئندہ نبی کی ضرورت تو اس طرح پر اٹھا دی گئی ہے کہ جناب سرور کائنات ﷺ کی رسالت کے مقاصد کسی خاص قوم میں محدود نہیں رکھے۔ بلکہ وہ تمام انسانوں کے واسطے ہیں اور آئندہ صحف آسمانی کی ضرورت کو اس طرح رفع کیا ہے کہ وہ کتاب جو اس ہادی عالم ﷺ پر اتاری گئی ہے۔ انسان کی جسمانی اور روحانی فلاح کے واسطے کافی ووافی ہے۔ اس کی موجودگی میں کسی اور صحیفہ کا خواہشمند ہونا ایک خطرناک اور قابل ملامت خواہش ہے۔

آیات جن میں آئندہ نبی کی ضرورت کو رفع کیا گیا ہے:

"وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیراً ونذیراً ولکن اکثر الناس لا یعلمون (السبا:۲۸)" ﴿اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو تمام (دنیا کے) لوگوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے کہ (ان کو ایمان لانے پر ہماری خوشنودی کی) خوشخبری سنا دو اور (کفر کرنے پر ہمارے عذاب سے) ڈرا دو مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔﴾

"ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب:۴۰)" ﴿محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور سب پیغمبروں کے آخر میں ہیں۔﴾

آیات جن میں آئندہ صحف آسمانی کی خواہش کو ایک خطرناک خواہش بتلایا گیا ہے۔

"فما لھم عن التذکرۃ معرضین کانھم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ بل یرید کل امری منھم ان یوتیٰ صحفاً منشرۃ کلا بل لا یخافون الآخرۃ کلا انہ تذکرۃ فمن شاء ذکرہ (المدثر:۴۹تا۵۵)" ﴿(مگر) ان لوگوں کو کیا (بلا مار گئی) ہے کہ نصیحت سے اس طرح روگردانی کرتے ہیں کہ گویا وہ (جنگلی) گدھے ہیں (اور) شیر (کی صورت) سے بدک کر بھاگتے ہیں۔ بلکہ ان کے تو یہ حوصلے ہیں کہ ان میں سے ہر شخص کو کھلے ہوئے آسمانی صحیفے دیئے جائیں سو یہ تو ہونا نہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ یہ لوگ) آخرت ہی سے نہیں ڈرتے۔ سو یہ جھک مارنے کی بات ہے۔ کیونکہ یہی قرآن (سراسر) نصیحت ہے تو جو چاہے اس کو سوچے (سمجھے)۔﴾

محقق گجراتی!

ایڈیٹر...... سبحان اللہ! مولانا محقق گجراتی نے کس تحقیق اور ترتیب وتہذیب سے کلام مجید کی آیات کا انتخاب پیش کیا ہے اور کیسا صاف وشفاف جھلکتا ہوا آئینہ مرزا اور مرزائیوں کو دکھایا ہے کہ صل علی، مگر وہاں تو خدا کی عنایت سے بے کی پھوٹے ہوؤں چوپٹ اندھوں کی محفل ہے۔ وہ جب خود نبی امی خاتم المرسلین ﷺ کو نہیں مانتے تو جو قرآن ان پر نازل ہوا ہے اسے کیوں ماننے لگے۔ ہاں! ان آیات کو مانیں گے جن کی نسبت یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کے باب میں نازل نہیں ہوئیں۔ بلکہ میرے باب میں نازل ہوئی ہیں۔ یہ منہ اور گرم مسالا۔ یہ مشقنی اور روغن بادام میں دم کئے ہوئے پلاؤ کا منہا منہ بھرا ہوا تو برا۔ چند گدھے راتب اور آزوقہ نہ دیں تو بے گھانس دانے ٹاپتے پھریں اور طویلے کے عراقیوں میں کنوتیاں دبا دبا کر وہ لتیا جو ہو کہ گھنٹوں مزہ آ جائے اور وہ فرمائشی دولتیاں اور پشتکین جھاڑی جائیں کہ اگاڑی پچھاڑی تھامنی دوبھر ہو جائے۔ پھر کانا ٹٹو اور بدھو نفر ہی رہ جائے اور سب اڑنچھو ہو جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ
۲۴؍مارچ ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر۱۲ کے مضامین

۱......	خدا پر قادیانی بہتان	اد گجراتی!
۲......	ایں گل دیگر شگفت	امام دین از لاہور!
۳......	ہم مرزا قادیانی کے خدا کا الہام بند کر دیں گے	مولانا شوکت اللہ!
۴......	نشان آسمانی	

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱...... خدا پر قادیانی بہتان

عبدالکریم نے ۱۴؍فروری ۱۹۰۲ء کے اخبار الحکم میں پورے نو کالم مندرجہ عنوان مضمون کے جواب میں لکھے ہیں۔ یہ مکالمہ سید محمد عمر صاحب گجراتی اور برہان الدین مرزائی کے مابین ہوا تھا اور ہمیں اور مولانا شوکت مجدد السنہ مشرقیہ کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔ مگر عبدالکریم ہم کو برا بھلا بکنے کے لئے اسے ہماری طرف منسوب کرتا ہے۔ جواب یوں تو شیطان کی آنت کی طرح بہت طویل ہے۔ مگر پڑھ کر دیکھو تو کوہ کندن وکاہ برآوردن والی مثل صادق آتی ہے۔

از برون چون گور کافر پر خلل   وز اندرون قہر خدائے عزوجل

عبدالکریم کے اس جواب کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱...... گالیاں اور برے الفاظ سے خطاب جو تسامِ ازل نے مرزائیوں کو نصیب کیا ہے، پورے تین کالم۔

۲...... مرزا کے شیطانی الہامات، ۲ کالم۔

۳...... مولویوں اور مرزائیوں کے ناموں کی فہرست، ۳ کالم۔

۴...... مباہلہ کی درخواست اور المنار ولسان العرب کی عبارت، ۴ کالم۔

یہ تحریر ہم نے اس بزرگ کو پڑھ کر سنادی جس نے میاں برہان الدین جہلمی (قادیانی) سے مکالمہ کیا تھا۔ جس میں برہان الدین مذکور کو منہ کی کھانی پڑی۔ اس بزرگ نے صاف کہہ دیا کہ عبدالکریم نے بیشک وہاں تک کا زور لگایا مگر بھساک سے ولدل میں بیٹھ گیا اور نہ نکل سکا۔ اعتراض یہ تھا کہ لفظ محمد کا اطلاق خداوند تعالیٰ کی پاک ذات کے سوا قرآن مجید میں کسی اور پر بھی ہوا ہے یا نہیں اور پھر اس حالت میں کہ خاص خدائے تعالیٰ (معاذ اللہ) کسی کی حمد گاتا ہو۔

۱...... عبدالکریم لکھتا ہے کہ ”محمد صیغہ مبالغہ کا ہے (یہ کون سے جونپوری قاضی کی لال کتاب میں لکھا ہے۔ ایڈیٹر) جس کے معنے ستودہ شدہ کے ہیں۔“ سبحان اللہ کیا کہنا! آپ اتنا بھی نہیں سوچ سکتے کہ یہ مبارک اسم (محمد) قرآن مجید میں گرامر کے صیغے چھانٹنے کے لئے نہیں دیا گیا۔ بلکہ اسم معرفہ کی حیثیت سے وارد ہوا ہے اور قرآن مجید میں چار جگہ یہ پیارا نام موجود ہے۔

۱...... ”وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل (آل عمران:۱۴۴)“

۲...... ”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النّبیین (الاحزاب:۴۰)“

۳...... ”محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار (الفتح:۲۹)“

۴...... ”والذین آمنوا وعملوا الصلحات وآمنوا بما نزّل علی محمد وهو الحق من ربهم (محمد:۲)“

ان چاروں آیات میں لفظ محمد صاف صاف اسم معرفہ ہے اور وہی مبارک اور مقدس اسم ہے جو آنحضرت ﷺ کے والدین نے تولد کے وقت رکھا تھا۔ جیسے دیگر انبیاء علیہم السلام کے نام قرآن شریف میں موجود ہیں۔ یعنی آدم، موسیٰ، عیسیٰ، نوح، یوسف، یعقوب، یونس، ایوب،

ابراہیم، اسماعیل، اسحاق (علیہم السلام) وغیرہ اور جیسے کل دنیا اپنی اولاد کے نام دوسروں سے تمیز کرنے کے لئے رکھ دیتی ہے اور یہ نہیں جانتی کہ یہ بچے آخر کو اولیاء ہوں گے یا انبیاء یا سلاطین وامراء۔ پس ان اسماء معرفہ کی گرامر چھانٹنا اور ان کے صیغے نکالنا خداوند تعالیٰ کا مطلب ہے۔ نہ ان ناموں کے رکھنے والوں کا۔ کیا عبدالکریم ان چاروں آیتوں میں سے کسی آیت کے معنے اپنے مدعا کے موافق کر سکتے ہیں۔ مثلاً پہلی آیت کو ہی لو جس کے یہ معنی ہوں گے۔ ''سوا اس کے نہیں کہ محمد ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔'' یا بقول عبدالکریم یہ معنے (سوا اس کے نہیں کہ ستودہ شدہ ایک رسول ہے اور اس کے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں) ایسا ہی باقی تین آیتوں کی نسبت قیاس کر لو۔ مرزائے قادیانی جو چند مشربوں کے تتبع سے ناموں کی فلسفی اور گرامر چھانٹتے ہیں تو یہ سراسر بے محل ہے۔ علی ہذا سورۃ صف میں بھی لفظ احمد اسم معرفہ ہے۔ مرزا قادیانی کہہ دیں گے کہ سورہ صف خاص میری نسبت نازل ہوئی ہے اور وہ اسم معرفہ احمد نہیں غلام احمد بیگ میں ہوں۔ عبدالکریم اور اس کا مرشد کیا ایسے اسماء کے پیش کرنے سے بری الذمہ ہو سکتے ہیں کہ فی الحقیقت خداوند تعالیٰ (معاذ اللہ) عرش بریں پر ہر وقت مرزا کی تعریف وتوصیف اور حمد گانے میں رطب اللسان اور عذاب البیان ہے۔ ''کبرت کلمة تخرج من افواههم''

ہم ان سب آیات کو جن میں حمد کا لفظ خاص خدا کے واسطے ہے آگے چل کر ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ عبدالکریم کو مناسب ہے کہ قرآن شریف سے ہی کوئی ایسی آیت پیش کرے جس سے یہ پایا جاتا ہو کہ خداوند تعالیٰ مرزا یا کسی اور کی حمد کرتا ہے۔ (جب مرزا اور مرزائیوں کا اپنے اصول پر ایمان ہے کہ قرآن کے مقابلہ میں کوئی حدیث یا کسی کا قول نہ مانا جائے گا تو اب لفظ حمد کے بارہ میں کوئی حدیث یا کوئی قول پیش کرنا آپ اپنے کان اینٹھنا ہے۔ ایڈیٹر)

وہ آیات قرآنی جن میں حمد کا لفظ صرف خدا کے لئے ہے۔

۱...... ''الحمد لله رب العلمين (الفاتحه: ۱)''

۲...... ''الحمدلله الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور (الانعام: ۱)''

۳...... ''وقالو الحمدلله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله (الاعراف: ۴۳)''

۴...... ''وآخر دعواهم ان الحمدلله رب العالمين (یونس: ۱۰)''

۵...... ''الحمدلله الذی وهب لی علی الکبر اسماعيل واسحاق (ابراهيم: ۳۹)''

۶...... ''الحمدلله بل اکثرهم لا يعلمون (النحل: ۷۵)''

۷...... ”وقل الحمدللہ الذی لم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریک فی الملک الآیہ (بنی اسرائیل: ۱۱۱)“

۸...... ”الحمدللہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا (الکہف: ۱)“

۹...... ”فقل الحمدللہ الذی نجنا من القوم الظالمین (المؤمنون: ۲۹)“

۱۰...... ”ولقد اتینا داؤد وسلیمان علما وقالا الحمدللہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المومنین (النمل: ۱۵)“

۱۱...... ”قل الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰے (النمل: ۵۹)“

۱۲...... ”وقل الحمد للہ الآیہ (النمل: ۹۳)“

۱۳...... ”وهو اللہ لا الہ الا هو لہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ (القصص: ۷۰)“

۱۴...... ”قل الحمد للہ بل اکثرهم لا یعقلون (العنکبوت: ۶۳)“

۱۵...... ”ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون (الروم: ۱۸)“

۱۶...... ”قل الحمد للہ بل اکثرهم لا یعلمون (لقمان: ۲۵)“

۱۷...... ”الحمدللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض ولہ الحمد فی الآخرۃ وهو الحکیم الخبیر (سبا: ۱)“

۱۸...... ”الحمدللہ فاطر السموات والارض (فاطر: ۱)“

۱۹...... ”وقالوا الحمدللہ الذی اذهب عناالحزن (فاطر: ۳۴)“

۲۰...... ”الحمدللہ بل اکثرهم لا یعلمون (الزمر: ۲۹)“

۲۱...... ”وقالوا الحمدللہ الذی صدقنا وعدہ (الزمر: ۷۴)“

۲۲...... ”یسبحون بحمد ربهم وقضی بینهم بالحق وقیل الحمدللہ رب العالمین (الزمر: ۷۵)“

۲۳...... ”الحمد رب العالمین (المؤمنون: ۶۵)“

۲۴...... ”فللّٰہ الحمد رب السموات ورب الارض ورب العالمین (الجاثیہ: ۳۶)“

۲۵...... ”لہ الملک ولہ الحمد وهو علیٰ کل شئ قدیر (التغابن: ۱)“

۲۶...... ’’فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمدللہ رب العالمن (الانعام:۴۵)‘‘

۲۷...... ’’والحمد للہ رب العالمین (الصّٰفّٰت:۱۸۲)‘‘

۲۸...... ’’فسبح بحمد ربک وکن من الساجدین (الحجر:۹۸)‘‘

۲۹...... ’’فاصبر علی ما یقولون وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا (طٰہٰ:۱۳۰)‘‘

۳۰...... ’’انما یؤمن بآیاتنا الذین اذا ذکرّوا بھا خرّوا سجداً وسبحوا بحمد ربھم وھم لا یستکبرون (السجدۃ:۱۵)‘‘

۳۱...... ’’الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم ویؤمنون بہ (المؤمن:۷)‘‘

۳۲...... ’’فاصبر ان وعداللہ حق واستغفرلذنبک وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار (المؤمن:۵۵)‘‘

۳۳...... ’’والملائکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض (الشوریٰ:۳)‘‘

۳۴...... ’’وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب (ق:۳۹)‘‘

۳۵...... ’’واصبر لحکم ربک فانک باعیننا وسبح بحمد ربک حین تقوم (الطور:۴۸)‘‘

۳۶...... ’’فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا (النصر:۳)‘‘

۳۷...... ’’ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک (البقرہ:۳۰)‘‘

۳۸...... ’’ویسبح الرعد بحمدہ (الرعد:۱۳)‘‘

۳۹...... ’’وان من شیٔ الا یسبح بحمدہ (بنی اسرائیل:۴۴)‘‘

۴۰...... ’’یوم یدعوکم فتستجیبون بحمدہ وتظنون ان لبثتم الاقلیلاً (بنی اسرائیل:۵۲)‘‘

۴۱...... ’’وتوکل علی الحی الذی لا یموت وسبح بحمدہ (الفرقان:۵۸)‘‘

باقی رہا جری اللہ والا شیطانی الہام اس کی قلعی کھولنے اور دھجیاں اڑانے میں مولانا شوکت نے کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور ہر ایک پہلو سے اس کو لچر اور پوچ ثابت کر دیا ہے۔ اس کی نسبت کچھ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

قادیانی جو اپنی مزخرفات پر ایمان رکھتا ہے تو اختیار ہے کہ اپنی وحی کو قرآن جانے یا اس سے بڑھ کر مانے۔ مگر قرآنی آیات تو ایسی شیطانی وحی پر لعنت بھیجتی ہیں۔

اگر مولوی محمد حسین بٹالوی نے دھوکا اور فریب کھا کر براہین احمدیہ جیسی لغو اور بیہودہ کتاب کا ریویو کیا تو اس کے کفارہ میں قادیانی مشن کا بھی سرے سے بھانڈا پھوڑا اور ایسی گندی اور پراز الحاد کتاب پر سینکڑوں دفعہ تھوکا اور جھوٹے کو گھر تک پہنچا کر چھوڑا۔ علاوہ بریں مولوی محمد حسین جو معمولی مولویوں میں سے ہے ہم اس کی اتنی ہی مدح کر سکتے ہیں کہ قادیانی گورکھ دھندے سے سستا چھوٹا اور اس کا ایمان سلامت رہا۔

عبدالکریم ہم کو مباہلہ کے لئے طلب کرتا ہے۔ ہم صاف کہتے ہیں کہ جس نے ''یحمدک اللہ من عرشہ'' والے شیطانی الہام پر ضمیمہ میں جرح کی تھی وہ ایک سید آل رسول ہے اور پہلے ہی سے ہم کو مرزا کے کوڑھی ہونے کی خبریں دور دور سے پہنچ رہی ہیں۔ اگر سید آل رسول سے آپ نے مباہلہ کی ٹھانی تو رہی سہی جماعت کا بھی یہی حال ہوگا اور ہم کو تو قادیانی کی مکاری اور افتراء علی اللہ کا پورا یقین ہو چکا ہے۔ پس جس کو آپ کے مشن پر حسن ظن ہے یا جو آپ کی طرح کوڑھی ہو اس سے مباہلہ کرو۔ عبدالکریم نے ناحق اتنے مرزائیوں کے نام لکھ کر اپنے اخبار کا منہ کالا کیا۔ اگر اتنے مولوی تمہارے قبضہ میں ہیں تو آج تک اس قصیدہ کی غلطیاں کیوں کسی نے نہ نکالیں۔ ویسا لکھنا تو آپ لوگوں سے کہاں ہوسکتا ہے۔ وہ قصیدہ ہمارے مولانا شوکت نے بطور تحدی ضمیمہ میں دیا تھا اور قادیانی کی عربی، فارسی اور اردو نظموں کی جو درگت مولانا موصوف نے اخبار شحنہ ہند میں کئی ماہ تک کی اور قادیانی کو ایک کودن اور طفل مکتب ثابت کیا وہ جہاں میں مشہور ہو گیا۔

عبدالکریم نے ہم کو یہ بھی دھمکی دی ہے کہ مولوی اسماعیل علی گڑھی، مولوی غلام رسول دستگیر قصوری، مولوی محمد حسن ابوالفیض فیضی اس لئے فوت ہوئے کہ عبدالکریم کے مرشد کو مفتری کہتے تھے۔ اگر احیاء اور امانت قادیانی کے اختیار میں ہے تو سب سے اوّل وہ الہامی زوجہ کے خاوند کو ہی مارتا جو قادیانی کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے۔ پھر مرزا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، ابوالحسن تبتی، ملا محمد بخش کو ہلاک کرتا جو کھلم کھلا اس کے مشن کے پرخچے اڑا رہے ہیں۔ پھر ان ۱۲۰ کتابوں کے مصنفوں بالخصوص مصنف عصاء موسیٰ اور صاحب قطع الوتین کو شہید کرتا جنہوں نے اس مشن کے پنہانی رازوں کو اپنی کتابوں میں طشت از بام کیا ہے اور پھر ضمیمہ شحنہ ہند کے ایڈیٹر اور اس کے نامہ نگاروں کا ہی کچھا اکھاڑتا۔

عبدالکریم! یاد رکھے کہ جب تک قادیانی مشن کو زندہ درگور نہ کرلیں گے ہم انشاء اللہ تعالیٰ پیچھا نہ چھوڑیں گے۔

دست از طلب ندارم تا کام من برآید
یاجان رسد بجانان یا جان زتن برآید

ا.د. گجراتی!

۲...... این گل دیگر شگفت

جب ضمیمہ شحنہ ہند کی دھواں دھار زبردست اور مؤثر تحریروں سے مرزا کے بہت سے مرید بیعت پر تبرا کہہ کر کھسکنے شروع ہوئے اور دکان پھیکی پڑنے لگی۔ یا یوں کہئے کہ ٹوٹ گئی تو اس غم والم میں ہزار ہا تدابیر سوچیں۔ مگر ضمیمہ کی صداقت کے سامنے کچھ بھی پیش نہ چلی۔ ناچار میاں جی کے خانہ ساز پرچہ اخبار الحکم نے دھڑا دھڑ بیعت کنندوں کی زیادہ تعداد دکھانے کے لئے ادھر ادھر تاک جھانک کر یہ چال اختیار کی کہ انہیں معدودے چند مریدوں کے نام جو ابھی تک اپنی نادانی جہالت اور ہٹ دھرمی سے دام تزویر میں پھنسے ہوئے ہیں۔ نوبت بہ نوبت دنوں کی ہیرا پھیری سے مکرر سہ کرر بلکہ چوکرر پبلک کو مغالطہ دینے کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ یہ ظاہر ہو کہ بیعت کنندوں کی تعداد ہفتہ وار روبترقی ہے کیا یہ صریح کذب بیانی اور بے ایمانی نہیں۔ دیکھئے مفصلہ ذیل اشخاص کے نام الحکم مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۰۲ء میں بیعت کنندوں کی فہرست میں شائع کر کے چھ ہی دن کے بعد الحکم مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۰۲ء میں وہی نام پھر شائع کئے گئے۔ یعنی مولوی محمد صاحب ساکن پیل، شیخ ڈومن، محبوب عالم رنگ محل لاہور، امام بخش، عبدالکریم، میاں ماہیا ساکنان ڈھولن ضلع سیالکوٹ، مولوی برہان الدین ساکن بورا ضلع گجرات، امام الدین افریقہ، شیخ فرزند علی شاہجہانپور، عبداللہ ساکن کنگنہ ضلع ہوشیار پور، وہی نام نہایت چالاکی سے الحکم ۱۴ر فروری میں اس طرح لکھے گئے کہ اوّل وآخر چند اور نام لکھ کر بیچ میں مذکورہ بالا دس نام متواتر ایک دوسرے کے بعد درج کئے گئے اور پھر الحکم مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۰۲ء میں ابتداء انہیں دس ناموں سے شروع کی گئی۔ مگر نو نام متواتر لکھ کر دو اور نام درج کر کے پھر دسواں نام بارھویں نمبر پر لکھا ہے تاکہ مرزا کی اس بے ایمانی کو کوئی پہچان نہ سکے۔ مگر آپ جانتے ہیں۔ پہچاننے والے تو چیل کی نگاہ رکھتے ہیں۔

مرزا قادیانی اسی کرتوت پر فخریہ کہتا ہے کہ میرے مریدوں کی تعداد ہزار در ہزار ہے اور پیشین گوئی کرتا ہے کہ آئندہ سال اس قدر مرید بڑھ جاویں گے۔ بیشک بڑھ جائیں گے۔

کیونکہ تیلی کے بیل کی طرح ہیرا پھیری کا حساب پہلے ہی لگالیا ہے۔ جس سے سال بھر میں لاکھوں مریدوں کی قطار محض کاغذ پر صف باندھ کر کھڑی ہو سکتی ہے۔ مگر کاغذی ناؤ دنیا کے سمندر میں کب تک چل سکتی ہے۔ اگر اس تعداد کے ساتھ مرزا قادیانی الہامی قوت سے فقط ایک صفر بڑھادیں جو آپ کی شان سے بعید نہیں تو چند روز میں پو بارہ ہو جائیں۔ خدا کے لئے مرزائیو غور کرو اور اس کذاب سے بچو اور الحکم کے مذکورہ بالا دونوں پرچے سامنے رکھو اور دھوکہ بازی کو تولو اور کہو لعنت اللہ علی الکاذبین! امام الدین از لاہور محلہ پیر گیلانیاں، مورخہ ۱۳؍مارچ ۱۹۰۲ء

۳...... ہم مرزا قادیانی کے خدا کا الہام بند کردیں گے

مجدد السنہ مشرقیہ کی پیشین گوئیاں ضرور پوری ہوں گی اور ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ! یہ مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں نباشد کہ ایک بھی پوری نہ ہو اور سب کی سب ہوا میں اڑ جائیں۔ ہم نے جس سبجیکٹ کا سلسلہ بعنوان (بے معنی الہام) جاری کر رکھا ہے وہ برابر جاری رہے گا۔ جب تک مرزا قادیانی پر الہامات کی بوچھاڑ بند نہ ہو جائے۔ ابر تو ہٹ گیا ہے بادل بھی رائی کائی ہو گئے ہیں۔ کچھ کچھ پھوار سی پڑ رہی ہے۔ معاونین ضمیمہ کے قدسی انفاس کی ہوا ان کو ابھی ابھی گھڑی کی چوتھائی میں اڑائے دیتی ہے۔ خود مرزا قادیانی کی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں ہی الہام کی گرمجوشیوں کی سرد کردیں گی۔ انشاء اللہ!

فاضل گجراتی نے ’’انت بمنزلة ولدی‘‘ والے الہام کی ہر پہلو سے خوب خوب چھاڑ کی ہے۔ اب ہم ان چیتھڑوں کے جھنجھرے کر کے منارہ کی چوٹی پر لٹکائے دیتے ہیں تاکہ زائرین کو دور سے نظر آئیں۔

اگر ’’انت بمنزلة ولدی‘‘ کی جگہ صرف ’’انت ولدی‘‘ کا الہام ہوتا تو معاملہ صاف تھا۔ مرزا قادیانی ابن اللہ بن جاتے اور تمام مرزائی عیسائی اور پھر جدید مشن کے قائم کرنے اور خاص یورپ میں آسمانی باپ کی بادشاہی کی منادی کے پاپڑ بیلنے اور مرزا قادیانی کو اپنی تصویر کے بھیجنے کی مطلق ضرورت نہ پڑتی اور اگر یہ کہو کہ خدا کا ایک بیٹا (عیسیٰ مسیح) تو پہلے ہی موجود ہے تو اس کا جواب یوں ہے کہ کیا ایک باپ کے دو یا زیادہ بیٹے نہیں ہوتے۔ کیا ایک بیٹا جنوا کر باپ (خدا) عنین ہو گیا ہے۔ اجی حضرت جب سلسلہ ہی جاری ہو گیا ہے اور خدا کی اولاد کی بم پھوٹ گئی ہے تو بیٹوں کی کیا کمی اور ابھی کیا ہے۔ دیکھئے مرزا قادیانی کے بعد کتنے بیٹے ہوتے ہیں۔ عیسائیوں کا یہ محض خبط ہے کہ اکلوتا بیٹا صرف عیسیٰ مسیح ہے اور مرزا قادیانی کا خبط عیسائیوں سے بھی

بڑھ کر ہے کہ ان کے بعد خدا دوسرا بیٹا پیدا نہ کر سکے گا۔ جب ایک ایک انسان کے بیس بیس اور تیس تیس اولادیں ہوتی ہیں تو کیا مرزا قادیانی کا خدا انسانوں بلکہ حیوانوں، حشرات الارض اور دریائی جانوروں سے بھی گیا گزرا۔ ہر مچھلی ایک جھول میں سینکڑوں انڈے دیتی ہے جن سے ہزاروں بچے نکلتے ہیں۔ مگر اب چونکہ مرزا قادیانی کے نزدیک ان کا خدا ایک بیٹا نکلوا کر عنین اور عقیم ہوگیا ہے تو مرزا قادیانی کو اس نے مجبوراً بمنزلہ یعنی لے پالک بیٹا بنالیا ہے۔ اگرچہ ایک حقیقی اور صلبی بیٹا (عیسیٰ مسیح) پہلے ہی موجود تھا مگر مرزا قادیانی کے خدا کی ہوس اور بدہوس انسانوں اور حیوانوں کو دیکھ کر بڑھی کہ ان کے تو اتنے بیٹے اور میرے ایک ہی۔ پس غریب خدا کو بیسویں صدی میں ایک لے پالک بنانے کی ضرورت پڑی اور یہ ضرورت مرزا قادیانی کے دعویٰ سے معلوم ہوئی کہ پہلا بیٹا ناخلف تھا۔ کذاب تھا۔ ایسا تھا اور ویسا تھا۔ اسی لئے مجھے خدا نے لے پالک بنایا۔ پس میں ہی خلف ارجمند ہوں اور مجھی سے خدا کی نسل جاری ہوگی اور یہودی بھی یہی کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح نے اسی لئے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا کہ وہ عنین تھا اور عصمت بی بی از بیچادری کا مضمون تھا۔ (معاذ اللہ)

الہام کا پہلا فقرہ تو ''انت بمنزلۃ ولدی'' اور دوسرا فقرہ ''انت توحیدی وتفریدی'' ہے۔ چونکہ پہلے فقرے پر یہ اعتراض پڑتا تھا کہ جب خدا کے صلبی یا لے پالک بیٹا ہوا تو توحید وتفرید کہاں رہی اور چونکہ مسلمانوں کے خدا نے قرآن میں اپنی صفت ''لم یلد ولم یولد'' بتائی ہے اور مرزا قادیانی بھی اپنے کو بظاہر مسلمان ہی کہتے ہیں۔ لہٰذا ان کو خوف ہوا کہ مسلمانوں سے پیچھا چھوڑانا مشکل پڑ جائے گا۔ لہٰذا اپنے الہام کے ساتھ بطور دفع دخل ''انت توحیدی وتفریدی'' کا دم چھلا لگانا پڑا۔ حالانکہ اب وہ بھی بد سے بدتر اور اجتماع نقیضین ہوگیا کہ بمنزلۃ کی تولید بھی اور پھر توحید وتفرید بھی۔

اب ذرا دونوں فقروں کا تسلسل اور تال میل اور تیل یا تربوز ایجاد بندہ ملاحظہ فرمائیے۔ یعنی جب آپ بمنزلہ ہیں تو توحید وتفرید بمنزلہ کیوں نہیں۔ بیٹا تو بمنزلہ یعنی مجازی اور توحید وتفرید حقیقی اور اصلی۔ یا تو دوسرے فقرہ میں بمنزلہ لگائیے یا پہلے فقرہ سے بمنزلہ کو اڑائیے اور اپنے کو خدا کا صلبی بیٹا بنائیے تاکہ تعارض وتناقض اٹھ جائے۔ پھر فقرہ اولیٰ میں تو ولد صفت اور فقرہ ثانیہ میں توحید وتفرید مصدر۔ اگر مبالغہ پر محمول کیا جائے کہ تو میری مجسم توحید وتفرید ہے تو فقرۂ اولیٰ میں بھی لفظ تولید آنا چاہئے۔ یعنی تو میری مجسم تولید ہے۔ اس صورت میں دونوں سچے چاروں چول برابر

ہو کر تقابل اور وزن کے کانٹے میں تل جائیں گے۔ یعنی ’’انت تولیدی • انت توحیدی وتفریدی ‘‘ یہ ہے۔ مرزا قادیانی کے خدا کا الہام جس کی اصلاح مجدد السنہ مشرقیہ کر رہا ہے۔ مجدد تو نہ مرزا قادیانی کا بدخواہ ہے نہ مرزا قادیانی کے خدا کا۔ وہ تو صرف اپنی تجدید کا کرشمہ دکھا رہا ہے۔ اب بھی مرزا اور ان کا خدا مجدد پر ایمان نہ لائے تو اس سے زیادہ نہ کوئی ناانصافی اور ظلم ہے نہ کوئی تعصب اور اندھیر ہے۔

واضح ہو کہ شحنہ ہند اور پروانہ مشرقی لٹریچر کی یونیورسٹیاں ہیں۔ جب تک کوئی ناظم وناشر اس میں پاس نہ ہولے کیا طاقت ہے کہ منہ کھول سکے۔ پس مرزا قادیانی اور ان کے حواری کو اس یونیورسٹی کی سند حاصل کرنا چاہئے۔ ورنہ وہ ٹکسالی ناظم وناشر نہ کہلائیں گے۔ بلکہ کھوٹے پیسے بن کر ٹکسال باہر سمجھے جائیں گے۔ ایڈیٹر!

۴...... نشان آسمانی

ظاہر ہے کہ مرزائی مذہب انیسویں صدی کے فلاسفہ سے تراشا گیا ہے جو خود آسمان ہی کے قائل نہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا پر چھایا ہوا جو نیلگوں جن پر ہم کو نظر آ رہا ہے۔ اس کا کوئی واقعی وجود نہیں۔ یہ محض انتہاء نظر ہے۔ پھر ہم حیران ہیں کہ جب خود آسمان کا وجود نہیں تو آسمانی نشان کیسا۔ بات یہ ہے کہ اگر مرزا قادیانی آسمانوں کے وجود کا کھلم کھلا انکار کریں تو جو حمقاء دام میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ موقع پا کر پھر سے اڑ جائیں اور لاسا اور پنجرہ اور پھندا سب دھرے رہ جائیں۔

مرزا اور مرزائیوں کا یہ تکیہ کلام ہو گیا ہے کہ نیا نبی آسمانی نشان لے کر آیا ہے۔ بہت سے نشانات ظاہر ہو چکے ہیں اور بہت سے ظاہر ہونے والے ہیں۔ لیکن یہ سب نشانات مرزائیوں ہی کو نظر آتے ہیں۔ مخالفوں کو نظر نہیں آتے۔ حالانکہ انبیاء نے اپنے معجزات صرف مخالفوں کو دکھائے ہیں۔ کیونکہ موافقوں کو کسی آسمانی نشان یا معجزات دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ کلام مجید میں تو سچے مومنوں کی صفت ’’یؤمنون بالغیب ‘‘ ہے۔ معجزہ طلب کرنا یا معجزات دیکھ کر کسی نبی پر ایمان لانا ضعف ارادت وعقیدت کی علامت ہے۔ اگر معجزہ ایمان لانے کی قوی دلیل اور ذریعہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ پر سب سے پہلے ابوجہل ہی ایمان لاتا۔

گرچہ گاہے از پئے بوجہل جہلان لازم است   ماہ راجوز انمودن سنگ رازر داشتن
از کرامت عار آید مردرا کانصاف نیست   دیدہ از معشوق بربستن بزیور داشتن

چرخ اگر گردد بفرمانت برآن ہم دل بند	اے برادر کار طفلان است فرفر داشتن
خودکرامت شوکرامت چند جوئی زاں واین	تاتوانی برگ بے برگی میسر داشتن
شہد جو یاشہد شو خوشترکدام انصاف دہ	طعم شکر داشتن یا طمع شکر داشتن
چیست بااعجاز کارت گرتوئی شیدائے ذات	زشت باشد نوعروسے رادوشوہر داشتن

ہم کومندرجہ بالا اشعار کا مطلب سمجھانا بھی ضروری ہوا۔ کیونکہ سخن فہمی مرزا ومرائیاں معلوم۔ مطلب یہ ہے کہ ”اگر چہ کبھی کبھی“ بوجہل جیسے لوگوں کے لئے چاند کے دوٹکڑے کرڈالنا اور پتھر کوسونا بنانا لازم ہے۔ لیکن مردان الٰہی کوکرامت اور معجزہ طلب کرنے سے عار آنی چاہئے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ معشوق کے اصلی اور ذاتی حسن پرتو نظرنہیں۔ صرف زیور پرنظر ہے۔ اگر آسمان بھی تیرے حکم پر پھرنے لگے تو فریفتہ نہ ہو کیونکہ بچے چرخے کی بہت سی پھرکیاں پھراتے رہتے ہیں۔ ایں وآن زید وعمرو سے کب تک کرامت ڈھونڈھتا پھرے گا تو بے سروسامانی ہی کواپنا سامان بنا بھلا دیکھ تو سہی وہ شخص اچھا ہے جوشہد کا طالب ہے یا وہ اچھا ہے جوخود شہد بن گیا ہے۔ اگرتو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حسن ذات کا شیدا ہے تو تجھے معجزے سے کیا کام۔ نوعروس کے لئے دو خاوندوں کا ہونا نہایت مکروہ ہے۔“ مگر یہاں تو آسمانی نشان صرف پیشین گوئیاں ہیں۔ حالانکہ ایک بھی پوری نہ ہوئی۔ فلاں مارا جائے گا فلاں دھرا جائے گا اور فلاں شخص جومر گیا تو مرزا قادیانی سے سوء عقیدت رکھتا تھا۔ کیا یہ نبی کا کام ہے۔ یہ تو مداری کے پھنک ایک پھنک دو سے بھی گیا گزرا۔ رمضان میں کسوف وخسوف ہوا۔ یہ مسیح موعود کا آسمانی نشان ہے۔ شب کو جو شہاب ثاقب ٹوٹتے رہتے ہیں تو یہ بھی مسیح موعود کے آسمانی نشان ہیں۔ پچھلے جاڑوں میں راتیں بڑی ہوگئی تھیں اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اب گرمیوں میں راتیں چھوٹی ہوں گی تو یہ مسیح موعود کے مقدم کی نشانیاں ہیں۔ طاعون ملعون پھیلا یہ بھی مسیح موعود کے ظہور کی برکات ہیں۔ ہم کو مرزا جی بتائیں کہ یہ مسیح موعود کے قدوم کا تشائم ہے یا تفاول اور جب بمبئی وغیرہ میں طاعون پھیلا تھا تو مرزا قادیانی نے پیشین گوئی کی تھی کہ تمام ہندوستان میں پھیلے گا اور جب ممالک مغربی وشمالی میں ریل کی پٹری بچھی تھی تو مرزا قادیانی نے کہہ دیا تھا کہ پنجاب میں بھی ضرور بچھے گی۔ پس یہ آسمانی نشانات ہیں۔ دریں چہ شک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ
یکم رتا۱۵اپریل۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر۱۳، ۱۴، ۱۵ کے مضامین

۱......	عصائے موسیٰ کا جواب	
۲......	ایک مرزائی اخبار کی اپیل	
۳......	تصویر پرستی	محمد عبداللہ از ملتان!
۴......	چڑیاں دام سے نکل گئیں	مولانا شوکت اللہ!
۵......	انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے رقابت	مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... عصائے موسیٰ کا جواب

یہ امر تسلیم کرلیا گیا ہے کہ مرزائی کارخانہ کو تہ وبالا اور برباد کرنے کے لئے ''عصائے موسیٰ'' جیسی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ یہ کتاب ضرور تائید غیبی سے لکھی اور شائع کی گئی ہے۔اس کتاب کو شائع ہوئے تقریباً ڈیڑھ سال گزر گیا باوجود اس کے کہ مرزا قادیانی کو اس کی نسبت فی الفور الہام ہوا تھا کہ گیارہ منٹ یا گیارہ گھنٹہ یا گیارہ ہفتہ یا گیارہ ماہ (پیشین گوئی کیا ہے تشکیک کی خالہ اور تذبذب کی نانی ہے۔جبھی تو یہ علامہ قطامہ اپنے لگون سگون سمیت جہنم واصل ہو گئے۔اب حواری بعداز جنگ اپنے منہ پر تھپڑ مارنے کو تلے ہیں۔مشکوک پیشین گوئیاں تو دم دبا کر یکے بعد دیگرے کذاب کا منہ کالا کر گئیں۔اب دیکھیں عصائے موسیٰ کے جواب کی منارے کے گنبد سے کیا صدا نکلتی ہے۔ ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ایڈیٹر) میں اس کے مصنف کو ذلت وعذاب ہوگا اور کتاب نے جو آگ لگائی ہے وہ بجھ جاوے گی۔مصنف عصائے موسیٰ تو بفضلہ تعالیٰ بدستور عزت اور آرام کی زندگی بسر کر رہا ہے اور ہر وقت ارحم الرحمین کے رحم کا طلبگار ہے۔دنیاوی عزت جس کے لئے مرزا دیوانہ رہتا ہے اور شاید اسی کو کامیابی ہی کا معیار قرار دیتا ہے وہ بھی مصنف عصائے موسیٰ کو اس طرح نصیب ہوئی کہ بغیر کوشش کے ان کی ملازمت میں توسیع ہوگئی۔اس کے مقابلے میں مرزائی کارخانہ کو جو نقصان اور ذلت نصیب ہوئی وہ اظہر من الشمس ہے۔اس کے شیوع بعد سینکڑوں مرزائی مرزا سے متنفر ہوگئے۔ہزاروں مذبذب طبیعت

والوں کی تشفی ہوگئی اور سب نے کتاب کو پسند اور لاجواب تسلیم کیا۔ مرزا کے برخلاف بہ نسبت سابق رسالے بھی زیادہ شائع ہوئے۔ ضمیمہ شحنہ ہند ہفتہ وار ڈبل شائع ہونے لگا۔ بمصداق ہر فرعون را موسیٰ۔ کئی حضرات نے مرزا قادیانی کو مقابلہ کے لئے بلایا مگر چوہے کے بل میں دم ایسی الجھ گئی کہ نکل نہ سکا۔ مرزا قادیانی اس ڈیڑھ سال میں باوجود بار بار اشتہار دینے کے ایک کتاب بھی شائع نہ کر سکا۔ سوائے تفسیر فاتحہ کے جو بقول ایڈیٹر المنار ے گھنٹہ کا کام بھی نہیں۔ اس عرصہ میں الہام اور پیشین گوئیوں کی کل بھی بم ٹھس ہوگئی نہ کوئی پچھلا الہام پورا ہو سکا۔ پیسہ اخبار جیسے پبلک اوپینین اخبار نے خاطر خواہ قلعی کھولی۔ اخبار دار العلوم نے نہایت معقولیت سے مرزا قادیانی کے عقائد اور خیالات کی تردید کا بیڑا اٹھایا۔ اس عرصہ میں مرزا قادیانی کے جو ہوش وحواس باختہ رہے اور اس نے نئے شگوفے چھوڑے وہ ہم بعد میں بعنوان ''انتخاب الحکم'' پیش کرتے رہیں گے فی الحال عصائے موسیٰ کے جواب کے متعلق ایک بزرگ اور مصنف عصائے موسیٰ کے خطوط کا انتخاب پیش کرتے ہیں۔ ہاں ہم اتنا پوچھنا بھول گئے کہ کیوں بھئی مرزائیو عصائے موسیٰ کی نسبت مرزا اپنے الہام کے غت ربود ہو جانے کا کیا جواب دیتا ہے۔ وحی رجوع الی الحق جو عبداللہ آتھم عیسائی اور وارثان مساۃ محمدی نے کیا تھا یا کچھ اور؟ مہربانی فرما کر اس الہام کی تاویل مرزا سے ضرور شائع کرائیے۔ کیونکہ گیارہ مہینہ بھی عرصہ معینہ سے گزر چکے۔ اگر مرزا کے الہام کی تلاش ہو تو الحکم اور اربعین میں ملاحظہ کر لیں۔ بزرگ اور مصنف صاحب کے خطوط حسب ذیل ہیں۔

بزرگ کا خط

مرزا قادیانی کے اصرار وتاکید پر جب عصائے موسیٰ زیر طبع تھا تو مرزا قادیانی کے مرید شیخی بگھارا کرتے تھے کہ عصائے موسیٰ کے نکلنے کی دیر ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کا جواب شائع کیا جاوے گا۔ جب عصائے موسیٰ بحول اللہ وقوتہ مرزا و مریدین کے روبرو ہوا اور سب نے دیکھا تو گو مرزا قادیانی اور اس کے خیراتی دسترخوان کی کانی بلی نے محض فاقد البصیرتی سے عصائے موسیٰ کو بے ضرورت، فضول، بے حیثیت، گندی وناشدنی ناقابل التفات کتاب کہہ کر اپنے منچیرے لوگوں کو عصائے موسیٰ کے مطالعہ سے سخت ممانعت کی۔ لیکن حق کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور نور آفتاب ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس لئے باوجود ممانعت کے بہت سے سعید الفطرۃ پورانے اور قدیمی دین اسلام کے گرویدوں نے مسائل مندرجہ عصائے موسیٰ کو مدلل بقرآن مجید وحدیث شریف دیکھ کر اس سے موثر ومستفیض ہوکر مرزا قادیانی کے عقائد ومسائل باطلہ سے بیزاری وعلیحدگی اختیار کی جن کی تفصیل ضمیمہ شحنہ ہند میں ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا اپنا اشتہار

مورخہ ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء جو الحکم مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا ہے اس میں تقویٰ اللہ کو بالائے طاق رکھ کر نہایت جسارت و دلیری سے خم ٹھونک کر نبی و رسول بلکہ بروزی طور پر معہ جملہ کمالات محمد و احمد آنحضرت سید الاولین والآخرین ﷺ بنا ہے۔ اس اشتہار کو دیکھ کر کوئی بدبخت اور ازلی شقی ہوگا جو آنکھیں نہ کھولے اور توبہ تو بہ نہ کرے اور اس کاذب مدعی نبوت سے بیزار و علیحدہ نہ ہو۔ تعجب تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے دام افتادہ کس عقل وہوش و بصیرت کے لوگ ہیں اوروں وہاڑے ان کی آنکھیں پٹم ہوگئی ہیں کہ مرزا قادیانی کی کھلی چال بازی اور دھوکا دہی کو نہیں سمجھتے۔ دیکھتے نہیں کہ یا تو بحالت لاجواب ہونے کے کتاب عصائے موسیٰ بے حیثیت نا قابل ملاحظہ والتفات تھی یا اب مریدین کا پھسلنا اور اپنی دوکان کی بے رونقی و سرد بازاری دیکھ کر چلا چلا کر دن رات عصائے موسیٰ کے جواب شائع ہونے کے لئے فراہمی چندہ کے اشتہار جاری ہو رہے ہیں۔ پہلے ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء کے اشتہار میں مرزا قادیانی نے خود لکھا کہ: ”عصائے موسیٰ کے رد میں مکرمی مولوی سید محمد احسن صاحب نے قابل قدر کتاب لکھی ہے۔ چھپنے کے لئے اس طرح سرمایہ جمع ہو کہ ہر ایک خریدار ایک روپیہ بطور پیشگی روانہ کرے۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۴۲ ملخص) (کیونکہ چندہ دینے والے مرید فرنٹ اور فرار ہو رہے ہیں) یہ خواہش ہے کہ جلد تر کتاب چھپ جائے۔“

پھر یہی اشتہار الحکم مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۱ء میں نکلا۔ پھر الحکم ۲۴ر نومبر ۱۹۰۱ء کے ص ۹ پر ایڈیٹر نے تاکید و تحریک کی کہ اس کا جلد شائع ہونا ضروری ہے۔ نہ ہمارے نزدیک بلکہ حضرت اقدس کے نزدیک حضرت اقدس کی عین آرزو ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو یہ کتاب شائع ہو جائے۔ پھر ص ۱۰ پر امروہوی بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ میں آیات الرحمٰن جواب عصائے موسیٰ لکھ رہا ہوں۔

پھر ص ۱۶ میں لکھا ہے کہ: ”یہ منشی الٰہی بخش لاہوری کی کتاب عصائے موسیٰ کا ایک لطیف ولاجواب جواب ہے۔ حضرت اقدس کا منشاء ہے کہ بہت جلد طبع ہو۔ ہر شخص کو اس لاجواب کتاب کا خریدار ہونا چاہئے اور فی الفور ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر مولوی سید محمد احسن صاحب کو بمقام قادیان روانہ کرے۔“

کوئی مرید نہیں پوچھتا کہ عصائے موسیٰ جب بے حیثیت بے ضرورت نا قابل التفات ہے اور مرزا قادیانی اور اراکین مریدین و حواریین نے بھی اس کو بے حیثیت سمجھ کر اب تک جواب نہیں لکھا تو اب کیا بلا نازل ہوئی اور کیا مصیبت پڑی کہ اس کے جواب کا یہ اہتمام ہو رہا ہے اور وہ جواب اپنے گھر میں لاجواب لطیف اور قابل قدر شمار کیا جاتا ہے؟ اور کسی کو تو ضرورت نہیں لیکن

جس کا کارخانہ برباد ہو رہا ہے چندہ دینے والے بھاگ رہے ہیں۔ اُن کے دل سے آپ ضرور پوچھیں کہ کیسی اشد ضرورت ہے۔

اب جواب لکھنے والے کا حال سنئے کہ یہ حضرت اپنے قلم سے اپنے آپ کو سید تو ضرور لکھتے ہیں۔ لیکن طبیعت وحاجات دنیوی سے معذور و بیخود ہیں۔ عربی کچھ پڑھی ہے لیکن۔

نہ محقق شود نہ دانشمند چار پایہ برو کتابی چند

والا معاملہ ہے۔ اہل اللہ فقراء غلبہ عبودیت وخشیت اللہ والوں کی صحبت سے محرومی۔ اعراض وغفلت ذکر اللہ کے باعث باوجود کبرسنی وپیرانہ سالی کے اب تک تمسخر ہنسی ہزل مذاق سے باز نہیں آتے۔ ان کی ہر تصنیف سے یہ امر بخوبی ثابت ہے۔ پھر ابتداء سے آپ کا یہی حال رہا ہے کہ جہاں سے کچھ وصول ہوتا نظر آتا اور معاش کی صورت ہوئی وہاں ناخواندہ آن کودے اور وہیں کے رنگ میں رنگین ہو گئے۔ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی خدمت میں ایک رسالہ رد مقلدین میں لکھ کر پیش کیا وہاں ریاست میں ملازم ہو گئے۔ شیخ عبیداللہ صاحب مرحوم سے اپنے رسالہ پر کچھ تقریظ لکھوائی اس میں آپ نے حسب مدعا تراش وخراش کر کے اپنے مصنفہ رسالہ کے ساتھ طبع کرالیا۔ نواب صاحب مرحوم کا انتقال ہو گیا۔ ادھر مرزا قادیانی کی دکانداری روز بروز چمکتی دیکھی۔ ریاست سے برطرف ہونے پر مرزا قادیانی سے ملے۔ بیچارے عیال دار ہیں۔ دو اہلیہ اور بال بچے ہیں۔ معاش کی کوئی صورت نہیں۔ مرزا د مریدین سے ماہوار چندہ ملتا ہے۔ جب چندہ میں کچھ دیر والتوا ہوتا ہے تو کشیدہ و درہم برہم ہو جاتے ہیں۔ قادیان خود چلے آتے ہیں۔ اپنا حساب وکتاب جس طرح ہو سکے پورا کر لیتے ہیں۔ چونکہ مرزا قادیانی خود مریدین کے چندہ پر ہی بایں عیش وعشرت وآسودگی بسر کر رہے ہیں۔ کبھی ان کے چندہ دینے میں تنگ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن لاچاری ومجبوری سے نبھا رہے ہیں اور جب ضرورت پڑتی ہے تو بعوض چندہ ایسی خدمت بھی ان سے لے لیتے ہیں۔ پیر مہر علی شاہ صاحب کے شمس الہدایہ کا جواب بھی انہی سے لکھوایا تھا۔ جس کی نسبت ماسٹر غلام حیدر صاحب نے اپنے عشرہ کاملہ میں لکھا ہے کہ وہ جواب ناشائستہ روکھا اور بے تہذیب وبدنتیجہ تھا۔ ایک معتبر مرید مرزا قادیانی کی زبانی ہے کہ کتاب عصائے موسیٰ جب طبع ہو کر قادیان پہنچی تو مرزا قادیانی نے اوّل چند روز دیکھ کر محمد احسن کو واسطے جواب کے دے دی۔ اس وقت سے مولوی صاحب اس پر مصروف ہیں۔ لیکن اپنا فخر وشیخی جتلانے کو ایک خط میں فرماتے ہیں کہ اب جواب لکھنا شروع کیا ہے۔ پیٹ اور حاجت کیسی شے ہے۔ سب کچھ کراتا ہے۔ دیکھ لیجئے مرزا قادیانی کے دست نگر اپاہج اس کے دستر خوان پر بسر کرنے

والے یا اس سے نقد چندہ لینے والے ہی اس کو خواہ مخواہ کچھ کا کچھ بناتے۔ اس کی ہاں میں ہاں ملاتے اور اس کے عقائد ومسائل باطلہ وتراشیدہ کی حمایت میں کتابیں لکھ کر شائع کرتے ہیں۔ لیکن جو مرزا قادیانی کے دست نگر اور اس کے محتاج نہیں۔ وہ ایسی ضمیر وایمان فروشی پر آمادہ نہیں ہوتے۔ نظر بریں حالات جواب عصائے موسیٰ کا کچھ پتہ وحال تو معلوم وظاہر ہورہا ہے۔ تاہم طبع ہوکر نکلنے پر مصنف کی خصوصاً اور مرزا ومریدین کی ادعائیہ راست بازی دیانت وامانت کا حال زیادہ معلوم ہوجائے گا۔ جس طرح منشی الٰہی بخش صاحب نے مرزا قادیانی کی ''ضرورۃ الامام'' کی پوری عبارت بلاکم وکاست لکھ کر متانت سے بدلائل قرآن مجید وحدیث شریف اس کے تراشیدہ عقائد ومسائل کا رد کیا ہے۔ اگر اسی طرح عصاء موسیٰ کی پوری عبارت لکھ کر معقول طور پر ویسی ہی متانت سے عصاء موسیٰ کی جملہ عبارات کا حرف بحرف جواب ہوا۔ جس کا مطالبہ خود صاحب عصائے موسیٰ نے کیا ہے تو خود بخود ہی لوگوں کو مصنف جواب کا حال معلوم ہوجائے گا۔ لوگ منتظر ہیں کہ امروہی صاحب بدعویٰ سیادۃ وعلم حدیث مرزا کے عملدرآمد مسائل مخالف اسلام وحدیث رسول اللہ ﷺ جیسا کہ اپنی اور مریدین کی طرح طرح کی تصاویر کھنچوا کر عام مریدین میں شائع کرنا۔ جبرائیل علیہ السلام کا ہیڈکوارٹر آفتاب مقرر کرنا زمین پر ملائکہ کے اترنے اور ان کی رؤیت سے انکار کرنا۔ اوّل خود ہی مسئلہ نزول مسیح عندالمنارہ کو لغو کہنا اور پھر بصرف مال کثیر اپنا یادگاری مینار بنام منارۃ المسیح بنوانا۔ شرعی وجائز وارثوں کو محروم الارث کرنے کے لئے برائے نام اپنی بیوی کے پاس تیس برس تک جائیداد رہن رکھ کر رجسٹری کرادینا۔ خلاف حال وقال رسول اللہ ﷺ ہزار ہا روپیہ کا زیور وجائیداد بنوانا زہد فی الدنیا اور حکم رسول اللہ ﷺ ''ایاکم والتنعم'' وغیرہ کی کچھ پروانہ کرنا بلکہ مشک عنبر مقوی باہ اشیاء کیوڑا وبید مشک وغیرہ کے استعمال کے بغیر نہ رہنا اور پھر بعض انبیاء علیہم السلام سے اپنے کو افضل جاننا۔ اپنے کو لیلۃ القدر یاجوج ماجوج دجال دابۃ الارض وغیرہ کا حقیقت شناس۔ سید الاولین والآخرین ﷺ سے زیادہ کہنا۔ مسیح علیہ السلام کو معاذ اللہ فحش گالیاں دینا۔ اکابر صحابہ وجملہ مسلمین ومؤمنین کی توہین اور لعن وطعن اور سب وشتم کرنا سوائے اپنے گروہ کے دیگر تمام ''لا الہ الا اللہ'' کہنے والوں حج کرنے والوں زکوٰۃ دینے والوں صوم وصلوٰۃ کے پابندوں الغرض تمام مسلمین ومؤمنین کو کافر جاننا۔ امانت میں خیانت، عہد کا خلاف، خصومت میں گالی گلوچ، بات میں ہمیشہ چال وغیرہ جن سے مرزا قادیانی کی تصانیف لبالب ہیں۔ دیکھئے امروہی صاحب کس امانت ودیانت وصداقت وراستی سے ان سب امور کی حمایت وتائید کرتے اور جواب لکھتے ہیں۔ اگرچہ مرزا قادیانی کے دعویٰ بروزی نبوت ورسالت کی

حمایت سے لوگوں کو مولوی امروہی کے علم وفہم کا حال بخوبی معلوم ہو چکا ہے۔ لیکن اس کا انتظار ہے کہ اخیر دم تک بھی وہ آنکھیں کھول کر ہوش سنبھالتے ہیں یا نہیں اور اپنے ادعائیہ علم معرفت حدیث کا کس طرح استعمال واظہار کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سب مؤمنین کا ہادی وحافظ وناصر رہے۔ بالآخر عصائے موسیٰ کے جواب لکھے جانے کی خبر سن کر صاحب عصاء موسیٰ نے اپنے ایک دوست کو جو کچھ لکھا ہے وہ بھی ہدیہ ناظرین ہے۔ باقی آئندہ!

۲...... ایک مرزائی اخبار کی اپیل

ایک جدید مرزائی اخبار اپنے کو پنچ مشہور کرتا ہے۔ حالانکہ اس میں پنچ ہونے کی کوئی بات نہیں اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اس کو درحقیقت پنچ کی ماہیت ہی معلوم نہیں کہ پنچ کے لئے جامعیت علوم وفنون درکار ہے اور ظرافت دراصل حکماء اور فلاسفروں کا کام ہے نہ کہ عوام کا۔ یورپ خصوصاً لندن کے پنچ اخبارات لندن پنچ اور فن وغیرہ اور ہندوستان کے پنچ اخبارات پارسی پنچ اور چیری وری کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ پنچ کے لئے کیا کیا قابلیت اور معلومات درکار ہے۔ اولیٰ یہ ہے کہ وہ ملک کے ورنیکلر اور فصیح وبلیغ ٹھیٹھ لیچر پر قادر ہو۔ اچھے اچھے چیدہ ناظموں اور ناثروں کا ناطقہ بند کر سکے۔ اس کے لطائف وظرائف اور کارٹون کا ظاہری پیرایہ اگرچہ ظرافت ومذاق ہو۔ مگر درحقیقت عبرت دلانے والا۔ سوتوں کو جگانے والا۔ ہنستوں کو رلانے والا اور روتوں کو ہنسانے والا ہو۔ جو باتیں رات دن ہماری نظر سے گزرتی ہیں اور جن کو ہم خفیف اور سبک سمجھتے ہیں جب ایک دانا اور حکیم پنچ ان کی تصویر اپنے آئینے میں دکھائے گا تو بہت ہی سنگین نظر آئے گی۔ بتایئے ہندوستان میں ان صفات کا کون سا پنچ اخبار ہے۔ یہاں کے پنچ اخبارات تو یوریین پنچوں کے پورے نقال بھی نہیں۔ کیونکہ نقل کو بھی آخر کچھ تو عقل چاہئے۔ پنچ کے لئے جیسے اعلیٰ درجے کے ٹکسالی لٹریچر کی ضرورت ہے۔ اسی طرح مہذب مذاق کی بھی ضرورت ہے۔ تاکہ پولٹکل اور سوشل بدعنوانیوں کی اصلاح کر سکے اور ایک صاف وشفاف مجلّے آئینہ دکھا سکے۔ جس میں دلربا خط وخال یا چہرے مہرے کی بدنما رسولیاں اور بھونڈے مستے نظر آجائیں۔

مذکورہ بالا نوزاد پرچے کو جب کامیابی نہ ہوئی تو اس نے اپنا فروغ شحنۂ ہند کو مدمقابل بنانے میں سمجھا اور ۲۴؍مارچ کے پرچے میں اپنے مرزائی بھائیوں کے حضور زارنالی اور دوہائی اور تہائی مچائی کہ لیجیو دوڑیو چلیو۔ ضمیمہ شحنۂ ہند نے حضرت اقدس کے طلسم کا تار وپود توڑ پھوڑ کر مکڑی کا جالا بنا دیا۔ اب میں دوسرا جالا تازہ بتازہ تو بنو پورتا ہوں۔ پس جہاں تک ممکن ہو مجھے مدد دو۔ اچھا صاحب یہ بھی کر دیکھو۔ مگر یاد رہے کہ شحنۂ ہند کا مقابلہ کرنے والے مر گئے، مٹ گئے۔ شحنۂ ہند کو

بعنایت الٰہی اپنی تجدید پر پورا بھروسا ہے۔ شحنہ ہند اگر چاہے تو مذاق کے پیرایہ میں فلسفہ اور منطق اور کلام اور علم معانی و بیان کے نظماً و نثراً وہ وہ نکات دکھا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کے تمام حواری چکر میں نہ آجائیں تو جبھی کہنا۔ ہاں ہاں کچھ منہ سے بولئے سر سے کھیلئے۔ اگر پنچوں کو کائی کاسہ لیس ہے تو شحنہ بھی اس حیض بیض کے لئے ہر طرح لیس ہے۔ شحنہ ہند سے اس قسم کے نوزاد پرچوں کا مقابلہ ایسا ہی ہے جیسے میل ٹرین سے اونٹ گاڑیوں اور محکمہ جات صفائی کے کوڑا کرکٹ لے جانے والے بھنسے اپنی رفتار کا مقابلہ یا ٹرین کی مزاحمت کریں کہ ہڈی پسلی چرمر ہو جائے اور پھر چار طرف چیلیں اور گدمنڈ لا کر اپنی لمبی لمبی نوکدار اور خمدار چونچوں سے بوٹیاں نوچ نوچ کر نرا پنجر اور ڈھانچا ہی باقی چھوڑیں اور ہڈیوں کا گودا اور فاسفورس تک چٹ کر جائیں اور ڈاکٹر لوگوں کو اپنے فاسفوڈین بنانے کے بھی لالے پڑ جائیں۔ کسم ہے منارے دی بس یہی ٹھیکم ٹھیک گل ہے۔

ایڈیٹر صاحب الحکم جنہوں نے ہر مذہب کے پیشواؤں اور اپنے مخالفوں کو مغلظات دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا اور کالے سر کا کوئی نہیں چھوڑا۔ اب بھلے مانس بنتے ہیں اور شحنہ ہند کو غیر مہذب بتاتے ہیں۔ چہ خوش وخشکا۔ ستر چوہے کھا کے بلی میاؤں میاؤں کرتی حج کو چلی۔ اصل یہ ہے کہ وہ شحنہ ہند کا لوہا مانگتے ہیں۔ نوزاد بچ کو ابھی تجربہ نہیں ہوا۔ ہماری رائے میں نوزاد بچ کے ایڈیٹر کو حسب الحکم حضرت قدس ٹکا سا جواب مل چکا ہے کہ شحنہ ہند اور ضمیمہ والے قابل خطاب نہیں۔ اب دیکھیں نوزاد پرچہ اپنے جدید نبی کی نافرمانی کر کے عاق بنتا ہے یا مطیع اور فرمانبردار ثابت ہوتا ہے۔

اسی نوزاد اخبار نے اپنے گزشتہ پرچے میں لکھا کہ شوکت مجدد السنہ مشرقیہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ بے شک اس دعویٰ کو بیس سال کے عرصہ میں کوئی نہیں توڑ سکا۔ مجدد کو موجودہ شعراء کی قابلیت کا بخوبی علم ہو گیا ہے۔ مجدد تمام شعراء سلف وخلف کے کلام کو پرکھتا ہے۔ ناقص کے نقص اور کامل کے کمال کو جانچتا ہے۔ فساد شعر کی اصلاح کرتا ہے۔ حالانکہ موجودہ شعراء اشعار کا نفس مطلب بھی نہیں سمجھ سکتے۔ مجدد فارس یا عرب کے کسی شاعر کے کلام پر جو اعتراض یا جرح کرتا اس کو کوئی اٹھا نہیں سکتا۔ حال کو حجت نہیں۔ لیجئے متنبی اپنے ایک قصیدے کی تشبیب میں مزعوم معشوقوا تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

نہ کہ کسی دنیوی لالچ فضیلت نمائی وخود فروشی کی خاطر کتاب عصاء لکھی اور جس کو جواد کریم نے بری خواہشوں سے محفوظ رکھ کر ید علیا عطاء فرمایا۔ آپ نے چندوں خیرات وتحصیل ناجائز پر اس کی گزران نہیں تو اس کو کسی خود غرض حاجت مند کی تصنیف پر کیوں درد ہونے لگا؟ کیا

کتاب فروشی کی آمدنی میں خسارہ ہوگا۔ مرید پھسل جاویں گے۔ چندہ اور خیرات صدقات نہ دیں گے؟ الحمدللہ والمنہ کہ ان میں سے ایک بات بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر ایسی کمائی پر عاجز کا مدار کار ہوتا تو مرزا قادیانی ایسا فاسد خیال کر سکتے تھے۔ پھر مرزائی جماعت کتاب امروہوی کی تعریف میں یہ بھی کہتے ہیں۔ (دروغ بر گردن راوی) کہ اجیر صاحب نے الہامات مندرجہ کتاب عصائے موسیٰ کی ترتیب تفہیم ومعانی میں اپنی خوش فہمی کے موافق تراش وخراش کی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو اس کتاب کے شروع میں جب تک مرزا قادیانی اپنا اس مضمون کا کوئی اشتہار نہ دیں کہ ”اجیر مولوی کا فہم وفراست وفن تمسخر واستہزاء ہماری فہم وفراست وفن الہام سے زیادہ معتبر۔ مرجح وقابل سند ہے اور اس لئے ہم اس کو اپنا مکرم مولوی وسید کہتے ہیں اور اس کی تحریر کو سند مانتے ہیں۔“

تب تک وہ کتاب مریدوں میں کسی قدر وقعت کی نہ ہونی چاہئے اور اشتہار مرزا کے نیچے اجیر مصنف صاحب بھی جلی قلم سے یہ اعلان دیں کہ مرزا قادیانی نے جو تشریح وفہم والہامات کے بارہ میں اپنے اشتہار ۷ راگست ۱۹۸۷ء میں لکھا ہے کہ: ”الہام کے وہ معنے ٹھیک ہوتے ہیں جو ملہم اپنے بیان کرے اور ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح وتفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی وغیرہ۔“ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۴۲)

(جس کا حوالہ عصائے موسیٰ کے ص۸۸ پر ہے) یہ قرارداد مرزا قادیانی بالکل غلط اور ردی اور دیوانوں کی بڑ اور پاگلوں کی بکواس سے زیادہ نہیں نری جھک جھک اور بک بک ہے۔ اس کو ہرگز لائق التفات نہ سمجھو۔ وغیرہ! کیونکہ جب تک ایسا نہ کریں وہ کیونکر دوسرے ملہم کے الہامات کی تفسیر ومعانی اپنی رائے وفہم سے کر کے اپنی کتاب کو معتبر وصحیح کہہ سکتے ہیں۔ یہ بھی سنا ہے کہ اس میں عاجز کے ایسے خطوط تقویم پارینہ کا حوالہ ہوگا جن میں عاجز نے اپنی عقل ناقص کے مطابق مرزا قادیانی کی اس پہلی حالت کی تعریف کی تھی جب کہ وہ مسلمانوں کی طرف سے مخالفین اسلام کے ساتھ حقیقت اسلام وقرآن مجید ثابت کرنے کے دعویدار تھے۔ یہ عجیب استدلال ہے اور ایسی طفل تسلی سے بڑھ کر نہیں جیسی مرزا قادیانی نے اپنے الہامی پسر بشیر کے مرنے پر کی تھی۔ چنانچہ اب تک بیدل اور مذبذب مریدین کو ایسی ہی تقریروں سے تسلی دی جاتی ہے۔ کاش یہ عقل کے پتلے یہ تو دیکھیں کہ مرزا قادیانی نے تو خود براہین میں بار بار زور دیا ہے کہ عقل کچھ چیز نہیں۔ فقط الہام ہی آفتاب نور نما ہے۔ اس کے بغیر عقل اندھیرے میں ٹٹولتی ہے۔ معاملات وحالات کی صحت الہام سے ہی معلوم ہوسکتی ہے۔ پس اگر عاجز نے بھی اس مرزا قادیانی کے قاعدہ وقرارداد

کے موافق اسی مرزا قادیانی والی اندھیارے میں ٹٹولنے کی حالت میں مرزا قادیانی کی اس وقت کی ظاہرداری اچھی دیکھ کر سمجھوائے۔

ہر کہ راجامہ پارسا بینی
پارسا دان و نیک مرد انگار

بلحاظ دعوے خدمت اسلامی کے بلاکسی الہام کے مرزا قادیانی کو ایک ولی یا مجدد جس کا وجود افراد امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ میں ممکنات سے ہے۔ محض تخمین وحسن ظن سے بانتظار ظہور حق خیال کرلیا اور اس حسن ظنی میں ان کی صفات بہیمیہ وخصائل ذمیمہ نفس پروری وست پوجا سے بے خبر ہوکر (کیونکہ علم غیب علام الغیوب کا ہی خاصہ ہے) اور ان کو حاجت مند دمحل خیرات وصدقات سمجھ کر صدہا روپیہ دیا جو شامت ناسپاسی سے اب ان کو یاد ہی نہیں تو کیا مضائقہ؟ اور بعد میں حسب قاعدہ مرزا قادیانی جب الہام کی روشنی سے مرزا قادیانی کی اصلیت وحقیقت پر اطلاع ہوئی تو محض لوجہ اللہ وبخوف مواخذہ عاقبت فوراً ان سے علیحدگی وبریت کرلی تو کیا حرج؟ ’’الحمدللہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لو لا ان ھدانا اللہ (الاعراف:۴۳)‘‘ امید کامل ہے کہ شکور علیم ان خدمات کا اجر بھی ضائع نہ فرماوے گا۔ کیونکہ ’’انما الاعمال بالنیات (الحدیث)‘‘ چنانچہ اس بارہ میں بھی الہامی جواب کتاب کے صفحہ ۸۲ میں موجود ہے۔ یعنی ’’سیقول السفھاء من الناس ما ولٰھم عن قبلتھم التی کانوا علیھا قل للہ المشرق والمغرب، اینما تولوا فثم وجہ اللہ ‘‘ اور الحمدللہ کہ مرزا قادیانی کے مسیح یا پیغمبر ہونے کا خطرہ ووسوسہ تو کبھی دل میں گزرا ہی نہیں اور نہ ان کے دعویٰ الہام کے قطعی ہونے سے اتفاق کیا اور اسی لئے عاجز ورفقاء نے ان سے بیعت نہ کی۔ حسن ظنی تو اخلاق حمیدہ میں سے ہے۔ لیکن بیچارے مریدین بوجہ ناواقفیت یہاں تک بہکے اور گئے گزرے کہ پیغمبر ماننا تو درکنار آیت کریمہ ’’اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ ‘‘ کے پورے مصداق بن گئے۔ نعوذ باللہ اور نہ فقط ان کی تحلیل حرام وتحریم حلال کو مانتے ہیں۔ بلکہ ان کو اپنا روحانی پروردگار تکیہ گاہ۔ کفیل حاجات اور مرغی کا سابچہ بنانے والا یقین کرتے ہیں جس کا ذکر عصائے موسیٰ کے صفحہ ۱۷۵ پر ہے۔ حالانکہ دراصل مرزا قادیانی اپنی حاجتیں مریدوں سے پوری کرواتے ہیں۔ ہادی المضلین اس گمراہی وضلالت سے بچاوے۔

علاوہ ازیں اگر کوئی بمرد عقل وسمجھ سے ہی کسی کی ظاہرداری اچھی دیکھ کر اس کو خاصہ نیک مسلمان خیال کرے اور بعد میں اس کے اندرونی خباثت:

کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم

ظاہر ہونے پر اور اس کے علانیہ ارتداد اور مخالفت شریعت اسلامی کے سبب اس سے بریت ونفرت ظاہر کرے۔ تب بھی کچھ محل اعتراض نہیں۔ اعتراض ونظرین کا محل تو وہ ہے کہ اپنے الہام کو قطعی وحی اور یقینی مثل قرآن مجید کے سمجھے۔ نبوت ورسالت وغیب دانی کا دعویٰ کرے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کرتے ہیں اور پھر ہر بات اس کے قرارداد کی مخالف واقعہ ہو کر اس کے دجال کذاب ہونے پر دلیل وشاہد صادق ہو جاوے اور اس کو اپنی پہلی بات وقرارداد سے رجوع کرنا اور پچھتانا پڑے۔ جس طرح مرزا قادیانی نے اپنی ضرورۃ الامام ص۲۱، خزائن ج۱۳ ص۴۹۷ میں عاجز کو بے شر انسان۔ نیک بخت، متقی، پرہیزگار اور کلمات الٰہیہ سے مشرف قبول کیا اور جب اسی مرزا قادیانی کے ممدوح نے باصرار مرزا قادیانی ضرورۃ الامام کا جواب نکالا تو مرزا قادیانی کو بڑی حسرت وپشیمانی سے اپنی تحریر پر ندامت اٹھانا اور دردانگیز عذاب خذلان محسوس کرنا پڑا۔ ارحم الراحمین مرزا قادیانی کو ہدایت فرماوے اور اس عذاب مہین سے بچاوے۔ آمین!

گو الہامات ''فیمت وھو کافر ردت الیہ لعانہ'' مندرجہ ص۱۵۲ عصائے موسیٰ کی رو سے تو امید نہیں کہ ان کو توفیق توبہ وہدایت نصیب ہو جس پر ان کی روز افزوں سرتابی وابتری حالت گواہ ہے۔ لیکن عاجز بمتابعت سنت خیر خواہ دشمنان، اعنی انبیاء الرحمان علیہم الصلوٰۃ والسلام ان کے لئے دعا ہی کرتا ہے۔ اگرچہ جواب مایوسی کے ملتے ہیں۔ جیسے ماہ رمضان المبارک میں یہ الہام ہوا۔ ''ھل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون'' کیونکہ خالق رحیم نے اپنے فضل وکرم سے عاجز کی سرشت ایسی نہیں بنائی کہ مرزا قادیانی کی طرح اپنے الہام کی تصدیق کی خاطر مخلوق الٰہی کی بدخواہی وگرفتاری عذاب میں راضی وخوش ہوں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک!

پھر یہ بھی سنا ہے کہ خط وکتابت کے بہم پہنچانے والے عاجز کے ایک ایسے دوست ہیں جو موقعہ موافقت سے پہلے مرزا قادیانی کے حالات خانگی سے بوجہ ہمسائیگی دیوار بدیوار ہونے کے واقف ومطلع ہو کر عاجز کو مرزا قادیانی کی نسبت ہمیشہ یہی لکھا کرتے تھے (انگریزی) ترجمہ وہ (مرزا قادیانی) شیطان کا چیلہ ہے یا اس کا (مرزا قادیانی کا) شیطان رہنما ہے اور عاجز ان کو اس تبرا بازی سے منع کرتا تھا غرضیکہ وہ مرزا قادیانی سے بوجہ واقفیت حالات اندرونی ایسے بیزار تھے کہ مرزا قادیانی کے نام پر لاحول پڑھتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شان کہ اس دوست کے باہمی تنازعہ ہمراہ زوجہ ثانی یا ثالث (ثالثاً ثالث) کے وقت مرزا قادیانی بھی وہاں جا پہنچے اور دوران مقدمہ میں مرزا قادیانی نے بمخالفت دیگر علماء اس دوست کی طرفداری کو نسخہ تسخیر خیال کر کے ان کی

موافقت کا دم نارا جس سے وہ دوست ایسے رام ہوئے کہ اسی خود خواندہ چیلہ شیطان پر قربان ہونے اور مرید کا دم بھرنے لگے۔ خیر اس خط و کتابت کے شائع ہونے میں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر جن دیانتداروں کے سپرد ہوئی ہے۔ انہوں نے اخبار میں مشتہر کیا ہے کہ مناسب صورت میں شائع ہوگی۔ جس کے بظاہر یہی معنے ہیں کہ تراش خراش و تحریف سے کام لیا جاوے گا۔ مثلاً اغلب ہے کہ مرزا قادیانی کی نسبت اس دوست کا مذکورہ بالا قول جو میرے اکثر خطوط میں ہے ہضم کر جائیں یا بعض خطوط مطلق نہ چھاپیں۔ جیسے ۱۸۹۲ء کا وہ خط جس میں میں نے بحالت موافقت خود دونوں صاحبوں کو خیر خواہانہ لکھا تھا کہ مرزا قادیانی کے سالانہ جلسہ میں شراکت سے حذر کریں۔ کیونکہ ان کی صحبت میں سوائے غیبت شیخی و مخاصمت کوئی روحانی فیض نہیں۔ یا میرا مفصل خط مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۰۱ء نظر انداز کردیں۔ جس میں ان کو ان کے اپنے تجربہ کردہ حالات و نظائر سے متنبہ کیا گیا تھا۔ یعنی جب وہ اثناء سفر ریل میں ایک اجنبیہ کو دیکھ کر بموجب بیان خود فریفتہ ہوگئے اور خیال فاسد دل میں پیدا ہوا کہ امرتسر (جہاں دونوں کو اترنا تھا) پہنچ کر اور اوّل مولوی حیات گل صاحب سے نسخہ وردسر (جس کے لئے سفر اختیار کیا تھا) لاکر دل کے ارمان نکال لیں گے۔ تو سید عبداللہ غزنویؒ کی مسجد کے دروازے میں داخل ہوتے ہی اس خیال فاسد کا ایسا قلع قمع ہوا اور حالت ایسی دگرگوں ہوئی کہ آہ وزاری طاری اور کلمہ یا ارحم الراحمین ارحم زبان پر جاری ہوا۔ یا اب مرزا قادیانی کے تعلق اور مریدی میں یہ فیضان ہوا کہ ایک شوہردار پوربی گھسیارن (جس کو زوجہ دوم وسوم کی طرح علیحدہ کر چکے ہیں) سے جو دوچار ہوگئے تو اس کے حصول میں کیا کیا ناگفتہ بہ افعال عمل میں آئے۔ خدا کرے میرا یہ خط بعینہ تمام و کمال شائع ہوتا کہ ولی الرحمان وولی الشیطان کی صحبت کی تاثیرات کے موازنہ کا ناظرین کو موقعہ ملے اور ان کو تفریق میں اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان کی تمیز واصل ہو۔

بالآخر یہ بات قابل اظہار ہے کہ اگر وہ اس خط و کتابت میں خیانت و تحریف کریں تو ہم پر لازم ہوگا کہ ان کا مفصل حال معہ نظم لطیف مصنفہ میر ناصر نواب صاحب جس میں مرزا قادیانی اور ان کی جماعت کے حالات کا پورا صحیح فوٹو ہے شائع کریں۔ وہ نظم بہت ہی لطیف ہے۔ چنانچہ اس دوست کی تعریف میں پہلا شعر اس طرز کا ہے۔

نت نئی بیوی کی ہے اس کو تلاش
ہے وہ ایسا باحیا و خوش معاش

ہادی المضلین اس دوست کی دستگیری کرے۔ آمین!

پہلے تو یہ غریب مزاج سیدھے سادھے خلوت پسند تھے اور اردو ترجمہ کیمیا سعادت کا پڑھ کر اطمینان دل حاصل کرتے تھے۔ لیکن اب مرزائی نسبت انانیت شوخی پندار و سرکشی و دیگر خصائل قبیحہ ان میں سرایت کر گئے ہیں۔ حتیٰ کہ اب اپنے تئیں اہل بصیرت لکھتے ہیں۔ اگرچہ بصارت و بصیرت کے معنے نہیں جانتے اور نہ الف و یاء میں تمیز کر سکتے ہیں اور خلوت سے تو ایسے بیزار ہوئے ہیں کہ خواہ نخواہ بے ضرورت غیر مذاہب اہل ثروت و حکومت کی چاپلوسی سے متمنی اور ان سے اشناؤں کی معرفت اسلام (یا تو دوست کا مطلب سلام ہے یا بعد میں لفظ اختیار محذوف رہ گیا ہے) کرنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ ارحم الراحمین اس مہلک نسبت و زحمت سے مخلصی بخشے۔ آمین!

۳...... تصویر پرستی

قولہ...... ''جناب عائشہ صدیقہ کی تصویر پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حضرت جبرائیل لائے تھے۔''

اقول...... حضرت قدوس کا وہ فعل مبارک پیغمبر علیہ السلام کی پیشین گوئی کا صادق نشان تھا۔ ہم کو اپنے ہاتھوں کی کرتوتوں سے سوائے خذلان کے کیا مل سکتا ہے۔

قولہ...... ''حضرت عائشہ صدیقہ سیدنا کے گھر گڑیوں سے کھیلیں تھیں۔''

اقول...... وہ گڑیاں حیوان یا انسان کی مورتیں نہ تھیں۔ گھوڑے کی روایت موضوع اور باطل ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے گھر میں انسان و حیوان کی مورتیں ہوتیں تو روح القدس ہرگز نازل نہ ہوتے۔ اپنے وجود کی خباثت سے بزرگوں کو متہم نہ کرو۔

قولہ...... ''تصویر پرستش کے واسطے بنانی منع ہے۔''

اقول...... ذی روح کی مورت بنانی مطلق حرام ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے آپ کے واسطے ایک تصویر دار کپڑا خریدا تھا۔ آپ ﷺ نے مکروہ جانا اور منظور نہ کیا۔ ''اشتریت هذا الثوب لتقعد علیها'' نص موجود ہے۔ محض پرستش کے واسطے حرام سمجھنا قول فاسد اور مردود ہے۔ ضمیمہ مقامات مظہری میں حضرت شاہ غلام علیؒ کے حالات بابرکات میں مرقوم ہے کہ سید اسماعیل مدنی از مدینہ منورہ بحکم حضرت ﷺ حاضر شدہ بودند۔ بحکم حضرت ایشان آثار نبویہ کہ در جامع مسجد نہادہ اندر رفتند آمدہ عرض نمودند۔ اگرچہ برکات حضرت رسالت محسوس میشوند لیکن ظلمت کفر نیز در اینجا موجود است۔ تحقیق شد کہ تصاویر بعض اکابر در اینجا بودند۔ درین مقدمہ بہ بہادر شاہ نوشتند تصاویر برآوردند۔ اولیاء الشیطان اور اولیاء الرحمان میں ضرور فرق ہونا چاہئے۔

قولہ...... ’’آنجناب نے اپنی تصویر شاہ روم کے پاس بھجوائی تھی۔‘‘(الحکم)

اقول...... یہ کذب صریح آپ ﷺ پر مرزا قادیانی کے چیلوں نے باندھا ہے۔’’بوء مقعدهم فی النار‘‘ہاں شاہ قیصر کے پاس نبیوں کی تصویریں موجود تھیں۔حدیث میں آیا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام،آدم علیہ السلام کے پاس لائے تھے۔یہ باحکمت فعل صدق نبوت پر نص قطعی ہے۔ہزارہا سال قبل پیدائش کے نشان صداقت موجود تھے۔ہم کو اپنے منکرات سے کیا فائدہ ہے؟

قولہ...... ’’آئینہ میں منہ دیکھتے ہو۔عکسی تصویر ہر گھر میں موجود ہے۔‘‘

اقول...... انبیاء اصفیاء خاص وعام آئینہ میں منہ دیکھتے ہیں۔بلکہ تمام اشیاء مصفا سے بالمقابل چیزیں نظر آتی ہیں۔آئینہ کو آئینہ،تلوار کو تلوار پانی کو پانی کہتے ہیں۔یہ بھی قدرتی نظارہ ہے کسی کے ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر نہیں۔

قولہ...... ’’ملہمین مجبور ہیں۔ان پر مواخذہ نہیں ہوتا۔‘‘

اقول...... صادقوں کے الہامات سچے ہیں۔

قولہ...... مرزا قادیانی فرماتے ہیں:’’ہم نے تصویر یورپین کے واسطے بنائی ہے۔‘‘

اقول...... کیا انبیاء اور صلحاء نے اپنی مورتوں سے اسلام پھیلایا تھا۔انوار تجلیات حضرت قدوس ذوالجلال مقدسوں کے مبارک چہروں پر تاباں تھے۔جن سے اب تک تمام عالم پرنور ہے۔اب بھی غلامان سیدنا پر انوار الٰہی جلوہ گر ہیں۔خدا کے قہر شدید سے ڈرو اور شرک پھیلانے سے باز آؤ۔

قولہ...... ’’قرآن سے تصویر کی حرمت ثابت نہیں۔‘‘

اقول...... فرمان عالیشان جناب پیغمبر علیہ السلام مثل قرآن کے ہے۔’’وما ینطق عن الھویٰ‘‘اور’’الا انی اوتیت القرآن ومثله معه الحدیث‘‘شاہد ناطق ہے۔ہر امر کو نص کتاب اللہ سے ثابت کرنا مشکلات میں پھنس جانا ہے۔مرزا قادیانی کا نام ونشان قرآن وحدیث میں کہیں نہیں۔نہ صحابہ،اہل بیت اور سلف صالحین سے ثابت ہے۔ محمد عبداللہ،از ملتان!

۴...... چڑیاں دام سے نکل گئیں

پیر جی سراج الحق صاحب جو اس سے پہلے جمالی تھے اور اب مرزائی ہوگئے ہیں۔ اپنے وطن مالوفہ قصبہ سرساوہ ضلع سہارنپور میں تشریف لائے اور مرزا قادیانی کی بعثت اور رسالت ونبوت کی منادی بہت زور شور سے کی اور خوب ہی روغن قاز اور مسالے وار آب پیاز مل کر لوگوں کو

کاٹنا چاہا۔ قریب تھا کہ بعض ضعیف الاعتقاد جہلاء نئے نبی کے کلمہ گو اور امتی ہو جائیں۔ مگر مسلمانوں کی خوش قسمتی سے پیر جی صاحب کے بہنوئی اور ہمارے شاگرد رشید حافظ محمد جان صاحب رامپوری آن پہنچے۔ عشرۂ محرم کے ایام تھے۔ حافظ صاحب نے حسب دستور شہیدان دشت کربلا رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر پڑھا۔ لوگ بکثرت جمع ہوئے۔ پیر جی بھی آدھمکے اور ذکر شہادت پڑھنے اور لوگوں کو اس کے سننے سے بڑی زجر و توبیخ کے ساتھ روکا مگر حافظ صاحب حسب نحوائے۔

جہاں کے آپ ہیں صاحب وہیں کے ہم بھی ہیں

عجیب چال چلے کہ پیر جی کو اپنی فرزانگی سے فرزین کی ایک ہی چال میں مات دے دی۔ یعنی اسی مجمع میں پیر جی سے سوال کیا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا مرتبہ بڑا ہے یا جناب اقدس میرزا غلام احمد بیگ چینی الاصل حال وارد قادیان کا؟ پیر جی جواب میں فرماتے کیا ہیں کہ ہمارے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا مرتبہ بڑا ہے۔ عوام کا یہ سننا تھا کہ ان تلوں تیل ہی نہ رہا اور پھر کیا تھا۔ سب کے سب لاحول پڑھتے ہوئے اڑنچھو ہو گئے اور پیر جی ایسے کھوئے گئے جیسے کسی عاشق کا دل معشوق کے چاہِ غضب میں۔ ہر چند غل مچایا، ہوا باندھی مگر سب کارستانی ہوا ہوگئی اور اب پیر جی سے لوگوں کو ایسی نفرت ہے جیسے انگریزوں کو بوئروں کے کروگر سے۔ ایڈیٹر!

۵...... انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے رقابت

واقعات شہادت دے رہے ہیں کہ مرزا قادیانی اپنی جعلی نبوت سے تمام انبیاء ورسل کے خوفناک رقیب رہے ہیں اور لوگوں کے دلوں سے ان کی عظمت کو گھٹانا اور اپنی جھوٹی عظمت کا بڑھانا چاہتے ہیں۔ آپ مثیل المسیح ہیں۔ مگر مسیح علیہ السلام کو گالیاں دیتے ہیں۔ اگرچہ پرائی بدشگونی میں اپنی ہی ناک پر کلہاڑا چلاتے ہیں۔ کیا معنی کہ جب اصل مسیح جھوٹا اور لائق سب ولعن ہے تو اس کی نقل یا اس کا مثیل بدرجہ اولیٰ لائق سب ولعن ہوگا۔

اگر عیسائیوں نے عیسیٰ مسیح کو ابن اللہ ٹھہرا لیا تو اس میں عیسیٰ مسیح کا کیا قصور۔ مگر مرزا قادیانی نے محض خودغرضی کی حماقت سے اپنے چیلے چانٹوں کے خوش کرنے کے لئے عیسیٰ مسیح پر طرح طرح کے اتہام لگائے اور یہ سمجھا کہ تمام اہل اسلام بھی خوش ہوں گے۔ کیونکہ میں عیسائیوں سے معارضہ کر رہا ہوں۔ مگر استغفر اللہ بھلا کوئی سچا مسلمان کسی نبی کی توہین کیونکر سن سکتا ہے اور اس کا ایمان کیونکر گوارا کر سکتا ہے؟ پس مرزا قادیانی نے تمام مسلمانوں پر اپنا مرتد اور ملحد اور ملعون ہونا اچھی طرح ثابت کر دیا۔

اب آنحضرت ﷺ پر بھی حملے شروع ہو گئے ہیں۔ الحکم میں بار بار یہ گوہ اچھالا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال میرے اور میری امت کے لئے واجب العمل نہیں۔ جب تک وہ قرآن سے ثابت نہ ہو جائیں۔ کوئی پوچھے کہ قرآن آخر کس پر اترا ہے۔ کیا آنحضرت ﷺ قرآن کے خلاف کوئی فعل کر سکتے تھے؟ مرزا قادیانی کہہ دیں گے کہ قرآن مجھ پر اترا ہے اور میرے ہی اقوال وافعال قرآن کے موافق ہیں۔ پس جو کچھ میں کہوں اس پر عمل کرو۔ حدیث رسول اللہ ﷺ میں تو (معاذ اللہ) بہت کچھ خرافات ولغویات بھری ہیں۔ مثلاً تصویر پرستی اور تصویر بنانے کی ممانعت۔ جو میری بعثت وخروج کا بڑا ابھاری آلہ ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کیا مرزا قادیانی قرآن پر عمل کرتے ہیں۔ قرآن میں تو ہر ذی استطاعت مسلمان پر حج فرض ہے۔ کیا آپ یہ فرض ادا کر چکے ہیں؟ مرزا قادیانی کہہ دیں گے کہ میں جدید رسول ہوں۔ مجھ پر حج خانہ کعبہ فرض نہیں۔ میری جدید آزاد شریعت نے اسلام کے پرانے احکام منسوخ کر دیئے۔ میں مذہب اسلام کی ترمیم اور تنسیخ کے لئے آیا ہوں۔ میرا جھونپڑا یا ٹاپا یا مسکن (قادیان) مکہ اور مدینہ سے بڑھ کر ہے اور میرا نو تعمیر منارہ تمام مقدس مقامات کا قبلہ گاہ ہے۔ پس لوگ میری زیارت اور میرے منارے کا طواف کریں۔ دقیانوسی وحشی مسلمانوں کے لئے پرانا کعبہ اور میرے جدید مہذب مرزائیوں کے لئے تازہ بتازہ نیا گھڑا ہوا منارہ ہے۔ (منارہ یا جہنم کا شرارہ) قرآن نے عیسیٰ مسیح کو کلمتہ اللہ اور روح اللہ قرار دیا۔ میں اس کو معاذ اللہ طوائف زادہ اور کذاب قرار دیتا ہوں۔ یہ مرزا قادیانی کا قرآن پر بمقابلہ حدیث رسول اللہ ﷺ عمل ہے۔ انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام دنیا میں کچھ اور ہی شان لے کر آئے تھے جو دوسرے انبیاء کی عظمت کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی عجیب رحیمی شان تھی کہ تمام انبیاء کی یکساں عظمت کرنے کا مسلمانوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ہی کا نفس مطمئنہ تھا کہ سخت تہدید کے ساتھ فرمایا: ''لاتخیروا فی انبیاء اللہ ''یعنی خدا کے نبیوں میں تخییر نہ کرو۔ (ایک کو دوسرے پر ترجیح اور فضیلت نہ دو) اور فرمایا: ''لاتفضلونی علی یونس بن متی ''یعنی مجھے حضرت یونس علیہ السلام پر بھی فضیلت نہ دو۔ کیا نبی بننا کسی دنیا دار کا کام ہے جو لوگوں کے دلوں میں اپنی دھاک بٹھانے کو تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیتا ہے۔ خوارق وہ، اخلاق وہ، عادات وہ کہ ایک ادنیٰ صفات کا آدمی بھی ان سے عار کرے۔

مرزا قادیانی کے کلمہ گو تو لے دے کر ہزار پانچ سو ہی ہوں گے۔ ۱۳سو برس میں تو ایسے ایسے مکار عیار مہدیان کذاب پیدا ہو چکے ہیں جن کے ساتھ لاکھوں حمقاء ہوئے ہیں۔ مگر وہ

برسات کے اولاد الزنا (حشرات الارض) کی طرح جہاں سے نکلے تھے وہیں گھس گئے۔ چند روز میں مرزا قادیانی اور اس کے گروہ کا بھی یہی حال ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

واقعات شاہد ہیں کہ کیسے کیسے مقدس اور خالص باخدا لوگ مرزا قادیانی سے علیحدہ ہوگئے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر مرزا قادیانی میں کچھ بھی للّٰہیت اور خلوص پاتے تو غیر ممکن تھا کہ اس سے یوں علیحدہ اور بیزار ہوتے کہ اب اس کے نام کا کتا بھی نہیں پالتے اور جس طرح وہ اب اپنے سینکڑوں روپیہ کے اکارت اور فضول جانے پر افسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے نوگرفتار بھی چند روز میں افسوس کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

مرزا قادیانی نے اپنے خوارق سے صاف ثابت کر دیا ہے کہ وہ مذہب اسلام کا ایک خوفناک حریف اور آنحضرت ﷺ کا کٹا رقیب ہے اور ظاہر ہے کہ جب کوئی عیار اور سادھو باوصف ختم نبوت ورسالت کے نبی اور رسول بننے کا مدعی ہوگا تو ممکن نہیں کہ اس کے دل میں انبیاء سابقین کی عظمت باقی رہے وہ تو ہر طرح اپنے ہی کو سب سے نوہاتھ لمبا بتائے گا۔ پھر غلام گردش اور خودغرض گرد گھمے اس کو اور بھی چیتے کی طرح پھلائیں گے اور نبی اور رسول بنانے کے لئے آسمان سر پر اٹھائیں گے۔ دیکھو مرزا قادیانی کی رقیبانہ تعلیم وتلقین کے موافق مرزائیوں کو محمدی بننے سے عار ہے اور انہوں نے احمدی (مرزائی) بننا پسند کیا ہے۔ یہ آنحضرت ﷺ سے رقابت نہیں بلکہ سخت عداوت ہے اور جس طرح آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ: ''لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی'' اسی طرح چند روز میں مرزا کہے گا۔ ''لو کان محمد حیاً لایمکنہ الا اقتدائی'' کیونکہ مرزا قادیانی نے قرآن وحدیث کے الفاظ بدلنے یا یوں کہو کہ ان میں تحریف کر کے اپنی جانب منسوب کرنے ہی کا نام الہام رکھا ہے اور اس کا برابر تجربہ ہو رہا ہے۔ ہر عالم جو زبان عرب سے کچھ بھی مس رکھتا ہے۔ مرزا قادیانی کے جملوں سے کہیں بہتر جملے گھڑ سکتا ہے جو اس نے اپنے جعلی الہامات میں گھڑے ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ ابھی مرزا قادیانی نے پورا دعویٰ ظاہر نہیں کیا۔ مگر اطمینان رکھنا چاہئے کہ چند روز میں ظاہر کرے گا اور اپنے کو خاتم النبیین بنائے گا اور جس طرح خود مثیل المسیح نے عیسیٰ مسیح کو مار کر کشمیر میں دفن کیا ہے اور مہدی موعود کو خونی مہدی بنا کر خود ان کا جانشین ہوا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ میں عیوب اور نقص نکال کر خود خاتم النبیین بنے گا قرآن کی آیتوں کا اپنی جانب منسوب کرنا اسی امر کی تمہید اور توطیہ ہے۔ ذرا دیکھتے جائیے کیا کیا ہوتا ہے۔ ابھی چیونٹی کے پر اچھی طرح نہیں نکلے چند روز میں نکلنے والے ہیں۔ ایڈیٹر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ
۲۴ر اپریل ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۱۶ کے مضامین

۱......	مرزا اور طاعون	
۲......	ایک لطیفہ	
۳......	تصویر پرستی	مولانا شوکت اللہ!
۴......	مسلمانوں کو وہابی کہنا جزیل حیثیت ہے	مولانا شوکت اللہ!
۵......	عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز	ایک محقق!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱...... مرزا اور طاعون

مرزا قادیانی کے ملحدانہ عقائد کا زہریلا اثر وباء روحانی ہے اور وباء طاعون کا اثر جسمانی۔ یہ دنیا تک محدود اور وہ عاقبت تک بھی پیچھا چھوڑنے والا نہیں۔ دیکھئے دونوں میں کتنا تفاوت ہے۔

پٹیالہ سے نامہ نگار نے لکھا کہ علاوہ ضمیمہ اور اس کے معاونوں کی قوت قدسیہ کے خداوند کریم نے عالم غیب سے کچھ ایسے سامان مہیا کر دیئے ہیں کہ مرزائی عقائد کا اثر روز بروز زندہ درگور ہو رہا ہے۔ مولانا محمد علی صاحب واعظ پنجاب کے وعظ نے برکات اور ہدایات عامہ کے وہ انوار پھیلائے ہیں کہ الحاد اور شرک وبدعت چمگادڑوں کی طرح کونوں کھدروں میں چھپتے پھرتے ہیں۔ جو لوگ اب تک مذبذب اور گوگو تھے اور مکھیوں کی طرح ادھر ادھر بھنبھناتے پھرتے تھے اور مرزائی عقائد کے عنکبوت نے ان پر اچھی طرح لعاب اور جالا نہ تنا تھا۔ وہ مولانا ممدوح کے اثر وعظ سے شہباز بن کر اور تزویر کا تار وپود توڑ تاڑ کر مرزا قادیانی کے دام فریب سے نکل گئے اور دین اسلام کی وسعت آباد فضاء میں آ گئے۔ علاوہ ان کے اور لوگ بھی جو رات دن بدعات میں مستغرق رہتے تھے ہدایت پا کر متبع سنت خیر الوریٰ ﷺ ہو گئے۔ الغرض مولانا محتشم الیہ کا وعظ زور شور سے جاری رہا اور لوگ جوق در جوق ''یدخلون فی دین اللہ افواجاً'' کے مصداق ہوئے۔ حمداً وشکراً ہر وعظ کے بعد طاعون ملعون کے دفعیہ کی دعا ہوتی رہی۔ یقیناً یہ مولوی صاحب ہی کی

برکت اور دعا کا اثر ہے کہ خاص پٹیالہ میں طاعون مداخلت نہیں کر سکا۔ حالانکہ پٹیالہ کے ارد گرد موجود رہا۔ مولوی صاحب کے وعظ نے روحانی طبیب بن کر وجدانی بیماریوں کو بالکل دفع کر دیا۔ اگر مریضوں نے بے اعتدالی نہ کی اور طبیب کی ہدایتوں پر کاربند رہے تو پٹیالہ میں نہ روحانی (مرزائی) طاعون کا دورہ ہوگا نہ پلیگ (جسمانی) طاعون کا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

۲...... ایک لطیفہ

نامہ نگار نے لکھا کہ محکمہ نہر اٹاوہ کے اہلکار منشی عبدالرحیم صاحب کا لڑکا فوت ہوگیا۔ آپ جانتے ہیں فرزند کا داغ بہت سخت ہوتا ہے۔ منشی صاحب نے سخت اضطرار اور رنج کی حالت میں مرزا قادیانی کو لکھا کہ آپ عمل کشف قبور کے عامل ہیں۔ براہ عنایت از روئے عمل کشف میرے فرزند کا حال معلوم کر کے تشفی فرمائیے کہ اس سے جناب باری نے کیا معاملہ کیا اور اب اس کی روح راحت میں ہے یا تکلیف میں۔ اس کا جواب مرزا قادیانی کے جبرائیل میاں عبدالکریم نے یہ دیا کہ تم صبر کرو۔ حضرت کے ۱۱ بچے فوت ہوئے۔ اس عبارت میں علیہ السلام کے بعد جو (کے) تھا وہ سہو کتابت سے رہ گیا اور ۱۱ بچے کی (چ) کے نقطے ندارد ہوئے۔ صرف ایک نقطہ پڑھا گیا۔ الغرض یہ عبارت یوں پڑھی گئی کہ حضرت (مرزا قادیانی) ۱۱ بجے فوت ہوئے۔ منشی صاحب کو حیرت ہوئی کہ مرزا قادیانی کی بیماری کی خبر نہ الحکم نے لکھی نہ کسی اور اخبار نے نہ کوئی خط اس بارہ میں آیا۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ پھر خیال ہوا کہ پنجاب میں طاعون پھیلا ہوا ہے۔ کیا عجب ہے کہ مرزا قادیانی اس کی بھینٹ چڑھ گئے ہوں اور تمام مرزائیوں کے گناہوں کا کفارہ بن گئے ہوں۔ کیونکہ وہ مثیل المسیح ہیں۔ عیسیٰ مسیح بھی تو صلیب پر چڑھ کر آسمانی باپ کی تمام اولاد کے گناہوں کا ازازل تا ابد کفارہ بن گئے ہیں۔ ورنہ مماثلت ہو نہیں سکتی۔ بہر نہج میاں عبدالکریم کے نام ایک تعزیت نامہ بھیجا گیا جس میں مرزا قادیانی کی وفات پر بہت کچھ افسوس کیا گیا۔ پھر کیا تھا۔ دیوانہ رہا ہوئے بس است۔ گالیوں کا منہ منہ بھرا جواب آیا کہ ہمارے حاسدین مردود ہیں۔ مطرود ہیں۔ آتش حسد کے زہر آلود دود ہیں۔ بے بہود ہیں۔ ناقص الوجود ہیں۔ وغیرہ! ہماری رائے میں مرزا قادیانی کے جبرائیل سے یہ ایسی غلطی ہوئی ہے کہ کسی طرح قابل معافی نہیں۔ مرزائیوں کے خدا کا کام ہے کہ اسے فوراً معزول کرے۔ ورنہ یہ کبھی نہ کبھی اپنے خدا کو ضرور مروا کر رہے گا اور کشف قبر کے معاملہ میں مرزا قادیانی نے جو چوچو ہاتا، پھڑکتا جواب بھیجا وہ تو سوال از آسمان جواب از ریسمان ہو کر چار طرف قہقہے اور مضحکے کا گڈا بن گیا اور منشی صاحب کا اچھی طرح اطمینان ہوگیا کہ مرزائیوں کا خدا کتنے پانی میں ہے۔

۳...... تصویر پرستی

نوزادمرزائی اخبار نے ایک مضمون بعنوان (تصویر کے فوائد) شائع کیا ہے اور وہی لچر اور لغو دلائل خلاف مذہب اسلام لکھے ہیں جن کا الہام مرزا قادیانی اور مرزائیوں پر ان کے خدا کی طرف سے ہو چکا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ: ''تصویر اور فن تصویر کشی کی نسبت علماء کی مختلف رائیں ہیں۔'' علماء اسلام کی رائیں تو ہرگز مختلف نہیں۔ تصویر کا کھینچنا اور کھنچوانا اور گھروں میں رکھنا اور اپنی عورتوں کو نامحرم کی تصویر دکھانا علماء سلف وخلف کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے اور یہ کام اور اسکے فاعل خدا اور رسول کے نزدیک قطعی ملعون (دوزخی) ہیں۔ شاید مرزائی اخبار کی مراد علماء سے علماء یہود ومجوس ونصاریٰ یا علماء ہنود پنڈت وغیرہ ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ نیک نیتی سے تصویر کھینچنا یا کھنچوانا ناجائز نہیں محرمات میں، اور نیت کوئی چوری یا رہزنی اس نیت سے کرے کہ میں لوگوں کو لوٹ کر مسجد بناؤں گا۔ یا یتیم خانہ یا مدرسہ جاری کروں گا تو ایسی نیت سے چوری اور رہزنی کیونکر جائز ہوسکتی ہے؟ مرزا قادیانی کی تو یہ نیت ہے کہ مرزائی اور مرزائنیں مجھ سے محبت رکھیں۔ مجھے پہچانیں۔ میرے چہرے مہرے خط وخال کو گھوریں۔ میری مورتی کی ڈنڈوت کریں۔ میری عظمت کریں جو درحقیقت پرستش ہے۔

بہت سے مسلمان تصویریں بناتے اور بنواتے ہیں اور اپنے گھروں میں رکھتے اور ان سے مکانات کو سجاتے ہیں۔ لیکن ان سے ایمانا پوچھ دیکھو وہ کبھی اس کو مستحسن اور جائز نہ بتائیں گے۔ بلکہ حرام مطلق کہیں گے اور اپنے گناہ کے معترف ہوں گے۔ خوفناک یہ امر ہے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر امور خلاف اسلام کو جائز اور مباح بلکہ ایک صورت میں واجب اور فرض بتاتا ہے اور حتیٰ الوسع یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مذہب اسلام نے ان کو جائز اور بعض صورتوں میں واجب اور فرض قرار دیا ہے۔

ان جہلاء کی بڑی دلیلیں دو ہیں۔ اولاً خدائے تعالیٰ خود مصور ہے۔ دوم تصویر دار سکہ ہر وقت لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اب ذرا غور سے دونوں دلیلوں کی دھجیاں اڑتی ہوئی دیکھئے۔ اگرچہ یہ تو کسی طرح یقین نہیں کہ آپ اپنے دعویٰ سے باز آئیں۔ خدائے تعالیٰ کی صفت تو صرف ''المصور'' ہے۔ بلکہ اس کے توقیفی اسماء صفات ۹۹ ہیں۔ کیا مرزا قادیانی اور مرزائی سب خدائے تعالیٰ کی صفات میں مشارکت چاہتے ہیں۔ وہ خالق السموات والارض ہے۔ وہ جاعل الظلمات والنور ہے۔ وہ ازل سے ابد تک حی اور قیوم ہے۔ اس کی صفت محی ہے۔ اس کی صفت نمرود جیسے سرکش خدائی کا دعویٰ کرنے والے (مرزا نے تو ابھی نبوت ہی کا دعویٰ کیا ہے) کے سامنے حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی۔ ''فان اللہ یأتی بالشمس من المشرق فات بھا من المغرب فبھت الذی کفر (البقرہ:۲۵۸)'' یعنی میرا خدا وہ ہے جو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے۔ اگر تو کچھ قدرت رکھتا ہے تو مغرب سے آفتاب نکال۔ یہ سن کر نمرود حیرت زدہ ہوکر خاموش ہوگیا۔ دیکھئے نمرود تک کو ایسی مسکت دلیل نے بت بنادیا۔ مگر مرزا قادیانی کی گردن تو اپنے منارے کی طرح نمرود سے بھی کئی منزل اونچی ہے۔ کیوں مبہوت ہونے لگی۔ کس قدر احمقانہ اور طفلانہ توہم ہے کہ انسان کی آنکھ میں آئینے میں پانی میں عکس پڑتا ہے اور انسان خود تصویر ہے۔ اس لئے تصویر بنانا جائز ہے۔ کوئی پوچھے تو تم نے قدرتی مصنوعات پر اپنے ہاتھ کی بنائی مصنوعات کو قیاس کیا جو شیطان کی صفت ہے۔

چھوڑ قیاس کی تو تلبیس
اول من قاس ابلیس

کیا مذہب اسلام نے ایسا حکم دیا ہے کہ چونکہ آئینے اور پانی وغیرہ تمام شفاف چیزوں میں عکس پڑتا ہے۔ لہٰذا تم بھی تصویریں بناؤ۔ انسان بے شک صانع مطلق کی بنائی ہوئی تصویر ہے۔ پتھر یا سونے چاندی تانبے وغیرہ دھاتوں کی بنائی یا کاغذ پر کھچی ہوئی تصویر نہیں وہ ایسی تصویر ہے جو رحم مادر میں بنتی ہے۔ جس کی تعریف میں حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے ایسا شعر لکھا ہے کہ دوسرا شاعر نہیں لکھ سکتا:

دہد نطفہ را چوں صورت پری
کہ کرداست برآب صورت گری

انسان کی تصویر صانع مطلق نے پانی پر کھینچی ہے۔ بھلا مرزا اور تمام مرزائی فراہم ہوکر ایک حرف تو پانی پر کھینچ دیں۔ ''الحق یصور فی الارحام کیف یشاء'' خدا نے تصویر بنانے کا تو معاذ اللہ حکم دیا۔ مگر حج کرنے کا حکم نہیں دیا۔ آنحضرت ﷺ کا مفرد پیارا نام محمد اور احمد ہے اور مرزا قادیانی کا نام غلام احمد بیگ۔ پس اگر مرزا قادیانی کے خدا کو کچھ بھی عقل ہوتی تو مرزائیوں کو بجائے احمدی بنانے کے غلامی بناتا جو نام کا جزء اوّل ہے۔ جیسے موسائی، عیسائی، محمدی وغیرہ اور قدرت الٰہی کا یہی التزام ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے قدرت الٰہی کا تعامل چھوڑ دیا اور اس میں بے معنے جعل کیا۔

اب رہا تصویر دار سکہ۔ مذہب اسلام میں کہاں حکم ہے کہ تصویر دار سکہ گھروں میں صندوقوں اور ہمیانیوں اور خزانوں میں محفوظ رکھو جس طرح مرزا طرح طرح کے حیلے سے کثیر رقم

اپنے فنڈ میں جمع رکھتا ہے نہ حج کو جاتا ہے نہ زکوٰۃ نکالتا ہے۔ شارع اسلام نے تو یہ حکم دیا ہے کہ ''الکنز کی من النار ''یعنی خزانہ آگ کا داغ ہے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔''یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون (توبہ:۳۵)''﴿جبکہ سونا چاندی دوزخ کی آگ میں تپائے جائیں گے اور پیشانیوں اور پسلیوں اور پشتوں پر ان سے داغ دیئے جائیں گے اور کہا جاوے گا کہ یہ ہے وہ جس کو تم اپنے نفسوں کے واسطے جمع کرتے تھے۔ پس جو کچھ جمع کرتے تھے اس کا عذاب چکھو۔﴾ مگر دوسرے احکام شریعت کی طرح اس زجر وتوبیخ اور وعید کو بھی مرزا اور مرزائی کیوں ماننے لگے وہ تو جدید الہام اور جدید نبی کو مانیں گے جو شریعت محمدی کی ترمیم وتنسیخ کر رہا ہے۔

کوئی سچا مسلمان تصویر دار سکہ کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور محتاط اور متقی لوگ ہرگز سکے اپنے پاس نہیں رکھتے۔ چونکہ تمام مسلمان ایک غیر مذہب یا یوں کہو کہ باعتبار حکمرانی کے ایک لامذہب گورنمنٹ کے تابع ہیں۔ لہٰذا اس کا حکم مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو اپنی اور مرزائیان مقرب کی تصویر اور اس کی پرستش کرانے پر کس نے مجبور کیا ہے؟ صرف ہوائے نفس اور تکبر اور نمود اور دنیا طلبی نے شراب ام الخبائث ہے؟ حالت مرض میں بھی جو ایک مجبورانہ حالت ہے آنحضرت ﷺ نے اس کے استعمال کی ممانعت فرمائی کہ''بل ھو داء ''یعنی شراب دوا نہیں۔ بلکہ خود مرض ہے۔ پس احکام شریعت کے مقابلہ میں کوئی مجبوری کیونکر چل سکتی ہے۔ مرزا قادیانی یہ جواب دیں گے کہ میں چونکہ نیا نبی اور مذہب اسلام کا مجدد اور رفارمر اور مرمم اور ناسخ ہوں۔ لہٰذا میرے خدا نے جو تصویر بنوانے اور شائع کرانے کا مجھے حکم دیا ہے میں اس کی تبلیغ وترویج کے لئے مجبور اور مقہور ہوں۔ بیشک مرزا قادیانی کا خدا ایسا حکم دے سکتا ہے۔ مگر خدائے اسلام اور اس کا نبی ایسا حکم نہیں دے سکتا اور یہ تعارض اس کی شان کے خلاف ہے۔ کہ پہلے تو تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجے اور اب اس کو جائز کر دے۔

پھر کیا مسلمان تصویر دار سکہ کی کچھ عظمت کرتے ہیں وہ تو اس میں سولہ آنے کی چاندی دیکھ کر بیع وشرا کے کام میں لاتے ہیں۔ روپیہ پیسے کی عظمت کوئی شخص تصویر دار سکہ ہونے کی وجہ سے نہیں کرتا بلکہ کاروبار تمدن ومعاشرت کا اس کو آلہ سمجھتا ہے۔ مرزا قادیانی نے تو تصویروں کی اشاعت کو اپنی نبوت کا جزء اعظم قرار دیا ہے۔ وہ خود لکھتے ہیں کہ میں نے یورپ میں مرزائی مذہب کی اشاعت کے لئے تصویروں کو رواج دیا ہے۔ چونکہ نبوت کے لئے اشاعت اور ابلاغ وتبلیغ

لازم ہے۔ لہٰذا تصویر پرستی مرزائی مذہب کا بڑا رکن ٹھہری۔

ہم حیران ہیں کہ جب مرزائی مذہب میں تصویر اک نعمت عظمیٰ ہے تو محض کاغذ پر کیوں کھچوائی جاتی ہے۔ دھات کی مورتیں تیار کرا کر مرزائیوں اور مرزائیوں کے گھروں میں کیوں نہیں بھیجی جاتیں۔ کیا کاغذی تصویر اور دھات کی تصویر میں کچھ فرق ہے۔ اگر مرزا قادیانی کے خدا نے صرف عکسی تصویر کی اشاعت کا حکم دیا ہے تو بڑی غلطی کی ہے۔ کیونکہ کاغذی تصویر تو چند روز میں گل سڑ جاتی ہے کرم خوردہ ہو جاتی ہے۔ دھات کی تصویر کو ہر طرح استحکام ہے۔ ایک ایک مورتی ہزاروں سال تک قائم رہ سکتی ہے اور کاغذی تصویر کے مقابلے میں اس کی قیمت بھی زیادہ اٹھے گی۔ ادھر تصویر کو استحکام ادھر فنڈ بھرپور۔ دو دو اور چپڑی، بات یہ ہے کہ ابھی مرزا قادیانی اپنے مذہب کی پوری اشاعت کرتے ہوئے جھجکتے ہیں۔ کیونکہ کچے ہیں۔ پختہ مغز ہو کر کبھی کچھ کرنے لگیں گے۔ دھات کی تصویریں بھی چند روز میں شائع ہونے لگیں گی۔ ذرا تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔ ایڈیٹر!

۴...... مسلمانوں کو وہابی کہنا مزیل حیثیت ہے

مرزائی پنچ مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۰۲ء میں علماء راولپنڈی مولانا ہدایت اللہ امام مسجد صدر بازار اور مولانا عبدالاحد کی نسبت علاوہ دوسرے دل شکن الفاظ اور سب وشتم کے لفظ وہابی کا استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی ان کو وہابی اور رئیس الوہابین بنایا گیا ہے اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کو بھی جی بھر کے گالیاں دی گئی ہیں۔ جیسا کہ مرزائیوں کا دستور ہے۔ حالانکہ مسلمانوں میں کوئی گروہ وہابی نہیں۔ سنی مسلمان تو یہی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہیں جو چاروں اماموں کے مقلد ہیں۔ ایک گروہ متبعین کتاب وسنت ہے۔ جو اہل حدیث کے لقب سے ملقب ہے۔ ہم نہیں جانتے وہابی کون سا گروہ ہے؟ غالباً وہ ہوگا جو نہ قرآن وحدیث کو مانتا ہے نہ کسی نبی اور ولی کو۔ بلکہ انبیاء خصوصاً حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو گالیاں دیتا ہے۔ ان کو جھوٹا اور کسبی زادہ بتاتا ہے۔ یعنی عیسیٰ مسیح کی نانیوں اور دادیوں کو کسبیاں قرار دیتا ہے۔ خلاف کتاب وسنت نیا مذہب اور نیا نبی قائم کرتا ہے اور اپنے گروہ کے علاوہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کو جہنمی اور گردن زدنی قرار دیتا ہے۔ حرمین شریفین سے بڑھ کر اپنے مسکن اور منارہ کو مطاف ٹھہراتا ہے۔

وہاب خدائے تعالیٰ کا نام ہے۔ اس لحاظ سے تو ہر مسلمان وہابی کہلانے کو فخر سمجھے گا۔ لیکن مسلمانوں کو اس لقب سے ملقب کرنے والوں کی نیت کچھ اور ہے۔ جس کی تفصیل ہم آگے چل کر کریں گے اور اگر یہ لفظ ایک شخص عبدالوہاب نامی کے نام سے منسوب ہے تو وہ نہ کوئی امام

تھا، نہ مجتہد، بلکہ حنبلی مقلد تھا۔ پس اس کی جانب نہ کوئی مسلمان آج تک منسوب ہوا نہ منسوب ہونے کو پسند کرے گا۔ ورنہ اگر وہ امام و مجتہد ہوتا تو خانہ کعبہ میں ایک پانچواں مصلیٰ اس کے نام کا بھی ضرور قائم کیا جاتا۔

پس معلوم ہوا کہ یہ لفظ ویسا ہی موہن اور دلشکن ہے جیسا شیعہ کے لئے رافضی اور سنیوں کے لئے خارجی۔ صرف اتنا فرق ہے کہ گورنمنٹ ہند نے مذکورہ بالا القاب سے ملقب کرنے کی ممانعت نہیں فرمائی اور لفظ وہابی کے استعمال کی از روئے سرکلر ممانعت کر دی ہے۔ کیونکہ مخالفوں کی مراد لفظ وہابی سے باغی و بدخواہ سرکار ہے۔ حالانکہ ہندوستان میں نہ صرف مسلمانوں کا بلکہ دیگر اقوام کا کوئی گروہ بھی برٹش گورنمنٹ کا باغی اور بدخواہ نہیں۔ سب کے سب اس کے سایۂ عاطفت میں آزادی اور امن سے بسر کرنے کے باعث آزاد اور عادل گورنمنٹ کے ممنون ہیں۔ چونکہ ایسے لفظ کا زبان پر لانا بھی قرین مصلحت نہیں۔ لہٰذا گورنمنٹ نے اس کی نسبت مندرجہ ذیل کارروائی فرمائی ہے۔

نمبر ۳۷۶...... آف ۱۸۸۸ء...... پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ

ممالک مغربی شمالی و اودھ۔ مورخہ ۲۰؍ جولائی ۱۸۸۸ء، مقام نینی تال

آفس میمورینڈم

عرضی مرسلہ مولوی ابوسعید محمد حسین لاہوری، مورخہ ۲۶؍ مئی گزشتہ پیش ہوئی۔ مشعر اس کے کہ استعمال لفظ وہابی کا ان ممالک میں کاغذات سرکاری میں ممنوع فرما دیا جائے۔

حکم

سائل کو اطلاع دی جائے کہ حضور نواب لیفٹیننٹ گورنر و چیف کمشنر نے ہدایتیں نافذ فرما دی ہیں کہ کاغذات سرکاری میں لفظ وہابی کا استعمال ترک کر دیا جائے۔

دستخط: انڈر سیکرٹری گورنمنٹ، مغربی شمالی و اودھ

اب ہم مرزائی پنچ سے پوچھتے ہیں کہ اگر راولپنڈی کے علماء اس لائبل کی چارہ جوئی عدالت سے کریں تو کتنے گھروں میں کیا ہو۔ پس جو لوگ بے تحاشا مسلمانوں کو وہابی کہہ دیا کرتے ہیں ان کو متنبہ ہونا اور ایسے دلشکن لفظ کے استعمال سے بچنا چاہئے۔ ملک متوسط اور بنگال میں لفظ وہابی کا استعمال کرنے والوں کو سزائیں مل چکی ہیں۔ عادل گورنمنٹ دوسرے موہن القاب کا چنداں خیال نہیں کرتی۔ مگر لفظ وہابی جس کے استعمال کا اثر گورنمنٹ تک پہنچتا ہے اس کا ضرور خیال کرے گی۔ ایڈیٹر!

۵...... عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

ملمع اور باطل ظاہر بینوں کی آنکھ کو اپنی چمک دمک سے چندروز کے لئے دھوکا دے کر اصل اور حق کے مقابل کھڑا ہونے کی کیسی ہی کوشش کرے۔ لیکن آخرالامر بمصداق آیہ کریمہ ’’قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (بنی اسرائیل: ۸۱) ‘‘اس کا ملمع کافور ہو جاتا ہے۔ یہی حال مرزا کے دعاوی باطلہ کا ہو رہا ہے۔ صاحب عصاء موسیٰ نے قرآن مجید اور احادیث شریف اور اقوال ومعتقدات کبراء سلف صالحین کے موافق ولائل ساطعہ اور براہین قاطعہ سے مرزا کے خانہ زاد عقائد کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ صاحب ’’قطع الوتین باظہار کید المفترین‘‘ نے مرزا اور اس کے مریدوں کو مبہوت کر دیا۔ جناب پیر مہر علی شاہ صاحبؒ چشتی کے مقابلہ پر لاہور میں نہ آنے سے جو ذلت وشکست جماعت قادیانی کو ہوئی ضمیمہ شحنۂ ہند نے جو کچھ دھوئیں بکھیرے ان سب کے مقابلہ میں مرزا قادیانی سے کچھ بھی بن نہ پڑا اور نہ کبھی بن سکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ واقعات اور دلائل بینہ شرعیہ کا جواب ہی کیا؟ پس بقول شخصے مرتا کیا نہ کرتا۔ شرم وحیاء کو بالائے طاق رکھ کر اور بے حیائی کا لباس پہن کر ’’فاذا لم تستحی فاصنع ما شئت ‘‘ ہر عشرہ یا پندرہ روزہ گزرنے پر مرزا اور اس کے مریدین کی طرف سے کوئی نہ کوئی تحریر یا اشتہار حسب عادت مستمرہ گالیوں سے بھرا ہوا نکل ہی آتا ہے۔ جس میں پیر مہر علی شاہ، منشی الٰہی بخش صاحب اور دیگر بزرگان دین کو دل کھول کر کوسا جاتا ہے اور بمصداق ’’واذا خلوا عضوا علیکم الا نامل من الغیض ‘‘ اپنے ہاتھ کاٹتے ہیں۔ کتاب عصائے موسیٰ کو بے حیثیت ناشدنی مرزائی سلسلہ کو نقصان پہنچانے والی وغیرہ بتا کر اپنا جوش ٹھنڈا اور مریدین کو اس کے مطالعہ سے ممانعت کرتے ہیں۔ بات تو جب تھی کہ شریفانہ اور منصفانہ اور محققانہ مسلک پر کسی ایک ہی اعتراض کا جواب دیتے۔ مگر جن فلاکت زدوں اور اپاہجوں کی وجہ معاش اسی سلسلہ پر ہو وہ ایسا نہ کریں تو کیا کریں۔ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کے نام کا اشتہار راقم کی نظر سے نہیں گزرا۔ ہاں عبدالکریم کا اشتہار مجریہ ۳۰؍اپریل ۱۹۰۱ء جو اخیر ماہ مئی ۱۹۰۱ء کو لاہور میں شائع ہوا نظر سے گزرا۔ مبلغ ایمانداری یہ کہ مکتوب الیہ کے پاس حسب معمول پہنچا ہی نہیں۔ بلکہ کسی دوست نے دکھایا جس کے لغو اور نکمے اعتراضات کی مفصلہ ذیل چھاڑ ہدیہ ناظرین ہے۔ سہولت کے واسطے عبدالکریم کے اشتہار کی عبارت کو بلفظ اعتراض اور اپنے دلائل کو تردید کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ’’واللہ المستعان وعلیہ التکلان‘‘

اعتراض...... ’’دونوں نام مہدی ومسیح جو اپنا کام کر رہے ہیں۔ ایک عالم عملی طور پر ان کی

کارروائیوں کے صدق کی نسبت گواہی دے اٹھا ہے۔"

تردید...... مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا اور "الذین فرقوا دینھم" کا مصداق بننا انبیاء علیہم السلام کی توہین، خلاف شریعت اسلامی کرنا خانہ زاد الحاد کو رواج دینا۔ ذوی الارحام یعنی شرعی وارثوں کو محروم الارث کرنے کے لئے جعلی طور پر اپنی جائیداد کو بی بی کے نام رہن کی رجسٹری کرانا۔ یادگاری مینار گھنٹہ گھر کیلئے جماعت حمقاء سے چندہ بٹورنا۔ اپنی تصاویر کھنچوا کر فدائیوں کے ہاتھ بیچنا۔ اہل قبلہ اور پابند صوم وصلوٰۃ، حج، زکوٰۃ، خادمان قرآن مجید واحادیث نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کو لعن وطعن کرنا اور غیر مذاہب والوں کی منافقانہ طور پر مدح سرائی کرنا جس کا ذکر کتاب عصائے موسیٰ میں درج ہے۔

خونی پیش گوئیوں سے حکام اور غیر مذاہب والوں کو مسلمانوں پر بدظن کرنا، وغیرہ۔ یہ سب خوبیاں جو آپ کے مذاق اور جبلت کے موافق ہیں بیشک ایک عالم نے عملی طور پر دیکھ لی ہیں۔ ورنہ دوسرے مسلمان تو ایسے کاموں کا نام لینا بھی کفر سمجھتے ہیں۔ پس آپ لوگ جوان دونوں ناموں مہدی ومسیح کی تضحیک اور توہین کر رہے ہیں اگر خداوند تعالیٰ نے چاہا تو آپ اس کی مکافات کو پہنچیں گے۔

اعتراض...... "ہزاروں نام کے مسلمان جو دجال کی خدائی طاقتوں کے قائل تھے اور حضرت مسیح کو خالق، محی، شافی، عالم الغیب اور زندہ جاوید مانتے تھے اور اس مشرکانہ اعتقاد سے قرآن کریم کا ابطال کرنے سے مشرکین نصاریٰ کو قوت دیتے اور رسول کریم ﷺ کی توہین میں نصاریٰ کے دست بازو بنے ہوئے تھے۔ اب اس مہدی موعود کے ارشاد وہدایت سے مہتدین میں داخل ہو گئے ہیں۔"

تردید...... مرزا اور اس کی جماعت کا اعتقاد اور ایمان ایسا ہوگا تمام مسلمان تو اوّل ہی سے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو خالق، محی، شافی، عالم الغیب زندہ جاوید وحی قیوم نہیں جانتے۔ بلکہ ان صفات الٰہی میں کسی کو شریک کرنا کفر و بے ایمانی سمجھتے ہیں اور ایسا ہی جو شخص رسول کریم سید الاولین والآخرین ﷺ کی توہین کرے۔ اپنے کو یاجوج ماجوج، دجال اور خردجال کا حقیقت شناس رسول ﷺ سے زیادہ جانے اور غیر مذاہب کے معبودان واعیان کو خلاف تعلیم اسلام برا بھلا کہہ کر رسول ﷺ کی شان میں بے ادبی وگستاخی کرائے۔ جیسا کہ مرزا اور اس کی جماعت کا عملدرآمد ہے۔ ایسے امور کو بھی مسلمان خلاف تعلیم اسلام کفر وزندقہ والحاد اور پرلے درجہ کی بے ایمانی جانتے ہیں۔ مشتہر جو مرزا کا غالی مداح ہے اپنے پیر طریقت کی تعلیم پر فکر و تدبر کر کے سوچے

کہ خود مرزا اور اس کی جماعت کے لوگ قرآن مجید کا ابطال کر کے مشرکین کا دست بازو بن رہے ہیں یا معاذ اللہ دیگر مسلمان؟

اعتراض...... ''خدائے تعالیٰ کے نئے نئے اقتداری نشانوں کو دیکھ کر جو حضرت موعود کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے خدا تعالیٰ پر ان کو نیا ایمان حاصل ہوا۔''

تردید...... جن کے پاس پہلے ایمان نہ تھا ان کو نیا ایمان حاصل ہوا ہوگا اور جو لوگ اس ادّعائی نبوت کے تلے (ختم نبوت کے بعد) آ گئے۔ ان کے رہے سہے ایمان بھی غارت گئے۔ جن کا سارا وبال اور نکال مرزا اور اس کے مشیروں کی گردن پر ہے۔ اگر بطور تنزل مرزائیوں کو نیا ایمان حاصل ہونا مان بھی لیا جائے تو ان کو بموجب ان کے اپنے اعتقادات کے کچھ فائدہ نہیں۔ کیونکہ ''قال رسول اللہ ﷺ ثلث اذا خرجن لا ینفع نفساً ایمانها • لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا • طلوع الشمس من مغربها • والدجال ودابة الارض ''یعنی جب آفتاب مغرب سے طلوع ہو۔ دجال اور دابۃ الارض نکل آویں اس وقت کسی کا ایمان نفع نہ دے گا۔ مرزا اور اس کے مریدوں کے نزدیک یہ تینوں علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ فرنگستان یورپ میں اسلام کا چرچا ہو رہا ہے اور یہی آفتاب کا مغرب سے نکلنا ہے۔ دجال پادری لوگ ہیں اور دابۃ الارض علماء دور، ایسا ہی دیگر علامات قیامت یاجوج اور ماجوج کسوف وخسوف وغیرہ کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ ظاہر ہو چکے۔ پس جب کہ ان کے اعتقادات کے موافق یہ سب واقعات ہو چکے تو اب ان کو بموجب حدیث شریف ایمان کا ذرہ بھر بھی نفع نہیں۔ لہٰذا صریح طور پر یہ لوگ خسر الدنیا والآخرۃ ہو گئے۔ اس پر غور وفکر کریں اور نشانوں کے دکھانے کی تو آپ نے ایک ہی کہی؟ ذرا عصائے موسیٰ میں تفصیل دیکھئے۔ تعجب پر تعجب ہے کہ خود مرزا تو اقتداری نشانوں سے مباحثہ امرتسر الموسوم بہ جنگ مقدس میں انکار کرتا ہے۔ بلکہ اپنی بے بضاعتی کے خیال پر معجزات سیدنا مسیح علیہ السلام ودیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی مسمریزم اور عقلی چالاکی میں داخل کرتا ہے۔ لیکن مرزا کو دانہ کو غالی مشتہر بانس پر چڑھاتا ہے۔ مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کی پیش گوئی جو مرزا کا خاص رقیب بن کر اس کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے۔ عبداللہ آتھم کی موت کا نشان جو باوجود بوڑھا ہونے کے میعاد مقررہ مرزا سے ڈیڑھ برس بعد اپنی موت سے مرا۔ علیٰ ہذا مولوی محمد حسین بٹالوی، ملا محمد بخش، ابوالحسن تبتی وغیرہ والی پیشین گوئیوں پر غالی مشتہر کی نگاہ کیوں نہیں پڑی۔ ضرور پڑی ہے۔ مگر روٹیوں اور بوٹیوں کی چربی آنکھوں پر چھا گئی ہے۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ
یکم رمئی ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر۱۷ کے مضامین

۱......	ٹاپا خالی کرو	مولانا شوکت اللہ!
۲......	مسیح علیہ السلام کو دشنام	مولانا شوکت اللہ!
۳......	بقیہ عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز۔	ایک محقق!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱...... ٹاپا خالی کرو

بایزید بسطامیؒ کے حالات میں لکھا ہے جو خود حضرت مرحوم کی زبانی ہے کہ میری روح ایک مرتبہ دوزخ میں چلی گئی تو اس کو بالکل سرد پایا۔ میں نے تعجب سے پوچھا کہ اے دوزخ تیری آگ کا یہ شہرہ ہے کہ اگر دنیا میں اس کی ایک بھی چنگاری آجائے تو تمام طبقات الارض اور افلاک جل کر بھسم ہوجائیں اور یہاں یہ کیفیت۔ یا تو وہ شوراشوری یا یہ بے نمکی۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ دوزخ نے جواب دیا کہ اے نادان مجھ میں آگ کہاں۔ جو آئے گا اپنی آگ ساتھ لائے گا۔ یہی کیفیت مرزا قادیانی کی ہورہی ہے کہ جو شخص آپ کا چیلا ہوکر کان چھدواتا اور کوڑیا غلام بنتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ لنگر خانہ کے لئے آزوقہ پیدا کرو۔ ورنہ ٹاپا خالی کرو۔ حال میں مرزا قادیانی نے ایسا ہی اشتہار دیا ہے کہ جو چیلے چاپڑ لنگر خانہ کی جھولی میں کوڑی پیسا نہ ڈالیں گے مریدی سے عاق اور مرزائیوں کے دفتر سے ان کا نام خارج ہوگا۔ بات بھی ٹھیک ہے۔ آخر آدے کس باوا کے گھر سے۔ چند اپاہج جو اصطبل میں کھڑے دانہ چکھ رہے ہیں۔ جن کی کمروں میں بوجھ کھینچتے کھینچتے غار پڑ گئے ہیں۔ سم گر گئے ہیں۔ دم جھڑ گئی ہے۔ آخر وہ کس کے ماتھے جائیں۔ پھر چند ساٹھے پاٹھے جو یاقوتیاں اور قوت باہ کی معجونیں جن میں مشک اور عنبر اور ریگ ماہی اور سقنقور کا بھیجا ڈالا جاتا ہے اور روغن بادام اور زعفران میں دم کئے ہوئے پلاؤ اور بریانی کھا کھا کر بھنبھنا رہے ہیں۔ ان کا جوش کیونکر نکلے۔ پھر خاص مرزا قادیانی جو آسمانی جورو کے ملنے کی تیاریاں کررہے ہیں اور بقول ؎
پیر یکدم زعشق زند بس غنیمت ہست، قوت باہ کے نسخے اور تر بتر مرغن اور چچڑ حلوے اور موہن بھوگ ڈکار کر کیل کانٹے سے چست اور نوک پلک سے درست بنے بیٹھے ہیں۔ یہ سب مذکورہ بالا

مسالے ہی کی بدولت تو ہے۔ وہ طرح طرح کے چنددن سے اپنے چیلوں کی چندیا گنجی کر رہے ہیں اور ان کے گاڑھے خون سے اپنا خون پتلا کر کے اس میں حوانی اور شہوانی جوش وخروش بڑھا رہے ہیں۔ اگر چندہ نہ آئے تو سب کے سب سوکھ ساکھ کرا چمور بن جائیں اور لنگور کی سی زقندیں لگانی بھول جائیں۔ حیوانی حرارتیں کافور ہو جائیں۔ اچھی کہی۔ ہونھ۔ تمہیں سب نے تو متفق ہو کر مجھے مسیح موعود اور مہدی مسعود اور فرمائشی نبی اور رسول بنایا اور اب تمہیں چپاتی شکم بن گئے اور لنگر خانے کا نام بن کر لگے پیٹ پتلانے۔ میں نے تو یہ شکرہ تمہارے ہی بھروسے پالا ہے۔ اب جو چیل چاپڑ قارون کے سگے بن کر خالی خولی دم ہلاتے ہیں اور دینے کے نام گھر کے کیواڑ بھی نہیں دیتے۔ وہ درحقیقت بڑے ظالم ہیں۔ ان سے زیادہ کون ظالم ہوگا کہ وقت پر دغا دیتے ہیں۔

سنو سنو جب کہ میں ہر طرح بانس پر چڑھ گیا ہوں۔ (کیونکہ اصل مسیح سولی پر چڑھے تھے) اور مجھے تمہیں نے بانس پر چڑھایا ہے۔ ورنہ میں تو خس سے زیادہ خسیس بلکہ اخس تھا اور جب کہ تم نے اپنے گلے میں منادی کی ڈھولکی ڈال کر میری مہدویت اور عیسویت کی ڈونڈی پیٹ دی ہے اور جب کہ تم میری خاطر دنیا سے لڑ رہے ہو اور جب کہ تم میرے کارن خدا اور رسول اور خود مذہب اسلام کو خیر باد کہہ چکے ہو تو اب لنگر خانے کے نام سے خرلنگ کی طرح پڑاوے کی تلہٹی میں کیوں بیٹھے جاتے ہو۔ مرزا قادیانی ایسے اور مرزا قادیانی ویسے۔ مرزا جی الہامی نبی۔ مرزا قادیانی ظلی اور بروزی رسول۔ مگر گرہ سے ٹکا خرچ کرتے۔ تمہارے بٹوؤں اور همیانیوں کی چنٹیں سکڑ کر اندر دھنس جاتی اور غائب ہو جاتی ہیں۔ میں تمہارے عطا کئے ہوئے خالی خولی خطابوں کو کیا بھاڑ میں جھونکوں۔ میں اس دم چھلے سے در گزرا۔ لنڈورا ہی بھلا۔ عطاء تو بلقاء تو، مگر تم چندہ دو اور اگر مجھے اپنی توہین کا چنداں خیال نہ ہوتا تو یوں کہتا۔

مرا نان بدہ کفش بر سر زن

سنو سنو! روپیہ نیچر کی بڑی کرامات ہے۔ یہ نہ ہو تو مہدویت ومسیحیت سب ٹھین ٹھین۔ یاد رکھو اگر تم فی الفور سے بھی پہلے لنگر خانہ کی تھیلیاں کھاکھن اور چھنا چھن نہ بھرو گے تو کانوں کے درمیان کے بیچوں بیچ میں سر کر کے سب کو بارہ پتھر باہر نکال دوں گا اور منہ پر ایسی جھاڑو ماروں گا کہ میرے بھائی لال گرو نے بھی نہ ماری ہوگی۔ ایڈیٹر!

۲...... مسیح علیہ السلام کو دشنام

الحکم مطبوعہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۲ء میں مرزا قادیانی عیسائیوں خصوصاً لاہور کے لارڈ بشپ پر غضبناک ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی توہین کی ان کو غیر معصوم وغیرہ بتایا۔ بیشک

عیسائیوں کی یہ حرکت خلاف انسانیت اور خلاف تعلیم عیسیٰ مسیح علیہ السلام ہے۔ لیکن کیا یہ اسلام اور اہل اسلام کی شان ہے کہ ہم اس کے پاداش میں عیسیٰ مسیح کو برا کہیں۔ کوئی آگ کھائے انگارے اگلے۔ ہم کو کیا۔ ہمارا کام ہے کہ تمام انبیاء کی یکساں تعظیم کریں اور مخالفوں کے اتہاموں اور بہتانوں کو خدا پر چھوڑیں۔ یہ نہیں کہ مرزا قادیانی کی طرح عیسیٰ مسیح کو گالیاں دیں اور قرآن وحدیث کی مخالفت کر کے اپنی گور انگاروں سے بھریں۔ مرزا قادیانی تو تمام انبیاء کے رقیب ہیں۔ ان کو اسلام اور پیغمبر اسلام سے مطلق ہمدردی نہیں۔ نہ ان کو آنحضرت ﷺ سے محبت۔ ان کا مقصد تو عیسیٰ مسیح کی توہین کرنا اور مخلوق کے دلوں سے ان کی عظمت گھٹانا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی خود مثیل المسیح اور چودھویں صدی کے نبی اور رسول بنے ہیں اور اس لئے نہ صرف مسیح بلکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت ان کے دل میں کھٹکتی ہے۔ عیسیٰ مسیح کی معصومیت اور نبوت کی قرآن تصدیق کرے۔ حدیث تصدیق کرے اور ایک ملحد ان کو گالیاں دے کر قرآن وحدیث دونوں کو جھٹلائے۔

کیا آنحضرت ﷺ نے کبھی نہ صرف عیسیٰ مسیح بلکہ کسی نبی کی شان میں کوئی لفظ خلاف داب ادب منہ سے نکالا ہے یا اپنے کو کسی کا رقیب بنایا ہے؟ وہاں تو محض خلوص اور صداقت اور للّٰہیت سے کام تھا جو ایک سچے نبی کی نبوت کی شان ہے۔

لارڈ بشپ نے جو ناہنجار حرکت کی۔ مرزا قادیانی بتائیں کہ آخر مسلمان اس کے مقابلے میں کیا کرتے۔ مرزا قادیانی کا غالباً یہ منشاء ہے کہ ان سے لڑتے کشت خون کرتے۔ کیا مرزا قادیانی کے قبضے میں ہزار پانچ سو آدمی نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنا عندیہ کیوں پورا نہ کیا اور اپنی فوج کو ان کے مقابلے پر کیوں نہ بھیجا۔ فدائیوں میں اپنی دھاک بٹھانے کو پھوہڑ عورت کی طرح یوں جھونجھل نکالی کہ عیسیٰ مسیح کا مردوں کو زندہ کرنا غلط ہے۔ یہ تو مرزا قادیانی نے آپ اپنی ناک کاٹی اور اپنے کو دائرہ اسلام سے خارج کیا۔

دہریے بھی یہی تاویل کرتے ہیں کہ احیاء سے دلوں کو زندہ کرنا یعنی قوم کی اصلاح مراد ہے اور معجزہ خارق فطرت ہے۔ جس کا ظہور محال ہے۔ ہم کہتے ہیں اصلاح تو علماء بھی کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ لیکن علماء اور انبیاء میں کیا فرق رہا۔ عیسیٰ مسیح کا تو قرآن مجید میں یہ قول ہے: ’’واحیی الموتیٰ باذن الله‘‘ یعنی میں خدا کے حکم سے مردے کو زندہ کرتا ہوں نہ کہ اپنی طاقت اور حکم سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک خدائے تعالیٰ بھی مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا۔ یہ الحاد وارتداد اور دہریت نہیں تو کیا ہے؟ مرزا قادیانی جو تاویلیں کر رہے ہیں وہ عام

جہلاء کے ناخنوں میں پڑی ہیں۔ آریا اور دہریے تو مرزا قادیانی سے کہیں بڑھ کر تاویل کرتے ہیں۔ایڈیٹر!

۳...... بقیہ عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

اعتراض...... ''مسیح کی موت قبر، اور مرہم عیسیٰ، کے زہرہ گداز حربہ نے نصرانیت کو زخم کاری لگائے ہیں۔ ابھی تین ہفتوں کا ذکر ہے کہ لاہور مشن کالج کے تین پادری قادیان میں آئے۔ حضرت نے بڑی قوت وتحدی سے فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ سب انعامات اور طاقتیں لے کر آیا ہوں جو پہلے بزرگ نبیوں کو ملی ہیں اور مسیح کی موت بڑی شدومد سے بروئے قرآن وانجیل ثابت کی۔ آخر میں آپ کی قبر کی نسبت گفتگو کی جو کشمیر میں واقع ہے۔''

تردید...... زبانی جمع خرچ پورا کرنا اور تنکے کو پہاڑ بنا کر دکھانا تو مرزا قادیانی کا نیچر ہے۔ اگر وہ پہلے بزرگ نبیوں کے اقتداری نشانات اور لازوال طاقتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں تو یہ کیا عمدہ موقع تھا کہ ان عیسائی مشنریوں کے سامنے ان نبیوں یا کم از کم صرف ایک نبی مسیح علیہ السلام کے انعامات اور اقتداری طاقتوں کو استعمال میں لاتے جن کا ذکر قرآن مجید سورہ مائدہ پارہ ہفتم رکوع پنجم میں اس طرح ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے ان کو روح القدس سے مدد دی تھی۔ وہ مہد وکہل کی حالت میں لوگوں سے باتیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو خود کتاب وحکمت وتوریت وانجیل سکھائی تھی۔ وہ اذن الٰہی کی مدد کے ساتھ کھیئۃ الطیر جانور بنا کر اس میں روح پھونکتے تھے۔ مادرزاد اندھوں اور برص والوں کو باذن ربی تندرست اور مردوں کو زندہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کی ایذا دہی سے روک رکھا تھا'' ایک مرزا قادیانی ہیں جنہوں نے اس کا انکار اور مقابلہ کر کے یہ کہا ہے کہ ان کو یہود نے پکڑ کر صلیب پر چڑھایا اور زخم لگائے۔ معاذ اللہ! ''کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا '' پھر جب کہ مسیح علیہ السلام ان کے ساتھ آئے تو نہ ماننے والے کافروں نے کہا کہ یہ تو ایک کھلا جادو ہے۔ اسی طرح مرزا مسیح علیہ السلام کے معجزات باہرات کو مسمریزم اور شعبدہ وغیرہ بتا کر اپنی عاقبت خوار کر رہا ہے۔ اب مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ والی طاقت وبرکت کا ہی کچھ اثر دکھاتے۔ جیسا ایک آنکھوں کے ڈھیلے باہر نکلے ہوئے۔ کا دست مبارک سے درست ہو جانے کا ذکر خود مرزا قادیانی نے کیا ہے اور ایسا ہی تین آدمیوں کی ٹانگ اور پنڈلی وغیرہ ٹوٹی ہوئی کو صرف دست مبارک لگانے اور پھونکنے سے صحت کامل ہو جانے کا حال مفصل معجزات وکرامات ''عصاء موسیٰ'' میں وضاحت سے ہوا ہے۔ اگر بالفرض مرزا قادیانی کے پاس اس وقت کوئی مادرزاد اندھا، برص والا، ٹوٹی ہوئی پنڈلی یا ٹانگ والا

موجود نہ تھا تو کیا عاجز عبدالکریم بھی موجود نہ تھا۔ جس کی ایک آنکھ، سر کا گنجہ پن، پھوڑے پھنسیاں اور ایک ٹانگ علاج طلب ہے۔ اگر مرزا قادیانی یہ کہہ کر اپنا پنڈ چھوڑانا چاہیں کہ ؎

زیک چشمی جمالت رازیان نیست
کہ زیباتر بود تصویر یک چشم

تو مخالفین کا اس سے اطمینان نہیں ہوسکتا۔ ادھر عاجز عبدالکریم صحیح وسالم، عینک لگانے اور لاٹھی اٹھانے کی زحمت سے بری ہوجاتا ہے۔ ادھر مرزا قادیانی کے عقائد کے سبب گو مسلمان ان کو کچھ ہی کہتے۔ ادھر مشنری عیسائیوں پر بھی کچھ اثر پڑ کر عجب نہ تھا کہ ان کی ہدایت کا باعث ہوتا اور ادھر مرزا قادیانی کے مرید یوسف خان اور مرزا قادیانی کی بی بی کا قریبی رشتہ دار بھائی سعید جوامرتسر والے مباحثہ کے بعد عیسائی ہوگئے تھے۔ ان کے عوض ایک دو عیسائی مسلمان ہوکر کچھ تو مکافات ہو جاتی اور کچھ نہیں تو مرزا قادیانی کو مستجاب الدعوات ہوگزرا جس کا کچھ نام ونشان ظاہر نہیں ہوا۔ اس موقعہ پر شیخی بھگارنے کا موقع دیتا۔ گو مسلمان جب بھی کہتے کہ وہ مجیب الدعوات خالق ومالک رؤف رحیم، بلالحاظ ملت ومذہب کے ہر مضطر اور درماندہ عاجز مخلوق کی دعا بموجب ارشاد باری تعالیٰ ''ام من یجیب المضطرّ اذا دعاہ'' اور ''ادعونی استجب لکم'' سنتا اور قبول کرتا ہے۔ لیکن افسوس کہ بجز زبانی تقریروں اور شیخی اور چنیں چناں کے نہ آج تک مرزا سے کچھ ہوا نہ آئندہ کچھ ہونے کی امید۔ انشاء اللہ! مرزا قادیانی برخلاف عقائد سلف وخلف کے مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں مقرر کرنے پر محض خودغرضی سے جان کنی اور محنت تو بہت کرتے ہیں۔ لیکن مسلمان جب دلائل قرآنی اور واقعات پیش کرتے ہیں تو مرزا قادیانی سے بجز معمولی بدزبانی سب وشتم، موت کی دھمکیوں وغیرہ کے کچھ بن نہیں پڑتا۔ رہا قبر کا حال۔ اوّل تو آپ نے اس کو بیت المقدس میں مقرر کیا ہے۔ پھر (ازالہ اوہام ص۴۷۳، خزائن ج۳ ص۳۵۳) میں کہا: ''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جاکر فوت ہوا۔ اب حکیم نورالدین کی حمایت سے مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر محلہ یارخان میں مقرر کرتے ہیں اور ابھی قبر مذکور والا سلسلہ خیال جو کسور عشاریہ کی کسر متوالی یا شیطان کی آنت سے کم نہیں۔ دیکھئے کہاں تک پہنچے۔ کیونکہ ابھی تک یہ خودغرضانہ اور مجنونانہ تحقیقات درپیش ہے۔ محرری کی آسامی سے چل کر درجہ بدرجہ رسالت تک ہاتھ پاؤں مارے۔ اب دعویٰ خدائی باقی ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا اسی (قبر کی) تحقیقات وسراغ لگانے کے بہانے چندہ ہوکر دو تین سادہ لوح مرید برائے نام تیار ہوکر گریہ وزاری اور آہ وبکا سے ایک دوسرے کے گلے مل کر قادیان سے بظاہر رخصت ہوئے تھے۔ مگر اشک شوئی اور چندہ مذکور ہضم ہونے پر یہ بات گاؤ خورد ہوگئی۔''

مرہم عیسیٰ بھی جس پر اس قدر ناز کیا جاتا ہے۔ ایک ڈھکوسلا ہے۔ مسیح علیہ السلام چونکہ انسان تھے اور بموجب آیت کریمہ ''کانا یا کلان الطعام'' کھاتے پیتے تھے اور لوازم بشری سے علیحدہ نہ تھے۔ لہٰذا اگر کسی پھوڑے پھنسی کے لئے اس مرہم کا انہیں کے لئے تیار ہونا اور اس کا استعمال کر کے شفایاب ہو جانا ثابت بھی ہو جاوے۔ تو اس سے ان کی صحت وسلامتی ثابت ہوتی ہے نہ کہ موت۔ دیکھو مرزا قادیانی خود جو سو سو روپیہ تولہ والا عنبر ومشک خالص کا ست ولایت کا تیار کیا ہوا اپنی بیماری اور ضعف اعصاب اور باہ کے نسخوں میں استعمال کر کے فائدہ اٹھاتا ہے تو اس سے اس کی حیات ثابت ہوتی ہے یا ممات۔ یہ زالی منطق اور اچھنبے کی فلاسفی ہے کہ کسی درد اور بیماری کے دور کرنے والی اشیاء سے استعمال کنندہ کی موت پر دلیل قائم کی جاوے۔ واہ کیا کہنا۔ اوّل تو اسی مرہم کا استعمال مسیح علیہ السلام کے لئے ثابت نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو رسول ﷺ نے جس طرح کلونجی، حنا، عسل وغیرہ بیشمار ادویہ کی تعریف اور ان کے استعمال کی ترغیب فرمائی۔ اس طرح آپ اس مرہم کا ذکر بھی ضرور فرماتے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ایک اولوالعزم نبی اس کو استعمال کر کے شفایاب بھی ہو چکے ہوں۔ لیکن چونکہ اس کا نام ونشان بھی کتب سیر وطب نبوی میں نہیں ملتا۔ لہٰذا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عیار طبیب نے اس کا کچھ تجربہ کر کے تعریف وشہرت کے لئے ایسا نام رکھ دیا۔ جیسے آج کل کے اشتہار طبیب اپنی ادویات کے لمبے چوڑے نام رکھ کر ان کی تعریفوں کے پل اشتہاروں میں باندھ دیتے ہیں اور خود مرزا قادیانی نے بھی اس عنبر والی دوا کا نام تریاق الٰہی رکھا ہے۔ بالآخر مرزا قادیانی اور اس کی جماعت پتہ ونشان بتادیں کہ کس ولایت کے کس مقام پر اس زہرہ گداز مرہ کے حربہ کے اثر سے نصرانیت کو کیا کیا نقصان پہنچے ہیں اور کس قدر عیسائی مسلمان ہوئے ہیں۔

اعتراض...... ''(اشتہار ص۳) غرض یہ خدا کا موعود صحف انبیاء کا موعود قرآن کا موعود رسول کریم ﷺ کا موعود تو ٹھیک وقت پر آیا اور کام مفوضہ تابڑ توڑ بڑی خوبی سے کر رہا ہے۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ میاں الٰہی بخش صاحب جنہوں نے اپنا نام موسیٰ رکھا ہے کیا کام کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ انبیاء قرآن وحدیث کی کس کس نص وخبر واثر کے موعود ہیں؟''

تردید...... زبانی موعود بننے والے تو پہلے بھی بہت گزرے ہیں جن کا ذکر معتبر اسلامی تواریخوں سے کتاب عصائے موسیٰ اور رسالہ قطع الوتین میں ہو چکا ہے اور مرزا قادیانی کے تابڑ توڑ بڑی خوبی سے کام کرنے کا کہ کیسی جان کنی مشقت وبے خوفی سے اشتہاریوں کی طرح اشتہار دے دے کر اپنی دکان چند روزہ گزران کو بنایا اور چلایا ہے۔ اسکا بھی صحیح حال عصائے موسیٰ میں ملاحظہ کیجئے۔

رہا میاں الٰہی بخش کی نسبت سوان کو کسی قسم کا دعویٰ نہیں۔ الہامی خطاب موسیٰ کے بارے میں خوب تشریح سے انہوں نے کتاب میں لکھا ہے کہ ایسے خطابوں اور ناموں کے الہام میں آ جانے سے ہر گز کوئی امتی ملہم نبی اور پیغمبر نہیں بن جاتا اور مرزا قادیانی کا چونکہ سلوک میں کوئی پیر و مرشد نہ تھا۔ لہٰذا اس نے ٹھوکر کھائی۔ اگر سہواً اور نادانستہ کیا اور اگر عمداً ایسا دعویٰ کیا تو اس کا بھی وہی حال ہے جو دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کا ہوا۔ منشی الٰہی بخش نے تو موسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام کی کسی وصف کی برابری کرنے سے بھی توبہ و استغفار کر کے اپنی کتاب میں خوب اپنی بریت کی ہے اور اگر ایسا نہ کرتے اور وہ بھی مرزا قادیانی کی طرح مسند نبوت پر تکیہ لگانا چاہتا یا نبوت کاملہ و ناقصہ کا ایچ پیچ لگا کر کچھ بھی دعویدار بننے کی ٹھانتا تو اہل اسلام اور علماء اسلام اس کی بھی ویسی ہی خبر لیتے جیسی مرزا قادیانی کی لی ہے اور اب تو علماء اسلام نے کتاب دیکھ کر لکھ دیا ہے کہ: ''جو تشریحات دربارۂ الہامات منشی الٰہی بخش نے اپنی کتاب میں لکھ دی ہیں ان سے مصنف کا کوئی دعویٰ نہیں پایا جاتا اور اس لئے اس پر کسی قسم کا شرعی مواخذہ نہیں۔''

خدا سے مدد پا کر منشی الٰہی بخش نے جو کام کیا ہے وہ ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے ملحدانہ خلاف شرع مسائل کو بدلائل قرآن مجید و حدیث شریف ایسا نیست و نابود کیا ہے کہ اب تک اس کے جواب میں مرزائیوں سے کچھ نہیں بن آیا اور نہ بن آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ! چونکہ اللہ تعالیٰ غنی و جواد نے اپنے فضل و کرم سے منشی الٰہی بخش کو معاش میں غنی و آسودہ حال رکھا ہے اور وہ مرزا قادیانی کی طرح کبھی تنگدست اور تنگ گزران نہیں ہوئے اور نہ وہ مشتہر کی طرح فلاکت زدہ اور محتاج ہوئے تو پھر وہ جھوٹ موٹ مرزا قادیانی کی طرح تقویٰ اللہ و خشیت اللہ کو خیر باد کہہ کر خواہ مخواہ دھینگا مشتی اور بغیر کسی لیاقت و بضاعت کے بدبختی سے امت سے نکل کر اللہ تعالیٰ انبیاء قرآن و حدیث شریف کی کسی نص و خبر و اثر کے موعود کیوں بنتے۔ یہ تو پیٹ پالنے کے دھندے ہیں جو بیچارے محتاج حاجت مند یا بندگان نفس دین و دنیا کے مواخذہ سے بے خوف ہو کر کرتے ہیں۔ بالآخر یہ تو ظاہر ہے کہ منشی الٰہی بخش کسی نص و خبر کے موعود نہیں۔ لیکن ''لکل فرعون موسیٰ'' کے مصداق بیشک ہیں۔

اعتراض...... ''میاں الٰہی بخش کس ضرورت کے وقت آپ تشریف لائے ہیں اور اس ضرورت کے پورا ہونے کا کون سا سامان اور مواد ساتھ لائے ہیں۔''

تردید...... ظاہر ہے کہ فتنہ قادیانی کے شر سے جو فی الحقیقت خناس کا اثر ہے لوگوں کو متنبہ و مطلع کرنے کو تشریف لائے ہیں اور اس ضرورت کو ایسا پورا کیا کہ باوجود عادت خاموشی و خلوت نشینی کے محض الٰہی بخش اور اس کے فضل و توفیق سے ایسی کتاب پر از سامان دلائل قرآن مجید و حدیث

شریف شائع کی کہ بہت سے مرزائیوں کے لئے خصوصاً اور عام مسلمانوں کے لئے عموماً ہدایت کا باعث ہوئی اور اس کتاب کا جواب اب تک مرزائیوں سے خاک بھی بن نہیں آیا اور نہ بن پڑے گا انشاء اللہ! کیونکہ واقعات اور صداقت کا جواب ہی کیا ہو سکتا ہے۔ معلوم نہیں اس سے بڑھ کر مواد ساتھ لانا اور ضرورت کو پورا کرنا اور کیا ہوتا ہے۔

اعتراض...... ''انہوں (الٰہی بخش) نے اپنی کتاب میں اعتراف کیا ہے کہ اسلام میں کوئی فتنہ نہیں نہ کسی اصلاح کی ضرورت ہے۔ جس طرح بات مخلوط اور گومگو چلی آتی ہے۔ سراسر درست ہے۔ اسلام کو نہ کسی بیرونی حملہ کا خوف ہے نہ اس کے دفاع کی ضرورت ہے۔ اس اعتراض سے ثابت ہوا کہ میاں الٰہی بخش کا وجود بے ضرورت اور بے مصرف محض ہے۔''

تردید...... منشی الٰہی بخش اسلام کو سچا اور کامل دین اور قرآن مجید کو مکمل کلام الٰہی اور قانون ربانی مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ قیامت تک اس میں کسی نئی اصلاح کی ہرگز ضرورت نہیں۔ (ہاں اگر کوئی شخص دین اسلام کا سچا اور وفادار خادم بن کر سلف صالحین کی روش وطریق کا پابند ہو کر بموجب احکام کتاب اللہ وارشاد حدیث رسول اللہ ﷺ اپنی بہتری و بہبودی کے لئے اسلام کی خدمت کرے تو یہ اس کی اپنی سعادت ہے) کوئی نادان دنیا پرست حملہ آور جو اپنی کوڑ مغزی اور ناقص فطرت کو روک نہیں سکتا۔ خواہ کیسے ہی بیہودہ اور بے بنیاد حملے کرے۔ اسلام کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا اور کیونکر بگاڑ سکے۔ جب کہ اس مالک حقیقی نے صاف صاف بیان فرما دیا ہے۔ ''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون '' پس افسوس ہے ایسے شخص کے حال پر جو اپنی کمزوری، نادانی اور بداعتقادی سے اسلام کو مخلوط اور گومگو یا کسی اور طرح سے ناقص اور نامکمل سمجھ کر اس کے مسلمہ ومحکمہ مسائل کو قابل ترمیم وتنسیخ وغیرہ قرار دے اور ایسا سمجھنے اور قرار دینے سے اپنی دنیا وآخرت کو برباد وتباہ کرے۔ یہ کچھ آج کل ہی کی بات نہیں ہے۔ مفتریوں اور ناعاقبت اندیشوں کا ذخیرہ پہلے سے ہی چلا آتا ہے۔ جب کبھی کسی خودغرض مفتری نے اسلام میں کچھ فتنہ اور فساد برپا کیا تو فوراً اسی وقت بندگان الٰہی اور امت رسالت پناہی میں سے خادمانہ طور پر بعون اللہ تعالیٰ اس فتنہ وفساد کی ایسی قلعی کھولی کہ سب کو معلوم ہو گیا کہ دین اسلام سب عیوب سے بری اور صحیح وسالم ہے۔ اسی طرح آج کل بعض شکی طینت بندگان نفس اور دل دادگان ہوا وہوس نے جن کی طبائع میں بدعقیدگی اور الحاد اپنا عمل دخل کر گیا ہے۔ جب اسلامی روشن ومضبوط وحقانی معتقدات ومسائل کی نسبت خودغرضی سے اپنے ملحدانہ اور نامعقول خیالات ظاہر اور شائع کئے تو منشی الٰہی بخش نے باوجود کم فرصتی کے ان ردی اور مخالف اسلام خیالات کا خداوند تعالیٰ سے مدد پا کر ایسا قلع اور قمع کیا

کہ وہ کمزور و بدعقیدہ لوگ حیران سرگردان اور پرلے درجہ کے مبہوت ہو گئے اور کئی ایک ان میں کے بہ توفیق ربانی آنکھیں کھول کر راہ راست پر آ گئے ہیں اور مذبذبین اور بے خبر لوگوں کو ان مسائل کی نسبت احکام قرآن مجید و ہدایات رسول ﷺ کے معلوم ہو گئے ہیں۔ فللّٰہ الحمد۔

اے خدا قربان احسانت شوم
ایں چہ احسانست قربانت شوم

اور خدا کی درگاہ سے امید واثق اور یقین کامل ہے کہ اسی طرح وہ آئندہ کے فتنہ سے بھی بچ کر مامون ہو جاویں گے۔ پس جب کہ یہ حال ہے تو منشی الٰہی بخش جو بفضل الٰہی بالکل صحیح و سالم ہیں اور تندرست اور خدانخواستہ وہ کانے، لنگڑے اور گنجے نہیں۔ نہ انہوں نے کوئی مشن سکول میں فتور برپا کیا یا کسی کے کاغذات زر چرا۔ نے تک نوبت پہنچی جو اپاہج بن کر کسی کی خیراتی روٹیوں کے منتظر رہتے۔ پھر کوئی بتا سکتا ہے کہ ان کا وجود بے ضرورت بے مصرف محض ہے؟ اگر کوئی ناقص الفطرۃ، کورچشم، بے مغز، کسی اپنی ذاتی غرض و علت کے سبب ان کے حق میں ایسا کہے اور خیال کرے تو اس میں منشی صاحب کا کیا قصور ہے۔ سعدی۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۱۵/۸ مئی ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۱۸، ۱۹ کے مضامین

۱......	شکی اور مذبذب مرزائیوں کی تسلی اور آخری فیصلہ کے لئے خود مرزا کا اشتہار
۲......	بقیہ عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز ایک محقق!
۳......	لیجئے مرزا خود اقبال کرتا ہے کہ میں شیطان مجسم ہوں پ.ل.ش
۴......	بقیہ کتاب عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز امام دین از لاہور!
۵......	اخبار الحکم کی ایمانداری مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

ا...... شکی اور مذبذب مرزائیوں کی تسلی اور آخری فیصلہ کیلئے خود مرزا کا اشتہار

قبل اس کے کہ ہم الحکم کا انتخاب ناظرین کے پیش کریں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ایک اشتہار کی نقل پیش کی جاوے۔ جب مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں عام طور پر جھوٹی ثابت ہوئیں۔ نہ صرف مخالفین بلکہ مرزا قادیانی کے اپنی مریدین بھی برملا چلا اٹھے کہ آتھم کی نسبت پیش گوئی غلط نکلی۔ آسمانی منکوحہ بیوی کا الہام پورا نہ ہوا۔ مولوی محمد حسین اور جعفر زٹلی وغیرہ مخالفین کی نسبت بھی مرزا قادیانی کی دعا نامقبول اور الہام جھوٹا نکلا تو مرزا قادیانی سخت حیران و پریشان ہوئے اور عجب مصیبت پیش آئی۔ ندامت مٹانے اور برگشتہ مریدوں کو روکنے اور ان کو تسلی دینے کے لئے جھٹ سے ایک تازہ پیش گوئی کا اشتہار شائع کر دیا۔ اگرچہ ابھی اس اشتہار کی میعاد معینہ کے چھ سات ماہ باقی ہیں۔ مگر مرزا قادیانی سب کام بھول کر ہر وقت اسی تگ ودو میں رہتے ہیں کہ اس اشتہار کے سچا ہونے کے لئے کئی حجت یا تاویل تراشی جاوے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جہاں ڈھائی برس اس پیش گوئی کو گذر گئے۔ بقیہ چھ ماہ بھی گزر جاویں گے مگر یہ بھی یقین ہے کہ مرزا قادیانی اپنی اقرار کے بموجب ہرگز اپنے کو جھوٹا نہ سمجھے گا اور اپنے دعویٰ سے ہرگز دست بردار نہ ہوگا۔

مرزا آج کل طاعون کو بار بار اپنا نشان قرار دے رہا ہے۔ ممکن ہے کہ آخر کار طاعون کو ہی اس اشتہار کی پیش گوئی کا نشان قرار دے کر اپنا پیچھا چھوڑا دے۔ مگر طاعون کو اپنا نشان قرار دینا اور بھی حماقت ہوگی۔ ہم طاعون کی نسبت مفصل بحث علیحدہ کریں گے۔ اپنے ہمعصر اخبارات سے بصد اصرار استدعا کرتے ہیں کہ وہ یہ نوٹ اور مرزا کے اشتہار کی نقل اپنے اپنے اخبار میں ضرور درج فرمائیں۔ تاکہ عام طور پر مرزا قادیانی کے کذب کا حال معلوم ہو جاوے اور متعصب اور ضدی مرزائیوں سے ہر شخص اس پیش گوئی کا مطالبہ کرے اور یہ اشتہار لفظ بلفظ سنا کر مرزا اور مرزائیوں سے کہے کہ جھوٹے کے منہ میں دہ.......... ہم پھر قومی اور غیر قومی اخبارات سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس اشتہار کو ضرور اپنے اپنے اخبار میں شائع کریں۔ تاکہ مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کا حال ہر ایک کو معلوم ہو جاوے اور مرزا قادیانی کو جھوٹا خیال کرنے میں کسی فرد بشر کو شک نہ رہے۔ وہ اشتہار یہ ہے:

(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۷۴تا۱۷۹ پر دیکھا جاسکتا ہے۔ یہاں سے ہم نے حذف کر دیا ہے۔ مرتب)

۲...... بقیہ کتاب عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

اعتراض...... ’’(اشتہار ص۴) یایوں کہو کہ زمانہ کی کوئی ضرورت نہ انہیں (الٰہی بخش کو) بلاتی ہے نہ کسی مسند پر جگہ دیتی ہے۔ وہ اس بے بہار بادل کی طرح ہیں جس میں مفسدہ اور خرابی کے سواء کچھ نہیں۔‘‘

تردید...... ضرورت کا جواب گذر چکا ہے۔ بے شک منشی الٰہی بخش اسلام کو مکمل یقین کر کے آنحضرت ﷺ کے بعد کسی ضرورت واصلاح کے ردوبدل کے قائل اور معتقد نہیں اور نہ وہ کسی حاجت مند عاشق دنیا کی طرح نفسانی اعتراض کے لئے مسند شیخی ’’انا خیر منه ‘‘ پر بیٹھنے کے خواہاں ہیں۔ وہ تو ہر حالت ووضع میں مطیع احکام شریعت رہ کر ’’ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکوننّ من الخاسرین ‘‘ پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ معترض کی معرفت علوم قرآنی ملاحظہ ہو کہ خوبی قسمت سے اس کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بے بہار بادلوں وغیرہ میں مفسدہ وخرابی کے سواء کچھ نظر نہیں آتا۔ یہ اپنی اپنی قسمت ہے۔ لیکن اگر وہ منیب مسلمانوں کی طرح تدبر وتفکر کرتا اور تذکر کر لیتا تو اسکو معلوم ہوتا کہ عقائد اسلام کے موافق اس حکیم علی الاطلاق نے کوئی چیز عبث اور باطل اور محض شر خلائق پیدا نہیں کی۔ چنانچہ آیات قرآنی شاہد حال ہیں۔

۱...... ’’الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبهم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار (آل عمران:۱۸۸)‘‘

۲...... ’’ماخلقنا السماء والارض وما بینهما باطلا ذالک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار‘‘

۳...... ’’وما خلقنا السموات والارض وما بینهما لاعبین‘‘

اور ہر شے کی پیدائش میں اس حکیم قدر کے لاتحصی ولاتعد فائدے اور حکمتیں بھری پڑی ہیں جن کو انسان بے بنیان کی کیا ہستی وطاقت ہے کہ بہ تمامہ سمجھ سکے۔ الا ماشاء اللہ! دیکھو بادل اور آندھیاں جب آتی ہیں تو ان میں ہزارہا فوائد ومنافع بھی ہوتے ہیں۔ تعفن وبدبو دور ہوتی ہے۔ ہوا صاف ہو جاتی ہے۔ کئی قسم کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ وغیرہ اور ایسا ہی بادل اور بارش کا حال ہے۔ پس بڑی بھاری بے ادبی اور پرلے درجہ کی کورچشمی اور ناحق پرستی ہے کہ متکبر وجاہل انسان قصور نظر اور ناقص فہم سے کام لے کر بادلوں اور انسانوں اور دیگر مخلوقات الٰہی کے وجود کو مفسدہ خرابی اور لاطائل سمجھے اور مذکورہ بالا آیات قرآنی کی کچھ بھی تعظیم وتکریم نہ کرے۔ یہ

دین اسلام کا پاک اور سچا مسئلہ ہے کہ اس حکیم عزیز وقدیر جل جلالہ نے کوئی شے شر محض پیدا نہیں فرمائی۔ دیکھو مخلوق الٰہی میں کئی اندھے، کانے، لنگڑے، گنجے وغیرہ امراض والے موجود ہیں اور کئی بدلگام وبدزبان ہیں جو غریب مسلمانوں کو دن رات برا بھلا کہتے ہیں۔ اگرچہ ایسے تکلیف دہ مردم آزار لوگوں کا نہ ہونا بظاہر ہونے سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ان کا وجود بھی محض شر نہیں۔ بلکہ ان سے بھی دوسری مخلوق کے لئے کئی طرح کے فائدے ہیں۔ ان کے حال وچال کو دیکھ کر عقلمند لوگ عبرت پکڑتے ہیں۔ ڈرتے اور توبہ کرتے ہیں۔ منیب ہو کر اللہ تعالیٰ کے انعامات واحسانات کا شکر بجالاتے ہیں۔ وغیرہ! ۔

جو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نہ لنگڑیا خطا اینجاست

اعتراض...... ’’پھر انہوں نے آپ سے آپ خدا کے بلائے اور ماموریت کے بغیر کام کیا اور ایک عرصہ سے جب سے آپ کو خواب بینی کا دعویٰ ہے۔ قوم اور اسلام کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ اس کا جواب ہمارے نزدیک اور اسلام کے ہر سچے ہمدرد کے نزدیک اس کے سوا کچھ نہیں کہ آپ کا وجود محض بے سود ہے اور آپ نے اب تک کچھ نہیں کیا۔‘‘

تردید...... آپ کی یہ تقریر جیسی غلط بیہودہ اور لغو ہے ویسی ہی افتراء اور بہتان سے خالی نہیں اور ارشاد الٰہی: ’’ولا تقف مالیس لک به علم ‘‘ کے برخلاف ہے۔ منشی الٰہی بخش نے آپ سے آپ کچھ نہیں کیا دنیا جانتی ہے کہ وہ ایسا چپ چاپ، کم گو اور خلوت پسند آدمی ہے کہ ہرگز فضول کام کو ہاتھ لگانے والا نہیں۔ کتاب عصائے موسیٰ کی تالیف اور اشاعت میں بھی جو کچھ اس نے کیا یہ سب مشیت تقدیر اور ارادہ وتحریک ربانی سے ہوا اور مرزائے قادیانی خود اس کا محرک اور باعث اشاعت ہوا۔ حتیٰ کہ اس نے اللہ جل جلالہ کی قسمیں دلانے پر بھی بہت اصرار کیا اور منشی صاحب کے گلے کا ہار ہو گیا کہ مخالف الہامات کو ضرور ہی شائع کرو۔ سو یہی باعث تھا کتاب مذکور کے شائع ہونے کا۔ پھر منشی الٰہی بخش کا اس میں کیا قصور ہے۔ چونکہ آپ کو ایک طرف سے نظر آتا ہے تو دوسری طرف کی آپ کو کیا خبر۔ اسی طرح الہامات کے بارے میں بھی منشی الٰہی بخش کی ہرگز ہرگز کچھ اپنی تراش خراش اور بناوٹ نہیں۔ وہ مرزا قادیانی کی طرح اس مزاج اور جوڑ توڑ کا آدمی نہیں۔ آپ جو خوف خدا کو چھوڑ کر ہٹ دھرمی سے ان کے الہامات کو خواب بینی کا دعویٰ کہتے ہیں۔ یہ نہایت حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے۔ آپ کا پیرو مرشد مرزا قادیانی تو خود منشی الٰہی بخش کا مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہونا تسلیم کر کے ضرورۃ الامام میں ان کو نیک بخت، بے شر انسان، متقی، پرہیزگار

وغیرہ لکھ چکا ہے۔ پس آپ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ مرزا قادیانی نے جو منشی الٰہی بخش کی نسبت یہ تعریف لکھی ہے وہ حق اور راست ہے یا آپ اپنے مرشد وامام کی اس تحریر کو لغو جھوٹ اور بیہودہ سمجھ کر منشی صاحب اور ان کے الہامات کی تحقیر وتنقیص کر رہے ہیں۔

افسوس ہے آپ کی عقل پر۔ منشی الٰہی بخش کی اس قوی واسلامی خدمت یعنی اشاعت کتاب عصائے موسیٰ سے جو بیشمار فائدے مسلمانوں کو ہوئے اور ان فوائد سے جو علماء اہل سنت والجماعت وہمدردان قوم واقف ہیں ان کی تحریریں ابھی تک گم نہیں ہوئیں۔ البتہ کسی بے مذاق رنجور دل اور ملحدانہ خیالات والے کو جو نقص بصارت اور فقدان بصیرت یا پیٹ پالنے کی خاطر کسی خود غرض عیار کو سب انبیاء کا مثیل ولب لباب اوڑا کر ختم نبوت کا منکر ہو ایسے اندھے کو اگر یہ امور وفوائد نظر نہ آویں تو دوسری بات ہے۔

بالآخر آپ کے پیر ومرشد (قادیانی) نے جو نام نہاد قیمت براہین، وطبع رسالہ سراج منیر اور ترجمہ رسالہ امریکہ وغیرہ صدہا روپیہ کا منشی الٰہی بخش صاحب سے فائدہ اٹھایا جس کا اقبال وذکر مرزا قادیانی نے خود کئی اشخاص سے کیا ہے۔ آپ اس فائدہ کو بھی احسان فراموشوں کی طرح فراموش نہ کریں۔

اعتراض...... ’’دوستو! یہ کتاب محض لغو اور نکمی اور ایسی بیہودہ باتوں کا مجموعہ ہے جنہیں سچی تہذیب اور اصلاح خلق سے کوئی تعلق نہیں۔‘‘

تردید......

چشم بداندیش کہ برکندہ باد | عیب نماید ہنرش درنظر

تعجب پر تعجب ہے کہ عصائے موسیٰ کا ہر مسئلہ بدلائل قرآن وحدیث رسول اللہ ﷺ واقوال کبراء امت سلف وخلف صالحین مدلل ہے اور آپ اس کو لغو اور بیہودہ باتوں کا مجموعہ بتلاتے ہیں۔ معلوم نہیں آپ کا دل پتھر ہے یا قساوت میں اس سے بھی اشد۔ ورنہ مسلمانوں کا تو یہ زہرہ ہرگز نہیں کہ جو کلام قرآنی شہادات اور احادیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے تطبیق وتائید سے لکھا جاوے۔ اس کو لغو اور بیہودہ کہا جاوے۔ سو یہ آپ ہی کے مشن کی خوبی ہے۔ حالانکہ سب دنیا حتیٰ کہ غیر مذاہب والے بھی بعد غور تفحص اس امر کے قائل ہوگئے ہیں کہ قرآن مجید اور رسول ﷺ سے ہی دنیا میں اصلاح خلق اور سچی تہذیب قائم اور اس کی اشاعت ہوئی۔ افسوس ہے، ایسے ایمان اور عقل پر کہ جس کتاب میں جابجا آیات قرآن مجید واحادیث شارع اسلام درج ہوں اور جس کی نسبت وہ بدعویٰ اسلام ایسے الفاظ توہین وحقارت کے بولے۔ مگر ایسے آدمی پر جس کی شکم

پروری اور مراتبہ داری میں فرق آتا ہو اور جس کے جعلی اور مصنوعی خود غرضانہ اور خود تراشیدہ مشن وخیالات کی قلعی کھلتی اور پرخچے اڑتے ہوں اور جس نے موجودہ اسلام سے پہلے ہی علیحدگی اختیار کرلی ہو وہ عصائے موسیٰ جیسی پراز متانت وتہذیب کتاب کو لغو اور بیہودہ کہے تو اس پر کیا افسوس ہے۔ جب قرآن مجید جیسی پاک اور بے عیب کتاب کی آیات توڑ کر اپنے مطلب کے مطابق بناتے اور اس کی پرلے درجہ کی توہین کرتے ہو تو عصائے موسیٰ آپ کے نزدیک کس شمار وقطار میں ہے۔

اعتراض...... ''بہت سا حصہ اس کا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ذات کی نکتہ چینی پر وقف کیا گیا ہے اور ان ہی باتوں کو اختیار کیا گیا ہے جو یہودیوں، نصرانیوں، آریوں اور دیگر مشرکین نے اولوالعزم نبیوں کی ذات پاک پر نکتہ چینی کرتے وقت اختیار کیں۔ اس کے سواء قرآن کریم کے کوئی حقائق ومعارف اور نکات بیان نہیں کئے جو ایک طالب حق کے دل کو سیراب کرسکیں۔''

تردید...... مرزا قادیانی کے تکبر وتعلّی اور مخالفت مسائل مسلمہ شریعت اور اس کی بدتہذیبی اور زبان درازی سے سب کو سب وشتم کرنے کے باعث جو نکتہ چینی واعتراضات ہوئے ان کو انبیاء علیہم السلام والی نکتہ چینی واعتراضوں سے نسبت کرنا بالکل غلط اور بے دلیل ہے اور یک چشمی ودجالیت کا مبلغ علم۔ سنو! یہ وہ اعتراضات اور نکتہ چینیاں ہیں جو علماء اسلام اور فضلاء عظام وتبعین انبیاء علیہم السلام نے جھوٹے اور کاذب مدعیان نبوت مثلاً مسیلمہ کذاب، اسود عنسی وغیرہ دجالین کذابین پر کئے تھے۔ جن کا جواب ابھی تک ان مفتریوں کے حمایتی اور مے پرانند والے فدائی کچھ نہ دے سکے اور نہ آئندہ قیامت تک دے سکیں گے۔ برخلاف اس کے نقص بصارت وبصیرۃ والے جاہلوں اور نادانوں نے وہ اعتراض اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کی ذات والاصفات پر کئے۔ ان کے جواب میں اہل حق اہل اسلام نے بتوفیق الٰہی ثابت وظاہر کردیا کہ وہ اعتراض محض بے بنیاد اور لغو تھے۔ بلکہ جن کو وہ ضعیف نظری اور بے سمجھی سے عیب واعتراض سمجھتے تھے۔ ان کی خوبی دلائل بینہ سے ثابت کردی۔ پس آپ بھی اسی طرح اعتراضات مندرجہ عصائے موسیٰ ودیگر کتب ورسائل مسلمین کو کسی دلیل سے رد کر کے دکھلاتے تو معلوم ہوتا۔ لیکن آپ پر مصیبت تو یہ پڑی کہ بباعث واقعات ہونے کے ان اعتراضات کا جواب آپ کے پاس کچھ بھی نہیں۔ بلکہ آپ ان واقعی اعتراضوں سے انکار نہیں کرسکتے اور بغیر معقول ومدلل رد وجواب کے آپ کی بیہودہ بکواس کی کوئی سچا مسلمان پر مگس کی برابر بھی وقعت نہیں کرسکتا۔ ہاں! آپ کو اختیار ہے کہ گھر میں بیٹھ کر مجذوبانہ بڑھانکا کرو اور اپنے چند دام افتادہ فدائیوں کو فراہم رکھنے اور ان کی اشک شوئی کرنے کے

لئے ان کے دل خوش کیا کرو۔ اب رہے قرآن مجید کے حقائق ومعارف اور نکات۔ سو وہ جیسے اور جس طرح رسول ﷺ، صحابہ کرام، تابعین وتبع تابعین اور سلف وخلف صالحینؒ نے بیان فرمائے ان سے سب مسلمانوں اور سچے مومنوں کے دل سیراب ہیں اور مسلمان ان کو کافی ووافی سمجھتے ہیں۔ ان کے مخالف آج کل جو دھوکے باز خودغرضانہ، ملحدانہ، قرآن مجید کے برائے نام حقائق ومعارف ونکات بیان کرے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت دنیا ودین میں اپنی رسوائی اور سیاہ روئی خرید رہی ہے۔ مسلمان ان سے بصد نفرت بیزار ہیں اور معترض نادان مسلمانوں کے گھر پیدا ہوکر اور اس قدر عرصہ مسلمانوں میں رہ کر بدنصیبی سے اب تک ناقص فطرتی کے سبب ان سے سیراب نہیں ہوا اور بیچارہ اب تک طالب حق ہے۔ مرزائی ملحدانہ بیخ کن دین وایمان برائے نام حقائق ومعارف ونکات۔ جس میں مرزا لیلۃ القدر کو ظلمت کا زمانہ کہتا ہے اور آفتاب کو جبریل علیہ السلام کا ہیڈ کوارٹر مقرر کرتا ہے۔ اپنی طرف سے تثلیث گھڑ کر انت بمنزلۃ ولدی والے الہام سے جو سراسر شیطانی وہم ہے اپنی ذات کو ابن اللہ بناتا ہے۔ دجال، یاجوج ماجوج ودابۃ الارض وغیرہ کی لاطائل تاویلیں کرتا ہے۔ اپنے تئیں، رسول اللہ ﷺ سے زیادہ تر حق شناس جتاتا ہے۔ معجزات مسیح علیہ السلام کو مسمریزم کہتا ہے۔ اس معصوم رسول کی جو ایک اولوالعزم سفیر ہے۔ تحقیر کر کے اس کے حق میں تبرا بازی کرتا ہو وغیرہ۔ سو ایسے حقائق ومعارف ونکات برعکس نہند نام زنگی کافور گو ہمارے معترض جیسے اندھے اور رنجور دلوں کو سیراب کرنے والے ہوں۔ مگر سچے مسلمانوں کو تو یہ ہرگز ہرگز مطلوب ومرغوب نہیں۔ (باقی آئندہ)

۳…… لیجئے! مرزا قادیانی خود اقبال کرتا ہے کہ میں شیطان مجسم ہوں

ہماری نظروں سے مرزا قادیانی کی ایک فضول سی بکواس گندی، جس کو آپ نے ''دافع البلاء ومعیار اہل الاصطفاء'' کے نام سے منسوب کر کے ۲۴صفحہ پر ختم کیا ہے۔ اس میں بھی وہی حسب معمول لمبے چوڑے دعوے بندھے گئے ہیں۔ مگر خیر نال پورا ہوتا ایک بھی نظر نہیں آتا۔ کیونکہ جب بنیاد ہی محض ریت پر قائم ہے تو عمارت کیا ٹھہرے۔ چنانچہ آپ بڑے زور کے ساتھ پیشین گوئی کرتے ہیں کہ نہ تو قادیان میں طاعون آئی اور نہ آئے گی اور یہی اس کے دارالامان ہونے اور میرے مسیح موعود ہونے کا پکا ثبوت ہے۔ خیر ہمیں اس سے کیا ایسے دعویٰ نہ تو کبھی پورے ہوئے نہ انشاء اللہ پورے ہوں گے۔ لیکن رسالہ مذکور کے دیباچہ میں آپ فرماتے ہیں: ''ہم مسیح ابن مریم کو بیشک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا۔ واللہ اعلم!''

اس کے ساتھ حاشیہ بھی جو اس پر چڑھایا گیا ہے۔آخر میں ملاحظہ ہو: ''لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔'' (خزائن ج۱۸ص۲۱۹)

اس کے ساتھ وہ ناظرین جن کے پاس ضمیمہ انجام آتھم ہے۔اس کے ص ۷ کو خود دیکھ لیں۔جس میں مرزا قادیانی نے حضرت مسیح کی شان مبارک میں اس سے بھی بڑھ بڑھ کر گندے الفاظ استعمال کئے ہیں۔لیکن چونکہ ایسے فضول اور گندے الفاظ کا جواب کتاب (کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی ص۶۱ تا ۶۳) میں کافی طور پر دے دیا گیا ہے۔اس لئے ہم اس سے دوسرے پہلو پر غور کریں گے۔بالفرض مرزا صاحب واقعی مسیح موعود، مثیل المسیح، مسیح الزمان اور خاتم النبیین وغیرہ ہیں تو اس میں بہادری کیا ہوئی۔ جب کہ آپ کے نزدیک مسیح کے ہاتھ میں سوائے مکر وفریب کے کچھ بھی نہ تھا اور جن کا خاندان بقول مرزا قادیانی شروع سے گندہ اور نجس چلا آیا ہے۔یعنی ان کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی (توبہ توبہ) تھیں اور جن کا میلان اور صحبت کنجروں سے محض اسی بناء پر تھا کہ جدی مناسبت قائم رہے۔

اب ذرا عقل کو کام میں لا کر غور فرمائیں کہ جب ایک شخص بہت ہی مکار، زانی اور فریبی وغیرہ ہے اور انہیں کاموں سے زمانہ میں اپنا نام رکھتا ہے اور اکثر انہیں کو مایہ ناز تصور کرتا ہے۔تو بھلا مجھے کیا غرض پڑی ہے کہ میں سب سے فرداً فرداً کہتا پھروں کہ وہ شخص جوان کاموں سے اپنا نام کیا چاہتا ہے۔وہ وہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو میں ہوں۔لیکن وہ صرف اپنی ناموری کی خاطر میرے نام کو چھوڑ کر اپنا نام لیتا ہے اور یہ اس کی بھول ہے۔

بس یہی حال مرزا قادیانی کا ہے کہ آپ مسیح کو گنہگار سے گنہگار قرار دیتے ہیں۔لیکن یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ وہ تو نقل تھا یا ایک نمونہ اور میں ہوں اصل مسیح۔یعنی اگر مسیح میں پاؤ رتی کھوٹ تھا تو مجھ میں چالیس من ہے۔گویا آپ صاف طور پر ظاہر کرتے ہوئے کچھ شرماتے ہیں۔لیکن پھر بھی کسی نہ کسی طرح سے جتلا ہی دیتے ہیں کہ: ''میں ایک مکار سے مکار، فریبی کا فریبی، زانیوں کا زانی یا زانیوں کا نانا اور کسبیوں کے خاندان سے ہوں۔'' جس کو ہم دوسرے الفاظ میں ولد الحرام بھی کہہ سکتے ہیں۔اب مرزا کی چوٹی میں کوئی سرخاب کا پر تو لگا نہیں کہ کوئی خواہ مخواہ اس کے پیچھے

لگ کر اپنے سر پر عذاب لے۔ کیونکہ وہ خود ہی اقبال کرتا ہے کہ اس کا خاندان گھناؤنا اور عادات نکمے ہیں۔

بھئی مرزائیو! خدا لگتی کہنا کہ جو شخص خود اقبال کرتا ہے کہ میں مجسم شیطان ہوں تو وہ تمہارا وسیلہ کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور کس طریق پر تمہاری دین کی راہ میں مدد کر سکتا ہے۔ لو اب بھی کہنا مان جاؤ اور اپنا نام اس شیطانی لشکر سے جس میں تم اندھے ہو کر شامل ہوئے ہو کٹوا ڈالو۔ نہیں تو بارگاہ ایزدی میں ناک کٹوانی ہوگی۔ کیونکہ اگر کوئی آدمی دلدل میں پھنسا ہوا اور کسی ذریعہ سے باہر نکل آئے تو شرم کی بات نہیں۔ شرم تو جب ہے کہ دلدل سے نکلنے کی کوشش نہ کرے۔ ہم ذمہ اٹھاتے ہیں کہ کوئی کچھ نہ کہے گا۔ بلکہ چاروں طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہوں گے۔ اچھا کڈھائی! انشاء اللہ آئندہ ہفتے پھر ملاقات ہوگی۔ راقم: پ.ل.ش

۴...... بقیہ کتاب عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

اعتراض...... ’’(اشتہار ص۵) اپنی طرف سے نئی بات اور مخصوص بات کچھ الہامات پیش کئے ہیں جو اپنے الفاظ میں صامت اور اخرس ہیں۔ مگر ان کی تفسیر کے وقت ملہم صاحب زور سے اعتراف کرتے ہیں کہ مجھے ان کی تفسیر پر کوئی وثوق نہیں۔ یوں اپنے ہاتھ سے اپنی ساری کارروائی کی مٹی پلید اور اپنا ساختہ پرداختہ برباد کرتے ہیں۔‘‘

تردید...... دروغگورا حافظہ نباشد۔ کیوں صاحب؟ ابھی تو آپ منشی الٰہی بخش صاحب کو خواب میں بتا رہے تھے اور اب ان کو ملہم کہہ کر ان کے الہامات کے قائل ہوتے ہو۔ الہامات کا مسئلہ قدیم سے اسلام میں یہی چلا آتا ہے کہ سوا انبیاء علیہم السلام کے الہام کی باقی سب کے سب ظنی ہونے کے سبب کسی پر حجت و دلیل شرعی نہیں ہیں۔ ہر چند کہ غیب مسلمان متقیان غلبہ عبودیت و مسکنت والوں کے الہامات سچے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ منشی الٰہی بخش صاحب کے الہامات کہ کیسے اصلی اور صحیح حالات مرزا قادیانی کے ان سے ظاہر ہوئے۔ لیکن پھر بھی وہ الہامات سے شیخی تعلی و تفاخر میں نہیں آتے اور ان پر غرہ نہیں ہوتے اور سوائے احکامات و اتباع شریعت و سبیل المومنین کے دوسری طرف التفات نہیں کرتے اور یہی تعلیم و روش سید الاولین والآخرین و سلف صالحین کی تھی کہ باوجود انعامات بیکران و وعدہ ہائے رحمت فراوان اللہ تعالیٰ عزوجل کے اور سرداری دنیا و دین کے ہمیشہ مسکنت و عبودیت میں رہ کر ’’اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شرما صنعت ابؤلک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت‘‘ کا ورد

فرماتے ہیں۔ سبحان اللہ! کیسی اعلیٰ وارفع واولیٰ تعلیم ونسبت ہے۔ اپنے ذرا سے حالات کشوف والہامات پر نازاں وغیر ہونا جامہ سے باہر ہوکر کم حوصلہ کمینوں کی طرح دوسری مخلوق الٰہی کو برا بھلا کہنا۔ یہ سب ناواقفان تصوف کم ظرف اور اوچھوں کا طریق ہے۔ اہل اللہ کا طریق ہرگز نہیں۔ لہٰذا مؤمنین اس کو پسند نہیں کرتے۔ منشی الٰہی بخش بھی اپنے کو کچھ نہیں بناتے اور نہ بننا چاہتے ہیں۔ ان کا آنحضرت ﷺ کی پاک اور مبارک تعلیم کی پیروی میں اسی طریق عبودیت ومسکنت واعتراف قصور نفس پر عمل درآمد ہے۔ برخلاف اس کے جو کوئی اس مسئلہ وطریقہ مسلمہ اسلامی کے مخالف ہوکر اپنے الہامات کو قطعی یقینی کہہ کر خلاف ہدایات اسلام وغیر سبیل المؤمنین چلتا اور کچھ بنتا اور باتباع ہوا۔ وہوس ونفس امارہ کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ وہ خود اپنی مٹی پلید اور اپنا سب ساختہ پرداختہ برباد کرتا ہے۔ جیسا کہ مرزاقادیانی اور اس کے فدائی معترض کا حال ہوا۔ کاش معترض کی بصیرۃ ظاہری وباطنی درست ہوتی اور اس مسئلہ کو سوچتا اور سمجھتا کہ مرزاقادیانی کا غیر سبیل المؤمنین چلنے سے کیسا برا حال ہوا کہ جس چیز کو مقابلہ پر اپنے صدق وکذب کا معیار مقرر کیا وہی اس کے مخالف ظاہر ہوکر اس کے کاذب ہونے پر دلیل ہوگئی۔ لیکن جو اپنی ضد اور جہالت پر اصرار سے جما رہے وہ وعید ''فمن لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ نور'' اور ''نولہ ماتولی'' کے نیچے ہے تاوقتیکہ اپنی سرکشی سے رجوع اور توبہ نہ کرے۔ بالآخر منشی الٰہی بخش صاحب ہرگز اپنے الہامات کسی سے بیان وظاہر کرنے والے نہیں۔ یہ سب کچھ مرزاقادیانی نے قسمیں دے کر اصرار سے کروایا ہے۔ منشی صاحب موصوف کا اس میں کچھ واسطہ نہیں۔

اعتراض...... ''اگر اس کی کچھ قبولیت ہوتی اور قلوب میں اس کا کوئی وزن ہوتا۔ مگر تجربہ بتا رہا ہے کہ یہ کتاب ایک بے حیثیت محض ثابت ہوئی ہے اس لئے اس کا عدم وجود برابر ہے۔''

تردید...... استغفر اللہ! اتنا بڑا سفید جھوٹ۔ بھلا آپ کو کیونکر معلوم ہوا؟ چلنے پھرنے سے آپ معذور، پرخوری اور شکم پروری کا یہ حال کہ مرزاقادیانی کے دسترخوان سے آپ ہلتے ہی نہیں، نظر کا یہ حال کہ عینک لگائے بغیر راستہ بھی نہیں سوجھتا اور موتتے ہوئے دھار بھی نظر نہیں آتی۔ پھر آپ کو کیونکر معلوم ہوگیا کہ کتاب عصائے موسیٰ بے حیثیت ثابت ہوئی ہے؟ اور اگر بفرض محال یہی بات ہے تو پھر آپ کو کیا مصیبت پڑی کہ ہر وقت واویلا ومصیبتا پکارتے اور عصائے موسیٰ کا اثر دور کرنے کے لئے اس جان کنی اور محنت سے مضامین واشتہارات آئے دن شائع کرتے رہتے ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ آپ مسیح الدجال سے ایسے موثر ورنگین ہوگئے ہیں کہ دروغ گوئی بہتان بندی بے باکانہ دشنام دہی سے کچھ بھی پرہیز نہیں۔ سنو! اہل [illegible] کی خداوند تعالیٰ کی

عنایت سے یہاں تک دنیا میں قبولیت ہوئی ہے کہ چھ سو سے زیادہ نسخے ممالک دور دراز تک شائع ہو چکے ہیں اور درخواستیں آ رہی ہیں اور غالباً چند ماہ کے اندر ہی اس کا دوسرا ایڈیشن نکلے گا۔ ذرہ ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ ہی کو دیکھئے۔ کس قدر لوگ حقیقت حال اور دجالی سلسلہ مرزائیہ سے واقف ہو کر اپنی بیزاری اور نفرت کے اعلان دے رہے ہیں۔ یہی وہی کتاب ہے جس کے ملکی اخبارات میں ہمارے ملک کے اہل علم اور منصف مزاج اہل اسلام نہایت خوبی اور متانت سے تبصرے اور ریویو لکھ رہے ہیں اور باوجودیکہ آپ نے بھی اپنے اشتہار کے ص ۶ میں خود اقرار واعتراف کیا ہے۔ پھر بھی آپ کی رگ دجالیت جوش میں آ گئی ہے اور اس کتاب کو بے حیثیت بنا کر اس کا عدم و وجود برابر کہتے ہو۔ افسوس ہے کہ فضلہ خوری پر ایمان کو بیچ دیا۔

اعتراض...... ''اسلام اور قوم کو اس سے یہ نقصان پہنچا ہے کہ عظیم الشان طریق کے خلاف چلتی اور اس حق کی نسبت کفر بکتی ہے جو خدا نے صدیوں کے بعد اسلام اور مسلمانوں کے لئے تیار کیا جس پر آج ان کے دین وایمان کی فلاح وصلاح موقوف ہے اور پھر اس طریق کا انکار کر کے خود اپنی طرف سے کوئی راہ ان کے لئے تیار نہیں کرتی۔''

تردید...... ابھی تو آپ نے کہا ہے (اعتراض ۱۴) کہ اس کتاب کی کچھ قبولیت اور قلوب میں کوئی وزن نہیں اور یہ کتاب بے حیثیت محض اور اس کا عدم و وجود برابر ہے۔ تو پھر اس نے نقصان کس طرح پہنچایا۔ کچھ تو حواس درست رکھ کر اور آنکھ کھول کر لکھا کرو کیا بالکل کان من الکافرین ہی ہو گئے۔ ایک آنکھ چٹم ہوتے ہی ایمان کی آنکھ بھی چوپٹ ہو گئی۔ قادیانی جماعت کا بداعتقادی اور ناواقفی کے باعث ایسا کچا ایمان ہے کہ ذراسی بات میں ان کے خود تراشیدہ مذہب کو نقصان پہنچتا ہے اور پاش پاش ہو جاتا ہے اور چونکہ ان کو بدقسمتی سے اس قدر عرصہ تک حق اور اسلام کا پتہ نہیں لگا۔ اسلئے بے بصیرۃ معترض کہتا ہے کہ یہ حق صدیوں کے بعد اسلام اور مسلمانوں کے لئے تیار ہوا۔ افسوس ہے کہ بیچارہ ہر طرح معذور ہے۔ ادھر مسلمان بھی سچے اور بالکل حق پر ہیں کہ اسلام کو ابتداء ہی سے سراسر حق، کامل مکمل اور مضبوط مانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اگر کوئی خود غرض بندۂ نفس اسلامی مسائل وطریق کو الٹ پلٹ کرنے میں کیسا ہی کفر بکے اور کیسے ہی حیلے حوالے کرے۔ مگر دین اسلام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بلکہ اپنی ہی خرابی و بربادی کرے گا۔

مہ نور میفشاند سگ بانگ میزند

دین ودنیا کی صلاح وفلاح ابتداء ہی سے اسلامی تعلیم اسلام میں موجود ہے۔ لیکن مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں نے دین اسلام کو بالائے طاق رکھ کر حیلہ وحوالہ، دغا وفریب سے

ناواقف لوگوں سے روپیہ بٹور کر اپنا دین برباد کر کے دینوی فلاح کا البتہ ایسا سامان بنالیا ہے کہ چند اپاہج، محنت ومشقت سے بھاگ کر قادیان میں دھونی رمائے خوش گذران کر رہے ہیں اور ایسے ہی چند آزاد خیال والے (جنہوں نے دین سے فارغ خطی حاصل کر لی ہے) جن کو طریق اسلام پردۂ مستورات وغیرہ بدمذاقی وقلت عصمت وعفت کے سبب ناگوار تھا۔ ان کے لئے یہ سامان فلاح وسرور ہوا ہے کہ اسلامی پردہ وستر کو خیر باد کہہ کر خوب آزادی سے صبح وشام سیر باغ وغیرہ حاصل ہے۔ جس کا کچھ ذکر پیسہ اخبار مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۰۶ء ص ۱۰ پر مذکور ہوا ہے اور جو کوئی خیر خواہی اور نصیحت سے ان کے طریق عمل کے مخالف کوئی مسئلہ قرآن وحدیث کا ان کو بتادے تو اس کا نافہمی سے مخالف نفس جان کو۔ ناصح مذکور کی طرف گھورتے غراتے اور اس کو دانت دکھاتے ہیں۔

چونکہ فانی اور چند روزہ فلاح اور عیش ونیوی کبھی نقصان اور مصائب سے خالی نہیں۔ پس یہ چند روزہ فلاح یا خوش گذرانی مرزا اور اس کے چند عام مریدوں کو مبارک رہے اور مسلمانوں کو خدا تعالیٰ ایسے حیلے حوالوں کے ساتھ لقمہ حاصل کرنے سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ (باقی آئندہ)

۵...... اخبار الحکم کی ایمانداری

الحکم کے ایڈیٹر صاحب اکثر اوقات لمبی چوڑی مصنوعی فہرست چھاپتے رہتے ہیں کہ آج اس قدر اشخاص نے مرزا قادیانی سے بیعت کی اور کل اتنے حضرات نے۔

اوّل...... تو اس شیطان کی آنت کی حقیقت ہمارے لاہوری نامہ نگار نے ضمیمے میں اچھی طرح کھول دی ہے کہ وہی نام چالاکی سے ردوبدل کر کے مکرر سہ کرر چھاپ دیئے جاتے ہیں۔

دوم...... اگر ایڈیٹر صاحب سچے ہیں تو جو لوگ مرزا اور مرزائیوں کے دام فریب میں آکر چند روز کے بعد بیعت کو طلاق دے دیتے ہیں۔ ان کے اسماء الحکم میں کیوں نہیں چھاپتے۔ ابھی ابھی لاہوری اخبار میں ایک شخص کا حال چھپا ہے جو چند روز مرزا قادیانی کا سبز باغ دیکھ کر قادیان میں ہری ہری دوب چرتا رہا اور پھر کان دبا کر اور دم اٹھا کر خران دجال کے طویلے سے پتا توڑ آگے دوڑ پیچھے چھوڑ بھاگ نکلا اور خود کہا کہ مرزا اور مرزائیوں کے لئے صرف لید چھوڑ گیا۔ الحکم کے ایڈیٹر نے اس کا حال شائع نہ کیا۔ کیوں شائع کرتا۔ جڑ پیڑ سے ناک کٹی ہے۔ ہاں جو الو دام میں پھنستے ہیں۔ ان کا نام شائع کرنے سے ناک منارے سے بھی کئی بانس اونچی ہو جاتی ہے اور یہ خبر نہیں کہ وہ بعد میں کند استرے سے ریتی جاتی ہے۔ مگر مرزا قادیانی کو اس کی کیا شرم اور کیا خوف۔ برسات

میں گیاہ خودرو کی طرح ناک پھراگ آتی ہے۔ یوں سمجھئے کہ مرزائی تھیٹر کا تماشا دیکھنے کو ہمیشہ لوگ آتے ہیں۔ ٹکٹ کے دام دیئے تماشا دیکھا اور رخصت ہوگئے۔ بس یہی تانا بندھا رہتا ہے۔ پھر اس پر مرزا قادیانی کا وہ فخر اور مرزائیوں کی وہ بکر کود کہ کچھ نہ پوچھئے۔ جو لوگ چندروز کے بعد قادیان سے چمپت ہوجاتے ہیں اور پھر مرزائی طلسم کا تاروپود اخباروں میں کھولتے ہیں تو الحکم اس کلونس کو مرزا قادیانی کے چہرہ سے یوں مٹاتا ہے کہ ان میں کوئی شیطانی رگ ہوتی ہے۔ اس کی حقیقت ہمارے شفیق مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب نمبردار رئیس بٹالے نے نہ صرف ضمیمے میں بلکہ بعض دوسرے اخباروں میں بھی ایسی طرح کھولی ہے کہ مرزا اور مرزائیوں کا جی ہی جانتا ہوگا۔ مگر شرم کی کتیا تو قادیان میں کاتک کے دنوں میں بھی نہیں آتی اور نہ وہ اس کو پالتے ہیں۔ ذرا دیکھتے جایئے چندروز میں کیا ہوتا ہے۔

الحکم مطبوعہ ۳/اپریل میں لکھا ہے کہ ضمیمہ شحنہ ہند کے شائع ہونے سے ہماری جماعت کو اور بھی ترقی ہورہی ہے۔ جی بجا ہے یہ منہ اور گرم مسالا۔ گزشتہ معتقدین و مریدین تو تھامے نہیں تھمتے اور نئے چیلے وارد ہورہے ہیں۔ آخر ان کو کس کتے نے کاٹا تھا کہ بلاوجہ یوں ففرو ہوجاتے۔ چند چغدوں کے جو دن بھر آنکھیں مانگتے اور شب کو چڑیوں کا شکار کرتے ہیں جو شخص مرزاجی سے بیعت کرتا ہے۔ وہ ضرور طالب حق ہوکر آتا ہے پھر چندروز کے بعد اس کا انحراف کیا۔ اس وجہ سے نہیں ہوتا کہ اس پر مرزا قادیانی کے کیس کا تاروپود کھل جاتا ہے اور کھونٹا اکھاڑ کر گریز پا ہوجاتا ہے۔ اولاً کیسے کیسے خداپرست خالص لوگ معتقد ہوئے۔ اگر مرزا قادیانی میں خلوص وحقانیت کا کچھ بھی کرشمہ ہوتا تو ایسے لوگوں کا ان سے تبریہ ظاہر کرنا غیرممکن تھا۔ الحکم نے کبھی ہمارے اس اعتراض کا معقول جواب نہیں دیا اور نہ دے سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ! ایڈیٹر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین …… ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۲۴/مئی ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۲۰ کے مضامین

۱……	فاعتبروا یا اولی الابصار	ایک سائل!
۲……	قادیانی اور اس کے چیلوں کے اخلاق حمیدہ	ا.د.ازمقام گ!
۳……	وزیرآبادی نامہ نگار کی بربادی	ا.د.گجراتی!

۴......	مرزا قادیانی اب وہ معجزات دکھائیں گے	مالیری!
۵......	پنجابی رسول کی مالیری امت	مالیری!
۶......	بقیہ کتاب عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز	ایک محقق!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱...... فاعتبروا یا اولی الابصار

ایک شہر میں جو وزیرآباد سے بہت دور نہیں اور جس کا نام اس وقت مصلحت کے باعث ظاہر نہیں کیا جاتا گزشتہ انگریزی مہینے میں جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک خدائی مرید کو طاعون نے آلیا۔ بیمار ہوتے ہی مرزائی مذکور نے پیشین گوئی کی کہ میں طاعون سے نہیں مروں گا اور اگر مر گیا تو سمجھ لینا کہ میں مرزا قادیانی کا اخلاص مند مرید نہ تھا اور کوئی شخص میرا جنازہ بھی نہ پڑھے۔ چنانچہ دو تین دن کے اندر ہی عدم آباد کو چلتا ہوا اور بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کیا گیا۔ مر گئے مردود، فاتحہ نہ درود!

ایک مقدس بزرگوار کے پوسٹ کارڈ کی عبارت حسب ذیل ہے۔

کرم فرمائے من جناب مولوی صاحب، السلام علیکم! میں آج جالندھر پہنچا۔ معلوم ہوا کہ آج قبل دو پہر مولوی احمد جان صاحب پنشنر مدرس مرض طاعون سے فوت ہوئے۔ آپ نے چند روز ہوئے آنکھیں بنوائی تھیں۔ پرسوں خزانہ سے پنشن لے کر گئے۔ کل بیمار ہوئے۔ آج داخل بہشت بڑے متقی، دائم الوضو مرزائے (قادیانی) کے حواری میرے قدیم دوست اور غالباً آپ کے بھی دوست ہوں گے۔ نہایت افسوس ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! راقم

نوٹ...... بیشک میں ان کو اپنا بزرگوار جانتا تھا اور مجھ پر بڑے مہربان تھے۔ مگر جب سے وہ مرزا قادیانی کے مرید ہوئے باہمی خط وکتابت بند ہوگئی۔ خداوند تعالیٰ ان کو اور پس ماندوں کو صبر جلیل عطاء فرمادے۔ راقم

جناب مولانا صاحب دام فیوضکم! مرزا قادیانی کا اجتہاد ہے کہ انگریز دجال ہیں اور ریلیں ان کے گدھ ہیں۔ اس پر ہمارے ایک دوست پوچھتے ہیں کہ جس وقت اس گدھے پر خود بذات مرزا قادیانی یا ان کے مرید سوار ہوتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کو اس وقت دجال نہ کہیں۔ پھر کبھی تو مرزا قادیانی انگریزوں کی نسبت ایسے حقارت آمیز الفاظ (دجاجلے) استعمال کریں اور کبھی ان کی ایسی تعریف کریں کہ خدائی کے مرتبہ تک پہنچادیں۔ اگر ایسے کاموں کو نفاق سے تعبیر

کیا جاوے تو کیا ہرج ہے۔ آپ سے اُس کا جواب طلب کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ سے زیادہ اس وقت مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کوئی نبض شناس نہیں۔ راقم: ایک سائل!

۲...... قادیانی اور اس کے چیلوں کے اخلاق حمیدہ

۱۰/اپریل ۱۹۰۲ء کے قادیانی اخبار میں عبدالکریم نے اہل اسلام کے ہر فرقہ اور جماعت اور ان کے پیشواؤں کو پانی پی پی کر کوسا ہے۔ بالخصوص پیسہ اخبار کو تو ایسی بے نقطہ سنائی ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ دیکھنے کو تو یہ تحریر شیطان کی آنت ہے۔ مگر پڑھ کر دیکھو تو وہی مغلظ گالیاں جو قادیانی کی تعلیم کا مبلغ ہے۔ باوجودیکہ مرض طاعون کا دورہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت سے اب تک چلا آتا ہے اور کل دنیا نے اس غضب الٰہی سے خداوند تعالیٰ سے امان مانگی ہے۔ مگر مرزائی پارٹی اور اس کے لنگڑے امام اس کو ہندوستان میں پھیلتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ ارے بے حیاؤ، بے شرمو! اگر کل ملک میں یہ بیماری اپنا عمل دخل کر رہی ہے تو کیا تم خدا کی بادشاہی سے پرے ہو۔ یاد رکھو یہ تمہارے ہی جیسے لوگوں کی کرتوتوں کا عکس ہے جو فریب دے کر ظلم وزور سے سیدھے سادے ناواقف مسلمانوں کو اسلام سے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے برگشتہ کر کے شیطانی جھنڈے کے نیچے لے جانے کی کوشش کرتے ہو۔

کانی بلی نے ''فما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین'' کا حوالہ دیا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ اگر ''ملکوت السموات و الارض'' تمہارے ہاں ہی رہن ہو چکے ہیں تو پھر جموں اور سیالکوٹ میں سب سے بڑھ کر کیوں اموات ہوئیں۔ حالانکہ ان دونوں شہروں میں بھی زیادہ سے زیادہ مرزائی رہتے ہیں۔ اگر آپ کا مذکورہ بالا آیت پر یقین وایمان ہے تو کیا لاہور اور امرتسر کے سب مرزائی اصل میں بے ایمان ہیں جن کا کچھ بھی لحاظ نہ ہوگا اور بیماری پھیل جاوے گی۔

ہم نے پیسہ اخبار اور الحکم کی تحریروں کو بالاستیعاب پڑھا۔ مرزائے قادیانی نے سوائے اپنی جماعت کے باقی کل مسلمانوں کو (ناحق وبے موجب) گورنمنٹ انگلشیہ کا باغی اور نمک حرام قرار دیا ہے۔ تاریکی کے فرزند نے تصدیق وتائید میں ناخنوں تک کا زور لگایا ہے۔ مگر خداوند تعالیٰ کا ہزار در ہزار شکر ہے کہ اس نے ایسی رحیم، عادل اور جزرس گورنمنٹ کا سایہ ہم رعایا پر مبسوط کیا ہے کہ ہر معاملہ میں بھال کی کھال نکالتی ہے۔ اگر معاذ اللہ گورنمنٹ انگلشیہ سکھوں یا محمد شاہ رنگیلے جیسی گورنمنٹ ہوتی تو ہندوستان کے مسلمانوں کا کہاں گزارا تھا۔ وہ خوب جانتی ہے کہ قادیانی کن وجوہ سے وفادار اور نمک حلال رعایا کی طرف سے اس کو بدظن کرنا چاہتا ہے۔ پیسہ اخبار نے جو

ایک راست باز اور ایماندار اخبار ہے۔ اپنے فرضی منصبی کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور صاف صاف لکھ دیا کہ مرزائے قادیانی کی اصلی غرض مسلمانوں کو جہاد کا ملزم بنانے کی یہ ہے کہ خود اس کو گورنمنٹ سے خطاب ملے۔ ہمارے اکثر ہندوستانی اور پنجابی بھائیوں کا یہ ایک بنا بنایا قاعدہ ہے کہ اپنے نفع میں دوسروں کا نقصان چاہتے ہیں۔

پس مرزا قادیانی کو بھی اپنی جماعت بنانے اور خود اس کا سلطان بننے میں عرصہ دراز سے یہی شوق ہے وہ اپنے الہامات میں بتاتے ہیں کہ جو شخص میری جماعت سے دور رہے گا وہ جہنمی اور قابل قتل ہوگا۔ گورنمنٹ سے تو یہ کہتا ہے کہ میں جہاد کے خلاف ہوں اور خود نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ امام الزمان بن کر ساری دنیا کو گردن زونی بتاتا ہے۔ یعنی جو شخص مرزا قادیانی پر ایمان نہ لائے وہ جہنمی اور گردن زدنی ہے۔ کیا گورنمنٹ ایسی چالیں نہیں سمجھتی۔ مرزا قادیانی اپنی پالیسی کو چھپانے کے لئے کبھی کبھی گورنمنٹ کی تعریف بھی کر دیتے ہیں۔ مگر ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ بابا نانک صاحب نے جو صوفیانہ خیالات اپنے وقت میں لوگوں کے دلوں میں جمائے تھے ان کو کون نہیں جانتا۔ مگر بمرور زمانہ ان کی پولیٹیکل طاقت کا جوش میں آ جانا کس پر ظاہر نہیں۔ مرزائی جماعت کے بہت کم ممبر ایسے ہوں گے جو ہمارے تجربہ اور مشاہدہ میں نہ آئے ہوں جن سے سابقہ پڑا وہ جہل مرکب میں مبتلا پائے گئے۔ گالیاں دینے اور لڑنے جھگڑنے میں ایسے مشاق اور بہادر کہ گویا زال کے فرزند ہیں۔ روحانی برکتوں اور خدا ترسی سے تو یہ گروہ بالکل نابلد ہیں۔ کوئی نہ بتا سکے گا کہ قومی ہمدردی یا انسانی بہبودی کا ادنیٰ سے ادنیٰ کام بھی ان سے ظاہر ہوا ہو۔ اردو علم ادب جس کو مصلحان قوم بالخصوص سرسید مرحوم نے اپنے نفوس قدسیہ کی برکت سے پاکیزہ فقروں، مہذب لفظوں اور شستہ و رنگین عبارات، معنی خیز جملوں سے آراستہ و پیراستہ کر دکھایا ہے۔ مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے اس میں ایسی گندی اور مغلظ گالیاں بھر دی ہیں کہ الامان (دیکھو تصنیفات قادیانی) ہم پہلے بھی بارہا لکھ چکے ہیں کہ اگر دشنام دہی کی سند لینا ہو تو مرزا قادیانی کی کتابوں سے لے۔ کوئی فرشتہ سیرت صوفی مسلمان کوئی نیک بخت عالم باعمل مومن، کوئی پارسا زاہد، کوئی عیسائی، یہودی، برہمو، آریا، سکھ وغیرہ صفحہ زمین پر شاید ایسا رہ گیا ہو جس پر گالیوں کے ریلے مرزائی گروہ کے بانی مبانی نے نہ چلائے ہوں۔ ظاہر ہے کہ جن مریدوں کو اپنے مرشد کے ساتھ زیادہ تر تقرب ہوتا ہے وہ اس کے خصائل سے زیادہ سے زیادہ بہرہ یاب ہوتے ہیں۔ پس اگر میاں عبدالکریم قادیانی جن کا ہم کئی دفعہ پبلک سے انٹرڈیوس کرا چکے ہیں۔ پیسہ اخبار جیسے فرشتہ خصال اور نیک بخت مسلمان کو گالیاں

دے اور دیگر مسلمانوں کو تاریکی کے فرزند لکھے تو اس پر کیا افسوس۔ پس پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب کو ایسے لوگوں سے جن کے خصائل اوپر بیان ہوئے اور جو راتبہ داروں اور بلی کتوں کی طرح اپنے مالک کی رکھوالی کا کام دیتے ہیں۔ روشن دلائل کی امید رکھنا ایک خیال خام ہے۔ ہاں اس کا یہ فرض ہے کہ اپنی قدیمی شائستگی اور متانت کے ساتھ اس گروہ کی مکاریوں سے پبلک کو آگاہ کرتا رہے اور اس کا اجر نیک خدا پر چھوڑے۔ راقم: ا.د. از مقام گ

۳...... وزیرآبادی نامہ نگار کی بربادی

"لعنت اللہ علی الکاذبین"

۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء کے قادیانی اخبار میں وزیرآبادی نامہ نگار کی ایک تحریر دیکھنے میں آئی۔ یہ غالباً وہی صاحب ہیں جن پر ضمیمہ شحنہ ہند مطبوعہ ۸ رنومبر ۱۹۰۱ء میں چند ایک جمائی گئی تھیں۔ (ضمیمہ ص ۱۷۷) اب آپ نے چھ ماہ کے بعد پھر سر اٹھایا ہے اور دروغ بے فروغ کو اپنا قبلہ وکعبہ بنا کر ہم پر افتراء اور بہتان باندھا ہے اور خود علی رؤس الاشہاد روسیاہ بننا چاہا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ گالیاں بکنا اور بہتان باندھنا ان لوگوں کا دستور العمل ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ مولوی مراد علی صاحب ایک بزرگ اہل اللہ گوجرانوالہ، جالندھر وغیرہ میں اوّل مدرس عربی فارسی رہ چکے ہیں جن کو پنجاب وہندوستان کے اکثر احباب بخوبی جانتے ہیں۔ ایک ہی سرشتہ (سرشتہ تعلیم) میں ملازم ہونے کے باعث ہمارے پرانے مہربان ہیں۔ پنشن لے کر اپنے وطن مالوفہ موضع بیگووال (ریاست کپورتھلہ) میں رہتے ہیں۔ ایک فقیر صاحب مرحوم کرم شاہ نامی سے جو اکثر اوقات وزیرآباد گوجرانوالہ وغیرہ شہروں میں پھرتے تھے اور اہل اللہ بزرگ تھے۔ مولوی صاحب نے بہت کچھ روحانی فیض پایا۔ مولوی صاحب کا مدت دراز سے یہ دستور العمل سنا گیا ہے کہ وہ اپنے محسن وروحانی تربیت کرنے والے کی یاد میں ہر سال ان کی فاتحہ خوانی کے لئے وزیرآباد تشریف لاتے ہیں اور تقریباً چالیس پچاس جیب خاص سے خرچ کر کے فقراء ومساکین ویتامیٰ کو کھانا کھلاتے ہیں اور شہر وزیرآباد کے علماء کو ایک مسجد میں جو ریلوے اسٹیشن کے عین متصل جانب شرق ہے بلوا کر ختم کلام اللہ کراتے ہیں۔ (شاہ صاحب کا مزار وزیرآباد میں نہیں ہے) یہ ایک عمل ہے جس کے حسن وقبح کو یا تو مولوی صاحب موصوف خوب جانتے ہیں یا اکثر علمائے اسلام اور صوفیاء کرام۔

مگر مجھے جب کبھی وزیرآباد جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو صرف اپنے قدیمی مہربان حضرت مولوی صاحب موصوف کی برسوں کے بعد ملاقات مدنظر ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ عاجز

۳۰/اپریل ۱۹۰۲ء کو بغرض ملاقات مولوی صاحب موصوف مذکورہ بالا مسجد میں حاضر ہوا۔ جو باتیں میں نے عرض کی ہیں ان کو وزیر آباد کے ہزاروں آدمی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔

اس کے متعلق وزیر آبادی نامہ نگار قادیانی کا چشم دید واقعہ (سفید جھوٹ) جس نے الحکم کے کالموں کو گندہ کیا ہے۔ سنئے!

۱...... لکھتا ہے:''آج میاں امام الدین گجراتی معہ چند دیگر ہم جنسوں کے وزیر آباد واسطے تعظیم ایک کوٹھری شفاخانہ کے تشریف لائے۔''

۲...... ''چونکہ اس سال اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ نے ان کو یہ بیہودہ حرکت شفاخانہ کے صحن میں کرنے نہ دی۔ اس لئے ایک دوسرے قبرستان میں جو حافظ معنی صاحب کے نام سے مشہور ہے اور شفاخانہ کے قریب ہے میاں امام الدین گجراتی نے معہ اپنے رفقاء کے اپنی رسم عرس کھانا وغیرہ پکا کرادا کی اور ایسی حرکات مشرکانہ ہیں۔''

پہلے فقرہ کی نسبت ہمارا یہ جواب ہے کہ حضرت یہ آپ کا ایسا سفید جھوٹ ہے کہ وزیر آباد کے کسی فرد بشر کو بھی اس سے انکار نہ ہوگا۔ میں ہرگز ہرگز کسی شفاخانہ کی کوٹھری کی تعظیم کے لئے نہیں گیا۔ نہ کوئی شخص میرے ہمراہ تھا۔ بلکہ میں تنہا صرف مولوی صاحب کی ملاقات کے لئے گیا تھا۔ کیسا شفاخانہ اور کیسی کوٹھری کی تعظیم جس قدر آدمی ۳۰/اپریل ۱۹۰۲ء کو رات اور دن مسجد مذکورہ میں رہے۔ نہ کوئی ان میں سے بیمار ہوا نہ کسی کو وہاں سے کسی اور جگہ جانے کی ضرورت پڑی اور اسسٹنٹ سرجن کی بھی آپ نے ایک ہی کہی۔ ہم میں سے کسی نے اس کی شکل بھی نہیں دیکھی۔ نہ ہم کو معلوم ہے کہ وہ انگریز تھے یا دیسی عیسائی یا ہندو یا مسلمان یا سکھ آریا برہمو وغیرہ۔ بلکہ ایسی بہکی باتوں سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاگل پن اور جنون نے ہمارے نامہ نگار کا گھر دیکھ لیا ہے۔ آپ کے منہ پر جب وزیر آبادیوں سے راستی اور صداقت کے طمانچے لگیں گے اور ہماری وزیر آباد جانے کی اصلی غرض کی تصدیق ہوگی تو اپنی کرتوتوں کی آرسی یا آئینہ آپ کو خود بخود شرم کے سمندر میں ڈبو دے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اب مرزا گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے اور اس کی قبر کے گنبد (منارہ) کی اینٹیں پک کر تیار ہو رہی ہیں تو وزیر آبادی نامہ نگار کے سینہ میں پہلے سے ہی گور پرستی جوش مار رہی ہے اور جو کرتوت مرزا قادیانی کی وفات کے بعد نامہ نگار اور اس کے ہمراہیوں سے تقدیر کو کروانی ہیں اور ان کے جھوٹے اور بیجا الزام پہلے سے ہی لوگوں پر وارد کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ نہ مجھے پیشین گوئی کا دعویٰ ہے۔ نہ نجومی کی پوتھی اپنے ساتھ رکھتا ہوں۔ نہ مرزا قادیانی کی طرح رمال ہوں۔ مگر تمہارے کرتوتوں کو دیکھ کر صاف کہتا ہوں کہ مرزائی

جماعت کے بہت سے ممبر گور پرستی کریں گے اور آپ تو عجیب نہیں کہ دن بھر میں کئی دفعہ مرزا قادیانی کی قبر پر سیاپا بھی کیا کریں۔ اس لئے گور پرستی مذہب مرزا میں مدت سے شروع بھی ہو چکی ہے۔ تصویر پرستی اور گور پرستی میں کیا فرق ہے؟ اکثر مرزائی لوگ بے وضو قرآن شریف کو ہاتھ لگالیں۔ مگر مرزا قادیانی کی تصویر کو نہ لگائیں۔ علی الصبح بستر خواب سے اٹھ کر ایک مسٹنڈے ساٹھے پاٹھے کی تصویر اپنی بہو بیٹیوں اور عورتوں کو دکھانا کیا بت پرستی اور دیوثی نہیں؟

۳...... ''افسوس میاں۔ اد۔ گجراتی اور ان کے رفقاء کی قرآن مجید اور سرور عالم خاتم الانبیاء ﷺ کی پاک تعلیم کو پس پشت ڈال کر کہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے۔''

''نامہ نگار صاحب'' آپ سینکڑوں وزیر آبادیوں سے پوچھ کر اپنی تسلی کر لیں۔ حاطب اللیل نہ بنیں کہ مسجد موصوفہ میں نہایت خضوع اور خشوع کے ساتھ نمازیں ہوتی رہیں۔ ''للہ فی اللہ'' کھانا مساکین فقراء یتامی وغیرہ کو تقسیم ہوا تمام دن قرآن مجید کی آیات کے معانی اور مطالب پر تدبر ہوتا رہا۔ عصر کے وقت ختم قرآن مجید ہوا۔ رات کے وقت لوگ علاوہ معمولی نمازوں کے تہجد پڑھتے اور خداوند تعالیٰ کی پاک درگاہ میں گڑ گڑا کر دعائیں مانگتے رہے۔ اگر یہ کام آنحضرت ﷺ کے منافی ہے تو اپنی قسمت کو روؤں کیوں۔ جناب! ان کاموں کا نام تو آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو پس پشت پھینکنا ہے۔ مگر جھوٹی پیشین گوئیاں کرنا۔ انبیاء علیہم السلام کی شان میں برے الفاظ بکنا۔ لغو اور بیہودہ الہامات جن کی نہ عبارت درست نہ مضمون قرآن شریف کے مطابق ہے بیان کرنا۔ افتراء اور فریب سے لوگوں کا مال اینٹھنا جس سے اپنی عورتوں کو سونے کے جڑاؤ زیورات پہنانا اور خود بذات یاقوتیوں اور بادام روغن میں دم کئے ہوئے پلاؤ اڑا کر شہوت رانی کرنا۔ مسیح علیہ السلام سے اپنی ذات کو برتر بتانا۔ تناسخ کے مسئلہ کو ترویج دے کر آنحضرت ﷺ کی تتبع اور پیروی ہے۔ اگر اسی کا نام اسلام ہے تو ایسے اسلام کو سلام ہے۔

گر مسلمانی ہمیں است کہ مرزا اووارد
وائے گر دو پس امروز بود فردائے

آپ کے مرشد مرزا قادیانی نے جب سے نیا پنتھ نکالا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے اتباع سے بیزار ہو کر۔ (بعد ختم نبوت) رسالت کا دعویٰ کیا ہے۔ اپنی جماعت کو دیگر مسلمانوں کے نماز روزہ، جمعہ جماعت، رشتہ ناطہ وغیرہ سے علیحدہ کر دیا ہے۔ بلکہ آپ لوگوں کے نزدیک عیسائی، یہودی، سکھ، آریا برہمو وغیرہ سے بھی تمام مسلمان بدتر ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ تمہاری عملی ہمدردی کا یہ حال ہے کہ برملا اخباروں میں مضامین نکلتے ہیں کہ تمام مسلمان سرکار انگلشیہ کے ساتھ

جہاد کرنا فرض جانتے ہیں اور ہر ایک پہلو سے مسلمانوں کو باغی قرار دیا جاتا ہے اور اگر تمہارا بس چلے تو ایک مسلمان کو بھی زندہ نہ چھوڑو۔ تو پھر معلوم نہیں مسلمان مسلمان کیوں پکارتے ہو۔ ہاں قرآن شریف اور اسلام کی آڑ میں احمقوں کے منہ پر اندھیری ڈال کر ان سے نکلے سیدھے کرنا تمہاری مشن کی ڈیوٹی ہے۔

وزیرآبادی نامہ نگار۔ آخرالامر ہم کو ناصحانہ پیرایہ اور واعظانہ طریق سے یوں فرماتے ہیں: ''میاں ا.د. گجراتی صاحب کیوں آپ خدا کے مرسلوں کے مخالفوں کا انجام قرآن شریف کے تدبر سے نہیں دیکھتے۔ اپنے خانہ ساز آبائی دین کو چھوڑ دو اور سچا اسلام جس کو خداتعالیٰ کا برگزیدہ مسیح موعود مہدی (مرزا ملعون) میں ہو کر پیش کرتا ہے۔ قبول کرو۔''

ہم وزیرآبادی کی اس نصیحت کا شکر ادا کرتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہم ان کی آرزو پوری نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک قرآن شریف سے کبھی ثابت نہ ہوگا کہ بہشت بریں میں داخل شدہ لوگ دوبارہ اس دنیا میں آدیں یا کسی ناپاک شخص کی روح افضل الانبیاء آنحضرت ﷺ کے جسم میں (معاذ اللہ) حلول کر سکے۔ ہمارا وہی دین ہے جو قرآن شریف کی پاک تعلیم محمد رسول اللہ ﷺ کی معرفت ہم کو ملا ہے۔ ہمارے باپ دادا بھی اسی مذہب پر تھے۔ اگر ہم بھی آپ کی طرح ایسے ہی جاہل اور کندہ ناتراش ہوتے اور پیرپرستی اور گورپرستی بلکہ تصویرپرستی ہمارے رگ وریشہ میں آپ کی طرح سمائی ہوتی۔ شیطان اخنس اور حضرت اقدس میں تمیز نہ کر سکتے تو آپ کے ہم سفر ہو جاتے۔ ہم تو خداوند تعالیٰ کو واحد برحق اور ہر قسم کے نفع ونقصان کا اسی کو مالک یقین کرتے ہیں۔

خدا ہم کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن پاک چھوڑوا کر کسی شیطانی لشکر میں داخل ہونے کی ہدایت نہ کرے اور قرآن شریف کی آیات کو اپنے مطلب کے مطابق بنانے والوں کا رفیق ہم کو ہرگز نہ بناوے۔ پس مرزاقادیانی کا یہ مخترعہ مذہب آپ کو اور آپ کے ہم خیالوں کو مبارک رہے۔

تو و شیطان وما وپاک اسلام
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

(باقی آئندہ) راقم: ا.د. گجراتی!

۴...... مرزاقادیانی اب اور معجزہ دکھائیں گے

مرزاقادیانی کے تمام الہامات اور پیش گوئیاں پوری ہوگئیں۔ آتھم ٹھیک میعاد کے اندر آسمانی باپ کے پاس پہنچ گیا۔ لیکھرام مارا گیا۔ آسمانی نکاح ہوگیا اور آسمان پر الہامی عورت

کے بطن سے درجن بھر بچے بھی پیدا ہو چکے جو آسمانی کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔ اب امتحان دے کر زمین پر براہ مینارہ اتریں گے۔ صلیب کو توڑ چکے۔ اب کوئی عیسائی دنیا میں صلیب پرست نہ رہا۔ ہند کے تمام علماء بیعت کر چکے۔ اب یورپ وافریقہ پر دھاوا ہے۔ پھر بھی ایک مجلس میں مرزا قادیانی نے سب کو مخاطب کر کے وعدہ کیا ہے کہ اب میں معجزوں کا نمبر مکرر اور سہ کرر بلکہ چہار کرر سلسلہ وار شروع کرتا ہوں۔ خلقت حیران ہو جاوے گی۔ سارے ہندو، مسلمان، عیسائی، یہودی، پارسی میرے معجزے دیکھ کر ایمان لادیں گے۔ پہلا معجزہ یہ ہوگا کہ یکم راپریل ۱۹۰۲ء کو عبدالکریم سیالکوٹی جو میرا النفس ناطقہ اور ایک آنکھ سے کانا اور سر سے گنجا اور ایک پیر سے لنگڑا ہے۔ سب عیوب جسمانی سے پاک ہو جاوے گا۔ دوڑ کر چلے گا۔ دور سے ایک کے دو دیکھے گا۔ چندیا کا تانبا چاندی ہو جائے گا۔ ایڑی تک بال بڑھ جاویں گے۔ اگر یہ معجزہ سچ نہ ہو تو میں جھوٹا اور مکار شمار ہوں گا۔ یہ وعدہ ابھی زبانی ہوا ہے۔ شاید اشتہار بھی شائع ہو۔ راقم: مالیری!

۵...... پنجابی رسول کی مالیری امت

پنجابی رسول قادیانی نے اشتہار دیا تھا کہ میرے مرید اور چیلے اگر لنگر خانہ کے واسطے حسب توفیق ماہوار چندہ داخل نہ کریں گے تو میں ان کا نام اپنی لوح محفوظ سے کاٹ دوں گا اور وہ مردود بارگاہ ایں جناب شمار ہوں گے۔ چنانچہ دو چار امتیوں نے تو ہاں، ہوں، کی اور دو چار نے غصہ میں آکر کہہ دیا کہ اچھا صاحب لو ہمارا کاٹ لو اور کہا کہ یہ بازی گر پہلے تو تماشا دکھاتا ہے اور پھر ڈفلی ہاتھ میں لے کر پیسہ کوڑی مانگتا ہے۔ شرم، شرم! پرانے کھیل (الہامات) تو غت ربود ہوگئے۔ اب ڈگڈگی بجا کر پھنک ایک پھنک دو نئے کھیل نئے تماشے شروع ہوں گے اور جھولی بھری جائے گی۔ راقم: مالیری!

۶...... بقیہ کتاب عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

اعتراض...... ''بلکہ اسی مشرکانہ اور متبدعانہ راہ کی طرف بلاتی ہے۔ جسے درمیانی زمانہ میں سلف صالحین کے خلاف فیج اعوج نے تیار کیا۔ یعنی دجال کو خدائی طاقتیں دینا، خونی مہدی یا جوج ماجوج کے متعلق علم صحیح اور تجربہ حقہ اور کلام اللہ کے خلاف تمام بے سروپا قصوں اور فسانوں پر ایمان لانا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر ماننا اور ان کو خالق حیی شافی عالم الغیب ماننا اور اس طرح ظلم عظیم۔ یعنی نصرانیت کو مدد اور تقویت دینا اور ثابت کرنا کہ اسلام میں کوئی قوت قدسی نہیں اور دوسرے مذاہب میں اور اس میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں اور کوئی مقتدر ہاتھ اس کا محافظ نہیں، وغیرہ۔''

تردید......

ہاں سمندر آہستہ ران ای اعرج ناہوشمند بوالہوس ے تازی دمستی وتاریک است راہ

''نعوذ باللہ من ھذہ الھفوات '' آپ نے ذرہ بھر بھی خوف خدا نہیں کیا اور خردجال کی جھول پہن کر دھوکا دیا ہے۔ سنو! مشرکانہ اور مبتدعانہ راہ کی طرف تو لوگوں کو مرزا قادیانی بلا رہا ہے جو ہر مسئلہ میں خلاف سلف وخلف صالحین قرآن مجید واحادیث کی خود غرضانہ دورازکارتاویلیں کرکر حرام کے ٹکے کھا رہا ہے۔اسی لئے عصائے موسیٰ میں ہر ایک مسئلہ بدلائل قرآن مجید وحدیث شریف مطابق وموافق معتقدات آئمہ دین سلف صالحین رضوان اللہ اجمعین بیان ہوکر مرزائی مبتدعانہ محدثہ مسائل کی قلعی کھولی گئی ہے۔ جس سے آپ مبہوت اور لاجواب ہوکر دجالیت اور کج روی سے سراسر خلاف واقعہ نہایت ظلم وزور سے اپنے زعم میں اس عمدہ کتاب عصائے موسیٰ کا اثر زائل کرنے کے لئے یہ بیہودہ بکواس کر رہے ہیں۔ کچھ تو شرم اور حیا سے کام لو۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں روز حساب کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں۔ یاد رکھو سلف صالحین کا ہر امر میں خلاف کرنے والے ''فیج اعوج '' کا مجمع آج کل قادیان میں موجود ہے اور معترض منہ پھٹ اور زبان دراز خود فیج اعوج کا نمونہ وتصویر ہے۔ جس کی گفتار رفتار سب کج ہے۔ چلے تو کج، بیٹھے تو کج اور کھڑا ہو تو کج، دیکھے تو کج۔ غرض ہر امر میں اعوجاج اور کجی ہے۔ بقول مولانا شوکت۔

ابرو بھی کج ہے زلف بھی کج ہے مژہ بھی کج

سرکار حسن میں عمل راستان نہیں

تعجب ہے کہ شیطان میں تو آپ اغوائے بنی آدم کی بہت سی طاقتیں مانتے اور قبول کرتے ہیں۔ لیکن دجال اعور میں وہ طاقتیں جن کا ذکر احادیث میں ہے نہیں مانتے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اجہل آدمی اپنی طرف نہیں دیکھتا اور جو چیز خود اس کے پاس موجود ہوتی ہے اس کی وہ چنداں قدر و پروا نہیں کرتا۔ لہٰذا وہی شے دوسرے کے پاس موجود ہونے کو اچنبھا نہیں جانتا۔ مہدی علیہ السلام کے بارے میں بہت احادیث ہیں جن پر مسلمانوں کا پکا اعتقاد اور یقین ہے۔ اسی طرح یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن مجید واحادیث میں ہے اور ایسا ہی مسیح علیہ السلام کا رفع الی اللہ۔ آیت کریمہ ''وما قتلوہ وما صلبوہ الیٰ یقینا '' سے ثابت وظاہر ہے۔ جس پر عمدہ ومفصل بحث متعدد کتب ردمرزا میں ہوچکی ہے اور قرب قیامت میں نزول مسیح علیہ السلام کے بارے میں بہت صحیح احادیث موجود ہیں اور کبراء امت سب ان مسائل کے قائل ومعتقد چلے آئے

ہیں۔ چنانچہ ابو ہریرہؓ نزول مسیح علیہ السلام والی حدیث "لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم " الحدیث پڑھ کر قران مجید کی آیت کریمہ "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته" استدلال کر کے نزول ثابت کرتے ہیں۔ جیسا کہ بخاری میں ہے۔ لیکن آفرین ہے مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کے عقل وایمان پر کہ قرآن مجید واحادیث شریف کا انکار کرتے اور اپنے اغراض نفسانی سے سب کو بے سروپا قصے اور فسانے بتاتے اور سلف وخلف صالحین مؤمنین وقائلین نصوص کو معاذ اللہ برا بھلا کہتے ہیں۔ رہا مسیح علیہ السلام میں صفات الٰہی ماننے فتراء اور نصرانیہ کو مدد اور تقویت دینے کا بہتان جو مرزا قادیانی اور اس کے مرید دجالی دھوکا دیا کرتے ہیں۔ اس کا جواب اعتراض دوم میں گذر چکا ہے۔ اسلام اور دوسرے مذاہب میں مابہ الامتیاز کی نسبت عصائے موسیٰ میں فصل معجزات وکرامات وذکر اللہ وحالات اولیاء الرحمان جس سے اولیاء الشیطان سے فرق وامتیاز ہوتا ہے ملاحظہ کیجئے تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ یہ برکات وقواء قدسی وانابت الی اللہ کسی دوسرے مذہب میں ہرگز نہیں۔ نہ ایسے ثبوت ودلائل ہیں لیکن مرزا قادیانی کے مرید تو کتاب مذکور کو اپنی کمزوری کے باعث دیکھتے ہی نہیں اور ان میں سے جو دیکھتے اور اصل حال حقیقت سے واقف ہوتے ہیں وہ مرزائی دام سے نکل جاتے ہیں۔

اسلام کا محافظ ایسا مقتدر ہاتھ ہے کہ کبھی کوئی معترض ومخالف اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اور نہ آئندہ بگاڑ سکے گا اور اگر حیلہ حوالہ سے بظاہر اسلام کا کوئی خیر خواہ بن کر بھی فریب سے اس کی مخالفت کرے تو فوراً اس کے خدام جن کے شان "اتقوا فراسة المؤمن " الحدیث ہے۔ فریبی اور دغاباز مخالف کی ایسی گوشمالی کرتے ہیں کہ یاد کرے، نظیر کے لئے آپ اپنا اور مرزا قادیانی کا حال ہی دیکھئے کہ اولاً زبانی خیر خواہ اسلام بنے۔ بعد میں کجروی سے بغاوۃ اختیار کی تو اس کے پاداش میں آپ لوگوں کی کیسی گت بن رہی ہے اور کیا حال ہو رہا ہے۔

اعتراض...... "اس طرح اس ناشدنی کتاب نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے اور غیر قوموں کو دلیر کیا ہے۔ نصرانیوں کو ان کے کفر میں مدد دی۔ انہیں گستاخی وبدزبانی میں دلیر کیا۔"

تردید...... جب آپ کے نزدیک یہ کتاب بے حیثیت بے وزن اور اس کا عدم وجود برابر ہے تو اس نے نقصان کس طرح پہنچایا۔ کیا کہنا آپ کی سمجھ ودرایت پر۔ آپ شے اور لاشے کو کیونکر ایک جگہ جمع کر سکتے ہیں۔ یہ عجب ناقص اور کجی منطق ہے اور لکھتے وقت شاید آپ کی ہوش وحواس ہوا کھانے گئے تھے یا جنگل کی گھاس چرنے۔ آپ کو خبر ہی نہیں کہ کیا لکھ گئے اور کیا لکھ رہے ہیں۔

سنو! اسلام اور مسلمانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اس کتاب نے تو اپنی خدمت اسلامی سے ناواقفوں کو خبردار اور غافلوں کو ہوشیار کر کے ان کے سامنے مرزا قادیانی کی ہر ایک تار عنکبوت کو دلائل قرآنی اور براہین احادیث نبوی ﷺ سے ایک ایک کر کے توڑ دیا۔ البتہ اس میں ذرا شک نہیں کہ دجالی جماعت کے خودتراشیدہ لغویات وخرافات کو سخت صدمہ پہنچا ہے اور قادیانی جہاز کے تختے ایک سے ایک الگ ہو کر سمندر میں ڈوب رہے ہیں۔ جن کے باعث اب دن رات سینہ کوبی کر کے چیختے چلاتے ہیں۔ آپ کا اس واویلا اور دکھلاوے کا کہ کتاب بے حیثیت ہے، بے وزن ہے، نکمی ہے۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

یکم رجون ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۲۱ کے مضامین

۱......	بقیہ کتاب عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز	ایک محقق!
۲......	اصلی اور نقلی کشتی میں تمیز	مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱...... بقیہ کتاب عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

نصرانیوں کو کفر میں مدد دیتی ہے۔ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچو کہ مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا کر مرہم عیسیٰ سے ان کے صلیبی زخموں کو ثابت کرنے اور محرف انجیل بے سند ان کی نسبت شیطانی الہام ہونے۔ اپنے رسالوں میں کج فہمی وبدبختی سے شائع کر کے آپ ان نصرانی مسائل کو مدد دے رہے ہیں یا دوسرے مسلمان؟ کچھ تو شرم وحیا کرو کہ مسیح علیہ السلام کے شان میں بے ادبی وبدزبانی وفحش بک کر خلاف تہذیب پر از سب وشتم کتابیں اور اشتہارات نصرانیوں کی طرف سے آپ کے پیر مرزا نے نکلوائے ہیں یا کسی اور نے؟ افسوس کہ آپ ایک ہی طرف دیکھتے ہیں۔ یا جان بوجھ کر راستی سے منحرف ہوتے ہیں۔

اعتراض...... (اشتہار ص۶) ''ان کے اس اعتقاد کو کہ مسیح زندہ رسول اور زندہ خدا ہے۔ وہ خالق اور شافی عالم الغیب ہے اور یہ سب کچھ قرآن سے ثابت ہے۔ الٰہی بخش کی کتاب عصائے موسیٰ

نے تقویت دی۔"

تردید...... لعنت اللہ علی الکاذبین! اس کا جواب دفعہ بالا میں مفصل ہو چکا ہے۔ معترض میں اگر کچھ بھی بوئے ایمان وانصاف ہے تو ثابت کرے اور پتہ دے کہ مسیح علیہ السلام کا نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد خدا ہونا کہاں قرآن مجید سے ثابت کیا ہے۔ افسوس بہتان! افتراء اور محض جھوٹ اور مسلمانوں کو دھوکا دینا قادیانی کا شعار اور دار و مدار ہو رہا ہے۔

اعتراض...... "غرض اس کتاب میں یہ کچھ ہے اور یہ فائدہ اس سے قوم کو پہنچا ہے۔ اب اگر یہ بیان حق نہیں تو مصنف صاحب اور ان کے اعوان دلائل سے اس کی تردید کریں اور اس کی خوبیوں کے بیان کرنے میں ایمان اور قلم کے جوہر دکھائیں۔"

تردید...... اوّل تو آپ کو نقص بصارۃ و بصیرۃ کے سبب فائدہ اور نقصان سوجھتا ہی نہیں۔

دوم...... معذوری کے باعث آپ خوش گزرانی نفس پروری وغیرہ کے سواء دوسرا فائدہ جانتے ہی نہیں۔

سوم...... آپ کو بایں حالت درماندگی اور مرزا قادیانی کے حجرہ میں محصور و بند رہنے کے مسلمانوں کی قوم کا کیا حال معلوم؟ چلنے پھرنے اور سفر کرنے کی آپ کو طاقت نہیں۔ مرزا قادیانی کا دسترخوان چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ جانا آپ کو گوارا ہی نہیں۔ آپ اگر حرکت کر سکیں تو ملک میں جا کر دیکھیں کہ قوم کو کیا فائدہ ہوا۔

علاوہ بریں عصائے موسیٰ کے جواب سے عاجز ہو کر کچھ بن نہ آنے کے باعث سوائے واویلا و مصیبتا کہنے، تلملانے، ہاتھ کاٹنے اور دانت پیسنے کے آپ نے کیا کیا ہے؟ جس کی دلائل سے تردید کی جاوے۔ کتاب کے فائدہ کا حال اس سے ظاہر ہے کہ اہل اللہ اہل اسلام صوفیاء عظام، علمائے کرام و فضلاء ذوی الافہام و دیگر اہل الرائے نے اس کو پسند فرما کر اس کے مضامین طرز تحریر نرمی و متانت عبارۃ وغیرہ کی تعریف میں خطوط لکھے ہیں جو موجود ہیں۔ چونکہ مصنف کتاب منشی الٰہی بخش مرزا قادیانی کی طرح اوچھا تعلی شیخی و شہرہ پسند نہیں۔ لہٰذا ان تعریفی خطوط کو اس نے شائع نہیں کیا۔ ہاں! اگر آپ ایسے لغو مضامین اور بیہودہ سرائے سے باز نہ آئیں گے تو تعجب نہیں کہ منشی الٰہی بخش بہ صلاح و اصرار دیگر مسلمانان خادمان و خیر خواہان اسلام کے ان سب تعریفی خطوط کو طبع کرا کر شائع کر دیں۔ لیکن اس وقت آپ اور آپ کی جماعت پر اور مصیبت ہوگی۔

جب مرتب ہو کے وہ چھپ جائیں گے	اہل مرزا پر قیامت ڈھائیں گے
اب تلک کچھ بن نہیں آیا جواب	ان کے چھپنے پر تو کیا دو گے جواب
زندہ درگور اس گھڑی ہو جاؤ گے	ایسی باتوں پر بہت پچھتاؤ گے
ہے اگر کچھ شرم بولو حق کی بات	ورنہ بس اب چھوڑ دو یہ لغویات
کر کے توبہ داخل اسلام ہو	اور مقبول خواص وعام ہو
جس سے حاصل ہو رضا اللہ کی	اور شفاعت اس رسول اللہ کی
جو ہوا کونین میں فخر الرسل	رہنمائے امت وخضرسبل
سید الکونین فخر انبیاء	رحمت للعالمین بدرالدجا

لیکن مشکل یہ ہے کہ معترض کی ایک پھوٹی ہوئی ہے اس پر بھی بغض وحسد کی پٹی بندی ہے۔ باطنی حس نصیب اعداء بباعث نیوفیشن کی دلدادگی، ملحدانہ اور مرتدانہ خیالات کے مفقود ہے۔ اصلی و پرانے فیشن کے اسلام ومسائل سے گنجی پر ہی کو مناسبت نہیں تو پھر اس کو عصائے موسیٰ کا فائدہ جس میں دلائل ومسائل وہی پرانے قرآن مجید وحدیث شریف قدمائے اسلام خیرالقرون والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار عليهم رحمته الله الستار والغفار درج ہیں۔ معترض کو کیونکر پسند ہو سکتے ہیں؟ قرآن مجید اور حدیث شریف کے مسائل اور وہی پرانی روش تو عاشقان اسلام ہی کو محبوب ومرغوب ہے جو "لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة" کے مصداق ہیں اور اگر معترض کو مسلمانوں کے ایمان وقلم کے جوہر دیکھنے کا شوق ہے تو ہفتہ وار ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ غور سے مطالعہ کرے۔ جس سے معلوم ہو جاوے گا کہ کس قدر مخلوق الٰہی کو عصائے موسیٰ سے فائدہ پہنچا اور کس قدر لوگ بدعقیدتی سے تائب اور مرزا قادیانی سے متنفر ہو کر داخل اسلام ہوئے اور ضمیمہ کی اشاعت واجراء کی محرک بھی واحد العین صاحب ہی کی بدگمانی وبدزبانی ودریدہ دہنی ہوتی ہے۔

اعتراض...... "افسوس اس پر فخر کیا جاتا ہے کہ اس کتاب نے خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھ سے قائم کئے ہوئے سلسلہ کو نقصان پہنچایا۔"

تردید...... یہ مرزائی جماعت کا علم ومعرفت ہے اور انہیں حقائق ومعارف پر قادیانی گروہ کو ناز ہے۔ الٰہی سلسلہ تو دلائل قرآنی واحادیث رسول اللہ ﷺ سے نہایت مضبوط ومستحکم ہے۔ البتہ باطل اور دجالی سلسلہ بیشک اس کے مقابل نہیں ٹھہر سکتا اور یہ معمولی بات ہے کہ توحید وسنت کے مقابل کفر شرک وبدعت وشیطانی سلسلہ کبھی نہیں ٹھہر سکتا۔ جس طرح آیت الکرسی "لا الــــه الا

اللہ‘‘اور’’لاحول ولا قوۃ الا باللہ‘‘ سے شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

اعتراض...... ’’لیکن یہ نہیں بتایا کہ کون سا علمی سلسلہ پیش کیا ہے۔ ضرورت حقہ اور وقت کی مانگ پورا کرنے کے لئے کون سے سامان پیش کئے ہیں جن کی خوبصورتی اور کمال کو دیکھ کر لوگ بول اٹھے ہیں کہ بیشک حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی کارگزاری اور خدمات دین سے یہ باتیں بڑھ کر ہیں۔‘‘

تردید...... معترض ایسا عقل کا اندھا اور گانٹھ کا پورا ہے کہ ایک ہی بات کو بار بار لکھتا اور پیش کرتا ہے۔ یہی حال خود مرزائی تحریر کا ہے کہ تکرار پر تکرار ہوتا ہے اور مجبوری سے مجیب کو بھی اسی طرح جواب دینا پڑتا ہے۔ معترض کو دیکھنا چاہئے کہ کتاب عصائے موسیٰ میں تو سب کچھ لکھا ہے اور بتایا ہے۔ اگر آپ کو خوبی قسمت سے نظر نہ آوے تو اس میں مصنف عصائے موسیٰ کا کیا قصور۔ سلسلہ علمی وہی جو قرآن مجید اور حدیث شریف میں ہے کتاب میں پیش کیا ہے۔ ضرورت حقہ اور کتاب کی مانگ بھی سخت تھی کہ خود غرض کاذب مدعیان نبوۃ ورسالت کی طرح اس وقت ایک مسیح الدجال کاذب مدعی کھڑا ہو کر اسلامی مسلمہ مسائل میں دست اندازی کر کے خلاف شریعت مسائل بیان کر کے مخلوق الٰہی کے ایمان اعتقاد بگاڑ رہا ہے۔ سو اس کے مکر وفریب اور دجالی مسائل کا بعون اللہ تعالیٰ وتقدس باحسن وجوہ قلع وقمع کر کے قدیمی مسائل اسلامی سے امت کو آگاہ کیا گیا۔ جس کی خوبصورتی اور کمال کو دیکھ کر مسلمان بول اٹھے کہ مسیح الدجال کے خود تراشیدہ لغویات کا بہت عمدہ جواب ہے اور مسیح کاذب کی متدعویہ منافقانہ خدمت اسلام سے بڑھ کر اس میں بدرجہا حقیقی وواقعی مخلصانہ خدمت دین اسلام ہے۔ لیکن آپ ناقص البصری سے معذور ہیں۔ بینائی اور بصیرۃ درست ہو تو آپ کو نظر آوے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

اعتراض...... ’’کوئی خداترس، طالب حق، خوب چھان بین کر کے دیکھ لے ایک ہی سب سے بڑا مضمون اس میں نکلے گا۔ اس کے سوائے اور کچھ نہیں اور وہ مرسل اللہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ذاتیات پر نکتہ چینی۔ اس کی نسبت ہم نے پہلے بھی لکھا ہے اور اب بھی ایک بات لکھتے ہیں جو ہم میں اور عصائے موسیٰ کی قوم میں حکم اور قول فیصل ہوگی اور امید کہ اس کے بعد یقیناً ان کی اور ہماری نزاع مٹ جائے گی۔‘‘

تردید...... آپ میں خداترسی، تقویٰ اللہ اور طلب حق اور نیز چھان بین کا مادہ ہوتا تو اصل

حالات وحق واقعات کے اظہار کو بار بار نکتہ چینی نہ کہتے۔ کیا اگر کوئی شخص اپنے شامت اعمال اور بداعتقادی سے ضلالت آمیز ملحدانہ طریق اختیار کرے۔ کتاب اللہ اور سنت کے برخلاف خودغرضانہ مسائل شائع کرے۔ دغا وفریب مکر وزور سے مخلوق الٰہی کا مال جھوٹے وعدوں اور اقراروں سے لے کر اپنی نفس پروری کرے۔ خلاف ہدایت اسلام تکبر شیخی غرور وغیرہ میں دن رات رہ کر دوسری غریب مخلوق کو ناحق لعن طعن اور توہین وتحقیر کر کے ایذا رسانی کو اپنا شیوہ وشعار بنا دے اور بندۂ نفس امارہ بن کر جو چاہے سو کرے تو اس شخص کو اگر کوئی نیک بندہ بندگان الٰہی میں سے دینی نصیحت کرنے کے لئے قرآن مجید حدیث شریف کے احکام ومسائل سنائے تاکہ وہ کسی طرح راہ راست پر آ جاوے تو کیا یہ نکتہ چینی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ورنہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ودین نصائح خیر خواہی انسانی کا باب ہی بند ہو جائے گا جو ہرگز منشاء الٰہی نہیں۔ یہ تو آپ کی سمجھ وبصیرت کا قصور ہے کہ آپ کو ہر راستی کجی ہی دکھائی دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ قرآنی دلائل اور حدیث شریف کے مسائل والی کتاب کو بے حیثیت بے وزن وعدم ووجود برابر کہتے ہیں۔ سچ ہے۔

بے بصیرۃ چہ شناسد سخن کامل را
تلخ وشیریں بمذاق دل رنجور یکے ست

بھلا فرعون بدنصیب نے عصائے موسیٰ کے مقابل ہو کر کیا کر دکھایا جو آپ اسی فرعون کے تکبر تعلّی وشیخی کے قدم بقدم ودوش بدوش ہو کر عصائے موسیٰ کا مقابلہ کر سکیں گے جب اصل سے کچھ نہ ہوا تو نقل کیا تیر مارے گی۔ یاد رکھو حق کے مقابل باطل کبھی سرسبز وبار آور نہیں ہوتا۔ حسد اور بغض سے نزاعوں کا منبع یا سرچشمہ ہونے کا شرف آپ ہی کی جماعت کو حاصل ہے۔ مرزا قادیانی کی کتابیں پر از لعن طعن وسب وشتم اس کی گواہ ہیں۔ منشی الٰہی بخش کو ہرگز کسی سے کوئی نزاع وعداوت نہیں۔ اس نے تو مرزا قادیانی کے اصرار وتاکید پر متقی اور بے شر انسان کی طرح اصل حال راست بے کم وکاست دینی نصائح واظہار حق کی خاطر ظاہر کر دیا ہے اور زبان حال سے کہہ دیا ہے۔

من آنچہ شرط بلاغ است باتو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر وخواہ ملال

آگے ہدایت ہادی مطلق وبرحق اللہ جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔ جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے۔ قولہ تعالیٰ! ”انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء“

اعتراض...... منشی الٰہی بخش اور ان کے رفیق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ذاتیات کی نسبت بڑا اہم اور نا قابل جواب اعتراض انتخاب کریں اور مشتہر کریں۔ ہم خدائے تعالیٰ کے فضل سے دعویٰ کرتے ہیں کہ وہی اعتراض بلاکم وکاست ان معترضوں کی فہرست میں دکھا دیں گے۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ باعزم نبیوں کی ذاتیات پر نکتہ چینی کی ہے۔

تردید...... تف ہے آپ کے اس علم وفہم ایمان فروشی کے عوض روٹی کمانے پر بالفرض اگر آپ نے حیلہ وحوالہ اور دھوکہ بازی سے دکھا دیا کہ سچے اور برحق نبیوں پر بھی وہی اعتراض ہو چکا ہے تو کیا اس سے ایک کاذب جھوٹا دغاباز گھر بیٹھے حیلہ وحوالہ سے روپیہ بٹورنے والا مدعی نبوت سچا ہو جاوے گا؟ ہرگز نہیں۔ دیکھو مسیلمہ کذاب اسود عنسی وغیرہ کذابین دعویداران نبوت کو لوگوں نے جھوٹا کہا اور ایسا ہی دوسری طرف کم سمجھ بدبختان، عاشقان دنیا وپرستاران نفس پابندان رسوم جاہلیت نے سید الاولین والآخرین ﷺ کو لست مرسلا، کاہن، ساحر وغیرہ کہہ کر جھٹلایا اور اسی طرح دوسرے اولوالعزم انبیاء ورسل کو منکرین نے ''ان انتم الا بشر مثلکم'' کہہ کر ان کی تکذیب کی تو کیا وہ مسیلمہ وغیرہ کذابین دجالین بھی آپ کی اس نامعقول وبیہودی قاعدہ کے موافق سچے ہو گئے جو لوگ لنگڑی کانی گنجی دلیل پر صداقت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بے شک کہہ سکتے ہیں کہ جو اعتراض ہم پر تھا دوسرے انبیاء ورسل پر بھی ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہم بھی سچے ہیں۔ افسوس اس اندھی عقل اور کانی سمجھ پر۔ ان گدھوں کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ انبیاء پر مخالفین نے اعتراض کئے ہیں نہ کہ موافقین نے۔ تم اپنے کو مسلمان کہہ کر حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ کو مغلظات دیتے ہو جن کی عصمت ورسالت کی قرآن مجید شہادت دیتا ہے۔ اگر تم آریا، یہودی وغیرہ بن کر اعتراض کرو تو ہم کچھ مزاحمت نہ کریں۔ اگر دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان دے دو تو کوئی مسلمان کچھ باز پرس نہ کرے۔

۱...... آپ پہلے عصائے موسیٰ کے مشتہرہ حالات وواقعات کا تو جواب معقول دیں اس کے بعد پھر دوسرے اعتراض مشتہر کرنے کی درخواست کریں۔ بلاکم وکاست وہی اعتراض انبیاء علیہم السلام پر دکھانے کا صرف زبانی دعویٰ سراسر بطالی، بیجا شیخی اور جھوٹ اور محض دھوکا ہے۔ بھلا زیورات سے لدی ہوئی اپنی اور مریدوں کی بیبیوں کو غیر محرم کے ساتھ صبح وشام میدان وباغ میں دل بہلانے کو ہوا خوری اور کوڈ کبڈی کھلانا جہاں سے واپسی پر درختوں سے پھل پھول توڑ کر جھولیاں بھر کر خاوندوں کے لئے بھی لاتی ہیں۔

۲...... علمائے اسلام کے سب وشتم کی تحریروں میں مصروف ہوکر بہتر (۷۲) بہتر (۷۲) نمازیں جمع کر کے ضائع کر دینا۔

۳...... ہزار ہا روپے کا زیورہ موجود ہوتے زکوٰۃ نہ دینا۔

۴...... عین فرض حج کو ضروری نہ سمجھنا جس کا ذکر پیسہ اخبار مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۰۱ء ص ۱۰، ۱۱ میں ہے۔

۵...... اپنی طرح طرح کی تصویریں کھنچوا کر فروخت کرنا اور اس طرح مریدین سے تصویروں کی تعظیم وتکریم کرا کر بت پرستی کی بنیاد پھر قائم کرنا۔

۶...... غریب مخلوق الٰہی سے چندے لے کر ہزار ہا روپے کے خرچ سے اپنا ذاتی یادگاری بلند مینار اور گھنٹہ گھر تعمیر کرانا۔

۷...... اپنے کو لیلۃ القدر یاجوج ماجوج، دابۃ الارض دجال وغیرہ کا حقیقت شناس سید الاولین والآخرین، ختم المرسلین ﷺ سے زیادہ کہنا۔

۸...... معجزات مسیح علیہ السلام کو شعبدہ بازی ومسمریزم بتانا۔

۹...... شرعی جائز وارثوں کو محروم الارث کرنے کے لئے اپنی نئی چہیتی زوجہ کے پاس برائے نام جھوٹ موٹ اپنی جائیداد تیس برس کے واسطے رہن رکھ کر رجسٹری کرا دینا۔

۱۰...... اپنی قوت باہ وضعف اعصاب کے واسطے مشک وعنبر سو سو روپے تولہ والا انگلستان وغیرہ سے منگوا کر استعمال کرنا۔

۱۱...... موسم گرما میں تفریح نفس کے لئے گاگروں میں عرق کیوڑہ جے پور سے اور بید مشک لاہور سے منگوا کر اور خس کی ٹٹی دروازوں پر لگوا کر امیرانہ ٹھاٹھ سے بسر کرنا، وغیرہ۔ مستغرق دنیا اور نفس پرستوں کے کام مشتہر تو کیا اس کا کوئی بڑا امام ومرشد بھی انبیاء علیہم السلام کی نسبت ثابت نہ کر سکے گا۔ دجالی چالیں جو دام افتادہ مریدین کو چکمے دے کر ان کے فراہم وقائم رکھنے کی خاطر دن رات کی جاتی ہیں۔ مسلمان ان کو خوب سمجھتے ہیں۔ بالآخر آپ کے اس قاعدہ کے موافق دوسرے مسلمان اگر یہ کہیں کہ جو اعتراض اور نکتہ چینی مرزا پر ہوئی۔ یہ تو بعینہ ویسی ہی ہے جو مسیلمہ کذاب وغیرہ نبوت کے دعویداروں پر ہوئی۔ اس لئے مرزا قادیانی بھی انہی دجالین کذابین کا ہم جنس اور ویسا ہی ہے تو اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ اپنے تراشیدہ قاعدہ کے موافق تو آپ کو یہ مان لینا چاہئے کہ مرزا بھی یکے از دجالین ہے۔

اعتراض...... ’’اس لئے علیٰ وجہ البصیرت ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود

(مرزا قادیانی) اسی برگزیدہ جماعت کے ایک کامل فرد ہیں۔ بناء علیٰ ہذا ضرور ہے کہ ان کی ذات پر بھی ویسی ہی نقطہ چینی اور اعتراض ہوں جیسے ان برگزیدوں پر ہوئے۔ تاکہ سارے خدائی سلسلوں میں پوری مطابقت اور مشابہت ثابت ہو جائے۔''

تردید...... مرزا قادیانی کس منہ سے نبوت کے دعوے سے انکار کرتا ہے اور اس کے مریدین کس منہ سے کہا کرتے ہیں کہ مرزا کو دعوے نبوت نہیں اور وہ ختم نبوت کا اقبالی ہے۔ دیکھ لیجئے یہاں صاف جماعت انبیاء علیہم السلام کا اس کو فرد کامل بنایا ہے۔ اسی اندھی ملحدانہ بصیرت کے سبب تو مرزا قادیانی مریدین کو علمائے اسلام نے مردود بنا کر اسلام سے خارج کیا ہے اور اس میں علمائے اسلام کا ہرگز کچھ ذمہ نہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی خود دعویٰ کر کے انبیاء میں سے بنتا ہے اور اندھے مرید علی وجہ البصیرت اس کو انبیاء علیہم السلام کی جماعت کا ایک فرد کامل تسلیم کر کے ایک مسلمہ مسئلہ اسلامی ختم نبوت کا علانیہ انکار کرتے ہیں۔ مشابہت اور مطابقت بھی حسب خواہش معترض ثابت ہو چکی ہے کہ جیسا پہلے دعویداران نبوت مسیلمہ وغیرہ کو لوگوں نے ان کے چلن اور حالات کے سبب اعتراض کر کے دجالین کذابین کہا اسی طرح مرزا قادیانی کے حالات اور واقعات دیکھ کر مرزا قادیانی کو بھی انہی دجالین کذابین میں داخل کیا ہے۔ بس مشابہت و مطابقت کا پورا پورا فیصلہ ہو گیا۔ (باقی آئندہ)

۲...... اصلی اور نقلی کشتی میں تمیز

چہ نم دیوار امت را کہ باشد چوں تو پشتی بان
چہ باک از موج کبر آن را کہ باشد نوح کشتی بان

۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء کے قادیانی اخبار صفحہ اوّل کالم نمبر ۱،۲ میں شیخ عطاء محمد صاحب سب اور سیر کوئٹہ، پنجاب کے مسلمانوں کو نوٹس دیتے ہیں کہ طاعون غضب الٰہی ہے۔ تم اس سے نہیں بچ سکتے۔ جب تک مرزا قادیانی کے جھنڈے تلے نہ آ جاؤ۔ بے شک طاعون غضب الٰہی ہے جس کی دوا (بجز زاری بدرگاہ باری) کسی کے پاس نہیں اور امر الٰہی کے زیر فرمان تمام دنیا میں ہاں کیا عجب ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کی پاک جماعت (جنہوں نے اپنے زعم میں دعائیں مانگ مانگ کر دور دراز ملکوں سے براہ ہمدردی اس پیاری کو اپنے پنجابی بھائیوں کے لئے طلب کیا ہے اور اب بغلیں بجاتے اور شور وغل مچاتے ہیں) مستثنیٰ ہوں۔ ہند اور پنجاب میں سوائے جماعت مذکورہ کے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا کہ اس موذی کے دفعیہ کے لئے درگاہ مجیب الدعوات میں رو رو کر دعائیں نہ مانگتا ہو۔ مگر شیخ صاحب کا یہ جملہ کہ مرزا قادیانی کے جھنڈے تلے آئے بغیر نجات نہیں قابل غور ہے۔

مرزا قادیانی نے اس وقت پیش گوئی کی تھی جب یہ بیماری ہوشیار پور وغیرہ شہروں تک پہنچ گئی تھی۔ حالانکہ یہ بیماری حضرت ابراہیم وموسیٰ علیہما السلام کے وقت کی ہے اور جس کی رفتار یورپ کے ملکوں سے لے کر عرب کے شہروں تک عام ہوگئی تھی اور لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کبھی نہ کبھی ہندوستان میں بھی اپنا منحوس قدم رکھے گی اور عام طور پر پھیل جائے گی۔ مگر دنیا نمونہ اور مثال مانگتی ہے۔ جب پنجاب کے مفصلات سے قطع نظر کر کے سیالکوٹ اور جموں میں جہاں مرزائیوں کی تعداد بہ نسبت دیگر شہروں کے زیادہ ہے۔ سب سے بڑھ کر اس بیماری کا دورہ ہوا اور کئی مرزائی بھی اس سے بچ نہ سکے اور خاص کر دارالامان (قادیان) میں بھی چند مہلک کیس ہوئے۔ ضلع جالندھر میں مولوی احمد جان جو ایک منٹ بھی بلا وضو نہ تھے۔ سال سے مرزا قادیانی کے مریدان خاص سے تھے۔ جانبر نہ ہو سکے تو خصوصیت کی کیا وجہ ہے۔ امر الٰہی کا اگر مسلمانوں پر آنا ہے تو کیا مرزائیوں کو اس سے بچ جانا ہے۔ اگر مسلمان طاعون سے مطعون ہو کر بہشت بریں میں جاویں گے تو کیا مرزا قادیانی اور ان کی جماعت دنیا میں رہ کر آخرت کے بورے سمیٹیں گے۔ ہر گز نہیں بلکہ نیچر ہر ایک کو پورا حصہ دے گا۔

اگر بمرد رہ جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

پس شیخ صاحب کی یہ دھمکیاں اس وقت برمحل ہو سکتی تھیں کہ مرزا قادیانی میں کوئی وصف منجملہ اوصاف مسیحیت اور رسالت وامامت پایا جاتا۔ مرزا قادیانی ہزار اپنے کو رسول رحمانی اور مرسل یزدانی کہا کریں۔ مگر وہ لوگ جو پاک اور مقدس کتاب (قرآن شریف) میں آیہ ''ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین'' پڑھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی رسالت پر کیونکر ایمان لا سکتے ہیں۔ شیخ صاحب کو بخوبی معلوم ہے کہ آج تک مرزا قادیانی کی کوئی پیشین گوئی خداوند تعالیٰ نے پوری نہیں کی۔ ان کے الہاموں کی جو خلاف منشاء ''وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه'' کے ہیں عربی عبارت بالکل غلط اور بے معنی ہوتی ہے اور مضمون تو ایسا رکیک اور گندہ کہ قرآن شریف نے پہلے ہی اس کی بیخ کنی کر دی ہے۔ مثلاً ''انت بمنزلة ولدی، صح زوجتی، یحمدک اللہ ویمشی الیک'' وغیرہ کبھی مرزا قادیانی ابن مریم بنتے ہیں، کبھی خود مریم، کبھی موعود مسیح بنتے ہیں، کبھی اصلی مسیح پھر لطف یہ ہے کہ جب ان کے دل پر کچھ غبار آجاتا ہے تو بے تحاشا مسیح علیہ السلام کو مغلظ اور بے نقط سناتے ہیں۔ (دیکھو نور القرآن حصہ دوم) کبھی خداوند تعالیٰ کو اپنا مداح اور حامد کہہ کر اپنی ذات کو محمد اور احمد

ظاہر کرتے ہیں۔غرض کہ ان کی تازگی پسند طبیعت کو قرار نہیں۔تہذیب نفس کا یہ حال کہ علماء اسلام وصوفیاء کرام کے حق میں جو درفشانیاں کرتے ہیں ان کی ترتیب وار ڈکشنریاں تیار ہو رہی ہیں۔ (عصائے موسیٰ ص۱۴۴تا۱۴۶) تزکیہ نفس کا یہ حال کہ بادان روڈن اور کیسری داس کی دکان کے سوڈا واٹر کے سوا عطش وجوع بجھنے ہی میں نہیں آتی اور مستورات کے لئے سونے کے جڑاؤ اور زیورات بنائے بغیر گذر ہی نہیں سکتی۔انکم ٹیکس سے بچنے کو قسم قسم کے حیلے تراشتے ہیں جو لوگ قادیانی جھنڈے تلے آ گئے ہیں ان کو بھی ڈانٹ بتائی جاتی ہے کہ اگر تین ماہ تک چندہ نہ آیا تو مریدوں کی لسٹ سے نام خارج ہوگا۔ذوی الارحام عاق اور بعض بلاوجہ مستوجب طلاق ٹھہرتے ہیں۔کہاں تک عرض کروں۔کیا شیخ صاحب فرما سکتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اور سلف صالحین کا یہی رویہ تھا جن کی نیابت کا مرزا قادیانی کو دعویٰ ہے۔انجمن حمایت اسلام لاہور کی اس کارروائی پر جس کے ذریعہ انجمن والوں نے جملہ مسلمانان پنجاب وہند کو اتوار کے دن نماز پڑھنے اور خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں عجز وزاری کے ساتھ طاعون کے دفعیہ کے لئے دعائیں مانگنے کے لئے اشتہارات دیئے اور جس کی تعمیل مسلمانوں نے بصد آرزو کی۔شیخ صاحب ان پر حسب ذیل مضحکانہ اعتراض کرتے ہیں۔’’انجمن حمایت اسلام نے جو کشتی اس طوفان سے بچنے کے لئے تمہارے واسطے تیار کی ہے اس کے لئے کوئی ملاح نہیں جو علم دریا سے واقف ہو۔اس لئے وہ خطرناک ہے۔‘‘ شیخ صاحب کو مغالطہ لگا ہے کیونکہ انجمن حمایت اسلام نے کوئی نئی کشتی بعد ختم نبوت تجویز نہیں کی۔بلکہ اسی کشتی میں سوار ہونے کے لئے لوگوں کو نوٹس دیا۔جو چودہ سو برس پیشتر خداوند تعالیٰ کے سچے اور پاک رسول حضرت محمد ﷺ نے تیار کی تھی۔جو بذریعہ آیات قرآنی ’’امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض ءالہ مع اللہ قلیلاً ماتذکرون ‘‘ چلتی ہے۔اگرچہ دنیا کے ناپیدا کنار سمندر میں سینکڑوں بلاخیز سیلاب اور ہزاروں الحاد وارتداد کی آندھیاں چلیں۔مگر اس کشتی کو جس کی حفاظت کا بمصداق آیت کریمہ’’انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ‘‘خود خداوند تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے۔بال بھر بھی صدمہ نہیں پہنچا اور انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک نہ پہنچے گا۔پس یہ کیسا مشرکانہ اور پاجیانہ خیال ہے کہ ایسی مستحکم کشتی (اصلی اسلام) سے مسلمان اتر پڑیں اور اوہام ووساوس کی شکستہ لنگر بھدی اور بدنما کشتی پر چڑھنے کا ارادہ کریں۔جس کا نہ کوئی مستول ہے نہ بادبان اور جہاں جیب کتروں اور سمندری چوروں کا سخت زور وشور ہے مسلمانوں کے نزدیک وہ ایک ریگ رواں اور سراب بے چند کے سواء ذرہ بھر وقعت نہیں رکھتی۔پس تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ حوصلہ وتحمل وصبر سے کام لیں اور رضائے الٰہی میں مطلق

چون وچرانہ کریں۔ مہدیوں کا ڈربا کھل گیا۔ قادیانی مرزا قادیانی غالباً خوب سمجھتے ہوں گے کہ قطب کا درجہ بڑا ہے یا امام اور مہدی کا۔ دونوں صورتوں میں مرزا قادیانی ہی پھسڈی اور پست نمبر رہیں گے۔ خواہ ناک کو کھینچ کھانچ کر منارے سے بھی لمبی اور اونچی بنالیں۔ ابھی سوڈان اور افریقہ تک نہ جائے ہندوستان کی ریاست رامپور ہی کو دیکھئے جس میں ایک بڑے بھاری جنگی قطب پیدا ہوئے ہیں وہ کون! شاہ محمد حسن خلف شاہ احمد حسن مصنف کتاب گلزار صابری۔ جنہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ مجھے قطب عالم اور قلندر اوّل کا مرتبہ عطاء ہوا ہے۔ اپنے مذکورہ بالا دعویٰ کے اعلان کے واسطے مرزا قادیانی کی طرح چند آزوقہ خواروں کے گلے میں اپنی قطبیت کا پٹا ڈال کر اطراف ہند میں روانہ کیا ہے۔ انہیں میں ایک جاہل مطلق پنجابی بلند خان ہے جس کا نام نئے قطب صاحب نے مخدوم حسن رکھا ہے اور دس روپے ماہوار مقرر کر دیا ہے۔ حق نمک ادا کرنے کی غرض سے پنجابی مذکور میرٹھ آیا اور سہراب دروازہ کے کاشت کار چند جاہل رانگھڑوں کو کانٹھ گونٹھ کر چیلا بنایا اور اپنی قطب عالم اور قلندر اوّل کو اس حسن خدمت کی رپورٹ کی جس کے صلے میں فرمان خوشنودی کے ساتھ ہفت اقلیم کی خلافت اور ہدایات عطاء ہوئی۔ سندی فرمان میں ہر ولایت کا نام درج ہے جو پنجابی صاحب کے قبض وتصرف میں دی گئی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ صاحب مرزا قادیانی سے بڑے چڑھے رہے۔ مرزا قادیانی نے تو اپنے کسی چیلے کو اب تک کوئی چھوٹا سا گاؤں بلکہ چند بسواسی اراضی بھی نہ دی اور قطب عالم نے گھر بیٹھے اپنے بالکے کو ولایتیں عطاء کر دیں اور حضرت حافظ شیراز کا یہ شعر صحیح نکلا۔

اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل مارا بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

قطب اوّل کی تو یہ ارث تھی کیونکہ بقول مصرعہ۔

اگر پدر نتواند پسر تمام کند

ان کے والد نے کتاب گلزار صابری لکھ کر نہ صرف جمالیوں بلکہ ہر قوم وملت کو اعتراضات کا موقعہ دیا مگر مرزا قادیانی کے باپ دادا میں سے تو کوئی امام الزمان یا مہدی دوران نہ تھا۔ پس قطب اوّل خلف ہوئے اور امام الزمان ناخلف۔ ہاں مرزا قادیانی کہہ سکتے ہیں کہ میں درحقیقت انسانی نسل ہی سے نہیں ہوں بلکہ آسمانی ہوں اور خدا نے مجھے اپنا بمنزلہ ولد (لے پالک) بنا کر آسمانی وراثت عطاء کی ہے۔ پھر مرزا قادیانی اپنی مہدویت اور امامت اور رسالت کی دم میں یہ نمدا بھی باندھیں گے کہ میں بروزی اور ظلی رسول ہوں اور انبیاء کے حلوں میں حلول کر کے آیا ہوں۔ مگر قطب عالم اور قلندر اوّل یہ جواب دیں گے کہ مرزا قادیانی اپنے ہی قول سے واقعی امام

اور نبی نہیں ہیں۔ بلکہ ظل اور عکس ہیں اور ظاہر کہ کسی شے کا ظل اور عکس شے کے ساتھ ہوتا ہے اور جب شئی عدم ظہور ہے تو ظل اور عکس بھی کافور ہے۔ یہ آج تک نہ دیکھا نہ سنا کہ شے تو موجود نہ ہو اور اس کا سایہ موجود ہو۔ جو ہر نہ ہو اور عرض ہو جس کا خاصہ بالغیر ہونے کا ہے اور میں واقعی قطب عالم اور قلندر اوّل ہوں۔ مرزا قادیانی پر الہام ہوتے ہیں تو مجھے عالم رؤیا و بیداری دونوں میں بشارت ہوتی ہے۔ اگر مرزا قادیانی آنکھوں کے اندھے اور نام نین سکھ نہیں ہیں تو رامپور میں آ کر دیکھ لیں اور مجھ سے بیعت کریں۔ اب سوڈان کا چکر لگایئے۔ متوفی مہدی سوڈانی کی ہڈیاں ابھی تک دریائے نیل میں موجود ہوں گی کہ دوسرا مہدی خم ٹھونک اور لنگر لنگوٹا کس کر میدان میں آ دھمکا۔ اس کا نام عبدالکریم ہے وہ لکھتا ہے کہ پرانے نبی مرگل گئے ان کی شرائع اور کتابیں کرم خوردہ ہوگئیں۔ اب ان کو ماننے اور ان پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ فسق وفجور کوئی شے نہیں ہے انسان آزاد پیدا ہوا ہے وہ جس طرح چاہے حاجت روائی کرے۔ انسان بھی ایک حیوان ہے۔ پس جو دوسرے حیوان کا حال وہی اس کا۔ عبدالکریم کے لٹکے نے سوڈان کے وحشیوں پر بڑا اثر کیا ہے اور لوگ جوق در جوق اس کے لشکر میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔ مرزا قادیانی ابھی خامکار ہیں۔ کیونکہ وہ بظاہر مذہب اسلام کے پیرو ہیں نہ انہوں نے اپنے پاؤں سے اب تک شریعت کی بیڑیاں کٹوائیں نہ اپنی امت کے پاؤں سے سب پرانی لکیر کے فقیر ہیں۔ پس آزادی پسند لوگ مرزا قادیانی کو پسند کریں۔ یا آزادی بخش آزادی پسند مہدی (عبدالکریم) کو۔ ابھی مرزا قادیانی تو ہرطرح ہیٹے ہیں۔

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہئے

پس ان کو دوسری مہدی اور قطب زک دے کر ضرور دیس نکالا دے دیں گے اور ٹکسال باہر کر دیں گے۔ ایڈیٹر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۸؍جون ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر۲۲ کے مضامین

۱......	بقیہ کتاب عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز	ایک محقق!
۲......	نظم بجواب شعر مندرجہ لوح اخبار الحکم	مولوی محمد حسین گجراتی!

۳......	قصیدہ یائیہ دررد عقیدہ مرزائیہ	مولانا عبدالعزیز!
۴......	جعلی بیعت	ایس. ایم!
۵......	الہام کا ثبوت	مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... بقیہ کتاب عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

اگر آپ کہیں کہ مرزا قادیانی کو سچا کہنے والے بھی موجود ہیں تو آپ خیال کریں کہ اسی طرح آپ جیسے بصیرت اور سمجھ والے ان پہلے دجالین کذابین، دعویداران نبوۃ کو سچا ماننے والے موجود تھے اور تعداد میں بھی آپ کی جماعت سے کہیں بڑھ کر تھے۔ صرف مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہی ایک لاکھ سے زیادہ لوگ شامل تھے اور اوّل تو اس لغو مشابہت ومطابقت کی دلیل کی غلطی وبیہودگی ابھی بیان ہو چکی ہے۔ اگر آپ کی تسلی نہیں ہوئی تو اس مثل سے سمجھ لیجئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سیالکوٹی اپاہج، مرزا قادیانی کا مرید بن کر اس کے خیراتی دسترخوان پر پیٹ کی خاطر دین وایمان کو بالائے طاق رکھ کر خلاف واقعہ مدح سرائے میں دن رات لغو اور بیہودہ اشتہاروں اور تحریروں میں مصروف رہتا ہے تو بناء علیٰ ہذا کیا یہ بھی ضرور ہے کہ بھیروی بھی مرزا قادیانی کی مریدی کے سبب ایسے ہی ہیں اور ان کو بھی خواہ نخواہ ایسا ہی مانا جاوے۔ تا کہ مشابہت اور مطابقت ہو جاوے۔ حالانکہ یہ کسی طرح درست نہیں۔ چونکہ مختلف المزاجی کے سبب ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ باعث ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی ہم جنسی سے، کوئی فلسفیانہ ہم مذاق اور ہم اعتقادی سے، کوئی کھانے پینے کی حرص سے، کوئی شہوۃ نکاح اور بیوی کے سبب، کوئی مستورات کو سیر باغ کرتے ہوئے، دیکھنے اور خود سیر کرنے کے سبب، کوئی شہرۂ مدح وتعریف کا غذات واشتہارات میں مشتہر کرانے کے لئے کوئی کسی اور لالچ وغیرہ کے واسطے۔ قادیان میں ڈیرہ جمائے اور دھونی رمائے بیٹھا ہے۔ اسی طرح جو اعتراض انبیاء علیہم السلام پر ہوئے یا دوسری طرف کذابین دجالین دعویداران نبوۃ پر ہوئے۔ ان کے اسباب بھی مختلف تھے۔ کذابین پر جو درست اعتراضات ہوئے ان کا درست ہونا تو دنیا نے مان لیا اور کذابین دجالین ہمیشہ کے لئے جھوٹے وکذاب تسلیم کئے گئے۔ چنانچہ اب تک مسیلمہ وغیرہ کو لوگ کذاب ہی کہتے ہیں اور برحق انبیاء علیہم السلام پر جو اعتراضات ہوئے ان کا حال بھی ظاہر ہو چکا کہ محض لغو اور بے بنیاد اور کوتاہ نظری وپست فطرتی سے ہے۔ بہت سے اعتراضوں کا ذکر قرآن مجید میں مع جوابات درج ہے اور پھر خادمان اسلام سلف وخلف رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی ان اعتراضوں پر بحث کر کے انبیاء علیہم السلام کے

صدق، برکات، تاثیرات کے مقابل ان اعتراضوں کا دلائل سے بے بنیاد وہیچ ولاشے ہونا ثابت کر دیا ہے۔ جس کو عقل مان گئی ہے۔ بات تب ہے کہ مرزا قادیانی کے حالات اور چلن حریصانہ دنیادارانہ پر جو اعتراض ہوئے ان کو کسی معقول دلیل سے آپ اٹھا کر دکھلاتے۔ لیکن واقعات کی تکذیب آپ کیونکر کر سکتے ہیں؟ اور جب مرزا قادیانی میں صدق، برکات وتاثیرات کا نام ونشان ہی نہیں۔ ذکر اللہ، انابت الی اللہ، تقویٰ اللہ وغیرہ مسائل تصوف سے بالکل معرّا ہے تو مرزا قادیانی اس برگزیدہ جماعت کا فرد کامل تو کہاں بلکہ اپنی زبانی گندگی درشت مزاجی کینہ وری حسد بغض، دشمنی مخلوق الٰہی کذب، دغا، فریب، گالی گلوچ، تعلّی، تکبر، حرص دنیا، نفس پروری وغیرہ کے سبب عام مسلمانوں میں بھی شمار نہیں ہو سکتا۔ اہل اللہ فقیر اور صوفی ہونا تو کجا اور نبوۃ ورسالت کا دروازہ تو بعد خاتم النّبیین والمرسلین ﷺ من کل الوجوہ بند ہی ہو چکا اور قیامت تک بند رہے گا۔ کسی دوسرے نبی اور رسول کی حاجت نہ ہوگی۔ آپ مرزا قادیانی کی صحبت میں رہ کر مبالغہ اور کذب میں اس کے ہم رنگ ہو کر وروزہ گذران کی خاطر خواہ مخواہ دھینگا دھینگی سے مرزا قادیانی کو انبیاء علیہم السلام کی جماعت کا فرد کامل بنا کر اپنی عاقبت تباہ کر رہے ہیں۔

بوقت صبح شود ہم چو روز معلومت
کہ باکہ باختہ عشق درشب دیجور

انبیاء علیہم السلام تو مخلوق الٰہی کے ایسے خیر خواہ اور دردمند تھے کہ ایذا وتکلیف اٹھا کر بھی امت کے لئے دعائیں مانگتے اور نرمی سے خیر خواہی اور نصیحت کرتے تھے۔ بھلا مرزا قادیانی کی طرح ان برگزیدگان الٰہی نے دفتروں کے دفتر تبرّا بازی لعن طعن سب وشتم کہاں لکھ کر شائع کئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا کچھ خوف کرو اور ختم نبوت کے بعد ایک جھوٹے کذاب حیلہ وحوالہ سے گذران کرنے والے اور لوگوں کا مال بے دریغ لے کر اپنی جائیداد زیور وغیرہ بنانے والے کو انبیاء ورسل علیہم السلام کی عالی شان جماعت کا فرد کامل نہ بناؤ۔ مرزا قادیانی اور اس کے مریدین کو عالی شان جماعت انبیاء علیہم السلام خصوصاً سیدنا مسیح علیہ السلام کے ساتھ مشابہت دکھلانے کا بڑا عشق ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ مرزا قادیانی نے ایک تاریخی واقعہ کی مشابہت کا ذکر کبھی نہیں کیا کہ جس طرح قدرت الٰہی سے مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے تھے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے جدامجد کے باپ کا بھی پتہ اور نشان ندارد ہے۔ گو نتیجہ تو اس مشابہت کا بالکل برعکس ہے۔ کیونکہ مسیح علیہ السلام کی تو اس سے بھی بزرگی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ بشہادۃ قرآن مجید کے اور مرزا قادیانی کے حق میں وہی ہے جس کے وہ مستحق ہیں۔ لیکن وہ واقعہ آخر تاریخی تو ہے۔ جیسا کہ سوط الابرار میں

بحوالہ روضۃ الصفاء جلد پنجم ومسالک الابصار اخبار اوّل پر حاشیہ کامل ابن اثیر، خدری لکھا گیا ہے کہ الآن قوا جدہ چنگیز خان نے ایام بیوگی میں ایک نور دیکھا کہ اس کے اندر داخل ہوا اور الآن قوا اس سے حاملہ ہوگئی۔ اقرباء نے اس پر انکار کیا۔ بعد میں اس عمل سے تین بچے توام پیدا ہوئے۔ ایک کا نام یوقن ودوسرے کا قوناعی اور تیسرے کا نام بوذجر خان تھا۔ اس کا بیٹا بوتا جد ہشتم چنگیز خان ہے۔ جس کی نسل تمام مغل اور مرزا قادیانی ہیں نہ معلوم مرزا قادیانی نے اس تاریخی واقعہ کی مشابہت کو کیوں بیان نہیں کیا۔

اعتراض...... ''اور کوئی بھی ایسا اعتراض ہمارے امام کی ذات پر نہیں جو کسی نبی پر نہ کیا گیا ہو۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے اور ہم خدائے حاضر و ناظر کو گواہ رکھ کر کہتے ہیں کہ ہم ایمان وبصیرت سے اس پر قائم ہیں۔ اب اس ہمارے دعوے کو توڑ دینا گویا ہمارے اعتقاد اور ہمارے سلسلہ کی بنیاد میں پانی پھیر دینا ہے۔''

تردید...... جب کہ ہم اور سب مسلمانان آپ کے الحادی سلسلہ کو سرے سے مانتے ہی نہیں اور ہمارا یقین کامل ہے اور تجربہ ومشاہدہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ سب دھوکے اور فریب کی ٹٹی ہے تو ہم آپ کی قسموں کو کیا چولہے میں جھونکیں۔ بارہا کہا گیا ہے کہ تمہاری قسمیں مخالف کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ پھر بار بار تم وہی بے وقت کا کھڑاک گائے جاتے ہو۔

آپ کے ہٹ دھرم دماغ اور ضدی زبان مرزا قادیانی کو بجز نبی بنانے کے کچھ نہیں نکلتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کو آپ حقیقتاً حاضر و ناظر جانتے اور ایمان وبصیرت کا کچھ حصہ اور شمہ رکھتے تو ضرور قرآن مجید وحدیث شریف والے مسئلہ ختم نبوت کا لحاظ کر کے اس بیہودہ غلو واعتقاد سے فوراً تائب ہوتے۔ لیکن نفس وحاجت بھی آپ کو کچھ کرنے دے۔

آنچہ شیران راکند روبہ مزاج
احتیاج است احتیاج است احتیاج

رہا آپ کا دعویٰ سو جس طرح وہ نیست ونابود ہوا اور آپ کے خلاف قرآن مجید واسلام اعتقاد اور سلسلہ باطلہ کی خام بنیاد میں دلائل قرآنی وبراہین حقانی حدیث شریف سے جیسا پانی پھرا اگر آپ آنکھ کو کھول کر انصاف سے دیکھیں اور ضد اور ہٹ کو چھوڑیں تو معلوم ہو کہ کچھ بھی باقی نہیں رہا اور آپ اب بھی اگر نجاۃ عقبیٰ ورضاء رب العالمین کو چندروزہ ثانی گزران ومفاد دنیوی پر ترجیح نہ دیں تو آپ کے نصیب اور آپ کے اصرار اور ہٹ کی پاداش ہے۔ مرزا قادیانی کے رد میں جو کتب ورسائل تصنیف ہو کر شائع ہوئے جن کی تفصیل پرچہ ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں

ہوئی ہے۔ اگر آپ تامل سے دیکھیں تو آپ کو پتہ لگے کہ آپ کے سلسلہ واعتقاد کا کیسا قلع وقمع ہوا اور ہو رہا ہے۔ آپ تو اس مدعی نبوۃ ووحی کی طرح ہیں جسے بھوک اور مفلسی کے سبب کسی صاحب توفیق نے شکم سیری کے لئے اپنے باورچی خانہ میں بھیج دیا تھا اور بعد چند روز ملاقات پر پوچھا کہ اب کیا وحی ہوتی ہے۔ جواب دیا کہ اب تو یہی وحی ہوتی ہے کہ باورچی خانہ سے باہر نکلو۔ اسی طرح آپ مرزا قادیانی کے دستر خوان سے علیحدہ نہیں ہوتے۔ تاکہ آپ کو باہر کا حال بھی کچھ معلوم ہو۔

اعتراض...... ''یقیناً یاد رکھو کہ حق غالب ہوگا اور مسیح موعود جیت جائے گا۔''

تردید...... حق ضرور غالب ہوگا۔ آمنا وصدقنا اور اب بھی غالب ہے۔ جس روز اس کا پورا ظہور ہوا۔ مرزائی باطل اور تراشیدہ سلسلہ کا نام ونشان باقی نہ رہے گا۔ سچا مسیح موعود جب نزول فرمائے گا ضرور جیت جائے گا۔ لیکن مرزا کاذب اور جھوٹا چنگیز خانی ہو کر امامت، مسیحیت ونبوت کا دعویٰ کرنے والا کبھی نہ جیتے گا۔ جیسا کہ آج تک کے حالات مباحثات وواقعات سے ثابت وظاہر ہے۔

اعتراض...... ''(اشتہار ص ۸) اس کا غیور خدا ہر دم اس کے ساتھ ہے جس نے اسے بھیجا ہے۔''

تردید...... اللہ تعالیٰ کے رسل ہرگز ایسے نہیں ہوتے کہ دن رات مخلوق الٰہی کو لعن طعن، سب وشتم وتبرا بازی کرتے پھریں اور ہزار ہزار لعنتوں والی کتابیں بد تہذیبی سے شائع کریں۔ فخر الاولین والآخرین ﷺ سے اپنے آپ کو زیادہ حقیقت شناس بنا دیں۔ ہر وقت نفس پروری اور عیش وعشرت میں رہیں۔ ۲،۲،۷ نمازیں ضائع کریں، وغیرہ۔ اگر غیور خدا اس کے ہر دم ساتھ ہے تو وہ اس کو ہر میدان میں شرمندہ وذلیل کیوں ہونے دیتا ہے؟ پھر مہر علی شاہؒ کے مقابلہ میں اس کا کیا حال ہوا۔ عصائے موسیٰ کا اس سے کیا جواب بن پڑا؟ اس کی پیش گوئیاں کیوں جھوٹی ہوئیں؟ اور دعائیں اور بد دعائیں کیوں اکارت گئیں؟ جس پیش گوئی کو یہ اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیتا ہے جیسے پیشین گوئی داماد احمد بیگ والی، ابوالحسن تبتی والی وغیرہ۔ وہی اس کے مخالف جھوٹی ہو کر اس کے کذب وخذلان پر شاہد گواہ کیوں ہو جاتی ہے؟ وغیرہ کچھ تو انصاف اور فکر وغور کرو۔

اعتراض...... ''(نوٹ اشتہار) عصائے موسیٰ کے سخت دل مصنف نے جو اعتراضات حضرت اقدس حجۃ اللہ پر کئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں: (۱) یا تو ایسے ہیں کہ اپنی کم بصیرت اور جہالت کی وجہ سے ان باتوں کو وہ سمجھ ہی نہیں سکا۔ (۲) یا محض افتراء بہتان یا ایسے ذاتی اعتراض ہیں جو پہلے اولوالعزم نبیوں پر کئے گئے ہیں۔''

تردید..... ان سب کا جواب اوپر ہو چکا ہے۔ یہاں صرف اس امر پر آپ خیال کریں کہ مصنف کو آپ سخت دل بناتے ہیں۔ لیکن آپ کے امام و پیرومرشد نے کس فہم وفراست سے بے شر انسان، نیک بخت، متقی، پرہیزگار اور شرف مکالمات الٰہیہ سے مشرف کہہ کر ہمیشہ سے ان پر نیک گمان رکھنا بیان کر کے دعا مانگی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو اور ۱۸، ۱۹ برس کی ملاقات و تجربہ کے بعد کس نور و بصیرۃ پر منشی الٰہی بخش کی نسبت یہ اپنی رائے لکھ کر شائع کی تھی۔ اگر ناواقفی یا بے سمجھی سے انہوں نے عصائے موسیٰ میں کچھ لکھ دیا ہے تو آپ بایں دعویٰ علم وفضل اس کو سمجھا دیں اور وہ نقص ظاہر کریں تا کہ لوگوں پر آپ کی صدق بیان ظاہر ہو اور جو افتراء و بہتان انہوں نے کیا ہے آپ کو اگر توفیق و حوصلہ ہے تو ثابت کریں۔ کم سے کم ایک امر ہی غلط وخلاف واقعہ ثابت کریں۔ تا کہ حق ظاہر ہو۔ زبانی غپ غپوڑے اور واویلا سے کچھ حاصل نہیں۔ ذاتی اعتراضوں کا جواب پہلے بخوبی بیان ہو چکا ہے۔ راقم: وہی محقق!

۲...... نظم بجواب شعر مندرجہ لوح اخبار الحکم

طبع زاد مولوی محمد حسین صاحب گجراتی شاگرد مجدد الوقت شوکت اللہ القہار عم فیضہ

بیا اے میرزا تا میرزائی راعیان بینی براہ راستی زود آ کہ از دوزخ امان بینی
امام حق نہ ہرگز توئی مردود حق واللہ پئے تردید خود آیات حق نازل عیان بینی
ازان مہر درخشندہ منم در روشنی دائم مرا در بارگاہش خسرو و صاحب قرآن بینی
تو در ا ضلال وگمراہی تو مردود خدا ہستی تو در افساد وبد خواہی کجا دارالامان بینی
نہ تو در مکنون بل خذف پارہ عیان ہستی بدفع خود کمر بستہ زمین و آسمان بینی
نہ تو ابن مریم بل سراپا ابن غول استی چو در آئینہ بینی روئے خود دوزخ عیان بینی
مسیح ابن مریم از سما برما فرود آید بہ ملک شام در اقصیٰ بوقت صبح آن بینی
نمے بینم بہ تصدیقت نشان ز آیات قرآنی پر از غم دوستان خود را بجمع دشمنان بینی
الا اے میرزا خیلے حذرا ز قہر یزدان کن زبردستے قوی دستے خداوند جہان بینی
خداوندا بکن معدوم کسید کادیانی را کہ شیطان نہائے انسی را بذیل گمرہان بینی
خداوند توئی حافظ توئی ناصر بدین حق کہ آن دجال ملعون رافرا پشت خران بینی
نہ احمد توئی از خاک ردبان اے غلام احمد چو گوئی خویش را عیسیٰ ندامت ہر زمان بینی
ہمیگویم مسیح ومہدی دوران نہ ہرگز دروغ از چہرہ است روشن عیان بررو نشان بینی
جبین دہیئت دارد نشان از کبر وخود بینی کجا شیطان فرشتہ کو تفاوت درمیان بینی

نہ مہدی نہ عیسیٰ معاذ اللہ معاذ اللہ / زسرتاپا تو کیسہ ستی خودش درکیدیان بینی
زمین و چرخ میگوید نشانہا بہر تکذیبت / کمر بستہ بہ تکذیبت بسے شاہد عیان بینی
زقرآن مجید حق مگر واقف نہ ہرگز / اگر واقف شوی از کید خودور ابرکران بینی
یکے راوی خبر ازستہ مشہور میگوید / قیامت چون شود نزدیک دجالان عیان بینی
ہزاران شاہد آمد بہر تکذیب توا ے مرزا / اگر تائب شوی زین فعل خودرا درامان بینی
ادلہ باطلہ بگذار وازسرکن بردن سودا / ازین سودا سرخود را چرا آتش فشان بینی
زصادق پندرا بشنو کہ این پندت بکار آید / کہ درروز جزا خودرا نہ زینسان سرگران بینی

محمد حسین صادق از قلعدار ضلع گجرات پنجاب!

۳...... قصیدہ یائیہ دررد عقیدہ مرزائیہ

از مولانا عبدالعزیز صاحب عزیز شاگرد مجدد السنہ مشرقیہ وخلف الصدق
مولانا غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میہان سنگھ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

بنام ایزد بیچون کنم قلمرانی / درود خواندہ بذات رسول یزدانی
برد ملہم کذاب ساکن پنجاب / کہ نیست در دل اوذرہ نور ایمانی
مثیل عیسیٰ مرفوع صاحب انجیل / بخویش ظن و گمان ے برونیادانی
بمرد عیسیٰ پور عفیفہ مریم / نہ رفع جسم اوراشد بحکم اذعانی
بقول اونہ مسیحا دگر فرود آید / زبام چرخ بقرب فنائے دورانی
نعوذ باللہ ازین اعتقاد باطل او / کہ ہست خارق اجماع اہل قرآنی
نمود مہر علی شاہ پیر اہل سنن / ثبوت رفع مسیحا بجسم انسانی
اگر شکے ست تراہین بخوان زبل رفعہ / بدین وقوعہ گواہست نص فرقانی
اگر نہ کور بہ بیند بجانب خورشید / قصور چشمہ خورنیست این اگر دانی
زمان کفر شب قدر راہمیگوید / خلاف گفتہ خیر البشر بنادانی
مراد و معنی زلزال ساعۃ عند الحشر / بقول اوست ظہور قوائے انسانی
مراتعجب وافسوس آید از مرزا / کہ ہیچ پاک ندارد زقہر ربانی
نہ قائل است بمعراج احمدی بجسد / محال گفت بگردون صعود جسمانی
بقول اہل عقول و فلاسفہ رفتن / بسوئے چرخ برون شدز حد امکانی
چہ باد جو سماہست مہلک انسان / چگونہ رفت بگردون جیب ربانی

بجسم الطف آن ذات سرور کونین
کثیف گفت زراه ضاد و طغیانی

کمال شعبده بازی بحق عیسیٰ گفت
زسحر خلق طیور آمده اگر دانی

نگشت زنده گہے مرده باعجازش
نه ابرء اکمه زوشد باذن رحمانی

زمعجزات مسیحا نمود صاف انکار
چو اہل نیچر و یونان بکفر و طغیانی

بگفت روح امین از خدائے عزوجل
گہے نیامده برانبیاء حقانی

مگر بخاطر ایشان زعکس ے افگند
چنانچه عکس درافتدز خور بتابانی

بہ بین که سلسله ہائے نبوت این گمراه
چه کرد درہم و برہم بقول شیطانی

بگفت نیز که گاہے حقیقت دجال
نه منکشف شده برآن رسول یزدانی

نشد حقیقت یاجوج ہم اورا معلوم
چنانکه بود کما حقه بآسانی

جن نمود خدا دند کشف این اسرار
که بندے نشود باب فیض رحمانی

چوانباشد ازنیسان عقیده اش باطل
که نیست مرد خدا ہست مرد نفسانی

ہزار لعنت حق باد بر عقائد او
که کفر کشد امان خواه زین مسلمانی

بہ بین تو فتوئے تکفیر آنمیا نصاحب
که ملک ہند چو مہرست زو برخشانی

تعجب است زاتباع این مسیلم ہند
چسان زدست بدادند نور ایمانی

حکیم بھیروی ایمان خویش دلده بباوا
ضیاءِ احسن و برہان ہمه زنادانی

مبارکے که بسلکوٹ بودامام الصدر
بسب وفحش شب وروز در زبان رانی

زپیرو اش یکے کفش زمرده دل ست
بنور صنم کن احمد که نامش آن دانی

ہمیکنند بیان پیرماست صاحب علم
کشاده اند لب خویش درثناخوانی

وراچو خواند شه گولڑا بماه اگست
برائے بحث به لاہوروار سلطانی

چرانیامده آن حیله گر مقابل او
اگر بدست ہمیداشت سیف برہانی

کجا حواری او رفت اعورد اعرج
کجا مبارک و برہان ظالم جانی

کجا برفت فدائیس نوردین طبیب
که بود مرد دلیر و شجاع میدانی

ازین کلام ندانی که ہست متبحر
بجہل بلکه چو بوجہل اوست لاثانی

سزائے بیعت والہام این ہوائی نیست
مطیع نفس و ہوایست از پریشانی

برائے دولت دنیا بگسترد دامے
فتاده اند درد مرد مان خذلانی

عیان نشان ضلالت زچہره پرشانش
بسوئے چہرۀ اوبین که نیست نورانی

کلام اوست نہ حنظل خراب وبدبوتر — چو بز بوقت تکلم برلیش جنبانی
زصبر تلخ ترآمد کلام آن ناپاک — چہ قول بول ازان بہتراست اگردانی
ازین سخن تو مرنج اے امام متبنی — کہ بول نفع دہد حسب قول یونانی
زاستماع کلام توہیچ فائدہ نیست — بجز قساوت قلبی وذہنی کفرانی
ذلیل کرد ورا قادر علی الاطلاق — درآن چہ گفت زدعویٰ بحق نصرانی
نہ مرد آتھم خصمش بمدت معلوم — دلے نہ غرق عرق گشت از پشیمانی
چرانہ دختر احمد بہ عقد او آمد — کہ بود زوجہ سلطان مرد حقانی
کنون بخانہ سلطان بامن آباداست — نہ ہیچگونہ باحوال او پریشانی
دلے چو شرم رود مرد میشود نادان — صدور فعل ازوے شود بنادانی
بگفت سرور ماچون حیانمیداری — بکن ہر آنچہ تو خواہی زراہ عدوانی
کجا سزاست چنین کس بہ بیعت والہام — کہ نیست مرد خداہست مرد بہتانی
چوحرص نفس کند غلبہ میشوی ابلہ — مطیع نفس شویٰ برملا نہ پنہانی
نہ دیدۂ سوئے فرعون شنیدہ بارے — کہ گشت غرق بدریا رزاہ طغیانی
نگر بحال عدو کلیم قارون نام — چگونہ زیر زمین شد بامر ربانی
عزیز و زر خموشی کہ این قدر کافیست — برائے آنکہ وراہست نور ایمانی

۴...... جعلی بیعت

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

مولانا مجدد الوقت شوکت۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! آپ نے اعمال نامہ قادیانی میں ثابت کیا تھا کہ اخبار الحکم جو مرزا قادیانی سے جعلی بیعت کرنے والوں کی فہرست کبھی کبھی شائع کرتا ہے تو اپنے منہ پر پبلک کے مواجھ میں کلنک کا ٹیکا لگاتا ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ آپ کا وہ لکھنا صحیح تھا۔ چنانچہ ۱۷رمئی ۱۹۰۲ء کا الحکم میری نظر سے گزرا۔ جعلی بیعت کی فہرست میں سب سے پہلے مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب برادرزادہ مولانا غلام رسول صاحب متوطن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ درج تھا۔ ’’لعنة اللہ علی الجاعل والکیا علیٰ محدث الکفر والالحاد موجد الشرک والارتداد ومبدع السفی والفساد ‘‘ اس گندے اخبار کو چونکہ بجز مرزائیوں کے کوئی مسلمان نہیں دیکھتا۔ لہٰذا اس کے ایڈیٹر نے یہ خیال خام پکایا کہ ایک بڑے

مشہور معروف خاندان کے رکن کا نام بیعت کنندوں میں شائع کرنے سے مرزا قادیانی کی وقعت مرزائیوں کے دلوں میں جم گئی اور دوسرے سادہ لوح بھی دام میں پھنسیں گے۔ لیکن اس کا یہ خیال مرزا قادیانی کی سخت ذلت کا باعث ہوا۔ کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں مولانا غلام رسول صاحب مرحوم کی عزت مرزا قادیانی سے کہیں زیادہ ہے۔ پس لوگ اس کے جعل اور فریب پر لعنت اور نفرین بھیج رہے ہیں۔ اگر مرزا قادیانی میں ذرا بھی حیاء اور شرم ہے تو ثابت کرے گا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب درحقیقت مولوی صاحب مرحوم کے برادر زادے ہیں۔ یہ تحریر بطور نوٹس کے سمجھیں۔

راقم: ایس۔ ایم!

۵...... الہام کا ثبوت

ہم سے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ جب مرزا قادیانی آریا عقائد کی تردید اور کتاب براہین احمدیہ کی ترتیب میں مصروف تھے تو میں اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم سابق مہتمم مدرسہ عربیہ دیوبند، مرزا قادیانی سے ملنے کو قادیان گئے۔ ملے جلے، باتیں ہوئیں۔ اس زمانے میں مرزا قادیانی صرف الہامی تھے۔ مسیح موعود اور مہدی مسعود اور نبی اور رسول نہ تھے۔ ایک درخت کے نیچے بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے اور مولوی رفیع الدین صاحب کاٹن کی رنگی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ جس پر سرخی مائل کچھ دھبے تھے۔ مرزا قادیانی کے کپڑوں پر درخت سے خون کی کچھ بوندیں گریں۔ جھٹ سے فرماتے کیا ہیں لیجئے۔ مجھے الہام ہوا ہے کہ دنیا میں بڑی خونریزی ہوگی۔ دیکھئے میرے کپڑوں پر خون کی چھینٹیں آسمان سے برسی ہیں۔ مولوی رفیع الدین صاحب اپنی چادر کے دھبے دکھا کر فرمانے لگے کہ چھینٹیں تو میری چادر پر بھی ہوئی ہیں۔ مگر مجھے الہام نہیں ہوا۔ مرزا قادیانی یہ سن کر بہت پھیکے ہوئے۔ اب خون کے چھینٹوں کی اصل حقیقت سنئے۔ مرزا قادیانی کے پڑوس میں ایک شخص نے قربانی کی تھی۔ کوّے ذبیحہ کے گوشت وغیرہ پر گرے اور جب انہیں اوت اوت کر کے للکارا گیا تو مرزا قادیانی کے درخت پر آبیٹھے اور ان کے پنجوں سے خون کے قطرے ٹپکے جو مرزا قادیانی کے لئے الہام کی سرخروئی بن گئے۔ ہم کو اس موقع پر ایک لطیفہ یاد آیا۔ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی کی نسبت ابوالفیض فیضی فیاضی کے سامنے کسی شخص نے بیان کیا کہ جب انہوں نے یہ شعر لکھا تھا۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورق دفتریست معرفت کردگار

تو آسمان سے منہ میں من وسلویٰ آگرا تھا۔ فیضی نے کہا اوہ یہ کیا واہیات شعر ہے۔

میں اس شعر سے ہزار درجے بہتر فصیح و بلیغ معرفت و توحید کا بھرا شعر لکھ سکتا ہوں۔ مخاطب نے کہا پھر دیر کیا ہے۔ بسم اللہ کیجئے۔ فیضی نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا۔

ہر گیا ہے کہ از زمین روید
وحدہ لا شریک لہ گوید

مخاطب نے کہا بے شک اعلیٰ درجہ کا شعر ہے۔ لیکن خدا کے یہاں اس شعر کی مقبولیت جب ثابت ہو کہ اس کو پڑھ کر آپ بھی آسمان کی طرف منہ کریں۔ فیضی نے شعر پڑھ کر آسمان کی طرف منہ کھولا تو ایک چیل کی بیٹ موت میں لتھڑی ہوئی فیضی کے منہ میں بیچ سے آ پڑی۔ کہتے کیا ہیں بس کن سخن فہمی عالم بالا معلوم شد۔ ایڈیٹر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۱۶ر جون ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۲۳ کے مضامین

۱......	مرزائی الہام کے منہ پر قدرت الٰہی کا تھپڑ	مولانا شوکت اللہ!
۲......	جعلی مشن کے بارے میں پیسہ اخبار کی خدمت میں التماس	راقم: گھر کا بھیدی!
۳......	نبوت ناقصہ و کاملہ	مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... مرزائی الہام کے منہ پر قدرت الٰہی کا تھپڑ

مرزا قادیانی کے الہامات برابر غلط ہو رہے ہیں۔ مگر ان کو الہام اور پیشین گوئی کا کچھ ایسا لپکا پڑا ہے کہ چھوٹتا ہی نہیں جو الہام غلط ہوتا ہے۔ گویا منہ پر ایک تھپڑ لگتا ہے۔ اس میں بھی ضرور حکیم علی الاطلاق واحد خلاق کی کوئی حکمت ہے کہ چیونٹی کے جس قدر پر لگتے ہیں اسی قدر جلد معدوم ہوتی ہے۔ راتب چکھنے والے اپاہجوں کی تو ہم کہتے نہیں مگر اس میں شک نہیں کہ مرزا قادیانی کو جو الہام ہوا ہے اور پھر وہ میعاد مقررہ کے بعد غلط ہو گیا ہے۔ دس پانچ چیلے ضرور ان کی مشن سے ففرو ہو گئے ہیں۔ یہی ٹپکا ٹپکی رہی تو چند روز میں اصطبل خالی ہوگا اور مینارے کی چوٹی اور کلس پر الو بولنے لگیں گے اور وہ دن دور نہیں کہ صرف ایک ٹٹروں ٹوں چڑی مار ہی کاندھے پر جال یالا سا دہرے نظر آئے اور ساری چڑیاں پھر ہو جائیں۔

مرزا قادیانی کے ایسے خوارق پر ہمارا جی تو بہت ہی جلتا ہے۔ مگر کیا کریں دیوار سے کس کا سر دے ماریں اور کس کے دل میں دل ڈالیں۔ ہم تدابیر بتاتے بتاتے راہ دکھاتے دکھاتے تھک گئے کہ یوں چال چلو یوں چلو مگر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کوئی نہیں سنتا۔

ہم نے لکھا تھا کہ جب ہندوستان کے وحشی تعلیم و تربیت پاکر انسان بن گئے ہیں اور ڈھب پر نہیں چڑھتے تو اپنی مشن کو افغانستان اور وہاں سے ترکستان اور پھر فارس کو لے جاؤ۔ وہاں کے وحشی جھٹ بیعت کریں گے اور پھر چپڑی اور دو دو والا معاملہ ہوگا۔ مگر مرزا قادیانی اور ان کے اپاہجوں نے تو ہندوستان اور اس میں سے بھی صرف پنجاب کا گھر دیکھ رکھا ہے۔ قادیان میں پھولی پھولی کھا کھا کر ایسے احدی بن گئے ہیں کہ۔

ہلد نہ ٹلڈ نہ جنبذ ز جائے

اب تو الہاموں کو کیڑا کھا گیا۔ پیشین گوئیاں زمین دوز ہوگئیں۔ پرانے ناٹکوں کو دہراتے دہراتے پلیتھن نکل گیا۔ کوئی نیا ڈراما گھڑ کر اسٹیج پر لائیں تو تماشبینوں کو دلچسپی ہو۔ لوگ دام میں پھنسیں اور پھر ٹکٹ کے دام بڑھیں۔ آخر قادیان میں بڑے بڑے کھلاڑی اور ایکٹر جمع ہیں اور سب کا گرو گھنٹال اور گرگٹ کے سے رنگ بدلنے والا ابو زید سروجی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ وہی باسی تباسی الہامات۔ وہی پھپھوندی لگی۔ پیشین گوئیاں کہ میرا فلاں مخالف استر بستر باندھ بوندھ کر عدم آباد کو چلتا ہوگا اور میرا فلاں دشمن ماہ جند بید ستر اور خیار شنبز کی ساڑھے بتیسویں تاریخ ٹاٹ تو برا گٹھڑی میں ٹھونس ٹھانس کر اللہ میاں کے گھر کا پاتراب کرے گا۔ ایک ایک دفعہ سنی دو دفعہ دس دفعہ بیس دفعہ سنی۔ سنتے سنتے کان سیماب کی کان ہوگئے۔ پھر ایک خطا دوسری خطا تیسری خطا ماور بخطا۔ الہام اور پیشین گوئی نے مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو کچھ ایسا چھ لیا ہے کہ برسات میں کیسے ہی چھما چھم اور دمادم دونگڑے پڑیں۔ مگر خدا نے چاہا تو وہ بوئے بھی نہ جمیں گے اور کھیت ہی رہیں گے۔

گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ لگے کہنے کہ آسمانی باپ طاعون بن کر تمام ہندوستانی بچوں کو ڈکار جائے گا۔ مگر اپنے بمنزلہ ولد (لے پالک) کے پڑوس میں بھی نہ پھٹکے گا۔ آپ جانتے ہیں بھوک بری بلا ہے اور جب کہ مرزا قادیانی کا آسمانی باپ عارضہ جوع البقر میں مبتلا ہوگیا ہے تو قادیان میں بھی جا دھڑ دکا، اور لگا اپنے بچوں کچوں کو بھنبھوڑنے۔ منہ کو خون لگا تھا نہ۔ کیوں چھوڑنے لگا۔ اب تو سب کا اللہ ہی بیلی ہے۔ شرق سے لے کر غرب تک لمبے لمبے دانت اور کلکتہ سے لے کر سرحد پنجاب تک نکلی ہوئی تیز کچلیاں۔ اوہی

میری میا! قادیان جیسی چھوٹی سی آبادی کی تو بساط ہی کیا ہے۔ منہ مارا اور سب کے سب ہڑپ کوہ مالیہ سے بڑی ننھی منی ایک پچلی نکالی اور سب کے سب غڑپ۔ چوہے کا بل بھی نہ ملے گا۔ پھر مصیبت یہ ہوگی کہ دم سے چھاج بندھا ہوگا۔ آگے روک پیچھے ٹھوک، یا الٰہی کس عذاب کے شکنجے میں جان آئی۔ اتنے میں آسمان سے ملائکہ مقربہ الٰہی آواز دیں گے۔ ''ذق انک انت العزیز الکریم'' یعنی اب دوزخ کا عذاب چکھ کیونکہ تو دنیا میں بڑا سردار (نبی اور رسول) بنا ہوا تھا۔

ہمارے ایک نامہ نگار نے بڑے وثوق سے لکھا کہ قادیان سرکاری طور پر حلقہ طاعون میں داخل ہوگیا۔ مگر الحکم انکار کرتا ہے اور پیسہ اخبار کو نوٹس دیتا ہے کہ اس نے غلط مشہور کیا اور حکیم نورالدین اس پر لائبل کی نالش دائر کریں گے۔ ہماری رائے میں بس مسیح موعود بننے میں یہی کسر تھی کہ جب ہر طرف سے ہارے تو چلے نان پارے۔

نہیں جناب! قادیان تو آسمانی باپ کا دارالامان ہے۔ طاعون ملعون کا کیا منہ ہے کہ ادھر منہ کرے۔ اگر بالفرض دو چار دس پانچ کیس ہو بھی گئے تو اسے طاعون نہ سمجھنا۔ یہ تو آخرالزمان میں خر دجال کی سموں اور اس کے ناکند بچھڑوں کی دموں کا اثر ہے۔ اگر قادیان میں طاعون ہو تو ہمارا ذمہ۔ مرنے کو سارا قادیان مر جائے مگر انجناب کی تو یہ ڈیوٹی ہے کہ طاعون نہ ہو۔ دوسری بیماریوں کا ہم نے ذمہ نہیں لیا اور نہ یہ ذمہ کہ قادیان میں کوئی مرے گا ہی نہیں۔ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ خواہ مخواہ بھی ادھر ادھر سے گھیر گھار کر طاعون کو قادیان میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی تمام پیشین گوئیاں غلط نکلیں۔ مناسب تھا کہ ان پر نادم ہوتے اور غیب دانی کے دعوے سے توبہ کرتے۔ مگر شامت سے ہر پیشین گوئی کی تاویل کر کے اپنے صغیرہ کو برابر کبیر بناتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہی ہوا کہ از انسو راندہ واز نیسو در ماندہ۔ پھر تاویل بھی ایسی لچر اور پوچ اور احمقانہ جس پر تھوڑی سی عقل والے اور شد بد لکھے پڑھے بھی قہقہے لگا سکتے ہیں۔ خود مرزا قادیانی اور مرزائی اچھی طرح جانتے ہیں کہ فلاں پیشین گوئی غلط ہوئی اور تاویل اس سے بھی بڑھ کر عذر گناہ بدتر از گناہ مگر بڑی ڈھٹائی سے پبلک میں مشتہر کیجاتی ہے اور اپنے کانشنس کا خلاف کرنے میں کبھی شرم نہیں آتی۔ سچی بات کے لئے تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کو دنیا تسلیم کر لیتی ہے۔ نہ قائل کے قول پر حرف آتا ہے نہ سامع کو شک ہوتا ہے۔ تاویل ہمیشہ جھوٹی بات کی کی جاتی ہے۔ خود تاویل کے معنی ہی ایک شے سے دوسرے شے کی جانب رجوع یعنی پھرنا یا اپنے پہلے مرکز سے ہٹ جانا ہے۔ حالانکہ حق الامر کبھی اپنے مرکز سے نہیں ہٹتا۔ لیکن یہ مرزا قادیانی کے لئے عیب نہیں بلکہ فخر کا باعث ہے۔ جب کہ وہ اپنے مدعا کے موافق قرآن

وحدیث کی تاویل کرتے ہیں تو خود اپنے اقوال میں تاویل کرنا کیا بڑی بات ہے۔ بہت سے اسلامی فرقوں نے اپنے مطلب کے موافق قرآن وحدیث میں تاویل کی ہے اور گمراہ ہو گئے ہیں۔ ان کے طومار اور اسفار اور اعمالنامے موجود ہیں جن کو سنت صحابہ اور سلف وخلف صالحین نے رد کر کے دریابرد کر دیا ہے۔

تاویل ہونے کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو خود قائل کی غلطی یا سامع اور مخاطب کی سمجھ کی غلطی اور یہ دونوں محققان ومخاطبان صادق اور سامعان قابل پر آسانی سے کھل جاتی ہیں۔ مرزا قادیانی جب کسی پیشین گوئی یا الہام کا جھلنگا تیار کرتے ہیں تو اپنی دانست میں خوب ٹھونک ٹھانک کر اس کی چاروں چولیں ٹھیک کر لیتے ہیں اور ہر پہلو سے دیکھ بھال لیتے ہیں۔ مگر آپ جانتے ہیں جھوٹ کے پاؤں کہاں اور ملمع اور تار و پود میں مضبوطی کہاں۔ لہٰذا جب وہ ملمع کھل جاتا ہے تو اس پر دوسرا رنگ چڑھاتے ہیں اور جب جھلنگے کی چولیں ہل جاتی ہیں تو دوسری پچریں ٹھونکنا چاہتے ہیں۔ مگر جو شے ایک مرتبہ بودی اور جرمر ہوگئی اور ساری کلیں خراب ہو کر ڈھیلی پڑ گئیں۔ وہ کیونکر اصلی حالت پر آ سکتی ہے۔

عیسائی آتھم اتنے عرصہ میں مر جائے گا۔ مگر جب وہ سخت جانی سے نہ مرا تو مرزائی چیلوں نے کہا کہ حضرت اقدس کی اس پیشین گوئی میں یہ جملہ محذوف تھا کہ اگر اس کے دل پر قادیانی جبروت سوار ہو گیا تو نہ مرے گا۔ آسمانی منکوحہ میرے نکاح میں آئے گی اور اگر کسی اور سے اس کا نکاح ہوا تو وہ اتنے عرصہ میں مر جائے گا۔ حالانکہ غیر سے نکاح ہو گیا اور پیشین گوئی ہی کے عرصہ مقررہ میں مرزا قادیانی کی وہی آسمانی منکوحہ مرزا قادیانی کے رقیب سے صاحب اولاد بن گئی۔ مگر نہ آسمانی باپ کو شرم آئی نہ اس کے بمنزلہ ولد (لے پالک) کی عرق حمیت جوش زن ہوئی نہ نالۂ نیم شبی نہ دعاہائے سحری نے اثر دکھایا۔

جلایا گھر عدو کا اور نہ کاخ آسمان پھونکا
مجھی کو چپکے چپکے تو نے سوز نہاں پھونکا

اس کی تاویل یوں کی گئی کہ نکاح تو درحقیقت آسمان میں ہو چکا ہے اور وہ منکوحہ حضرت اقدس کے نکاح میں آ چکی ہے۔ اب رہا قبض وتصرف۔ وہ سوا ستائیس برس کے عرصہ میں ہو اور پھر ہو۔ لاکھوں میں ہو اور ضرور بالضرور ہو۔ رقیب مرے اور ضرور مرے۔ ورنہ منارے کے کلس پر صلیب لگائی جائے اور مرزا قادیانی اس پر مصلوب کئے جائیں۔ حضرت اقدس کی پیشین گوئی میں اتنا بڑا منارے سے بھی لمبا جملہ محذوف تھا۔

مرزا قادیانی نے پیشین گوئی کی تھی کہ قادیان طاعون سے پاک اور محفوظ رہے گا۔ مگر شحنہ ہند میں متواتر خطوط آ رہے ہیں کہ اب تک طاعون آسمانی باپ کے کئی بچوں کو چکھ چکا ہے اور مونچھوں پر تاؤ دیتا اور ڈکاریں لیتا پھرتا ہے اور کیا معلوم ہے کتنوں کا سلفہ کرے۔ پیسہ اخبار میں متواتر خبریں درج ہو رہی ہیں کہ طاعون ملعون نے آسمانی باپ کے لے پالک کے دارالامان کا ذرا لحاظ نہ کیا اور ایک طرف سے بچوں پچھوں کے بھنبھوڑنے کا لگا لگا دیا۔ بٹالوی نامہ نگار نے لکھا کہ قادیان میں طاعون کے مسلسل اور متصل کیس ہو رہے ہیں اور قادیان سرکاری طور پر زیر حلقہ طاعون آ گیا ہے اور ایک تقریب سے ہم کو بھی یقین ہو گیا۔ یعنی اس عرصہ میں کئی مرزائی ہمارے پاس متواتر آئے۔ جن میں ایک کٹال ہے اور پارے کے پیالے بناتا ہے کہ ان میں دودھ بھر کر پینے سے ۸۰ برس کا بوڑھا بھی درجن بھر بچے کھٹا کھٹ نکلوانے لگے اور شام سے گھان جوڑے تو تڑکا کر دے اور بس کر بس کر بلوا دے۔ ہم نے کہا نئے نبی کی تبلیغ کا یہ لٹکا بہت خاصہ ہے اور اس سے سیکڑوں الو جن کی رجولیت پاتال کو کوچ کر گئی ہے۔ دام میں پھنس جائیں گے اور ہزاروں کھنڈے استرے سے سرمنڈوا کر اولوں سے بچ جائیں گے اور یہ تمہارے نئے نبی کی سنت ہے۔ قادیان میں بھی راز کار رفتہ بوالہوس زعفرانی حلوے میں ریگ ماہی اور سقنقور اور عنبر اشہب ملا کر ساٹھے پاٹھے بن رہے ہیں۔ بس اور کیا چاہئے۔ مولیٰ دے اور بندہ لے۔

ان میں ایک حکیم صاحب ضلع میرٹھ کے رہنے والے اور ایک مولوی صاحب عیسائی مشن کے نمک خوار اور دو تین عطائی اور تھے جو غالباً ویسے ہی پکڑے ہوئے تھے۔ تصویر پرستی اور ختم نبوت پر بحث ہوتے ہوتے مرزا قادیانی کی پیشین گوئی اور قادیان میں طاعون صاحب کی تشریف آوری کا ذکر بھی چھڑا۔ حکیم صاحب لگے کہنے کہ حضرت اقدس نے تو اپنی پیشین گوئی میں یہ لکھا ہے کہ قادیان میں طاعون کی افراط تفریط نہ ہوگی۔ گویا پیشین گوئی کی تاویل میں افراط و تفریط محذوف ہے۔ مرزائیوں کی مذکورہ بالا تاویل سے یہ تو قطعی ثابت ہو گیا کہ قادیان میں طاعون ضرور ہے۔ اب ہم کو مرزا قادیانی کے اشتہار کا انتظار ہے کہ وہ بھی یہی تاویل کرتے ہیں یا کچھ اور۔ بہر نہج لنگڑی لولی تاویل تو مرزا قادیانی اور ان کے تیمور لنگ کے حصے میں آ گئی ہے۔ لیکن یہ کاغذی ناؤ کب تک چلے گی۔ اس کی قسمت میں تو ڈوبنا ہی لکھا ہے۔ مرزا قادیانی نے جب کہ طاعون کو اپنی مسیحیت اور مہدویت کا مبارک شگون اور تفاؤل یا یوں کہو کہ تمغہ گردانا ہی تو مرزائیوں کو تو طاعون کو ویلکم کہنا اور بڑی مسرت کے ساتھ اس کو قبول کرنا اور خود مرزا قادیانی کو بغلیں بجانا اور مارے خوشی کے کود اچھل کر منارے کی چوٹی پر تھگلی لگانا چاہئے۔ طاعون سے انکار

کرنا اپنی مہدویت کی ناک پر استرا نہیں کلہاڑا چلاتا ہے۔ قادیان میں طاعون نہ بھی ہو تب بھی ان کو اقرار کرنا چاہئے کہ ہے یہ کیا بڑھتی دولت کو چوکھٹ سے دھکے دیئے جاتے ہیں اور اپنے تمغے کو آپ ہی برباد کیا جاتا ہے۔ یہ الٹی گنگا کیوں بہنے لگی۔ جو لوگ قادیان میں طاعون بتاتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو ان کا مشکور ہونا اور روغن بادام اور زعفران میں دم کیا ہوا پلاؤ اور تر بتر حلوا کھلانا چاہئے۔ نہ کہ ناک چڑھانا اور سر کہ جبین ہونا۔ کسم ہے منارے دی یہ تو خیر نال رنگ دے وچ بھنگ ہے۔ (رنگ میں بھنگ ہے) ایڈیٹر!

۲...... جعلی مشن کے بارے میں پیسہ اخبار کی خدمت میں التماس

راقم نے قادیانی اخبار الحکم (برعکس نہد نام زنگی کافور) کے کسی نمبر میں پڑھا تھا کہ آپ اس کی بعض تحریروں کو اپنے نامور اور راست باز اخبار کے قیمتی اور لاثانی کالموں میں جگہ دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ گو اس بات کو طبیعت تسلیم نہیں کر سکتی کہ آپ سا نیک نہاد اور عقل کل مسلمان اپنے متین اخبار کو بیہودہ اور گندی تحریروں سے آلودہ کرے۔ مگر کیا عجب ہے کہ آپ نے کوئی مصلحت دیکھ کر ایسا اقرار کر لیا ہو۔

ہندوستان بھر کے ورنیکلر اخباروں میں سے جو عزت واکرام اس وقت گورنمنٹ اور پبلک کی طرف سے آپ کے اخبار کو ہے اور جس امتیازی اور وقعت کی نگاہوں سے اس کے کالم مطالعہ کئے جاتے ہیں کسی اور کے اخبار کو کم نصیب ہوں گے۔ باایں ہمہ ہر دل عزیزی آپ سے عالی دماغ اور روشن ضمیر جنٹلمین کی رائے زرین پر مخفی نہیں کہ قادیانی اخبار مذکور ایک ایسا کاذب اور بے اعتبار پرچہ ہے جو بلحاظ مذہبی معاملات۔ سوشل تعلقات پولیٹکل واقعات وغیرہ کے ہر ایک پہلو سے گرا ہوا ہے یہ شریر پرچہ صرف اس واسطے جاری کیا گیا ہے کہ عام مسلمانوں میں تفرقہ ڈال کر مرزائے قادیانی کے نئے اور نرالے مشن کا دست وبازو ہو۔

ہندوستان کی مسلمان رعایا پر جو پچھلے دنوں مرزا قادیانی نے ناحق اور بے موجب جہاد اور بغاوت کا الزام لگایا وہ اسی ناشدنی پرچہ کے ذریعہ شائع ہوا۔ ہر ایک فرقہ وجماعت کے پاک اور مقدس احباب کو صریح وشنام دینے کا یہی پرچہ آرگن ہے۔ عوام کالانعام کو ہر ایک طریق سے اپنے بس میں لانا اور حمقاء سے اپنی مطلب برآری کے لئے ٹکے بٹورنا اسی پرچہ کا اصلی مدعا ہے۔

اس کا ایڈیٹر اگرچہ خود خصیب حبشی کا چھوٹا بھائی ہے مگر برملا گالیاں دینے میں ایسا شوخ اور بے باک ہے کہ مسلمانوں کو تاریکی کے فرزند وغیرہ لکھتے اس کو شرم نہیں آتی۔

اگر ضمیمہ شحنہ ہند الموسوم بہ نامہ اعمال قادیانی جس قدر ان دو برسوں کے عرصہ میں نکل

چکا ہے ایک سرسری نظر سے بھی آپ کی نظر کیمیا اثر سے گذر جاوے تو علاوہ اس نئے پنتھ کے سینکڑوں سربستہ رازوں کے کھلنے کا بآسانی تمام آپ کو یقین ہو جاوے کہ صریح کذب بولنے اور گالیوں کے جہاز چلانے میں یہ شخص کیسا مشاق ہے۔ قادیان سے گذرنے والے جعلی مریدوں کے نام مکرر سہ کرر فہرست میں دیے جاتے ہیں اور گو مرزائی جماعت کے لیڈنگ ممبروں کا کلیہ قاعدہ ہے کہ خواہ کوئی شخص مسلمانوں میں سے کیسے ہی اعلیٰ رتبہ اور برتر درجہ کا انسان ہو اور ان لوگوں سے سینکڑوں گنا لیاقت ورع ایمانداری میں بڑھ کر ہو اس کو تضحیک اور تحقیر کے طور پر لفظ میاں کر کے لکھتے ہیں۔ مگر کوئی جاہل سے جاہل کندہ ناتراش ان کے مشن میں شامل ہو جاوے تو اس کو حضرت اور مقدس اور مولوی وصاحب وغیرہ بنا کر دکھاتے ہیں۔ الحکم اخبار ۱۰ر اپریل ۱۹۰۲ء کے اشوع میں ایک آرٹیکل بعنوان وزیر آبادی کا چشم دید واقعہ چھپا ہے۔ وہ ایسا صریح جھوٹ اور ابتداء سے لے کر انتہا تک بہتان ہے کہ اس کا ایک فقرہ بھی پایۂ صداقت کو نہیں پہنچتا اور وزیر آباد اور اس کے گردونواح کے ہزاروں لوگ جانتے ہیں کہ وزیر آبادی نامہ نگار نے علی رؤس الاشہاد اپنے نامہ اعمال کی طرح الحکم اخبار کے کالموں کو سیاہ اور گندہ کیا ہے۔ جس کی تردید ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مورخہ ۲۴ر مئی ۱۹۰۲ء میں نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے کی گئی ہے۔ اگر الحکم کے ایڈیٹر میں کچھ بھی بوئے ایمان ہوتی تو فوراً اس کی تردید چھاپتا۔ پیسہ اخبار اور ضمیمہ شحنہ ہند نے معتبر ذرائع سے ان مرزائیوں کے نام شائع کئے ہیں جو طاعون کی بیماری سے راہی ملک بقاء ہوئے۔ مگر الحکم سچے واقعات پر خاک ڈالنا چاہتا ہے۔ قادیانی مرزا کی یہ عادت مستمرہ ہو رہی ہے کہ پہلے تو اس زور شور سے پیشین گوئی کرتا ہے جس سے درودیوار ہل جاتے ہیں۔ مگر جب میعاد مقررہ سے پہلے ہی پیشین گوئی کا بیڑا غرق ہونے لگتا ہے تو اس میں رخنے نکال کر قسم قسم کی طفل تسلیوں سے مریدوں کے دل بہلاتا ہے۔ عبداللہ آتھم، داماد مرزا احمد بیگ، مولوی محمد حسین بٹالوی، ملا محمد بخش لاہوری، ابوالحسن تبتی وغیرہ والی پیشین گوئیوں سے مرزائی جماعت کو شرم آنی چاہئے تھی۔ مگر آدی القریہ کی سوجھی جونہی اس کا اعلان دیا گیا دھڑا دھڑ طاعون زدہ مرزائیوں کے نام اخباروں میں نکلنے شروع ہوئے تو کیا بات بنائی گئی ہے کہ ہم نے تو یہ پیشین گوئی کی تھی کہ کثرت سے لوگ قادیان میں نہیں مریں گے۔ اگر دو چار یا دس بیس مر جاویں تو کیا مضائقہ ہے۔ ایسے ہی بشیر کے تولد کی پیشین گوئی کا واقعہ ہوا تھا۔ جب بجائے بیٹے کے بیٹی پیدا ہوئی اور مخالفین نے اعتراض جمائے تو جواب دیا گیا کہ ہم نے یہ کب کہا تھا کہ اسی جھول میں بیٹا (بشیر) پیدا ہوگا۔ مگر واہ رے مرزائی مرید تمہارا حسن اعتقاد فی الحقیقت آگئی ہوتری اور مرزا قادیانی کے مریدوں میں سر مو تفاوت نہیں جو کہتے تھے

کہ اگر ہم اپنے ہادی (اگنی ہوتری) کا اپنی آنکھ سے بھی گناہ اور قصور دیکھ لیں گے تو یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھ کا قصور ہے جس کو وہ معاملہ ایسا دکھائی دیا۔

پس پیسہ اخبار کا فرض ہونا چاہئے کہ ایسے بیہودہ اخبار (الحکم) سے کسی تحریر کو اپنے اخبار میں لینے کے ارادہ کو حرف غلط کی دل سے مٹاوے۔ ورنہ وہی مثل صادق آوے گی۔

ہر چند آزمودم ازوے نبود سودم
من جرب المجرب حلت بہ الندامہ

راقم: گھر کا بھیدی

۳...... نبوت ناقصہ وکاملہ

جب مرزائیوں سے کہا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی تو اسی زمانہ میں اچھے خاصے مسلمان تھے جب کہ انہوں نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ نہ کیا تھا۔ اب تو نہ صرف ان کی مسلمانی بلکہ انسانیت بھی مسخ ہوگئی تو مرزائی چراغ پا ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت اقدس تو اپنے کو رسول اور نبی نہیں سمجھتے نہ انہوں نے کسی کتاب یا رسالے یا اشتہار میں ایسا دعویٰ مشتہر کیا اس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کی نبوت سے مرزائیوں کو بھی انکار ہے اور ان کا کانشنس ہرگز قبول نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے اقرار پر ملامت کرتا ہے اور جب مرزائیوں کو الحکم وغیرہ دکھا کر معقول کیا جاتا ہے تو مجبور ہو کر یہ جواب دیتے ہیں کہ نبوت کاملہ کا سدباب ہوا ہے نہ کہ نبوت ناقصہ کا۔ یہ فیضان تو قیامت تک جاری رہے گا اور حدیث میں آیا ہے کہ رؤیا صالحہ نبوت کا چھیالیسواں درجہ ہے اور ظاہر ہے کہ رؤیا صالحہ سے اکثر مؤمنین ومتقین وصالحین مشرف ہوتے ہیں۔ بس یہی نبوت ناقصہ ہے۔

ہمارے مکان پر پچھلے دنوں مرزائیوں کا جمگھٹا رہا اور مندرجہ بالا لغو اور لچر اور پا در ہوا دلائل پیش کئے گئے۔ ہم نے جواب دیا کہ اس صورت میں تو امت محمدیہ میں ہزاروں اور لاکھوں نبی ہوں گے اور ہو گزرے ہیں۔ کیونکہ رؤیا صالحہ تمام اولیاء اور اصفیاء اور اتقیاء کو ہوتی ہیں۔ مرزا قادیانی کی کوئی خصوصیت نہ رہی۔ امت محمدیہ میں تو ایسے برگزیدہ صلحاء اور اولیاء اور حقانی مؤمنین گزرے ہیں کہ مرزا قادیانی اگر ستر مرتبہ بھی بروز یا جنم لیں تو ان کی خاک پا کے برابر بھی نہیں ہوسکتے۔ ان کے سچے الہامات اور کشف سے کتابیں معمور ہیں مگر کسی نے نبی بننے کا دعویٰ نہیں کیا اور جس مردود اور گمراہ نے ایسا دعویٰ کیا وہ بہت جلد فی النار ہوا۔ کتب تواریخ دیکھ جاؤ۔

کوئی نبوت ناقص نہیں۔ ہر نبی کو خدائے تعالیٰ نے نبوت کاملہ عطاء کر کے دنیا میں بھیجا ہے۔ نبوت ایک عام مفہوم ہے جو تمام انبیاء پر یکساں صادق آتی ہے۔ اس میں تشکیک نہیں کہ

کہیں کم اور کہیں زیادہ نبوت اور رسالت کلی متواطی ہے۔ جیسی انسانیت کہ تمام انسانوں پر بحیثیت انسان شخص یکساں صادق آتی ہے۔ ہم کو مقدس اسلام نے پہلی تعلیم یہ دی ہے۔ ''امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ'' دیکھو تمام رسولوں پر یکساں ایمان لانے کا حکم ہے یہ نہیں کہ کسی نبی پر تھوڑا ایمان اور کسی نبی پر بہت ایمان۔ کسی نبی کی نبوت کو ناقص کہنا کفر ہے اور ''نؤمن ببعض ونکفر ببعض'' کا مصداق۔ ہم کو حکم نہیں کہ ایک نبی کو کامل اور دوسرے کو ناقص کہیں یا ایک کو دوسرے پر کسی قسم کی ترجیح اور تفصیل دیں۔ خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: ''لا تخیّر وافی انبیاء اللہ ولا تفضلونی علےٰ یونس بن متیٰ'' یعنی خدا کے نبیوں میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو اور مجھے تو یونس علیہ السلام بن متے پر بھی فضیلت نہ دو۔ حالانکہ یونس علیہ السلام سے لغزش ہوئی تھی جس کی وجہ سے مچھلی نے ان کو نگل لیا تھا۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ! حضور ﷺ کا یہ خلق عظیم تھا جس کے جذبے نے شرق سے لے کر غرب تک دنیا کو مسخر کرلیا۔ ایک ہمارے نحش گو خرف البیان مزخرف اللسان مرزا قادیانی ہیں جن کی زبان سے نہ صرف انبیاء علیہم السلام بلکہ کسی مذہب کے مستند اور معزز شخص کو پناہ نہیں۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کی شان پاک میں وہ بیہودہ سرائی اور ابراز کیا ہے اور وہ سب وطعن برسایا ہے کہ الامان۔ وہ عیسیٰ مسیح جس کے تقدس کو نہ صرف اسلام بلکہ باستثناء یہود تمام مذاہب مانتے ہیں اور جس نے انسانی فروتنی کا گویا معجزہ دکھایا ہے جس کی عصمت پر قرآن وحدیث دونوں گواہ ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر فاروقؓ نبی ہوتے۔ لیکن مرزا قادیانی تو اپنا مرتبہ نہ صرف خلفاء راشدین سے بلکہ انبیاء سے بھی بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ پس وہ احادیث کیوں ماننے لگے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کی نسبت فرمایا: ''انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی'' دیکھو حضور سرور عالم ﷺ نے اپنے کو موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی جو اولوالعزم نبی تھے اور حضرت علیؓ کو حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دی جو نبی نہ تھے اور پھر ''لا نبی بعدی'' فرمایا۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو علم اصول ومعانی وبیان سے کچھ بھی بہرہ ہے تو اس قاعدہ کو تسلیم کریں گے کہ ''النکرۃ تحت النفی تعم'' یعنی نکرہ جب نفی کے تحت میں آئے گا تو عموماً سب کی نفی کرے گا۔ جیسے لا الہ یعنی کوئی معبود موجود نہیں ایسا ہی ''لا نبی بعدی'' یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا خطاب شیخینؓ یا حضرت علیؓ کی جانب فی موضع المدح ہے۔ اگر یہ مراد لی جائے

گی کہ میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں بلکہ ناقص نبی ہے تو یہ خطاب فی موضع الذم ہوگا۔ معاذ اللہ! جس کا افصح العرب والعجم کی زبان حق ترجمان سے صادر ہونا محال ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کوئی نبوت درحقیقت ناقص ہوتی ہی نہیں۔ اس سے قدرت الٰہی پر بھی حرف آتا ہے کہ وہ ناقص انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے اور کامل انبیاء کے بھیجنے سے عاجز ہے۔ نعوذ باللہ!

مرزا قادیانی اور مرزائی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کامل نبی نہیں ہیں۔ بلکہ ناقص نبی ہیں تو قدرت الٰہی کو کیا بھیڑ پڑی کہ اس نے ناقص نبی مرزائیوں کے ماتھے مارا اور جب کہ خدائے تعالیٰ دنیا میں کامل نبی بھیج چکا ہے۔ جس کا مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو اقرار ہے تو اب خدا کو ترقی سے تنزل میں گرنے کی کیا ضرورت ہوئی۔ ناقص سے ناقص شے پیدا ہوتی ہے اور کامل سے کامل۔ پس خدائے اسلام تو ناقص نہیں جو ناقص نبی بھیجے۔ ہاں مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا خدا ضرور ناقص ہے، جس نے مرزا قادیانی جیسا ناقص اور ہیچ عیب نبی بھیجا۔ ایڈیٹر!

ہمارا رؤیا صدقہ چند روز سے میرٹھ میں مرزائیوں کے آنے کی بم پھوٹی ہے۔ مقصد صرف مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ القہار کی زیارت ہوتی ہے۔ اگر یہ لوگ حسن ارادت وعقیدت سے آتے ہیں تو ضرور نوازے جائیں گے اور نبی مجہول کے ارتداد والحاد کے پھندے سے نکل جائیں گے۔ اس میں شک نہیں۔ انشاء اللہ!

سہارنپور سے ایک مشہور مولوی صاحب بھی تشریف لائے جو بڑے مالدار اور صاحب جائیداد ہیں۔ قادیان ہو آئے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کے باب میں مذبذب ہیں اور کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی مکار اور عیار تو نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے کو واقعی نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور میری رائے میں دیگر اولیاء اللہ کی طرح مغالطے میں پڑے ہیں۔ کیا عجب ہے کہ چند روز میں اس غلطی سے نکل جائیں۔ وغیرہ۔

ایڈیٹر شحنہ ہند نے بھی اس معاملہ میں استخارہ مسنون کیا اور جناب باری میں یہ دعا کر کے کہ مجھ پر مرزا قادیانی کا واقعی حال منکشف ہو جائے۔ سو گیا۔ شب کو اپنے پیر ومرشد حضرت مولانا قاری محمد صابر علی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کو دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم مرزا قادیانی کا حال معلوم کرنا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ واقعی۔ فرمایا کہ مرزا قادیانی تمہارے سامنے موجود ہے یہ ایک گھڑیالی آدمی ہے۔ میں نے دیکھا کہ مرزا قادیانی پشت پھیرے ایک حجرے میں بیٹھے ہیں۔ آنکھ کھل گئی تو فوراً ہی تعبیر منکشف ہوئی کہ مرزا قادیانی صرف دکاندار اور شہرت پسند اور دنیوی جاہ ومنصب کے طالب ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کے باب میں کچھ تردد نہ رہا اور نفرت بدستور

عود کر آئی۔ ہم نے یہ معاملہ مرزائیوں سے بھی بیان کیا اور کہا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے دکھادیا ہے کہ مرزا قادیانی اتنے پانی میں ہیں۔" واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم " ایڈیٹر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ
۲۴؍جون ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۲۴،۲۵ کے مضامین

۱......	معجزات کا انکار	مولانا شوکت اللہ!
۲......	ہفوات مرزا	مولانا ثناء اللہ امرتسری!
۳......	مرزا قادیانی کی قرآن دانی	ایک مسلمان!
۴......	قادیان میں طاعون	مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... معجزات کا انکار

مرزا قادیانی کی تو جھوٹی پیشین گوئیاں بھی سچی اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سچے معجزات بھی جو نصوص قطعیہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں جھوٹے۔ پھر معجزہ تو درحقیقت کوئی چیز ہی نہیں اور نہ کسی نبی نے آج تک دکھایا۔ مگر پیشین گوئی اور الہام (اضغاث احلام) معجزے سے بھی بڑھ کر ہیں۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں مجھ پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ میں پیشین گوئی کرتا ہوں۔ مجھ پر الہام ہوتا ہے اور اس لئے میں نبی ہوں۔ یہ عجیب اندھیر ہے کہ جو بات دوسرے انبیاء کے لئے ان نیچرل (خلاف فطرت) وہی مرزا قادیانی کے لئے جائز اور مطابق فطرت اور جب مرزا قادیانی کی پیشین گوئی اور الہام غلط ہو جاتا ہے تو اس کے صحیح کرنے کو طرح طرح کی لغو اور بیہودہ تاویلیں گھڑی جاتی ہیں اور اس کے مقابلے میں صحیح اور سچے معجزات انبیاء علیہم السلام کے غلط کرنے کو تاویلیں اور دلائل چھانٹے جاتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی نبوت اور رسالت کی دلیل بجز الہام اور پیشین گوئی کے اور کیا ہے۔ بچہ بیمار تھا دوا دارو سے اچھا ہوگیا۔ جھٹ الحکم میں مضمون تان دیا کہ لو مردہ زندہ ہوگیا اور اپنے حمقاء کو خوش کر دیا کہ مرزا قادیانی صاحب معجزہ ہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے عقیدے میں معجزہ خارق فطرت ہے اور انسانوں سے اس کا صدور محال ہے۔

اپنی آنکھ کا تو شہتیر بھی نظر نہیں آتا اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے۔ مرزا قادیانی کے پاس معجزے اور کرامات کی جگہ ڈھاک کے تین پات ہیں تو تمام انبیاء کو اپنے جیسا کیوں نہ بتائیں جڑ سے ناک بھی کٹتی ہے۔ پھر جب کہ دھریئے، آریا، بودھ وغیرہ بھی یہی کہتے ہیں تو مرزا قادیانی میں اور ان میں کیا فرق رہا۔ ان کے سروں پر کون سے سینگ منارے سے لمبے کھڑے ہیں اور مرزا قادیانی کے پیچھے کون سی دم کس بچھیا کے باوا کی دم سے چار گز لمبی ہے۔ مگر وہ سب کے سب ملحد اور کافر اور مرزا قادیانی نہ صرف سچے مسلمان بلکہ فرمائشی اسلامی نبی اور رسول۔

پھر دروغگو را حافظہ نباشد! مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں تو ہاتھ دھو کر صرف مسیح کے پیچھے پڑا ہوں جو معاذ اللہ کذاب اور ولد الزنا وغیرہ تھا۔ چہ جائیکہ رسول اور صاحب معجزہ، دیگر انبیاء سے کچھ تعرض نہیں۔ ددم میری مراد عیسائیوں کا یسوع مسیح ہے نہ کہ اصلی مسیح۔ کوئی اس گدھے الو کی دم فاختہ سے کہے کہ مذہب اسلام میں نبی نبی سب برابر ہیں۔ جس مردود نے ایک مصدقہ نبی کی نبوت سے انکار کیا اس نے سب انبیاء سے انکار کیا اور وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مردود مطرود ہو گیا۔ اس نے خود آنحضرت ﷺ کو بھی نبی نہیں سمجھا جنہوں نے عیسیٰ مسیح کی عصمت اور رسالت کی تصدیق فرمائی۔ پھر دوسرے یسوع مسیح کا حوالہ دے کر وہ کون تھا اور کس کا بیٹا اور پوتا اور کس خاندان سے تھا۔ یہ مرزا قادیانی نے اپنے اوپر قیاس کیا کہ جس طرح اب تک بہت سے جھوٹے مہدی گزرے ہیں جن کا ایک فضلہ خود بدولت بھی ہیں ایسے ہی جھوٹے مسیح بھی گزرے ہوں گے۔ پھر مرزا قادیانی جس کو مارتا ہے اور جس کی قبر کشمیر میں بتاتا ہے اور جس کی نسبت ”بل رفعه الله الیـــــه“ کی تاویل کرتا ہے وہ کون سا مسیح تھا اور کون سا مسیح مصلوب اور قتل کیا گیا۔ اگر یہ مرزا قادیانی کا مسیح ہے تو آیت قرآنی کی تاویل کی کیا ضرورت اور اگر اصلی مسیح ہے تو ہمارا مدعا حاصل ہے اور مرزا قادیانی کو بھاگتے راہ نہیں ملتی۔

پھر یہ بھی بتایئے کہ مرزا قادیانی کون سے مسیح کے مثیل ہیں۔ اصلی مسیح کے یا ولد الزنا مسیح موعود کے اصلی مسیح تو وہی ہے جس کا قرآن میں ذکر ہے اور جس کی تصدیق آنحضرت ﷺ نے بھی فرمائی ہے۔ مگر مرزا اس کا انکار کر چکا۔ اب مرزا قادیانی کا ولد الزنا مسیح باقی رہا۔ آپ اسی مسیح کے مثیل ہیں۔ چشم ما روشن ودل ماشاد! واہ پٹھے جیتے رہو اور ریگ ماہی اور جید بدستر کا آمیز کیا ہوا حلوہ کھا کھا کر ساٹھے پاٹھے بنے رہو۔ آتھم اور لیکھ رام تو مر گئے مگر تم دندناتے اور عاقبت کے بورئے سمیٹتے رہو۔ ہمارے پاس متواتر خطوط آ رہے ہیں کہ مرزا قادیانی جا بجا یہی بے تکا راگ

گاتے پھرتے ہیں جس کا اوپر ذکر ہوا اور بعض حمقاء، جہال عوام کالانعام ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔ مگر اہل اسلام کو مرزائیوں سے یہ بھی پوچھنا چاہئے کہ مسیح مرگیا یا زندہ ہے۔ اس سے ہم کو قطع نظر ہے۔ مرزا قادیانی کو مسیح یا مہدی موعود یا نبی اور رسول ہونے کا کون سا سرٹیفکیٹ آسمانی ہائیکورٹ سے ملا ہے اور اس کے دعوے پر مذکورہ بالا امور کا کیا اثر ہے۔ لے دے کر وہی پیشین گوئیاں۔ مگر یہ سب یکے بعد دیگرے جھوٹی نکلیں۔ پس مرزا قادیانی کسی گھر کے نہ رہے۔ اگر کہیں کہ بعض انبیاء کی پیشین گوئیاں بھی بعض اوقات غلط ہوگئیں ہیں تو یہ پوچھو کیا کسی نبی نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر فلاں پیشین گوئی غلط نکلی تو میرے گلے میں کتے کی طرح بھنور کلی اور بھنور کلی میں سؤر کے بالوں کا بڑا موٹا سارسا ڈال کر قادیان کی گلیوں میں گھسیٹے گھسیٹے پھرنا۔ پس جب پیشین گوئیاں غلط ہوگئیں جن پر دعوے کے ساتھ مرزا قادیانی کی نبوت اور رسالت وغیرہ کا مدار تھا تو اب دوسرے مباحث کا چھیڑنا بالکل فضول ہے۔ ایڈیٹر!

۲...... ہفوات مرزا

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری اعظم مشاہیر علماء ہندوستان سے ہیں اور جن کے مقابلہ پر بادصف بارہا ہل من مبارز کہنے اور بار بار بغرض تحدی ومباہلہ کے بلانے کے مرزا قادیانی کبھی گھروائے سے باہر نہیں نکلے۔ نہ قادیان کے احاطے سے قدم باہر رکھا۔ اکثر مرزائی عقائد کی تردید میں رسالے اور کتابیں بغرض احقاق حق ونصوح دین شائع فرماتے رہتے ہیں جن کا جواب کبھی مرزا قادیانی اور مرزائیوں سے بن نہیں پڑا اور نہ آئندہ بن پڑے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

حال میں مولانا ممدوح نے مندرجہ عنوان رسالہ شائع فرمایا ہے۔ یہ ایسا مسکت اور مدلل ہے جس نے مرزا قادیانی کے ہوائی قلعہ کو اپنے گولوں کے گراپ سے مسمار کردیا ہے اور بجز گرد وغبار اڑانے اور دھواں نظر آنے کے ان کے قلعہ کا کوئی وجود دکھائی نہیں دیتا۔ یہ ایک جز کا رسالہ ہے اور قیمت بھی کچھ نہیں۔ صرف آدھ آنہ، ایک روپیہ کے خریدار کو ۴۰ جز اور دو روپیہ کے خریدار کو سو جز کے حساب سے ملتا ہے۔ گویا مفت ہے۔ مولانا محتشم الٰہی کو صرف اشاعت حق اور مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو خلوص اور تہذیب کے راہ راست پر لانا مقصود ہے۔ یہ رسالہ اس قابل ہے کہ جو لوگ استطاعت رکھتے ہیں خرید فرما کر عام اہل اسلام میں مفت تقسیم فرمائیں اور جناب باری سے اجر پائیں۔ ہم بالفعل اس کا کچھ حصہ ذیل میں درج کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ ذی استطاعت لوگ خرید فرما کر غرباء اہل اسلام میں مفت تقسیم فرمادیں تاکہ مرزائی عقائد کا مسموم اثر دور ہو۔

(نوٹ: یہ رسالہ احتساب قادیانیت میں مکمل چھپ چکا ہے۔لہٰذا یہاں سے حذف کر دیا ہے۔مرتب!)

۳...... مرزا قادیانی کی قرآن دانی

یہ تو جناب کی عادت مستمرہ ہے کہ قرآن شریف کی کسی آیت کا کچھ ابتدائی حصہ اور کسی دوسری آیت کا اخیر حصہ لے کر اس کو اپنے الہاموں سے ناعزد کیا کرتے ہیں۔جس کا اجر مناسب خداوند تعالیٰ کی درگاہ سے پاویں گے اور جس پر ہم مفصل ریویو کرنے والے ہیں۔مگر اب تو مرزا قادیانی نے ۱۴سو برس کی محفوظ پاک اور بے عیب کتاب (قرآن شریف) کی تحریف کرنے پر مضبوط کمر ہی باندھ لی ہے۔

اخبار الحکم قادیانی مورخہ ۱۷رجنوری ۱۹۰۲ء میں آپ کے اعرج حواری عبدالکریم نے صفحہ اوّل پر اپنے نجس اور ناپاک مضمون کے اختتام پر لکھ دیا تھا: ”والعاقبة عند ربک للمتقین“ اگرچہ حواری مذکور بھی (بقول شخصے اونٹ چالیس تو بوتا چوالیس) آپ سے کچھ کم ہمہ دان اپنی ذات کو نہیں سمجھتا۔بلکہ اگر مرزا قادیانی مرزائیوں کے امام ہیں تو وہ مرزا قادیانی کے پیش امام ہیں۔مگر چونکہ ہم کو اس کی سفاہت کم علمی، دشنام دہی وغیرہ کا پورا تجربہ اور مشاہدہ ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کی تحریروں پر کبھی التفات نہیں کیا۔مگر جب مرزا قادیانی نے بذات خاص اخبار مذکور کے ۳۱رمئی ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۵ کالم نمبر۲ میں بھی یہی عبارت خداوند تعالیٰ کی طرف منسوب کی ہے اور لکھا ہے: ”خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”والعاقبة عند ربک للمتقین“ تو ہم کو فکر دامنگیر ہوئی اور ہم نے مصری حمائل شریف کو ہاتھ میں لیا اور الحمد سے لے کر والناس تک دیکھا۔مگر ”والعاقبة عند ربک للمتقین“ کہیں نظر نہ پڑا ہم آپ کے اور آپ کے حواری اور دیگر مریدوں کے نہایت ممنون ہوں گے۔اگر کوئی صاحب قرآن کے اس پارہ اور رکوع کا ہم کو پتہ اور نشان دیں جس میں ”والعاقبة عند ربک للمتقین“ لکھا ہو۔“اگر ہماری اس گزارش کو بھی مرزا قادیانی نے منظور کر کے شافی جواب نہ دیا اور ہمارا یقین ہے کہ ہرگز نہ دیں گے تو برائے خدا قرآن شریف میں تحریف لفظی کر کے مسلمانوں کی دل آزاری سے باز آویں۔اگرچہ آپ نے اس پاک کتاب میں تحریف لفظی اور معنوی عرصہ سے شروع کر دی ہے۔مگر اب تک اس کو آپ اپنے الہاموں اور حقائق ومعارف سے موسوم کرتے رہے ہیں۔جن سے سوا آپ کی حماقت کے کسی کو فائدہ نہیں اور جن کی تردید علماء اسلام نہایت خوبی سے کر چکے ہیں۔

کیا یہی آپ کی قرآن دانی ہے کہ قرآن شریف کے الفاظ سے بھی پوری واقفیت اب

تک نہیں۔ وہ آیات جن میں عاقبت اور متقین کے الفاظ ہیں اور جن میں آپ کو ’’عند ربک‘‘ کا شک وشبہ پڑا ہے یہ ہیں۔

۱...... ’’والعاقبة للمتقین (الاعراف:۱۲۵)‘‘

۲...... ’’والعاقبة للتقویٰ (طٰہٰ:۱۳۲)‘‘

۳...... ’’والعاقبة للمتقین (قصص:۸۳)‘‘

۴...... ’’فاصبر ان العاقبة للمتقین (ہود:۵۱)‘‘

۵...... ’’والاٰخرة عند ربک للمتقین (زخرف:۳۴)‘‘

پس اہل ایمان کا فرض ہے کہ اپنی صریح غلطی علیٰ رؤس الاشہاد دیکھ کر اس کا اعتراف کریں اور غلطی بتانے والے کا شکریہ ادا کریں۔ ورنہ ایسے لوگ کا فر لعنتوں میں شمار کئے جاویں گے۔ راقم: ایک مسلمان!

۴...... قادیان میں طاعون

ایک مرزائی اخبار لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی نے چار سال قبل (جب بمبئی وغیرہ میں طاعون نمودار ہوا تھا) پیشین گوئی کی تھی کہ پنجاب میں بھی ضرور طاعون پھیلے گا۔ چنانچہ اب پھیلا (پس وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود اور امام آخرالزمان اور نبی اور رسول ہیں اور یہی ان پر ایمان لانے کی مسکت دلیل ہے) ہم کہتے ہیں کہ اور لوگوں نے بھی یہی پیشین گوئی کی تھی اور چند نجومیوں نے کھلم کھلا شائع کر دیا تھا کہ آئندہ سال ہندوستان میں ضرور مہامری پھیلے گی۔ کیا یہ سب امام اور نبی اور رسول وغیرہ ہیں۔

جنگ ٹرنسوال کے بارہ میں تمام اہل الراء اور اخبار یہی کہتے تھے کہ بالآخر انگلستان فتح یاب ہوگا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ کیا یہ سب نبی ہیں۔ بات یہ ہے کہ کوئی انسان غیب دان نہیں۔ صرف ظاہری علامات واسباب سے کسی بات کے ظہور ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے۔ تواریخ سے ثابت ہے کہ جب طاعون کسی جگہ نمودار ہوا ہے تو ملکوں میں پھیل گیا ہے اور تین تین سو برس تک دائر سائر رہا ہے۔ پس ہندوستان اور پنجاب میں بھی طاعون کے پھیلنے کا یہی قرینہ تھا یہ تو مرزا قادیانی کی نری عیاری اور ان کے چیلوں کی ضعیف الاعتقادی ہے کہ مرزا قادیانی کے ایسا کہنے سے ان کو نہ صرف نبی اور رسول بلکہ غیب دان (خدا) بنادیا۔

پھر بھی مرزائی آرگن لکھتا ہے کہ حضرت اقدس نے یہ کب کہا تھا کہ قادیان میں مطلق طاعون نہ ہوگا۔ بلکہ انہوں نے تو یہ کہا تھا کہ طاعون کی افراط تفریط نہ ہوگی اور لوگ کتوں کی طرح نہ

مریں گے۔ ہاں یہ کہا تھا کہ لوگ گدھوں کی طرح مریں گے جن میں کچھ مرزائی بھی ہوں گے۔ اچھا صاحب اپنے خدا سے اوروں کے لئے نہیں تو اپنے چیلوں ہی کے لئے دعا کرتے کہ یہ گدھوں کی طرح نہ مریں اور طویلہ میں کان دبائے راتب چکھیں اور خوید کھا کھا کر دم اٹھائے لید کیا کریں۔ مرزا قادیانی نے یا تو عمداً ایسا نہیں کیا یعنی اپنے حواری کو طاعون کے منہ میں دھکیل دیا اور ذرا ان پر رحم نہ کھایا یا مرزا قادیانی کو یقین تھا کہ ان کا خدا مرزائیوں پر بہت غضبناک ہے۔ میری ہرگز نہ سنے گا۔ دونوں صورتوں میں کس برتے پرتا پانی۔ اب تو یقیناً نہ صرف رسالت ونبوت کی ستیاناسی ہوئی۔ بلکہ آسمانی باپ نے اپنے لے پالک کو بھی عاق کر دیا۔ آسمانی باپ نے مرزا قادیانی کے کان میں یہ تو پھونک دیا کہ طاعون خلف اور ناخلف فرزندوں کو ٹڈیوں کی طرح بھون کھائے گا۔ مگر اس سے بچنے کا کوئی ٹکا مرزا قادیانی کو نہ بتایا۔ بھلا ایسے ظالم اور بے رحم باپ کو کیا کوئی چولہے میں جھونکے۔

زندگی اپنی اسی طور پر گزری مرزا
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

مرزا قادیانی کا خدا بھی عجیب بھلا مانس ہے کہ اپنی لے پالک کی ایک بات بھی سچی نہ ہونے دی۔ پھر کس بھروسے پر اس الہام کا شکرہ پالا تھا کہ ''انت بمنزلة ولدی'' پھر یہ بھی کہہ دیا کہ ''نحمدک علیے عشی'' یعنی اے مرزا میں اپنے گھونسلے میں بیٹھا تیری بھٹی کیا کرتا ہوں۔ ہم حیران ہیں کہ خالی خولی بھٹی اور زبانی جمع خرچ سے کیا کام چل سکتا ہے۔ پہلے تو اپنے لے پالک کا ہاتھ پکڑا اور پھر منجدھار کے عین میں کے اثناء کے درمیان کے بیچوں بیچ میں دھکا دے دیا کہ سر اوپر اور ٹانگیں نیچے ڈبکوں ڈبکوں کرتے کرتے پاتال کی تہ میں سیدھے لڑکتے پھڑکتے چلے جاؤ۔ ایڈیٹر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۸؍جولائی ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۲۶ کے مضامین

۱......	حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے ہاتھ پر دو مرزائیوں کا مسلمان ہونا
۲......	قادیان میں طاعون

۳......	قادیانی کا انوکھا اصول علم کلام	ا.د. از مقام گ!
۴......	تعبیر طلب خواب	فیروز دین امرتسر!
۵......	خداوند آزادی بخش آزادی پسند	مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

ا...... حضرت پیر مہر علی شاہ کے ہاتھ پر دو مرزائیوں کا مسلمان ہونا

بذریعہ ایک معتبر و مستند عالم کے مندرجہ ذیل مراسلت ہمارے نام موصول ہوئی جس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں۔

دستگیر درماندگان قبلہ پیر صاحب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، جیسا کہ کل بعد عصر حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔ سو یہ کلمات لکھ دینے میں مجھے عذر نہیں۔ غلام احمد قادیانی کو میں رسول نہیں سمجھتا اور اس کے دعوے مسیح موعود کو افتراء یقین کرتا ہوں جو اعتقاد سلف صالحین کا ہے وہی میرا اعتقاد ہے۔ وباللہ التوفیق!

راقم: محمد حسین الہ آبادی حال معلم فارسی اسلامیہ سکول راولپنڈی!

اور لیجئے! ایک اور مرزائی جس کا نام مرزا نے فضل حسین احمد آبادی ۳۱۳ مریدوں کی فہرست نمبر ۱۳۹ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۷) میں بایں لفظ لکھا ہے (شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آبادی جہلم) یہ کبھی اپنا نام محمد حسین لکھتا ہے اور کبھی شیخ حسین۔ گویا اس کے تین نام ہیں اس کا باپ بھی مرزائی تھا۔ سخت غالی۔ اس کا نام مرزا قادیانی نے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۴، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۸) نمبر ۲۵۹ میں یوں لکھا ہے۔ (مولوی شیخ قادر بخش صاحب احمد آبادی) وہ قادیان میں مر گیا اور بیٹا اب از سر نو پیر صاحب گولڑہ والے کی مجلس میں روبروئے مجمع عظیم مشرف بہ اسلام ہوا اور مندرجہ بالا تحریر سند اً بالقلم خود لکھ دی۔ ایڈیٹر!

دوسری مراسلت اسی طرح ہمارے دفتر میں موصول ہوئی ہے جو بالکل صحیح اور واقعی ہے۔ اگرچہ واضح نہیں اور بے ربط سی معلوم ہوتی ہے۔ نامہ نگاروں کا فرض ہے کہ مفصل طور پر صحیح اور صاف عبارت میں لکھیں۔ اگر مسلمان ہونے والے بھائی خود نہ لکھ سکتے ہوں تو کسی لائق آدمی سے لکھوائیں تاکہ مخالفوں کو اعتراض کا موقع نہ ملے۔ اس میں شک نہیں کہ معاونین ضمیمہ کے دم قدم اور قدسی انفاس کی برکات سے مرزائی الحاد کا سر ٹوٹ گیا ہے اور بھیجا پھوٹ گیا ہے۔ خدا نے چاہا تو چند روز میں خس کم اور جہاں پاک۔ ماموں کا دم اور کواڑوں کی جوڑی۔ منارا مرزائیوں کا

ٹھا کر دوارا اور اس کی چوٹی پر ڈھاک کے تین پات ہی نظر آئیں گے۔ اب خلیل خان فاختہ بھون بھون نہ کھائیں گے۔ بلکہ قادیان کے کھنڈروں پر بھیانک بولیاں بولتے الّو نظر آئیں گے۔

مرزا اور مرزائیوں کے منہ پر ادھوری استر کا بھیگا ہوا اٹھارواں بچکانہ

''نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم''

مجدد السنہ مشرقیہ مولانا شوکت اللہ القہار، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، چند روز ہوئے میں نے ایک مضمون جعلی بیعت کے بارہ میں ارسال خدمت بابرکت کیا تھا جو آپ کے قیمتی ضمیمہ مورخہ ۸؍جون ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا۔ جس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ مبتذل اور مفسد پرچہ الحکم میں شائع ہوا تھا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب برادر زادہ جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ نے مرزا قادیانی کی بیعت کا طوق پہنا۔ ''لعنت اللہ علی الکاذبین ''چونکہ میرے بڑے حقیقی بھائی مولوی شاہ محمد صاحب حقیقی برادرزادہ جناب مولانا صاحب موصوف حکیم نورالدین بھیروی کے بار بار لکھنے پر قادیان تشریف لے گئے تھے۔ اسی واسطے عوام کو گمان ہوا کہ شاید وہ مرزائیوں کے مکروفریب میں پھنس گئے ہوں گے۔ مگر الحمدللہ! کہ یہ اتہام غلط ثابت ہوا اور میرے مکرم بھائی نے مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے منہ پر ٹھوکر مارا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل تحریر سے واضح ہوگا۔ جو ان کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی ہے اور جس پر ان کے دستخط ثبت ہیں۔ انہیں کرتوتوں پر مرزا قادیانی کو سچا امام اور مرزائیوں کو اس امام کاذب کے مرید ہونے کا فخر ہے۔ خدا ایسے امام ننگ اسلام اور اس کے مریدوں کو جلد ہدایت فرماوے۔ ورنہ غارت کرے۔ آمین!

حکیم بھیروی (جس کو اپنے افعال پر بلحاظ اپنے نام کے شرم آنی چاہئے) کو ہمارے خاندان سے قدیمی تعارف ہے۔ یہ ظلمت دین گمراہ کنندہ مسلمانان ہر وقت اسی تاک میں رہتا ہے کہ ہمارے خاندان میں سے کسی کو اس دام میں پھانسے تاکہ اس کے لئے باعث فخر ہو۔ اس واسطے تقریباً روزمرّہ میرے بھائیوں کو مختلف پیرایہ میں خطوط لکھتا رہتا ہے۔ چنانچہ میرے مکرم بھائی مولوی شاہ محمد صاحب کے پاس اس لئے کئی خطوط گئے۔ جن میں اس نے استدعا کی کہ اگر تم قادیان آؤ تو میں تمہیں طبابت پڑھاؤں۔ صرف پرانے خاندانی تعارف کی وجہ سے میرے مکرم بھائی ایک آدھ دفعہ قادیان اس کی ملاقات کے لئے گئے تو الحکم میں شائع کر دیا کہ مولوی عبدالرحمٰن (جعلی نام) برادرزادہ مولانا مولوی غلام رسول صاحب نے بیعت کی۔ نعوذ باللہ من ذالک! مندرجہ ذیل تحریر سے مرزائیوں اور مرزا قادیانی کو شرم تو کیوں آنے لگی۔ کیونکہ شرم چہ کتی است کہ

پیش مرزائیاں بیاید۔ تحریر مذکورہ بعد کارروائی حسب ضابطہ کے واپس فرمایئے۔ راقم: ایس۔ایم!

’’میری نسبت جو لوگوں کو گمان ہوا ہے کہ یہ مرزائی ہو گیا ہے۔ یہ خبر بالکل غلط ہے۔ کیونکہ بندہ تو مرزا قادیانی کو جیسا کہ مولانا مولوی صاحب سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی مرتد اور کافر اور ملعون سمجھتے ہیں۔ ویسا ہی بندہ بموجب شرع جناب رسول اکرم محمد ﷺ اس کو کافر اور مرتد سمجھتا ہے اور بندہ ہرگز اس کے مریدوں میں داخل نہیں ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی بہت مکار اور جھوٹا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے مرید بہت کم ہیں۔ لیکن جعلی مرید اس نے بہت بنا رکھے ہیں اور تمام مسلمانوں کو واضح ہو کہ اس کا کچھ اعتبار نہ کریں۔ جب تک اپنی آنکھ سے دیکھ نہ لیں کہ کون کون اس کا مرید ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اس نے دنیا کے بدلے ایمان برباد کر دیا ہے۔
الراقم: شاہ محمد برادرزادہ حقیقی مولانا مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میہان سنگھ ضلع گوجرانوالہ! جس کا نام ایڈیٹر الحکم نے عبدالرحمن مشہور کیا ہے۔ حالانکہ ہماری برادری میں کوئی اس نام کا نہیں اور نہ کوئی ہمارے خاندان سے ایسا ہے جو مرزا قادیانی کو کافر اور مرتد نہ سمجھتا ہو۔ فقط بقلم خود شاہ محمد!‘‘

۲...... قادیان میں طاعون

مسیحی ہم عصر سدائے بشیر گجرات بعنوان (آخر راستی کی فتح) حسب ذیل لکھتا ہے۔

’’خداوند فرماتا ہے کہ میں اپنی عزت دوسرے کو نہ لینے دوں گا۔ کچھ عرصہ تک تو قادیانی احمد نے مثیل مسیح اور الہام ہی پر اکتفا کیا۔ مگر اب کمبختی جو آئی تو لشکروں کے خدا کے مقابل کھڑا ہو گیا۔ خدا بننے کی ٹھہرالی۔ چنانچہ ان کے حال کے طاعونی اشتہار میں ایک یہ فقرہ بھی مرقوم تھا کہ خدا قادیانی سے کہتا ہے کہ: ’’تو مجھ سے اور میں تجھ سے۔‘‘ لاحول ولا! اس کفر کی بھی کچھ حد ہے۔ ابن مریم کے مقابلہ پر کھڑا ہونا ایک خاکی ناپاک انسان کا کیا بوتا ہے۔ اسی شیخی پر کہہ اٹھے کہ خدا کو میری رعایت منظور ہے اور قادیان دارالامان مقرر ہوا ہے۔ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ دنیا کو للکارتی تھی کہ آؤ مقابلہ پر۔ یہ ایک طرح تقدیر الٰہی کا مقابلہ تھا۔ مگر وہ غیور خدا اگرچہ رحمان اور رحیم ہے۔ مگر ہر حال میں معاف نہیں کرتا۔ اتنا بڑا شہر بٹالہ جس کی آبادی ۳۰ ہزار سے زیادہ ہے۔ ہنوز وبائے طاعون سے محفوظ ہے۔ مگر قادیان محفوظ نہ رہ سکا۔ بہت موتیں ہو چکی ہیں۔ خود قادیان کے جرائیل بھیروی کی کوئی عزیزہ بھی جانبر نہ ہو سکی۔ اب وہ مرزا کی لن ترانیاں کہاں ہیں۔ مرزا یاد رکھے کہ مسیح ایک چٹان ہے۔ جس پر یہ چٹان گرتی ہے اس کو پیس ڈالتی ہے۔ جو اس چٹان پر گرتا

ہے چور ہوتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کو آپ کی تخریب منظور تھی۔ اس لئے کسی بد روح نے آپ کو اطلاع دی کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ آپ بد خو ہو کر بڑ بڑا اٹھے۔ الٰہی کلام اور شیطانی آواز میں ذرا تمیز نہ کر سکے۔ اس تازہ جھوٹے الہام سے آپ کی رہی سہی عزت بھی خاک میں مل گئی۔ اسی طرح لاہور کے پنڈت اگنی ہوتری نے دعویٰ کیا تھا کہ میں ہائی سیویر (اعلیٰ نجات دہندہ) ہوں۔ یہ اس کے اوج کی آخری ساعت تھی۔ اس کے بعد ایسا تاریکی میں گمنام ہوا کہ سوائے چند چیلے چاپڑوں کے لوگ اس کا نام بھی بھولتے جاتے ہیں۔ یونہی آپ کی حالت بھی نازک ہے۔ خدا نے آپ کو جب تک مہلت اور فرصت دی اور آپ کی بے جا حرکتوں پر تحمل کیا آپ ایک عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ بعض کے خیال میں آپ کو جذام بھی ہو گیا ہے۔ کب تک آپ جئیں گے اس عادل حقیقی کے حضور حاضر ہونا ہے۔ جس کا مقابلہ آپ کرتے رہے ہیں۔ سو اب توبہ کریں۔ وہ قبول کرے گا۔ ضرور معاف کرے گا اس کا فرمان ہے کہ جو میرے پاس آتا ہے۔ میں اس کو ہرگز نکال نہ دوں گا۔ فرمان المسیح۔

توبہ کر اب بھی تو کہ در توبہ باز ہے"

۳...... قادیانی کا انوکھا اصول علم کلام

جب یونانی فلسفہ کی بنیاد پڑی اور اس کا دور دورہ ہوا اور مذہب اسلام سے مقابلہ ہونے لگا تو اس زمانہ کے علماء اہل اسلام رحمتہ اللہ علیہم اجمعین نے اصول علم کلام ایجاد کیا اور اپنا دل و دماغ خرچ کر کے کتابیں لکھیں جس کے ذریعے سے بعض مسائل کو یونانی فلسفہ سے تطبیق دی اور جو اصول اس فلسفہ کے رکیک اور کمزور تھے ان کو بذریعہ علم کلام کے مسترد و متروک کر دیا۔ مگر بمرور ہوا ایک نیا فلسفہ جاری ہوا جس کی بناء (برخلاف قیاسات و توہمات) مشاہدہ اور تجربہ پر ہوئی۔ جس کا رخ تیرھویں صدی کے آخیر میں ہندوستان اور پنجاب کی طرف ہوا اور کل سرکاری اور قومی سکولوں اور کالجوں میں اس کی شاخوں کی تعلیم ہو رہی ہے اور جس کی بدولت اس نظام عالم پر جس کو نامور حکیم بطلیموس نے قائم کیا تھا۔ طلباء ہنسی اڑا رہے ہیں۔ الحاصل جب تجربہ و مشاہدہ کے نظام عالم، زمانہ حال کے سائنس اور فلسفے نے یونانیوں کے اس وہمی اور قیاس فلسفہ کو باطل کر دیا تو وہ پرانا علم کلام بھی بے مصرف رہ گیا۔

ہمارے زمانہ کے علماء اسلام کا حقیقی فرض ہونا چاہئے تھا کہ حال کے سائنس و فلاسفی وغیرہ کے مقابلہ میں کوئی نیا علم کلام تیار کرتے اور جو اوہام و شکوک زمانہ حال کے لوگوں کے دلوں میں جاگزین تھے ان کے دور کرنے کی کوشش فرماتے۔ مگر کسی بزرگ نے ادھر توجہ نہ کی۔

ایسے نازک اور پرآشوب زمانہ میں ایک شخص سید احمد (مرحوم) نامی خاک پاک دہلی سے پیدا ہوا جو قدرۃً ہمدردی بنی نوع انسان اور فطرۃً دردمند دل اور ساتھ لایا۔ اس نے قوم کی ایسی ردی حالت دیکھی کہ خدا کسی کو نہ دکھاوے۔ اس نے اسلام کو قابل رحم حالت میں پاکر سینکڑوں دیگر امور کی اصلاح کے ساتھ ہی یہ بھی عاقبت اندیشی کی کہ مروجہ سائنس اور فلاسفی کو جس کا مذہب اسلام سے مقابلہ پڑتا نظر آیا مدنظر رکھ کر ہندوستان کے بزرگ ومقدس مولویوں کی خدمت میں اپیل کی کہ اس طوفان بے تمیزی کے مقابلہ میں آپ مضبوط کمریں باندھیں اور پرانے تیر وتفنگ کے بجائے کسی نئی توپ اور سنائیڈ بندوق سے کام لیں۔ مگر کسی نے نہ سنی اور سب نے اس کو اہل غرض اور دیوانہ بتلایا۔ اس لئے اس مرد میدان نے سب سے مایوس ہوکر خود کمر ہمت باندھی اور بلند حوصلے اور مضبوط دل سے اس کام میں مصروف ہوا کہ خداوند تعالیٰ کی قولی اور فعلی (قرآن اور نیچر) دونوں کتابوں کو جو دراصل ایک ہیں باہم مطابق اور موافق کر دکھایا اور جن لوگوں نے مخالفت کی سب کے سب ہارے تھکے اور ماندے ہوکر جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ علماء وقت اور بزرگان دین فرماتے ہیں کہ ایسی اعلیٰ اور بے مثل تحقیقات کے ساتھ مرحوم ومغفور نے بعض مقاموں میں ٹھوکریں بھی کھائیں اور کیا عجب ہے کہ ایسا ہوا ہو۔ کیونکہ غلطیوں سے پاک وصاف رہنے کا منصب تو خداوند تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو ہی عطاء فرمایا ہے جو فطرۃً ہی معصوم رچے جاتے ہیں۔

سرسید مرحوم کا نہ تو یہ دعویٰ تھا کہ میں تمام انبیاء علیہم السلام کا لب لباب ہوں۔ نہ اپنے تئیں حاشر۔ امام وقت وغیرہ ظاہر کرتا تھا بلکہ وہ انبیاء علیہم السلام سے برابری کرنے والوں کو مشرک فی صفۃ النبوۃ جانتا تھا اور قرآن شریف کو ہر وقت بلکہ ہر آن تمام دنیا کے لئے حی امام مانتا تھا۔ اس کا یہ مقولہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

’’میری یہ خواہش نہیں کہ کوئی شخص گو وہ میرا کیسا ہی دوست سے دوست ہو۔ میرے خیالات کی پیروی کرے۔ میں رسولوں کے سوا کسی شخص کا ایسا منصب نہیں سمجھتا کہ (ان باتوں میں جو خدا اور بندوں کے درمیان دلی اور روحانی امور سے متعلق ہیں اور جس کو مذہب کہتے ہیں) وہ یہ خواہش کرے کہ لوگ اس کی پیروی کریں۔ یہ منصب تو رسولوں کا تھا اور آخر کو جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ پر جس کا ازلی مذہب خدا ابدلآباد تک قائم رکھے اور ضرور قائم رکھے گا (کیونکہ جیسا وہ ازلی ہے ابدی بھی ہے) ختم ہوگیا۔‘‘

(دیکھو سفر نامہ پنجاب میں لیکچر اسلام)

الغرض اس بہی خواہ اسلام اور دلی ہمدرد قوم کی بیش بہا اسلامی اور لاثانی خدمات کے حیرت انگیز اور تعجب خیز کارنامے، خطبات الاحمدیہ، تہذیب الاخلاق، تفسیر القرآن وغیرہ کے لباس میں سب دنیا کے سامنے موجود ہیں جس کا جی چاہے دیکھ لے اور اپنی رائے قائم کر کے ''خذ ماصفا ودع ماکدر'' پر عمل کرے۔

ایسے بے مثل نامور فلاسفر اسلام کو بظاہر نفرت کی نگاہوں سے دیکھنا اور خلق خدا کے سامنے اس پر تبرے بھیجنا صرف قادیانی اور اس کی پاک جماعت کا ہی کام ہے جو اس فرض کے ادا کرنے کا کار ثواب تصور فرماتے ہیں (دیکھو مرزا قادیانی کا خط مندرجہ آئینہ کمالات ص ۲۲۶ سے ۲۷۲ تک جس میں اپنی نیک باطنی اور طینت کی پاکی کا پورا پورا ثبوت دیا ہے) اور فخریہ کہتے ہیں کہ سرسید کا ایجاد کردہ علم کلام کسی کام کا نہ تھا اور فقط ہمارا علم کلام دنیا میں عالمگیر ہے۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانی صاحب اس مقولہ میں کہاں تک سچے ہیں۔ ہم نے قادیانی صاحب موصوف کے اس نرالے اور انوکھے علم کلام کو از سرتاپا تو مطالعہ نہیں کیا اور نہ ہمیں محنت مزدوری کے دھندے سے اس قدر فراغت ہوئی نہ ہم اس پر حاوی ہونے کے پورے پورے مدعی ہوسکتے ہیں۔ مگر ان کی تصانیف میں جو اس نئے علم کلام کی جھلک پاتے ہیں اس میں سے بعض شاخوں کا مختصر طور پر ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں اور ارباب بصیرت سے التجا رکھتے ہیں کہ ہماری ان ناچیز سطور پر موافق یا مخالف جس قسم کی رائے رکھتے ہوں ظاہر کرنے میں دریغ نہ فرمادیں۔

اوّل...... معانی اور مطالب وغیرہ سے پہلے ناظرین کے سامنے عبارتوں کے الفاظ ہی اپنا جلوہ اور کرشمہ دکھایا کرتے ہیں۔ پس مرزا قادیانی کی عبارات میں صریح سب وشتم اور مخاطبین کو کرخت الفاظ سے خطاب کرنا جابجا پایا جاتا ہے۔ اس میں سواء مریدین مخلص کے باقی کل دنیا عالم اس سے کہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی۔ آپ کی عدل وانصاف کے ایک ہی کانٹے میں تولے گئے ہیں اور ایسا کیونکر نہ کیا جاتا۔ جب کہ آپ کا یہ مقولہ ہے کہ جو شخص میری جماعت سے الگ رہے گا وہ کاٹے جانے کے قابل اور جہنمی ہے اور بعض اوقات جب کہ فراہمی چندہ لنگر یا زیورات وغیرہ میں فرق آنے لگتا ہے تو خود مریدین کو بھی بے نقط سنائی جاتی ہے۔ (دیکھو آسمانی فیصلہ کے اخیر صفحات اور الحکم اخبار کے اوراق) پس جب یہ حال ہے تو کیونکر کوئی فرقہ یا جماعت اس سکھا شاہی اصول موضوعہ سے خارج رہ سکتی تھی۔ سب سے پہلے آریا قوم کو اس شیرینی کی بھاجی دی جس پر ''کلوخ انداز را پیش آمد سنگ است'' کا معاملہ پیش آیا۔ آریا نے ایک ایک کے عوض ہزار ہزار سنائیں اور

نہ صرف قادیانی اوران کی جماعت پر ہی اکتفاء کی بلکہ پاک اسلام اوراس کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بھی سخت ہتک آمیز کتابیں لکھیں۔ کوئی اہل دل، خداترس مسلمان نہ ہوگا جو تکذیب براہین احمدیہ، خبط احمدیہ، تنقیح دماغ اور جہادوغیرہ کتب مؤلفہ لکھرام مقتول کو دیکھے اور اس کا جگر کباب نہ ہو۔ سینکڑوں گالیاں تو اس آنجہانی نے اشتعال میں آکر خدا کو دیں اور آنحضرت ﷺ واصحاب کبار، سلف صالحین کے بارے میں جو کفریات بکے ان کا حدوشمار نہیں اور اس سب ہرزہ سرائی کا ثواب عظیم قادیانی کی روح کو قیامت تک پہنچتا رہے گا۔

مسلمان کہتے ہیں کہ آیت: ''**ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم** (انعام:۱۰۸) '' کو مرزا قادیانی نے کیوں مدنظر نہ رکھا۔ مگر یہ اعتراض مسلمانوں کا عدم واقفیت تصانیف مرزا قادیانی پر مبنی ہے جو شخص خود نبوت اور رسالت کا مدعی ہو اس کو کسی دیگر مقدس اور معصوم پیغمبر سے کیا سروکار اور جو اپنے الہاموں کا مالک ہے اس کو قرآن شریف کے ساتھ کیا ہمدردی ہے؟

ایسا ہی عیسائیوں کے ساتھ ناحق چھیڑ چھاڑ کر کے حضرت مسیح علیہ السلام اولوالعزم رسول کو سخت کوسنے دیئے۔ جن کے جواب میں امہات المؤمنین جیسی زہر آلود اور مغلظ سب وشتم کتاب کسی عیسائی نے شائع کی اور جب انجمن حمایت اسلام نے بحضور جناب لیفٹیننٹ گورنر بہادر چارہ جوئی کا ارادہ کیا تو مرزا قادیانی نے شوروغل مچایا کہ ہم اس کتاب کا جواب لکھیں گے۔ مگر ابھی تک تو جواب سے صاف جواب ہے۔ یہ تو آپ کے تہذیب کلام کا دیگر مذاہب والوں کے ساتھ برتاؤ ہے اور جس طرح آپ نے خاص مذہب اسلام کے عالموں، مفتیوں، سجادہ نشینوں، صوفیوں وغیرہ کے ساتھ نیک سلوک کیا ہے ان کی درفشانی کی ردیف وار ڈکشنریاں سب کے روبرو ہیں۔ (دیکھو کتاب عصائے موسیٰ مصنفہ منشی الٰہی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ لاہوری ص۱۴۴ تا ۱۴۶) اگر مرزا قادیانی میں کچھ بھی حس اس طاقت کی باقی ہوتی جس کو کانشنس کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے تو ایک خدا ماننے والوں۔ آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھنے والوں اہل قبلہ کو ایسی تہذیب کلامی سے خطاب کرتے ہوئے شرما جاتے۔ غرض کہ مرزا قادیانی کے نئے علم کلام کی یہ ایک ایسی شاخ ہے جن کی نظیر اسلامی تواریخ میں کہیں نہیں ملتی اور آئندہ کسی کو سب وشتم کی سند لینی ہو تو مرزا قادیانی ہی کی تصانیف میں ملے گی۔

دوم...... مرزا قادیانی کے نرالے علم کلام کی دوسری شاخ خونی اور مہلک پیشین گوئیاں تھیں جو بڑی شدومد کے ساتھ کی گئیں اور افسوس ہے کہ وہ سب بغیر اپنا ظہور دکھائے اور عمل ودخل کئے روز

روشن میں مردہ اور صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت سے مقدوح اور مخدوش ہوکر مقطوع النسل ہوگئیں۔ چونکہ اس بارے میں اکثر اہل علم لوگ مفصل اور مشرح لکھ چکے ہیں اس لئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر طرہ یہ ہے کہ باوجود ایسا ہونے کے قادیانی صاحب اپنی ذات کو سچا قرار دیتے رہے ہیں۔

سوم...... مختلف جماعات اہل مذاہب کے بزرگوں اور پیشواؤں کو للکار کر اپنے مقابلہ کے لئے بذریعہ اشتہارات وغیرہ بلانا اور جب ان میں سے کوئی مرد میدان کیل کانٹے سے لیس ہوکر مقام مقررہ پر آجاوے تو قسما قسم کے حیلے تراشنا اور آخر کار اپنے بیت الفکر کی راہ لینا۔ چنانچہ ایسے کئی واقعات دنیا کے سامنے گذر چکے ہیں جن میں سے چند ایک کا مختصر طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

۱...... اوائل مہدویت کے زمانہ میں آپ علی گڑھ جا نکلے اور حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب سے مقابلہ ہوا اور جب عین سوال وجواب کا موقعہ آیا تو آپ کیا فرماتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ نہ مباحثہ کرو نہ وعظ۔ چنانچہ معاملہ ڈسمس اور مجمع منتشر ہوا۔ مگر قادیان میں آتے ہی رسالہ فتح اسلام میں بیچارے مولوی صاحب کی خوب خبر لی۔

۲...... دہلی میں بڑی بھاری اشتہار بازی کے بعد ایک مجلس مباحثہ کا انعقاد ہوا جس میں پولیس وغیرہ کا انتظام خاطر خواہ کیا گیا اور حضرت مقدس مولوی سید نذیر حسین صاحب معہ تلامذہ وہاں بلائے گئے اور سب کے سب میدان مقررہ میں حاضر ہوگئے۔ اب قادیانی صاحب کی طرف قاصد پر قاصد اور ڈپوٹیشن پر ڈپوٹیشن جانے شروع ہوئے اور لسان غیب سے آواز آنے لگی۔

گوئے توفیق وکرامت درمیان افگندہ اند
قادیانی راچہ پیش آمد حماران راچہ شد

مگر مدعی مہدویت کی طرف سے صدائے برنخاست۔ اس واقعہ کے بعد ابھی پورا ہفتہ بھی گزرنے نہ پایا تھا کہ پھر وہی اشتہار بازی اور جھوٹے اعلان شروع ہوئے۔ مرزا قادیانی نے مریدان مخلص کو بھی مختلف اضلاع پنجاب سے طلب کیا اور جب دہلی کے بازاروں میں دکانداروں کو پنجابی مرزائیوں کی صورتیں دکھائی دیتی تھیں تو انگلیوں سے ان کی طرف اشارے ہوتے تھے کہ دیکھو یہ پنجابی موٹے تازے گدھے کی طرح چل پھر رہے ہیں۔ مگر واحد العین حمار جس کی لنگراہٹ اور گنجاپن کا مداوا مسیح موعود سے بھی نہ ہوسکا۔ سیر دہلی سے محروم تھا۔ اس لئے میر ناصر نواب کے طویلہ میں ہی ڈھیچوں ڈھیچوں لگا کر ''ان انکر الاصوات لصوت الحمیر'' کی تصدیق کرتا رہا۔ الغرض آخری میدان جامع مسجد دہلی میں پڑا اور جب مرزا قادیانی کو مخاطب

کیا گیا کہ اپنے دعوے موعود مسیح کو بدلائل بیان فرمادیں تو ادھر سے جواب دیا گیا کہ ہم تو مسیح علیہ السلام کی حیات وممات کی بابت مسئلہ دریافت کرنا چاہتے ہیں اور ہماری غرض مباحثہ ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی اوران کے مریدین کے چند اہل پولیس ساتھ کر دیئے گئے کہ بحفاظت تمام ان کو ناصر نواب صاحب کے گھر پہنچا آ دیں۔

۴...... تعبیر طلب خواب

مولانا اڈیٹر صاحب السلام علیکم! خاکسار نے ایک سچا خواب دیکھا ہے جو بغرض تعبیر حضور کی خدمت میں مرسل ہے۔ امید ہے کہ آپ یا آپ کے ناظرین میں سے کوئی صاحب تعبیر سے معزز فرمادیں گے۔ ایک روز رات کو جب میں سوگیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں اور ایک میرا دوست اسٹیشن کی طرف جاتے ہیں کہ اسٹیشن پر کوئی جلسہ ہے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو بہت سی مخلوق ایک خیمہ کے نیچے جو بہت بڑا لمبا چوڑا ہے موجود ہے۔ بنچ وغیرہ بچھی ہیں اور لوگ لیکچر دے رہے ہیں۔ ہم نے لیکچر سنے بعدازاں اسٹیشن کی طرف آگے بڑھے۔ مجھے اس وقت بھوک لگی تھی۔ میرا ہمراہی مجھے کھینچ کر پھر اس خیمہ کی طرف لے آیا۔ میں نے اسے بہت روکا مگر وہ نہ رکا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سب لوگ کھانا کھا رہے ہیں۔ میرے دوست نے کہا آؤ تمہیں کھانا بھی کھلاؤں اور مرزا قادیانی کو بھی دکھلاؤں۔ جب میں آگے بڑھا تو دو چار لوگ بڑے تپاک سے ملے اور بنچ پر بٹھانے لگے۔ مگر مجھے نفرت آئی۔ میں نے کہا میں تو نہیں کھاؤں گا۔ صرف مرزا قادیانی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ جب دیکھنے کو مڑا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چھوٹے سے کمرہ میں چند اشخاص لنگوٹی باندھے کانوں میں بالے ڈالے سر پر لال پگڑی باندھے گھوم رہے ہیں اور بیچ میں اسی ہیئت سے ایک شخص ہے جس کی داڑھی بہت کٹی ہوئی ہے۔ میں نے کہا کیا یہی مرزا قادیانی ہیں اس کی داڑھی تو کٹی ہوئی ہے۔ مرزا قادیانی بیچ میں تھے اور ان کے گرد بہت سے اشخاص لنگوٹی باندھے پھر رہے تھے۔ جیسے بازیگر ڈھول لے کر کھڑے ہوتے ہیں ویسے مرزا قادیانی بھی کھڑے تھے۔ الغرض میں نے مرزا قادیانی کو لکھنؤ کے شہدوں کے حلیہ پر دیکھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے بالکل ٹھیک ہے۔ مجھے جھوٹ بولنے کی خدا کے فضل سے نہ تو عادت ہے نہ ضرورت اور مرزا قادیانی سے میری کوئی عداوت بھی نہیں۔ بلکہ میں نے مرزا قادیانی کی شکل بھی آج تک نہیں دیکھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب! فیروزالدین از امرتسر!

اڈیٹر...... یہ خواب ہمارے پاس ایک نہایت معتبر اور مستند متورع متقی مقدس عالم کے ذریعے سے پہنچا ہے۔ جن پر کذب کا احتمال بھی نہیں ہوسکتا۔ تعبیر صاف ہے۔ مرزا قادیانی ایک بداری

کی طرح پھنک ایک پھنک دو کا تماشا دکھا رہے ہیں اور چیلے چاروں پر گرد و پیش ہیں۔ پیران نمے پرند مریدان مے پرانند کا مضمون ہے۔ داڑھی ترشی ہوئی ہے یعنی غیر متشرع مجوسی ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ ''خالفوا المجوس الحدیث''۔ امید کہ دیگر ناظرین بھی تعبیر دیں گے۔

۵...... خداوند آزادی بخش آزادی پسند

انسان کسی نہ کسی شریعت کا پابند اور مکلف ہے اور جو ایسا نہیں وہ دہریہ ہے نہ اس کی کوئی ضمانت ہے نہ ذمہ داری ہے۔ وہ اپنے کو انسان نہیں سمجھتا۔ بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر جانتا ہے کہ جو چاہو کرو۔ جس قدر اس نے اپنے زعم میں ترقی کی ہے اسی قدر تنزل میں گرا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

مرتبہ کم حرص رفعت سے ہمارا ہوگیا
آفتاب اتنا ہوا اونچا کہ تارا ہوگیا

موجودہ زمانہ کے فیلسوف اور بہروپئے آزادی آزادی پکار رہے ہیں اور اپنی اس ٹھیک وقت کی راگنی پر جوانان آزادی پرسند کو مائل کر رہے ہیں۔ وہ خداوندان آزادی بخش و آزادی پسند ہیں۔ منجملہ ان کے ایک مرزا قادیانی بھی ہیں جنہوں نے اپنا آزاد مذہب دہریوں اور ستارہ پرستوں کے مذہب سے تراشا ہے۔ نہیں نہیں دہریے اور ستارہ پرست تو آخر کوئی مذہب رکھتے ہیں وہ مطلق العنان نہیں۔ مرزا قادیانی تو نہ ادھر کے ہیں نہ ادھر کے۔ وہ اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں مگر درحقیقت اسلام اور اس کے عقائد کی بنیاد کو ڈھاتے ہیں۔ وہ اسلامی نبی اور رسول ہیں مگر شارع اسلام کے حریف اور رقیب ہیں اور نہ صرف شارع اسلام بلکہ تمام انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا نام صفحۂ ہستی سے مٹانا چاہتے ہیں۔ وہ گویا دعویٰ کے ساتھ ہنکار رہے ہیں کہ میں خداوند آزادی بخش آزادی پسند ہوں۔ اے میرے چیلے چاپڑو! پچھلے فارمروں نے جو انسانوں کے پاؤں اپنی اپنی شریعت کی کاٹھ میں ٹھونک رکھے تھے میں ان کی بیڑیاں کاٹنے اور ان کو کاٹھ سے نجات دینے آیا ہوں۔ شارع اسلام نے اگر یہ کہا تھا کہ ''بعثت لاتمم مکارم الاخلاق'' تو میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں۔ ''خلقت لا ختم السب والشتم'' اگر شارع اسلام نے یہ فرمایا تھا کہ ''ما من صورۃ الاطمتہ وما من قبر الاسویتہ'' تو بیسویں صدی کا رسول یہ کہتا ہے۔ ''نزلت لاتخذ الناس تماثلی الہاً غیر اللہ الملک العلام وحسبت لا خلق عبدۃ الاوثان والاصنام لعنۃ اللہ علیہ وعلیٰ حواریہ الیٰ یوم القیام''

برٹش سلطنت آزاد ہے۔ مذاہب سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔ پس یہ اسی کی آزادی کے انڈوں بچوں کی تھول ہے جو جھوٹے رفارمروں اور رسولوں اور مہدیوں کی جون میں آکر ککڑوں کوں کی بانگ دے رہے ہیں۔ ورنہ کوئی دوسری ایشیائی شخصی سلطنت ہوتی تو بوئے بھی نہ جمتے اور جمتے بھی تو فی الفور اکھڑوا کر پھکوادیئے جاتے۔ ذرا افغانستان، ایران، عرب میں تو اپنا مشن بھیجیں تا کہ پھولی پھولی ماما پختیاں کھانے کی حقیقت معلوم ہو اور چھٹی کے دودھ تک کا گھٹنوں گھٹنوں مزہ آجائے۔

یہ ایک کھلی بات ہے کہ جو بوالہواس دنیا پرست مکار کھلے بندوں دعوے کرتا ہے کہ میں نبی ہوں، رسول ہوں۔ مجھ پر ایمان لاؤ۔ وہ علی الاعلان تمام انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرتا ہے اور ان کی جانب سے مخلوق خدا کو پھیر کر اپنی جانب رغبت دلاتا ہے۔ یہ تمام سوسائٹیوں کا عموماً اور اسلامی سوسائٹی کا خصوصاً رہزن ہے اور سوسائٹی بھی وہ جو شرقاً غرباً پھیلی ہوئی ہے۔ یہ مسلمانوں کو حرمین شریفین سے نفرت اور قادیان اور اس کے منارے کی زیارت کی رغبت دلاتا ہے۔ لیکن کیا ایسے ملمع کاروں سے اسلام کو کچھ ضرر پہنچ سکتا ہے یا کبھی پہلے پہنچا ہے توبہ توبہ۔ بہت سے مہدیان کذاب گذر چکے ہیں اور جب تک مخبر صادق کی پیشین گوئی کے موافق ان کی تعداد ۳۰ پوری نہ ہوگی برابر خروج کرتے رہیں گے۔ پس مسلمانو! ''ان ھذا لھو البلاء المبین'' مرزا قادیانی ہے جو کچھ میں کہوں وہ کرو۔ کس کا قرآن اور کس کی حدیث اور اپنے احمق چیلے چاپڑوں کے سر پر یہ پوچارا پھیرتا ہے کہ قرآن وحدیث کے معانی سوا میرے آج تک کسی نے سمجھے ہی نہیں اور اصل معنی یہ ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں احمد سے مراد میں ہوں اور آیہ ''بل رفعہ اللہ الیہ'' سے مراد مسیح علیہ السلام کا آسمان پر زندہ اٹھایا جانا ہرگز نہیں۔ بلکہ رفعت درجت مراد ہے۔ یہ اس لئے کہ جب خود عیسیٰ مسیح دوبارہ دنیا میں آنے والے ہیں تو اس مکار مثیل المسیح کو کون پوچھے گا۔ لیکن ان الّو کے پٹھوں کو اتنی بھی عقل نہیں کہ ''بل رفعہ اللہ الیہ'' مضمون سابق سے اضراب کے لئے وارد ہوا ہے۔ یعنی ''ماقتلوہ وما صلبوہ'' سے۔ اگر خدائے تعالیٰ کو عیسیٰ مسیح کا زندہ اٹھانا مقصود نہ ہوتا تو ''ماقتلوہ وما صلبوہ'' کے فرمانے کی مطلق ضرورت نہ ہوتی۔ رفعت درجت یا خدا کی طرف جانے کا مرتبہ تو انبیاء کو پہلے ہی حاصل ہے۔ ہر نبی موت وحیات دونوں میں رفیع الدرجات ہے۔ اس صورت میں ''بل رفعہ اللہ الیہ'' بالکل لغو اور حشو ٹھہرتا ہے۔ نعوذ باللہ! مرزا قادیانی کی غزل کا مقطع یہ ہے کہ میں نے اسلامی شریعت کو منسوخ کر دیا ہے اور اے میرے چیلو میں خداوند آزادی بخش آزادی پسند ہوں۔ دوزخ اور بہشت کے وجود کا لاکھوں سال

قبل ہونا نیچر کے خلاف اور بیکار ہے۔ جس طرح مسیح کا آسمان پر اتنے دنوں زندہ رہنا محال ہے۔ پس تم کوئی خوف دل میں نہ لاؤ۔ ریگ ماہی اور سقنقور زعفرانی حلوے میں ملا کر کھاؤ اور نہ صرف قادیان میں بلکہ چار طرف سرکاری سانڈھ بنے پھرو۔ کس کی نماز، کس کا روزہ، کس کی زکوٰۃ، کس کا حج۔ ایڈیٹر!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۱۶؍جولائی ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۲۷ کے مضامین

۱......	بقیہ ہفوات مرزا	مولانا ثناء اللہ امرتسری!
۲......	ایک مرزائی کا نکاح فسخ	کبیر احمد از سراوہ!
۳......	بقیہ قادیانی کا انوکھا اصول علم کلام	ابو از مقام گ!
۴......	التنبیہ	کبیر احمد از سراوہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... بقیہ ہفوات مرزا

(نوٹ: اصل مکمل رسالہ پہلے احتساب قادیانیت میں شائع ہو چکا ہے۔ یہاں سے حذف کر دیا۔ مرتب!)

۲...... ایک مرزائی کا نکاح فسخ

مولانا صاحب مخدوم معظم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یہاں سراوہ میں کچھ لوگ قادیانی مذہب کے ہیں۔ ایک صاحب ۲۰؍جون گزشتہ کو روڑکی اپنے لڑکے کا نکاح کرنے گئے۔ روڑکی والے آپس کے ہی لوگ تھے۔ وہاں یہ قصہ ہوا کہ ایک وقت روٹی کھلائی پھر نکاح کی ٹھہرائی۔ مرزائیوں نے اصرار کیا کہ ناکح ہم ہی لوگوں میں سے ہونا چاہئے۔ چنانچہ روڑکی میں ایک ڈاکٹر پنجابی مرزائی مذہب کا ہے۔ وہ نکاح کے واسطے بلایا گیا اور اس نے آ کر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور ایجاب وقبول کرایا تو یہ بات مسلمانان روڑکی پر شاق گذری اور واجب بھی یہی تھا۔ وہاں کے قاضی نے فتویٰ دے دیا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ نکاح نہیں ہوا۔ لہٰذا جو کچھ انہوں نے دیا ہے سب

واپس کر دو اور ان کو نکال دو۔ جب یہ مشورہ ہوا تو یہ بیچارے شباشب بھاگ آئے اور یہاں آ کر یہ مشہور کر دیا کہ لڑکی کو جذام تھا۔ اس لئے ہم اسے نہیں لائے اور خاص لڑکے کا باپ تو ابھی تک سراوہ نہیں آیا۔ سنا گیا ہے کہ وہ باہر باہر کسی اور گاؤں کو چلا گیا کہ اور نکاح کی تجویز کرے۔

کبیر احمد از سراوہ!

۳...... بقیہ قادیانی کا انوکھا اصول علم کلام

۳...... عبداللہ آتھم عیسائی کا امرتسر والا مباحثہ تھا جو مرزائیوں میں جنگ مقدس کے نام سے مشہور ہے اور چند دنوں کے بعد جس کا فیصلہ مرزا قادیانی کے تیسرے کاغذ کے کھلنے پر موقوف تھا۔ مگر جب کاغذ کھلا تو بجائے اس کے کہ اس میں کوئی قطعی برہان یا روشن دلیل پیش کی جاتی اپنا مفصلۃ الذیل الہام پیش کیا۔

’’آج رات جو مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جیسے کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سواء کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارات کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت پیشین گوئی پوری ہوگی۔ بعض اندھے سوجاکھے کئے جاویں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔‘‘

(جنگ مقدس ص۱۸۸، خزائن ج۶ ص۲۹۱)

اب ساری دنیا کو معلوم ہے کہ عبداللہ مذکورہ ۱۵ ماہ مقررہ میعاد کے بعد بھی پورے آٹھ ماہ تک زندہ رہا۔ حالانکہ وہ ایک پنشنر تھا اور طبعی عمر کو پہنچ چکا تھا۔ اگر مسلمان لوگ قادیانی صاحب کے نئے علم کلام کی اس شاخ کو مان لیتے تو آج (معاذ اللہ) ان سے بڑھ کر کون شرمسار ہوتا وہ کسی کو منہ تک نہ دکھا سکتے۔ یہ تو قادیانی صاحب اور اس کے مریدوں کے ہی حوصلے ہیں کہ ایسی عزت کے بعد بھی ہشاش بشاش پھرتے ہیں اور جہل مرکب میں ایسے جکڑے گئے ہیں کہ ’’ہمچو من دیگرے نیست‘‘ کے مصداق بن رہے ہیں۔

۴...... سب سے آخری چھیڑ چھاڑ مرزا قادیانی کی سلطان العارفین قدوۃ السالکین حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ گولڑہ والے کے ساتھ تھی۔ جس کو ابھی کچھ بہت دن نہیں گذرے جو دل

فریب نظارہ بیشمار مخلوقات نے دیکھا ہے اور جس پر اہل الرائے نے یہاں تک لکھا ہے کہ اس سے زیادہ لکھنا شاید ممکن نہ تھا اور جس کو ہم بدو حروف ختم کرتے ہیں کہ پیر صاحب موصوف مرزا قادیانی کی تمام شرائط کو منظور کر کے دارالسلطنت لاہور میں تشریف لائے۔ ایک ہفتہ تک انتظار کرتے رہے۔ قاصد دوڑے رجسٹری شدہ خطوط بھیجے۔ وغیرہ! مگر مرزا قادیانی نے اپنے بیت الحرم سے قدم باہر نہ نکالا اور شاہ صاحب موصوف یکطرفہ ڈگری حاصل کر کے واپس تشریف لے گئے۔ جب مرزا قادیانی کی جماعت کے ممبروں کو یقین ہو گیا کہ وہ چلے گئے تو پھر وہی قابل شرم کارروائی یعنی اشتہارات پر از سب وشتم لاہور کی گلی کوچوں اور در و دیوار پر لگانے شروع کئے۔ مگر وہ معاملہ ''مشتے کہ بعد از جنگ، یاد آید برکلہ خود باید زد'' کا مصداق تھا۔

۵...... مرزا قادیانی نے ان دعاوی کے اوائل میں ایک کتاب لکھنی شروع کی جس کی اشاعت کے لئے اکثر احباب سے پیشگی زر کثیر وصول کیا گیا۔ مگر وہ رقومات کسی اور فنڈ میں خرچ ہو جانے کے باعث صرف چار حصے کتاب مذکور کے نکلنے پائے تھے کہ اشاعت بند کرنی پڑی۔ جس میں اپنی نبوت اور رسالت کا پودا لگایا گیا۔ اب مرزا قادیانی کے ان دعاوی پر جب کوئی بیّن دلیل مانگی جاتی ہے تو اسی لال کتاب کی لاطائل مزخرفات خصم کے سامنے پیش کرتے ہیں اور یہ خیال نہیں فرماتے کہ جو شخص آپ کے دعاوی کو جو سراسر خلاف قرآن وسنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ نہیں مانتا تو وہ تمہاری بنائی ہوئی کتاب کی کیا حقیقت سمجھتا ہے۔

۶...... حریف مقابل کے سامنے قسمیں کھانا۔ یہ ایک اندھی منطق اور اچنبے کی فلاسفی ہے۔ اگر تمام دنیا کے سامنے آفتاب نصف النہار موجود ہو تو کیا کسی کے قسم کھا لینے سے یقین آ سکتا ہے کہ اب اندھیری رات ہے۔ پس جب ایک مدت مدید وعرصہ بعید کے تجربہ ومشاہدہ کے بعد ثابت ہو چکا ہے کہ تمہارے دعاوی کی بناء فاسد علی الفاسد ہے تو کس برتے پر تم لوگوں کے سامنے جھوٹی قسمیں کھاتے ہو اور خصم کے روبرو اپنے ہی مسلمات پیش کر کے اپنی جگت ہنسائی کرتے ہو۔ اس بارے میں مفصل لکھا گیا ہے۔ (دیکھو راست بیانی بر شکست قادیانی) اور ضمیمہ شحنہ ہند الموسوم بہ نامہ اعمال نامہ قادیانی۔

۷...... موعود اور مثیل وغیرہ کا دعویٰ کرتے وقت سرسید مرحوم کی تفسیر القرآن سے یہ خیال لے پالک بنایا کہ مسیح علیہ السلام وفات پاگئے۔ جس پر احادیث نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی رکیک اور دور از کار تاویلات کر کے یہ بتایا کہ لو جس کو آنا تھا چنانچہ مسمی کریم بخش چیلہ گلاب شاہ مجذوب کے اظہارات اس پر شاہد ہیں۔

ایک لحظہ کے لئے مان بھی لیا جاوے کہ مسیح علیہ السلام وفات ہی پاگئے تو جب اصلی کو صاف جواب ملا تو نقلی یا جعلی کے آنے کی کیا ضرورت باقی رہی؟ اور یہ محال ہے کہ ”ہنرمندان بمیرندو بے ہنران جائے ایشان بگیرند۔“

پھر لطف یہ ہے کہ جس بنیاد پر آپ نے موعود ہونے کی دیوار کھڑی کی تھی اس کو خود ہی ڈھادیا۔ (۲۴؍مارچ ۱۹۰۲ء کے الحکم اخبار ص۲) میں آپ فرماتے ہیں:

م...... ”حدیث وہ اقوال رطب ویابس ہیں جو پیچھے جمع ہوئے۔ ان میں وہی قابل اعتبار ہیں اور صحیح ہیں جو کتاب وسنت کے مخالف اور منافی نہیں۔“

ر...... کوئی نہیں کہہ سکتا کہ حدیث کے زمانہ تک جو دو سو برس تک کا زمانہ ہے مسلمانوں میں ضروریات دین پر عمل نہ ہوتا تھا اور جب تک بخاری اور مسلم مرتب نہ ہوگئیں مسلمان، مسلمان نہ تھے۔

اور یہ بعینہ وہی مثال ہے۔

یکے برسر شاخ و بن می برید خداوند بستان نگہ کرد و دید
بگفتا کہ این مرد بد میکند نہ بامن کہ بانفس خود می کند

مرزاقادیانی کو سوچنا چاہئے تھا کہ ان کی مثلیت اور موعودیت کی ساری بناء ان احادیث پر تھی جن کو وہ رطب ویابس اور دو سو برس بعد کی گھڑی ہوئی بتاتے ہیں۔ ورنہ ہم آج نئے سرے سے مرزاقادیانی اور ان کے مریدوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے مقابلہ میں صرف قرآن شریف کو ہی ساتھ لاؤ جو فریقین میں مسلم ہے اور پھر اس سے نکال کر دکھاؤ کہ کہاں سے موعود اور بروزی اور ظلی وغیرہ نکلتا ہے۔

۸...... مرزاقادیانی کی تہذیب کلامی کو بھی سب نے دیکھ لیا۔ گویا ان کے نزدیک سب دشنام ہی ایک قسم کی تردید ہے اور اتنا نہیں سمجھتے کہ جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنی خاص عنایات سے نوازا ہے۔ ان کا کسی کی ژاژ خائی سے کچھ نہیں بگڑتا۔

چراغے راکہ ایزد بر فروزد
کسے کو تف زند ریشش بسوزد

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

۱...... ”اے بدذات فرقہ مولویاں۔“ (انجام آتھم ص، خزائن ج۱۱ص۲۱)

(یہ بزرگان وپیشوایان مذہب اسلام کی طرف عموماً خطاب ہے)

۲...... ''اے حقیر گولڑوی۔''

(حضرت تاج العارفین سید مہر علی شاہ صاحب کو خطاب ہے)

۳...... ''اے ڈپٹی نذیر احمد۔''

(مولانا حافظ مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلماء کی طرف خطاب ہے)

۴...... ''اے میاں نذیر حسین دہلوی وغیرہ۔''

(شمس العلماء حافظ مولوی نذیر حسین صاحب مجتہد کی طرف خطاب ہے)

۹...... جب مخالفین نے مرزا قادیانی کا یہاں تک قافیہ تنگ کیا کہ مسیح موعود ہونا تو کجا آپ تو اس کی جوتیاں اٹھانے کے بھی قابل نہیں تو پھر آپ نے ان کو کوسنا اور برملا گالیاں دینا شروع کر دیا اور باوجودیکہ آپ مولوی گل علی شاہ صاحب شیعہ سے تعلیم پاتے رہے۔ پھر بندوبست میں محرری کی اور مختاری کے امتحان کے لئے تیار ہوئے اور خدا جانے کس باعث سے پاس نہ ہوئے۔ اپنی ذات کو امی مشہور کرنا اور خاکش بدھن، آنحضرت ﷺ کی برابری کا دعویٰ کرنا اور اس سڑے گلے مردود خلائق مسئلہ (تناسخ) کو جگانا چاہا۔ جس کی پہلے خود ہی ماسٹر مرلی دھر کے مقابلہ میں تردید کر چکے تھے۔ (سرمہ چشم آریہ ص، خزائن ج۲ ص۲۱۹) مگر جب اس پر بھی اعتراضوں کی بوچھاڑ پڑی تو گول مول الفاظ میں مامور من اللہ اور بروزی رسول اور ظلی نبی امام وقت وغیرہ بنتے ہیں۔

۱۰...... دسویں شاخ کے نئے علم کلام کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ زبان رکتی اور قلم تھراتا ہے اور دل کو سخت صدمہ لگتا ہے اور مسلمانوں کے حال پر افسوس آتا ہے کہ ان کی حمیت کہاں گئی جو مرزا قادیانی کے ان کرتوتوں کو آنکھوں سے دیکھ کر اور کانوں سے سن کر صم وبکم ہو رہے ہیں۔ یعنی مرزا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

کا مصداق بن کر قرآن شریف کی پاک اور فصیح وبلیغ آیات کو توڑ مروڑ رہا ہے جو کل دنیا کے سامنے بطور معارضہ پیش کی گئیں اور بلند آواز سے پکارا گیا کہ: ''فاتوا بسورۃ من مثلہ وا...... من دون اللہ ان کنتم صادقین'' مگر کوئی نہ لا سکا اور نہ قیامت تک لا سکے گا۔ مگر قادیانی صاحب کسی آیت کا سر، کسی کا دھڑ، کسی کے پاؤں لے کر اور کچھ اپنی طرف سے ملا کر اس کو اپنے الہاموں سے نامزد کرتے ہیں۔ ہم بطور نمونہ ایک جدول بتاتے ہیں اور اس میں مرزا قادیانی کے الہامات ان کے ماخذ اور تحریف لفظی ومعنوی قرآن شریف کو جو وہ عمل میں لاتا ہے ناظرین کو دکھانا چاہتے ہیں۔

قرآن قادیانی......یا الہامات مرزا	ماخذ یعنی جن جن آیات قرآن کو توڑ پھوڑ کر یہ الہامات گھڑے گئے ہیں
(۱)''یا احمد بارک اللہ فیک • الرحمن علم القرآن • لتنذر قوما ما انذر آبائھم • ولتستبین سبیل المجرمین''	(۱) خانہ زاد۔ (۲) سورہ الرحمٰن کی شروع آیات۔ (۳) سورہ یٰسین کی آیت نمبر۵ کا پہلا حصہ۔ (۴) سورہ انعام کی آیت نمبر ۵۵ کا اخیر ٹکڑا ہے۔
(۲)''قل انی امرت وانا اول المومنین''	(۱) سورۃ زمر کی آیت نمبر۱۱، ۱۲ کا پہلا ٹکڑا ہے۔ (۲) اور دوسرے میں جو اوّل المسلمین ہے اس کو تحریف کر کے اوّل المؤمنین لکھ دیا ہے۔
(۳)''وکنتم علی شفا حفرۃ فانقذکم منھا • وکان امر اللہ مفعولا''	(۱) پہلا ٹکڑا سورہ آل عمران کی آیت ۱۰۳ کا ہے جس میں سے من النار کو مرزا قادیانی شربت کا گھونٹ کر کے پی گئے ہیں۔ کیونکہ اصل میں ہے۔''وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا'' (۲) سورۂ نساء کی آیت ۴۷ کا آخری ٹکڑا ہے۔
(۴)''لامبدل لکلمات اللہ • انا کفیناک المستھزئین''	(۱) سورہ انعام کی آیت ۳۴ کا دوسرا ٹکڑا ہے۔ مرزا قادیانی واؤ کو ہضم کر گئے ہیں۔ (۲) سورہ حجر کی آیت نمبر ۹۵ ہے۔
(۵)''ھذا من رحمت ربک یتم نعمۃ علیک • لتکون آیۃ للمومنین''	(۱) سورہ کہف کی آیت ۹۷ کے ایک ٹکڑے کو چرایا ہے اور اس میں تحریف لفظی کی ہے۔ اصل میں ہے۔''ھذا رحمۃ من ربی'' (۲) تیسرا ٹکڑا آیت ۶ سورہ یوسف کا ہے۔ (۳) پانچواں ٹکڑا سورہ فتح کی آیت ۲۰ کا ہے۔
(۶)''قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ''	سورہ آل عمران کی آیت ۳۱ کا پہلا ٹکڑا ہے۔ خداوند تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت ﷺ کو حکم ہے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری (رسول ﷺ) کی پیروی کرو۔ تاکہ خداوند تعالیٰ تم سے محبت کرے۔ اس کو مرزا قادیانی جبراً اپنی طرف منسوب کر کے خود رسول بنتے ہیں۔ ایسی خیانت''لا ترفعوا اصواتکم'' کے مصداق نہیں تو کیا ہے؟
(۷)''قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون''	اس الہام کا پہلا ٹکڑا من گھڑت ہے اور دوسرا ٹکڑا سورۂ ہود کی آیت ۱۷ اور سورۂ انبیاء کی آیت ۱۰۸ کا آخری حصہ ہے۔

(۸)''وقل اعملوا علےٰ مکانتکم • انی عامل فسوف تعلمون • عسی ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم للکافرین حصیرا''	پہلا ٹکڑا سورۃ زمر کی آیت ۳۹ کو محرف کر کے آدھا حصہ لیا اور جس حصہ آیت پر زور تھا اس کو چھوڑ دیا۔ اصل آیت یہ ہے۔''قل یا قوم اعملوا علےٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون من یاتیه عذاب یخزیه ویحل علیه عذاب مقیم ''اوّل میں واؤ مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے ایزاد کی ہے اور یا قوم کو دور کر دیا ہے۔ گویا قرآن شریف میں اصلاح دے رہے ہیں دوسرا ٹکڑا سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۸ ہے۔
(۹)''یخوفونک من دونه''	یہ الہام بھی مرزا قادیانی نے نہایت زبردستی سے سورۃ زمر کی آیت ۳۶ میں تحریف کر کے لیا ہے۔ اصل میں یوں ہے:''ویخوفونک بالذین من دونه'' مرزا قادیانی نے واو اور بالذین کو (معاذ اللہ) زائد سمجھ کر چھوڑ دیا ہے۔
(۱۰)''انک باعیننا • سمیتک المتوکل''	پہلا حصہ الہام کا سورۃ الطور کی آیت ۴۸ کا دوسرا ٹکڑا ہے۔ وہاں پر ہے کہ فانک باعیننا مرزا قادیانی نے ف کو زائد سمجھ کر چھوڑ دیا ہے اور دوسرا حصہ الہام کا خانہ زاد ہے۔ یعنی (بزعم مرزا قادیانی) خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تیرا نام مُتوکل رکھا۔ کیا خوب متوکل کی بھی ایک ہی کہی۔ مرزا قادیانی کے کارنامے اور زندگی کو دیکھ کر کوئی نہ کہہ سکے گا کہ یہ فقرہ الہامی ہے۔ بلکہ عین شیطان علیہ اللعنہ کی تلقین ہے۔ بادام روغن، یاقوتوں اور کستوری وغیرہ کا بھاؤ گراں کر دینا اور سونے کے جڑاؤ زیورات سے عورتوں کو لاد دینا نوخیز لڑکیوں کو اپنے قابو میں لانے کے لئے طرح طرح کے حیلے تراشنا۔ ذوی الارحام کو محروم الارث کرنا اور اس گھبراہٹ میں بے اختیار بے بس ہو کر پیشین گوئی کے پورا کرنے کے لئے لڑکی کے رشتہ داروں کو تعشق آمیز خطوط لکھنا اور زوجنا کہا والے الہام پر خود قانع نہ ہونا منارے کے چندہ کی رقوم کا حساب اپنے پاس رکھنا اور تین ماہ کے اندر چندہ نہ آنے پر بیعت شدہ مریدوں کے نام کاٹنے کی دھمکیاں دینا وغیرہ۔

(باقی آئندہ)

۴...... التنبیه

''یایها الناس اتقوا من اهل القادیان ٭ فانهم من حبل الشیطان ٭ العراۃ من لباس الایمان ٭ لاهم من اهل القرآن ٭ وهم یاولون ایات الفرقان کلّا سیعرفون ثمّ کلّاسیعرفون ٭ الم تنبئکم ایها المسلمون بفتان ٭ ولم تسمعون من علماء القرآن ٭ الذی یخسرونکم من الحدیث والتبیان ٭ اعلموا انهم فی الدنیا ملاعنه وفی الاخرۃ فی خسران ٭ وهم فی الشمائل کالحیوان واجتنبوا منهم فی کل الان ولا تصلوا علیهم الجنازۃ ونبذوهافی البادیان ٭ فیا ایها الناس اتقوا ربکم واخشوا یوما لا یجزی والد عن ولده ولا مولود عن والده شیأ ان وعدالله حق فلا تغرنکم الحیاۃ الدنیا ولا یغرنکم بالله الغرور'' کبیراحمدازسراوہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۲۴؍جولائی ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر۲۸ کے مضامین

۱......	بقیہ قادیانی کا انوکھا علم کلام	ا.د.ازمقام گ!
۲......	قادیان میں طاعون	گلزارہندلاہور!
۳......	الھویٰ والضلال لمن یشقیٰ یاخیال مرزا قادیانی الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ	راقم:م.ح!
۴......	دجال	
۵......	غرے ڈبے ٹوٹ گئے	مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... بقیہ قادیانی کا انوکھا علم کلام

کیا متوکل لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں آپ کو قسم ہے توکل شاہ کے سونٹے کی سچ بتانا۔ پھر مرزا قادیانی کا خدا کچھ ایسی گھاس کھا گیا ہے کہ کبھی تو مرزا قادیانی کو لے پالک بناتا ہے۔ کبھی جری اللہ نام رکھتا ہے۔ کبھی احمد اور اب توکل شاہ کا چیلا یا اس کے مزار کا مجاور بنادیا۔ گویا جواب

دے دیا اور عاق کر دیا۔ لیجئے جناب تر کی تمام شد۔

قرآن قادیانی......یا الہامات مرزا	ماخذ یعنی جن جن آیات قرآن کو توڑ پھوڑ کر یہ الہامات گھڑے گئے ہیں
(۱۱)''یحمدک الله من عرشه • نحمدک ونصلی''	ان دونوں الہاموں کی نسبت ہم مفصل طور پر بتا چکے ہیں کہ یہ سراسر مرزا قادیانی کا خدا پر بہتان ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں تین جگہ الحمدللہ وارد ہے۔ (ضمیمہ شحنہ ہند جلد دوم الموسوم بہ نامہ اعمال قادیانی)
(۱۲)''یریدون ان یطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون''	یہ سورۂ صف کی آیت ۸ ہے۔ اصل میں یوں ہے: ''یریدون لیطفوا'' مرزا قادیانی نے لام کو غیر فصیح سمجھ کر حذف کر دیا ہے اور بجائے اس کے اپنی طرف سے ان ایزاد کر دیا ہے اور ''یحرفون الکلم'' میں مواضعہ کے صلہ میں جو انعامات یہودیوں کو خدا کی درگاہ سے ملتے ہیں ان کا مستحق اپنی ذات کو ثابت کیا ہے۔
(۱۳)''سنلقی فی قلوبهم الرعب''	اصل آیت یوں ہے:''سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا بالله مالم ینزل به سلطاناً وماواهم النار (آل عمران:۱۵۱)'' مرزا قادیانی نے دانت کٹکٹا کر آیت کا پہلا ٹکڑا کاٹ لیا اور دوسرا ٹکڑا واجان کر چھوڑ دیا۔
(۱۴)''اذا جاء نصر الله والفتح • وانتهی امر الزمان الینا الیس هذا ما لحق''	اس الہام کے تین ٹکڑے ہیں۔ (۱) سورۂ نصر آیت ۱۔ (۲) من گھڑت۔ (۳) سورۂ احقاف کی آیت ۳۴ کا دوسرا ٹکڑا۔
(۱۵)''اینما تولوا فثم وجه الله کنتم خیر امة اخرجت للناس وافتخار للمؤمنین''	(۱) سورۂ بقر کی آیت ۱۱۵ کا دوسرا جملہ ہے۔ ف کو حضرت اقدس کھا گئے۔ اصل میں ہے:''فاینما'' شاید اس روز کسی موٹی چڑیا کا شکار نہ ملا ہوگا اور بھوک نے تنگ کیا ہوگا۔ (۲) سورۂ آل عمران کی آیت ۱۱۰ کا پہلا جملہ ہے جس کو (معاذ اللہ) غیر فصیح سمجھ کر افتخار للمؤمنین اپنی طرف سے بڑھا دیا۔
(۱۶)''وقالوا ان هذا الا اختلاق قل الله ثم ذرهم فی خوضهم یلعبون''	(۱) سورۂ ص کی آیت ۷ کا دوسرا ٹکڑا۔ (۲) سورۂ انعام کی آیت ۹۱ کا اخیر ٹکڑا۔

(۱۷)"قل ان افتريته فعلى اجرامى • ومن اظلم ممن افترى علىٰ الله كذبا واما نرينك بعض الذى نعدهم اونتوفينك انى معك فكن معى اينما كنت"	(۱) سورۂ ھود کی آیت ۳۵ کا دوسرا جملہ ہے۔ (۲) سورۂ صف کی آیت نمبر ۷ کا پہلا جملہ ہے۔ صرف اتنی اصلاح (معاذ اللہ) الف لام کو جو الکذاب پر ہے حذف کر دیا ہے۔ (۳) سورۂ مؤمن آیت ۷۷ صرف اس قدر تحریف کی کہ فاما کی جگہ واما لکھ دیا اور الینا یرجعون کی جگہ انی معک فکن معی این ما کنت
(۱۸)"ولا تيئس من روح الله • الا ان روح الله قريب • الا ان نصر الله قريب"	(۱) سورۂ یوسف آیت ۸۷ کا چوتھا جملہ ہے۔ (۳،۲) سورۂ بقرہ آیت ۲۱۴ الا ان نصر اللہ قریب کو بگاڑ کر دو ٹکڑے بنائے ہیں۔ یعنی دوسرے ٹکڑے میں سے لفظ نصر اللہ کو نکال کر روح اللہ بھرتی کر دیا اور تیسرے ٹکڑے میں سے لفظ ان کو حذف کر دیا۔
(۱۹)"ياتيك من كل فج عميق • ياتون من كل فج عميق"	سورۂ حج کی آیت ۲۷ میں قطع و برید کر کے الہام کے دونوں ٹکڑے تیار کیے گئے ہیں۔ اصل میں آیت یوں ہے:"واذن فى الناس بالحج ياتوك رجالا • وعلىٰ كل ضامر ياتين من كل فج عميق"
(۲۰)"ينصرك الله من عنده • ينصرك رجال نوحى اليهم من السماء"	(۱) پہلا کلمہ سورۂ فتح کی آیت ۳ کا ہے۔ مرزا قادیانی نے دوسرا کلمہ یعنی نصراً عزیزاً کو حذف کر کے اس کی جگہ میں عندہ اپنی طرف سے لگا دیا۔ (۲) سورۂ نمل کی آیت ۴۵ توڑ کر بنایا ہے۔
(۲۱)"انى منجيك من الغم • وكان ربك قديراً"	(۱) سورۂ یونس کی آیت ۹۲ کو توڑ کر بنایا۔ وہاں لکھا ہے۔ "فاليوم ننجيك ببدنك" دوسرا ٹکڑا سورۂ فرقان کی آیت ۵۴ بعینہ اخیر حصہ ہے۔
(۲۲)"انا فتحنالك فتحاً مبيناً • فتح الولى فتح • وقربناه نجيا"	(۱) سورۂ فتح کی آیت ۱ کا پہلا حصہ۔ (۲) نرا زاد جو بالکل لغو اور بیہودہ ہے۔ (۳) سورۂ مریم کی آیت ۵۲ کا اخیر حصہ ہے۔

(۲۳)''استجع الناس''	ہم نے تو اپنی عمر میں ایسا چور کم ہی دیکھا ہوگا جس کی بغل میں مشعل بھی ہو۔ واقعی آپ نے قرآن شریف کی ہتک اور تحریف لاجواب کی ہے۔ یہ آپ کے سوا دوسرے کا کام نہیں۔ پیر مہر علی شاہ اور مولوی اسماعیل وغیرہ کے سامنے تو آپ کی بہادری کچھ پیش نہ گئی۔ دہلی سے وہ زک ملی کہ باقی عمر گھر وائے سے قدم باہر نہ نکالا۔ پس ایسا اشجع الناس کون ہوگا۔

ناظرین باتمکین کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش ہے کہ میں نے (اربعین نمبر۲ ص۵،۶، خزائن ج۱۷ص۳۵۱،۳۵۲) سے بالترتیب یہ سرقہ بطور نمونہ دکھایا ہے۔ اگر آپ اور مفتیان ضمیمہ کل الہاموں کے ماخذوں کو پسند فرمائیں تو میں ترتیب وار دکھانے پر تیار ہوں۔ یقین ہے کہ آپ مولانا مجدد صاحب کو اس بارے میں تحریر فرماویں گے۔ خاکسار: ا.د. ازمقام گ!

ایڈیٹر...... آپ زور وشور اور جوش وخروش اور ذوق وشوق سے اپنا فرض ادا فرمائیں۔

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

دودوا اور چپڑی کس کو بری لگی۔ یہ تو آسمانی من وسلویٰ ہے نہ کہ زعفرانی اور روغن بادام اور ریگ ماہی ملا ہوا۔ مرغن اور مجرب تر بتر حلوا۔ جس کو کھا کر قادیان سے آواز آئے کہ پھر بے ٹٹو یہیں سے۔

۲...... قادیان میں طاعون

مندرجہ بالا عنوان سے پیسہ اخبار میں کچھ عرصہ ہوا ایک مضمون چھپا تھا اور اس پر قادیانی اخبار الحکم نے بہت کچھ زور دکھایا تھا اور ایڈیٹر پیسہ اخبار کو تردید کرنے کی رائے دی تھی اور تردید نہ کرنے کی صورت میں عدالت کارروائی کی دھمکیاں بھی دی تھیں۔ جن کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں ہوسکتے کہ کسی نہ کسی پہلو سے مرزا قادیانی کے مریدوں کو بداعتقاد ہونے سے روکا جاوے۔ حالانکہ انہیں اتنا بھی خیال نہیں آتا کہ سچے واقعات کو چھپا نہیں سکتے۔

ہم نے اپنے طور پر اس امر کی تحقیق کی ہے کہ آیا پیسہ اخبار کا بیان سچ ہے یا غلط۔ اس کے متعلق جو تحریریں ہمیں پہنچی ہیں ان میں ۴۳ نام ہیں۔ ان کا خلاصہ ہم درج ذیل کرتے ہیں اور باقی مختلف ہیں۔ ایک تحریر سے تو یہ نام ملتے ہیں۔

نمبر	نام موتیٰ	ولدیت	ذات	پیشہ	کیفیت
۱	ننھی لڑکی	گنگارام	کھتری	دکاندار	
۲	دختر	قطب الدین	کھتری	دکاندار	مرزائی ہے۔
۳	لڑکا	امام مسجد	کھتری	دکاندار	اور کوئی تشریح نہیں۔
۴	کانشی رام	چھوٹے لعل	برہمن	پنڈتائی، دکاندار	
۵	لڑکا	شرف الدین	کمہار	کمہار	
۶	گیانچند	شنکرداس	برہمن	دکاندار	
۷	لڑکی	راماں سنگھ	ترکھان	ترکھان	

ایک اور صاحب کی تحریر سے ۸ ناموں کا پتہ ملتا ہے جس میں غالباً ایک یا دو نام ایسے ہیں جو اوپر آ چکے ہیں جس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ طاعون واقعی قادیان میں ہے۔ مگر تحقیق کرنے والے پوری کوشش سے دریافت نہیں کرتے جو نام انہیں جلد ہمیں مل جاتے ہیں۔ وہی لکھ دیتے ہیں۔ اس دوسری فہرست کی نقل بلفظہ یہ ہے۔

دختر گنگارام قوم بھلہ کی عمر ۱۸ سال

دختر چونی برہمن کی عمر ۱۲ سال۔

لڑکا چونی برہمن کی عمر ۸ سال۔ ۱۷ رمئی ۱۹۰۲ء

غلام غوث کمہار کی عمر ۳۶ سال۔

زوجہ غلام قادر قریشی کی عمر ۲۵ سال۔ ۲۶ رمئی ۱۹۰۲ء

جھنڈا ولد جیوا قوم خوجہ کی عمر ۵ سال۔ ۲۶ رمئی ۱۹۰۲ء

دختر لبھو ولد گنپت کی عمر ۸ سال۔

دختر پھنسیا نجار کی عمر ۱۵ سال۔

ان کے علاوہ باجا، نھو، مولا قوم جولالہ یہ بھی اسی مرض سے فوت ہوئے ہیں۔ تیسری فہرست ایک اور بزرگ بھیجتے ہیں جو اپنے والا نامہ میں لکھتے ہیں۔ ''موضع قادیان میں کل اموات مرض طاعون سے از ابتدائے ۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء لغایت ۸ رجون ۱۹۰۲ء (۱۵) ہوئے۔ کیونکہ ابھی آئندہ ہفتہ کی رپورٹ موصول شفاخانہ گورداسپور نہیں ہوئے۔ دوسرے صفحے پر اسم وار فہرست اموات ارسال خدمت شریف ہے۔ ان میں بعض مرید مرزا قادیانی کے بھی ہیں۔ ضلع گورداسپور میں ہیلتھ آفیسر جناب ڈاکٹر ینک صاحب ہیں اور چوہدری سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ

کمشنر انسر پلیگ تھے۔ اب ان کی بجائے لالبھورام صاحب تشریف لائے ہیں۔ خاص بٹالہ کے لئے علیحدہ پلیگ افسر نہیں ہوئے۔ وہی انسر دورہ کرتے ہیں۔ اب کیمپ پلیگ شکر گڑھ سے منتقل ہو کر خاص بٹالہ میں قائم کیا گیا ہے۔"

یہ فہرست حسب ضابطہ درخواست دے کر شفاخانہ سے باجازت رائے سو بھارام صاحب سول سرجن حاصل کی گئی ہے:

نمبر شمار	نام	ولدیت	مذہب	عمر
۱	مساۃ گوہری	زوجہ امام الدین	مسلمان	۱۸ سال
۲	احمد	قطب الدین	مسلمان	۹ ماہ
۳	رحیم بی بی	زوجہ صوبہ چوڑگر	مسلمان	۲۵ سال
۴	بھاگن	دختر نبیا نجار	مسلمان	۷ سال
۵	امیر بی بی	زوجہ غلام قادر قریشی	مسلمان	۲۰ سال
۶	ڈھونڈا	شرف الدین	مسلمان	۲ سال
۷	غلام غوث	بوٹا	مرید مرزا قادیانی	۴۰ سال
۸	خدایار	فتح محمد راجپوت	مسلمان	۵ سال
۹	بھولی	دختر امام الدین گاذر	مسلمان	۱۸ سال
۱۰	مساۃ بسنتی	زوجہ بھگترام	ہندو	۱۶ سال
۱۱	چمپیا	دختر چونی اول نمبر ۱۰	برہمن	۱۲ سال
۱۲	مساۃ پھجو	دختر لبھو	کھتری	ایک سال
۱۳	پرمیسری	دختر منگل کمہار	ہندو	۱۵ سال
۱۴	مساۃ کانشی	دختر چونی ثانی نمبر ۴	برہمن	۶ سال
۱۵	گیان	شنکر داس	برہمن	۹ سال

پسرور سے ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں تین مرزائی مرید مرض طاعون سے مر چکے ہیں جن میں دو گلاب حکیم کے بیٹے مسمیان جانی و عبدالمجید تھے اور تیسرا احسنا گوریہ قلعی۔ یہ شخص نہایت متعصب مرزائی تھا اور اس کا قول تھا کہ طاعون کفار کے لئے ہے۔ اگر میں طاعون سے مر گیا تو سمجھ لینا کہ وہ کافر تھا۔ چنانچہ اس کے مرنے پر اس کے اپنے قول کے مطابق اس کا کافر ہونا ثابت ہو گیا اور تین روز تک اہل علاقہ نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔

خدا نے ایسے متعصب شخص کو معہ اس کے کذاب شیخ کے ذلیل اور خوار کیا۔ اب بھی اگر مرزائی اپنی ضد سے باز نہ آئیں تو مجبوری ہے۔ بقولہ تعالیٰ ''من یضلله فلله هادی له''

گلزار ہند لاہور!

۳...... الھویٰ والضلال لمن یشقیٰ

یا بخیال مرزا قادیانی

الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ

مندرجہ بالا عنوان پر مرزا قادیانی نے عربی زبان میں ایک رسالہ شائع کیا ہے جو سید محمد رشید رضا مشہور فاضل ایڈیٹر المنار قاہرہ کی شان میں بخیال مرزا آسمان سے نازل ہوا ہے۔ اس رسالہ کی ضرورت تالیف کی وجہ یہ ظاہر کی گئی ہے کہ ایڈیٹر موصوف نے پچھلے سال مرزا قادیانی کی کتاب اعجاز مسیح (اکاذیب سطیح نمبر۱) پر نکتہ چینی کی تھی اور لکھا تھا کہ اس کتاب کے مضامین کو تفسیر قرآن سے کسی قسم کا تعلق نہیں اور عبارت نہایت رکیک اور غلط اور بے محاورہ ہے۔ جس پر مرزا قادیانی آگ بگولہ ہو گئے اور بفرض الزام حجت یہ نیا رسالہ شائع کر کے ایڈیٹر موصوف سے تحدی کی اور بعض علماء ہندوستان کے پاس بھی اس کتاب کی ایک ایک کاپی پہنچی۔ ایڈیٹر موصوف کی نسبت ہم کیا بلکہ علماء مشرق ومغرب یہ رائے رکھتے ہیں کہ وہ ایک فاضل بے نظیر اور عربی زبان کا یگانہ تحریر ہے۔ اس کی فضیلت کا ثبوت خود اس کا قیمتی رسالہ المنار کافی شاہد ہے۔ مرزا قادیانی اور ایڈیٹر موصوف کی عربی دانی میں یہی کہنا حق معلوم ہوتا ہے کہ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مرزا قادیانی کے خیال میں شاید عربی لغات کو یونہی مہمل اور بے قاعدہ طور پر اکٹھا کر لینا ادب دانی ہے اور کتب متداولہ ادب کے فقرات میں کسی قدر تصرف کر کے نئی صورت میں ظاہر کرنا الزام حجت کے لئے کافی ہے۔ مگر ایک واقعی ادیب جو عربی علم ادب میں کامل دستگاہ رکھتا ہو رسالہ مذکور کے الفاظ وترکیب کو نہ صرف غلط کہے گا بلکہ مضحکہ اڑائے گا۔ قادیانی مشن کے لوگوں میں تو کوئی شخص ادیب نہیں۔ بھلا وہ کیا جانیں کہ عربی کس جانور کا نام ہے۔ ان میں اگر کوئی عربی دان ہے تو بس اسی قدر کہ قرآن شریف کا ترجمہ لکھا ہو تو الفاظ عربی سے مطابق کر سکتے ہیں کہ یہ فلاں لفظ کا ترجمہ ہے۔ علماء اگر اس عربی کا تاروپود کھول کر دکھلائیں تو ان پر یہ الزام عائد ہوتا ہے کہ یہ لوگ حسد وبغض سے ایسا کرتے ہیں مگر جہاں تک ہمیں معلوم ہے ایسا کوئی شخص نہیں جو محض

کٹ حجتی سے مرزا قادیانی سے الجھا ہو۔ ہم قادیانی مشن کے لوگوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے ان ہم مذہبوں سے جو کسی قدر عربی جانتے ہیں اس امر کا فیصلہ لیں۔ چنانچہ ایک مرید مرزا قادیانی کا یہ قول ہے کہ واقعی مرزا قادیانی کی عربی اغلاط واسقام سے پر ہوتی ہے۔ مگر ہماری نظر مضامین پر ہے۔ ہم الفاظ پرست نہیں۔ بات تو ٹھیک ہے کہ نظر معنی پر مبذول ہونی چاہئے نہ الفاظ پر۔ مگر مشکل تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی بہادر فرزق وجریر کے کان کترتے ہیں اور انہیں دعوئ ہے کہ وہ بے نظیر لکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو یقین ہے کہ جو لوگ عربی نہیں جانتے۔ ان کے سامنے ہم تو بہرحال سرخرو ہیں اور جو جانتے ہیں وہ حسد وبغض سے مخالفت کرتے ہیں۔ اس لئے بات ہر صورت میں بنی بنائی ہے۔ جب علماء کی طرف سے بالمقابل عربی کا کوئی رسالہ یا تحریر شائع نہیں ہوتی تو وہ اس بات کو علماء کے عجز پر محمول کر کے مریدوں میں سرخرو ہو رہتے ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ علماء نے کوئی نیا مشن قائم نہیں کیا جس میں اپنی عربی دانی کو بطور حجت پیش کریں۔ اقتضائے وقت یہ ہے کہ عربی زبان میں اگر کوئی شخص تصنیف کرے تو اسے وہ تصنیف الماریوں میں بند رکھنی پڑے گی۔ بھلا کون خریدے گا اور کون لوگ فائدہ اٹھائیں گے؟ اس پر قوی دلیل یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ ساتھ ساتھ لکھتے ہیں۔ یہ محض لغو اور بیہودہ خیال ہے کہ علماء عربی نہیں لکھ سکتے۔ ابھی ہندوستان میں عربی نویس علماء کی ایک معتدبہ تعداد موجود ہے جن کے نام نامی سے اکثر لوگ واقف ہیں۔

مرزا قادیانی کے رسالہ مذکور کا پہلا فقرہ غالباً ان کی فصاحت وبلاغت کے موازنہ کے لئے کافی ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں: ''**الحمد لله الذی اری اولیاء صراطا یضل فیه الغطاطه**'' ایک معمولی استعداد کا آدمی صاف بول اٹھے گا کہ ضلال کا مقابلہ ہدیٰ سے ہوتا ہے نہ اراۃ سے کیا خوب ہوتا اگر بجائے اریٰ کے لفظ ہدیٰ بصیغہ ماضی ہوتا۔ غطاط کی جگہ قطعاً کا لفظ چاہئے۔ کیونکہ بلفظ غطاط ہدیٰ کا ذکر فصحاً نہیں کرتے بلکہ بطور مثل اہدیٰ من القطا مشہور ہے۔ ناظرین مرزا قادیانی کی نبوت کی تصدیق میں ان کا فقرہ ذیل ملاحظہ فرمادیں جو ایڈیٹر صاحب موصوف کی نسبت لکھتے ہیں۔ ص۱۱: ''**وو جدت بالمعنی المنعکس ریاک**'' منعکس ریا سے لفظ ایر مراد ہے جس کے معنی آلہ تناسل کے ہیں۔ افسوس کہ اگر ہم ایک ایک فقرہ پر ریمارک کریں تو ایک مستقل کتاب تیار ہو۔ مگر ہم اس کو آئندہ کسی موقع پر التوا کر کے صرف اسی قدر کہنا کافی سمجھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی عربی کا ایک فقرہ بھی صحیح نہیں یا تو بے محاودہ ہوگا یا بے ربط یا قواعد صرف ونحو کی رو سے غلط اور اگر کہیں کوئی فقرہ صحیح بھی ہے تو حضرت کا اپنا نہیں۔ ہم ہر پہلو کی ایک

ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ص۸:’’ولا طغاء بھم مابی من جمرة الاذی ‘‘ولا طغی چاہئے۔مجہول ومعروف میں تمیز نہیں کر سکے۔اس کا جواب غالباً آپ یہی دیں گے کہ کاتب کی غلطی ہے۔مگر مانے کون؟ص۱۷،’’ورئینت انھم یرونني لشزر عینھم ‘‘ایسے موقع پراوّل تو لفظ عین کی ضرورت نہیں اور اگر ہوتو’’تثینہ لانا ‘‘محض بے محاورہ اور غلط ہے۔آپ سند پیش کریں۔عیون بلفظ جمع چاہئے۔

ص۱۷۔تلعابہ کا ترجمہ ہنی کھیل کیا ہے غلط۔غالباً حماسہ کا شعر نظر پڑا ہے۔مگر معنے نہیں آئے۔صیغۂ مبالغہ ہے۔ص۲۰’’ان جراحات السنان لھا التیام ٭ ولا یلتام ماجرح کلام ‘‘شرح لا کے دیباچہ سے سرقہ کیا ہے۔یہ جواب درست نہ ہوگا کہ استشہاداً ذکر کیا ہے۔کیونکہ پھر تو کسی قدر تغیر کے ساتھ نثر میں لانے کی کیا ضرورت تھی۔شعر کا شعر رکھ دیا ہوتا۔ص۲۴۔’’کمثل ظالع جرید یعدرک شاہ الضبلع ‘‘جریری کے دیباچہ سے سرقہ کیا ہے۔ص۲۸۔’’یقرع صفاتھم اویفاھی صفاتھم قافیہ ‘‘غلط۔غالباً آپ کو معلوم نہ ہوگا کہ جمع مونث سالم کی نصبی حالت بھی جر سے پڑھی جاتی ہے۔ص۳۴۔’’فی ادنیٰ الارض مطایا التیار ‘‘اس فقرہ میں’’فی ادنیٰ الارض ‘‘سورۂ روم کے لفظ ہیں اور مطایا التیا حریری کے۔ص۴۰۔’’فکیف یعلی لسقط جلی ومکرمة ‘‘شعر حماسہ سے سرقہ کیا ہے۔’’قال الحماسی وان دعوت الیٰ جلی ومکرمة ‘‘ص۳۰۔’’من الشغلف وصغرا الرحة وحصھم خیف وفشف مقامات حریری ‘‘کے الفاظ ہیں۔ص۲۵۔’’قمرن انغرانہ مقامات حریری ‘‘

ص۱۳۔’’وفلت مکانک یا ابن العفاء فدونی شروالحد دوخرط القتاد ‘‘پوری سطر مقامات بدیع الزمان کی رکھ دی گئی۔اجی کچھ تو تصرف کیا ہوتا۔اس کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اس عبارت کی سمجھ نہیں آئی۔قرآن مجید کی عبارات میں عجب بے ڈھنگ تصرف کیا ہے۔جس سے آیت کو بالکل مخول بنادیا ہے۔الغرض حضرت کی اپنی عبارتیں تو غلط ہیں۔البتہ اساتذہ کے سرقات سو وہ صحیح ہیں۔یہ ہے مرزا قادیانی کی عربی دانی جس پر ان کی نبوت کا انحصار ہے۔ راقم:م.ح!

۴…… دجال

مسیحی ہم عصر’’صدائے بشیر‘‘لکھتا ہے۔دجال یا مسیح الدجال یا مخالف مسیح۔یا ہلاکت کا فرزند۔یہ سب ایک ہی شخص دجال کے نام ہیں کیونکہ اہل کتاب کے نزدیک دجال کا ظہور پیش از حشر ضروری ہے۔رسول پولوس فرماتے ہیں کہ قیامت نہ ہوگی جب تک دجال کا ظہور نہ ہوگا۔جس

کے خاص تین نشان ہیں۔ اوّل دنیا کے تمام معبودوں کا مخالف۔ دوم دعویٰ خدائی۔ سوم معجزات وعجائبات کا ادّعا۔ یہ نشان تو انجیل میں ہیں۔ مگر قریب قریب اسی کے اور کچھ ان سے جدا احادیث محمدیہ میں بھی ظاہر کئے گئے ہیں۔ چنانچہ مظاہر الحق جلد چہارم میں بعض نشان یوں بیان ہوئے ہیں کہ دجال ساحر ہوگا۔ فتنہ وفساد برپا کرے گا۔ اپنی اطاعت کروائے گا۔ اس کے بال مڑے ہوئے ہوں گے۔ الوہیت کا دعویٰ کرے گا۔ وہ جھوٹا مسیح ہوگا۔ گدھے پر سوار ہوگا۔ مردے کو زندہ کرے گا۔ نشانوں سے پایا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال یا از قسم دجال ضرور ہے۔ دجال کے جو نشان کلام الٰہی اور احادیث محمدیہ میں بیان ہوئے وہ قادیانی پیغمبر میں ضرور پائے جاتے ہیں۔ طوالت کے خیال سے ایک ایک کا مختصر بیان کرتا ہوں۔

الف...... دنیا کے تمام معبودوں کا مخالف۔ ناظرین نے قادیانی کے دعاوی میں دیکھا ہوگا کہ دنیا کا کوئی معبود اس کی نظر میں نہیں ٹھہرتا۔ سب سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے۔ آریوں، برہموں، سکھوں، محمدیوں، مسیحیوں، غرضیکہ سب کا مخالف ہے۔ حال کے طاعونی اشتہار میں شیعوں کو للکارتا ہے کہ ’’میں حسین سے بڑا ہوں۔‘‘ جو تمام محمدیوں کے نزدیک سید الشہداء اور بقول محمدؐ صاحب جنتیوں کے سردار ہیں۔ مگر مرزا قادیانی آل محمد کا بھی سردار ہوا۔ کیا یہ دجال کا نشان نہیں؟

ب...... خود خدا بن بیٹھے گا۔ حضرت محمد ﷺ نے ہمیشہ عبودیت کا دعویٰ کیا اور اپنے کو خدا کے سامنے ایک عاجز بندہ ثابت کیا۔ مگر قادیانی خدا بن بیٹھا۔ اس کا طاعونی اشتہار دیکھئے کہ خدا مجھ سے اور میں خدا سے۔ اب فرمائیے خدا بننے میں کیا شک رہا اور دجال کی صاف صفت اس میں پائی گئی۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے ایک دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی ملامت کی تو اس نے کہا کہ مرزا قادیانی کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوا جیسا خدا کا ہاتھ۔ مرزا قادیانی بھی اپنے مریدوں کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہوں گے یا خود ان کو فرماتے ہوں گے کہ میں خدا ہوں۔ کیا اب بھی قادیانی کے دجال ہونے میں شک رہا؟

ج...... عجائبات۔ یعنی جھوٹے نشان۔ قادیانی مرزا اپنے سینکڑوں نشانات بیان کرتا ہے جو ان کے مریدوں کے نزدیک بالکل سچ ہیں۔ جھوٹی پیش گوئیاں جھوٹے معجزے، نئے سے نئے روز دیکھ لو۔ اگر یہ دجال نہیں تو کیا ہے۔ اب سمجھ لو کہ قیامت میں کتنی دیر ہے۔ اس کے جھوٹے عجائبات سے ناظرین واقف ہیں۔

د...... محمدی حدیث کی رو سے خاص سات نشان دجال کے ہیں۔ وہ سب قادیانی میں پائے جاتے ہیں۔

۱...... فسادی اس کی روزانہ زندگی اور تحاریر سے ظاہر ہے کہ جب سے اس کا ظہور ہوا کس قدر فتنے برپا ہوئے۔

۲...... سبھوں سے چھڑوا کر اپنی غلامی میں سب کو لیتا ہے اور کہتا ہے کہ صرف میری تابعداری کرو۔ میری تابعداری نہ کرنے کے باعث ہی طاعون آیا ہے۔

۳...... اس کے بال مڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس کے دعوؤں میں بار بار اس کا ذکر ہے۔

۴...... اس کی الوہیت کا جھوٹا دعویٰ ہم نے اوپر ثابت کر دیا۔

۵...... جھوٹا مسیح ہے۔ اپنے آپ کو مسیح کہتا ہے اور یہی دجال ہے۔

۶...... گدھے کا سوار۔ اگرچہ لفظی طور پر نہیں مگر معنوی طور پر دو دفعہ گدھے کی سواری کر چکا ہے۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اگر آتھم اور لیکھرام کی نسبت میری پیش گوئی پوری نہ ہو تو میرے گلے میں رسی ڈال کر گدھے پر سوار کیا جاوے۔ اب جس طرح یہ پیش گوئی پوری ہوئی ناظرین خود واقف ہیں تو کیا وہ اپنی ہی زبان سے گدھے پر سوار نہیں ہو چکا۔ کیا اب بھی اس کے دجّال ہونے میں کسی کو شک ہے۔

۷...... مردے کو زندہ کرے گا۔ یہ شاید ابھی باقی ہے۔ اس ایک نشان کی کمی سے محمدی صاحبان کو اس کے دجال ہونے میں شک ہو تو ہو۔ امید ہے کہ عنقریب وہ بھی کر دکھائے گا۔ مگر مجھے کہ مسیحی ہوں۔ اس کے دجال ہونے میں کچھ بھی شک نہیں۔ لیکن چونکہ خدا مہربان اور رحیم ہے۔ ستار اور غفار ہے۔ اگر اب بھی قادیانی توبہ کرے تو وہ بخش دے گا۔ ورنہ اس کا حشر ضرور دجال کے ساتھ ہوگا۔ میں ناظرین کی خدمت عرض کرتا ہوں کہ قادیانی خطرناک شخص ہے۔ اس سے اپنا دین اور ایمان بچاؤ۔ جو کچھ میں نے اوپر عرض کیا ہے اس پر غور وفکر کرو۔

ایڈیٹر...... مسیحی ہم عصر کو شاید معلوم نہیں مرزا قادیانی تو مردہ بھی زندہ کر چکے ہیں جس کی خانگی زبردست شہادت ہے۔ یعنی مرزا قادیانی کی بیوی ام المرزائین نے بیان کیا کہ میرا بچہ ہاتھوں پر آ گیا تھا۔ مرزا قادیانی نے اپنے باپ کی آسمانی پری کونسل میں اپیل کی جو منظور ہوئی اور ملک الموت کو ڈانٹا گیا کہ خبردار جو میرے پوتے پر دانت کٹکٹائے۔ پس بچہ ہٹا کٹا اور بھلا چنگا ہو گیا۔

۵...... غرّے ڈبے ٹوٹ گئے

یا تو اوائل میں مرزا قادیانی کی یہ کیفیت تھی کہ اگر ایک رسالہ بھی اپنی رسالت ونبوت اور الہامات وغیرہ کے متعلق چھاپتے تھے تو حقانی علماء اور مشائخ کے نام بذریعہ رجسٹری بھیجتے تھے کہ جواب دو۔ اب چونکہ ہمارے علماء اور مشائخ اس جانب متوجہ ہوئے اور لگاتار مرزا قادیانی کی

مرمت میں رسالے شائع ہو رہے ہیں۔ ایک کی وار دو وار دو کی چار تو مرزا قادیانی کو قدر عافیت معلوم ہوئی۔ لہٰذا اپنے رسالوں کو اب ناظرین سے یوں چھپاتے اور دباتے ہیں جیسے بلی اپنی براز کو اور رسالوں کی اشاعت اپنے مریدوں ہی تک محدود رکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی ایسی کایا کیوں پلٹ گئی۔ وجہ یہی ہے کہ ان کے پاس بجز مکر اور زور اور سادہ لوحوں کے پھانسنے کے درحقیقت کوئی سلاہی نہیں۔ بولہ بارود کا میگزین ختم ہوگیا۔ ہاتھ سے ہتھیار چھوٹ گئے۔ کریں تو کیا کریں۔ خانگی پرچہ اخبار الحکم بھی صرف فدائیوں میں جاتا ہے۔ شحنہ ہند میں بھی آتا تھا۔ مگر نکتہ چینی اور اعتراضات کے گراپ پڑنے لگے تو منارے کی درزوں میں چھپ گیا۔ یہ علامت ضعیف نہیں تو کیا ہے۔ لیکن ہمارے ناظرین کا فرض ہے کہ اگر ان کی نظر سے الحکم گذرے تو ضرور لغویات کی چھاڑ کر کے ہفتہ وار ہمارے پاس بھیجتے رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ
یکم؍ اگست ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۲۹ کے مضامین

۱......	مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف
۲......	قاموس الاحمدی یا ڈکشنری احمدیہ
۳......	مرزا قادیانی کے خیالات کا لیکچر — مولانا شوکت اللہ!
۴......	سیف چشتیائی یعنی حجۃ اللہ البالغہ علیٰ لشمس البازغہ والاصلاح الفصیح لاعجاز المسیح — مولانا شوکت اللہ!
۵......	بعض بدمعاش مرزائی — مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف

واعظان کین جلوہ بر محراب ومنبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

پیارے ناظرین! مجھے عرصہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے کتب واشتہارات کا مطالعہ رہتا ہے۔ ان سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مرزا قادیانی اعلیٰ درجہ کے محرر ہیں۔ رہا یہ کہ فرقہ احمدیہ

مرزا قادیانی کو مہدی آخرالزمان، مسیح موعود، مثیل مسیح، بروزی محمد وغیرہ اعتقاداً مانتے ہیں اور منکر ان عقیدۂ مذکور کو بے دھڑک بلاخوف خدا ورسول کافر کہتے ہیں تو یہ ان کا خیال غلط ہے۔ میں مرزا قادیانی کے منکروں کو ہرگز کافر نہیں کہتا۔ صرف خدا اور رسول (محمد ﷺ) کا منکر کافر ہے۔ اس پر قرآن اور حدیث گواہ ہیں۔

مرزا قادیانی کے قول اور فعل میں بہت اختلاف ہے جو ایک بزرگ کے خواص سے بعید ہے۔ یعنی برگزیدگان خدا جو بات کرتے ہیں وہ خالصاً لوجہ اللہ ہوتی ہے۔ اس میں کسی خواہش نفسانی کو دخل نہیں ہوتا اور اس کا فعل کبھی اس کے قول کے مخالف نہیں ہوتا اور اس کا قول تب اوروں کے دل پر اثر کرتا ہے جب وہ خود پہلے اس پر عمل کر کے ثابت کر دے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے نفس کی تعریف میں بہت سے اوراق پریشان کو جمع کیا ہے اور وہ اوراق قابل قدر ہیں بھی۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی تصنیف تو ہیں نہیں بلکہ قدیمی کتب سے تالیف واقتباس کیا ہے۔ مگر ناظرین پر کھل جائے گا کہ کہاں تک مرزا قادیانی یا ان کی جماعت اس پر عامل ہے۔

تعریف نفس...... نفس انسان ایک ایسی پوشیدہ چیز ہے جس میں بہت سی باطنی استعدادات اور قویٰ موجود ہیں۔ اس کی تربیت اور نشوونما میں انسان اعلیٰ مدارج حاصل کر سکتا ہے جس کے تین درجے ہیں۔ امارہ، لوامہ اور مطمئنہ۔

امارہ...... نفس امارہ اس باطنی استعداد کا نام ہے جو انسان کو بدی کی طرف جھکاتا ہے اور برے راستوں پر اس کو چلاتا ہے۔ کیونکہ برائی کی طرف جانا انسان کی ایک حالت ہے جو اخلاقی حالت سے پہلے اس پر طبعاً غالب ہوتی ہے اور یہ حالت اس وقت تک طبعی کہلاتی ہے جب تک انسان عقل ومعرفت کے زیر سایہ نہیں چلتا اور بہایم کی طرح۔ کھانے، پینے، سونے، جاگنے، غصہ اور جوش دینے والے امور میں طبعی جذبات کا پیرو رہتا ہے اور بات بات میں اس کو غصہ آتا ہے۔ تحمل، صبر، حوصلہ اس سے دور بھاگتے ہیں۔ مغلوب الغضبی، انتقام کشی، گندہ ذہنی کا والہ وشیدا بن جاتا ہے۔

لوامہ...... نفس لوامہ سے اخلاقی حالتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس مقام پر انسان دوسرے حیوانی مشابہت سے نجات پاتا ہے اور امارہ سے لوامہ کے درجہ پر ترقی پاکر انسان کو برائی پر ملامت کرتا ہے اور اس بات پر خوش نہیں ہوتا کہ انسان شتر بے مہار کی طرح خواہشات نفسانی کی پیروی میں جدھر منہ اٹھاوے چلا جائے۔ بلکہ اس کا اقتضاء یہ ہی ہوتا ہے کہ انسان سے اچھے عادات اور اچھے اخلاق صادر ہوں اور انسانی زندگی میں کوئی بے اعتدالی سرزد نہ ہو اور اپنی طبعی خواہشوں کے مقابلہ

میں عقل سلیم کو مشیر بناوے۔ چونکہ وہ بری حالتوں میں ملامت کرنے والا ہے۔ اس واسطے اس کا نام لوامہ رکھا ہے۔ وغیرہ!

مطمئنہ...... نفس مطمئنہ روحانی حالتوں کا تیسرا درجہ ہے جو تمام کمزوریوں سے نجات پاکر روحانی قوتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے اور سب سے توڑ کر خدا سے ایسا جوڑتا ہے کہ بغیر اس کے جی نہیں سکتا اور جس طرح پانی فراز سے نشیب کی طرف نہایت تیز روی سے جاتا ہے۔ اسی طرح یہ خدا کی طرف جاتا ہے اور اس میں غیظ، غضب، غصہ نہیں رہتا اور وہ لوث امارہ ولوامہ سے مبرّا اور پاک ہوتا ہے۔

یہ مختصر مطلب مرزا قادیانی کے ان طول طویل تحریرات کا ہے جو اساتذہ سلف کی کتب سے نکال کر رنگ آمیزیوں سے اوراق سیاہ کر دیئے۔ اب ناظرین از راہ انصاف خیال فرماسکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا نفس نفیس ان تین مدارج سے کس درجہ کا مصداق ہے؟ اور ان تحریرات سے مرزا قادیانی نے صرف اپنی خوش تقریری اور انشاء پردازی جتلائی ہے یا درحقیقت مرزا قادیانی کا نفس نفیس مطمئنہ ہے اور نفس مطمئنہ والے شخص میں کبھی شیطانی وساوس یا خواہشات نفسانی یا انتقام کشی یا گندی پانی کا ہونا ممکن ہے۔ یا نہ، اگر نہیں تو جس شخص کے نفس میں یہ اوصاف ہوں وہ نفس ان مدارج میں سے کس درجہ میں ڈبل شمار ہے۔

مرزا قادیانی کی خوش اخلاقی اور شیریں کلامی جو بقول مرزا قادیانی ومرزائیان نفس مطمئنہ کا ظرف ہے۔ ان کی کتب اور تحریرات سے واضح ہے۔ بالتفصیل اس کی نقل کے واسطے ایک ضخیم کتاب چاہئے مگر میں مختصر مشتے نمونہ خروارے عرض کر کے اس کا فیصلہ مرزا قادیانی اور ان کی جماعت اور انصاف پسند طبائع پر چھوڑتا ہوں۔ لیجئے!

۲...... قاموس الاحمدی یا ڈکشنری احمدیہ

(نوٹ: اس مضمون میں مرزا قادیانی کی بدزبانی کو ابجد کے حساب سے مرتب کر کے شائع کیا گیا۔ یہ چونکہ جامع مضمون بشکل رسالہ احتساب ج ۲ میں موجود ہے۔ اس لئے یہاں سے حذف کر دیا ہے۔ مرتب!)

۳...... مرزا قادیانی کے خیالات کا لیکچر

اے دنیا کے لوگو! خوب یاد رکھو کہ نبی اور رسول یا فارمر ہمیشہ وحشیوں میں پیدا ہوتے ہیں اور نیچر کا یہی اقتضاء ہے۔ لیکن وحشت اور تہذیب کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ یہ دونوں نسبتی

امر ہیں۔کوئی کم وحشی، کوئی زیادہ وحشی، یورپ والے کم وحشی ہیں اور ان کے مقابلہ میں ایشیاء والے زیادہ وحشی۔سوڈان اور ہندوستان خصوصاً ان دونوں ممالک کے مسلمانوں کی وحشت کی تو کوئی انتہاء نہیں۔یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک میں رفارمر پیدا ہورہے ہیں۔خواہ ان کو مہدی کہو۔ خواہ مسیح نبی کہو خواہ رسول۔سوڈان میں متواتر مہدی پیدا ہوئے اور ہورہے ہیں اور کچھ مہدیوں کی پنیری لگ رہی ہے۔تخم ریزی ہورہی ہے۔چند روز میں موسلا دھار بارش ہونے پر اگ آئیں گے اور پھر تھوڑی مدت میں چند درخت ہو جائیں گے۔

سنو سنو! جب کہ ہندوستان میں سوڈان سے کہیں زیادہ وحشت برس رہی ہے اور لوگ دین اور دنیا کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں۔وحشیوں کی طرح زندگی بسر کررہے ہیں تو تم ہی انصاف سے کہو کہ یہاں رفارمر کیوں پیدا نہ ہو۔پس میں رفارمر ہوں، رسول ہوں، نبی ہوں، مہدی ہوں، مسیح ہوں۔غرضیکہ بعد خدا میرا درجہ ہے اور ایک معنی سے تم اگر مجھے خدا بھی سمجھو تو تعجب میں کوئی بات نہیں۔دیکھو یسوع مسیح کو نصاریٰ خدا کہتے ہیں۔حالانکہ وہ انسان تھا۔میں بھی انسان ہوں اور جس طرح یسوع مسیح نہ صرف نبی بلکہ خدا کے بیٹے اور خود خدا ہیں تو میں کیوں خدا کہلانے کا حق نہ ہوں؟ آسمانی باپ نے مجھ پر الہام کر دیا ہے کہ: ”انت بمنزلة ولدی“ اس الہام سے ظاہر ہے کہ جس طرح آسمانی باپ نے یسوع مسیح کو اپنا حقیقی فرزند بنایا ہے اسی طرح مجھے بمنزلہ ولد (بنئے اور لے پالک) قرار دیا ہے۔پس مجھ میں اور یسوع مسیح میں کیا فرق رہا۔بلکہ میں ایک معنی کے لحاظ سے یسوع مسیح پر شرف رکھتا ہوں۔یسوع مسیح کی نانیاں، دادیاں کسبیاں تھیں اور یسوع مسیح کسبیوں سے تیل ملوایا کرتے تھے۔میں معصوم ہوں اور ان تمام عیوب سے پاک۔ پھر جب یسوع مسیح جیسا شخص ابن اللہ اور خدا ٹھہر گیا تو میرے باب میں منکروں کے کان کیوں کھڑے ہوتے ہیں۔یہ ہٹ دھرمی اور ناانصافی نہیں تو کیا ہے۔

دیکھو! تم کانوں کی ٹھیٹھیاں بڑے بھاری سلیور سے نکلواؤ اور اچھی طرح سنو کہ قوم اور ملک کی اصلاح کا کسی شخص واحد پر خاتمہ نہیں ہوسکتا۔دنیا روز بروز بڑھتی اور ترقی کرتی جاتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر اصلاح ہوگی۔اسی قدر ترقی ہوگی۔ورنہ ترقی کے پاؤں کٹ جائیں گے۔ پس یہ کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی رفارمر قیامت تک کی اصلاح کا ٹھیکہ لے سکے۔جب کہ زمانہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے اور انسانی سوسائٹی ایک حال پر قائم نہیں رہتی۔کل کا مردہ تو کل ہی کوگڑے گا آج نہیں گڑسکتا۔مگر وحشیوں کی وحشت وجہالت کا کیا علاج۔

سنو سنو! ۱۹سو برس اور تیرہ سو برس کا خواب تم آج دیکھ رہے ہو۔وہ زمانہ لدگیا۔دنیا

بدل گئی۔ کائنات الٹ پلٹ ہوگئی۔ ہر شے اپنے موقع اور محل پر ٹھیک ہوتی ہے اور ہر فصل اپنے اوقات مقررہ پر آتی ہے۔ بعض ممالک کے باشندے جو اس وقت اعلیٰ درجہ کے مہذب کہلاتے ہیں وہ شروع میں جانوروں کی کھالیں پہنتے تھے اور پھوس کے چھپروں یا پہاڑوں کی کھوہوں میں زندگی گزارتے تھے۔ اب سینکڑوں سال کے بعد کیونکر ممکن ہے کہ ان کا وہی وحشت کا اولڈ فیشن قانون جاری رہے اور نہ آج کے روز کوئی مہذب قوم گوارا کر سکتی ہے کہ قدیم زمانے کے قوانین ان پر جاری کئے جائیں۔

اے مسلمانو! تمہاری عقل تو گھن چکر ہوگئی ہے کہ انسانی کاموں کو خدا کے کام اور ان کو معجز اور خرق عادت کا یقین کرتے ہو۔ جو کام ایک انسان نے کیا وہ سب کر سکتے ہیں۔ گزشتہ رفارمروں نے اوّل تو معجزات دکھائے نہیں نہ ان کی یہ شان تھی کہ مداری کی طرح پھنک ایک پھنک دو کا تماشا دکھائیں۔ نہ انہوں نے کبھی معجزات دکھانے کا دعویٰ کیا اور اگر کسی نے تمہارے نزدیک معجزہ دکھایا ہے تو میں دس حصے بڑھ کر معجزہ دکھانے کو تیار ہوں اور دکھا چکا ہوں۔ تمہاری آنکھوں پر قدرت نے اندھیری ڈال دی ہو تو اس کا علاج میرے پاس نہیں۔ اگر انبیاء اور رفارمر طرح طرح کی حکمت عملیوں سے کام نہ لیتے اور امور مافوق العادت کے کرشمے بلطائف الحیل نہ دکھاتے تو وحشی قومیں کبھی ڈھب پر نہ چڑھتیں۔ انسان بھی منجملہ حیوانات کے ایک حیوان ہے اور جس طرح حیوانوں کی تمام نوعیں قدیم ہیں۔ اسی طرح نوع انسانی بھی قدیم ہے۔ پہلے آدم علیہ السلام کا اور پھر حوّا کا پیدا ہونا اور ان کا بہشت میں رہنا اور پھر گیہوں کے کھانے پر خدائے تعالیٰ کا لات مار کر ان کو بہشت سے نکال دینا اور لڑھکتے پھڑ کتے سدگلد یپ میں جا گرنا یہ ایک دل خوش نا دل ہے۔ جس کو عقل انسانی باور نہیں کر سکتی۔ ہاں! وحشیوں کے انسان بنانے اور ان پر عبرت ڈالنے کا بہت خاصہ لٹکا ہے۔ شیطان کا کوئی وجود نہیں۔ انسان ہی شیطان ہے۔ انسان ہی فرشتہ ہے جو کچھ ہے انسان ہے۔ آخر بہشت اور دوزخ کا کہیں پتا بھی ہے وہ کون سی سرزمین میں کون سے غار میں ہیں۔ کس پہاڑ کی کھوہ میں چھپی ہوئی ہیں۔ بالکل خلاف عقل ہے کہ کوئی شے دنیا میں موجود ہو اور اس کا پتہ نہ لگے۔ جس طرح دیووں اور جنون اور پریوں کے سینکڑوں اور ہزاروں قصے ہیں۔ ایسا ہی قصہ آدم وحوّا کا ہے۔ مگر ہے بہت دلفریب جس پر بعض جاہل اور وحشی قومیں اب تک لٹو ہو رہی ہیں۔

سنو سنو! انسانوں کا گروہ اوّل میں بندر اور لنگور تھا۔ جنگلوں اور پہاڑوں سے نکلا۔ جابجا جھونپڑیاں بنالیں۔ رہنے سہنے کام کاج کرنے وغیرہ سے ان کی دمیں جھڑ گئیں۔ بال گر گئے۔

اچھے خاصے انسان نکل آئے۔ رفتہ رفتہ مکانات اور عمارات وغیرہ بنانے میں ترقی کی اور یوں شہر آباد ہو گئے۔ اب آبادی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ چند روز میں جب انسان نسل کامل طور پر دنیا میں پھیل گئی تو پہاڑ اور جنگل سب کے سب انسانوں سے منہا منہ یوں پٹ جائیں گے جیسے شہد کے چھتے مکھیوں سے اور ڈربے کبوتروں سے اور ٹاپے مرغیوں سے اور جس قدر حیوانات، چرند اور پرند وغیرہ ہیں سب انسانوں کے شکار ہو جائیں گے۔ کیونکہ نسل انسانی چار طرف پھیل جانے سے اناج اور ترکاری اور میوؤں وغیرہ کا سلفہ کر جائے گی۔ پیداوار اراضی اس کے لئے کافی نہ ہوگی۔ پس انسان جن پہاڑوں اور جنگلوں سے نکلے تھے پھر وہیں چلے جائیں گے۔ لیکن وحشت اور جہالت کے ساتھ نہیں بلکہ عقل اور انسانیت اور ادراک و تمیز کے ساتھ۔ دیکھ لو کالونیوں کے آباد ہونے کا ابھی سے لگا لگ گیا ہے۔ پس یہ اسی بات کا پیش خیمہ ہے کہ دنیا میں چپہ بھر زمین بھی باقی نہ رہے گی۔ جس میں انسان آباد نہ ہو۔ بندروں اور لنگوروں کو یہ بھاگ لگیں گے۔

سنو سنو! دنیا میں ہزاروں اور لاکھوں رفارمر آئے اور سب نے یہی چاہا کہ انسانوں کو متحد اور متفق کر کے یوں لے بیٹھیں۔ جیسے مرغی اپنے پروں میں انڈوں بچوں کو۔ لیکن شامت جو دھکا دیتی ہے تو انسان ان کے پروں سے نکل کر نفاق کی بلی کا کھاجا بن گئے۔ کسی رفارمر نے یہ نہیں کہا کہ مجھی میں سرخاب کا پر ہے اور دوسرے رفارمر بالکل لنڈورے ہیں۔ میرے بھائی محمد صاحب ہی کو دیکھ لو جنہوں نے تمام گزشتہ میرے چچا کے بیٹے رفارمروں کو یکساں مانا اور ان کی تصدیق کی اور آئندہ کے لئے حکم دیا کہ میرے بعد مہدی آئے گا۔ اس کو سچے دل سے ماننا اس کی اطاعت کرنا اور اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جانا۔ جس طرح تعائشی اور محمد احمد کے جھنڈے کے نیچے سوڈانی اور جیسے کردگر کے جھنڈے تلے بوئر جمع ہو گئے اور اب مہدی اور امام الزمان آسمان سے سیڑھی لگا کر قادیان کے منارے پر اترا تو سب کے سب فرنٹ ہو گئے اور ان تلوں میں تیل ہی نہ رہا۔ یہ دنیا کے لوگوں کی بدبختی نہیں تو کیا ہے۔ دیکھو تمہارے قرآن میں موجود ہے۔ ”منهم من قصصنا عليك ومنهم لم نقصص“ یعنی بہت سے انبیاء کا ہم نے ذکر کر دیا اور بہتوں کا ذکر نہیں کیا۔ اس آیت میں گزشتہ یا آئندہ نبیوں کی کچھ تصریح اور تخصیص نہیں۔ یعنی جس طرح گزشتہ زمانے میں نبی پیدا ہوئے ہیں آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ تم نے خدا کو عاجز اور اس کی قدرت کو محدود سمجھ لیا۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک نبی تمام آنے والے نبیوں کا خاتمہ کر دے اور بالفرض کوئی نبی خاتم ہو بھی تو وہ انبیاء کا خاتم ہوگا نہ کہ رسولوں کا۔ رسول کا مرتبہ نبی سے بڑھ کر ہے۔ پس میں رسول ہوں، نبی نہیں اور قرآن میں بھی محمد صاحب کی نسبت خاتم النبیین وارد ہوا

ہے نہ کہ خاتم الرسل۔ جب تم نبی اور رسول میں بھی فرق نہیں کر سکتے تو میرے دوسرے نکتے کیا خاک سمجھو گے۔

سنو سنو! جس طرح نیچر کا اقتضاء ہر قسم کی ترقی ہے اسی طرح اس کا اقتضاء ہمیشہ کے لئے رفارمروں کا پیدا ہونا تم کو معلوم نہیں۔ یورپ میں کس قدر رفارمر پیدا ہو رہے ہیں۔ یعنی ہر فن اور علم اور ہر شعبہ کا ایک رفارمر ہے اور نہ صرف رفارمر بلکہ موجد پیدا ہو رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ موجد کا مرتبہ رفارمر سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ رفارمر ایک موجودہ شے کی اصلاح کرنے والا اور موجد اور مخترع ایک نئی شے کا پیدا کرنے والا ہے۔ تم اپنی وہی پرانی ڈفلی بجائے جاتے ہو اور پرانے رفارمروں کو پیٹے جاتے ہو۔ تمہاری ہمتیں بالکل پست ہو گئی ہیں۔ ضعیف الاعتقادیوں نے تمہارے کانشنس اور اس کے فیلنگ کو بالکل چاٹ لیا ہے۔ تم تو مسلمان کیا معنی کسی مذہب کے بھی نہیں رہے۔ تم کو مسلمان کہنا اسلام کی توہین کرنا ہے۔ پس میں انیسویں صدی میں مہدی اور امام آخر الزمان کے قالب میں ڈھل کر آیا ہوں کہ تمہاری اصلاح کروں اور تمہیں انسان بناؤں۔ (باقی آئندہ)

۴...... سیف چشتیائی...... یعنی...... حجة اللہ البالغه علی الشمس البازغه والاصلاح الفصیح لاعجاز المسیح

جناب فیض مآب حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب ”متوطن گولڑا ضلع راولپنڈی کے کمالات اور حالات اور خلوص اور تقوے سے نہ صرف ہمارے ناظرین بلکہ تمام پنجاب اور بیشتر حصص ممالک ہندوستان اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ ایک گوشہ نشین متوکل باللہ با ایں ہمہ اپنے انفاس قدسی اساس سے مرجع خلائق اور باعث ہدایت مریدین دستر شدین وزائرین ہیں۔ آپ کو شہرت اور حب جاہ ومنصب دنیوی سے بکلی نفرت ہے۔ آپ جس طرح شیخ وقت ہیں اسی طرح تمام علوم عقلیہ ونقلیہ کے جامع ہیں۔ مرزا قادیانی کے عقائد کا زہریلا اثر دور کرنے کو حسب اصرار علماء ومشائخ کتاب شمس الہدایہ تصنیف فرما کر شائع کی۔ پھر کیا تھا مرزائیوں پر قیامت نازل ہو گئی اور قادیانی مرزا نے خواہ مخواہ اپنی شہرت اور نمود کے لئے حضرت محتشم الیہ کو مخاطب گردانا۔ مباحثہ کا اشتہار دیا۔ چونکہ یہ دین کا معاملہ تھا۔ پس اعلاء کلمتہ اللہ کو حضرت پیر صاحب نے حسب استدعا علماء کرام ومشائخ عظام ضروری سمجھا اور معہ ایک کثیر مجمع علماء اور مشائخ کے حسب تحریک وطلب وشرائط مرزا قادیانی لاہور تشریف لائے جہاں کئی ہزار مسلمانوں نے آپ کا استقبال کیا اور لاہور

میں چندروز مقیم رہے۔ مرزا قادیانی کے نام رجسٹریاں بھیجیں کہ مرد میدان بن کر خدا کے شیروں کے مقابلہ پر آئیے۔ مگر مرزا قادیانی اور اس کے اہالی موالی جن کو اپنی حقیقت معلوم تھی لومڑیوں اور حیض والے خرگوشوں کی طرح قادیان کی کھوہوں میں دم دبا کر چھپ گئے۔ جو حیض تھا وہ نفاس اور استحاضہ بن گیا۔ پاک ہوتے تو پاکوں کے مقابلے پر آتے۔

جب روسیاہی کا گھڑوں پانی پڑ گیا اور منکوں تیل گھل گیا اور دنیا پر مرزائیوں کا عجز ثابت ہو گیا تو جھوجھل اور چل مٹانے کو مدت مدید کے بعد حضرت پیر صاحب کی کتاب شمس الہدایہ کے برائے نام جواب میں مرزا قادیانی کے ایک راتب خوار گرگے نے کتاب شمس بازغہ شائع کی اور پھر مرزا قادیانی نے تفسیر سورۂ فاتحہ چھپوائی جس کی چتھاڑ متعدد مرتبہ ضمیمہ شحنہ ہند میں ناظرین کی نظر سے گزر چکی ہے۔ مندرجہ عنوان کتاب مستطاب مرزا قادیانی کی شمس بازغہ اور تفسیر سورۂ فاتحہ کا جواب و اصلاح ہے جو جسیم اور ضخیم یعنی ۴۴۶ صفحات پر ہے۔ باایںہمہ پیر صاحب نے محض خلوص اور افادۂ خلق اللہ کے لئے اس کو وقف فی سبیل اللہ کر کے مفت تقسیم فرمایا ہے۔ اس کتاب کی لاگت اور اشاعت میں ہزار بارہ سو روپیہ سے کم کسی طرح صرف نہیں ہوا۔ مرزا قادیانی تو ایک جز کی کتاب بھی چھپواتے ہیں تو چندے کا اشتہار دیتے ہیں اور پھر ایک پیسے کی لاگت کے دس پیسے وصول کر لیتے ہیں اور اپنے جاہل فدائیوں کے سوا دوسرے کو نہیں دکھاتے۔ کیونکہ قلعی کھلتی ہے۔ پیر صاحب نے نہ چندے کا اشتہار دیا نہ کسی کو روپیہ کے لئے مجبور کیا اور متوکلاً علے اللہ یہ کام انجام کو پہنچا۔ اس میں شک نہیں کہ عجیب وغریب کتاب ہے۔ مرزائی عقائد اور دعاوی ہی کا استیصال نہیں کیا۔ بلکہ مرزا قادیانی کی تفسیر سورۂ فاتحہ (جس کا نام انہوں نے اعجاز المسیح رکھا ہے) ایسی اصلاحیں کی ہیں کہ سبحان اللہ سبحان اللہ!

اب ہم منتظر ہیں کہ قادیانی گنبد سے سیف چشتیائی کے جواب میں کیا صدا نکلتی ہے۔ مرزا قادیانی کس کس کتاب کا جواب دیں گے۔ جب کہ ایک ایک شیطان کی درگت کو بیس بیس قدسی فرشتے تیار ہیں۔ کتاب عصائے موسیٰ کا جواب دینے والے تو زندہ درگور ہو گئے۔ ہاں مرزا قادیانی نے اس حیلے سے چندہ خوب بٹورا اور جس طرح امہات المؤمنین کے جواب کے لئے تو تھمبو کر کے لوگوں سے ٹکے اینٹھے اسی طرح عصائے موسیٰ کے جواب میں اپنے فدائیوں کو جل دے کر ان کی گانٹھ کاٹی۔ اب سیف چشتیائی کے جواب کے لئے مداری کا کاسہ گدائی مرزائیوں کے گھر گھر پھرے گا اور جواب تو جیسا کچھ نور بھرا ہوگا ہم کو پہلے ہی معلوم ہے۔ جب ضمیمے کے ایک مختصر سے آرٹیکل کا جواب بھی نہیں دیا جاتا تو ایسی بسیط اور قاطع کتابوں کا جواب کیا

بن پڑے گا۔ ہاں قادیانی زنبیل حمقاء کی گاڑھی کمائی سے ضرور بھرپور ہو جائے گا۔ پس مرزا قادیانی ایسے بدرقے تو خدا سے چاہتے ہیں۔ اسی میں ان کی گرم بازاری اس میں روٹیاں اور اسی میں زعفرانی حلوے اور قوت باہ کی یاقوتیاں ہیں جن سے قادیان میں ایک ایک مرزائی ساٹھا پاٹھا بنا ہوا سنڈ یار ہا ہے اور سانپ کی طرح پھنپھنار ہا ہے۔

ہم خیال کرتے ہیں کہ ہمارے علماء اور مشائخ اور خود ہمیں نے جوابات لکھ کر مرزا قادیانی کو تشہیر کے بانس پر چڑھا دیا ہے اور وہ اسی میں خوش ہے۔ چار طرف سے کیسی کیسی چتاڑ ہو رہی ہے۔ جعلی نبوت و رسالت کا کیسا کچھ خاکہ اڑ رہا ہے۔ مرزا قادیانی کے کریکٹر کی کیسی مٹی خراب ہو رہی ہے۔ مگر وہ خوش ہیں اور ایک ایک مرزائی کی باچھیں کانوں تک کھلی ہوئی ہیں۔ حیا کون کتیا ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے پاس دم ہلاتی آوے۔

ایک مسخر الذی کسی محفل سے جتیا کر دھکے دے کر نکال دیئے گئے۔ جھٹ پٹ پگڑی سر سے لپیٹ کر اور مونچھوں کو تاؤ دے کر کہتے ہیں۔ واہ بے ایسے تیسو تمہاری یہ محفل تو کیا چیز ہے ایں جناب تو بڑے بڑے محلوں سے نکلوائے گئے ہیں۔ یہی کیفیت مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی ہے۔ پیر صاحب نے زبان عرب میں اس کتاب کا جو فصیح و بلیغ دیباچہ چار صفحوں پر لکھا ہے مرزا قادیانی اور تمام مرزائی سر سے سر اور سر سے سر ملا کر دیسا دیباچہ لکھ کر دکھائیں تو سہی اگر کچھ لکھیں گے تو کتب عربیہ کا سرقہ ہوگا۔ جیسے کلام مجید کی آیتوں کا سرقہ کر کے تیل باتر بوز اپنا الہام گھڑا ہے۔

پیر صاحب ایک چشمۂ فیض ہیں۔ تمام سچے مسلمانوں کو آپ کا ممنون ہونا چاہئے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ آپ کے دل و دماغ میں زیادہ برکت دے اور اس دینی نصرۃ کا اجر عظیم عطاء فرمائے۔ (باقی آئندہ)

۵...... بعض بدمعاش مرزائی

مرزائیوں کی سینکڑوں درخواستیں دھوکا دے دے کر ہمارے نام آتی ہیں کہ ضمیمے جاری کر دو۔ کوئی مولوی ہوتا ہے کوئی حکیم۔ کوئی مختار، کوئی ڈاکٹر، کوئی کلرک، کوئی سر دفتر مگر مجددانہ الہام سے ہم کو فوراً ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بدمعاش ہیں۔ دھوکے باز ہیں، کوئی مرزائی لوٹ پھیر کر عیسیٰ مسیح کی وفات کی نسبت وہی پرانے بیہودہ سوالات کرتا ہے جن کے جوابات چند مرتبہ ضمیمہ میں ہو چکے ہیں اور بعض بدمعاش اس لئے ضمیمہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس میں ان کے پیر و مرشد کی کیسی درگت ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں ایک بدمعاش نے ۸ نام لکھ کر بھیجے کہ ان کے نام ضمیمہ جاری کر دو اور

سب کی قیمت فلاں ہیڈ کلرک سے بذریعہ وی. پی وصول کرلو۔مگر جب ہم نے ہیڈ کلرک کے نام خط بھیجا تو صدائے برنخاست اور نہ پھر اس مردود نے جواب دیا۔ ہتھ تمہارے خران دجال کی دموں میں سوڈانی مہدی کا وہ۔ یادرکھو ہم ضمیمہ کسی سے نہیں چھپاتے۔ جس طرح تمہارا پیرومرشد اپنی خانگی دوورقی (الحکم) کو چھپاتا ہے۔ ہم تو جو کچھ کرتے ہیں ڈنکے کی چوٹ کرتے ہیں۔ ایڈیٹر!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۸/اگست ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۳۰ کے مضامین

۱......	مختصر نوٹ	
۲......	بقیہ مرزا قادیانی کے خیالات کا لیکچر	مولانا شوکت اللہ!
۳......	ایک مسلمان اور ایک مرزائی کی گفتگو	عبدالغنی صدیقی از کپورتھلہ!
۴......	بقیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف	

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... مختصر نوٹ

الحکم مطبوعہ ۲۴/جولائی گزشتہ میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کی کتاب سیف چشتیائی پر ایک نہایت دلشکن نوٹ شائع ہوا ہے۔ حضرت پیر صاحب یا ضمیمے کے نامہ نگار گورنمنٹ کو ایسے مشتبہ کرنے والے نوٹ کا ضرور جواب دیں۔ ہم بھی کچھ لکھیں گے وہ نوٹ یوں ہے۔ ’’پیر گولڑوی نے سیف چشتیائی جو کتاب تیار کی ہے اس کے ٹائٹل پیج پر دو تلواروں کی تصویر بھی دی ہے۔ ہم کو یاد پڑتا ہے کہ لارڈ لارنس کے سٹیچو پر جو تلوار اور قلم کا کتبہ ہے اس پر اعتراض کیا گیا تھا اور اہل ہندیا کم از کم اہل پنجاب کی خواہش ظاہر کی گئی تھی کہ اس کتبہ کو بدل دیا جائے۔ سیف چشتیائی کے مصنف کی غرض ان تلواروں کے بنانے سے اگر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خلاف قتل کا مخفی اشارہ نہیں یا جہاد کی ترغیب نہیں تو اس فضول تحریک سے کیا فائدہ تھا۔ یہ امر بہرحال گورنمنٹ کے نوٹس لینے کے قابل ہے اور ہم اس پر کسی قدر صراحت سے لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایک گوشہ نشین نقاب پوش درویش کی تحریر پر ان تلواروں کا نشان حیرت انگیز امر ہے اور کسی خاص راز کی طرف ایما کرتا ہے۔ ورنہ پیر گولڑوی کے مذاق اور مشرب کے لحاظ سے تو طنبور اور چنگ کی

تصویریں موزوں تھیں۔"

اسی نمبر کے الحکم میں مرزا قادیانی کے ملفوظات میں سے کچھ حصہ اخذ کیا ہے۔ جسمیں حج کی تعریف ہے۔ لیکن جدید نبی اور اس کی امت کو حج کی کیا ضرورت جب کہ قادیان ایک اعلیٰ درجہ کا دارالامان ہے اور جس کی حرمت حرمین سے زیادہ ہے۔ غالباً حج سے مراد قادیان کا حج ہے۔ مرزائی لوگ جو روپیہ حج میں صرف کریں وہ مرزا قادیانی کے فنڈ میں کیوں نہ دیں۔ حج کرنا ایک تیرتھ ہے اور قادیان جانا معراج۔

الحکم میں علت ابنہ اور لواطت کا علاج بتایا گیا ہے۔ بے شک اس اصلاح کی اشد ضرورت تھی۔ قادیان میں بجائے طاعون اب یہ مرض پھیلا ہوا ہے؟ خدا تعالیٰ کے خوف اور محبت کی نسبت بھی مرزا قادیانی کے ملفوظات سے الحکم میں کچھ حصہ لیا گیا ہے۔ محبت کیسی۔ یہاں تو خوف ہی خوف ہے۔ فلاں اتنے دنوں میں کتے کی موت مارا جائے گا اور فلاں اتنے عرصہ میں مچھر کی طرح بھن بھن کرتا ہوا ہلاک ہوگا اور فلاں اتنے دنوں میں تلوار کے گھاٹ اتارا جائے گا۔ مرزائیوں کا خدا محبت کا خواہاں نہیں وہ تو جلال کا پتلا ہے۔ بات یہ ہے کہ وحشی لوگ خوف اور دھونس ہی سے قابو میں آتے ہیں۔ آگے چل کر تمسخر آمیز اور موہن عبارت حسب ذیل ہے۔

"حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا عشق میں نہیں رہتا۔ غرض یہ نمونہ جو انتہاء محبت کے لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے۔ دوڑتے ہیں محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے۔ جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے۔ (یہ سنگ اسود کو بوسہ دینے کی تضحیک ہے) پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ (ملفوظات ج ۳ ص ۲۹۹) وغیرہ۔

۲...... بقیہ مرزا قادیانی کے خیالات کا لیکچر

سنو سنو! وحشیوں پر اپنے لٹکوں کا کامل اثر جمانے کے لئے رفارمر کو بہت کچھ پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ مدت مدید تک اس کا افسوں بیکار جاتا ہے۔ جیسے چکنے گھڑے پر پانی کی بوندیں۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ استقلال بڑی چیز ہے۔ بالآخر نشیب میں پانی مرتا ہے اور کام چھتیس ہو جاتا ہے...... بالآخر وحشیوں کو ٹھونک رکھا اور سب کی سرکشی کے تکلے کے بل نکال ڈالے۔ اس کے بعد ضرور تھا کہ وہ نبوت کا دعویٰ کرتے اور اپنے کو منجانب اللہ اور صاحب وحی بتاتے اور اپنے نام کا کلمہ پڑھواتے۔ کیونکہ ان کو اچھی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ اب کوئی چون وچرا کرنے والا باقی نہیں رہا۔

میری بعثت کو بھی ڈھائی قرن یعنی ۳۰ سال گزر گئے ہیں۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں دفعتہً نبی اور رسول ہوگیا ہوں۔ میں نے بھی اس عرصہ میں طرح طرح رنگ بدلے ہیں۔ پہلے تمام مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے کتاب براہین احمدیہ لکھی اور مسالے دار اشتہارات دیئے کہ اگر کوئی اس کا جواب لکھ دے تو میں اپنی ذاتی بارہ ہزار روپیہ کی جائیداد انعام میں دینے کو تیار ہوں۔ وحشیوں پر اس سے سکہ جمنے لگا اور بڑے بڑے لوگ جان ومال سے میری آؤ بھگت کرنے لگے۔ پھر میں نے الہام کا چھینٹا دیا اور اپنے کو صاحب کشف وکرامات بتایا۔ پیشین گوئیاں کیں۔ مگر صرف لوگوں کی موت کی۔ اس سے ہول دلوں اور کمزور کانشنس والے ضعیف الاعتقادوں میں تہلکہ مچ گیا۔ بید کی طرح تھرانے لگے۔ آپ کو معلوم ہے کہ وحشی لوگ لالچ کو اس قدر نہیں مانتے جس قدر خوف کو مانتے ہیں۔ اس عرصہ میں جو شخص قادیان آیا تھرّاتا ہی گیا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے خوش کرنے والی پیشین گوئی ایک بھی نہیں کی۔ کیونکہ ایسی پیشین گوئیاں تو اکثر فقیر اور پیرزادے اور بھکمنگے بھی اپنے پیٹ کی خاطر کرتے ہیں۔ یعنی دعا دیتے ہیں کہ خدا تجھے بیٹا دے گا۔ تیرا مرتبہ بالا کرے گا۔ اگر تو اب ہاتھی پر چڑھا ہے تو چند روز میں نیک نامی کے بانس پر چڑھے گا۔ اگر تو اب صاحب ماہی مراتب ہے تو چند روز میں تیرا علم گاؤ زمین کی پشت پر بجے گا۔ اگر اب تیرے جھنڈے کا پھریرا فضاء آسمان میں لہراتا ہے تو چند روز میں فلک کی چوٹی سے باتیں کرے گا اور تو اب لاولد ہے تو کچھ خوف نہ کر چند روز میں تیری اولاد کنکھجوؤں اور کنسلائیوں کی طرح روئے زمین پر تجگجائے گی۔ چونکہ اس قسم کی باتیں دعائیں یا کراماتیں یا پیشین گوئیاں معمولی ہوگئی ہیں اور سادھو بچوں کے ایسے پاکھنڈوں کو وحشی لوگ سمجھ گئے ہیں اور ایسے سوانگ دیکھتے دیکھتے ان کی چار آنکھیں ہوگئی ہیں۔ لہٰذا میں نے ان بھٹیوں اور چاپلوسی کی باتوں سے کنارا کیا اور وحشیوں پر دھونس ڈالنے کی پالیسی اختیار کی اور یہ تیر نشانے پر کھٹ سے جا بیٹھا۔ پھر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں وہ کرشمہ نہیں رکھتا۔ جو گزشتہ رفار مر رکھتے تھے۔ ضرور رکھتا ہوں۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میری پیشین گوئیاں ہوا میں اڑ گئی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ ان میں سے ایک بھی پٹ نہیں پڑی اور سب باون تولے اور پاؤ رتی نکلیں۔ یہ میرا ہی مقولہ نہیں بلکہ ان لوگوں سے پوچھو جو مجھ پر ایمان لائے ہیں اور میرا کلمہ پڑھتے ہیں کہ: ’’اشھد ان لا الٰہ الا اللہ مرزا رسول اللہ‘‘ اب رہے مخالفین وہ تمام انبیاء کے زمانے میں موجود رہے ہیں اور کسی نبی کے خوارق عادات ومعجزات کو تمام انسانوں نے کبھی یکساں تسلیم نہیں کیا۔ مگر نبی ہمیشہ نبی ہی رہے ہیں۔ کیونکہ جب ایک جم غفیر کسی شخص کو نبی اور منجانب اللہ تسلیم کر لیتا ہے تو صفحہ ہستی سے اس کے نام کا مٹ جانا محال ہوجاتا ہے۔ دیکھو یسوع مسیح کیا چیز تھا۔ میں تم کو

اس کے کریکٹر کا خاکہ بار ہا دکھا چکا ہوں مگر تمام یورپ جو اپنے کو تہذیب کا چشم و چراغ بتاتا اور تمام ایشیاء اور افریقہ کو اپنے مقابلے میں وحشی سمجھتا ہے۔ یسوع کی پرستش کرتا ہے اور اس کو نبی نہیں بلکہ خدا سمجھتا ہے۔ کیا میں یسوع مسیح جیسے شخص سے بھی گیا گزرا جو مسمریزم کے لٹکوں میں بھی ادھورا تھا اس کے خوارق کو میں بار بار کیا دہراؤں۔ تم میری الہامی کتابوں کو غور سے دیکھو تو یسوع مسیح کی حقیقت اچھی طرح معلوم ہو۔ جب خدا کے بیٹے اور خود خدا کی یہ درگت ہے تو دوسرے انبیاء کو بھی اسی پر قیاس کرلو۔ مشتے نمونہ از خروار۔

سنو سنو! تمام انبیاء انسان تھے اور سب کے پیچھے انسان کی کمزوری کی کوئی نہ کوئی لم ضرور لگی تھی۔ مخالفوں سے پوچھ دیکھو۔ یہودیوں سے یسوع مسیح کی کیفیت پوچھو پس موجودہ زمانے میں ایسی رفارمر کی سخت ضرورت تھی جو سب رفارمروں سے بڑھ کر ہو۔ جامع صفات وکمالات نبوت ورسالت ہو اور سب کا مصلح ہو۔ لہٰذا حسب اقتضاء نیچر میرا نزول لابد ہوا۔ اگر تمہاری آنکھوں میں نیل کی سلائی نہیں پھری اور تعصب نے تم کو چوپٹ اندھا نہیں بنایا تو قادیان آکر میری رفارم کا جلوہ دیکھو تا کہ تم کو معلوم ہو کہ درحقیقت میں ازل سے ابد تک کی اصلاح کا ٹھیکہ لے کر آیا ہوں۔ کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ اب تک تقریباً ایک لاکھ آدمیوں نے مجھے ویسے ہی رجماً بالغیب نبی اور رسول تسلیم کرلیا ہے۔ کیا اتنا جم غفیر باطل پر قائم ہوسکتا ہے۔ کیا یہ سب سادہ لوح اور جاہل ہیں۔ ان میں بڑے بڑے علماء اور فضلاء اور حکماء اور بڑے بڑے جہاندیدہ اور تجربہ کار لوگ ہیں۔ انہوں نے میرے عیار کمال کو اپنے کانشنس اور عقل کی کسوٹی پر اچھی طرح کس لیا ہے اور میرے خالص سکے کو بخوبی ٹھونک بجالیا ہے۔ تب مجھ پر ایمان لائے ہیں اور میرے حلقہ بگوشوں میں شامل ہوئے ہیں۔ انسان ایک پیسے کی ہانڈی بھی خریدتا ہے تو اس کو اچھی طرح ٹھونک بجالیتا ہے اور یہ تو ایمان اور نجات ابدی کا معاملہ ہے۔ اب رہے وہ لوگ جو میرے دام میں آکر نکل گئے ہیں۔ اوّل تو ان پر اچھی طرح پھندا نہ پڑا تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک مکھی بھی جب تک اس پر مکڑی کا پورا جالا نہیں پورا جاتا اڑ جاتی ہے۔ دوم ان میں ارتداد اور سرکشی کی خبیث روح بدستور موجود تھی نہ انہوں نے اچھی طرح میرا اقلیتہ سونگھا تھا نہ کامل طور پر میری عزیمت ان پر کارگر ہوئی تھی اور آپ جانتے ہیں کہ انسان ہی سعید اور شقی اور انسان ہی مومن ومرتد ہوتے ہیں۔ پس وہ شقی اور مرتد ہوگئے۔ خس کم جہاں پاک!

دیکھو شیطان جو معلم الملکوت اور مقرب بارگاہ الٰہی تھا جبتک بہشت میں رہا ٹھیک رہا۔ بہشت سے نکلتے ہی اولاد آدم کے ساتھ وہ کھورولایا کہ خدا کی پناہ اور ہمیشہ لاتا رہے گا۔ وجہ یہی

ہے کہ اس میں بغاوت اور خباثت اور شیطنت کی رگ موجود تھی۔

میرے نبی برحق اور رسول مطلق ہونے پر ایک لاکھ آدمیوں کا اجماع کافی ہے جو ایک پورا فیشن ہے اور تمہارے نزدیک یعنی مذہب اسلام میں بھی اجماع دلیل قطعی ہے اب رہے مخالفین وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جس طرح کوئی مخالف گروہ کسی نبی کا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ میرا کرشمہ چل گیا۔ میرا جذبہ کارگر ہوگیا۔ اب چھ کروڑ نام کے مسلمان میرا بال بھی ٹیڑھا نہیں کر سکتے۔ جب کہ میں ایک لاکھ آدمیوں کی ناک کا بال بنا ہوا ہوں۔ بات یہ ہے کہ تمام علماء اور فضلاء اور مشائخ اور پیرزادے۔ میری نبوت و رسالت کو اپنی نک کٹی سمجھتے ہیں مگر یہ یاد رہے کہ بلی کے بھاگون چھینکا نہیں ٹوٹ سکتا۔ یہ جو نکھنے ہاتھیوں کی طرح سونڈ ہلا ہلا کر روٹ چکھ رہے تھے۔ اب ان کو خوف ہے کہ وہ روٹ ہمارے منہ سے چھن جائیں گے اور ان کا یہ خوف ہے بھی ٹھیک۔ کیونکہ میری بعثت اوپرا و پر نہ جائے گی اور ان کے منہ سے ضرور تر لقمہ چھین لے گی۔ کیا تم پیشین گوئیوں کو کچھ ایسا ویسا سمجھتے ہو۔ تمام انبیاء پیشین گوئیوں ہی سے نبی مسلم ہوئے ہیں۔ پیشین گوئی معجزات میں داخل ہے جن کا منکر ملحد ہے۔ پس میری پیشین گوئیوں کا منکر بھی ملحد اور کافر اور مخلد فی النار ہونے کا مستوجب ہے اور پیشین گوئیاں بھی وہ جو ٹھیک میعاد مقررہ کے درمیان کے بیچوں بیچ کے اثناء کے اندر ڈنکے کی چوٹ پوری ہوئیں۔ آتھم کے مرنے کی پیشین گوئی یوں پوری اور ثابت و مثبت ہوئی۔ جیسے انگوٹھی کے ہودے میں نیلم کا نگین۔ وہ میعاد مقررہ میں نہ مرا تو کیا ہوا۔ اس کا دل مر گیا تھا۔ یعنی جب اس نے مجھے مسیح موعود تسلیم نہ کیا تو یہ سمجھو کہ وہ مر گیا۔ یعنی مردہ دل ہو گیا۔ میں نے یہی پیشین گوئی کی تھی کہ اگر آتھم مجھ پر ایمان نہ لائے گا تو مر جائے گا۔ یہ کب کہا تھا کہ ملک الموت آ کر اس کی روح قبض کرے گا۔ یہ معاملہ تو مردہ دل ہونے کے بعد کا تھا۔ مگر وہ بھی پورا ہو گیا اور میری پیشین گوئی کے حق میں ایسا ہوا۔ جیسے سونے میں سہاگا۔ قرآن میں ہے۔ ''انک لاتسمع من فی القبور '' سے مراد مردہ دل ہیں۔ یہ آیت درحقیقت مجھ پر نازل ہوئی ہے اور ٹھیکم ٹھیک اسی معاملے کی نسبت ہے۔ پس آتھم نے میری پیشین گوئی کی سماعت نہ کی۔ لہٰذا مردہ دل ہو گیا۔ جیسے میرے تمام مخالفین مردہ دل ہیں۔ ان کا اپنے کو زندہ سمجھنا یعنی چہ حیات ابدی تو میری زنبیل بلکہ میرے ہر ایک چیلے کی سراویل میں ہے۔ میرے مخالفوں کے یہ نصیب کہاں کہ مجھ پر ایمان لا کر زندہ جاوید ہوں۔

اب رہی عالی شان پیشین گوئی میری آسمانی منکوحہ کی۔ یہ جیتی جاگتی سرسبز اور بار آور

پیشین گوئی ہے۔ پوری ہوا اور بیچ کھیت ہو۔ آج کے تھوپے آج ہی نہیں جلتے اور آج کا درخت لگا ہوا آج ہی پھل نہیں دیتا۔ میں نے جو میعاد مقرر کی تھی اس کے پورا ہونے میں ضرور ایک انچ کی کسر رہی ہے۔ مگر یہ پوری ہوگی اور چاندی بنی بنائی ہے۔ ایسی کسر تو ہر ایک مہوس کی قسمت میں لکھی ہے۔ پہلوان ہی چت اور پہلوان ہی پٹ ہوتے ہیں۔ جو معاملہ آسمانی یا آسمانی باپ کے مواجہ میں بشہادت ملائک ہو چکا بلکہ اس کو خود آسمانی باپ اپنے ہاتھوں کر چکا اس کا انکار بالکل الحاد وارتداد ہے۔ میں اپنے منارے پر چڑھ کر یہ سارا معاملہ دیکھ چکا ہوں۔ تم آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ ہو۔ میرے پاس آؤ تو اپنے سر پر سہرہ بندھا ہوا اور سہرہ پر کلغی اور کلغی پر طرہ لگا ہوا اور حوروں کو سہرہ گاتے اور ڈفلی بجاتے تان اڑاتے دکھادوں۔ قسم ہے آسمانی باپ کی اس میں رائی بھر بھی شک نہیں۔ جھوٹ کے میدان میں قدم رکھنا خر دجال کا کام ہے۔ نہ کہ دنیا کے فرمائشی امام کا۔ میری آسمانی منکوحہ بی بی کے لاکھ بچے ہو جائیں۔ مگر وہ سب آسمانی باپ کے ہی لے پالک کے بچے اور آسمانی باپ کے ہی پوتے اور پڑپوتے کہلائیں گے۔ اونٹ پھرے گاؤں گاؤں۔ جس کا اونٹ اس کا ناؤں۔ میں منارۃ المسیح کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری منکوحہ بی بی کا خصم ایک نہ ایک دن میرے اور ضرور مرے۔ مسیح موعود اور امام الزمان کے ایسے مغلظ حلف پر بھی تم کو یقین نہ آوے تو بس خدا ہی سمجھے اور تو کیا کہوں۔

تیسری معرکۃ الآراء پیشین گوئی کافر اکفر لیکھرام آریا کی تھی وہ کیسی دن دھاڑے پوری ہوئی اور آسمانی باپ نے میری کیسی مدد کی۔ اس مردود مطرود، بے بہبود، اخبث الوجود، ابن نمرود کا سر توڑ ڈالنا میرا ہی کام تھا بجائے اس کے کہ تم میرے ممنون ہوتے اور میرے احسان کا چھپر سر پر اٹھاتے اور مجھ پر ایمان لاتے۔ اس نمایاں کام کے صلے میں الٹی صلواتیں سناتے ہو۔ اگر میں پیشین گوئی نہ کرتا اور آسمانی باپ پر زور نہ ڈالتا تو بھلا ایسا دشمن اسلام جہنم واصل ہو سکتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ تم پرلے درجے کے احسان فراموش اور ناحق کوش اور لائق پاپوش ہو۔ (باقی آئندہ)

۳...... ایک مسلمان اور ایک مرزائی کی گفتگو

مسلمان...... لیجئے حضرت! آپ کے پیر بھائی بھی طاعون سے مرنے لگے۔ کیا آپ کے خیال میں اب بھی مرزا قادیانی اپنے دعوئ میں سچے ہیں۔

مرزائی...... ہمارا کوئی پیر بھائی طاعون سے نہیں مرا اور نہ کبھی مر سکتا ہے۔

مسلمان...... اخباروں میں لکھا دیکھا تھا کہ مرزا قادیانی کے بہت سے مرید طاعون میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے۔

مرزائی...... ہاں! ایسے چند آدمی مرے ہیں جو مرزا قادیانی کے مرید ہوئے تھے۔
مسلمان...... کیا بیمار ہونے سے پہلے انہوں نے مریدوں کے رجسٹر سے اپنا نام خارج کرالیا تھا۔
مرزائی...... پہلے تو نہیں۔ بیمار ہوتے ہی مریدی سے خارج ہو گئے تھے۔
مسلمان...... جو مرید بیمار ہو جاتا ہے تو کیا مرزا قادیانی اس کو مریدی سے خارج کر دیتے ہیں۔
مرزائی...... وہ خود ہی مرزا قادیانی کا معتقد نہیں رہتا۔ کیونکہ اس کے نزدیک مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ ہمارا کوئی مرید طاعون میں مبتلا نہ ہوگا۔ غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ جس نے مرزا قادیانی کے دعوؤں کو غلط سمجھا وہ مرید نہ رہا۔ پھر اگر وہ مر گیا تو مرزا قادیانی کا مرید اور ہمارا پیر بھائی نہیں مرا بلکہ ایک انسان مرا۔
مسلمان...... بہت خوب! مسلمان تو اس دعوے پر بڑے بڑے اعتراض کرتے تھے۔ یہ بات تو بہت ہی سہل نکلی۔ مرزا قادیانی تو مرزا قادیانی یہ دعوے تو ہر ایک آدمی کر سکتا ہے۔
مرزائی...... آپ مسلمانوں کی بات رہنے دیں۔ وہ تو مخالف کی سچی بات کو بھی جھوٹی ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں۔ سمجھتے نہیں کہ سچ سچ ہی ہوتا ہے خواہ وہ کسی کی زبان سے نکلے۔
مسلمان...... خیر یہ ذکر جانے دیجئے۔ مسلمان سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ آپ کو اس سے کیا بحث ہے۔ مجھے ایک بات اور یاد آ گئی آپ اس کی طرف توجہ فرمائیں۔ قادیان کو مرزا قادیانی دارالامان کہتے ہی رہ گئے اور وہاں طاعون ہو گیا۔
مرزائی...... طاعون ہو گیا تو کیا ہوا۔ افراتفری تو نہیں ہوئی۔
مسلمان...... پہلے یہ دعویٰ تھا کہ اگر کوئی بیمار بھی یہاں آ جائے گا تو شفا ہو جائے گی۔ باہر کے لوگ تو کیا شفایاب ہوتے یہاں کے یہاں ہی بیماری ہو گئی اور جب بیماری ہو گئی تو کہہ دیا گیا کہ افراتفری نہیں ہوئی۔ حضرت اگر دارالامان اسی کو کہتے ہیں تو ایک روز آپ افراتفری بھی ضرور ملاحظہ فرمائیں گے اور اس وقت ہم دیکھیں گے کہ آپ اس کو دارالامان کہتے ہیں یا دارالفناء۔
مرزائی...... جو بات آپ نے اس وقت کہی ہے وہ ہم نے مرزا قادیانی سے پہلے ہی پوچھ لی ہے۔ کہتے ہیں کہ تم اس سے ہرگز نہ ڈرو۔ ہمارے بیت الفکر میں تاویلات کی بہت سی بوریاں بھری پڑی ہیں۔ ہم فوراً کہہ دیں گے کہ یہ لفظ دارالامان نہیں بلکہ دارالاماں (یعنی ماں کا گھر) ہے۔
مسلمان...... شاباش، خوب پتہ کی کہی۔ ..... راقم: عبدالغنی صدیقی از ریاست کپورتھلہ!
ایڈیٹر...... دار بمعنی پھانسی دینے والا۔ یہ مسیح موعود کے لئے زیادہ موزوں ہے اتنا فرق ہے کہ اصلی

مسیح تو خود پھانسی دیئے گئے تھے اور مسیح موعود امن کو پھانسی دیتا اور اس کے برخلاف مسلمانوں میں فساد اور نفاق کو زندہ کرتا ہے۔

۴...... بقیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف

ناظرین نے مرزا قادیانی کی الہامی ڈکشنری دیکھ لی۔ مجھے اس میں تھوڑا سا شک ہے کہ از روئے الہام یہ ڈکشنری تصنیف کی گئی ہے یا از روئے وحی۔ کیونکہ مرزا قادیانی دونوں باتوں کے مدعی ہیں۔ خیر دونوں صورتوں میں سے جس طرح تصنیف ہوئی ہے قابل غور یہ امر ہے کہ یہ ڈکشنری ان اشعار سے ۔

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

پہلے تصنیف ہوئی یا بعد میں اگر الہامی ڈکشنری پہلے تصنیف ہوئی اور الہامی شعر پیچھے۔ (کیونکہ مرزا قادیانی کا ہر فعل بذریعہ الہام ہوتا ہے) تو چاہئے تھا ڈکشنری کے کل الفاظ واپس لیتے اور بذریعہ اشتہار مشتہر کرتے۔ چونکہ مرزا قادیانی نے ایسا نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اشعار پہلے طبعزاد فرمائے یا یوں کہو کہ الہامی شعر پہلے تصنیف ہوئے اور ڈکشنری بعد میں تو اس صورت میں دروغ گورا حافظہ نباشد کا مضمون صادق آتا ہے اور مرزا قادیانی ہرگز نفس مطمئنہ نہیں رکھتے۔ مرزا قادیانی نے باوجود دعویٰ نفس مطمئنہ علمائے اسلام اہل قبلہ پابند صوم وصلوٰۃ حافظان قرآن حمید وحدیث رسول کریم ﷺ کے نام لے لے کر ان کی تعریفیں ایسے پاک اور محمود الہامی الفاظ سے کیں ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ سبحان اللہ! کیا خوب نفس مطمئنہ اور کیا عجیب رحم اور جوش محبت ہے۔ جب رحم کی یہ حالت ہے اگر خدانخواستہ غصہ آگیا تو پھر نعوذ باللہ! اس پر طرہ یہ کہ مرزا قادیانی نے رسالہ اربعین میں تحریر فرمایا ہے کہ مجھے بنی نوع سے ایسی محبت ہے جیسے ماں کو بچوں سے۔ خدا ایسی ڈائن ماں کی محبت سے نجات دے۔ اگر کوئی مرزائی یا مرزا قادیانی یہ کہیں کہ آپ اچھے منصف ہیں۔ مرزا قادیانی کی کتب کا لب لباب تو پبلک کے روبرو دھر دیا۔ مگر دیگر لوگوں نے جو مرزا قادیانی کے حق میں منافی شان کلمات کہے ہیں۔ انکا ذکر تک نہ کیا۔ اگر مرزا قادیانی نے بھی ان کے واسطے جواباً الہامی ڈکشنری بنادی تو کون سی قباحت ہوئی۔ کیونکہ ”السن بالسن والجروح قصاص“ ”عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ تو میں بہت ادب سے عرض کروں گا۔

شنیدم کہ مردان راہ خدا
دل دشمنان ہم نکردند تنگ

جناب من آنحضرت ﷺ کا سابقہ ہمیشہ ان لوگوں سے پڑتا تھا جو خدا اور اس کے رسولوں کے دشمن تھے۔ مگر اس خلق عظیم نے دائماً ان کے حق میں بجز دعائے خیر اور کچھ نہ فرمایا اور بے ادبیوں اور گستاخیوں کے عوض یہی کہا کہ اے خدا تو دلوں کا پھیرنے والا ہے۔ بعوض ظلم کے جو مجھ پر کرتے ہیں۔ ان کو توفیق شرف اسلام دے۔ میں ان سے انتقام نہیں لیتا۔ سبحان اللہ یہ تھے رحمۃ للعالمین اور یہ ہے مرزا قادیانی کا بے عمل اور زبانی دعویٰ۔ مرزا قادیانی مثیل مسیح اور مثیل محمد کس طرح بن سکتے ہیں۔ یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ شبہ کو مشبہ بہ سے مناسبت ضرور ہے۔ مشبہ بہ آنحضرت ﷺ تو کئی کوڑی بتوں کے پوجنے والوں کو بھی دعائے خیر دیں اور مرزا قادیانی ایک خدا پر ایمان لانے والوں اور رسول آخر الزمان کے امتیوں کو جس کا مثیل خود مرزا بننا چاہتا ہے۔ ایسے الفاظ سے یاد کرے۔ عجب ایمان باللہ وبالرسول ہے۔ اب مرزا قادیانی خود اپنے دل میں فیصلہ کریں کہ وہ کہاں تک حق پر ہیں۔ میں ناظرین کی خدمت میں آنحضرت ﷺ کے صبر وتحمل اور استقلال اور ایمان باللہ اور نفس مطمئنہ کا ادنیٰ نمونہ گزارش کرتا ہوں۔ ذرا غور سے پڑھیں۔

آنحضرت ﷺ سفر طائف میں تنہا رہ گئے اور وہاں کسی کو بھی توفیق قبول اسلام نہ ہوئی۔ بلکہ قوم قریش کی طرح ان کو بھی طیش آ گیا تو مجبوراً آپ کو تین روز بعد وہاں سے واپس آنا پڑا۔ کمینہ لوگوں کا ایک گروہ کثیر برا بھلا کہتا اور غل مچاتا ہوا تمام دن آپ کو گھیرے رہا اور آپ کو ایک باغ کے احاطہ میں پناہ لینی پڑی۔ مگر اللہ رے صبر واستقامت کہ انگور کے سایہ میں بیٹھ کر بارگاہ حدیث میں یہ مناجات کی۔

اے رب جلیل یہ بندہ تیری بارگاہ عزت وجلال میں اپنی کمزوری اور صبر وتحمل کی کمی کی فریاد لایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے رحم والا اور ہر ایک عاجز وناتواں کا مددگار اور خود میرا مالک اور پروردگار ہے تو مجھے کس کے حوالہ کرتا ہے؟ کیا ایسے دوست کے جو مجھے دیکھ کر ناک بھوں چڑھائے۔ یا ایسے دشمن کے جس کو تو نے میرا معاملہ سونپ دیا ہے۔ لیکن اگر یہ بلا تیری خفگی کی وجہ سے نہیں تو مجھ کو اس کی کچھ پروا نہیں۔ تیرا بچاؤ میرے لئے بہت وسیع ہے۔ میں تیری قوت ورحمت کے نور میں جو تمام تاریکیوں کا روشن کر دینے والا ہے۔ تیرے غیظ وغضب کے نزول سے پناہ لیتا ہوں۔ لیکن اگر تیری خفگی ہی میں میری بھلائی ہے تو تجھے وہاں تک اختیار ہے کہ تو مجھ سے راضی ہو جاوے اور بغیر تیری مدد کے نہ میں برائی سے بچ سکتا ہوں نہ نیکی کی قدرت وطاقت رکھتا ہوں۔

ناظرین انصاف فرماویں کہ مرزا قادیانی کو کس نے گالیاں دے کر ذلیل کیا۔ یا جانی مالی اذیتیں پہنچائیں۔ صرف اس معمولی انکار نبوت و بروزی رسالت پر مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا اور کر رہے ہیں آنحضرت نے کافروں سے بھی ایسا سلوک روا نہیں رکھا۔ خالی برا بھلا کہنے اور الہامی ڈکشنری ہی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ گورنمنٹ کو عام گروہ اہل اسلام سے بدظن کرنے میں بھی کسر نہیں کی۔ عام لوگوں کو باغی اور بدخواہ اور اپنے کو اور اپنی مبارک جماعت کو خیرخواہ سرکار ظاہر کیا۔ مگر ہماری عادل گورنمنٹ بیدار اور روشن دماغ ہے وہ کسی کی پولٹیکل چالوں میں کب آنے لگی۔ اس نے عام مسلمانوں پر یہ رحم کیا کہ مرزا قادیانی کے خونی الہام یک قلم بند کرا دیئے اور مرزا قادیانی سے اس فعل کا توبہ نامہ لکھوا کر شامل مثل کرایا۔ تاکہ عدالت کا خوف ہر وقت مرزا قادیانی کے دل الہام منزل پر طاری رہے۔

توبہ نامہ کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ اب میرے اشتہارات وغیرہ میں ذاتیات اور ملاعنہ ومباہلہ نہ ہوا کریں گے اور ہر ایک ایسی پیشین گوئی سے اجتناب رہے گا جو امن عامہ خلائق اور اغراض گورنمنٹ کے مخالف یا کسی شخص کی ذات یا موت پر مشتمل ہو وغیرہ۔ اگر گورنمنٹ ذرا اور اشارہ کرتی تو مرزا قادیانی عارضی نبوت کو بھی نذر کر دیتے۔

دعویداران نبوت تو مرزا قادیانی سے پہلے بھی گذر چکے ہیں۔ مگر کسی مدعی نبوت نے اپنے مدعا علیہم سے ایسے ناجائز ذرائع سے ڈگری پانے کی کوشش نہیں کی۔ میں امید کرتا ہوں کہ کوئی مسلمان، ہندو، عیسائی، یہودی، مورخ، عالم، فاضل، بی۔اے، ایم۔اے خصوصاً از جماعت مرزا قادیانی نظیراً ایسا نبی پیش نہ کر سکے گا۔ جس نے جابرانہ یا دوسرے الفاظ میں گالیاں دے دے کر دعویٰ نبوت و بروزی رسالت کی ڈگری پانے کی خواہش کی ہو۔ مرزا قادیانی بزبان خود تو ہر ایک نبی کا مثیل دمثنیٰ یا نقل بن جاتے ہیں۔ مگر نقل مطابق اصل نہیں ہوتی۔ پس صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی ہرگز اخلاق محمدی کی پیروی نہیں کرتے۔ ہاں مرزا قادیانی کی جماعت گالیوں میں غصہ میں جوش میں، راست بیانی میں، اخوت اسلامی کے قائم کرنے میں، مرزا قادیانی سے اگر زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں۔ کاش مرزا قادیانی اپنے پیغمبر آخرالزمان کے اخلاق کی ایسی پیروی کرتے جیسے آپ کے مرید آپ کی کرتے ہیں تو تنازع کی بنیاد نہ رہتی۔ خدائے پاک تو فرمادے کہ: ”لاتقولو لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا“ اور مرزا قادیانی ان اشخاص کو جو کہیں ”لا اله الا الله محمد رسول الله“ کافر، جہنمی، مرتد، بے دین وغیرہ کہے۔ سبحان اللہ پیغمبر کا اتباع تو درکنار خدا کا حکم ماننے میں بھی تامل ہے۔

چند روز ہوئے کہ اس جگہ کے چند مقامی معززین نے ایک مرزائی ریلوے بابو کو کہا کہ تم ہم کو مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت اور بروزی رسالت سمجھاؤ۔ اتفاق سے ایک مرزائی پلیڈر اور چند دیگر ورنیکولر مرزائی بھی موجود تھے۔ وہ صرف ہاں میں ہاں ملاتے تھے۔ مگر ریلوے بابو اور پلیڈر جی اس مسئلہ کو بیان کرتے تھے۔ ریلوے بابو نے ایک حدیث بیان کی جس میں ایک حصہ اصلی حدیث کا تھا اور دو حصے غلط۔ چونکہ اس جلسہ میں مولوی فضل حق صاحب ایبٹ آبادی اور پیر احمد علی شاہ صاحب باشندہ اسی علاقہ کا بھی موجود تھے۔ پیر صاحب بول اٹھے غلط غلط۔ شرم، شرم۔ ایک حدیث میں کیا بیجا ایزاد ہو رہا ہے۔ پلیڈر صاحب نے اس بات کو مان تو لیا مگر مارے غصہ کے ہر دو صاحبوں کا وہ برا حال ہوا کہ میں اس وقت کا فوٹو بیان نہیں کر سکتا۔ آنکھیں ایسی نکل پڑیں جیسے سفوکٹیڈ باڈی یعنی گلا دبا کر مارے ہوئے لاش کی نکل پڑتیں ہیں۔ جھاگ منہ میں اس طرح بھر لائے جیسے دریاء طغیانی میں آ جاتا ہے۔ پلیڈر صاحب نے دو تین گھونسے میز پر مار کر کہا کہ میں علیٰ رؤس الاشہاد کہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخالفوں میں سے جس کسی کو دعویٰ ہو آوے۔ میں اس سے تحریری بحث کرتا ہوں اور اپنے اور اپنی جماعت کی تعریفوں کے پل باندھ کر ثنائے خود بخود گفتن کے مصداق بنے۔ میں نے اندازہ کیا کہ یہ نفس مطمئنہ کا عکس ہے۔ بحث وحث کچھ نہ ہوئی۔ خلیفۃ المسیح نے دو گھنٹہ تک سورۂ فاتحہ شریف کے نکات بیان کئے۔ صرف الرحیم تک بیان ہوئے اور مجلس برخاست۔ کیونکہ رات کے ۱۰ بجنے کو تھے۔

اس کے بعد سنا گیا کہ ایک جھوٹی اور خلاف واقعہ ڈائری کے ذریعہ یہ رپورٹ حضرت پیر مرشد مرزا قادیانی کو دی گئی اور اخبار الحکم میں دیکھا گیا کہ فلاں مقام پر مباحثہ ہوا اور خلیفۃ المسیح نے فتح پائی۔ وغیرہ! آفریں؟ سچائی اسی کا نام ہے۔

حضرات! پبلک کو جناب سرور کائنات کے حاشیہ نشینوں اور حواریوں کے حالات سے بخوبی واقفیت ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جب ایک کافر دشمن خدا کو گرا کر زیر کیا اور فرمایا کہ کہو خدا ایک ہے تو اس کافر نے جناب کے مبارک چہرہ پر تھوک دیا۔ حضرت نے فوراً کافر کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے۔ حاضرین نے کہا کہ یا حضرت ایسے بے دین کو کیوں امان دی۔ آپ نے فرمایا اس سے پہلے میرا مقابلہ اس کے ساتھ خدا کی راہ میں تھا اور اب جو اس نے میری ذات کے ساتھ گستاخی کی تو اب خدائی معاملہ نہ رہا۔ میں خدائی امور میں ذاتی امور کو دخل نہیں دیتا اور اپنا بدلہ نہیں لینا چاہتا۔ کافر اس ایمان باللہ کا شیدا ہو کر فوراً مسلمان ہو گیا۔ دیکھئے! مرزا صاحب نفس مطمئنہ اس کو کہتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ
۱۶ر اگست ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۳۱ کے مضامین

۱......	بقیہ مرزا قادیانی کے خیالات کا لیکچر	مولانا شوکت اللہ!
۲......	بقیہ خواب	

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱...... بقیہ مرزا قادیانی کے خیالات کا لیکچر

سنو سنو! آتھم کے مرجانے کی تاویل تم سن چکے۔ حالانکہ اس کے مرنے کا کہیں ذکر میری پیشین گوئی میں نہیں۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ وہ ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ تم اس کا مطلب مر جانا سمجھے۔ مجھے اس طوفان بہتان سے ایسا غصہ آتا ہے کہ تمہارا منہ نوچ لوں اور دانتوں سے ایک ایک کی ناک کی نوک چبا ڈالوں۔ اے احمقو! ہونق کی بیٹ کھانے والو اور کسی احمق الذی کی قے چاٹنے والو۔ ہاویہ میں گرائے جانے کے معنی ہلاک ہونا تم کو کون سے لال بجھکڑ نے بتایا اور فرہنگ کی کون سی لال کتاب میں نظر آیا۔ کیا تم سب کے سب جونپوری قاضی کے چیلے بن گئے ہو۔ تم کہتے ہو کہ ہم میں بڑے بڑے علماء اور فضلاء قرآن وحدیث کے پھانکنے والے اور کیڑا بن کر فن ادب کی کتابوں کے چاٹنے والے ہیں۔ اب ایں جانب کو کامل یقین ہوگیا کہ تم میں کا ایک ایک ''کمثل الحمار یحمل اسفارا '' کا مصداق ہے اور ''ان انکر الاصوات لصوت الحمیر '' کا مورد ہے۔ بھلا غضب خدا رہا ہاویہ میں گرائے جانے کے معنی مرجانا۔ بس اب میرے غصہ کی کوئی حد نہیں۔ کوہ ہمالیہ سے لے کر سیلون تک زلزلے آئیں تو بجا ہے اور پشاور سے لے کر راسکماری تک طاعون ایک ایک کو چٹ کرے تو زیبا۔ پہاڑ دھنس جائیں۔ زمینیں غبار بن کر اڑ جائیں۔ آسمان دھواں بن کر رائی کائی ہو جائیں تو سب بجا ہے۔ یورپ والے مجھ پر ایمان نہ لائے۔ دیکھو کوہ آتش فشاں نے ایک خطے کی کیسی درگت کی کہ چالیس ہزار آدمی دم کے دم میں سلفہ ہوگیا۔ یہ ان کے لئے عبرت کا پہلا تازیانہ ہے۔ جیسا تمہارے لئے طاعون عبرت کا پہلا سبق ہے۔ کیا تم اپنے کو زندہ سمجھتے ہو ذرا تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔ آسمانی باپ کی قسم۔ اس کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی اور اگر اب بھی مجھے عیسیٰ موعود تسلیم نہ کیا اور اپنے ایسے ویسے مردہ یسوع مسیح

کو اپنے کانشنس سے دیس نکالا نہ دیا تو دیکھنا کیا کیا تماشے دکھاتا ہوں اور کیسے کیسے ناچ نچاتا ہوں۔

منجنیق صد حصار است آہ من غافل چراست

شمع سان بے منجنیق از صدمت نکبائے من

کیا کروں مجبوری کا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا ورنہ میں تم کو پیشین گوئیوں کا ایسا مزہ دکھاتا کہ خون چٹوا دیتا تم فریادی ہو کر انگریزی عدالت میں گیے۔ اس نے مجھ پر دھونس ڈالی۔ میں تو پھر بھی دھونس میں نہ آیا۔ مگر میرے کھوسٹ، بوڑھے، پوپلے منہ والے آسمانی باپ پر باوصف گرگ باران دیدہ ہونے کے کچھ ایسی وباغت پڑی اور برٹش عدالت کے خوف نے اسے ایسا شکنجے میں دھر کے کھینچا کہ حواس باختہ اور ہوش فاختہ ہو گیے۔ پس یوں میری پیشین گوئی کی کمر ٹوٹ گئی۔ مگر اب میں نے آسمانی باپ کی پھر ڈھارس باندھی ہے اور اسے پھر شیشے میں اتارا ہے۔ کیونکہ بوڑھے اور بچے کی ایک حالت ہوتی ہے۔ ذرا سے دباؤ میں دب جاتے ہیں اور ذرا سی ابھار میں پھر پھر کرنے لگتے ہیں۔ ذرا دیکھو تو سہی کیا ہوتا ہے۔ ایک ایک منکر کو زندہ در گور نہ کر دیا ہو تو جبھی کہنا۔ تم ذرا خوش ہو لو۔ بکر کود مچالو۔ دولتیاں پھینک لو۔ پشتنگیں جھاڑ لو مگر آسمانی باپ نے چاہا اور اسے حرارا آیا تو پھر میری سچی مگر غضبناک پیشین گوئیوں کے کھونٹے بندھو اور ضرور بندھو۔ کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ وہی پیشین گوئی پوری ہوتی ہے جس کا اظہار کیا جائے۔ میری پیشین گوئی کیا بددعا ہے۔ کیا بددعا کے لئے ظاہر ہونا بھی ضرور ہے۔ میں برابر بددعاؤں کی کھچڑی پکا رہا ہوں۔ مگر اس میں ابھی کھد بدی نہیں آئی۔

اب سنو! ہاویہ ہوا سے اسم فاعل ہے۔ جس کے معنی خواہش کرنے والی کے ہیں۔ یہ دوزخ کا نام ہے جو منکروں کی امان جان ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے ''وامہ ھاویہ'' چونکہ دوزخ بھی اپنے فرزندوں کو آغوش محبت میں لینے کی خواہش کرے گی۔ لہٰذا اس کا نام ہاویہ ہوا۔ مگر میری پیشین گوئی کا یہ مقصد تھا کہ اگر وہ ایمان نہ لایا اور مجھے ہر طرح اس کے ایمان لانے سے مایوسی ہو گئی تو میں نے حکم دیا کہ اتنی مدت تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ چنانچہ یہ چونچو ہاتی پیشین گوئی پوری ہو گئی اور وہ دوزخی ہو گیا اور اب فرعون اور نمرود وغیرہ سرکشوں اور مرتدوں کے ساتھ دوزخ میں دندنا رہا ہے۔ پاس آؤ تو دکھادوں تم تو مادر زاد اندھے ہو۔

سنو سنو! جب میں آیات قرآنی پیش کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ'' وغیرہ مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ تو تم بہت ہی چوکنا ہوتے ہو اور میری نسبت لام کاف بکتے ہو۔ تم کو یہ خبر نہیں کہ کوئی رسول نیا ہو یا پرانا۔ مگر قانون قدرت ایک ہے وہ بدل نہیں

سکتا۔ نیا رسول بھی اسی کی پیروی کرے گا اور قدرت خود پیروی کرائے گی۔ کوئی نیا بادشاہ جب تخت نشین ہوتا ہے تو مروجہ قوانین تعزیرات کو بدلتا نہیں۔ ہاں ترمیم اور اصلاح کرتا ہے۔ میں بھی قرآن مجید کی ترمیم اور اصلاح کر رہا ہوں۔ دیکھو ملک معظم ایڈورڈ ہفتم ابھی ابھی تخت نشین ہوئے ہیں اور ۴ راگست کو ان کی رسم تاجپوشی ادا ہوئی ہے۔ کیا انہوں نے کوئی نیا قانون جاری کیا ہے۔ وہی قدیمی قوانین ہیں جن کے وہ حال میں وارث ہوئے ہیں اور برابر ان کی حفاظت عمل میں لائیں گے اور رعایا کو ان پر عمل کرائیں گے۔ میں بھی رسول ہوں اور قرآن کا وارث ہوں۔ جس طرح میرا جی چاہے گا ترمیم کروں گا۔ خود تمہارا اس بات پر ایمان ہے کہ قرآن قانون الٰہی ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔ مگر یہ بھی تو دیکھو کہ محمد صاحب (ﷺ) اب کہاں ہیں جو اس قانون کی پیروی کرائیں۔ میں ان کا جانشین ہوں اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرانے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ صرف یہ فرق ہے کہ میں نے اس کی اصلاح کی یعنی اپنے کو صرف نذیر ثابت کیا۔ منکروں کو دھمکی دی اور جب وہ دھمکی میں نہ آئے تو میں نے موت کے کولہو میں ان کو پیل دیا اور پھر جہنم کے محبس میں دھکیل دیا۔ وحشی لوگ ہرگز جنت کے سبز باغ پر فریفتہ نہیں ہوتے اور نہ اس کو خیال میں لاتے ہیں۔ وہ تو سزا اور عقوبت کو مانتے ہیں۔ وحشیوں پر عبرت ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نہ کہ خوش کرنے اور چیتے کی طرح پھیلانے کی خود قرآن میں ہے۔ ''**ولو بسط الله الرزق بعباده لبغوا فی الارض** '' بھلا خیال کرنے کی بات ہے کیا قانون تغیر اسی لئے نہیں کہ مجرموں کو سزا دی جائے۔ نہ کہ ان پر رحم کیا جائے۔ یہ تو سراسر ظلم ہے۔ جب کسی مجرم کو رہا کر دیا جاتا ہے تو ارتکاب جرائم پر دلیر ہو جانے سے سو مجرم پیدا ہوتے ہیں۔ پس یہ محمد صاحب کی بڑی بھاری غلطی تھی کہ انہوں نے اپنے کو مجرموں کا بھی شفیع گردانا۔ میں نے اس کی ترمیم کی۔ کیونکہ یہ امر لاز آف نیچر کا توڑنے والا اور بالکل اس کی نقیض ہے۔ پس میں نے اگر قرآن کو اپنی جانب منسوب کیا اور یہ کہا کہ وہ مجھ پر نازل ہوا ہے تو تعجب میں کون سا شہتیر ہو گیا۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ میں ابھی قرآن کی بعض آیتوں کو اپنا الہام بتاتا ہوں۔ تمام قرآن کو نہیں وجہ یہ ہے کہ میرے آسمانی باپ نے اسی میں مصلحت دیکھی ہے کہ کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہئے اور وحشیوں کو دفعتہً انگلی نہ دکھانا چاہئے۔ جب ان میں اچھی طرح پانی مر جائے گا اور بھڑکنا موقوف ہو جائے گا تو آسمانی باپ سارا قرآن مجھ پر نازل کر دے گا۔ اونٹ ہمیشہ براتے اور بل بل کرتے ہی لدتے رہے ہیں۔ وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے کہ تم تمام رسولوں کو بھول جاؤ گے اور انیسویں صدی کے ایک رسول اور ایک امام پر ایمان لاؤ گے اور یہ تمہارے پیرزادے اور مشائخ اور نیم ٹر علماء دانت پیستے اور ہونٹ کاٹتے رہ

جائیں گے۔ ان کو بھوجنون کے بھی ٹوٹے ہوں گے اور پھر سب کے سب منہ میں تنکے لے لے کر میرے دارالامان قادیان کو سجدہ کریں گے۔ شعلہ کی طرح ان کی سرکشی تھوڑی دیر کی ہے اپنی آگ میں آپ ہی جل بھن کر خاکستر ہو جائیں گے۔

اے شمع چند سانس ہیں تیرے سحر تلک
ہنس کر گزار یا انہیں روکر گزار دے

قرآن میں دوسری آیت میری نسبت یہ نازل ہوئی۔ ''اذ قال عیسیٰ بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدق لما بین یدی من التوراۃ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد'' دیکھو یہ دھڑلے اور طمطراق کی زناٹے دار پیشین گوئی ہے جس میں میرا نام صاف طور پر یوں چمک رہا ہے۔ جیسے کالی کالی گھٹائیں آفتاب۔ اس سے انکار کرنا مسلمان کا تو کام ہے نہیں۔ البتہ ملحد اور مرتد کا کام ہے اور یہ پیشین گوئی کس کی ہے۔ خود عیسیٰ مسیح کی۔ جو محمد صاحب کو یاد دلائی گئی ہے۔ جب خود عیسیٰ المسیح کہے کہ میرے بعد احمد آئے گا تو بس سارے انبیاء کا خاتمہ ہو گیا۔ آخر میرے آنے کی کوئی تو وجہ ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ موسوی اور عیسوی اور محمدی دین سب ناقص تھے اور یہ بات عیسیٰ مسیح اور محمد صاحب کو معلوم تھی کہ اصلاح اور ترمیم کے ساتھ تمام ادیان کی تکمیل کی ضرورت ہے اور ہم پوری تکمیل کی طاقت نہیں رکھتے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ انسان کو اپنا بوتا اور اپنا کس بل اور اپنے نفس کا علم اور اس کی بساط اچھی طرح معلوم ہوتی ہے۔ پس ان زبردست شواہد کے بعد دنیا میں میرا آنا اٹل تھا۔ تاکہ خدا کا نوشتہ پورا ہو۔

افسوس ہے کہ تم قرآن کا سیاق وسباق سمجھنے سے بھی بالکل بے بہرہ ہو۔ عرب کے نبی کا نام محمد ہے نہ کہ احمد۔ وہ تو جلال کا پتلا تھا۔ جس نے دنیا کا صفایا بولنے (جہاد) کا حکم دیا۔ احمد میں ہوں۔ میرا عنصر بالکل جمال اور رحم سے بنایا اور گوندھا گیا ہے اور میں نے جو چند سال قبل اس پر امن عہد سلطنت میں لوگوں کے مارے جانے کی دھمکی دی تو میں اس مجبوری کی معذرت کر چکا ہوں کہ اس کا الزام میرے آسمانی باپ پر ہے نہ کہ مجھ پر۔ اگر آیت میں رسول عرب مراد ہوتا تو خدائے تعالیٰ بجائے ''یاتی من بعدی اسمہ احمد'' کے ''یاتی من بعدی اسمہ محمد'' کہتا۔ رسول عرب کا نام محمد ہے اور میرا نام احمد۔ محمد کو احمد کہنا لوگوں کی نری بھیڑ چال ہے۔ دیکھو دوسری آیت میں ''محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار'' آیا ہے جس سے صاف طور پر شان جلال ظاہر ہے اور ''اشداء علی الکفار'' جو اصحاب محمد کی شان میں ہے تو یہ واضح طور پر بتا رہی ہے کہ وہ قتل یقتل کا باب گردانے کو اتری ہے۔ پس میں اپنی

احمدی شان جمال ورحم سے آیت مذکورہ بالا کی تلافی کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ دنیا میں کوئی دین قتل اور سفک اور جبر واکراہ سے نہیں پھیلا۔

میں اس لئے یورپ میں اپنی تصویریں بھیج رہا ہوں تا کہ یورپ والے میری شان جمالی ورحیمی کا نظارہ کریں اور اپنے مردہ خدا (عیسیٰ مسیح) کو چھوڑ کر زندہ مسیح اور امام الزمان پر ایمان لائیں اور چونکہ میری رسالت عام ہے۔ لہٰذا ایشیاء اور افریقہ میں بھی اپنی تصویریں بھجوا رہا ہوں تا کہ یہاں کے لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ میں کس آن بان اور کس ٹھٹھے اور شان کا نبی ہوں۔ ایک مرتبہ لوگ میری جھلک دیکھ لیں پھر تو ممکن نہیں کہ میرے دلدادہ اور فریفتہ نہ ہو جائیں۔ خواہ وہ کسی ملت اور مذہب وسوسائٹی کے ممبر ہوں۔

خود تصوب عند روية خدها
آراء من عكفوا على النيران

''یعنی میں ایسا معشوق ہوں کہ جب میرے بھو کا سرخ رخسارے دیکھے جاتے ہیں تو ان لوگوں کی عقلیں صواب ہوتی ہیں جو خلوت میں بیٹھ کر آگ کی پرستش کرتے ہیں۔''

مسلمانوں کی عقل تو الو لے اڑے ہیں۔ وہ میری حکمت عملیوں کو بالکل نہیں سمجھتے۔ چونکہ اسلام میں جہاد ہے۔ اس لئے مجھے خوف تھا کہ چند روز میں نہ صرف اسلام بلکہ تمام اہل اسلام دنیا سے یوں ناپید ہو جائیں گے۔ جیسے ہاتھی کے سر سے سینگ اور گدھے کی کمر سے زین۔ پس میں نے اسلام سے جہاد کو حرف غلط کی طرح مٹایا اور جو قومیں مسلمانوں کو جہاد کے اتباع کے باعث نگل جانا چاہتی تھیں۔ ان کا غصہ ٹھنڈا کیا اور اسلام کو جو پھاڑنے والا بھیڑیا تھا۔ بھیڑ بنا دیا۔ بلکہ دودھ دینے والی گائے۔ اگر مسلمانوں کے سروں میں احسان فراموشی کا بھیجا نہ ہوتا تو مجھ پر ایمان تو بھاڑ میں گیا۔ کم از کم میرے شکریے کا کٹھا تو کاندھے پر رکھتے۔ انہوں نے تو ہر طرح جواہی پھینک دیا اور لمبے لمبے سینگوں سے میرا پیٹ پھاڑنے پر تل گئے جو زعفرانی حلوے اور روغن بادام کے دم کئے ہوئے پلاؤ سے ریل گاڑی کے بورے کی طرح پھولا ہوا ہے۔ وائے بیدردی اور ہائے ناحق شناسی۔

میں کہہ چکا ہوں کہ تم کو قرآن کا سیاق وسباق سمجھنے کا بھی شعور نہیں۔ ''یاتی من بعدی اسمه احمد'' میں ''یاتی'' صیغہ مستقبل ہے۔ اگر اس کو بعد فاتیت ہوتا (یعنی جب تو آیا) تو ضرور محمد صاحب مراد ہوتے۔ چونکہ ایسا نہیں ہے۔ پس میں ہی مراد ہوں۔ کیونکہ میں عیسیٰ اور محمد کے بعد زمانہ مستقبل میں آیا ہوں۔ اس کے بعد کی آیت ''فلما جاء هم بالبينات قالوا هذا

سحر مبین ''کولولما حرف شرط ہے جو ماضی کو مستقبل بناتا ہے تو یہ معنی ہوئے کہ جب آئے گا مرزا غلام احمد قادیانی اپنی بینات (پھڑکتی ہوئی موت کی پیشین گوئیاں لے کر) تو منکرین کفار کہیں گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ دیکھ لو یہ سب باتیں مجھ پر صادق آرہی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مرزا رمال ہے کوئی کہتا ہے۔ نجومی ہے کوئی کہتا ہے مداری ہے کوئی کہتا ہے شعبدہ باز مسمریزم والا ہے۔ کیا اب بھی میرے نبی کامل اور مسیح الزمان ہونے میں کچھ شک باقی ہے۔ میں نے اپنے کو تمہاری حالت کے آئینے میں ہو بہو اور عین میں دکھا دیا ہے۔ تمہاری آنکھیں بیل کے دیدے ہوں تو میرا کیا قصور۔

دیکھو میں تمہیں ایک اور نکتہ سمجھاتا ہوں اور نکتہ بھی ایسا لمڈھینگ کہ اگر ہندوستان کے تمام گرانڈیل علماء اور لشائیل مشائخ ایک دوسرے کے پشتبان بن کر اپنی بودی اور لچر عقل اور ست اور ٹمیا پھوس سمجھ کا زور لگائیں تو ایسے نکتے کے انڈے بچوں کی جھول ہرگز نہیں نکال سکتے۔ خواہ کیسی ہی ٹکڑوں کوں کریں۔ عیسیٰ مسیح نے بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر کیوں کہا کہ میرے بعد احمد آئے گا۔ اوّل تو میں لکھ چکا ہوں کہ آیت میں محمد کا لفظ نہیں۔ بلکہ احمد کا لفظ ہے اور وہ میں ہوں۔ دوم محمد صاحب نے عیسیٰ معہود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور میں نے کیا۔ ایک تو میں احمد ہوں۔ دوم عیسیٰ معہود، اب بھی اگر تم مجھے سچا نہ جانو تو میں یہی کہوں گا کہ تمہارے سر میں گدھے کا دماغ ہے۔ پھر تمہاری عقل کہاں گھن چکر ہوگئی ہے کہ تم تو رات دن محمد محمد کا وظیفہ رٹتے ہو اور خود محمد میرے نام لیوا تھے اور کہتے تھے کہ میرے بعد عیسیٰ آئے گا۔ مہدی آئے گا جو ایسا اور ویسا ہوگا۔ وہ سب علامات اور آیات بینات مجھ میں موجود ہیں۔ میرا چہرہ دیکھو مہرہ دیکھو۔ بشرہ دیکھو۔ خوارق عادات دیکھو۔ ظلیت و بروزیت دیکھو۔ میرا من وسلوا، زعفرانی حلوا دیکھو۔ میری سقنقور اور ریگ ماہی ملی ہوئی معجونیں دیکھو جو قوت باہ کی نانیاں اور دادیاں ہیں۔ میرا منارہ آسمانی باپ کا ٹھاکر دوارا دیکھو۔ قادیان آکر چیں چاں کی چھل پہل اور میرے چیلوں کی کود پھاند دیکھو۔ دیکھنے کو تو سبھی کچھ ہے مگر تم کو خدا نے آنکھیں بھی دی ہوں۔ غالب دہلوی کہتا ہے۔

از ذرہ تا بمہر دل و دل ہے آئینہ
طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئینہ

عیسیٰ مسیح نے بھی یہی کہا کہ احمد آئے گا اور خود محمد صاحب نے بھی یہی کہا کہ مسیح موعود آئے گا۔ تعجب ہے کہ تم دونوں کو نبی برحق مانتے ہو۔ مگر ان کا کہنا نہیں مانتے۔ اگر مجھ پر تمام ایمان نہیں تو عیسیٰ مسیح اور محمد پر بھی نہیں۔ اب تمہارا ٹھکانہ دوزخ کے سوا نہیں نظر آتا۔ مگر تم اپنے ہاتھوں

دوزخ میں جا رہے ہو۔ میں تو تم پر ویسا ہی مہربان ہوں جیسا آسمانی باپ مجھ پر۔ میں آسمانی باپ کا لے پالک ہوں اور تم میرے لے پالک۔ پس تم آسمانی باپ کے پوتے ہوئے۔ بھلا میں تمہارا بدخواہ کیونکر ہو سکتا ہوں اور یہ جو میں کبھی کبھی تمہیں صلوات و مغلظات سناتا ہوں۔ اوّل تو میں نے اب ان کا بھی ڈربا پھونک دیا ہے اور اگر کبھی کبھی کوئی گالی میری زبان سے نکل جاتی ہے تو وہ درحقیقت گالی نہیں سہالی ہوتی ہے جو دلسوزی کی حالت میں میرے دل سے طبعاً نکل پڑتی ہے۔ کیا ماں باپ بچوں کو بسا اوقات گالیاں اور کوسنے نہیں دیتے۔ لیکن کیا وہ ان کے دشمن ہوتے ہیں۔

رہے میرے بعض چیلے چاپڑ جو تم کو اکثر ماں بہن کی دینے لگتے ہیں۔ اوّل تو وہ سخت منہ پھٹ بدزبان ناخلف ابن الفضول بڑے نامعقول اول جلول جھلنگے کی چول گدھے کی جھول ہیں۔ وہ میرا اتباع نہیں کرتے۔ دوم کبھی کبھی وہ ''جزاء سیئۃ سیئۃ'' پر بھی عمل کر بیٹھتے ہیں۔

اگرچہ میں اس کو برا سمجھتا ہوں۔ مگر تم کو برا نہ ماننا چاہئے۔ کیونکہ یہ تمہارے ہی قرآن کا حکم ہے۔ پس نبیوں میں جو حلم و وقار کی صفت ہونی چاہئے وہ سب مجھ میں موجود ہیں۔

حماقت تو دیکھو کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح آسمان پر راج رہے ہیں۔ بھلا یہ بات عقل میں آسکتی ہے کہ ان کے واسطے آسمان میں باورچی خانہ بنا ہے۔ پھر کوئی پائخانہ بھی رفع حاجت کے لئے آسمان میں ضرور ہوگا۔ ورنہ غیر ممکن ہے کہ کوئی شخص انیس سو برس تک زندہ رہے اور وانہ تک اڑ کے اس کے منہ میں نہ جائے۔

حالانکہ خود آسمان ہی کا وجود نہیں۔ یہ تو محض انتہائے نظر ہے۔ یہ باتیں بالکل خلاف نیچر اور آسمانی باپ کے آئین وقوانین کے سراسر خلاف ہیں۔ ایسا ہی تمہارا لغو اور بے سروپا عقیدہ ملائکہ کی نسبت ہے کہ وہ آسمانوں پر اس طرح پٹے پڑے ہیں۔ عیسیٰ انگریزی فوجوں کا ٹڈی دل پچھلے دنوں ٹرنسوال میں پٹا پڑا تھا۔ حالانکہ مراد ستارے اور ان کی قوتیں ہیں۔ عیسیٰ مسیح مر گیا۔ گل گیا۔ کشمیر میں اس کی قبر موجود ہے۔ مگر تم کہتے ہو کہ فلک چہارم پر بیٹھا ہوا ہے۔ بھلا تم میں اور بے وقوف عیسائیوں میں کیا فرق رہا۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ بیٹا (یسوع مسیح) خدا (باپ) کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ عیسیٰ مسیح کا تو میرے سامنے نام بھی نہ لو۔ میرے تن بدن میں مرچیں بھر جاتی ہیں۔ تپنے چھوٹ جاتے ہیں اور پتنگے لگ جاتے ہیں۔ مجھے ایک ایک عیسائی سور کی شکل نظر آتا ہے۔ اگرچہ میری صفت بلکہ میرا تمغہ کسر صلیب اور قتل خنازیر ہے۔ مگر چونکہ نہ فقط میں بلکہ آسمانی باپ بھی برٹش جیسی جبار وقہار گورنمنٹ کے جبروت سے دونوں بید کی طرح لرزتے ہیں۔ لہٰذا خون کے سے گھونٹ پی پی کر رہ جاتا ہوں۔ ورنہ تمام عیسائیوں کا جو کچھ حشر ہوتا دنیا دیکھتی اور اب تو

مسلمان اور عیسائی دونوں ہی میری نبوت اور مسیحیت اور مہدویت کے یکساں منکر ہیں۔ لہٰذا میں دونوں کو سگان زرد برادران شغال سمجھتا ہوں۔ کیونکہ دونوں عیسیٰ کو برحق مانتے ہیں۔ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ذرا دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے۔ کبھی کے دن بڑے کبھی راتیں۔ ابھی میرے پنجے دنیا کی زمین پر اچھی طرح نہیں گڑے۔ ہاں! میری امت اور اولاد دن دونی رات چوگنی کسی حریص کی توند کی طرح بڑھ رہی ہے اور پھل پھول رہی ہے۔ انڈے بچے دے رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ چند روز میں اپنا کرشمہ دکھا سکوں گا اور اپنا اور آسمانی باپ کا عندیہ پورا کرسکوں گا۔ سردست تو میرے ہاتھ بندھے ہیں۔ مشکیں کسی ہیں۔ پاؤں کاٹھ میں ٹھکے ہیں۔ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ تمہارا یہ عقیدہ بھی کتنا خام ہے کہ پیغمبر عرب کو ان معنی میں خاتم النّبیین سمجھتے ہو کہ اس پر نبوت ختم ہوگئی ہے۔ بھلا نبوت بھی ایسی شے ہے جو افراد انسانی میں سے کسی فرد پر ختم ہو جائے۔ پیغمبر عرب میں کیا ترجیح تھی کہ برخلاف ایک لاکھ کئی ہزار انبیاء کے انہیں پر نبوت ختم ہوئی۔ خود پیغمبر صاحب فرما گئے ہیں۔ ’’لاتخیر وافی انبیاء اللہ‘‘ جب یہ صورت ہے تو ان پر نبوت کیونکر ختم ہوئی۔ اس صورت میں تو وہ تمام انبیاء سے افضل ٹھہرتے ہیں اور یہ قول حدیث مندرجہ بالا پر نظر کر کے بالکل مالا یرضی بہ القائل ہے اور قرآن کے بھی خلاف ہے جس میں ’’لانفرق بین احد من رسلہ‘‘ وارد ہے۔ پس نبی نبی سب ایک ہیں۔ میں ہوں یا دوسرے انبیاء ہوں اور اگر ختم نبوت میں ایسا ہی سرخاب کا پر ہے تو مجھ سے بڑھ کر کوئی اس کا مستحق نہیں۔ کیونکہ میں سب انبیاء کے بعد اور پیغمبر عرب سے بھی تیرہ سو برس کے بعد نازل ہوا ہوں۔ مگر تم یہ بات خوب یاد رکھو کہ سب سے اخیر میں ہونا یا یوں کہو کہ خاتم الانبیاء بن کر سب سے پھسڈی رہجانا فضیلت اور بزرگی میں داخل نہیں۔

بات یہ ہے کہ تم خاتم النّبیین کے معنی ہی نہیں سمجھے۔ خاتم بمعنی مہر ہے اور مہر کسی شخص کی علامت ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر عرب میں بھی وہی نبوت کی علامت اور صفت موجود تھی جو انبیاء سابقین میں تھی۔ نہ کہ یہ معنی کہ ان کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

بالفرض پیغمبر عرب خاتم ہی سہی۔ مگر وہ انبیاء کے خاتم ہیں نہ کہ رسولوں کے۔ میں تو رسول ہوں نہ کہ محض نبی اور پیغمبر عرب نے بھی لانبی بعدی فرمایا ہے نہ کہ لارسول بعدی اور چونکہ رسالت میں نبوت بھی داخل ہے۔ نہ کہ علی العکس تو یہ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑا کہ میں رسول بھی ہوگیا اور نبی بھی۔ مجھے حاملہ رسالت ملی جس کے پیٹ سے نبوت کا بچہ کھٹ سے نکل پڑا۔ مولیٰ دے اور بندہ لے۔ چھپر پھاڑ کر ملنا اسی کو کہتے ہیں۔

سنو سنو! پیغمبر عرب نے فرمایا ہے کہ قرب قیامت میں عیسیٰ اور مہدی پیدا ہوں گے۔ اب قرب قیامت ہے۔ میں عیسیٰ موعود ہوں اور مہدی مسعود بھی اور میرے بعد قیامت ہوگی اور دنیا کے خاتمہ کے ساتھ نبوت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اب تمہیں انصاف سے کہو کہ نبوت مجھ پر ختم ہوئی یا کسی اور پر۔

اور حماقت سنو! تم کہتے ہو کہ مہدی آخر الزمان آئے گا اور وہ نبی بھی ہوگا۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ وہ نئی شریعت کا پوٹلہ بغل میں دبا کر آئے گا یا اسی پرانی کرم خوردہ دقیانوسی اسلامی شریعت کی بٹیا یا پگ ڈنڈی پر چلے گا۔ اگر نئی شریعت کا گھٹا سر پر رکھ کر آئے گا تو پیغمبر عرب کی ختم نبوت غارت غول ہوئی اور اسی پرانی شریعت پر چلے گا تو سلمنا اور میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ نبوت ختم نہیں ہوئی۔ اسی اسلامی میں قیامت تک بیشمار نبی پیدا ہوتے رہے ہیں اور ہوں گے۔ بس میں بھی نبی ہوں۔ نبی کیا معنی وہی مہدی ہوں۔ تمام اولیاء مثلاً پیران پیر اور بایزید بسطامی اور جنید بغدادی وغیرہم در حقیقت نبی تھے۔ تم یہ کہو گے کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیوں نہیں کیا۔ میں کہوں گا کہ یہ ان کا کسر نفس تھا۔ دوم ممکن ہے کہ ان پر اظہار نبوت کا الہام نہ ہو۔ مگر میں مجبور ہوں۔ مجھ پر الہام ہو چکا ہے کہ تو مثیل المسیح ہے۔ مہدی موعود ہے۔ رسول ہے۔ اگر میں ڈنکے کی چوٹ نہ کہ قادیان کی ادٹ ایسا اظہار نہ کرتا تو آسمانی ہائیکورٹ میں دھرا جاتا اور یسوع مسیح تو چند ساعت دوزخ میں رہا۔ مجھے ہمیشہ رہنا پڑا۔ تمہارا کیا ہے تم نے تو ہنڈا سا منہ کھول دیا۔ مصیبت تو میری ننھی سی جان پر پڑتی۔

سنو سنو! غیر ممکن ہے کہ ایک نبی یا رسول ساری خدائی کے لئے ہو اور وہ بھی قیامت تک زمانہ طرح طرح کے رنگ بدلتا رہتا ہے۔ ہر خطہ اور ہر زمین کی آب و ہوا، پھول پھل، اناج ترکاری اور خود انسانوں کی طبائع جدی جدی ہیں۔ پس ساری خدائی کو ایک شخص کا تابع کر دینا بڑا بھاری ظلم اور خلاف نیچر ہے۔ پھر تمام انبیاء مر گئے، گل گئے۔ تم انہیں کی لکیر کے فقیر ہو۔ اگر وہ نبی تھے بھی تو اس زمانہ کے جس میں وہ مبعوث ہوئے تھے جو وحشت و جاہلیت کا زمانہ تھا۔ اب تو تہذیب کا زمانہ ہے۔ مردوں کے آگے گردن تسلیم خم کرنے کے دن لد گئے۔ نہ خلیل خان رہے نہ فاختہ۔ پس مردوں کا پیچھا چھوڑو۔ میں زندہ نبی، زندہ مسیح، زندہ مہدی ہوں۔ مجھ سے بیعت کرو اور گلے میں ڈھول ڈال کر میری رسالت و مہدویت کی ڈونڈی پیٹو کہ ملک آسمانی باپ کا اور حکم امام الزمان، مہدی دوراں، مسیح زمین و آسمان منزل فی قادیان، حضرت اقدس مرزا غلام احمد قدس اللہ سرہ العزیز کا، ڈھم، ڈھم، ڈھم۔

سنو سنو! نبی ہو یا غیر نبی سب انسان ہیں اور انسانی طاقت محدود ہے۔ برخلاف اس کے زمانہ لتسلسل الیٰ غیر النہایہ سیال ہے۔ جو دنیا کی ساری چیزوں کا ظرف ہے۔ بھلا کیونکر ممکن ہے کہ ایک ناتواں ضعیف البنیان ہستی غیر محدود اور غیر متناہی امور کی اصلاح کا ٹھیکہ لے سکے جب کہ وہ خود فانی ہے۔

مسلمانوں میں دہابیوں کا ایک گروہ ہے جو پیروں کے ماننے اور ان کو نذر نیاز چڑھانے کا سخت مخالف ہے۔ مگر مردہ انبیاء کو وہ بھی مانتا ہے۔ بلکہ بعض کا کلمہ پڑھتا ہے۔ بھلا غور کرنے کی بات ہے کہ مردے مردے سب یکساں ہیں۔ ولی ہوں یا نبی، غوث ہو یا قطب، وہابیوں کی بھی وہی مثال ہے کہ گڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز۔

میں پھر بھی کہتا ہوں خہ تم زندہ نبی کو مانو۔ میں زندہ ہوں۔ اوّل تو میں مروں گا نہیں اور مروں گا بھی تو قیامت آئے گی۔ جب کہ نبوت ورسالت کا کھڑاک ہی کافور ہو جائے گا اور اگر میں ابھی ابھی دس پانچ برس میں ٹین ہو گیا تو کون ایسا تیسا کہتا ہے کہ تم مجھے زندہ سمجھو اور میرے مقدر کی پرستش کرو۔ ہاں! میں اپنا قائم مقام اور اپنی بڑی یادگار منارۃ المسیح چھوڑے جاتا ہوں اور اس کی حفاظت تمہارا فرض ہے۔ جیسے صلیب کی حفاظت عیسائیوں کا فرض ہے۔ اس کے سوا میری نسبت کوئی کیسی ہی بے پر کی اڑائے مگر تم اپنے پروں پر پانی نہ پڑنے دینا۔ ایڈیٹر! (باقی آئندہ)

۲...... بقیہ خواب

طرفہ یہ کہ خواب دیکھنے والا اوّل درجہ کا بلانوش شرابی تھا جو برانڈی کے خم کے خم ڈکار جائے اور پانی نہ مانگے۔ اس نے کہا کہ مرزا قادیانی نے اسی حالت میں جب کہ میں چر غٹو ہو رہا تھا۔ مجھ سے توبہ کرائی۔ مگر باوجود توبہ کے میں نے منصوری سے کپورتھلہ میں آ کر خوب غٹا غٹ اور سٹاسٹ شراب اڑائی۔ ایک قصہ تو یہ ہوا جس کو آپ مرزا قادیانی کے اخبار الحکم میں پڑھ لیں گے۔ لیکن بندہ نے ۲۱ یا ۲۲ ررمضان کی شب کو ایک خواب دیکھا کہ مرزا قادیانی اور ان کا گروہ غارت ہو گیا ہے۔ میں نے وہ خواب منشی عبدالاحد صاحب کو رؤیا صالحہ کر کے لکھوا دیا اور اس پر دو چار معززین کی شہادتیں بھی کرا دیں۔ لیکن کسی اخبار میں اس لئے نہ بھیجا کہ اس رؤیا صالحہ کا ظہور ہو جائے تو مشتہر کیا جائے اور نیز دو چار مرزائی میرے دوست بھی ہیں۔ اگرچہ دین کے معاملے میں دوستی کا تعلق نہیں۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے اس فرقہ کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا ہے اور پھر دریا میں بہا دیا ہے اور ایک ایک بچھیا کے باوا کو مثل گوسالۂ سامری نیست ونابود کر دیا ہے۔ میری آنکھ کھلی تو یہ آیہ میری زبان پر تھی۔ ’’انما الھکم اللہ

الـذی لا الـہ الا ھـو ’’اور یہ عجیب بات ہے کہ میں کپورتھلہ میں تھا اور بحالت خواب اپنے کو متصل درگاہ حضرت مخدوم شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز اور قاضی ثناء اللہ صاحبؒ کے اس فرقے کو غارت ہوتے دیکھا۔ راقم: سچا خواب دیکھنے والا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ
۲۴؍اگست ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۳۲ کے مضامین

۱......	بقیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف از مروان!	
۲......	حیات وممات مسیح	مولانا شوکت اللہ!
۳......	کتاب عصائے موسیٰ کا جواب	مولانا شوکت اللہ!
۴......	امریکا میں مرزا قادیانی کا مشن	مولانا شوکت اللہ!
۵......	ھذا شئ عجاب	مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... بقیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھائی حضرت جعفرؓ حسب الحکم رسول خدا ﷺ ایک سو آدمیوں کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے شاہ حبش کے پاس جو عیسوی مذہب تھا پناہ گزین ہوئے۔ کفار قریش نے اپنے ڈیلی گیٹ ان کے پیچھے شاہ حبش کے پاس بھیج کر لکھا کہ یہ جماعت ہمارے لونڈیاں غلام بھاگ کر آپ کی دولت میں پناہ گزین ہوئے ہیں۔ ان کو ہمارے گروہ کے حوالہ کرو۔ شاہ حبش نے حضرت جعفرؓ کو بلا کر دریافت کیا۔ حضرت نے بزبان فصیح یہ خطبہ پڑھ کر حاضرین کو دنگ کر دیا۔

’’یاایھا الملک کنا قوماً اھل جاھلیۃ• نعبد الاصنام• ونا کل المیتۃ ونـاتی الفواحش ونسی الجوار ویاکل القوی ضعیفا فکنا علی ذلک حتی بعث الینـا رسـولاً منا نعرف نسبہ وصدقہ ولمانہ وعفافہ فدعی الیٰ اللہ لنوحدہ نعبدہ ونخلع ما کنا نعبد نحن وآباء نا من دونہ من الحجارۃ والاوثان وامرنا ان نعبداللہ وحـدہ ولا نشـرک بـہ شیئا وامرنا بالصلوٰۃ والزکوٰۃ والصیام (فعدد علیہ امور

الاسلام ثم قال) وامرنا بصدق الحديث واداء الامانت وصلة الرحم وحسن الجوار والكف عن المحارم والدماء ونهانا عن الفواحش وقول الزور واكل مال اليتيم وقذف المحصنات فصد قناه واتبعناه علی ماجاء به من الله تعالیٰ فعبدنا لله تعالیٰ وحده ولا نشرک به وحرمنا حرم الله علینا واحللنا ماحل لنا فعدیٰ علینا قومنا فعذبونا وفتونا عن دیننا لیردونا علی عبادت الاوثان من عبادت الله تعالیٰ وان نستحل ماکنا نستحل من الخبائث کما قهرونا وظلمونا وضیقه علینا وحابو بیننا وبین دیننا وخرجنا الیٰ بلادک واخترناک علی سواک وغبنا جوارک ورجونا ان لا نظلم عندک یا ایها الملک''

ترجمہ...... ''حضرت جعفرؓ نے فرمایا کہ اے بادشاہ ہم جاہل قوم تھے۔ بتوں کو پوجتے تھے۔ مردار گوشت کھاتے تھے۔ بدکاریاں کرتے تھے۔ ہمسایوں سے بدی پیش آتے تھے۔ زبردست کمزور کا مال کھا جاتے تھے اور ایک مدت سے ہماری یہی حالت چلی آتی تھی۔ یہاں تک کہ خدا نے ہمارے ہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا جس کی شرافت نسب، راست بازی، ایمانداری اور پاک دامنی سے ہم خوب واقف تھے۔ پس اس نے ہم کو خدا کی طرف بلایا کہ ہم صرف اسی کے خدا کو جانیں اور اسی کی عبادت کریں اور ان بتوں اور پتھروں کی عبادت کو چھوڑ دیں جن کو ہم اور ہمارے باپ دادے پوجتے تھے اور حکم دیا کہ ہم صرف خدا ہی کی عبادت کریں اور کسی چیز کو ذات وصفات اور استحقاق عبادت میں اس کے ساتھ شریک نہ کریں اور ہم کو پانچوں وقت نماز پڑھنے اور سال بھر بعد بقیہ مال کا چالیسواں حصہ صدقہ دینے اور ماہ رمضان میں بیماری اور سفر کے سواء روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (پھر ایک ایک کر کے تمام احکام اسلام اس کے سامنے بیان کئے اور پھر کہا) اس پیغمبر نے ہم کو سچ بولنے اور امانت کو اس کے مالک کے پاس پہنچا دینے اور قرابت داروں سے رعایت ومروت کرنے اور ہمسائیوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنے اور برائی اور حرام کاموں اور خون خرابوں سے بچنے کا حکم دیا اور بدکاریوں اور جھوٹی گواہی دینے اور یتیموں کا مال کھانے اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کیا۔ پس ہم نے اس کو پہچانا اور جو احکام خدا کی طرف سے اس نے پہنچائے ان سب کی پیروی اختیار کی۔ پس ہم صرف ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہیں اور کسی چیز کو کسی بات میں بھی اس کے شریک نہیں کرتے اور جو چیز خدا نے ہم پر حرام کر دی ہے۔ اس کو حرام اور جو چیز حلال کر دی ہے۔ اس کو حلال جانتے ہیں۔ پس اس بات پر ہماری قوم ہماری دشمن بن گئی ہے اور طرح طرح کے دکھ دیئے اور ہم کو ہمارے دین سے پھرانا چاہا کہ خدا کو چھوڑ کر

پھر بت پوجنے لگیں اور جن بری باتوں اور چیزوں کو ہم پہلے جائز سمجھتے تھے۔ ان کو جائز جانیں۔ پس جب کہ انہوں نے ہم کو نہایت عاجز کر دیا اور طرح طرح کے ظلم کئے اور نہایت تنگ اور دق کیا اور ہمارے دین سے ہمیں پھرانا چاہا اور ہمارے مزاحم ہوئے تو ہم اپنا وطن چھوڑ کر اور تجھ کو دیگر بادشاہوں کی نسبت اچھا جان کر تیرے ملک میں چلے آئے اور یہ امید کر کے کہ تیرے ہوتے کوئی شخص ہم پر ظلم نہ کر سکے گا۔ تیری پناہ اختیار کی۔'' یہ ہے اسلام کا صحیح فوٹو جس کے دیکھنے سے اسلام کی سچی عظمت دلوں میں بھر جاتی ہے اور اس کی حقیقی صداقت اور حقیقت کا ایک گہرا اور پائیدار نقش دل پر جم جاتا ہے۔

اب مرزا قادیانی ہی سچ کہہ دیں کہ اپنے ستارہ قیصرہ و تحفہ قیصرہ میں جو بحضور علیا جناب قیصرہ ہند ارسال کئے تھے۔ کون سی عظمت و شان شوکت اسلام کی بیان فرمائی ہے۔ اگر کچھ لکھا ہے تو یہی لکھا ہے کہ اے قیصرہ ایک مہدی آیا ہے جس کے بزرگوں نے سرکار کی فلاں فلاں خدمات کی ہیں وہ خونی مہدی نہیں۔ وہ سچا خیر خواہ سرکار ہے اور اس مہدی کے آنے کی سخت ضرورت ہے۔ اے قیصرہ تم نے ایسے عجیب و غریب مہدی کی کوئی قدر نہ کی اور باوجود اس قدر وسیع اخلاق کے اپنے مخلص مہدی کو محروم رکھا۔ شاید وہ ایک رسالہ حضور میں نہیں پہنچا اور کہیں پس و پیش ہو گیا ہوگا۔ اس لئے اب ستارہ قیصرہ بھیجا جاتا ہے۔ امید ہے کہ جواب سے افتخار بخشا جاوے گا۔

(تحفہ قیصریہ ص ۱۲، ۱۳، خزائن ج ۱۲ ص ۲۶۴، ۲۶۵، ستارہ قیصرہ ص ۲، خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۲)

سبحان تیری قدرت۔ کیا خوب نبوت اس تحریر سے ٹپک رہی ہے اور بروزی رسالت کی شان ظاہر ہو رہی ہے۔ آپ کو پیروی اور اتباع کی کیا ضرورت آپ تو حسب (اشتہار مورخہ ۵ر نومبر ۱۹۰۱ء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۱ تا ۴۳۳ ملخص) خود محمد رسول اللہ اور خاتم النبیین اور ''جری اللہ فی حلل الانبیاء'' ہیں اور اپنے مریدوں کی غلطی کا ازالہ کر رہے ہیں کہ وہ آپ کو پہلے صرف ایک مجدد سمجھتے تھے اور اب رسول بنا لیا۔ اب اختلاف درمیان قول و فعل مرزا قادیانی کے ناظرین پر ظاہر ہو گیا یا کوئی کسر باقی رہ گئی۔ مرزا قادیانی ہی خدا لگتی کہہ دیں کہ کیا آپ کے دل میں پیغمبر خدا ﷺ کے کوئی وقعت ہے اور آپ واقعی ان کے قدم بقدم چلتے ہیں۔ کیا سرور کائنات ﷺ نے بھی کبھی کوئی اس قسم کی پولیٹکل چال چلی تھی۔ کیا یہ آنحضرت ﷺ کی پالیسی تھی جس کی آپ تقلید کر رہے ہیں۔ بندہ پرور حضور انور بنی ہاشمی روحی فداہ نے تو کافروں پر بھی وہ احسانات کئے کہ فلک گفت احسن ملک گفت زہ، اور کفار دل و جان سے قائل ہو گئے کہ بیشک یہ رحمۃ للعالمین ہیں۔

آنریبل سر سید کو طرح طرح سے برا بھلا کہا گیا۔ گالیاں دی گئیں۔ مغلظات کے

ملفوف خطوط بھیجے گے۔ کفر کے فتوے اس پر بزور چپکائے گئے۔ غرضکہ سب قسم کی اذیتیں اس کے حق میں روا رکھی گئیں۔ مگر اس پیروان ہمت نے اپنے نانا کی سنت کو تازہ کر کے اف تک نہ کی اور سوائے دعائے خیر و مرحبا کچھ نہ کہا۔ جب بہ تقاضائے بشریت بہت تنگ آ گیا تو اس قدر کہہ کر خاموش ہو گیا جیتے جی میری قدر تم نہیں کرتے۔

یاد آوے گی تمہیں میری وفا میرے بعد

چنانچہ اب ان کی دائمی مفارقت آٹھ آٹھ آنسو رلاتی ہے۔ اگر وہ چاہتے تو لاکھوں روپیہ کی جائیدادیں حاصل کر سکتے تھے۔ اگر مدعی نبوت ہوتے تو میں سچ کہتا ہوں کہ تعلیم یافتہ سوسائٹی تو بے چون و چرا قبل از قائم کرنے امور تنقیح کے اقبال دعویٰ داخل کرتے اور بہت خوشی سے اس کو مثیل یا بروزی وغیرہ طور پر ماننے کو تیار ہو جاتے۔ مگر وہ سچا اور حقیقی مسلمان بخوبی جان چکا تھا اور اس کا ایمان تھا کہ نبی ہاشمی ﷺ کا یہ قول بالکل حق اور راست ہے۔ ''لو کان بعدی نبیاً لکان عمر'' قرآن کے جو معارف وہ مرحوم بیان کر گیا ہے اگر سو سال مرزا قادیانی کا مشن ان تھک کوششیں رات دن کرتا رہے تو عشر عشیر بھی بیان نہ کر سکے جن لازاف پر مغربی فلاسفروں کی قلمیں توڑ دیں۔ مخالفین اسلام کے صدہا قسم کے اعتراض رد کر کے اسلام کی موہنی تصویر کو ایک محبوب دلہن کی طرح مرغوب خاص و عام کر دیا۔

سبحان اللہ! مرزا قادیانی کے معارف قرآنی کیا کیا مضحکہ خیز ہیں۔ ناظرین کی خدمت میں دانہ از خرواری عرض کرتا ہوں۔ ''واذ الجبال سیرت'' معارف مرزائی، پہاڑ اڑائے جا کر عمارت بنائی جاتی ہے۔ یعنی مہدی آخر زمان (مرزا قادیانی) کے ظہور کی علامت یہ ہوگی کہ اس زمانہ میں پہاڑ اڑائے جاویں گے اور عمارات بنائی جاویں گی۔ اب چونکہ پہاڑ اڑائے جاتے ہیں اور پتھر عمارات کے کام میں آتے ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ زمین گول ہے۔ اب وہ وقت ہے کہ مہدی آخر زمان (مرزا قادیانی) پیدا ہوا۔ کیا خوب معارف ہیں؟ غور کا مقام ہے کہ مرزا قادیانی نے ایک ایسی جدید اور نئی تھیوری مہدی آخر زمان کی بیان فرمائی کہ محمد علی بابی کی بوسیدہ لاش بھی قبر میں پھڑک گئی اور حسن بن صباح اور مسیلمہ کذاب کی قبر سے صدائے مرحبا نکلی۔ کیونکہ دنیا میں ابتدائے آفرینش سے الیٰ زمان مسعود مرزا قادیانی نہ کبھی پہاڑ اڑائے گئے نہ پتھر نکال کر عمارات بنائی گئیں اور نہ کسی کو اس طرف خیال ہوا۔ اب جو مرزا قادیانی کا ظہور ہوا تو یہ باتیں ہونے لگیں اور قیامت کے آثار کی دلیل خود مرزا قادیانی نے پبلک کو بتائی۔ جناب نے کبھی تواریخ کے اوراق کو الٹا ہے۔ اہرام مصری کی تاریخ پڑھی ہے وہ اہرام کس نے بنائے تھے اور کس

چیز کے بنے تھے اور کتنے عرصے میں بنے تھے اور وہ پتھر جو ان میں صرف ہوئے وہ پہاڑوں ہی سے لائے گئے تھے یا خشت سازوں نے بنائے تھے۔ افسوس خود غرضی انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ یہ اہرام مصر کے ہر حصے میں اس قدر کثرت کے ساتھ تھے کہ ان کی صحیح تعداد بتانا تقریباً غیر ممکن ہے۔ ان اہراموں کو بنے ہوئے بارہ ہزار برس سے زیادہ عرصہ ہوا ہے جس پر تحریر کیا گیا کہ ''نبینا هذه الاهرام في ستين سنة فليهد مهامن يريد ذلک في ستماة سنة فان الهرم ايسر من النباء ''یعنی ہم نے تو اس اہرام کو ساٹھ برس میں بنایا ہے۔ مگر جو اس کے ڈھانے کا ارادہ رکھتا ہے وہ پہلے اس کو چھ سو برس میں تو ڈھائے۔ حال آنکہ بنی ہوئی عمارت کو کھود ڈالنا اس کے بنانے سے سہل تر ہے۔ ''اذا العشار عطلت ''معارف مرزائی ریل کے جاری ہونے سے اونٹ بیکار ہو گئے۔ ''بارک اللہ'' کیا عجیبہ معارف ہیں۔ یعنی قیامت کے علامات سے جب کہ مہدی آخرالزمان (مرزا قادیانی) پیدا ہوں گے اور ان کا ظہور ہوگا ایک علامت یہ ہوگی کہ ریل کے جاری ہونے سے اونٹ بیکار ہو جاویں گے۔ یہ بڑی بین دلیل ظہور مہدی کی ہے کہ اونٹ بیکار ہو گئے ہیں۔ کیونکہ باوجود ریل کے جاری ہونے کے اب اونٹ اس قدر کارآمد ہیں کہ دس پندرہ سال آج سے پہلے جس اونٹ کی قیمت ۶۰ روپیہ تھی آج کل وہ ڈیڑھ سو روپیہ میں بھی دستیاب نہیں ہوتا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ صرف پنجاب میں نو کورس اونٹوں کے قائم ہوئے۔ یعنی ۹ رسالے اونٹوں کے کھڑے کئے گئے ہیں۔ فی رسالہ یا کور میں ۱۰۹۰ اونٹ ہوتے ہیں۔ مقامات ذیل میں وہ کور موجود ہیں۔ دہلی، میانمیر، منٹگمری، جہلم، راولپنڈی، نوشہرہ۔ تین دیگر مقامات پنجاب میں تو جملہ ۹۸۱۰ اونٹ اس وقت برسرکار ہیں اور ہر ایک رسالہ میں لوگوں کو قرضہ دیا جارہا ہے کہ اونٹ خریدو اور بھرتی کرو۔

یہ معارف کیا گوز شتر سے زیادہ وقعت رکھتے ہیں کیا ''اذ العشار عطلت ''کے معارف اس پر صادق آتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ شاید مرزا قادیانی کے معارف پبلک سمجھتی نہیں۔ شاید مرزا قادیانی نے یہ فرمایا ہو کہ باوجود ریل کے جاری ہونے کے اونٹ بیکار اور کمیاب ہو جاویں گے اور ڈھونڈے نہ ملیں گے۔

''اذا الصحف نشرت ''ایک علامت قیامت کی یہ ہے کہ اخبارات اور رسالے مطبعوں سے نکل کر لوگوں کو ملتے ہیں اور ایسے وقت میں مہدی (مرزا قادیانی) کا ظہور ہوگا بہت معقول یہ بھی نئی بات ہے۔ مطابع اب مرزا قادیانی ہی کے زمانہ میں ایجاد ہوئے۔ پہلے تو صفحہ ہستی پر تھے ہی نہیں۔ حضرت سال ۱۸۵۷ء میں پہلا چھاپہ خانہ انڈیا میں بمقام گوا قائم ہوا جب کہ مرزا

کی عمر۲۱برس کی ہوگی اور یورپ، امریکہ، افریقہ میں مطالع کا وجود اپنی جماعت کے بی.اے، ایم.اے صاحبان سے پوچھ لیں۔’’اذ البحار فجرت ‘‘قیامت کی اور ظہور مہدی (مرزاقادیانی) کی ایک نشانی یہ ہوگی کہ دریاؤں سے نہریں کاٹ کر آبپاشی کے واسطے لائی جاویں گی۔ حقیقت میں یہ بات تو بالکل نئی ہے۔ دنیا میں حال کے سوا کبھی نہریں نہیں نکلیں اور نہ کسی نے نکالیں؟

’’سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً‘‘ معارف، مسجد اقصیٰ سے مسجد قادیان مراد ہے اور بیت المقدس سے موضع قادیان جناب کجا کادیان کودیان اور کجا مسجد اقصیٰ اور کجا بیت المقدس۔

چہ نسبت خاک رابا عالم پاک

آپ کے دل میں یہی عظمت اسلامی ہے اور اسی پر دعوئے نبوت ہے؟

’’اذ لشمس کورت‘‘ قیامت کی ایک یہ نشانی ہے کہ مہدی (مرزاقادیانی) کے ظہور کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جہالت چھا گئی ہے۔

جناب من اور تو کوئی جہالت نہیں چھائی بفضل خدا ہر طرح سے آفتاب علم چمک رہا ہے۔ ہاں! اگر جہالت چھائی ہے تو اس واسطے کہ ایسے کورانہ معارف بیان ہوتے ہیں۔ چور کی داڑھی میں تنکا۔ ہاں! مسلمانوں پر ظلمت کیوں نہ چھائے۔ جب کہ قرآن مجید کی یہ قدر کی جاتی ہے اور ایسے معارف بیان کئے جاتے ہیں۔ راقم! مرزائیوں کا خیرخواہ! ازمردان!

۲...... حیات وممات مسیح

میرٹھ میں آج کل مرزاقادیانی کے ایک قائم مقام تشریف کا پوٹلہ لائے ہیں۔ وہی حیات وممات مسیح کا باسی تباسی مسئلہ عوام جہلاء کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ جس کی نہ صرف ضمیمہ شحنہ ہند میں بلکہ علماء کے مختلف رسالوں میں بارہا تردید ہوچکی ہے اور حال میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے تو اپنی کتاب سیف چشتیائی میں مرزاقادیانی کے دعوے ممات مسیح کا اس دھڑلے اور زور شور سے استیصال کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا اور مرزاقادیانی اور ان کے چیلوں کے دلوں میں کچھ بھی انصاف اور حقانیت ہے تو پیر صاحب کے دلائل قاطعہ کے سامنے گردن تسلیم خم کریں گے۔

خوبی یہ ہے کہ مرزاقادیانی باوصف دعویٰ مسلمانی وہی اعتراضات کرتے ہیں جو آریا اور دھریئے اور یہودی کرتے ہیں کہ خدا کا کہاں ہے اور کیسا ہے۔ کیا وہ اپنے عرش (مکان یا بنگلہ یا

ایوان) کے چبوترے پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے اور اپنے لمبے لمبے ہاتھوں سے ساری دنیا کا انتظام کر رہا ہے اور محمد صاحب (ﷺ) افلاک کو چیر پھاڑ کر یا پدموں اور سنکھوں میلوں کے خلاء بسیط کو طے کر کے کیونکر طرفۃ العین میں شب معراج آئے اور گئے۔ علیٰ ہذا کیونکر ممکن ہے کہ عیسیٰ مسیح کی اتنی عمر ہو اور وہ بغیر کھائے پیئے فلک چہارم پر دندنا رہا ہو۔ یہ ایسے ملحدانہ اعتراضات ہیں کہ ایک مسلمان جو کتاب وسنت کے اتباع کا مدعی ہو ان کو منکر اس کا خون جوش میں آئے گا نہ یہ کہ وہ خود اسلام پر ایسے اعتراض کرے گا۔

ہم کو حیرت ہے کہ جب مرزا قادیانی کے ایسے عقائد میں اور وہ کتاب وسنت کے نصوص قطعیہ کے ایسے منکر ہیں اور جدید رفارمر بنے ہیں تو اپنے کو مسلمان کیوں کہتے ہیں۔ تمام اسلامی علماء اور مشائخ مرزا قادیانی کو دائرہ اسلام سے خارج کر چکے۔ الحاد وتکفیر کے فتوے لگا چکے۔ مگر مرزا قادیانی اور تمام مرزائی بدستور یہی کہے جاتے ہیں کہ ہم اچھے خاصے ترشے ترشائے مسلمان ہیں۔ بلکہ ہم ہی مسلمان ہیں اور ہمارے سوا دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنی بروزی اور ظلی رسالت کا دارومدار بالکل مسیح علیہ السلام کی موت پر رکھ چھوڑا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کوئی بادشاہ مرجائے اور ایک گداگر یہ ہانک لگائے کہ میں اس کا جانشین ہوں۔ ایسے شخص کو لوگ مخبوط الحواس اور مجنون نہ سمجھیں گے تو کیا سمجھیں گے۔ مرزا قادیانی کے خلیفہ کہتے ہیں کہ تمام علماء میرے سامنے آئیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ بجز ممات مسیح کے دوسرے مسئلہ پر بحث نہ ہوگی۔ حالانکہ جب مرزا قادیانی مدعی نبوت ہیں تو سب سے پہلے ان کو اپنی نبوت اور موعودیت کا ثابت کرنا ضروری ہے۔ ان کے پاس تو بس یہی دلیل ہے کہ مسیح علیہ السلام برے تھے۔ ان میں فلاں فلاں عیوب تھے۔ وہ جھوٹے اور مکار تھے۔ میں ان سے بدرجہ اچھا ہوں۔ کتاب وسنت میں تو عیسیٰ مسیح کے معصوم اور نبی برحق ہونے کی تعریف ہو اور مرزا قادیانی باوصف دعویٰ مسلمانی ان کو فاسق وفاجر عوام سے بھی بدتر سمجھیں۔ کیا کوئی مسلمان اس کو یقین کر سکتا ہے اور مسیح علیہ السلام پر ایسے فحش گو اور طوفان باندھنے والے کو ترجیح دے سکتا ہے۔

افسوس ہے کہ مرزا قادیانی تو اپنے چچا کے بیٹوں (۲۳ مہدیان کذاب) کی سنت پر بھی نہ چلے۔ یعنی کسی جھوٹے مہدی نے انبیاء کو گالیاں نہیں دیں نہ ان کے مقابلے میں اپنے کو ظلی اور بروزی رسول اور نبی قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ وحشیوں اور جاہلوں میں تھوڑی دیر ان کی شعلہ کی سی جھلک یا بجلی کی سی چمک قائم رہی۔ کیونکہ وہ ناحق پر تھے اور بالآخر خود ہی بجھ گئی۔ ورنہ سوڈان اور افریقہ کے وحوش ان کو چند روز کے لئے بھی مہدی تسلیم نہ کرتے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ میرٹھ

رکے نہ صرف علماء کرام بلکہ عوام اہل اسلام نے بھی خلیفہ جی کو قابل خطاب نہیں سمجھا۔ بس یوں ان کی گرم بازاری پر اوس پڑ گئی۔ ایڈیٹر!

۳...... کتاب عصائے موسیٰ کا جواب

۳۱؍جولائی گزشتہ کے الحکم میں اعلان دیا گیا ہے کہ کتاب عصائے موسیٰ کا جواب تیار ہے۔ مگر یہ نہیں لکھا کہ کتاب امروہہ سے ملے گی یا قادیان سے، اور کتاب کا حجم کیا ہے اور اس کی کیا قیمت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں سے معقول رقم اینٹھنے کو گول مول اعلان دیا گیا ہے۔ اس نقاب کی اوجھل سے جواب کی حقیقت اور اس کی جھلک بھی معلوم ہوگئی۔ اس سست اور دوحرفی اعلان سے یہ پتہ بھی لگ گیا کہ ڈہل در گبند اور آواز در پیش ہے۔ آخر۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

جواب عصائے موسیٰ کے لکھنے کے قبل تو وہ وہ لاف زنی تھی کہ آسمان سر پر اٹھالیا تھا اور مرزائیوں کی بڑی بھاری میٹنگ کے بعد امروہی مولوی صاحب جواب لکھنے کو منتخب ہوئے تھے۔ گویا مرزائیوں میں بھی گھر سے فالتو اور مرد میدان بننے کے قابل تھے۔ مگر جب جواب لکھ کر اور چھپ کر تیار ہو گیا تو دوحرفی اعلان دینے پر خاتمہ ہوگیا۔ اگر کتاب مذکورہ درحقیقت چھپ کر تیار ہو گئی ہے تو ہم کو یقین نہیں کہ اس کی ایک کاپی منصف عصائے موسیٰ منشی الٰہی بخش صاحب کے نام بھیجی گئی ہو۔ چہ جائیکہ دوسرے علماء اور مشائخ کے نام اور شحنہ ہند کے نام بھیجتے ہوئے تو لرزہ چڑھتا ہے۔ کیونکہ یہاں شیر لگتا ہے۔ خدا کی شان ہے ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ مرزا قادیانی ایک چھوٹی سے چھوٹی کتاب اور ایک آدھ ورق کا اشتہار بھی شائع کرتے تھے تو رجسٹریاں کرا کر علماء و مشائخ اسلام کے نام بھیجتے تھے کہ جواب دو۔ یا ایک یہ بھی زمانہ ہے کہ اپنی تصانیف کو عورتوں کے ناپاک چیتھڑوں کی طرح مردان اسلام سے چھپاتے ہیں۔

اس عرصے میں سینکڑوں رسالے مرزائی عقائد کی تردید میں شائع ہوئے۔ بھلا کسی مختصر سے رسالے کا جواب بھی بن پڑا۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ عصائے موسیٰ جیسی مبسوط کتاب کا ٹھیک جواب بن پڑا ہوگا۔ جو بالکل مرزا قادیانی کا صحیح اور سچا اعمالنامہ ہے۔ ہاں اپنے حمقاء کا نمک حلال کرنے کو کوئی دوورقی چہار ورقی نکال دی ہوگی کہ لیجئے جواب ہوگیا اور دلوایئے دودھ، ملیدا اور رکھشنا اور دانت گھسائی۔ عصائے موسیٰ کا جواب لکھتے ہوئے تو دو سال ہوگئے۔ حال میں حضرت پیر مہر علی شاہؒ نے جو بسیط کتاب سیف چشتیائی چھپوا کر مفت شائع فرمائی ہے۔ دیکھیں اس کا جواب کتنے دنوں میں ہوسکے گا۔ بھلا آپ کس کس کا جواب دیں گے۔ عمامہ سنبھالتے ہی سنبھالتے

۹۹ تک نوبت پہنچ جائے گی اور پھر تسلسل لازم آئے گا یا تقدم الشئے علی نفسہ کا دور۔ ان کے علاوہ جو سینکڑوں رسالوں کا ردمرزا قادیانی کے سر پر یکے بعد دیگرے چڑھا ہوا ہے۔ ان کا تو حساب ہی نہیں، اور ان کی جانب کیوں التفات نہیں فرمائی گئی۔ یہ تو بڑی دولت ہے جس قدر رسالے نکلیں گے۔ اسی قدر کماؤ پوت چندہ دیں گے اور بھوت کھائیں گے۔ پس مرزا قادیانی کو اسلامی علماء اور مشائخ کا ممنون ہونا چاہئے کہ انہوں نے بے فکروں کے لئے معاش کا دروازہ کھول دیا ہے اور مجردوں اور مسٹنڈوں کے لئے یاقوتیوں اور میٹھی معجونوں کا مسالا بتا دیا ہے کہ کھالے اور وندناؤ اور ہوائے نفس کے دریا میں شہوت رانی کے جہازات چلاؤ۔ الحکم میں کتاب سیف چشتیائی پر جو سانڈوں والا تمسخر کیا گیا ہے تو یہ امر صاف عجز کی دلیل ہے۔ پس مرزا اور مرزائیوں کے پاس تمسخر اور پھکڑ کے سوا جواب دینے کا کوئی سرمایہ نہیں اور ہو کہاں سے۔ سچی بات کا جواب ہی کیا۔ ایڈیٹر!

۴...... امریکا میں مرزا قادیانی کا مشن

مرزا قادیانی امریکا میں بروزی یا ظلی یا مرزائی دین کی اشاعت کے لئے ایک مشن بھیجنا چاہتے ہیں جس کا ذکر ۱۰راگست کے الحکم میں ہے۔ مرزا قادیانی پرانی دنیا کی اصلاح اور تکمیل تو کر چکے اب نئی دنیا کی مرمت کو جاتے ہیں۔

تو ہندوستان رانکو ساختی
کنون سوئے امریکا پرواختی

ظلی اور بروزی دین کی اشاعت کے مستحق سب سے پہلے مرزا قادیانی کے پڑوسی کابل اور ایران اور سمرقند اور بلخ اور بخارا وغیرہ ممالک وسط ایشیاء ہیں۔ مگر وہاں جاتے ہوئے لرزہ چڑھتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگ بڑے کٹے اور غیور مسلمان ہیں۔ پس مرزا قادیانی کو اپنے مشن والوں کے سروں کی ختنہ ہو جانے کا خوف ہے۔ یورپ اور امریکا والے تو آزادی پسند دھریئے ہیں۔ وہاں مذہب وذہب کا کھڑاک کون پالتا ہے۔ مذہب والوں کی جنگ یا یوں کہو کہ مذہبی دنبوں اور مینڈھوں کی ٹکروں کا تماشا دیکھنے کو کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں اور پھر اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سے مضحکے اور قہقہے اڑائے جاتے ہیں۔ مرزا قادیانی تو اپنے کو فقط دین اسلام کا مجدد اور رفارمر بتاتے ہیں۔ پس مسلمانوں کی اصلاح (حجامت) بنالیں۔ تب دیگر مذاہب والوں کا سر مونڈیں۔ جب خود مرزائیوں کے سروں پر ابھی تک کھونٹیاں موجود ہیں کہ نہ اچھی طرح پوچارا پھیرا گیا نہ بخوبی بال نرم کئے گئے۔ تا بدیگرے چہ رسد! بھلا امریکا جانے اور تمام مذاہب کی گوہار سہنے کو مرزا قادیانی میں بوتا ہی کیا ہے۔ وہ کس مسالے پر ایسا ارادہ رکھتے ہیں جو دعویٰ ہے لچر۔ جو

اڈعاء ہے محض لغو۔ قدم قدم پر ٹھوکریں۔ بیانات میں تناقض۔ ابھی کچھ ابھی کچھ اور امریکا والے ٹھہرے فلسفی اور دہریئے۔ ان کے سامنے ٹھہرنا خالہ جی کا گھر سمجھا ہے۔

مرزا قادیانی کے پاس تو اس کے سوا کوئی دلیل نہیں کہ عیسیٰ مسیح مر گئے ہیں اس لئے ظلی اور بروزی نبی ہوں۔ اگر ایک آدھ مرزائی امریکا جائے تو مزہ آ جائے۔ امریکا والے ایک ایک کو بے دال کا بودم بنا کر نہ چھوڑیں تو ہمارا ذمہ۔ ایڈیٹر!

۵...... ھذا شیٔ عجاب

۳۱ر جولائی گزشتہ کے الحکم میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ مسیح نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ فی الحقیقت میں ہی دوبارہ آ جاؤں گا۔ ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کہاں دعویٰ کیا ہے کہ میں دوبارہ دنیا میں اس طرح آؤں گا کہ قادیانی مرزا میرا بروز اور ظل ہوگا۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ نے مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کی پیشین گوئی فرمائی ہے نہ کہ قادیانی مغل کی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے نہ صرف حدیث میں بلکہ جناب باری نے قرآن مجید میں مسیح علیہ السلام کی عصمت کی گواہی دی ہے اور ان کو کلمتہ اللہ ٹھہرایا ہے۔ مگر قادیانی ان کو غیر معصوم اور ان کی تعلیم کو غلط بتاتا ہے۔ گویا کلمتہ اللہ غلط ہے اور کلمۂ چینی مغل صحیح ہے۔ قرآن مجید نے عیسیٰ مسیح میں تمام کمالات نبوت اور معجزات ثابت کئے۔ مگر چینی مغل دنیا کے تمام معائب عیسیٰ مسیح میں بتاتا ہے۔ کیا کسی مسلمان کا ایسا جگر اور پتہ ہوسکتا ہے۔

آگے چل کر چینی مغل کہتا ہے کہ: ''جب یہ راقم مسیح کے رنگ (اسی فاسق وفاجر کے رنگ) سے رنگین ہوکر اور اس کے لباس (فسق وفجور) میں ظاہر ہوا تو نہ مسلمانوں نے مجھے قبول کیا نہ عیسائیوں نے اور میں کافر ٹھہرایا گیا اور قتل کے فتوے لکھے گئے۔''

سب سے پہلے کفر اور الحاد کے کلمات بک کر خود تو نے اپنے کو کافر ٹھہرایا۔ تب مسلمانوں نے کفر کے فتوے دیئے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہوگیا۔ پس از ماست کہ برماست کا مسئلہ منطبق ہوا۔ تیرے قتل کا فتویٰ کسی نے نہیں دیا۔ بلکہ خود تو نے دنیا کے مارے جانے کی پیشین گوئی کی اور نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ عیسائیوں اور آریوں تک کو نہ چھوڑا۔ پھر مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں چونکہ کثرت سے شرک وبدعت گور پرستی اور پیر پرستی وغیرہ پھیل گئی ہے۔ پس میں آخر زمانے میں مجدد بن کر آیا ہوں۔ چہ خوش!

بت پرستی اور مرزا پرستی تو خود پھیلا رہا ہے۔ قادیان کو مکہ اور مدینہ بنا رہا ہے۔ اپنی

تصویریں قیمتاً شائع کر کے مستحق لعنت بن رہا ہے اور اس حرام تجارت سے اپنا گوشت و پوست پال رہا ہے۔ نبی اور رسول بن رہا ہے۔ باایں ہمہ!

مسلمانوں کو عموماً بدعتی اور مشرک بتاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ تو ایک نبی، ایک اسلام بھیجے۔ اسی پر چلنے اور اسی کو ماننے کا حکم دے اور کس دھڑلے کے ساتھ ارشاد فرمائے کہ: ''اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی'' پھر بھی اگر کوئی مکار اپنے کو نیا نبی بتائے اور دین اسلام کو غیر کامل اور ناقص ٹھہرائے تو اس میں مسیلمہ کذاب اور خردجال کی روح نہیں تو کیا ہے؟ ہم حلفاً کہتے ہیں اور ہم کو تجربہ ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی کے دل میں کسی نبی کی اپنے مقابلے میں مطلق عظمت نہیں۔ مسلمانوں کے دلوں میں جو انبیاء خصوصاً آنحضرت ﷺ کی عظمت ہے تو مرزا قادیانی کو یہ امر سخت ناگوار ہے۔ ابھی خود مرزا قادیانی کو اپنے مرزائیوں پر اتنا وثوق نہیں کہ ان کے دلوں سے آنحضرت ﷺ کی وقعت بالکل مٹ سکے گی۔ کیونکہ اس کے نزدیک ان پر ابھی ایسی اندھیری نہیں پڑی کہ آنکھیں مانگنے کی ضرورت نہ ہو۔ البتہ جو حواری رات دن صحبت میں رہتے ہیں اور جنہوں نے قادیان میں سنڈیاں چھائی اور دھونی رمائی ہے۔ وہ مرزا قادیانی کو ضرور افضل الرسل والانبیاء یقین کرتے ہیں۔ مگر وہ دن قریب ہیں کہ تمام مرزائی مرزا قادیانی کو ایسا ہی سمجھیں گے اور آنحضرت ﷺ کی عظمت کو طاق پر رکھ دیں گے۔ مرزا قادیانی کے ظلی اور بروزی نبی بننے سے پہلے جب کسی مرزائی سے کوئی مسلمان کہتا تھا کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو وہ کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ طوفان سے بہتان ہے۔ مرزا قادیانی نے جب دیکھا کہ یہ تو غضب ہو گیا خود اپنے ہی گرگے نبوت کے منکر ہیں تو جھٹ سے اعلان دے دیا اور اپنے چیلوں کو ڈانٹا کہ خبردار، جو میری نبوت سے انکار کیا۔ میں پورا نبی ہوں۔ پورا رسول ہوں، آٹھوں گانٹھ کمیت ہوں اور تم ابھی نرے بچھیا کے باوا ہو۔ پس ان میں پانی مر گیا۔ اسی طرح رفتہ رفتہ آنحضرت ﷺ کی رسالت سے بھی علی الاعلان انکار ہو جائے گا۔ ایڈیٹر!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۳۳ کے مضامین

ا...... بقیہ مرزا قادیانی کے خیالات کا لیکچر

سنو! اے ناعاقبت اندیش، تعصب کیش، نشتر حسد سے سینہ ریش، بدتر از گاؤمیش، درخور لعنت پیش از پیش، بیخبر از یگانہ وخویش مسلمانو! میں کب کہتا ہوں کہ تم میرے چھوٹے بھائیوں، دوسرے انبیاء خصوصاً اپنے پیغمبر عرب کو چھوڑ دو۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ جس طرح پیغمبر عرب نے ایک بڑی پولیٹیکل حکمت عملی سے تمام انبیاء کو مانا اسی طرح تم بھی باستثناء مسیح سب کو مانو۔ کیونکہ مسیح کو نبی کہنا تو درکنار، وہ تو انسانیت سے بھی گرا ہوا تھا۔ اس کے خوارق ایسے تھے کہ ایک عام آدمی بھی ان سے نفرت کرے گا۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین نہ ہو تو یہودیوں سے عیسیٰ مسیح کا کریکٹر پوچھ لو۔ باقی سب انبیاء مہذب انسان تھے۔ مگر اب ان کے ماننے کا زمانہ نہیں رہا۔ اب تو کسی انسان کا نبی بننا نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ دنیا پر سائنس اور فلسفے کا قبضہ ہے۔ یورپ والے بڑے کائیاں ہیں۔ انہوں نے دنیا کو عقلمند بنا دیا ہے اور جن لوگوں میں کچھ وحشت وجہالت باقی ہے ان کو بھی مہذب اور عقلمند بنا کر چھوڑیں گے۔ اجوبہ پرستی زندہ درگور ہو رہی ہے۔ صداقت اور صفائی پھیل رہی ہے۔ پس میں نے زمانہ کا رنگ دیکھ کر اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے اور دوسرے انبیاء کی طرح اپنے کو مبعوث من اللہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ جب تک کوئی انسان اپنے کو خدا کا بھیجا ہوا صاحب الوحی والالہام نہیں بتاتا اور طرح طرح کی پالیسیوں سے ٹھونک نہیں رکھتا وخوش سیرت انسان اس کو نبی اور رسول تسلیم نہیں کرتے۔ کسی نے کہا میں مردوں کو زندہ، گونگوں کو شنوا، کوڑھیوں کو تندرست، اندھوں کو سوانکھا کرتا ہوں۔ کسی نے کہا میں اپنی لاٹھی کو اژدھا بناتا ہوں اور لاٹھی مار کر پتھروں سے چشمے نکالتا ہوں۔ وغیرہ! پس اے احمق کی بیٹ کھانے والے سادہ لوحو، اب ایسے بوستان خیال اور حمام گردبار کے فسانوں کے باور کرنے کے دن گئے۔ اگر لاز اف نیچر یا سنت اللہ معجزات پر جاری ہوتی تو وہ ہمیشہ ظہور میں آیا کرتے۔ کیا وجہ ہے کہ ہزاروں برس گزر گئے مگر کسی نے ویسے معجزات نہ دکھائے۔ کیا فطرت یا نیچر بالکل عقیمہ ہوگئی کہ ہزاروں برس پیشتر تو اس نے معجزات کے اس قدر بچے کھٹا کھٹ جنے اور اب تو الدوتناسل کے دروازے پر قفل لگ گیا۔ اگر تم میں کچھ بھی عقل ہے تو یہ نکتہ سمجھو گے کہ دوسرے انبیاء اور رسل کے عہد میں دنیا کس قدر اندھی اور وحشت وجہالت کے عمیق گڑھے میں گری ہوئی تھی کہ مذکورہ بالا لغویات پر ایمان لائی تھی۔ جن کو انسانی عقل ہرگز باور نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کے فیلسوف اسلام پر مضحکے اڑا رہے ہیں کہ اسلام جس شے سے عبارت ہے۔ وہ مداریوں کے پھنک ایک اور پھنک دو کا تماشا ہے۔

سنو سنو! میں اگر چاہوں تو اپنے ہتھ ہیر اور داؤں گھات سے ویسے ہی بلکہ ان سے بڑھ

کر ہزاروں معجزے دکھا سکتا ہوں۔ مگر میں دنیا کے منہ پر اندھیری ڈالنا اور ان کو تاریکی میں رکھنا نہیں چاہتا۔ میں تو تم کو صداقت اور صفائی کی روشنی میں لانا چاہتا ہوں۔

اے نامردو! بھلا تم سے بجز اس غل غپاڑا مچانے کے میری اسی سالہ بعثت ورسالت میں اور کیا ہو سکا ہے کہ مرزا قادیانی ایسا ہے اور مرزا قادیانی ویسا ہے۔ مگر تم خوب یاد رکھو کہ ریتے کی پاڑ باندھنے سے سمندر کا سیلاب رک نہیں سکتا۔ میری امامت، میری مہدویت، میری مسیحیت، میری بروزی نبوت، میری ظلی رسالت کو ۶ کروڑ نامرد مسلمان ہرگز نہیں روک سکتے۔ جب میں نے براہین احمدیہ لکھی تھی اور مجھ پر الہام اور وحی کی ٹپکا ٹپکی ہونے لگی تھی تو کتنے آدمی میرے صحابی تھے۔ صرف دو۔ اب میری جماعت تقریباً ایک لاکھ ہے اور برابر انڈے بچے دے رہی ہے۔ اگر مجھ میں صداقت اور حقانیت کا کرشمہ نہ ہوتا تو اس قدر رجوعات ہرگز نہ ہوتی۔

سنو سنو! جب میں مجدد اور رفارمر ہوں تو عرب کے لٹریچر کا بھی مصلح ہوں۔ میں کسی کا مقلد نہیں۔ اگر میں علیٰ کی جگہ الیٰ لکھوں تو کس کی طاقت ہے کہ چوں وچرا کر سکے۔ اگر لغت میں بھی ایسی ہی اندھی تقلید ہوتی جیسی تمہارے دین میں ہے تو لٹریچر کبھی ترقی نہ کرتا۔ نئے الفاظ، نئے محاورات، نئے صلات، نئی ترکیبیں پیدا کرنا رفامر کا کام ہے نہ کہ گلے میں تقلید کا پٹا ڈال کر عالم وفاضل بننے والوں اور اپنا حوصلہ پست کرنے والوں کا۔

سنو سنو! جب تم زبان عرب اور اس کے محاورات کے لئے قرآن کو مستند مانتے ہو تو میرے کلام کو جو مثل قرآن الہام اور وحی ہے اور باوصف اس کے کہ میں پنجابی ہوں، پھر بھی مجھ پر زبان عرب ہی میں الہام ہوتا ہے۔ کیوں مستند نہیں مانتے۔ پیغمبر عرب پر اگر زبان عرب میں فصیح وبلیغ الہام ہوا تو یہ ان کی مادری زبان تھی۔ معجزے میں داخل نہیں۔ مجھ پر باوصف پنجابی اور دراصل چینی نژاد ہونے کے ایک اجنبی زبان (عرب) میں الہام کا ہونا ایسا اچھوتا معجزہ ہے جس کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو کاٹھ کا الو ہو۔ پیغمبر عرب کو تم امیؐ کہتے ہو۔ اگر وہ درحقیقت امیؐ تھا تاہم زبان عرب اس کی مادری زبان تھی۔ خود ہمارے ہندوستان میں بہت سے شعراء اور صاحب ملفوظات جن کو تم اولیاء اللہ کہتے ہو بالکل امیؐ تھے تاہم وہ فصیح وبلیغ نظم ونثر لکھ سکتے تھے۔ پس یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ میں پنجابی نژاد ہو کر فصیح وبلیغ زبان عرب کا صاحب الہام ہوں جو ایک اجنبی زبان ہے اور میری مادری زبان نہیں۔ پس میرا مرتبہ عرب کے امیؐ نبی سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ دیکھ لو میں نے اپنی کتاب اعجاز المسیح سے نہ صرف ہندوستان بلکہ مصر اور ترکی کے عربی انشاء پردازوں اور علماء اور فضلاء کو مبہوت کر دیا۔ مصر کے عربی اخبار المنار کو

بھی شامت نے ویسا ہی دھکا دیا جیسا علماء ہند کو کہ اس نے بھی صلات ہی کی غلطیاں نکالیں۔ مگر میری ایک ہی ڈانٹ نے اس کی سرا دیل میں چھل چھل لگا دی اور خطا ہو گیا اور منہ میں گھنگھنیاں بھر کر گونگے کا گڑ کھا گیا۔ اگر تم میں کچھ سکت اور دم درود ہے تو ایڈیٹر المنار کی پشتیبانی کرو اور اس کو میدان میں لاؤ۔

پھر مجھ میں ترجیح اور تفصیل کا دوسرا مسالا یہ ہے کہ میں علاوہ زبان عرب کے اردو، پنجابی، فارسی، بھاشا، انگریزی پر بھی قادر ہوں اور وہ بھی ہندوستان جیسے وسیع ملک میں جو چار دانگ عالم کے لقب سے ملقب ہے۔ پیغمبر عرب کی ولادت صرف عرب کے چھوٹے سے جزیرہ نما میں ہوئی اور لے دے کر صرف ایک زبان عرب کے سوا دوسری زبانوں سے ان کو مطلق مس نہ ہوا۔ میں ہفت زبان کا رفارمر ہوں اور مجھ پر ہر زبان میں الہام ہوتا ہے۔ اب تمہیں پھوتے دیدوں پر شعور وادراک کی عینک لگا کر دیکھو کہ میں تمام انبیاء میں ممتاز ہوں یا کوئی اور، اور آسمانی باپ نے اپنے سارے بیٹوں کو عاق اور محروم الارث کر کے مجھے خلف اور کلوتا اور لے پالک بلکہ حقیقی فرزند بنایا ہے یا کسی اور کو۔

اب عقل کی پرانی پھٹی جھنجھرے لگی غلیظ گدڑی کے کندی کرو۔ ذرا تو سمجھو کہ میں کیا چیز ہوں۔ مجھ میں کیسا سرخاب بلکہ عنقا کا شہپر ہے۔ میری کیا شان ہے۔ مجھ میں کیا کرشمہ ہے۔ بھلا تیرہ سو برس میں کسی دوسرے ایسے تیسے نے میرے سوا نبوت ورسالت، مسیحیت، ومہدویت کا کیوں دعویٰ نہ کیا۔ آسمانی باپ کو تو ہر طرح کی طاقت تھی وہ جس کو چاہتا رسول اور نبی بنا دیتا۔ مگر میرے سوا دوسرے میں یہ صلاحیت وقابلیت ہی نہ تھی اور اگر میں جھوٹا نبی ہوں تو ہر شخص جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ مگر کسی نے آج تک کیا بھی۔ اگر حوصلہ ہے تو کوئی نبی بن کر دیکھ لے۔ ایک لاکھ آدمیوں کی بڑی مہتم بالشان تعداد ہے۔ آسمانی باپ نے چاہا تو ایک دہائی بلکہ ڈہائی آدمی بھی اس کے گرگے اور چیلے نہ بنیں گے۔

ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئے

تم ہزار سر مارو۔ لوگوں کو میری جانب سے لاکھ بدظن کرو۔ مگر ایک سچا نبی کبھی جھوٹا نہیں بن سکتا۔ تمہارے ہی گروہ کے لوگ ٹوٹ ٹوٹ کر میری جماعت میں مل رہے ہیں اور یوں میری احمدی جماعت بڑھ رہی ہے اور تمہاری محمدی جماعت گھٹ رہی ہے۔ میں نے ابھی تک عیسائیوں، آریوں، سکھوں کی جانب زیادہ توجہ نہیں کی۔ کیونکہ ان کو احمدی (مرزائی)

بنانے کا ابھی تک مجھ پر الہام نہیں ہوا۔ اس میں آسمانی باپ کی کوئی مصلحت ضرور ہے جو بہت جلد تم پر ظاہر ہو جائے گی۔

اے قارون کے سگو۔ اے دقیانوس کے بیٹو اور پوتو۔ اے مادرزاد اندھو۔ خوب یاد رکھو کہ تم میرے مقابلے میں بالآخر تھک جاؤ گے۔ تمہارے حوصلے پست ہو جائیں گے۔ تمہاری اشتہار بازی، اخبار بازی، رسالہ بازی کا بہت جلد تڑ کا ہو جائے گا۔ تم میری جماعت کو حسب فحوائے ''یدخلون فی دین الله افواجا'' روز بروز بڑھتے دیکھ کر آتش حسد میں جل کر فی النار ہو گئے۔ وجہ یہ ہے کہ تم میں خود اتفاق نہیں۔ مقلد تم میں۔ غیر مقلد تم میں۔ پھر ان کی بھی مختلف شاخیں غیر مقلدوں میں عرشی اور فرشی۔ خود میرے ہمسایہ لاہور میں چنوی اور کلانوری اور رحیمی وغیرہ۔ مقلدوں میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی پھر ان میں بھی چشتی، قادری، سہروردی، شطاری، صابری، نظامی، حکیمی، جلالی، جمالی وغیرہ۔

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا

بھان متی نے کنبا جوڑا

پھر ایک دوسرے کو کوئی لامذہب و بدمذہب کہتا ہے۔ کوئی مشرک و بدعتی کا خطاب دیتا ہے۔ جب خود تمہارے آپس میں پھوٹ ہے تو میری ایک آسمانی جماعت احمدیہ کے قابلے میں جو جنود الله ہیں اور جنہوں نے ایک ہی رسی کو مضبوط پکڑ رکھا ہے جو جان و مال سے ایک ہی امام الزمان کے سر پر قربان ہونے کو ہر وقت مستعد ہیں اور ایک بھائی دوسرے بھائی کا جان نثار ہے کیا تیر مار سکو گے؟

تم میرے نبی اور رسول بننے سے بہت قلابازیاں کھاتے ہو۔ نبی کے معنی خبر دینے والا۔ رسول کے معنی بھیجا ہوا ہے۔ اب لغوی معنے میں وضع ثانی (اصطلاح) کا پورا لگانا کہ نبی وہ ہے جو صاحب معجزہ ہو دین اسلام کو مسخ کرنا ہے۔ پس میں نے اگر اپنے کو نبی اور رسول بنایا تو کیا گناہ کیا اور ابھی کیا ہے جب آسمانی باپ ایک ایک احمدی (مرزائی) کو نبی اور رسول بنا کر میری امامت کی منادی کے لئے نہ صرف اقطار ہندوستان بلکہ ممالک یورپ و ایشیاء و افریقہ میں بھیجے گا تو تمہارے ہوش اور بھی گندلے ہوں گے۔ میں صرف لغت کو مانتا ہوں۔ اصطلاح کو نہیں مانتا۔ میں اگر چاہوں تو ہزاروں اصطلاح گھڑ سکتا ہوں جو علماء اسلام کی خواب میں بھی نہ آئی ہوں گی۔

قرآن کے تمام مفسرین نے وہ جھک مارا ہے کہ کچھ پوچھئے۔ اسلام پر جو یورپ کے فلاسفر اعتراضوں کی بوچھاڑ کر رہے ہیں تو انہیں مفسرین کی بدولت کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ آپس

میں سر پھٹول ہے لپاڈ کی ہے۔ الغرض ان بے مغزوں کی رسائی قرآن کے مغز تک نہ ہوئی اور دنیا کا مغز چاٹ گئے۔ اس کے سوا اور کیا کہا جائے کہ یہ سب الّو کا بھیجا کھا گئے تھے۔ ان کی عقل وذہانت کی کوری باایں‌ہمہ مفسر بننے کی شوراشوری تو دیکھو۔ کہتے کیا ہیں کہ ''بل رفعه الله'' سے مراد یہ ہے کہ خدا نے عیسیٰ مسیح کو زندہ اٹھالیا۔ یہ اپنے منہ پر آپ تھپڑ مار رہے ہیں۔ خدائے تعالیٰ اگر اپنی جانب کسی کو زندہ اٹھاتا تو پیغمبر عرب کو اٹھاتا۔ وہ تو مر کر زمین کا پیوند ہوا اور عیسیٰ مسیح زندہ رہے اور نہ صرف دنیا میں بلکہ فلک چہارم کی برجی کی کلسی پر۔ اگر خدا کو مسیح کو زندہ ہی رکھنا مقصود تھا تو روئے زمین پر کیوں زندہ نہ رکھا۔ یہ قرآن کی تفسیر ہے یا بکواس اور مالیخولیا اور آرائش محفل اور الف لیلیٰ کی داستان۔ بس ان کوڑ مغز مفسروں سے خدا ہی سمجھے اور تو کیا کہوں۔

چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس قسم کے خلاف عقل اور ان نیچرل ڈھکوسلے چھوڑو۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کی ہوا اس کا انکار کر رہی ہے اور یہ اسلام کے چمکتے ہوئے صاف وشفاف رخسارے پر ایک نہایت بدنما مسایا کلنک کا ٹیکا ہے۔ تم اس کے عوض مجھے کافر اور ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج کر رہے ہو۔

یہ تمہاری کس درجہ کی حماقت اور جہالت ہے کہ مردوں کو زندہ بتاتے ہو۔ جب انسان مر گیا گل گیا۔ چاروں عنصر اپنے اپنے طبقہ میں مل گئے تو زندگی کیسی۔ تم روح کو زندہ بلکہ ازلی اور ابدی بتاتے ہو۔ انسان کی زندگی اور موت بالکل ایسی ہے جیسے شمع میں تیل۔ یعنی جب تک تیل موجود ہے شمع جلتی ہے جب تیل جل چکا شمع رخصت ہوئی۔ ایک گھڑی کھٹ کھٹ چل رہی ہے۔ جب پرزوں کی کوک ڈھیلی پڑ گئی بند ہوگئی۔ اس میں کون سی روح موجود تھی کہ آسمان میں جا کر طبقہ ارواح سے کھسر پھسر کرنے لگی۔ یہی حال انسان کا ہے کہ جب تک حرارت غریزی اس کے جسم میں رہتی ہے۔ زندہ ہے جب حرارت بجھ گئی مر گیا۔

سنو سنو! میری امامت اور موعودیت کا انحصار بالکل عیسیٰ کی ممات کے مسئلے پر معلق ہے۔ تم جہالت اور سفاہت سے کہتے ہو کہ وہ زندہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بالکل محال ہے۔ تم تو اپنے اولیاء اللہ کو بھی زندہ اور حاضر وناظر جانتے ہو اور یہ تمہارا ایک معمولی رسمی، آبائی عقیدہ ہے۔ بفرض محال عیسیٰ زندہ ہی سہی مگر اس میں جدت اور خوبی کیا نکلی اور نیچر میں تم نے کون سا تعجب ٹھونس دیا کہ تمہارے اولیاء بھی زندہ اور عیسیٰ مسیح بھی زندہ۔ مگر عیسیٰ کے مقابلے میں پیغمبر عرب مردہ۔ اس برعکس پر یوں جی چاہتا ہے کہ سر پیٹ ڈالوں۔ دیکھو عرب کا ایک شاعر کہتا ہے۔

ولو کان فی الدنیا خلود لواحد
لکان رسول اللہ فیھا مخلدا ۔
بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابو القاسم محمد زندہ بودے

جب تم نے اسلام جیسے عظیم الشان مذہب کی بنیاد صرف مسیح کی حیات پر رکھ چھوڑی ہے تو ضرور ہے کہ میں بھی اپنی موعودیت ورسالت کا دارومدار مسیح کی ممات پر رکھوں اور تمہیں ہر طرح ٹھونکدوں۔ ضد ہے تو ضد ہی سہی اور یہ عام مسئلہ ہے کہ الاشیاء تعرف بالاضداد۔

ایسی ضد کا بھی ٹھکانہ ہے کہ مذہب چھوڑ کر
میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلمان ہو گیا

کشمیر میں جا کر دیکھ لو۔ عیسیٰ کی قبر موجود ہے اور کہو تو اپنے چیلوں کو بھیج کر اس کی ہڈیاں بھی اکھاڑ کر دکھادوں اور پھر کشمیر کے کسی ڈل میں بہادوں۔ جیسے لارڈ کچنر نے سوڈان کے مہدی تعایشی کی قبر بم کے لوگوں سے اڑادی اور ہڈیاں دریائے نیل میں بہادیں۔ میں تو عیسیٰ کے نام ونشان تک سے بیزار ہوں۔ قابو چلے تو ہڈیاں کیسی اس کی قبر کی خاک بھی بگولوں کے حوالے کر دوں۔ کیونکہ مسلمان گور پرست ہیں۔ اس کی گور کا بھی پیچھا نہیں چھوڑتے۔ بھلا تم میں اور عیسائیوں میں کیا فرق رہا۔ اگر وہ صلیب پرست، تثلیث پرست، تصویر پرست وغیرہ ہیں تو تم مسیح کے گور پرست ہو یا اس کی حیات پرست۔

میں ایک لاثانی عالی شان نبی اور رسول اور مہدی اور امام آخر الزمان ہوں اور میں نے چمکتے ہوئے دلائل اور شواہد سے ڈنکے کی چوٹ اپنا دعویٰ ثابت کر دیا ہے اور دنیا کو منوادیا ہے۔ مگر تم صرف ایک مسئلہ حیات مسیح پر جو بالکل بے وجود ہے۔ میرے سچے دعوؤں کا انکار کر رہے ہو۔ تم سے زیادہ اور کون ناحق کوش۔ ناحق نیوش۔ نفسانیت فروش۔ ابلیس سے ہمدوش، نمرود وہامان سے ہم آغوش۔ جہالت فروش۔ دیگ تعصب کا سرپوش۔ مبتلائے خواب خرگوش۔ وین ودنیا فراموش ہوگا۔ عیسیٰ کا مرجانا کچھ بڑی بات نہیں۔ تمام ذیحیات کے مرنے کا دور نیچر کا قانون اور نیچر کے بائیں ہاتھ کا معمولی کرتب ہے۔ مگر چونکہ تم کو ضد اور تعصب نے اندھا کر دیا ہے۔ پس میں بھی ہر طرح تم پر حجت قائم کر رہا ہوں اور ضد سے تنکے کو شہتیر اور رائی کا پہاڑ بنا رہا ہوں۔

تم حیات مسیح پر ایسی پادر ہوا اور لچر باتیں بناتے ہو کہ میں تو میں ایک گدھا بھی سن لے تو مارے غصے کے ڈھیچوں ڈھیچوں کرنے لگے اور اگاڑی پچھاڑی تو ڑا کر دم دبا کر کان جھڑ جھڑا کر

کھونٹا اکھاڑ کر سیدھی پڑاوے کی راہ لے۔ یہ جا اور وہ جا اور پھر کمہار لگام ہاتھ میں لئے دور سے دوب دکھاتا تا پتارہ جائے۔ لگے کہنے کہ مسیح ویسا ہی زندہ ہے جیسے شہداء زندہ ہیں۔ چنانچہ قرآن میں ہے: ''لاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء ولکن لا تشعرون'' میں جبھی تو کہتا ہوں کہ تمہارے علماء مفسرین گھانس کھا گئے ہیں۔

اوّل...... تو قرآن میں احیاء کو عدم شعور یا عدم العلم سے منطوق کیا ہے۔ مطلب یہی ہوا نا کہ تم نہیں جانتے کہ شہداء کیونکر اور کس طرح زندہ ہیں۔ ان کی حیات کیسی ہے۔ پس یہ ایک چیستان یا لاحل معمہ ہوا اور شریعت سے تفصیل ثابت نہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ اجمال واجب العمل نہیں۔ پس جب تم کو اصل حیات ہی کا علم نہیں تو شہداء کی حیات سے مسیح کی حیات کا منطبق کرنا یعنی چہ۔

دوم...... مسیح کو شہداء سے تشبیہ دینا استغفر اللہ، نعوذ باللہ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کجا شہداء کجا مسیح۔ میں تم کو اپنی کتاب میں مسیح کے کریکٹر کا فوٹو دکھا چکا ہوں۔

سوم...... حقیقی معنی کسی مفسر کے خواب میں بھی نہیں آئے۔ وہ ریگستان عرب میں اندھی اونٹنی کی طرح جارہے ہیں۔ سنو، شہداء کی حیات سے مراد ہمیشہ ان کے نام کا زندہ رہنا ہے۔ دیکھ لو جو لوگ میدان کارزار میں سینہ سپر ہو کر غنیموں سے لڑے ہیں اور پھر جان پر کھیل گئے ہیں ان کا نام ابدلآباد تک زبانوں اور صفحات تواریخ پر زندہ ہے۔ مسیح نے تو زندگی بھر ایک چوہیا کا بچہ بھی نہیں مارا۔ بالآخر یہودیوں کے ہاتھوں نہایت بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ''ایلی ایلی لم سبقتنی'' کہتا ہوا صلیب پر کھینچا گیا۔ اس کو شہیدوں کے زمرے میں داخل کرنا یا شہیدوں سے تشبیہ دینا شہادت کا خون کرنا ہے۔

چہارم...... تم ریفارمروں کے لٹکے کیا سمجھو۔ آیت سے مقصود لوگوں کو جنگ پر ابھارنا اور شجاعت کے جوہر دکھانے پر آمادہ کرنا اور جبن اور حیز پنے کو دور کرنا یہ آیت گویا جنگ کے لئے ایک رجز ہے۔ جس کو سن کر نامرد بھی مرد بن جاتے ہیں اور جان کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ آیت کے منطوق سے ہویدا ہے کہ ''لا تحسبن'' میں نون تاکید اور تنبیہ کا ہے۔ یعنی خبردار ہو جاؤ جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کو مردہ نہ سمجھو۔ وہ زندہ ہیں۔ مگر تم نہیں جانتے۔ یہ آیت گویا ان لوگوں کے لئے تنبیہ کا تازیانہ ہے جو جبن کو کام میں لاتے یا جنگ میں قتل ہونے والوں کو حقیر سمجھتے تھے۔ مقصود صرف شہادت کو مہتم بالشان بنانا ہے۔ اس سے یہ بھی غرض ہے کہ نامرد کی زندگی موت سے بدتر ہے۔ حقیقی زندگی انہیں لوگوں کی ہے جو خدا کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں۔ مگر ہمارے ظاہر بین ظاہر پرست یا علماء ظواہر ایسے حقیقی نکات اور مفاہیم کو کیا سمجھیں۔

پنجم...... اگر شہداء کی زندگی سے وہی مراد ہوتی جو ہمارے علماء سمجھے ہیں تو آیت میں صرف اتنی عبارت کافی تھی: "الذین قتلوا فی سبیل اللہ احیاء" مسلمانوں کے خدا نے گویا "لا تحسبن" اور "امواتا" اور "ولکن لا تشعرون" محض حشو بھرتی کیا۔

مجھے ان جاہل علماء اور فضلاء اور اولڈ مفسرین پر بعض اوقات غصہ کی جگہ رحم آ جاتا ہے کہ یہ آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔ آپ اپنی ریش مبارک کھسوٹ رہے ہیں۔ آپ اپنا منہ نوچ رہے ہیں۔ آپ اپنے ہونٹھ کاٹ رہے ہیں۔ حقیقی آسمانی باپ جس نے مجھے اپنا لے پالک بنایا ہے ان پر رحم کرے اور ان کو خیالی خدا کے پنجوں سے چھڑائے۔ دیکھو حیات وممات مسیح کے متعلق جو شخص میری تقریریں دیکھتا اور سنتا ہے گم صم ہو جاتا ہے۔ پس میں نے اسی کو اپنی مسیحیت کی میر بنا رکھا ہے اور کسی کا کیا منہ ہے کہ میرے دلائل پر چونچ کھول سکے۔ وجہ یہ ہے کہ میں موجودہ زمانہ میں ٹھیک نیچر کی شاہراہ پر بگٹٹ گھوڑا دوڑا رہا ہوں اور تم نیچر کے خلاف خارزار اور پیچدار بلکہ مہلک راہ اختیار کر رہے ہو۔ پس غاروں اور کھوہوں میں گر کر تمہاری گردن ٹوٹے اور ضرور ٹوٹے۔ چونکہ حیات مسیح پر تمہارا ایمان خدا پر ایمان لانے سے بھی بڑھ کر ہے۔ لہٰذا میں نے تمام چیلوں چاپڑوں سے کہہ دیا ہے کہ جب گفتگو کرو اسی مسئلہ پر گفتگو کرو۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ لغویات کے لئے بہت سے ملانے گداگروں کی طرح پھیریاں لگاتے اور روٹیاں مروڑتے پھرتے ہیں۔ پس ایسے مسائل انہیں پر چھوڑ دو اور اب یہ باتیں کچھ گاؤ خوردسی بھی ہوگئی ہیں۔ اب تو نئے رفارمر، نئی رفارم، نئی مذہبی اسکیم کا زمانہ ہے کل جدید لذیذ۔

سنو سنو! میں نیا رفارمر ہوں اور رفارمر کو نہ صرف متعدد ابواب بلکہ تمام کلیات وجزئیات کی اصلاح کرنی پڑتی ہے۔ ابھی تو میں نے مسیح کی حیات وممات کے مسئلے کو چھیڑا ہے۔ کیونکہ یہ میری مسیحیت سے متعلق ہے۔ جب اسی ایک چھوٹے سے مسئلے نے دنیا کو تہہ وبالا کر دیا ہے تو تمہیں سوچو کہ دوسرے عظیم الشان مسائل اور اگر ان اصطلاحات دنیا میں کیسا کچھ انقلاب پیدا کریں گی۔ ابھی سے مسلمان جدا سٹپٹا رہے ہیں۔ عیسائی جدا سر پیٹ رہے ہیں۔ آریا کی دھوتیوں میں جدا تیے چھوٹ رہے ہیں۔ شیعہ ماتم حسینؓ کی جگہ دیواروں سے جدا سر پھوڑ رہے ہیں۔ علماء اور مشائخ کو جدا قدر عافیت معلوم ہو رہی ہے۔ حالانکہ بڑھیا نے بن میں سے ایک پونی بھی نہیں کاتی اور سب پر قیامت برپا ہونا ابھی باقی ہے۔

کچھ میرے خروج پر نہیں بلکہ ہر رفارمر اور نبی کی بعثت پر غل غپاڑے مچے ہیں۔ دنیا

ادھر کی اودھر ہوگئی ہے۔ مگر چند ہی روز میں میدان صاف ہوگیا ہے اور گرد و غبار ہٹ گیا ہے۔ میں صرف مسلمانوں ہی کا رفارمر نہیں ہوں جیسا کہ تمہارا خیال ہے چونکہ میں مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور میرے باپ دادا بھی رسمی اور تقلیدی مسلمان تھے۔ پس اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ میں بھی اپنے کو اوائل میں مسلمان ہی قرار دیتا اور سب سے پہلے مسلمانوں ہی کی مرمت اور خدمت کرتا۔ ورنہ درحقیقت میں نہ مسلمان ہوں، نہ ہندو۔ نہ آریہ نہ عیسائی۔ نہ بودھ نہ یہودی۔ نہ پارسی نہ ژندی۔ میں تو سب کا رفارمر اور ساری دنیا کے لئے جدید شارع ہوں اور اس لحاظ سے میں سب کچھ ہوں کیونکہ سب کی اصلاح کرتا ہوں۔

تمہیں غور کرو کیا ایک جلیل القدر رفارمر بوسیدہ تقلیدی مذاہب کا پابند ہوسکتا ہے۔ اس صورت میں تو وہ کیا خاک رفارم کر سکے گا۔ بھلا کہیں رفارمر بھی مقلد ہوا ہے۔ بعض انبیاء سے یہ بڑی بھاری غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے گزشتہ مذاہب کو کاٹ چھانٹ کر ایک کمپونڈ مذہب تیار کر دیا ہے۔ یہ ان کی حد درجہ کی کمزوری تھی۔ مثلاً پیغمبر عرب جس کو تم ساری دنیا کا رفارمر کہتے ہو وہ بھی ابراہیمی دین کا مقلد ہوا اور خدا کو بھی یہی کہنا پڑا کہ ''قل بل ملة ابراهيم حنيفا'' یعنی کہہ دے اے محمد کہ میں ملت ابراہیم کا اتباع کرتا ہوں۔ بھلا رفارم کو کسی پرانے مذہب وملت کے اتباع وتقلید سے کیا سروکار۔

بات یہ ہے کہ انسانی ناتوانی سب کے ساتھ لگی ہے۔ رفارمر بھی آخر انسان تھے۔ وہ خدا کے لے پالک اور معصوم نہ تھے۔ میں خدا کا لے پالک کیا معنی حقیقی فرزند ہوں اور یہ قاعدہ ہے کہ ''الولد سر لابيه'' میرا باپ معصوم ہے تو میں بھی معصوم ہوں۔ معصوم سے معصوم اور غیر معصوم سے غیر معصوم پیدا ہوتا ہے۔ عیسیٰ مسیح غیر معصوم تھا اس کا خدا بھی غیر معصوم تھا۔

گندم از گندم بروید جو ز جو

میں صداقت کا پتلا، حقانیت کا فوٹو، خلوص کا موٹو، عصمت کا مرقع ہوں۔ میری ہر بات ٹکسالی، لایزالی احمدی اور جمالی ہے۔ میری پیشین گوئی ایک بھی پٹ نہیں پڑی اور ایسی تیر بہدف نکلی جیسے بوئر جنرل ڈیوٹ کے گولے برٹش کمپ کے عین مین کے بیچ۔ انبیاء کی سیکڑوں پیشین گوئیاں غلط ہوگئیں۔ خدا نے ان کو بارہا غلطیوں پر ڈانٹا۔ مگر میرے خدا نے مجھے ہمیشہ پیار کیا۔ میرے سامنے کبھی اف تک نہیں کی۔ عیسیٰ مسیح کو تو دوزخ ہی میں دھکیل دیا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اسی قابل تھا اور میں اس کے مقابلہ میں اسی قابل ہوں۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۸ر ستمبر ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۳۴ کے مضامین

۱......	بقیہ مرزا قادیانی کے خیالات کا لیکچر	مولانا شوکت اللہ!
۲......	مرزائی جنگول میں پیشہ اور دھیلا اعینو یا رجال الغیب	خادم: م.م.ذ. لاہوری!
۳......	لندن اور قادیان	مولانا شوکت اللہ!
۴......	الحکم میں جعلی فہرست بیعت	ج.ن!
۵......	استفتاء	ج.ن!
۶......	رسالہ اشاعۃ السنۃ اور مرزا قادیانی	ج.ن!
۷......	ملا فضل قادر صاحب اور مرزا	ج.د!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... بقیہ مرزا قادیانی کے خیالات کا لیکچر

سنو سنو! ہندوستان میں ہر کس وناکس سے بیعت کرنے کی وبا طاعون کی طرح پھیل رہی ہے اور لوگوں کو ہلاکت میں ڈال رہی ہے۔ یہ مشہور خاندانوں کے پیرزادے اور مشائخ جو گدی تکیہ لگائے بیٹھے ہیں خدا پر ان کا تکیہ نہیں یہ مسلمانوں کو خدا سے پھیر کر اپنا بندہ بنا رہے ہیں اور میں اپنی بیعت سے سب کو آسمانی باپ کا بندہ بناتا ہوں اور میں اگر ان کو اپنا بندہ بھی بناؤں تو بجا ہے۔ کیونکہ میں آسمانی باپ کا لے پالک ہوں۔ جب کہ عیسائی عیسیٰ مسیح جیسے بدخوارق انسان کو خدا کہتے ہیں تو میرے چیلے مجھے کیوں خدا نہ کہیں۔ پس مجھ سے بیعت کرنا در حقیقت آسمانی باپ سے بیعت کرنا ہے۔ مجھے غصہ تو اسی پر آتا ہے کہ میرے ہوتے لوگ بدھو شاہ جلالی اور تھو شاہ جمالی اور لکڑ شاہ مداری اور مکڑ شاہ سلاری اور جھکڑ شاہ ہزاری سے بیعت کریں۔ مسلمان یا تو بھنگ کھا گئے ہیں یا ان کے ہیۓ کی پھوٹ گئی ہے کہ بالکل چوپٹ سورداس بن گئے ہیں۔ میں خاتم الخلفاء ہوں۔ میرے سامنے کسی کی کیا مجال کہ اپنا شجرہ فلہ پیش کر سکے۔ میں نے جس طرح تمام مردہ پیروں اور ولیوں اور نبیوں اور رسولوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اسی طرح تمام موجودہ مشائخ کو بھی بہت جلد زندہ درگور کر دوں گا۔

میں نے جو اپنے کو خاتم الخلفاء کہا ہے نہ کہ خاتم الانبیاء تو تم اس پر کھورو نہ لاؤ۔ جب میں نے اپنا ظلی اور بروزی نبی ہونا مشتہر کیا تھا تو تم نے لمبے لمبے منہ بنائے تھے اور تم تہہ وبالا ہو گئے تھے اور پیرزادوں اور مشائخ کے سروں پر تو قیامت ہی نازل ہو گئی تھی۔ وہ انگاروں پر لوٹنے لگے تھے کہ اب ہمیں کون پوچھے گا کونڈے اور توشے۔ نذر اور نیاز۔ حلوے مانڈے اور منتیں۔ وکھشنے اور دانت گھسائیاں سب قادیان ہی کو ریلوے مال گاڑیوں پر لدی چلی جائیں گی اور ان کا یہ خیال تھا بھی ٹھیک ٹھیک۔ کیونکہ کالے کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ پس میں نے خیال کیا کہ وحشیوں اور نادانوں، مورکھوں اور سادہ لوحوں کو کیوں انگلی دکھائی جائے۔ ہوئے بمستان یاد دہانیدن فضول ہے۔ اس لئے میں نے اپنے کو بجائے خاتم الانبیام خاتم الخلفاء کہا۔ اگرچہ بات ایک ہی ہے۔ یعنی یہ دونوں لفظ درحقیقت ہم معنے ہیں۔

سنو سنو! خلیفہ کے معنے نبی کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے: ’’انی جاعل فی الارض خلیفہ ‘‘ آدم علیہ السلام خلیفہ یعنی نبی تھے۔ پھر خلافت کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ تمام انبیاء یکے بعد دیگرے خلیفہ ہوتے چلے آئے۔ آنحضرت ﷺ بھی خلیفہ تھے۔ مگر خاتم الخلفاء نہ تھے۔ ختم الخلفاء میں ہوں۔ میرے بعد کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔ تم تو بالکل مادر زاد اندھے ہو۔ تمہیں موتتے دھار بھی نہیں سوجھتی کہ اس کا ریلا تمہاری میانی کی جانب آرہا ہے یا دارالامان قادیان کی طرف جارہا ہے۔

اے احمق الذی کے وارثو! اگر پیغمبر عرب خاتم الخلفاء ہوتا تو میں کیوں مبعوث ہوتا۔ آسمانی باپ ایسا ناعاقبت اندیش نہ تھا کہ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارتا اور اپنے سپوت لے پالک کی میراث غصب کر کے کسی دوسرے کو دے دیتا اور اپنے فرزند کو عاق اور محروم الارث کر دیتا۔ اس کی کورٹ میں انصاف ہوتا ہے وہ چوپٹ نگری کا اندھا راجہ نہیں۔ تم انگلی انگلی ہو تو میں پھنگی پھنگی ہوں۔ تم تو ہو ہی مگر میں بھی بڑا وہ ہوں۔ جب میں نے الہام کا دعویٰ کیا تو تمہاری چرغ چون عقل دریائے حیرت میں لگی۔ ڈبکوں ڈبکوں کرنے۔ آسمان سر پر اٹھالیا۔ زمین تلووں سے نکل گئی۔ مگر تم رفتہ رفتہ یہ غپا بھی کھا بدے اور چونکہ نبی اور رسول ہونا کچھ بری بات نہیں۔ لاکھوں نبی اور رسول پیدا ہوتے چلے آئے ہیں اور آئندہ کروڑوں پیدا ہوں گے اور میں لکھ چکا ہوں کہ آسمانی باپ میں سب طرح کی طاقت ہے۔ پس میں نے اپنے باپ سے رو کر، بلبلا کر، ایڑیاں رگڑ کر اصرار کیا کہ اگر میں بھی نبی اور رسول ہی رہا اور آئندہ ترقی نہ کی تو تمہیں آسمانی باپ اور مجھے لے پالک خلف فرزند ارجمند کون کہے گا۔ کیونکہ نبوت اور رسالت تو آندھی کے آم ہو گئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں تریاہٹ اور بالک ہٹ مشہور ہے۔ لہٰذا آسمانی باپ کو میری یہ ہٹ ماننی پڑی اور مجھ پر یہ دراتا اور چوچوہاتا اور

گرجتا الہام نازل فرمایا: "ان کنت من قبل رسولا و نبیا فالآن انت بمنزلۃ ولدی وخاتم الخلفاء اعنی خاتم الانبیاء" پس میں نے اپنے کو اخبار الحکم مطبوعہ ۲۴ ر اگست ۱۹۰۲ء کے ص ۷ کالم ۲ ج ۶ شمارہ نمبر ۳۰ میں علی الاعلان خاتم الخلفاء قرار دیا۔ اب دیکھوں یہ اعلان تم کو کیا کیا ناچ نچاتا ہے اور تم پر کیا غضب ڈھاتا ہے۔ مگر یاد رکھو چند روز میں تم اس کو بھی سہ جاؤ گے اور نرم چارے کی طرح نگل جاؤ گے۔ تمہارے دقیانوسی علماء اور مشائخ غل مچائیں گے۔ خاک اڑائیں گے۔ بالآخر سٹپٹا کر اور سر پیٹ کر رہ جائیں گے۔

سنو سنو! تمہارے علماء اور مشائخ میں چونکہ خلوص نہیں۔ بلکہ وہ میرے بالمقابل معاندانہ ومناقضانہ محض حب مال ودولت کی وجہ سے میرے مقابلہ میں اپنی کساد بازاری دیکھ کر کارروائی کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان کے رسالوں، ان کی کتابوں ان کے مضامین میں مطلق اثر نہیں ہوتا۔ تمہیں غور کرو اس عرصہ میں انہوں نے پریس کو توپوں سے کس قدر بم کے گولے چھوڑے۔ مگر میرے دارالامان قادیان کے حصن حصین اور منارے کی برجیوں پر ان کا کیا اثر ہوا۔ انہوں نے اس عرصہ میں میرا کیا بگاڑا۔ بلکہ جس قدر جان توڑ کر مخالفت کی۔ اسی قدر احمدی جماعت کو روز افزوں ترقی ہوئی اور ہو رہی ہے۔ میرے ذاتی اخبار الحکم میں جو ہفتہ وار بیعت کا کالم چھپتا ہے۔ تم اس سے اندازہ کرتے ہو گے کہ میری جماعت خود بخود یوں نمو پا رہی ہے۔ جیسے بہار کے موسم میں نخل وشجر اور جیسے برسات کے موسم میں خورو درخت اور حشرات۔ تمہارے مشائخ اور علماء کے اثر کا میں اس وقت قائل ہوتا کہ تم دنیا کو میری جانب رجوع ہونے سے روک دیتے۔ کیا تم کو ابھی میرے اصلی مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے میں شک ہے۔ میں جھوٹا سہی۔ مکار سہی، عیار سہی۔ خودغرض سہی، بوالہوس سہی۔ لیکن میں تن تنہا جو کارروائی کر رہا ہوں اور میں نے مسلمانوں میں جو انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔ تم سب کے سب متفق ہو کر اس کے عشر عشیر تو کارروائی کر دکھاؤ۔ تمہارے گروہ میں بڑے بڑے لوگ ہیں اور بعض مشہور خاندانوں کے پیرزادے اور مشائخ تو لاکھ لاکھ مرید اور خدام رکھتے ہیں۔ مگر سب مجھ جیسے منفرد مگر سچے مہدی اور مسیح کے سامنے پست ہیں اور ان کو دانتوں پسینا آ رہا ہے۔ یہ پسینہ نہیں عرق انفعال ہے۔ اب انصافاً تمہیں غور کرو کیا ایسا شخص جھوٹا ہو سکتا ہے کیا قدرت الٰہی جھوٹی ہے جو جھوٹوں کو یوں فروغ دے رہی ہے۔

سنو سنو! تم یہ بھی تو بتاؤ کہ ہندوستان میں میرے مخالف کتنے ہیں۔ شاید انگلیوں پر گننے کے قابل ہوں وہ بھی بمشکل۔ امرتسر میں ثناء اللہ، راولپنڈی میں مہر علی شاہ، لاہور میں مصنفان عصائے موسیٰ اور شاید کوئی ایک آدھ ملتان اور پشاور میں ہو۔ ان میں سے بھی بعض اوّل اوّل

میرے موافق بلکہ مرید خالص اور میری زنبیل میں پیسہ کوڑی ڈالنے والے تھے۔ اخیر میں مجھ سے باغی اور منحرف ہو گئے جن کے مفصل وجوہ کا کبھی ذکر کروں گا۔

پنجاب کے مذکورہ بالا چند مخالفوں کے علاوہ بتاؤ۔ ممالک مغربی وشمالی، ملک متوسط، بنگال، مدراس، بمبئی وغیرہ میں میرا کون مخالف ہے۔ کسی ایک آدھ ہی کا نام لو۔ پھر علاوہ ہندوستان کے افغانستان وسط ایشیاء، روس عرب، ٹرکی یورپ وافریقہ اور تمام ایشیاء میں میری مخالفت کے جھنڈوں کے پھریرے کہاں کہاں لہرا رہے ہیں۔ پھوٹے منہ سے کہیں کا تو حوالہ دو۔ سب نے چپ چاپ میری نبوت ورسالت کو مان لیا ہے اور کوئی چون بھی نہیں کرتا۔ یہ تو پنجاب ہی کے چند گمنام لوگوں کی بدبختی اور شامت ہے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء اور فرستادہ خاص پروردگار کا انکار کر رہے ہیں۔ سچ کہا ہے۔

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
عیبش اندر طعنۂ پاکان برد

ملک اور قوم پر بڑا اثر ڈالنے والے اور فیلنگ پیدا کرنے کے آلے صرف اخبارات ہوتے ہیں۔ یہ سب مجھ پر ایسا سچا ایمان لائے ہیں کہ ان کا ایسا ایمان خدا اور پیغمبر عرب پر بھی نہ ہوگا۔ ان میں لے دے کر میرے مخالف صرف دو ہیں۔ پیسہ اخبار اور شحنہ ہند، پیسہ اخبار کو تو میرے حکیم الامتہ نے ایک ہی ڈانٹ بتائی تھی کہ غریب کی گھگھی بندھ گئی اور آئندہ کے لئے مخالف سے توبۂ نصوح کی۔ اب شحنہ ہند کی باری ہے۔ خدا نے چاہا تو وہ گھر کے دوں کہ ہندوستان چھوڑ کر بھاگ جائے اور اپنی سیف زبانی اور تجدید بیانی اور مجدد الزمانی کو بھول جائے۔ میں بھی اس کی تاک میں یوں بیٹھا ہوں جیسے کوئی چڑی مار شیر کی تاک میں۔ دیکھو تو سہی کیا ہوتا ہے۔ ان دو اخباروں کے سوا تمام دیسی بلکہ انگریزی اخبارات میرے چیلے، میرے گرگے، میرے ہوا خواہ اور میری مسیحیت ومہدویت پر قربان ہیں۔ یہ دو چنے کیا بھاڑ کو پھوڑ سکتے ہیں اور میری ٹرین کی راہ میں کیا شہتیر ڈال سکتے ہیں۔

سنو سنو! جب میں خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء ہوں۔ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا تو میری جماعت کا ایک ایک تنفس نبی ہے۔ اگرچہ میں نے ان کی نبوت کا اعلان نہیں دیا۔ کیونکہ ابھی میرے خاتم الانبیاء ہونے کا چار طرف غلغلہ مچے گا۔ جب دنیا اس دعوے کو بور کے لڈوں کی طرح ہضم کر جائے گی تب ایک ایک احمدی کو نبی بنا دوں گا اور نبی بننے میں کون سے جھگڑے لدتے ہیں۔ جس شخص کے مرید اور چیلے کثرت سے ہوں گے وہ جسے چاہے گا نبی بنا دے گا اور خود افسر

الانبیاء اور سردار رسل بن جائے گا۔ پنچوں میں خدا ضرور ہوتا ہے۔ بلکہ پنچ مل خدا اور خدا مل پنچ۔ دیکھو عیسائیوں نے عیسیٰ کو خدا اور ان کے حواری پولوس، یوحنا، متی وغیرہ کو رسول بنادیا۔ میں بھی خدا کا لے پالک ہوں۔ اپنے کو خاتم الانبیاء اور تمام احمدیوں کو انبیاء کیوں نہ بناؤں۔ اگرچہ خاتم الانبیاء ہونا میری کوئی صفت نہیں۔ بلکہ میرے لئے ایک قسم کی توہین ہے۔ لیکن چونکہ وحشی اور جاہل مسلمان انبیاء کی بڑی عظمت کرتے ہیں۔ لہٰذا میں نے اپنے کو خاتم الانبیاء اور اپنی سوسائٹی کے تمام ممبروں کو انبیاء بنانا ٹھہرادیا ہے۔ بھلا غضب خدا کا عیسیٰ جیسا شخص تو خدا بن جائے جو شائستہ اور مہذب انسان بننے کے قابل بھی نہ تھا اور میں اس کے مقابلے میں خاتم الانبیاء اور وارث وجانشین ابناء اللہ بھی نہ بنوں۔

سنو سنو! تمہارے دیدے تو ہو گئے ہیں پٹم۔ کیونکہ ''حبک الشیئ یعمی ویصم'' اس لئے تم میری بروزی اور ظلی رسالت اور ختم نبوت کا جلوہ نہیں دیکھ سکتے۔ میں بار بار اعلان دیتا ہوں کہ تم قادیان آؤ۔ مجھ سے دوچار ہوتے ہی تمہاری چار آنکھیں نہ ہو جائیں اور میری زیارت کرتے ہی ساری چوکڑیاں اور اڑان گھاٹیاں نہ بھول جاؤ تو یہی کہنا کہ جھوٹے کے منہ میں وہ۔

دل میں کتنے مسودے تھے ولے
ایک بھی اس کے روبرو نہ گیا

مردہ نبیوں کی کہانیاں تم نے قرآن میں دیکھی ہیں اور اپنے واعظوں سے ان کے دلکش قصے سنے ہیں۔ سنی سنائی باتوں پر تو تمہارا ایمان اور میں جو تمہارے سامنے خدا کا زندہ لے پالک اور زندہ خاتم الانبیاء موجود ہوں مجھ پر ایمان لاتے ہوئے کنیاتے ہو۔ یہ تمہاری سیاہ بدبختی نہیں تو اور کیا ہے۔

۲...... مرزائی کچکول میں پیشہ اور ڈھیلا

اعینو یا رجال الغیب

مخدوم ومکرم جناب مولوی صاحب، السلام علیکم! جناب کو یاد ہوگا کہ مرزا قادیانی نے اخبار الحکم مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۲ء میں ایک اشتہار عام اپنے کل حواریوں کو دیا تھا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ: ''مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے۔ یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بعض خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ پس ہر ایک مرید جو مرید

ہے۔اس کو چاہئے کہ اب اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کرے خواہ ایک پیسہ خواہ ایک دھیلا ہو اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ مدد کرتا اور دے سکتا ہے وہ منافق ہے۔اب اس کے بعد (۵؍جون ۱۹۰۲ء) وہ سلسلہ میں رہ نہیں سکتا۔تین ماہ تک ہر بیعت کرنے والے کا انتظار کیا جاوے گا۔اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا۔یعنی ۵؍جون ۱۹۰۲ء تک تو سلسلۂ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا وغیرہ!''اب ۵؍جون ۱۹۰۲ء کو تین ماہ کامل ہو گئے۔ معلوم نہیں نتیجہ کیا ہوا۔اگر آپ کو یا آپ کا اخبار دیکھنے والوں میں سے کسی صاحب کو معلوم ہو تو بذریعہ ضمیمہ شحنہ ہند اطلاع بخشیں۔مشکور ہوں گا۔معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی مالی حالت کچھ مذبذب اور خطرناک ہے۔کیونکہ پیسہ پیسہ اور دھیلا تک مانگنے کی کوشش کی جاتی ہے۔مشک، عنبر، کستوری، بید مشک، برف اور لیمنٹ اور روغن بادام وغیرہ جو ہر روز بلا دریغ استعمال میں آتی تھیں۔ان میں کچھ فتور سا آ گیا ہے۔باہر جانے کا خوف ہے۔اگر واقعی یہ بات ہے تو سخت افسوس اور رنج کا مقام ہے اور مجھ کو مرزا قادیانی سے دلی ہمدردی ہے۔خداوند کریم ان کے آمدنی کی کوئی عمدہ سبیل کر دے۔ان کے مریدوں کے دل نرم ہو جاویں کہ اپنا کل مال جائیداد (جس کی مالیت لاکھوں روپیہ کی ہو۔ورنہ تھوڑی سے کام نہیں چلے گا) مرزا قادیانی کے نام وقف کر دیں یا نسخہ کیمیا مل جائے تا کہ آئندہ مرزا قادیانی مدۃ العمر بے فکر ہو کر تصنیف وتالیف میں مشغول رہیں اور علماء دین کو کافر، بے دین، تاریکی کی اولاد کہہ سکیں اور رسول اللہ بنے رہیں یا عین خدا اور فرزند خدا بن کر تثلیث کے مسئلہ کا کامل ثبوت دیتے رہیں۔ورنہ صورت دیگر مرزا قادیانی لنڈورے ہو کر عام لوگوں کے مانند ہو جاویں گے اور گرم بازاری سرد پڑ جاوے گی۔میں جناب سے اور نیز ناظرین شحنہ ہند اور دیگر خواہان قوم سے درخواست کرتا ہوں کہ سب صاحب یک دل ہو کر تمام مریدان مرزا قادیانی اور دیگر مسلمانان مرزا قادیانی کی حالت زار اور خطرناک پر رحم کر کے ان کی امداد کریں۔یہ عین وقت مدد ہے۔ورنہ پھر دست افسوس ملنے کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ایسا مربی، خیر خواہ قوم، امام امت، مہدی مسعود رسول اللہ اگر فاقہ کشی سے فوت ہو گیا تو اس کا گناہ تمام لوگوں پر ہوگا یا مرزا قادیانی کی دعا (بددعا) سے کوئی بلا مثل طاعون وغیرہ یا کوئی بلا آسمانی نازل ہو تو پھر سخت مشکل ہوگی۔خاکسار بھی جو کچھ ہو سکے گا نذر کرنے کو تیار ہے۔مگر اول جناب براہ مہربانی بخوبی تحقیقات کر لیں کہ مرزا قادیانی کی واقعی ایسی حالت ہے۔غالباً ایسی ہی ہے کیونکہ خدا نے خود مرزا قادیانی کو بذریعہ الہام فرما دیا ہے کہ ان کے مرید ربانی مرید ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔مگر گرہ سے کچھ نہیں کھولتے۔آخر کہاں تک بلا زر کام چلے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!

ہاں ایک بات یاد آئی۔ مریدان مرزا قادیانی نے امداد کی ہے یا نہیں۔ (خواہ وہ پیسہ یا دھیلا ہی کیوں نہ ہو) اور برابر ماہوار امداد پہنچتی ہے یا نہیں۔ اگر پہنچتی ہے تو بڑی خوشی ورنہ افسوس ہے۔ مگر جن مریدوں نے امداد نہیں کی وہ منافق ہوئے یا ابھی کچھ کسر باقی ہے اور ان کے نام رجسٹر خدا سے کاٹے گئے یا نہیں؟ اگر کاٹے گئے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ کیونکہ منافق واقعی اسی لائق تھے اور اگر نہیں کاٹے گئے تو کیا خدا کے یہاں سے میعاد بڑھادی گئی اور تاریخ پیشی واخراج نام دوسری مقرر ہوگی۔ براہ مہربانی ان سب حالات سے مطلع فرما کر مشکور فرمادیں۔ مجھے سخت بے چینی اور بیقراری ہے۔ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا کہ مرزا قادیانی ایسی حالت کو پہنچ جاویں۔ اگر مرزا قادیانی کے مرید امداد نہ کرسکیں یا نہ کریں اور منافق ہوکر خارج از رجسٹر ہوگئے ہوں تو دوسرے مسلمانوں کو ان کی امداد کرنی چاہئے۔ یہ دشمنی کا وقت نہیں۔ مسلمان وہ ہے جو مصیبت کے وقت دشمن کی بھی امداد اور دستگیری کرے۔ بر رسولاں بلاغ باشد وبس۔ آئندہ اختیار!

میں نے ناظرین کی سمع خراشی اس لئے کی کہ مجھ کو اتفاقیہ اخبار الحکم ۲۴ر اگست دیکھنے کو مل گیا۔ اس کے صفحہ ۱۳،۱۴ پر ماسٹر عبدالرحمن مرزائی احمدی کی ضروری یاددہانی کے ملاحظہ کا اتفاق ہوا۔ جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ تاحال مریدان مرزا قادیانی نے مرزا قادیانی کے خدائی الہام کے اشتہار کی کچھ پرواہ نہیں کی اور تاحال کوئی صورت امداد چندہ ماہوار کی نہیں ہوئی۔ جس کے دیکھنے سے سخت قلق ہوا۔ اللہ صاحب آپ کے حال پر رحم کرے۔ ورنہ حالت ردی معلوم ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی تو جس صورت سے ہوسکے گا اپنے اندوختہ سے (لوگوں کا مال خیال نہ کریں) کسی نہ کسی طرح اپنی زندگی کے دن پورے کریں گے۔ مگر مجھ کو تو زیادہ خیال مرزا قادیانی کی ذریات اور اصحاب خاص الخاص کا ہے کہ بیچارے کیا کریں گے اور ایک در چھوڑ کر کس دوسرے گھر پر دھرنہ دیں گے۔ (خصوصاً اپاہج)

(الحکم مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۲ء ج ۶ ش ۳۰ ص ۱۳) کی اسی ضروری یاددہانی میں یہ بھی دھمکی دی گئی ہے کہ ایسا نہ ہو۔ ایسے غافل (بقول حضرت اقدس منافق) ’’الامراض تشاع والنفوس تضلیے انی اری الملائکۃ الشداد‘‘ کے نشانہ بنیں یعنی امراض شدیدہ اور دیگر مصائب وطاعون سے ان پر یا ان کے رشتہ داروں پر ابتلائیں پیش آئیں۔ وغیرہ! کیوں حضرت اگر مریدان مرزا قادیانی امداد (حضرت اقدس کریں) تو ابتلاء وبلا صرف مریدان خاص پر پڑے گی۔ دوسرے مسلمان تو اس سے محفوظ رہیں گے۔ کیونکہ حضور کو تو مریدوں کا خیال ہے۔ نہ کہ مسلمانوں

کے جن سے کوئی درخواست امداد نہیں کی گئی۔ ان کا تو کوئی گناہ نہیں۔ اگر یہی بات ہے تو خدا کا شکر ہے اور ہم ممنون ہیں مرزا قادیانی کے کیونکہ ایک کا گناہ دوسرا نہیں اٹھاتا۔

مجھے ۳۱؍اگست کو جناب پیر قمرالدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع میانوالی کے ساتھ ریل گاڑی میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ پیر صاحب ایک مشہور مرید مرزا قادیانی کے ہیں۔ عندالذکر معلوم ہوا کہ پیر صاحب موصوف کچھ عرصہ سے بیعت توڑ کر آزاد ہوگئے ہیں اور اب مرزا قادیانی سے ان کو کوئی تعلق نہیں رہا۔ پیر صاحب نے اور بھی کئی راز مرزا قادیانی کے بیان کئے۔ جن کے ثبوت آپ کے پاس ہیں۔ مگر میں مصلحتاً ابھی ذکر نہیں کرتا۔ اگر ضرورت ہوئی تو پھر عرض کروں گا۔ مرزا قادیانی کا دلی خیرخواہ، خاکسار اور خادم: م.م.د، لاہوری!

ایڈیٹر...... براہ عنایت چھپی دھری لگی لپٹی سب کھول دیجئے باسی نہ رکھئے۔ یہ کس دن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔

۳...... لندن اور قادیان

جیسا کہ (الحکم مورخہ ۲۴؍اگست ۱۹۰۲ء ج۶ شمارہ ۳۰ ص۵) میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی سے ان کے ایک بڑے حواری نے بیان کیا کہ میرے نام لندن سے ایک خط آیا ہے کہ یہاں آ کر دیکھو جنت عیسائیوں کو حاصل ہے یا مسلمانوں کو۔ میں نے اس کو جواب لکھا کہ سچی عیسائیت مسیح اور اس کے حواریوں میں تھی اور سچا اسلام آنحضرت ﷺ اور صحابہ میں تھا۔ پس ان دونوں کا مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ اس پر مرزا قادیانی نے لمبی چوڑی تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ لندن میں آزادی ہے۔ عیش پرستی ہے۔ وغیرہ! حالانکہ بہشت کی کلید تقویٰ ہے۔ خیر یہ تو معمولی جواب ہے۔ لیکن حواری صاحب نے اپنے امام الزمان کے عندیئے اور ضمیر کے خلاف یہ کیا کہا کہ سچی عیسائیت مسیح اور اس کے حواریوں میں تھی۔ امام الزمان کے نزدیک تو عیسیٰ اور اس کے حواری جو کچھ تھے وہ آپ نے عینک لگا کر ان کی کتاب ازالۃ الاوہام میں پڑھے ہوں گے۔ ہم کو سخت تعجب ہے کہ ایسا مقرب خاص اور حکیم الامتہ المرزائیہ ایسا کلمہ زبان سے نکالے جو امام الزمان کے منشاء کے بالکل خلاف بلکہ نقیض ہو۔ مرزا قادیانی نے عیسیٰ مسیح کو جس قدر صلواتیں سنائیں ہیں ان سے کئی حصے بڑھ کر ان کے حواریوں کو سنائی ہیں یا یوں کہو کہ سب کو ایک ہی لاٹھی ہانکا ہے۔ پھر سچی عیسائیت مسیح اور اس کے حواریوں میں کہاں ہوئی۔ ہم کو تعجب ہے کہ مرزا قادیانی نے ایسی کھلی مخالفت پر حکیم صاحب کی نبض نہیں دیکھی۔ ہم کو تو اس دھینگ دھوکڑی پر ایسا غصہ آ رہا ہے کہ قابو چلے تو حکیم صاحب سے حکیم

الامتہ المرزائیہ ہونے کا ڈپلوما چھین کر کسی راسخ العقیدۃ مرزائی کو دے دیں۔ اچھی کہی۔ امام الزمان سے اور مخالفت یہ بھی ایک ہی ہوئی۔ بس جی بس معلوم شد۔ پھر آسمانی باپ کے کرم سے قادیان کیا مرزا اور مرزائیوں کے لئے لندن سے کچھ کم ہے۔ وہاں بھی در و دیوار سے آزادی برس رہی ہے۔ ہر طرف چہل پہل ہے۔ باغوں میں بک کر کود ہے۔ سیر ہے سپاٹا ہے۔ ایک جانب پلاؤ دم ہو رہے ہیں۔ دوسری جانب زعفرانی حلوے مشک اور عنبر، ریگ ماہی اور سقنقور چشم بددور۔ دشمن رنجور، آمیز کئے ہوئے اور روغن بادام میں چرب کئے ہوئے تیار ہیں کہ سیر لالہ وگل اور گلگشت نسرین و سنبل سے مراجعت فرماتے ہی ڈٹ گئے۔ پھر کیا تھا مزے میں بہاریں ہیں۔ منہ کڑہائی میں اور سر چولہے میں۔ کسم ہے منارے دی وڈے تجارے ہیں۔ بھلا ایسی رنگ رلیوں کے مقابلے میں بہشت کی کیا حقیقت ہے۔ دنیوی لذتوں کا کیف اٹھایئے اور یہ شعر غنغنایئے۔

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

دنیا میں رات دل کلچھرے اڑانے والوں کی روح بڑی مشکل سے نکلے گی۔ کیونکہ ہوا پرستیوں کے ارمان سے ان کا نفس سرکش یوں کہے گا۔

دل تو لگتے ہی لگے گا حوریاں عدن سے
باغ ہستی سے چلا ہوں ہائے پریاں چھوڑ کر

ایڈیٹر!

۴...... الحکم میں جعلی فہرست بیعت

بارہا ضمیمہ شحنہ ہند میں مرزائیوں کی پردہ دری کی گئی۔ مگر یہ حیادار اپنی روش نہیں چھوڑتے۔ کبھی فرضی نام کبھی مکرر سہ کرر نام درج کر دیتے ہیں اور بہت سے ایسے نام بھی طبع ہوتے ہیں کہ ان بیچاروں کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں اور یہاں مرزائیوں کی فہرست میں نام درج ہو گیا۔ ایک جاہل مرزائی کے ملازم دھوبی، بہشتی، حجام، بھٹیارے سب کے نام درج ہو جاتے ہیں۔ جب اس سے بھی کام نہیں نکلتا تو اب مسماۃ زوجہ فلاں دختر فلاں دادی فلاں سے کام نکالتے ہیں۔ جب اس سے بھی تعداد میں کچھ ترقی نہیں معلوم ہوتی تو اب عورتوں کے بھی لگتے ہاتھ مکرر سہ کرر نام درج ہونے لگے۔ چنانچہ ۷ارمئی کے الحکم میں مسماۃ کلثوم زوجہ شیخ ہدایت اللہ صدر بازار پشاور کا نام درج کر چکے تھے۔ اب ۱۰ارجولائی کے الحکم میں پھر اسی کا نام درج کر دیا۔ بلکہ اس کے ساتھ اس کی

معصوم لڑکی مسماۃ صغریٰ کا بھی نام لکھ مارا۔ مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت کے حقائق ومعارف اسی قابل ہیں کہ ان کی صداقت ان پڑھ دھوبی، حجام، بہشتی، نان بائی یا جاہلہ عورتیں کریں۔ اہل علم کو تو مرزا قادیانی کافر ملحد ہی نظر آتا ہے۔ اس کی حماقت وسفاہت شیخ چلی کے خیالات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ ج.ن!

۵...... استفتاء

علماء کیا فرماتے ہیں: مرزا غلام احمد قادیانی بانی مذہب احمدیہ کی نسبت کہ تمام مسلمان جو آپ کے دعویٰ مسیح موعود ہونے کا انکار کریں۔ بموجب فتویٰ (حکیم الامۃ احمدیہ مندرجہ الحکم مورخہ ۲۴ راگست ۱۹۰۲ء ج۶ ش۳۰ ص۴) ''اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کافر نہیں۔'' نیز آپ کی متعدد تحریرات کے بموجب تمام مسلمان مشرک ہیں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام میں اوصاف الوہیت ثابت کرتے ہیں۔ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ موجود ہونا، اور مردوں کا زندہ کرنا، پرند کو بنا کر اس میں روح پھونک دینا باذن اللہ وغیرہ! اب سوال یہ ہے جب کہ قرآن مجید میں ''ولا تنکح المشرکات حتی یؤمن'' آیا ہے تو ان مرزائیوں کی عورتیں جنہوں نے اب تک آپ سے بیعت نہیں کی ہے۔ ان پر کیونکر حلال ہیں اور ان کی اولاد کیوں حرامی نہیں ہے۔ ''بینوا توجروا''

۶...... رسالہ اشاعۃ السنۃ اور مرزا قادیانی

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جس کے ایڈیٹر فاضل اجل مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ہیں جو قریب ۲۱ سال سے جاری ہے۔ یہ وہی رسالہ ہے جس نے مرزا قادیانی کے مذہب کی بیخ وبنیاد کھود کر پھینک دی جس سے مرزا قادیانی ہر کہ ومہ کی آنکھوں میں ذلیل وخوار ہوا۔ مرزا فاضل موصوف سے ایسا خائف ولرزاں رہتا ہے کہ راتوں کو خواب میں چلا اٹھتا ہے کہ ''مولوی محمد حسین صاحب آگئے۔ مجھے بچاؤ۔'' فاضل ممدوح کے ڈر کے مارے بھاگا بھاگا پھرا۔ مگر جہاں گیا فاضل ممدوح نے اس کا تعاقب کر کے اس کو ذلیل اور رسوا کیا۔ دہلی ولدھیانہ میں جو مرزا قادیانی کی یا بھرشٹ کی وہ سب پر روشن ہے۔ اب مرزا قادیانی کے جلسہ میں اگر کسی نے دہلی کے معرکوں اور لدھیانہ کا ذکر چھیڑ دیا تو مرزا بدحواس دہوش باختہ اور چہرہ کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔ فاضل ممدوح نے علماء ہند وپنجاب سے اس کی تکفیر کا فتویٰ حاصل کیا۔ ادھر عدالت سے پیغمبری اور نبوت چھنوا کر دونوں جہاں میں ذلیل اور خوار کیا۔ جب سب طرح سے مرزا قادیانی کا کام تمام کر دیا اس وقت

پیچھا چھوڑا۔ کچھ عرصہ کے واسطے اشاعت السنۃ کا طبع ہونا موقوف ہوگیا تو مرزائیوں کی جان میں جان آ گئی اور بغلیں بجانے لگے کہ مرزا قادیانی کی بددعا سے اشاعت السنۃ بند ہوگیا۔ لیکن ان بدنصیبوں کو خبر نہ تھی کہ سسکتے ہوئے مرزا قادیانی کو زندہ درگور کرنے کے لئے پھر آب وتاب سے جلوہ افروز ہوا۔ اب کدھر گئے مرزا قادیانی اور مرزائی کیوں چوہے کا بل ڈھونڈھنے لگے۔ آج کل مرزائیوں کے پیٹ میں چوہے چھوٹے ہوئے ہیں۔ ہر وقت اشاعت السنۃ ہی کے ذکر میں غلطاں پیچاں رہتے ہیں۔ طرح طرح کے منصوبے باندھے جاتے ہیں۔ تمام مرزائیوں پر موت پڑ گئی ہے۔ ج.ن!

۷...... ملا فضل قادر صاحب اور مرزا

ملا صاحب ضلع پشاور کے ہیں۔ بعض مرزائیوں نے مرزا قادیانی کی جھوٹی تعریفیں حلفیہ ان کے روبرو بیان کیں تو آپ مرزا قادیانی سے فیضیاب ہونے کے لئے قادیان تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر کفروالحاد زور ومکر تکبر وشیخی تمسخر ودروغ کے سوا کچھ نہ پایا۔ لہٰذا العنت وملامت اور مرزا قادیان پر لاحول بھیجتے ہوئے واپس آئے۔ یہاں آ کر مجمع عام میں مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ کا علانیہ ذکر فرمایا اور ان کی تردید کی۔ چونکہ بعض اہل اسلام ان کے قادیان جانے کی وجہ سے ان سے بدظن تھے۔ لہٰذا ملا صاحب موصوف سے درخواست کی کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ لکھ دو۔ لہٰذا ملا صاحب نے اپنے قلم سے یہ تحریر فرمایا: ''کل عقائد القادیانی یعنی مرزا غلام احمد قادیانی دہریہ وزندیقہ۔'' العبد میاں فضل قادر بقلم خود مورخہ ۵؍جولائی ۱۹۰۲ء۔ ج.د!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ
۱۶؍ستمبر ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۳۵ کے مضامین

۱......	کاغذی مسیح کی ناؤ جھوٹ کے طوفان میں	شاکر از قلعدار گجرات!
۲......	وہی ممات مسیح	مولانا شوکت اللہ!
۳......	بقیہ مرزا قادیانی کے خیالات کا لیکچر	مولانا شوکت اللہ!
۴......	مذہب مرزائی ہے آزادی مذہب کا نام...... اس لئے مرزائی ہوجاتے ہیں اکثر خاص وعام	ج.ن!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... کاغذی مسیح کی ناؤ جھوٹ کے طوفان میں

قادیان کے کاغذی مسیح کا کوئی دعویٰ پورا نہ ہوا۔ (اور خدا چاہے تو کبھی پورا نہ ہوگا) بارہا الحکم کے ذریعہ اعلان دیا۔ الگ بھی ایک رسالہ شائع کیا کہ طاعون صرف ان کے لئے نازل ہوا ہے جو مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ چنانچہ (اخبار الحکم مطبوعہ ۳۱ رمئی ۱۹۰۲ء ص۶، ملفوظات ج۳ ص۲۲۸) پر فرماتے ہیں: ''ایک اور آفت یہ آئی کہ مسلمانوں میں سستی اور غفلت تو پیدا ہو ہی چکی تھی۔ سچے عقائد کو چھوڑ کر قسم قسم کی بدعتیں اور سلسلے خدائے تعالیٰ کے سچے دین اور سلسلے کے برخلاف پیدا کئے گئے اور مشرکانہ تعلیمات اور وظائف مقرر کر لئے۔ ان ساری آفتوں کے ہوتے جو خدائے تعالیٰ نے ان پر قدیم قانون کے موافق محض اپنے فضل سے ایک بندہ بھیج دیا جو ان ساری مصیبتوں کا چارہ گر اور مداوا (لاحول ولاقوۃ۔ یہ منہ اور گرم مسالا) تھا۔ ان لوگوں نے ناحق اسے تکلیف دی اور اس کی مخالفت کے لئے اٹھے۔ جب ان کی مخالفت اور شرارت حد سے بڑھ گئی اور خدائے تعالیٰ کے حضور ان کی شوخیاں اور گستاخیاں اور بے جا ضد اور عداوت سے ملا ہوا انکار قابل سزا ٹھہر گیا تو اس نے اپنے وعدے کے موافق اس بندہ کی تائید کے لئے طاعون بھیجا۔ یہ خدا کا فرشتہ ہے جو اس کے بندے کی سچائی پر ایک گواہی قائم کرنے کے لئے آیا ہے۔''

اب ہم نہیں جانتے کہ وہ مرزائی جو آنجناب پر ایمان لائے تھے کیوں طاعون کی رگڑ میں آگئے۔ کیا وہ بے ایمان تھے؟ آپ کی گواہی کا فرشتہ غلطی کرتا رہا اور جب آپ نے قادیان کو طاعون سے بچنے کا اعلان دیا تھا تو وہ آپ کی گواہی کا فرشتہ قادیان میں کیوں جا براجا کہ آپ کے ساتھ آپ کا خدا بھی رگڑا گیا اور ساتھ ہی گواہی کا فرشتہ بھی اندھا ہوگیا اور قادیان طاعون سے محفوظ نہ رہ سکا۔ حضرت۔

کیجئے توبہ بڑے بول کا سر نیچا ہے

ہم نہیں جانتے کہ کاغذی مسیح کے دعاوی کہاں تک سچ اور کہاں تک جھوٹ ہیں۔ البتہ اسی کے رسالہ جات سے کسی قدر حال کھل جاتا ہے۔ جو سراسر ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ایک بیان کو تین کتابوں سے ذیل میں اتارتے ہیں۔

۱...... آپ اپنی تصنیف (ازالہ اوہام ص۴۷۳، خزائن ج۳ ص۳۵۳) پر فرماتے ہیں کہ: ''مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوا۔'' اب اس کے خلاف۔

۲...... رسالہ (ست بچن حاشیہ در حاشیہ ص ۱۶۴، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۲) کو دیکھئے۔ وہاں لکھا ہے: ''مسیح کی قبر بلاد شام میں ہے۔ جس کی پرستش عیسائی لوگ کرتے ہیں۔'' اب ان ہر دو بیانات کے سراسر خلاف ہے۔

۳...... آپ اپنے (راز حقیقت ص ۱۵، خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۱) پر یہ بکواس کرتے ہیں کہ: ''مسیح کی قبر ملک کشمیر موضع سری نگر میں ہے۔'' کیا یہ تینوں بیان باہم متضاد نہیں ہیں؟

مرزائیو! دیکھ لو یہ ہے تمہارا مسیح موعود جس نے دروغ بافی کا ٹھیکہ لے رکھا ہے اور اصل پوچھو تو مرزا قادیانی کا بھی کچھ قصور نہیں۔ اگر قصور ہے تو سراسر مرزائیوں کا جو ایک دوسرے کے تعلقات کے باعث ہاں میں ہاں ملا کر گزر اوقات کر رہے ہیں اور یوں اس کاغذی مسیح کا جہاز طوفان بے تمیزی میں چلا رہے ہیں۔ مگر کب تک کیونکہ اس کا دعویٰ ہے کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ (انجام آتھم ص ۸۰ تا ۱۱۱)

حالانکہ کام ہمیشہ حضرت مسیح کے کاموں کے برخلاف کرتا ہے۔ مثلاً قتل لیکھ رام کے دنوں میں گورنمنٹ سے عرض کی تھی کہ چونکہ آریہ صاحبان میرے قتل کرنے کی فکر میں ہیں۔ لہٰذا میری حفاظت کے لئے سپاہی دیئے جاویں مگر گورنمنٹ نے کچھ بھی غور نہ کیا۔ اب دیکھئے حضرت مسیح کو کہ انہوں نے اپنے ستانے والوں کے حق میں دعا مانگی کہ: ''اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔'' (انجیل لوقا: ۲۳،۱۳)

پس ٹکڑ گدھوں کی تائید کی آپ مسیح ہیں کافی نہیں۔

عیسیٰ نتوان گشت بتصدیق خرے چند

زمانہ کی آنکھوں پر پٹی نہیں بندھی کہ اندھادھند آپ کے قابو چڑھ جائیں گے اور اپنی عاقبت خراب کریں گے۔

حضرت جب آپ کے دعاوی ہی پورے نہیں ہوتے تو کیوں مسیح موعود کہلاتے ہو اور کیوں اپنے ایمان کی فکر نہیں کرتے اور نہ حق دیگر مذاہب کو طعن و تشنیع کرتے ہو۔ مرزا قادیانی! ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور قبولیت کا وقت ہے۔

ہنوز آن ابر رحمت درفشان است
خم و خمخانہ بامہر و نشان است

پھر دیکھ لیجئے گا کہ وہی آپ اور وہی ہم۔ وہی سبزہ زار اور وہی باغ۔ لیکن افسوس کہ نہ تو آپ کا وہ دل ہے نہ وہ دماغ ہے۔ خدا کو سراسر بھولے ہو اور اپنی موعودیت پر پھولے ہو۔ خدا کی

رحمت سے منہ پھیرتے ہو۔ غفلت کرتے ہو۔ دیکھو! زندگی چندروز ہے۔ شاید مرگ مہلت نہ دے۔ مکرر سہ کرر ہماری رفیقانہ التماس یہی ہے کہ توبہ کرو اور اس گمراہی کے راستے سے باز آؤ۔

توبہ کر اب بھی تو کہ در توبہ باز ہے

راقم: شاکر (میرٹھی) از قلعہ ارگجرات!

۲...... وہی ممات مسیح

کسی نبی کے ایک معجزے کا انکار تمام انبیاء اور ان کے معجزات کا انکار ہے جس کو ایک سچا مسلمان الحاد وارتداد سمجھے گا۔ مگر مرزا قادیانی اور ان کی امت عمداً معجزات انبیاء کا بڑے دھڑلے سے انکار کر رہی ہے اور بااینہمہ مسلمانی کا دعویٰ ہے۔

دنیا میں کون سا کلام ہے جس کی تاویل نہیں ہوسکتی اور ہم لکھ چکے ہیں کہ تاویل ہمیشہ جھوٹے دعوے اور جھوٹی بات کی ہوتی ہے۔ امر حق اور واقعیت کو تاویل سے کیا واسطہ۔ روز روشن تاویل سے ہرگز شب تاریک نہیں بن سکتا اور نہ اس کا عکس ممکن ہے۔ جس طرح ایک جھوٹ کے لئے بہت سے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح ایک تاویل کے لئے بہت سی تاویلیں چھانٹنی پڑتی ہیں۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کی نسبت مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ''رفـع الله'' سے مراد رفع روحانی ہے۔ مگر اس میں عیسیٰ مسیح کی کیا خصوصیت نکلی؟ ایک چیونٹی بھی مر کر رفع روحانی کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔ پھر ''ما قتلوہ وما صلبوہ'' کے بعد مرزا قادیانی کے رفع مزعوم نے کیا فائدہ دیا۔ اس صورت میں تو آیت کا سیاق یوں مقتضی تھا۔ ''لما قتلوہ وصلبوہ رفعه الله الیه'' پھر جسم سے روح کے نکل جانے یا رفع ہو جانے میں شبہ کیسا۔ یعنی ''ولـکن شبـه لهم'' بالکل حشو ٹھہرتا ہے۔ (معاذ اللہ) پھر جناب باری کا مکرر بطور تاکید واصرار یعنی ''وما قتلوہ یقیناً'' کے بعد ''بـل رفعه'' فرمانا تو اور بھی فضول ہوتا ہے۔ کاش مرزا قادیانی سمجھیں کہ رفع روحانی قتل سے متعلق ہوگا نہ کہ عدم قتل سے۔ کیونکہ یہ ایک فطری امر ہے کہ جب کوئی ذی روح قتل کیا جاتا ہے تو فوراً رفع روحانی ہو جاتا ہے یعنی روح اٹھ جاتی ہے اور جب کہ عیسیٰ مسیح قتل ہی نہیں کئے گئے۔ جیسا کہ ''وما قتلوہ وما صلبوہ'' سے ثابت ہے تو رفع روح یا سلب روح چہ معنے دارد!

آپ شاید پھر تاویل کریں گے کہ رفع روحانی سے مراد روح کا رفیع الدرجات ہونا ہے تو کیا اس سے پہلے مسیح علیہ السلام مثل کل انبیاء رفیع الدرجات نہ تھے۔ ایسا عقیدہ تو کسی آریا یا دہریہ کا ہوسکتا ہے نہ کہ کسی مسلمان کا۔ پھر یہ عقیدہ کہ عیسیٰ اب رفیع الدرجات ہوئے۔ پہلے نہ ہوئے تھے۔ آپ کو عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ کا معتقد بناتا ہے۔

پھر آپ کے نزدیک تین عیسیٰ ہیں۔ ایک عیسائیوں کا یسوع، دوم عیسیٰ مسیح علیہ السلام جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ سوم آپ کا ذاتی پیدا کیا ہوا عیسیٰ جس کی قبر مقام گلیل علاقہ کشمیر میں ہے۔ معلوم نہیں ان تینوں میں سے آپ کی رقابت کون سے عیسیٰ کے ساتھ ہے۔ جب تک آپ اپنی اس تثلیث کا فیصلہ نہ کرلیں جواب لینے کے مستحق نہیں ہیں۔

بحث اس امر میں تھی کہ ایک تاویل سے بہت سی تاویلیں اور ایک جھوٹ سے بہت سے جھوٹ پیدا ہوتے ہیں تو آپ ’’ابرء الاکمه والابرص واحیی الموتیٰ باذن اللّٰه‘‘ اور ’’کلمة القھا الیٰ مریم وروح منه‘‘ کی بھی یہ تاویل کریں گے کہ عیسیٰ مسیح روحانی امراض کو اچھا اور مردہ دلوں کو زندہ کرتے تھے اور تمام ذی روح خدا کے کلمات اور اس کی روحیں ہیں۔ (اگرچہ آپ روح منه کے اصلی معنے نہیں سمجھ سکتے) تو یہ فرمایئے کہ انبیاء کو تمام ذوی الارواح چیونٹی، مکھی، مچھر، مکوڑے، کینچوے، کنسلائی وغیرہ پر کیا ترجیح ہوئی۔ اگر آپ مسلمان ہیں تو سمجھیں گے کہ خدا ہر نبی کو ایک خاص ترجیح (معجزہ) عطاء کرتا ہے جو دیگر انبیاء سے اس کی شناخت کا باعث ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے عیسیٰ علیہ السلام:

اوّل...... کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ یعنی بے باپ کے پیدا ہوئے۔
دوم...... آپ مردوں کو زندہ اور ہر قسم کے بیماروں کو اچھا کرتے تھے۔
سوم...... آسمان پر زندہ اٹھائے گئے۔

اگر ان میں سے آپ ایک معجزے کا بھی انکار کریں گے تو تمام انبیاء اور ان کے معجزات کا انکار لازم آئے گا اور ’’نؤمن ببعض ونکفر ببعض‘‘ کا مصداق بنا خدائے تعالیٰ کی بھاری وعید کا مستحق ہوتا ہے۔ ہاں! آپ یہ جواب دے سکتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح کے زندہ رہنے اور دوبارہ دنیا میں آنے سے چونکہ میری مسیحیت ومہدویت ٹوٹتی ہے۔ میں اس لئے عیسیٰ مسیح میں اولاً طرح طرح کے کیڑے ڈالتا ہوں اور پھر ان کو مارتا ہوں۔ آپ کو تو اپنی مسیحیت ومہدویت پیاری ہے۔

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

جب کہ آپ نبی اور رسول ہونے کے مدعی ہیں تو یہ بھی خوب سمجھ لیجئے کہ کسی نبی نے اپنے سے سابق انبیاء کی شان میں محض اس غرض سے کہ لوگ ان کو برا اور مجھے اچھا سمجھیں کبھی کسی قسم کی گستاخی نہیں کی۔ بلکہ پیروی کی ہے۔ جیسی کہ آنحضرت ﷺ نے حسب تعمیل آیہ ’’قل بل

ملة ابراهیم حنیفا ''حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی پیروی فرمائی ہے۔ یاد رکھئے ابھی وہ زمانہ نہیں آیا اور نہ آپ کی اور ہماری زندگی تک آئے کہ لوگوں کے دلوں سے گزشتہ انبیاء کی عظمت مٹ جائے۔ ہاں! تہذیب اور آزادی کے طوفان سے کیا عجب ہے کہ چند صدی کے بعد ایسا زمانہ بھی آجائے۔ ایڈیٹر!

۳...... بقیہ مرزا قادیانی کے خیالات کا لیکچر

سنو سنو! میری بعثت ساری دنیا کے لئے یکساں ہے۔ مگر سادہ لوح مسلمان یہی سمجھ رہے ہیں کہ میں صرف ہندوستان کا نبی ہوں۔ ان کو ذرا اپنی عقل کے ناخن لینے چاہئیں۔ قدرت الٰہی نے آسمان سے کسی فرشتے کو نبی بنا کر نہیں بھیجا۔ کسی ملک کے ایک قبیلہ میں نبی پیدا ہوتا ہے مگر چند ہی روز میں اس کی نبوت ساری دنیا میں دائر وسائر ہو جاتی ہے۔ دیکھو! آفتاب ہر صبح مشرق کے ایک گوشے نکلتا ہے اور تھوڑی سی دیر میں ساری خدائی پر مسلط ہو جاتا ہے۔ ہلال ہنگام طلوع کتنا منحنی اور لاغر ہوتا ہے۔ مگر روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے اور اپنی روشنی سے تمام ستاروں کو ماند کر دیتا ہے۔ اسی بناء پر اگرچہ میری بعثت ایک چھوٹے سے گمنام قصبہ قادیان میں ہوئی ہے۔ مگر رفتہ رفتہ ناصرف ہندوستان بلکہ تمام ممالک میں پھیل گئی ہے۔ تم تو کولر کے بھنگے ہو۔ تمہیں زمین وآسمان کی کیا خبر۔ تم تو چمگادڑوں کی طرح اپنے تیرہ وتار کونوں کھدروں میں سر نیچے ٹانگیں اوپر پڑے۔ آنکھیں مانگ رہے ہو تمہیں آفتاب عالمتاب کی کیا حس اور اس کی جانب دیکھنے کی کیا تاب۔ میرے جاسوس تمام ممالک میں آنکھوں سے الوپ انجن ہو کر فرشتوں کی طرح پنکھ پھیلا کر دوڑ رہے ہیں اور دنیا کو پروں میں یوں سمیٹ رہے ہیں۔ جیسے مرغیاں اپنے انڈوں بچوں کو۔ میرا ایک ایک جاسوس روح القدس سے کم نہیں۔ میرے مشن کے لوگ فرشتوں کی ٹکڑیاں ہیں جو میرے نام کی ہردو تسبیح پڑھ رہی ہیں کہ ''لا الہ الا اللہ غلام احمد رسول اللہ '' اگرچہ اس کلمہ میں اپنے نام غلام احمد کے داخل ہو جانے سے مجھے سخت ندامت ہے۔ کیونکہ میں مستقل نبی ہوں۔ کسی کا غلام تلام اور چولام کیوں بننے لگا۔ مگر چونکہ یہ نام میرے والدین نے رکھا ہے اور میں اسی نام سے دنیا میں مشہور ہوں اور آسمانی باپ نے بھی ابھی تبدیل نام کی وحی مجھ پر نازل نہیں کی۔ لہٰذا مجبوراً اپنے امتیوں کی زبان سے مجھے اپنے کلمہ میں یہ نام سننا پڑتا ہے۔ لیکن بہت دن نہ گزریں گے کہ آسمانی باپ میرا یہ نام پرانے میلے چیکٹ لگے کپڑوں کی طرح بدل دے گا۔ جس طرح پیغمبر عرب نے بجائے بیت المقدس کے کعبۃ اللہ کو بدل دیا اور اسی کو قبلہ بنایا۔ پیغمبر عرب کی طرح میں بھی مجدد ہوں۔ پھر تجدید کیوں نہ کروں۔ قادیان کو میں نے ابھی تک قبلہ تو نہیں بنایا۔ ہاں

مسلمانوں کے لئے مدینہ اور عیسائیوں کے لئے یروشلم (بیت المقدس) ضرور بنا دیا ہے۔ یعنی منارۃ المسیح قائم کر دیا ہے۔ اوھر آسمانی باپ کی وحی دن سے اتری ادھر میں نے عام طور پر قادیان کو قبلہ بنایا۔

جب سے میرا نزول قادیان میں ہوا ہے۔ سب سے پہلے اس کے گردونواح اور پھر تمام پنجاب میں مخالفت کا غلغلہ مچ گیا ہے اور پھر آہستہ آہستہ ہندوستان کے سادہ لوح جہلاء میں طاعون کی طرح پھیل گیا ہے۔ یہی میرے نبی برحق ہونے کی قوی دلیل اور مضبوط برہان ہے اور یہی سنت انبیاء ہے۔ پیغمبر عرب کی بعثت پر اولاً مکہ میں اور پھر تمام عرب میں جو تہلکہ مچا تھا ہوئی۔ خود تمہارا قرآن اس سے بھرا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ پیغمبر عرب کو مکہ چھوڑ کر جلاوطن ہونا پڑا۔ یہ سب حالتیں مجھ پر بھی گزرنے والی ہیں اور میں بھی بہت جلد قادیان سے رنگون کی جانب جلاوطن ہونے والا ہوں۔ کیونکہ سچا نبی ہوں۔ اتنی کسر ہے کہ مجھ پر ابھی وہ مظالم نہیں ڈھائے گئے جو دوسرے انبیاء خصوصاً پیغمبر عرب پر۔ اگرچہ مجھے علماء اور مشائخ نے کافر اور ملحد اور زندیق ٹھہرادیا ہے اور کبھی کبھی میرے قتل کی بھی دھمکی دیتے ہیں۔ مگر عملی طور پر کوئی ایسی کارروائی نہیں ہوئی جیسی انبیاء سابق پر ہوئی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آسمانی باپ نے مجھ پر الہام کر دیا ہے کہ کوئی کیسی ہی گھات لگائے۔ مگر تو تلوار کے گھاٹ ہرگز نہ اتارا جائے گا۔

یہ دوسری بات ہے کہ ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے کالرا ستائے۔ طاعون کا وبال آئے۔ ٹاپیں مارتا خرد جال آئے۔ میں ایسے حوادث کا ذمہ دار نہیں۔ ہاں تلوار کے دم خم کی یہ طاقت نہیں کہ تیرا بال بھی ٹیڑھا کر سکے۔ تجھ پر تلوار اٹھانے والوں کے ہاتھ کٹ جائیں گے۔ تیری طرف بدنیتی سے آنے والوں کے پاؤں شل ہو جائیں گے۔ بدنظری سے تیری جانب گھورنے والوں کی آنکھوں کے ڈھیلے نکل پڑیں گے۔ تیرے کوسنے والوں کی زبانیں مفلوج ہو جائیں گی۔

پس مذکورہ بالا الہاموں پر میرا ویسا ہی ایمان ہے جیسا اپنی نبوت و رسالت پر اور اس لئے میں پاؤں پھیلا کر اپنی نیند سوتا اور اپنی نیند جاگتا ہوں۔ میری نیند کو کوئی در راہ خصاص، سگ زاد برادر شغال خواب خرگوش نہ سمجھے۔ میں قادیان کے کچار میں شیر کی طرح پڑا دھڑ دکتا ہوں۔ موٹے تازے مجرب شکار مارتا ہوں اور اپنا بچا کھچا ادلش لومڑیوں اور گیدڑیوں اور تیندووں کو دیتا ہوں۔ جب میں زور شور سے ڈکاریں لے کر ڈکارتا ہوں تو بزدلوں کا پتا پانی ہو جاتا ہے اور جتنے بچھیا کے باوا ہیں سب مجھ سے یوں تھراتے ہیں جیسے گائے قصائی سے۔ جب میں رعد کی طرح

گرجتا۔ بجلی کی طرح چمکتا اور پھر کالی گھٹا بن کر برستا ہوں تو بڑے بڑے خرانٹ گرگ باران دیدہ مخالفین بھیگی بلی بن جاتے ہیں۔

سنو سنو! تم جو میری نبوت پر اپنی ستھنیوں سے باہر ہو رہے ہو تو اس کی یہ وجہ ہے کہ تم نے آج تک کسی نبی کو اپنی آنکھوں نہیں دیکھا۔ صرف کانوں سنا ہے اور میں کہہ چکا ہوں کہ دھوکا کھانا کان کا کام ہے نہ کہ آنکھ کا۔ پس تم نبی اور غیر نبی کو کیا جانو۔ میں ظلی نبی ہوں۔ تمام عالم برزخ منارۃ المسیح کی طرح میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں سب انبیاء کی دھما چوکڑیاں اور گرم جولانیاں ہر دم میری پیش نظر ہیں اور اس میں سے ہر لحظہ حظ اٹھاتا ہوں کہ فلاں نبی کتنے پانی میں اور فلاں رسول کی رسالت کی تھاہ کہاں تک ہے۔ تم تو گندے تالاب کی مچھلیاں ہو۔ تمہیں سمندر کا حال کیا معلوم۔ پس تم میرے پاس آؤ اور کمالات نبوت دیکھو تو معلوم ہو جائے کہ نبی ایسا ہوتا ہے۔

سنو سنو! تم اس بھروسے نہ رہنا کہ سوڈان میں بہت سے جھوٹے مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور قادیانی مہدی کا نمبر بھی انہیں میں ہے۔ بے شک جھوٹے مہدی پیدا ہوئے اور کیا عجب ہے کہ میرے بعد بھی پیدا ہوں۔ مگر میں جھوٹا نہیں ہوں۔ ''اشهد انی مهدی صادق'' بھلا مہدی سے بڑھ کر کسی کے مہدی ہونے کی سچی شہادت کیا ہوگی۔ جب مجھے میرے کانشنس نے مہدی بنا دیا ہے تو گو دنیا میری مہدویت کو نہ مانے مگر میں سچا مہدی ہوں۔ جس قدر مہدیان کذاب مجھ سے قبل گزرے ہیں۔ وہ بیشک جھوٹے تھے۔ کیونکہ خود ان کے کانشنس نے ان سے کہہ دیا تھا کہ ''اشهد انی انتم الکاذبون'' کانشنس (نور ایمان) سے بڑھ کر کسی کی شہادت نہیں ہو سکتی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایک ہی سیپی میں سچے ہوتے بھی ہوتے ہیں اور جھوٹے بھی۔ ایک ہی کان میں لعل و جواہرات بھی ہوتے ہیں اور شیشہ اور کانچ بھی۔ پس سب مہدی نہ جھوٹے نہ ہو سکتے ہیں نہ سب مہدی سچے۔

جھوٹے مہدیوں نے بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں اور آخری مہدی تعایشی تو ایسا ناعاقبت اندیش غلط کار تھا کہ کوئی نہ ہوگا۔ اوّل تو اس نے خود حکومت مصر سے بگاڑی جو برٹش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں تھی۔ پھر خود برٹش سے بگاڑی جو آسمانی باپ کے بیٹے کے پوتے کی بھتیجی کی پڑپوتی کی لکڑ بھانجی ہے۔ آپ جانتے ہیں گیدڑ کی شامت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ پس غریب عطائی تعاشی یوں مارا گیا۔ مگر میں ایسی غلطی نہ کروں گا کہ برطانیہ جیسی جبار و قہار گورنمنٹ سے بگاڑ کر تعائشی کے ساتھ اپنا حشر کروں۔ میں بار بار برٹش گورنمنٹ کے حضور عرضیاں بھیج چکا

ہوں کہ تمہارے عہد میں آسمانی باپ کے حکم سے مہدی آخرالزمان نازل ہوا ہے جو تمہارے خدام کے خادموں کی جوتی کی خاک اور تمہارے غلامان غلام کا حلقہ بگوش اور تمہاری چوکھٹ کا عبادیت فروش اور تمہاری پارلیمنٹ کا پرجوش ارادت کوش اور تمہاری عافیت اور درازی حیات کا کام نوش اور تمہارے لشکر ظفر پیکر کے ٹرانسپورٹ کا دراز گوش ہے۔ بھلا غضب خدا کا ایسی شفیق اور مہربان آزاد گورنمنٹ سے بگاڑنا اور اسی کی بلی ہو کر اسی کے سامنے میاؤں کرنا سخت نمک حرامی بدبختی، بے وفائی، ناسپاسی کمینہ آساسی ہے۔

سنو سنو! جھوٹے مہدیوں کی پودھ کا کھیت قدیم سے سوڈان اور افریقہ ہے نہ کہ یورپ اور ایشیاء۔ تمہیں کہو میرے سوا یورپ، ایشیاء اور وسط ایشیاء میں بھی آج تک کوئی مہدی پیدا ہوا۔ ہندوستان اور عرب ایشیاء میں ہے۔ عرب میں بیشک پیغمبر پیدا ہوا جس نے میری بعثت کی پیشین گوئی کی۔ پس میں نے اسی کی پیشین گوئی کے موافق ہندوستان میں خروج کیا۔ ہندوستان اور وسط ایشیاء ایک ہیں۔ کیونکہ افغانستان سے وسط ایشیاء کا ڈانڈا امینڈ املا ہوا ہے اور افغانستان سے ہندوستان کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور پھر ہندوستان پر ایک مہتمم بالشان یورپی سلطنت قابض ہے اور اس لحاظ سے ہندوستان اور یورپ دونوں ایک ہیں۔ پس میں بالفعل باستثناء ترکی تمام ممالک کا مہدی ہوں۔ میں نے یہ استثناء اس وجہ سے کیا ہے کہ روم اور شام اور عرب کے حمقاء اور سادہ لوح وحشی اہل اسلام عبدالحمید کو خلیفۃ المسلمین مانتے ہیں اور ہندوستان کے مسلمان بھی ان کی اندھی تقلید سے عبدالحمید کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ برٹش گورنمنٹ کا کٹا حریف و رقیب ہے۔ بھلا برٹش کا مخالف کیونکر خلیفہ ہوسکتا ہے۔ میں برٹش کا سچا ہوا خواہ اور عبودیت پرست ہوں۔ اس لئے نہ صرف مہدی اور خلیفہ بلکہ امام الزمان اور خاتم الخلفاء ہوں۔ خوب یاد رکھو جب تک کوئی شخص برٹش سلطنت کا مطیع اور جان نثار نہ ہوگا ہرگز مہدی اور خلیفہ نہیں بن سکتا۔ پس سچے مہدی کا یہی نشان اور تمغہ ہے۔ سوڈانی مہدی اسی وجہ سے پھول پھل نہ سکے کہ ان بدبختوں نے گورنمنٹ سے بگاڑی اور اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ میں اپنے احمدی گروہ کو اسی لئے پال رہا ہوں اور کیل کانٹے سے چست اور دم خم سے درست کر رہا ہوں کہ آج کل انگریزی اخبارات روس کی پیش قدمی بجانب افغانستان سے خوفزدہ ہو رہے ہیں اور ان کی پتلونوں میں چھلچھلی لگ رہی ہے۔ پس میں اپنے احمدیوں کی ریزرو فوج کو ہر طرح لیس کر رہا ہوں اور عنقریب گورنمنٹ میں درخواست بھیجوں گا کہ اگر روس منحوس کو شامت نے دھکا دیا اور اس نے افغانستان کی جانب رخ کیا تو میں ہندوستان سے اوپر ہی اوپر اس کا مہرہ لوں گا۔ امیر کابل کو بھی ہاتھ پاؤں ہلانے کی

تکلیف نہ دوں گا اور اپنی احمدی فوج ظفر موج سے روس کو جہاں سے نکلے گا وہیں دھکیل دوں گا۔ میں گورنمنٹ میں یہ درخواست بھی دوں گا کہ اب ہندوستان کے اندرونی اور بیرونی غنیموں کی روک تھام اور سرکوبی کے لئے لاؤلشکر کی کوئی ضرورت نہیں۔ میری احمدی فوج کافی ہے اور میں اسی لئے مہدی بنا ہوں کہ اپنی جان ومال، اہل وعیال اور اپنے احمدی خجستہ فال ظفر مآل کو گورنمنٹ کے قدموں پر نثار کروں۔

نکل جائے روح تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

مگر افسوس ہے کہ اب تک برٹش گورنمنٹ نے اپنے مہدی کا مرتبہ نہیں پہچانا نہ اس کی قدر کی نہ اس پر ایمان لائی نہ اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ وجہ یہ ہے کہ وہ ابھی تک اپنے پادریوں، بشپوں، اسقفوں کے پھندے میں پھنسی ہوئی ہے جو مجھے خونخوار نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور یہ یقین کئے بیٹھے ہیں کہ مسیح موعود کا دم ہے تو ان کے یسوع کا چراغ گل ہو جائے گا اور پھر بیف بسکٹ چاء برانڈی کے گلچھرے ان کے ہاتھ سے جاتے رہیں گے۔ (باقی آئندہ)

۴...... مذہب مرزائی ہے آزادئ مذہب کا نام
اس لئے مرزائی ہو جاتے ہیں اکثر خاص وعام

صوم وصلوٰۃ، حج وزکوٰۃ وغیرہ اعمال کا وہی شخص پابند ہوگا جو اصول اسلام پر ایمان رکھتا ہوگا اور جو خدا ہی کا قائل نہ ہو اور احکام شریعت کی وقعت اس کے نزدیک جو برابر بھی نہ ہو جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اس کا اپنے تئیں مسلمان کہنا اور بعض احکام شرعی کا پابند ہونا محض ایک دام تزویر ہے جس کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں کو پھانستا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو مجسم ہوکر اس کے فرزند کی شکل میں آسمان سے اترنے کا قائل ہے۔ چنانچہ اس کا الہام ہے جو الہامی فرزند کے خطاب میں اس کو ہوا۔ ”**فرزند دلبند گرامی ارجمند مظهر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء**“ اور خود بھی مدعی الوہیت ہے۔ چنانچہ اس کا الہام ہے: ”تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔“ اپنے کو ازلی وابدی یہی کہتا ہے۔ چنانچہ اس کا یہ الہام ہے: ”تو میرے ساتھ ایسا ہے جیسے میری توحید وتفرید۔“ اللہ کے لے پالک ہونے کا بھی مدعی ہے۔ جیسا کہ اس کا یہ الہام ہے: ”**انت منی بمنزلة ولدی**“ پس ایسا گستاخ آزاد جو نعوذ باللہ کبھی خدا کا باپ کبھی اس کا بیٹا کبھی خود مدعی الوہیت ہو اس کو صوم وصلوٰۃ کی کیا حاجت ہے۔ ضرور ناوانوں کے واسطے

دام تزویر ہے۔ جب خدا پر ایمان نہیں تو اس کے رسولوں پر ایمان کیسا۔ اس لئے ازالہ اوہام میں مرزا قادیانی نے پیغمبروں کی نسبت لکھا ہے کہ انبیاء کی جماعت کثیر نے جھوٹی پیشین گوئیاں بھی کی ہیں۔ دھوکا کھا کر شیطانی الہام کو ربانی وحی سمجھ لیا ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ آنحضرت ﷺ کو قرآن مجید کے بعض الفاظ کے معنی وحقیقت معلوم نہ ہوئی ہو۔ عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیں اور توہین کی اور ایسے بڑے اولوالعزم پیغمبر کو ایک بدکردار معمولی آدمی کہا۔ اب کچھ دنوں سے کوئی پرچہ الحکم کا خالی جاتا ہوگا جس میں خود بدولت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ چڑھ کر ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے ہیں۔ چنانچہ رسالہ (دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰) میں مرزا قادیانی خود لکھتا ہے ۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ شعر لکھ کر مرزا قادیانی خود لکھتا ہے: ''یہ باتیں شاعرانہ نہیں ہیں۔ بلکہ واقعی ہیں۔''

جس بے ایمان کا ایسا اعتقاد ہو اور توہین انبیاء اس کا روزمرہ ہو بھلا ایسے بے دین کی صوم وصلوٰۃ کیا واقعی ہوسکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ وہی دام تزویر ہے۔ کیا مرزائیوں کو معلوم نہیں کہ جس اسلام میں یہ روزہ، نماز ہے اسی کو مشرکوں کا مذہب کہتا ہے اور مسلمانوں کو مشرک قرار دیتا ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لینا لکھا ہے یہ مسلمان قرآن پر ایمان لاکر اس عقیدہ کو صحیح مانتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ علماء دین اسلام کے ہر فرقہ نے مرزا قادیانی کو کافر اور دین اسلام سے خارج لکھا ہے۔ اسی واسطے مرزا قادیانی کا نماز وروزہ بھی مسلمانوں کے خلاف ہے۔ مہینوں بجائے پانچ نمازوں کے دن میں تین ہی نمازیں ادا کرتا ہے۔ جماعت کی بھی چنداں پرواہ نہیں کرتا۔ حج جس کے تارک کو حدیث شریف میں یہود ونصاریٰ ہوکر مرنے کی بشارت دی ہے نہ کبھی اس نے کیا ہے اور نہ مریدوں میں سے کسی کو حج کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ کیا یہی اسلام ہے؟ روزہ بھی ذرا ذرا سے عذر میں کھا جاتا ہے اور مریدوں کو روزہ رکھنے سے منع کردیتا ہے۔ حرام وحلال شرعی کی اس کو کچھ پرواہ نہیں۔ تصویر جو حرام ہے اس کو حرام اور مال زانیہ کو جائز سمجھ کر کھا جاتا ہے اور اس کے بعض مرید بھی شیر مادر سمجھتے ہیں۔ پس ایسے آزاد مذہب کو جس مین تکلیف شرعی سے آزادی ہو آزاد منش کیوں نہ قبول کریں۔ یہی وجہ ہے کہ حال میں مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے اپنی اشاعۃ السنۃ نمبر۳ ج۱۹ کے ص۹۲ میں ارقام فرمایا ہے۔ ''قادیان کے مرزا قادیانی کا مذہب باطل جو پنجاب ہندوستان میں کسی قدر شیوع پایا ہے تو اس کا سبب ومنشاء بھی یہی ہے کہ وہ مغالطے سے کام لیتا ہے اور اپنے پیروؤں کو آزادی کا سبق دیتا ہے کہ تصویریں بناؤ

اور سود کھاؤ اور دور دراز سفر کی مصیبت اٹھا کر مکہ کیوں جاتے ہو۔ بجائے مکہ قادیان کو کعبہ بناؤ۔ گرمی کے موسم میں روزہ رکھ کر بھوکے نہ مرو۔ بلکہ اس بیت پر عمل کرو۔

نہ رکھ روزہ نہ مر بھوکا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ
وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا

اس ریمارک پر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے مرچیں لگ گئیں۔ چنانچہ ۳۱ ر اگست ۱۹۰۲ء کے الحکم میں بہت اچھلے کودے اور بیہودہ بکواس سے ۹ کالم بھر دیئے۔ ہم اس بیہودہ تحریر کے پرخچے اڑائے دیتے ہیں۔

قال...... اس تحریر (یعنی مذکورہ بالا فاضل بٹالوی) سے پہلے ان کو (یعنی فضل الدین مرزائی کو) ایک مسلمان کی حیثیت سے شیخ صاحب (یعنی فاضل بٹالوی) پر حسن ظن تھا۔

اقول...... تم تو کیا تمہارے گرو دجال سیرت کو بھی کبھی حسن ظن فاضل ممدوح پر نہیں ہوسکتا۔ جھوٹ تو مرزائیوں کے مذہب کا اصلِ اصول ہے۔ فاضل ممدوح ہی ہیں جن سے ہر مرزائی ایسا خائف ہے جیسے حضرت عمرؓ سے شیطان خائف تھا کہ جس راہ سے عمرؓ جاتے شیطان راہ چھوڑ کر بھاگتا۔ جب کہ تمام بنی آدم خصوصاً مسلمانوں سے مرزا قادیانی کو سخت دشمنی و بدظنی ہے تو فاضل بٹالوی تو اس کے قدیم بیخ کن وسرکوب ہیں۔ ان سے مرزائیوں کی حسن ظنی سفید جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

قال...... قادیان میں آکر دیکھا۔

اقول...... قرآن وحدیث کا نام قادیان میں تم جیسے سادہ لوح دین سے جاہل لوگوں کے پھانسنے کے واسطے لیا جاتا ہے اور صوفیوں کی کتابوں کی بعض باتیں سنائی جاتی ہیں۔ ورنہ دہریہ وملحدوں کو قرآن وحدیث سے کیا نسبت۔

قال...... جس پر انہوں نے (یعنی فضل الدین مرزائی نے) شیخ صاحب کو ایک کارڈ لکھ دیا کہ یہ آپ نے جھوٹ لکھ دیا۔

اقول...... ''لعنۃ اللہ علی الکاذبین'' یہ کارڈ انہوں نے نہیں لکھا۔ بلکہ مرزا اور اس کی کمیٹی سے لکھا گیا کہ تمہارے مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے۔ شب وروز جھوٹ اور مکر ہی سے کام لیا جاتا ہے۔ معمولی جھوٹ تو بولا ہی جاتا ہے۔ بلکہ اللہ پر جھوٹ اور افتراء باندھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے فاضل ممدوح کی نسبت جھوٹ کا الزام لگایا جاتا ہے۔ شاید مرزا قادیانی کا وہ جھوٹ یاد آگیا ہوگا جو مناظرہ دہلی میں مولوی محمد بشیر صاحب کے ساتھ وعدہ کر کے پھر درمیان مناظرہ کے بہانہ کر

کے بھاگ گیا یا پیر مہر علی شاہ صاحبؒ سے وعدہ کر کے پھر مقابلہ پر لاہور میں نہیں آیا۔ یا سید امیر شاہ صاحب رسالدار میجر سردار بہادر سے جھوٹ بول کر مبلغ پانچ صد روپیہ وصول کر لیا کہ میں دعا کر کے تمہارے فرزند پیدا کرادوں گا۔ ورنہ میں جھوٹا سمجھا جاؤں۔ مگر فرزند نہ ہوا۔ ایسے ایسے دن رات جھوٹ و دغا بازیاں قادیانی پیغمبر کرتا رہتا ہے۔ فاضل ممدوح کی شان ایسے گندہ الزامون سے پاک وارفع ہے۔

قال...... اپنے کارڈ میں ساری بحث اس ایک امر پر رکھ دی۔

اقول...... حج کا ترک کرنا بلا عذران مرزائیوں کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں جو شخص مدعی اسلام بلکہ مدعی نبوت ورسالت ہو کر ایسے رکن اسلام کا تارک یا منکر ہو اور عقائد بھی اس کے مخالف اسلام ہوں اس کا نماز وروزہ ظاہری اگر مکر وہ زور دھوکا وہی نہیں تو کیا ہے۔(باقی آئندہ) ج.ن!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۲۴ر ستمبر ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۳۶ کے مضامین

۱......	دعا میں اثر	مولانا شوکت اللہ!
۲......	وہی ممات مسیح	مولانا شوکت اللہ!
۳......	بے معنی الہام	مولانا شوکت اللہ!
۴......	مرزا قادیانی سے آخری دوہاتھ	مولانا ثناء اللہ امرتسری!
۵......	اسباب پرستی	مولانا شوکت اللہ!
۶......	مرزا اور اس کی امت ہی عاقبت کے بورے سمیٹے گی	مولانا شوکت اللہ!
۷......	خیر القرون قرنی	مولانا شوکت اللہ!
۸......	حدیث سے بغض	مولانا شوکت اللہ!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... دعا میں اثر

مرزا قادیانی الحکم میں فرماتے ہیں کہ:’’دعا میں بڑا اثر ہے۔ اس لئے میں نیچری خیالات کا سخت مخالف ہوں۔‘‘ ہم کہتے ہیں کہ آج کل تو صرف امام المرزائین کی دعا میں اثر

ہے۔ کیونکہ مرزا اور مرزائیوں کے سوا کوئی مومن ہی نہیں جس کی دعا میں اثر ہو اور کلام مجید کی آیت ''فادعونی استجب لکم'' مرزا قادیانی اور مرزائیوں ہی کی شان میں اتری ہے۔

اگر مرزا قادیانی استجابت دعا کا انکار کریں تو رقمیں کیونکر اینٹھیں اور کھٹا کھٹ بچے جنوانے کا وعدہ کیونکر کریں۔ دعا کی مخالفت میں تو نیچریت آگھسی۔ مگر معجزات انبیاء کا انکار نیچر کے موافق ہے۔ میٹھا ہڑپ اور کڑوا تھوتھو۔ عیسیٰ مسیح کو تو مرزا قادیانی اس لئے مارتے ہیں کہ خود مسیح موعود بنے ہیں۔ یعنی جب خود زندہ مسیح دوبارہ آئے گا تو مرزا قادیانی کس کھیت کی دسا ور رہیں گے اور معجزات سے اس لئے انکار ہے کہ خود بدولت مداری یا بھورے جنگل کے جھمورے کے بھی پورے تماشے دکھانے میں ادھورے بلکہ لنڈورے ہیں۔ جب آپ نبی اور رسول ہیں تو کیا وجہ ہے کہ خرق عادت کا کوئی کرشمہ نہ دکھائیں۔ اس لئے معجزات خلاف نیچر ہیں۔ عصمت بی بی از بیچاوری۔

جب معجزات کا انکار ہے جو نیچر کے خلاف ہیں تو دعا کی قبولیت پہلے خرق عادت ہے۔ کیونکہ تمام معجزات انبیاء کی دعاؤں ہی سے واقع ہوئے ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر آسمان سے من وسلویٰ کا نزول اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے فرعون کا غرق ہونا اور نوح علیہ السلام کی بددعا سے طوفان کا آنا وغیرہ۔ تمام معجزات کا ظہور دعاؤں ہی سے ہوا ہے۔ پس دعا کی قبولیت پر ایمان اور معجزات کا انکار آدھا تیتر آدھا بٹیر ہے۔ معجزات نیچر کے خلاف ہیں تو دعا بھی جو ایک شے کی اصلی ماہیت کو بدل دیتی ہے اور واقعات کو منقلب کر دیتی ہے۔ ضرور نیچر کے خلاف ہونی چاہئے۔

پھر مرزا قادیانی کی بھی ساری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ وہی قبول ہوتی ہیں جن کا دکھشنا اور دانت گھسائی ملتی ہے اور آسمانی باپ انہیں لوگوں کو اپنے لے پالک کی دعا سے متمتع کرتا ہے جو اس کو زعفرانی حلوا کھلاتے ہیں۔ دنیا کو لوٹنے کو باپ بیٹے خاصے گھٹے ہیں۔ ایک چور دوسرا گٹھ کٹا۔ پس اب دنیا کا اللہ ہی بیلی ہے۔ پھر تعجب ہے کہ آسمانی باپ اپنے لے پالک کی بددعا قبول نہیں کرتا۔ آتھم کے مرنے کے لئے کتنی ناک رگڑی مگر نہ مرا۔ اپنے رقیب یعنی آسمانی منکوحہ کے خاوند کو کیسا کیسا پانی پی پی کر کوسا۔ مگر اس کی زندگی کے پشمینے کا ایک رواں بھی نہ اکھڑا۔ ہاں ایک بددعا قبول ہوگئی۔ وہ کیا، ہندوستان میں طاعون کا آنا اس میں یہ خرابی پڑی کہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گیا۔ یعنی بے رحم آسمانی باپ نے اپنے پوتوں کو بھی طاعون کی بھینٹ چڑھا دیا۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ کرے ڈاڑھی والا اور دھرا جائے مونچھوں والا۔ بات یہ ہے کہ لے پالک کا

باپ بڑا ہی ظالم ہے۔ بہتر ہے کہ اپنے خونخوار اور ظالم باپ کی کسی رحیم اور شفیق باپ سے اولاد بدلی کر لے۔ پھر لے پالک کا باپ ساری خدائی کے جھوٹوں کا بھی قبلہ گاہ ہے۔ اگڑم بگڑم اناپ شناپ لے پالک سے کہہ دیا کہ میرے پوتوں کو طاعون کی ہوا بھی نہ لگے گی اور لے پالک نے بھی بہت کچھ دلاسا دیا کہ طاعون ملعون کا کچھ خوف نہ کرو۔ اس کی کیا طاقت ہے کہ تمہاری طرف بری نگاہوں سے بھی دیکھئے۔ مگر اس کے منہ کو لگ گیا تھا خون۔ باپ بیٹے دونوں کو ایک ہی لاٹھی ہانک دیا۔ کچے بچوں کو بھنبھوڑ بھنبھوڑ کر نگل گیا۔ پھر کیا تھا چل میرا بھائی تھیا اور تا تھیا۔ او ہی میری میا۔ ایڈیٹر!

۲...... وہی ممات مسیح

مرزا قادیانی کے چیلوں نے اس بات کو نگار آستین بنا رکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح کی حیات ہی نے کئی کروڑ عیسائیوں کو گمراہ کیا ہے کہ وہ اس کو خدا سمجھنے لگے ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہود بھی تو گمراہ ہیں جنہوں نے حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہا اور پارسی بھی گمراہ ہیں جنہوں نے آگ کو معبود سمجھا۔ علیٰ ہذا مجوس اور شامی بھی گمراہ ہیں جو آفتاب کو معبود سمجھتے ہیں اور ہنود کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں جنہوں نے لاکھوں معبود بنا رکھے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی نہ تو یہود کے پیچھے پڑے ہیں نہ پارسیوں کے۔ نہ مجوسیوں اور شامیوں کے۔ نہ ہنود کے نہ بدھ مذاہب والوں کے نہ سکھوں کے وہ تو صرف عیسیٰ مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔ اس لئے کہ اپنے کو عیسیٰ بناتے ہیں۔ نہ مرزا قادیانی نے آتش پرستوں کے پیغمبر زردشت کی روح میں حلول کیا ہے نہ کرشن جی یا رام چندر جی کے سر یہ میں اتار کیا ہے۔ نہ اپنے کو بودھ بنایا ہے نہ گرونانک اور گورو گوبند سنگھ کی روح میں تناسخ کیا ہے۔ پس ان سے کچھ مطلب نہیں۔ مطلب تو عیسیٰ مسیح سے ہے جن کی جگہ آپ تشریف لائے ہیں۔ بہتر ہوتا کہ ظلی طور پر اپنا خروج عیسیٰ مسیح کی روح میں بتاتے نہ کہ آنحضرت ﷺ کی روح میں۔ جو صرف عیسیٰ مسیح کے مقدم کی خبر دینے والے ہیں۔ خود عیسیٰ مسیح نہیں ہیں۔

مرزا قادیانی کی نیرنگیاں تو دیکھئے کہ اپنے کو ظل تو بتاتے ہیں پیغمبر عرب وعجم ﷺ کا اور بنتے ہیں مسیح موعود یا مثیل المسیح۔ پھر مثیل اور موعود بن کر اصلی مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔ اگر اپنے کو (معاذ اللہ) پیغمبر عرب وعجم ہی بتا دیتے تو کیا کوئی منہ نوچ لیتا۔ اس رسوائی سے تو نجات ملتی جو حضرت مسیح پر سب ولعن کرنے سے ساری خدائی میں ہو رہی ہے۔

پھر جس طرح مرزا قادیانی کو اصلی مسیح کے ساتھ ضد ہے اسی طرح آنحضرت ﷺ کے ساتھ بھی ضد ہے۔ جن کے آپ ظل اور بروز ہیں۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے اقوال وارشادات پر

عمل نہیں کرتے۔ جب کوئی حدیث اپنے مطلب کے خلاف پاتے ہیں تو صاف انکار کر بیٹھتے ہیں کہ یہ قرآن کے خلاف ہے اور قرآن حدیث پر مقدم ہے اور جو حدیث اپنے مطلب کے موافق پاتے ہیں اس کو قرآن پر مقدم نہیں کرتے۔ حالانکہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر ایمان ہے کہ عمل کے اعتبار سے قرآن وحدیث میں کچھ فرق نہیں۔ ایک واجبی استعداد والا مسلمان بھی ''وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی '' سے واقف ہے۔ یعنی محمد ﷺ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ اس کا نطق وحی کے سوا کچھ نہیں۔ اس صورت میں حدیث بھی وحی یعنی قرآن ہے۔

اگر مرزا اور مرزائیوں میں کچھ بھی عقل وادراک ہے (نور ایمان تو مطلق نہیں) تو یہ بات سمجھیں گے کہ مسلمانوں پر براہ راست قرآن نازل نہیں ہوا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کے فرمان کے موافق ہم نے قرآن کو منزل من اللہ مانا ہے۔ اب تعجب ہے کہ قرآن پر تو ایمان اور آنحضرت ﷺ کے دیگر اقوال احادیث سے انکار۔ حالانکہ دونوں آپ ہی کے اقوال سے ہیں جو باتیں آسائش اور تن آسانی کے موافق ہیں ان کو یہ کہہ کر قبول کیا جاتا ہے کہ قرآن میں ایسا ہی ہے اور جن امور میں حدیث کی رو سے تکلیف شرعیہ ہے۔ ان سے یہ کہہ کر انکار کر دیا جاتا ہے کہ قرآن سے ثابت نہیں۔ مثلاً پانچ نمازوں کی تصریح قرآن میں نہیں بلکہ حدیث میں ہے تو مرزا قادیانی اور ان کے حواری پانچ وقت نماز نہیں پڑھتے۔ بلکہ اکثر اوقات دو یا تین پڑھ لیتے ہیں اور نہ بھی پڑھیں تو کیا خدا لاٹھی لے کر مارے گا۔ کیونکہ قرآن میں نماز کا حکم ضرور ہے۔ مگر یہ حکم نہیں کہ پانچ وقت پڑھو۔ روزانہ پڑھو۔ ہفتے میں ایک دفعہ مہینے میں ایک دفعہ سال بھر میں ایک دفعہ۔ بلکہ ساری عمر میں بھی ایک دفعہ پڑھ لو تو فرضیت ادا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ قران میں مطلق نماز کا حکم ہے نہ کہ مقید کا۔ بلکہ مرزا قادیانی اور مرزائی تو قرآن وحدیث دونوں سے مطلق العنان ہوگئے ہیں۔ حج اور زکوٰۃ کی فرضیت قرآن میں بھی ہے اور حدیث میں بھی۔ مگر بتاؤ باوجود استطاعت رکھنے اور مستورات کو ہزاروں روپیہ کا جڑاؤ زیور بنوا دینے وغیرہ کے مرزا قادیانی نے کبھی حج اور زکوٰۃ کا نام بھی لیا ہے یا وہ اپنے مرزائیوں کو کبھی حج اور زکوٰۃ کی تحریض وترغیب دیتے ہیں۔ قادیان اور منارۃ المسیح کی زیارت نے سب سے مستغنی کر دیا ہے۔ مرزا قادیانی کو مسیح الزمان اور امام الزمان مانو اور چندہ دو۔ بس چھٹی ہوئی ورنہ ٹاپا خالی کرو۔ یاری القط!

مرزائی مذہب کا بڑا اصول اور بڑی تلقین یہ ہے کہ عیسیٰ مسیح زندہ نہیں ہیں بلکہ وفات پاگئے ہیں۔ گویا عیسیٰ مسیح کی وفات مرزا قادیانی کے امام الزمان اور مسیح موعود ہونے کی دلیل یا معجزہ ہے۔ باقی ٹھیں ٹھیں۔ ایک مغربی اور مشرقی تعلیم یافتہ بزرگ ہم سے ہنس کر کہنے لگے یا تو مرزائی

لوگ گھانس کھا گئے ہیں یا مرزا قادیانی کو مالیخولیا ہے یا عمداً مکاری اور عیاری ہے۔ ظلی اور بروزی دعوے نے تو موعودیت کو بھی کھودیا۔ کوئی ظل اپنی اصل کے خلاف نہیں ہوتا۔ آنحضرت ﷺ نے عیسیٰ مسیح کی معصومیت کی تصدیق کی۔ مرزا قادیانی ان کو گالیاں دیتا ہے اور فاسق و فاجر بتاتا ہے۔ پس ظلیت کہاں رہی اور ساتھ ہی موعودیت بھی باطل ہوگئی۔

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا دعویٰ ہے کہ آیت ''بل رفعه الله الیه'' سے رفع جسمانی نہیں نکلتا۔ ہم کہتے ہیں کہ رفعِ روحانی کہاں نکلتا ہے۔ وہ یہ آیات پیش کرتے ہیں۔ ''نرفع درجات من نشاء'' اور ''الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه'' ہم کہتے ہیں پہلی آیت میں درجات کا لفظ اور دوسری آیہ میں عمل صالح کا لفظ موجود ہے۔ یعنی ہم جس شخص کا درجہ چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں اور عمل صالح خدا ہی کی جانب بلند ہوتے ہیں۔ اب ہم پوچھتے ہیں کیا حضرت مسیح علیہ السلام کوئی درجہ ہیں یا کوئی عمل ہیں جو خدا کی جانب بلند ہوئے۔ آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ: ''بل رفع الله درجاته'' بلکہ خود حضرت عیسیٰ مسیح کو رفع کا مفعول بنایا ہے۔ یعنی اٹھا لیا ہم نے عیسیٰ کو اپنی جانب۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان جہلاء کو تاویل، کرنی بھی نہیں آتی۔ قدم قدم پر ٹھوکر کھاتے ہیں اور سر کے بل گرتے ہیں۔ ایڈیٹر!

۳...... بے معنی الہام

الحکم ہمارے نام نہیں آتا۔ لیکن شاگردان رشید جاسوس بن کر کہیں نہ کہیں سے اڑالاتے ہیں۔ ۱۷ رستمبر رواں کا الحکم عجیب وغریب ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کے فرزندارجمند بشیر کی آنکھیں ایسی خراب تھیں کہ بینائی کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ آخر آپ نے دعا فرمائی تو یہ الہام ہوا: ''برق طفلی بشیر'' اس الہام میں بھی مرزا قادیانی کا خدا ویسا ہی غچا کھا گیا جیسا ''صح زوجتی'' اور ''جری الله فی حلل الانبیاء'' والے الہام میں۔ وہاں مرزا قادیانی کے خدا کی بی بی اچھی ہوئی تھی۔ یہاں خدا کے لڑکے کی آنکھیں اچھی ہوئی ہیں۔ کیونکہ خدا نے بشیر کو طفلی کہہ کر الہام میں پکارا ہے۔ اگر یہ کہو کہ بشیر پوتا ہے یعنی خدا کے لے پالک بیٹے کا بیٹا ہے۔ حقیقی بیٹا نہیں تو یہ اعراض کچھ بھاری نہیں۔ پوتے کو بھی لڑکا اور بیٹا کہہ دیتے ہیں۔ جیسا زوجتی میں کہ باپ کی زوجہ اور بیٹے کی زوجہ مرزائی شریعت میں دونوں ایک ہیں۔ دونوں میں بانس بھر کیا معنے ہاتھ بھر بلکہ بالشت بھر بلکہ انگشت بھر بلکہ جو بھر بلکہ تل بھر بھی فرق نہیں۔

پھر خیریت سے برق اور اعراب بھی لگا دیئے ہیں۔ اس کو تبریق (تفصیل) سے صیغہ امر بنایا ہے۔ تبریق کے معنے لغت میں آنکھ اچھی طرح کھولنا اور تیز دیکھنا ہیں تو یہ معنے ہوئے کہ

میرے لڑکے بشیر کی آنکھیں اچھی طرح کھول دے اور اس کو تیز دکھا۔ اس صورت میں لفظ بشیر طفلی کا بدل واقع ہوا ہے اور حسب قاعدہ نحو بدل اور مبدل منہ کا ایک حال ہوتا ہے۔ یہاں طفلی مضاف اور مضاف الیہ ہو کر معرفہ اور بشیر نکرہ ہے اور اگر یہ کہو کہ طفلی مفعول اوّل اور بشیر مفعول ثانی ہے۔ اوّل تو کلام عرب میں تبریق متعدی المتعدی نہیں آتا۔ دوم بشیر پر مفعول کا نصب نہیں نہ اس کے آگے۔ الف ہے کہ بشیراً پڑھا اور سمجھا جائے۔ بہر حال مرزا قادیانی کا خدا نحو سے بالکل نابلد ہے جب اس نے صرف نحو کی تعلیم ہی تجدید شوکت کے دارالعلوم میں نہیں پائی تو زبان عرب میں کیوں الہام کرتا ہے۔

اگر الہام کے یہ معنے کہو کہ اچھا کر دے اپنے لڑکے بشیر کو تو علاوہ اس نقص کے کہ باپ میں اچھا کرنے کی طاقت نہیں بیٹے میں ہے۔ بجائے طفلی کے طفلک ہو اور حسب قاعدہ نحو بشیر معرف باللام ہونا چاہئے۔ یعنی ''برق طفلک البشیر'' پس معلوم ہوا کہ آسمانی باپ بالکل گھانس کھا گیا ہے اور بیٹا اس سے بڑھ کر۔ اس بساط پر علماء اسلام سے تحدی کی جاتی ہے اور اغلاط واسقام کے پزاوے (اعجاز المسیح) کا جواب طلب کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ ہمارے نامہ نگار علماء بھی اس الہام پر ضمیمے میں بحث فرمائیں گے اور اگر کوئی نکتہ ہم سے رہ گیا ہو تو اس کی چھان بین کریں گے۔ ایڈیٹر!

۴...... مرزا قادیانی سے آخری دو ہاتھ

''مولننا الشوکت سلام علیک وعلیٰ من لدیک'' گو خدا کے فضل سے مرزا قادیانی کے دعاوی ہی ایسے ہیں کہ اہل علم ان کے سننے ہی سے ان کے مکذب ہو جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے زمین وآسمان کی شہادت بینہ ان کی تکذیب کر رہی ہے۔ مگر بحکم بدراباید رسانید میرے جی میں مدتوں سے ایک تجویز کھٹک رہی ہے۔ امید ہے کہ اب اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ آپ اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے درج فرمادیں۔

مرزا قادیانی نے ایک اشتہار میں چالیس علماء کو مباحثہ کے لئے طلب کیا ہوا ہے۔ ہر چند میں نے بحکم لاتکلف الانفسک اپنی طرف سے خط لکھا اور استدعا کی کہ میں مباحثہ کو حاضر ہوں۔ مگر آپ اسی بات پر جمے رہے کہ چالیس پورے کر دو۔ چونکہ ندوۃ العلماء کا جلسہ امرتسر میں ہونے والا ہے۔ آپ کے ناظرین بھی اکثر شریک جلسہ ہوں گے۔ پس اگر آپ اس تجویز کو مکمل کریں کہ اہل علم جو شریک جلسہ ہونے کو آئیں ایک ہفتہ پہلے آپ کو منظوری سے اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزا قادیانی کے مباحثہ میں شریک ہیں اور آپ بحیثیت سیکرٹری مرزا قادیانی کو رجسٹرڈ نوٹس

دیں کہ بعد جلسہ ندوۃ العلماء جس مقام پر چاہیں بجز قادیان کے (میرے نزدیک تو قادیان میں بھی حرج نہیں) ہم مباحثہ کو حاضر ہیں کوئی شرط دشروط ہماری طرف سے نہ ہو۔ بجز انہی شروط کے جو علم مناظرہ میں مسلم ہو چکی ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس تحریک کو مکمل کرنے کے لئے ضرور ہی شریک جلسہ ہوں گے۔ کرایہ بھی نصف ہے۔ جہاں تک جلد ہو سکے اس میری تحریر کو درج ضمیمہ فرماویں۔ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری!

ایڈیٹر...... بہت معقول اور مرزا قادیانی کی ہمیشہ کی جھک جھک اور بک بک کا تصفیہ کرنے والی رائے ہے۔ ندوۃ العلماء کے جلسے کے موقع سے بڑھ کر کوئی موقع احقاق حق کا نہ ملے گا۔ لہٰذا ہم نے بھی اس موقع کو مغتنمات سے سمجھ کر ابھی ابھی مرزا قادیانی کو رجسٹری شدہ نوٹس حسب مندرجہ ذیل دے دیا ہے۔

جناب مرزا صاحب! السلام علیٰ من اتبع الهدیٰ! مجھ کو مجلس العلماء امرتسر نے اپنا سیکرٹری قرار دیا ہے۔ لہٰذا میں بحیثیت انجمن کا خادم ہونے کے جناب والا کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ احقاق حق کے لئے جلسہ ندوۃ العلماء کے موقع سے بڑھ کر کوئی موقع نہیں۔ آپ ضرور تشریف لائیں اور بجز شرائط مقررہ مناظرہ کے کوئی شرط نہ کریں۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ آپ راہ فرار اختیار کرتے ہیں اور علماء کے مواجہ میں اپنے دعاوی کے ثابت کرنے پر قادر نہیں ہیں۔ اپنے اور اپنی جماعت کی طرف سے جناب اور علماء ہندوستان کی طرف سے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مناظر تسلیم کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی منظور فرمائیں گے اور اس نوٹس کا جواب بواپسی ڈاک دیں گے۔ کیونکہ جلسہ ندوۃ العلماء کے دن بہت قریب ہیں۔

علماء کا خادم مجدد السنہ مشرقیہ ابوادریس احمد حسن شوکت، مدیر شحنہ ہند میرٹھ، مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۲ء

۵...... اسباب پرستی

الحکم میں لکھا ہے کہ: ''اسباب پرستی بت پرستی سے بڑھ کر ہے۔ پتھر کی پوجا اگر محرقہ ہے تو اس باب پرستی تپ دق ہے۔ یاد رکھو جو اسباب میں دل لگاتا ہے وہ شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔'' (ملفوظات ج ۳ ص ۳۷۵)

کیوں جناب یہ نصیحت عمل کرنے کے لئے بھی ہے یا ''یقولون مالا یفعلون'' کی مصداق ہے۔ ہم کو تو بدیہی طور پر امر ثانی ہی معلوم ہوتا ہے۔ اسباب پرستی تو شرک ہے۔ مگر تصویر پرستی کیا ہے۔ جی کچھ نہیں صرف شرک کی نانی ہے۔ تصویر پرستی کو مرزا قادیانی نے اپنی بعثت اور اس کی اشاعت کے اسباب میں سے گردانا ہے۔ درحقیقت تال میل خوب ملا ہے۔ یعنی شرک کو شرک

فی الرسالت بلکہ شرک فی التوحید کی اشاعت کا سبب قرار دیا ہے۔ جیسی روح ویسے ہی فرشتے۔

مرزا قادیانی کہتے ہیں ''میں اپنی تصویریں نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک غیر میں اس لئے بھیجتا ہوں کہ اکثر عقلاء تصویر دیکھ کر انسان کے چہرے بشرے، نوک پلک، خوارق، خصائل وغیرہ معلوم کر لیتے ہیں۔'' (ملفوظات ج۲ ص۳۶۵، الحکم مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۱ء)

یہ اسباب پرستی نہیں تو کیا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ مرزا قادیانی میں فی حد ذاتہ کوئی جذبہ بارقہ موجود نہیں جو انسانوں کو خود بخود کھینچ لے۔ بلکہ دنیا کو صرف اپنی تصویر کی جھلک دکھا کر فریفتہ کرتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں انبیاء میں سے کون سے نبی نے تصویر کی اشاعت کو اپنی نبوت کی اشاعت کا سبب گردانا ہے؟ خاتم الانبیاء آنحضرت ﷺ نے تو تصویر بنانے اور بنوانے والے کو ملعون (جہنمی) فرمایا ہے۔ تمام انبیاء صرف توحید الٰہی کی اشاعت کے لئے دنیا میں آئے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے تصویروں (بتوں) کو کیوں توڑا۔ کیا کوئی نبی اس بات پر قادر نہ تھا کہ دنیا میں اپنی تصویریں بھیجتا اور ان کے ذریعہ سے اپنی پرستش کراتا۔ حالانکہ ان کے جبروت کا سکہ بیٹھ گیا تھا۔ وہ جو کچھ چاہتے دنیا سے کرا سکتے تھے۔ مہدیان کذاب کو تو ان کے طنطنہ کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں ہوا۔ انبیاء میں صداقت تھی شہرت پرستی اور دنیا طلبی نہ تھی۔ یہ تو مرزا قادیانی ہی کو مبارک ہو۔ ایڈیٹر!

۶...... مرزا اور اس کی امت ہی عاقبت کے بورے سمیٹے گی

الحکم میں لکھا ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب بھین والے نے اعجاز المسیح کی تردید کا ارادہ کیا تھا۔ مگر مر گیا اور اس کے کچھ نوٹ پیر گولڑوی (پیر مہر علی شاہ صاحبؒ) کے ہاتھ آ گئے۔ انہوں نے سرقہ کر کے اپنی کتاب سیف چشتیائی میں چھاپ دیئے۔ مطلب یہ ہے کہ مولوی محمد حسن کی ہلاکت کا باعث اعجاز المسیح پر تردیدی نوٹ لکھنا ہے۔ گویا دنیا میں جو شخص مرتا ہے مرزا قادیانی کی مخالفت ہی کی وجہ سے مرتا ہے پیر صاحب کو بھی ہوشیار رہنا چاہئے وہ بھی چند روز میں مولوی محمد حسن صاحب مرحوم سے جا ملیں گے۔

فی الحقیقت امسال طاعون سے جتنے مرزائی مرے وہ بھی شاید مرزا ہی کی مخالفت سے مرے۔ دنیا میں طاعون اسی وجہ سے آیا ہے کہ مرزا قادیانی کو لوگوں نے نبی اور امام الزمان تسلیم نہیں کیا۔ ہندوستان میں تو طاعون عام اور تام ہو ہی چکا ہے۔ اب ممالک غیر کی باری ہے۔ کسی کی موت پر خوش ہونا ایسی کمینگی اور سفلگی ہے۔ جس کی نظیر قادیان کے سوا کہیں نہ مل سکے گی۔

انسانوں کی موت سے انسانوں پر عبرت پڑتی ہے۔ مگر ایک قادیان والوں کا نیچر ہے کہ وہ خوش ہوتے ہیں اور حضرت سعدی کا یہ قول پس پشت ڈال دیتے ہیں۔

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی مانیز جاودانی نیست

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی اپنے مخالفوں کی موت یا حوادث سے تو خوش ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے یہاں کوئی کامیابی یا خوشی ہوتی ہے تو مرزائیوں کی نانی مر جاتی ہے۔ یہ ہے ظلی اور بروزی نبی اور یہ ہے اس کی امت۔ ایڈیٹر!

۷...... خیر القرون قرنی

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی ''ثم یفشو الکذب'' کے موافق قرون ثلثہ کے بعد کذب پھیل گیا۔ اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ حکیم صاحب اپنے آس پاس دیکھیں۔ ادھر ادھر دیکھیں۔ اپنے دل میں دیکھیں۔ ایمانا قرآن وحدیث کی مخالفتوں کو دیکھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے اور سب یہی زعم کریں گے کہ ہم نبی ہیں۔ حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اب مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے خود اپنے کو جھوٹا دجال بنا دیا۔ بشرطیکہ وہ جیسا کہ زبان سے کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے اقوال کو سچا جانتے ہوں۔ ظاہر ہے کہ ہرگز سچا نہیں جانتے۔ ورنہ کبھی نبوت کا دعویٰ نہ کرتے۔ اب یہ تاویل چھانٹنا کہ حدیث میں نبی کے پیدا ہونے کی نفی ہے۔ رسول کے پیدا ہونے کی نفی نہیں۔ جھوٹ کے ثابت کرنے کو دوسرا جھوٹ ہے۔ جس پر نوآموز طلبہ بھی قہقہہ اڑا سکتے ہیں۔ پس یوں جھوٹ پھیلا اور یوں ''یفشوا الکذب'' کی تصدیق ہوئی۔ مرزا قادیانی اور ان کے حواری کو معلوم ہو کہ ۲۳ جھوٹے مہدی پیدا ہوئے۔ مگر ان کا یا ان کی اولاد کا یا ان کی امت کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان بھی نہیں۔ انہوں نے بڑے بڑے محل بنائے جن کے مقابلہ میں منارۃ المسیح بچوں کا گھروندا ہے جو جمعہ کے روز مٹی اور ریتے سے بنایا کرتے ہیں اور بالآخر قضاء الٰہی زبان حال سے یہ شعر پڑھ دیتی ہے۔

در روز جمعہ خانہ لبے ساختی بلہو
بنیاد کاخ خویش نہ محکم گزاشتی

کذب کے وبال کو ذرا عبرت کی ترازو میں تولئے کہ مہدی سوڈانی کے عالیشان منارہ

دار مکانات تو الگ رہے۔ قبر تک کا نشان بھی توپوں کے گولوں سے جناب باری نے اڑوادیا۔ ”فاعتبروا یا اولی الابصار“

اس بات کی کیا دلیل ہے کہ مرزا قادیانی تیس مہدیوں کی ذیل میں نہیں ہیں۔ حالانکہ ابھی تک مخبر صادق کی پیشین گوئی کے موافق ۳۰ مہدی پورے نہیں ہوئے۔ جب تیرہ سو برس میں ۲۳ جھوٹے مہدیوں نے خروج کیا ہے تو حساب لگا کر دیکھ لیجئے کہ بقیہ سات مہدیوں کی تعداد کتنے سال میں پوری ہوگی۔ اربعہ متناسبہ سے حساب جانچ لیجئے۔

مرزائیوں کو مرزا قادیانی سے ایک معاہدہ کرانا اور ایمان لانے سے پہلے اس بات پر مجبور کرنا چاہئے تھا کہ پہلے آپ یہ ثبوت دیں کہ آپ کے بعد کوئی اور جھوٹا نبی یا مہدی جن کی تعداد حدیث میں موجود ہے پیدا نہ ہوگا۔ اس دفع دخل کے لئے مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ نبی تو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ کیا یہ ویسے ہی نبی ہوں گے جیسے ۲۳ مہدیان کذاب ہوچکے ہیں۔

ظاہری دعویٰ تو یہ ہے کہ انبیاء برابر پیدا ہوتے رہیں گے۔ مگر خاتم الانبیاء یا نبی کامل کوئی پیدا نہ ہوگا۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنے کو خاتم الانبیاء (خاتم الخلفاء) علی الاعلان قرار دے دیا ہے۔ ذرا دیکھتے تو جایئے قادیانی خم سے گرگٹ کی طرح کیسے کیسے رنگ نکلتے ہیں۔ موسم گرما آنے دیجئے۔ خدا نے چاہا تو دماغ کا تھرمامیٹر پورے ایک سو ۹۹ درجے پر پہنچ کر کامل مالیخولیا ہوجائے گا۔

کر علاج جوش وحشت چارہ گر
لادے اک جنگل مجھے بازار سے

الہامی ہوئے مثیل المسیح ہوئے۔ مہدی موعود ہوئے۔ ظلی اور بروزی نبی اور رسول ہوئے۔ آئندہ گرمیوں میں خادم الانبیاء ورسل ہوجائیں گے اور پھر خدا نے چاہا تو جس جست وخیز اور بکر کود سے زینہ بزینہ چڑھے ہیں اسی طرح بتدریج ارارارارا دھڑام سے لوٹن کبوتر کی قلابازیاں کھاتے لڑھکتے پھڑ ھکتے آرہیں گے۔

ہر صاحب خزانہ کو ہے اوج ہی زوال
پٹکے نہ کیوں اچھال کے فوارہ آب کو

ناظرین کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ کے ضمیمہ نے اپنی نکتہ چینی سے مرزا قادیانی کا تنزل شروع کردیا ہے۔ اب وہ اپنے کو مثیل المسیح اور ظلی اور بروزی نبی کہتے ہوئے جھجکتے ہیں۔

کیونکہ بولتی بند ہوگئی ہے۔ خدا نے چاہا تو آسمانی باپ چند روز میں مرزا قادیانی کا خطاب خاتم الخلفاء بھی یہ کہہ کر چھین لے گا کہ ایاز قدر خود شناس۔ ایڈیٹر!

۸...... حدیث سے بغض

آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعویٰ اور حدیث سے بغض۔ ایک لحیم شحیم موٹے تازے چکنے چپڑے بھاری بھرکم توندیلے اور پٹلیلے مرزائی مولوی نے ہم سے کہا کہ جب آنحضرت ﷺ کا ذکر آتا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی پانی ہوکر بہہ جائے گا اور اس کا تمام عنصر رانگ کی طرح نہیں موم کی طرح گل جائے گا۔ بھلا ایسا شخص کیونکر جھوٹا ہوسکتا ہے۔ ہم نے کہا دنیا پرست سادھو بچے تو وہ ڈھونگ باندھتے ہیں اور وہ ظاہری کرشمے دکھاتے ہیں کہ اچھے اچھے دانا بینا عاقل دبالغ۔ عالم وفاضل لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونک کر گانٹھ کاٹ لیتے ہیں۔ اچھا ان کو جانے دو۔ کیا آپ نے کبھی عورتوں کے پکھروالے نہیں دیکھے۔ وہ مکر گانٹھتی ہیں اور نخرے دکھاتی ہیں کہ مردوں کی آنکھوں میں سرسوں پھول جاتی ہے اور رونا اوت ٹپ ٹپ آنسو بہانا تو ہر وقت ان کی پوڑیا یا نیفے میں ہوتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ ان کی نسبت فرماتا ہے: ''ان کیدکن عظیم''

مرزا قادیانی کے حکیم الامتہ جن کو مرزا قادیانی کا عکس یا ظل یا ہمزاد کہنا چاہئے۔ ۷؍ستمبر کے الحکم میں فرماتے ہیں کہ: ''آنحضرت ﷺ نے سب کچھ خود کر کے دکھا دیا۔ اگر ایک حدیث بھی دنیا میں قلمبند اور جمع نہ کی جاتی تب بھی یہ (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے) مسائل صاف تھے۔'' پھر فرماتے ہیں: ''غرض اللہ تعالیٰ کے فرض کے لئے ایک مزکی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ بڑی بڑی کتابوں والے عبدالطاغوت ہو جاتے ہیں۔''

حکیم جی کا مطلب یہ ہوا کہ اب احادیث کی ضرورت نہیں۔ جیتا جاگتا سال کا ساپورا۔ ولائتی مٹر کا سا بورا شتر مرغ کا سا پھورا۔ مزکی (ظلی اور بروزی نبی) موجود ہے۔ قرآن وحدیث کو جزدان میں لپیٹ کر اور طاق نسیان میں رکھ کر اس کے پاس آؤ۔ وہ تم کو سب کچھ سکھا دے گا۔ کیا اب بھی کسی کو شک ہوسکتا ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی حدیث رسول اللہ ﷺ کے سخت حریف ہیں اور اس کو مٹانا چاہتے ہیں۔ یہ مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ سے محبت ہے جن کا نام سن کر مرزا قادیانی گلا جاتا ہے اور اپنے آنسوؤں کی کیچڑ میں بھینس کی طرح بھساک سے بیٹھا جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی تو گرفتاروں کے دام میں لانے کو ایسے ہتھکنڈے دکھاتے ہیں اور جب وہ دام میں پھنس کر رنگ میں رنگے جاتے ہیں تو پھر یہ تقویٰ اور تورع نہیں

رہتا۔ پھر تو سب کے سب لنکا میں باون گز کے ہو جاتے ہیں اور نیچرل آزادی کے کھیت میں منہ چھٹ ہریائی چرنے لگتے ہیں۔

آج کل آزادی آزادی پکارنے والوں کی نیو خوب جمتی ہے۔ موجودہ زمانہ کے رفارمر اور انبیاء وہ ہیں جو دنیا کو تکالیف شرعیہ سے آزاد کر رہے ہیں۔ یہ رفارمر جو دعوے کریں۔ بجا ہے ان کے دعوے ضرور سرسبز ہوں گے اور ہو رہے ہیں۔ یہی امتحان کا وہ وقت ہے جس کی نسبت مخبر صادق نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ ایمان کا سنبھالنا گویا ہاتھ پر چنگاری رکھنا ہوگا اور اسلام یوں سمٹ جائے گا۔ جیسے سانپ اپنی بل میں۔

ابھی تو کچھ بھی نہیں۔ مومنوں کے ایمان کا سخت سے سخت امتحان لیا جائے گا۔ دنیا میں تیس دجالوں کذابوں کا آنا ضرور ہے۔ جن کے زور شور کے نعرے گنبد فلک میں گونجیں گے اور جن کے انا ربکم الاعلیٰ کے نقارے مردوں تک کے کانوں کے پردے پھاڑیں گے۔ پس مسلمانوں کو امتحان کے لئے تیار رہنا اور آنے والی نسلوں کے تیار کرنے کا سامان فراہم کرنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت ورسالت کا دعویٰ کرنے والا بڑا ظالم ہے۔ مسلمانوں کو خیال کرنا چاہئے کہ ایسا شخص کس قدر خوفناک ہے اور اس کا زہد وتقویٰ عبادت وریاضت (اگر درحقیقت کچھ ہو) کس کام کا ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ کوئی نجس کپڑے کو عطر میں بسا دے اور یوں اس کی نجاست کو ڈھک دے۔ غرور اور تکبر مرزائیوں کی سرشت میں بھر گیا ہے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ چند روز میں وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ایک ایک مرزائی اپنے کو انبیاء سے بڑھ کر سمجھے گا اور مرزا قادیانی نہ صرف خاتم الانبیاء بلکہ اپنے کو خدا سمجھنے لگیں گے۔ ابھی چیونٹیوں کے پر نہیں لگے۔ نہ جھوٹ کا جہاز جو طوفان میں آیا ہوا ہے۔ اس میں کنارے تک پانی بھرا۔ ابھی تو بہت کچھ ہونے والا ہے۔ اگر یہی لیل ونہار رہے اور مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے جو ترقی گزشتہ دو سال میں کی ہے۔ اگر اس کے انجن کی اسٹیم اسی طرح گرم رہی تو بہت ہی جلد مکافات کو پہنچ جائیں گے اور جس طرح دوسرے ۲۳ مہدی اپنے خوارق کی یادگاریں صفحۂ تاریخ پر چھوڑ گئے ہیں۔ مرزا قادیانی اور مرزائی بھی اپنے نبوت ورسالت کی کارروائیوں کا بڑا بھاری ذخیرہ چھوڑ جائیں گے اور ہم مبداء فیاض ازل کی برکت سے پیشین گوئی کرتے ہیں کہ یہ ضرور ہو کر رہے گا۔ دیر میں ہو یا جلد ہو۔ انبیاء کی مخالفت نے تو بڑے بڑے سرکش سلاطین اور بڑی بڑی جرار اور زبردست قوموں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ مرزا قادیانی تو کیا پدی کیا پدی کا شوربا ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی محبت آپ کے اتباع میں ہے نہ کہ دفع الوقتی کے لئے۔ محض زبانی دعوے کرنے میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:"قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله" ﴿یعنی کہہ دے اے محمد اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو۔ خدا تم کو دوست رکھے گا۔﴾ اب مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو اس کسوٹی پر کسنا چاہئے۔ بھلا ان کی کسی بات میں بھی آنحضرت ﷺ کا اتباع ہے بلکہ سراسر خلاف ہے اور خود نبی بننا ہی آنحضرت ﷺ کا جھٹلانا ہے۔ کیونکہ آپ کا تمغہ اور نشان ہی ختم رسالت یعنی تکمیل کمالات رسالت ہے اور جب آپ کے بعد دوسرا نبی بھی پیدا ہوا تو تکمیل ناقص ٹھہرتی ہے۔ نعوذ باللہ! ایڈیٹر!

بسم الله الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ
یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء کے شمارہ نمبر ۳۷ کے مضامین

۱......	جہلم میں قادیانی جماعت کی شکست	
۲......	بے معنی الہام	مولانا شوکت اللہ!
۳......	مسیح الہند اور المنار	
۴......	مرزائی مذہب ہے آزادی مذہب کا نام، اس لئے مرزائی ہو جاتے ہیں اکثر خاص و عام	ا.ب.ن!
۵......	مرزا قادیانی کا طاعون اور گورنمنٹ کا ٹیکا	مولانا شوکت اللہ!
۶......	انجمن حمایت الاسلام اور ندوۃ العلماء پر مرزا قادیانی	

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱...... جہلم میں قادیانی جماعت کی شکست

مرزا قادیانی کے ایک حواری مولوی مبارک علی جہلمی مرزائیوں کی حسب الطلب جہلم میں نازل ہوئے۔ اہل اسلام نے سیالکوٹ سے مولوی محمد ابراہیم کو بلا لیا جو مولوی مبارک علی کے پرانے واقف کار تھے اور مولوی محمد کرم الدین فاضل بھین بھی اتفاق حسنہ سے تشریف لے آئے۔ دونوں صاحبوں نے مولوی مبارک علی کو مباحثہ کی دعوت دی۔ مقام مباحثہ عیدگاہ اور تاریخ مباحثہ ۲۶ راگست قرار پائی۔ تاریخ مقررہ پر عیدگاہ میں فریقین جمع ہوئے اور تحصیلدار شہر منشی غلام حیدر

خان صاحب معہ بابو دیوی سنگھ ڈپٹی انسپکٹر پولیس انتظام اور امن قائم رکھنے کے لئے تشریف لے آئے۔ مباحثہ شروع ہونے سے پیشتر مولوی مبارک علی مرزائی نے عربی زبان میں کچھ فقرے پڑھے اور حیات مسیح پر ثبوت طلب کرنے کے علاوہ جواب بھی عربی زبان میں مانگا گیا۔ علامہ ابوالفضل نے مرتجلاً عربی میں جواب دیا اور بیان فرمایا کہ آپ نے اپنی عربی میں اعراب کی اس قدر صریح غلطیاں کی ہیں جو نحو میر پڑھنے والے طالب علم بھی نہ کریں اور چند غلطیاں بحوالہ صرف ونحو بیان فرمائیں۔ مرزائی اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ آخر کار مباحثہ شروع ہوا اور مباحثہ کے لئے شرائط قرار پائے۔ مرزاؤں کی طرف سے مولوی مبارک علی کی امداد کے لئے مولوی برہان دین جہلمی اور مسلمانوں کی طرف سے مذکورالصدر علماء تھے۔

پہلے مولوی محمد ابراہیم صاحب نے حیات مسیح کے متعلق آیات بیّنات واحادیث نبویہ سے ثبوت پیش کئے اور قرار پایا کہ ۲۷راگست یعنی دوسرے روز مولوی مبارک علی صاحب اس کا جواب دیں۔ مگر ۲۷راگست کو مولوی مبارک علی صاحب پہلے تو کچھ اور عذر پیش کرتے رہے اور آخر کہلا بھیجا کہ بخار چڑھ جانے کے باعث مجبور ہوں۔

راجہ خان بہادر خان صاحب ایڈیکانگ حضور ویسرائے ہند۔ چوہدری غلام قادر خان صاحب سب رجسٹرار، سردار دیوی سنگھ ڈپٹی انسپکٹر پولیس مولوی مبارک علی صاحب کے مکان پر تصدیق بیان کے لئے گئے تو معلوم ہوا کہ بخار تو نہیں مگر بخار کا بہانہ کر کے لحاف اوڑھے پڑے ہیں۔ چوہدری صاحب نے کہا آپ کو بخار بالکل نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو بلا کر تصدیق کرا سکتا ہوں اور فیس بھی اپنی جیب سے دوں گا۔ مگر مولوی صاحب نے منظور نہ کیا۔ آخر تینوں صاحب عیدگاہ میں واپس آئے اور مولوی صاحب کے بہانہ کا حال بیان کر دیا۔

ایڈیٹر...... ہم لکھ چکے ہیں کہ جب مرزائی امت ممات مسیح پر مباحثہ کرنا چاہے تو یہ جواب دیا جائے کہ تم تمام انبیاء اور ان کے معجزات پر مباحثہ ترک کر کے حیات وممات مسیح ہی کے پیچھے کیوں پڑے ہو۔ کیا تم عیسیٰ مسیح کے معجزات کے منکر ہو۔ اگر منکر ہو تو تمام انبیاء اور ان کے معجزات کے منکر ہو۔ قرآن کے منکر ہو حدیث کے منکر ہو اور اس صورت میں مسلمان نہیں ہو۔ پس مناظرہ ختم ہوا اور اگر وہ یہ کہیں کہ عیسیٰ مسیح کی وفات ہمارے محدث مسیح کے دعوے سے متعلق ہے تو یہ جواب دو کہ پہلے تم اپنا مسیح موعود ہونا ثابت کرو۔ حیات وممات مسیح سے اس دعوے کو کوئی تعلق نہیں۔ اب رہیں نحو وصرف کی غلطیاں۔ یہ تو خود لال گرو کی بھی گھٹی میں پڑی ہیں۔ چیلے چاپڑ تو کیا چیز ہیں۔ اس

سے ضمیمہ کے ناظرین اچھی واقف ہیں۔ ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ تمام مرزائی علوم وفنون سے ویسے ہی کورے ہیں جیسے مرزا قادیانی سچی پیشین گوئیوں سے۔ ضمیمہ میں نظم ونثر دونوں کی قلعی کھل چکی ہے۔

۲...... بے معنی الہام

اگر برق طفلی بشیر والے الہام کے یہ معنی کئے جائیں کہ اے میرے بیٹے بشیر آنکھیں کھول یا تیز دیکھ تو علاوہ اس خرابی کے کہ بشیر خدا کا بیٹا نہیں بلکہ خدا کے بیٹے کا بیٹا ہے۔ طرفہ خرابی یہ لازم آتی ہے کہ لغت میں طفل کے معنی بیٹے کے نہیں ہیں بلکہ نوزائیدہ کے ہیں۔ انسان کا ہو یا حیوان کا۔ اونٹ کا بوتا ہو یا گائے کا بچھڑا۔ بکری کا بزغالہ ہو یا بھینس کا کٹڑا یا ہاتھی کا پاٹھا۔ مذکر ہو یا مؤنث۔ نر ہو یا مادہ گویا یہ معنی ہوئے کہ اے میرے پہلے جھول یا پہلے گابھ کے نکلے ہوئے بچے آنکھیں کھول۔ حالانکہ بشیر بالغ ہے نوزائیدہ نہیں۔ نہ گہوارے میں ہے ابھی ابھی اس کی شادی ہوئی ہے اور اگر آسمانی باپ نے بشیر کو درحقیقت اپنا صلبی بیٹا قرار دیا ہے تو اس سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ الہام میں ابنی بشیر نہیں کہا۔ اگر آسمانی باپ مجدد السنہ مشرقیہ سے مشورہ لیتا تو یوں اصلاح دی جاتی۔ ''برق ابن المتبنّٰی بشیر'' یعنی اے میرے لے پالک کے بیٹے بشیر آنکھیں کھول۔ غالباً آسمانی باپ نے یہ خیال کیا کہ اس الہام میں ابن یا متبنے کا لفظ نہ آنے پائے۔ ورنہ سارے مرزائی عیسائی بن جائیں گے اور جب میری صلب سے ایک حقیقی بیٹا پیدا ہو چکا ہے تو کیوں کسی کو ابن یا ابن الابن بناؤں۔ یہ امر میرے حقیقی بیٹے کی دلشکنی کا باعث ہوگا اور میں شرک فی الابنیۃ کے جرم کا مرتکب ٹھہروں گا۔ الہام میں حرف ندا محذوف ہے۔ یعنی برق یا طفلی بشیر۔ اب سنئے نحو کا قاعدہ ہے کہ جب منادیٰ مضاف ہوگا تو منصوب ہوگا۔ جیسا یا عبداللہ! یہاں طفلی منادیٰ منصوب ہے۔ مگر اس کا تابع (بشیر) مرفوع ہے۔ یہ کون سی خانگی کتاب میں لکھا ہے۔ پس بشیراً آنا چاہئے۔

پھر برق کے معنی مطلق تیز یا اچھا دیکھنے کے ہیں۔ لغت میں یہ کہاں لکھا ہے کہ جب کسی کی دکھتی ہوئی آنکھیں اچھی کی جائیں تب کہا جائے کہ برق۔ اس کو اپنی کسی لال کتاب سے ثابت کیجئے۔ ثابت کر چکے۔

۳ ...... دربارہ طاعون آسمانی باپ کا یہ الہام ہے۔ ''انی احافظ کل من فی الدار'' یعنی

ہر شخص جو گھر میں ہے اس کی میں حفاظت کروں گا۔ گھر سے اگر مرزا قادیانی کا مسکونہ محل مراد ہے تو یہ حفاظت عامہ وتامہ نہ ہوئی۔ یعنی تمام مرزائی محفوظ نہ ہوئے جو پنجاب اور ہندوستان کے دور دراز شہروں میں رہتے ہیں۔ بلکہ خود وہ حواری بھی محفوظ نہ رہے جو قصبہ قادیان میں رہتے ہیں۔ کیونکہ دار کے لفظ کا اطلاق شہروں اور قصبوں پر نہیں ہوتا۔ بیت اللہ یا خانہ خدا سے مراد صرف حرم کعبہ یا مسجد ہوتی ہے۔ تمام شہر مکہ بیت اللہ نہیں۔ جس طرح کسی قصبہ کی مسجد تمام قصبہ نہیں یعنی قادیان کو مسجد یا خانہ خدا نہیں کہہ سکتے۔ اس صورت میں الہام یوں ہوتا: ''احافظ کل من فی البلد '' کلام مجید میں ہے: ''وھذا البلد الامین ''اور''لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد ''افسوس ہے کہ مرزا قادیانی جو قرآن کی آیتوں کو مسخ کر کے ان سے اپنا الہام تراشتے رہتے ہیں مندرجہ بالا آیتوں تک ان کی رسائی نہ ہوئی اور کیونکر ہوتی۔ خود ان کا خدا بھی خواب خرگوش میں غین ہوگیا۔ پھر احافظ باب مفاعلت سے ہو جو مشارکت فعل کو چاہتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کا خدا ان کے گھر والوں کا محافظ ہے اور ان کے گھر والے خدا کے محافظ ہیں۔ اس صورت میں یہ الہام یوں ہوتا: ''انی احفظ کل من فی البلد ''یاد رکھئے مجدد السنہ مشرقیہ کی اصلاح کی ضرورت جس طرح مرزا قادیانی کو ہے اسی طرح مرزا قادیانی کے خدا کو ہے۔ بہتر ہے کہ دونوں باپ بیٹے اپنا الہام الحکم یا کسی رسالہ میں شائع کرنے سے پہلے مجدد کے حضور پیش کر دیا کریں۔ مجدد کی بعثت موجودہ زمانہ میں جب کہ تمام مرزائی جہل وسفہ کی اندھیاری میں ٹٹولتے پھرتے ہیں۔ اس لئے ہے کہ ان کو لٹریچر کے صاف اور سیدھے راستے پر لائے اور بتائے کہ نظم ونثر اور انشاء پردازی اس کو کہتے ہیں۔ ہم کو اسی بات پر غصہ آتا ہے کہ دل میں تو مرزا قادیانی اور مرزائی مجدد کی تجدید پر ایمان لے آئے ہیں اور تصدیق بالقلب بھی کر چکے ہیں۔ مگر اقرار باللسان نہیں کرتے۔ جب کہ معقول دلائل وبراہین سے ثابت ہو چکا ہے کہ شوکت اللہ القہار بے شک مجدد السنہ مشرقیہ ہے تو اب کھلم کھلا بیعت تجدید کرنے اور سلسلہ مسترشدان میں داخل ہونے سے کون امر مانع ہے۔ دنیا میں ایک مجدد آئے اور مرزائیوں کا گروہ محض تعصب اور ضد سے اس پر ایمان نہ لائے۔ ''واحسرتاہ وامصیبتاہ'' ایڈیٹر!

۳...... مسیح الہند اور المنار

پچھلے سال مسیح قادیانی کی نسبت المنار مصر کے مشہور فاضل سید محمد رشید رضا نے نہایت

متین نکتہ چینی کی جس پر مسیح صاحب نے آگ بگولا ہو کر ایک رسالہ موسومہ الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ میں ایڈیٹر موصوف کو دل کھول کر برا بھلا کہا۔ جس کی نظیر شاید کسی مہذب قوم میں نہ مل سکے گی۔ جس پر جریدۂ المنار نے حسب ذیل نوٹ شائع کیا ہے۔

''اس شخص نے اپنے دعاوی کے متعلق ہندوستان اور غیر ممالک کے مسلمانوں کو مخاطب کیا ہے۔ مگر کوئی نہیں جانتا کہ اس کا مقصود کیا ہے۔ اس کے رسائل بظاہر کاہنوں کی عبارات کا نمونہ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ ان میں سواء خودستائی اور دعاوی باطلہ اور مخالفین کی سب وشتم کے کچھ نہیں اور اکثر مقامات میں ایسے فقرات بھی ملتے ہیں جن میں گورنمنٹ سے تقرب وخطاب حاصل کرنے کے لالچ میں بہت ہی خوشامد اور چاپلوسی کی گئی ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ گورنمنٹ کو اپنا خیر خواہ ظاہر کر کے اپنے دام افتادہ مریدوں سے خوب روپے بٹورے۔''

ہم اس مسیح دجال سے پوچھتے ہیں کہ بھلا وہ مسلمان کہاں ہیں جو ہندوستان میں جہاد کرنا چاہتے ہیں۔ جس پر اپنے اصطلاحات میں مسلمانوں کو جہاد سے روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسلمان دنیا بھر میں جہاد کرنے کے قابل نہیں رہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہی قومیں جو مسلمانوں کو جنگجو قوم بتاتی ہیں۔ میدان جنگ میں سب سے بڑھی ہوئی نظر آتی ہیں۔ کیا تمہیں یورپ سے وحی نازل ہوئی ہے کہ ضروری مقابلہ جو مدافعت مخالفین میں کیا جاتا ہے۔ اہل یورپ کے لئے تو فضیلت سمجھا جائے اور مسلمانوں کے لئے موجب عار اس شخص کا گمان ہے کہ جو احادیث وآثار در بارہ نزول مسیح وارد ہیں۔ وہ اس کی ذات پر صادق آتے ہیں۔ احادیث مذکورہ بالا در بارہ نزول مسیح حق ہیں۔ مگر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور غلام احمد قادیانی کو باہم کیا نسبت۔ احادیث میں مسیح علیہ السلام کا دو فرشتوں کے ساتھ آسمان سے نازل ہونا آچکا ہے۔ مگر کیا ہندوستان آسمان ہو گیا؟ اور اس کے چیلے چانٹے جو احمقوں کا گروہ ہے۔ فرشتے بن گئے؟ احادیث میں مسیح علیہ السلام کے ایسے نشانات آچکے ہیں جن کے لئے اسے نہایت لغو اور باطل تاویلیں کرنی پڑی ہیں۔ اس شخص کا خیال ہے کہ نصوص قرآنیہ وفات مسیح پر دال ہیں اور مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔ بتقدیر تسلیم ہم سوال کرتے ہیں کہ نصوص قرآنیہ سے تمہارا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس تمہیں لازم ہے کہ یا تو احادیث کی کوئی مقبول تاویل کرو یا انہیں غیر صحیح ثابت کرو۔ کیونکہ قرآن مجید تو متواتر اور قطعی ہے۔ اس لئے جو قول بصورت تاویل اس کے ساتھ

مطابق نہ ہوگا وہ یقیناً مردود ہے۔ یہ دجال اس امر کا بھی مدعی ہے کہ وہ امور خرق عادات کا مالک ہے جس کا ایک ثبوت اس کی تفسیر سورۂ فاتحہ سے جو اس کے نزدیک معجزہ ہے اور دنیا اسے ہذیان و وساوس کا مجموعہ خیال کرتی ہے۔ کیا اگر اس قسم کی لغو اور مہمل کتاب جس کو کوئی عاقل تسلیم نہیں کر سکتا ایک شخص کے لئے نبوت کی دلیل ہے تو وہ کتاب جس کو دنیا بھر کے اہل علم تسلیم کرلیں مصنف کے خدا ہونے کی دلیل ہوگی؟ کیا اس غافل کو یہ خیال ہے کہ محض قرآن مجید کا ایک کتاب ہونا آنحضرت ﷺ کے نبی ہونے کے لئے کافی تھا۔ نہیں بلکہ قرآن اس لئے معجزہ ہے کہ اس میں تمام علوم الٰہیہ اور اصول تمدن واخلاق وغیرہ مندرج ہیں جن سے دنیا نے صلاح وسداد کا رستہ پالیا اور وہ ایک ایسے امیؐ کی زبان سے ظاہر ہوئے جو پہلے کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ مع ہذا وہ فصاحت وبلاغت میں وہ پایہ رکھتا ہے کہ روئے زمین کے بلغاء اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

اس شخص کا یہ خیال کہ سورۂ فاتحہ اس کے مسیح ہونے پر ناطق ہے اور الفاظ رحمٰن ورحیم سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور غلام احمد قادیانی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ درحقیقت قرآن مجید کی ذلت کرنا اور اس کو بازیچۂ طفلان سمجھنا ہے۔ کیونکہ یہ شخص کسی خاص اصول لغت وعلم استدلال کا پابند نہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ آہستہ آہستہ تمام قرآن مجید کو اپنی شان میں ناطق ثابت کرنے لگے۔ مگر یہ بات محض جلوۂ سراب ہے۔'' (چودھویں صدی)

۴...... مرزائی مذہب ہے آزادی مذہب کا نام،

اس لئے مرزائی ہو جاتے ہیں اکثر خاص وعام

(سلسلہ کے لئے ضمیمہ شحنۂ ہند مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۲ء کے ص۲۹۰ کو دیکھو)

چونکہ اخبار الحکم ایک پاجی وکمینہ اخبار ہے اور سوا لعن وطعن گالی گلوچ کے اس میں کچھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ مسیح کاذب کی یہی ایک قولی وفعلی وتقریری سنت ہے جس کی پابندی ہر مرزائی پر فرض ہے۔ لہٰذا اس مضمون میں بھی جناب فاضل بٹالوی سلمہ اللہ تعالیٰ ودیگر علماء دین واولیاء اللہ کو پیٹ بھر کر گالیاں دی ہیں۔ ہم ان گالیوں اور لعن وطعن کا کچھ جواب نہ دیں گے۔ ہم کو اصل مطلب سے غرض ہے ہم صرف مرزا قادیانی کے حج نہ کرنے کے عذرات جو بدتر از گناہ ہیں الحکم سے نقل کر کے ان کا جواب دیتے ہیں۔

قال...... ''آپ نے کبھی اپنے شیخ مولوی عبداللہ غزنوی کا تو اس الزام سے تنزیہہ کیا ہوتا۔''

اقول...... کہاں یہ بدنصیب عبدالدرہم وبندہ زرکاذب وحیلہ ساز مفتری علی اللہ مرزا قادیانی اور کہاں حضرت سید عبداللہ صاحب غزنویؒ زاہد وعابد عارف باللہ جو دنیا کو تین طلاقیں دے چکے تھے۔ ابھی ان کے ہزاروں دیکھنے والے موجود ہیں۔ کوئی مہینہ نہیں جاتا تھا کہ دو چار فاقے ان پر اوران کے اہل وعیال پر نہ گزر جاتے ہوں۔ نہ روپیہ نہ زیور نہ اور کسی طرح کا مال وجائیداد۔ پھر ان پر حج کب فرض ہوا تھا؟ جو مرزا قادیانی ان کی پیروی اس امر میں کرنا چاہتا ہے۔ مرزا چنگیز خان کی اولاد دن دھاڑے مریدوں کی جیب میں دھوکے اور دغا بازی سے ہاتھ ڈالتا ہے اور طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے مال حرام سے اپنی جیب پر کرتا ہے۔ روپیہ زیور زمین جائیداد سب کچھ بنالیا اب قارون ثانی ہوکر حج کرنے سے موت آتی ہے۔ عورت کو زیور سے لاد کر نامحرموں کے سپرد کر کے باغوں کی سیر اور بکر کو دمچانے کو چھوڑ دیتا ہے۔ مشک وزعفران گلاب وکیوڑہ بادام میں دم کئے ہوئے پلاؤ کا زہر مار کرنا یہ سب کچھ جائز مگر حج حرام؟ نواب صدیق حسن خان مرحوم نے کبھی سید عبداللہ صاحبؒ پر اعتراض حج نہ جانے کا نہیں کیا وہ خوب جانتے تھے کہ ان پر حج فرض نہیں ہے۔ یہ بھی تمہارے مرزا قادیانی کی سنت یعنی دروغ بے فروغ ہے۔ مرزائیوں کا دارومدار جھوٹ وافتراء پردازی ہے۔

قال...... ’’کیا سلطان روم جن کو آپ خلیفۃ المسلمین مانتے ہیں اس نے حج کیا۔‘‘

اقول...... حج نہ کرنے میں مرزا قادیانی کے اوپر سلطان روم کی پیروی فرض ہے۔ مگر سلطان خلد اللہ ملکہ کے دیگر دینی خدمات جیسے خانہ کعبہ زاداللہ شرفہا کی خدمتیں مدارس وشفاخانوں کا قائم کرنا ودیگر تمام خدمات کی پیروی کرنا یا صرف زبان سے سلطان کی تعریف ہی کرنا اور مرزا قادیانی اور الحکم پر حرام قطعی ہے۔ یہ عذر پہلے عذر سے بھی بدتر ہے۔

قال...... ’’اور نہیں تو امیر کابل ہی سے۔‘‘

اقول...... امیر کابل کا حج مرزا قادیانی کے واسطے دستاویز ہے۔ اگر امیر کابل حج کو جاویں یا سلطان تو پھر مرزا قادیانی پر حج فرض ہوجاوے۔ یہ ہے ان مرزائیوں کی حجت ودلیل اور یہی حقائق قرآن اس مذہب کے ہیں۔ ایسی پوچ لچر بکواس لکھتے ہوئے ان بے حیاؤں کو ذرا شرم نہیں آتی۔

قال...... ’’اس وقت حج کے لئے قدم اٹھانا: ’’لا تلقوا بایدکم الیٰ التھلکۃ‘‘ کے خلاف کرنا اور گنہگار ہونا ہے۔‘‘

اقول...... جیسا یہ زمانہ پرامن ہے آج تک نہیں ہوا۔ اس کو زمانہ فتنہ کا کہنا یا خانہ کعبہ کو مواضع فتن قرار دینا۔ سفید جھوٹ ہی نہیں۔ بلکہ ان بدنصیبوں کے مذہب باطلہ اور سلسلہ شیطانیہ کے ازلی بدبخت ہونے کی ایک بیّن دلیل ہے۔ صرف حج ہی کی طرف مرزا قادیانی کا قدم اٹھانا گناہ نہیں ہے۔ بلکہ تمام امور خیر وعبادات اس تمام فرقہ کے حق میں گناہ اور گناہ کے کام موجب ثواب ہیں۔ کیونکہ یہ مذہب ہی الٹا اور شیطانی ہے جو مذہب اسلام کا مخالف ہے۔

قال...... ''مسیح کا پہلا قدم اور اس کی بعثت کی اصلی غرض یہی ہے کہ وہ قتل دجال کرے اور صلیب کو توڑے اور خنزیروں کو قتل کرے۔''

اقول...... مسیح کی ایک ہی کہی۔ ذرا کسی گندہ نالہ میں پہلے اپنا منہ تو دھو آیئے۔ پھر دعویٰ پیغمبری کیجئے۔ بجز چند حمقاء لنگڑے گنجے کانے خودغرض دیوانے کے دنیا بھر کے عقلاء مرزا قادیانی کو کاذب دغاباز کافر ملحد یا پاگل جانتے ہیں۔ دعویٰ مسیحیت سے پہلے اپنا اسلام تو ثابت کر لیجئے۔ پھر اس سڑے منہ سے مسور کی دال کھانا۔ پھر پہلا کام جو اپنے واسطے تجویز کیا ہے۔ اس میں کیا خاک پتھر پڑے۔ آپ دجال پادریوں کو بتلاتے ہیں فرمایئے کتنے پادری قتل کئے۔ ساری عمر میں عبداللہ آتھم کی موت کی پیشین گوئی کی وہ بھی جھوٹی نکلی۔ صلیب کے توڑنے کی بجائے منارۃ المسیح قادیان پر صلیبی نقشہ کھینچا گیا۔ جیسا کہ الحکم کے سرورق پر ظاہر ہے۔ خود اور عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دے کر تثلیث پرستی کا ثبوت دیا۔ خنزیروں کے قتل کی جگہ جنگل قادیان میں خنزیروں کی پرورش کی جاتی ہے۔ خنزیروں کی مجلس میں بیٹھ کر ایک ایک خنزیر کی خاطر وتواضع کی جاتی ہے۔ اگر ایک خنزیر کو اپنے ہاتھ سے الاچی دی جاتی ہے تو دوسرے کو اپنا پیرومرشد سمجھ کر اس کا ہر ایک حکم واجب الاطاعت اس طرح سمجھا جاتا ہے جس طرح ایک مریض اپنے حکیم کو سمجھتا ہے۔ باغات قادیان خنزیروں کا ایک امنا ہے جس میں نرومادہ مل کر بےحیائی سے مٹرگشت اور بکر کود کرتے ہیں اور سب مل کر نجاست پر منہ مارتے ہیں۔ اگر قتل دجال سے دلائل کے ساتھ پادریوں کا شکست دینا مراد ہے تو اور بھی زیادہ جھوٹ ہے۔ کیونکہ مولانا ابوالمنظور امام فن مناظرہ سلمہ ودیگر علماء نے ایسی تصانیف مثل ''نوید جاوید'' و''دولت فاروقی'' وغیرہ سے پادریوں کو لاجواب کر دیا۔ مرزا قادیانی کو ان علماء کے کلام کے فہم کی بھی لیاقت نہیں ہے۔ اس نے تو علماء دین کی نسبت ہزاروں حصہ بھی پادریوں کے مقابلہ میں کچھ نہ کیا۔ کون سی ایسی نئی دلیل مرزا قادیانی نے پیش کی۔ جو علماء اسلام نے نہ لکھی ہو۔ صرف عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سرینگر میں بیشک بنادی۔ مگر پادری اس کے جواب میں

یہ کہیں گے کہ سواء جہلاء مرزائیوں کے اور بھی کسی نے اس قبر کی تصدیق کی ہے؟ پھر خود ہی ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ: ''مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوا۔''

اور ست بچن میں لکھا ہے کہ: ''مسیح کی قبر بلاد شام میں ہے جس کی پرستش عیسائی لوگ کرتے ہیں۔''

دروغگو را حافظہ نباشد ایسے کذاب جھوٹے مفتری علی اللہ کا کیا اعتبار پھر مزہ یہ کہ یہ سب الہام سے لکھا گیا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ احتلام شیطانی سے۔ یہ کیا اچھی کسر صلیب ہے۔ بے حیا باش وہر چہ خواہی کن۔ صرف مرزا قادیانی ہی اکیلا بے حیا نہیں جو باوجود ایسے صریح جھوٹ کے اپنے سیاہ رو کو پبلک میں پیش کرتا ہے۔ بلکہ مرید اس سے بڑھ کر بے حیاء ہیں کہ اپنے کذاب پیر کے ایسے صریح دروغ پر کان نہیں کھینچتے۔ بلکہ ''پیر من خس است واعتقاد من بس است'' کے مصداق ہو کر اندھے، بہرے، گونگے ہو رہے ہیں۔ ایک بات اپنے دل سے جھوٹ بنائی اور خود ہی اس کو صلیب سمجھ لیا اور یہ نہ جانا کہ ایسے جھوٹ سے قیامت تک مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی کسر شان بلکہ دین وایمان غارت ہو گیا۔ مرزا قادیانی کے دعوؤں کو جھٹلانے کے واسطے یہ دروغ کیا کچھ کم ہے۔ اگر اس میں ذرہ بھی کچھ صدق کا لگاؤ ہوتا تو ہر مذہب والے اور خصوصاً عیسائی بکثرت مرزائی ہو جاتے۔ سب نہیں تو ایک دو تو مرزائی ہوتا۔ لیکن یہاں تو گھر کا مرزائی محمد یوسف آتھم کی پیشین گوئی جھوٹ ہونے پر عیسائی ہو گیا۔ یہ معاملہ برعکس نکلا۔ اچھی کسر صلیب کی۔ پس مرزا قادیانی نے جو اپنے واسطے پہلا کام یعنی قتل دجال کسر صلیب قتل خنزیر مقرر کیا تھا وہ بھی نہ ہوا۔ ادھر حج سے بھی محروم رہا۔ پس مرزا قادیانی سے زیادہ دنیا میں کون بدقسمت ہوگا۔

قال...... ''مسیح موعود کا حج اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر ودجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔''

اقول...... میں بڑے زور شور وتحدی سے پیشین گوئی کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی ہرگز دجال کے ساتھ بھی حج بیت اللہ نہ کر سکے گا۔ وہ جھوٹا ہے۔ لہٰذا ہم ڈنکے کی چوٹ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو للکارتے ہیں کہ مرزا قادیانی ہمارے سامنے آوے اور اسی طرح اپنے کسی مخالف کی نسبت پیشین گوئی کرے کہ فلاں کو حج نصیب نہ ہوگا۔ یہ معاملہ اب آسمان پر پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کی معرفت خبر دی ہے کہ دجال ہرگز نہ مکہ معظمہ میں داخل نہ ہونے پاوے گا۔ فرشتے مار کر نکال دیں گے۔ پس زمیں ٹل جائے۔ آسمان ٹل جائے۔ مگر کلام رسول اللہ ﷺ ہرگز

نہیں ٹل سکتا۔ مرزا قادیانی کسی حال میں بھی حج نہیں کر سکتا۔ مرزا قادیانی کا دجال کے ساتھ حج کرنے کا وعدہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی منکر حج کہے کہ میں سفید جمعرات کو حج کروں گا۔ نہ سفید جمعرات ہوگی اور نہ دجال حج بیت اللہ کرے گا۔ پس اے مرزائیو! اب مرزا قادیانی کے لامذہب ددہریہ ہونے میں کیا کلام رہ گیا؟ حج کا انکار اور کیسا ہوتا ہے؟ اب تو صریح زبان سے بھی حج کا انکار کر دیا۔ عملی انکار ہی پر اکتفا نہیں کی گئی۔ یہ بھی قابل غور ہے کہ مرزا قادیانی کا پہلا کام قتل دجال ہے۔ پھر جب دجال ہی قتل ہوگیا تو اب وہ کس رفیق کے ساتھ حج بیت اللہ کرے گا۔ اس سے بڑھ کر انکار حج اور کیا ہوگا؟

کہاں چلی گئی عقل مرزا قادیانی اور اس کے معلم اوّل و معلم ثانی وغیرہ جماعت کی جنہوں نے فاضل بٹالوی کے ایک کارڈ کے جواب لکھنے میں ایک مدت تک ناخنوں تک کا زور لگایا۔ مگر چونکہ حق کا مقابلہ تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے خلق کے روبرو ذلیل وخوار فرمایا۔ مضمون ایسا جاہلانہ جس کے تناقضات پر ایک طفل مکتب بھی اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکے۔ جب کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت ہے اور مخبر صادق ﷺ نے مدعی نبوت کو دجال فرمایا ہے اور دجال کے واسطے مکہ معظمہ میں جانے کا حکم نہیں۔ لہٰذا ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی حج کبھی نہ کرے گا۔ اگر مرزا قادیانی کا ملہم زندہ ہے اور کچھ غیرت وحمیت رکھتا ہے تو مرزا قادیانی پر القاء کرے کہ وہ ضرور حج کو جائے گا۔ ورنہ کاذب سمجھا جاوے اور مرزا قادیانی کے صدق وکذب کا ایک یہ بھی معیار ہو۔

ناظرین! حج نہ کرنے کے بس یہی عذرات ہیں جن کو مرزا قادیانی اور ان کی جماعت نے مشورہ کر کے لکھ کر پبلک کے روبرو پیش کئے۔ یہ عذرات ہرگز قابل پذیرائی نہیں۔ نہ شرعاً نہ عقلاً۔ اب ہم اس مضمون کے بعض ایسے فقرات نقل کر کے جواب دیتے ہیں جو خارج از بحث ہیں اور جن کے لکھنے سے مسلمانوں کی دل آزاری کے سواء کچھ مقصود نہیں۔ (باقی آئندہ) راقم: ا.ن!

۵...... مرزا قادیانی کا طاعون اور گورنمنٹ کا ٹیکا

۲۴ر ستمبر کے الحکم میں مرزا قادیانی نے منارے سے بھی لمبا اور اپنے طول امل سے بھی دراز ایک مضمون دیا ہے جس میں اوّل تو طاعونی ٹیکے کے اجراء پر گورنمنٹ کی بہت کچھ بھٹئی اور چاپلوسی کی ہے اور پھر لکھا ہے کہ ٹیکا ضرور مفید ہے۔ مگر میرے اور میرے چیلے چاپڑوں کے لئے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میں پیشین گوئی کر چکا ہوں کہ ان میں طاعون نہ پھیلے گا۔

پھر آپ دفع دخل کرتے ہیں کہ پھیلے گا بھی تو افراط تفریط نہ ہوگی۔ مرزا قادیانی کو دو ٹپی ہانکنا بہت سے تجربوں یعنی بہت سی پیشین گوئیوں کے جھوٹا ہونے کے بعد سوجھا ہے۔ اب تو ہر ایک پیشین گوئی تذبذب کا رنگ لئے ہوتی ہے۔ تاکہ موقع ملے تو تاویل بنی بنائی ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ خود مرزا قادیانی کے نزدیک طاعون کا ٹیکا ساری خدائی کے لئے مفید اور سب کو اس کی ضرورت مگر مرزائیوں کے لئے مضر اور غیر ضروری۔ اس کی وجہ ہم سے سنئے۔ مرزا قادیانی نے منجملہ دیگر علامات کے اپنے خروج کی ایک علامت طاعون بھی قرار دی ہے اور جس طرح مہدی موعود کا خروج مسعود ہے اسی طرح اس کی علامت بھی مسعود ہے تو سب سے پہلے اس کی سعادت مرزائیوں کا حصہ ہے اور بدبخت ٹیکا اس علامت باسعادت کا دور کرنے والا ہے۔ لہٰذا مرزائیوں کے حق میں مضر اور دنیا کے حق میں مفید ہوا۔ گویا آسمانی باپ کی عین مرضی ہوئی کہ طاعون اس کے پوتوں کو ڈھونڈھ کر لقمہ کرتا رہے۔ اب مرزا قادیانی آسمانی باپ کے خلاف یہ کیوں کہتے ہیں کہ طاعون میرے چیلوں کے پاس بھی نہ بھٹکے گا۔ یہ تو گویا اپنی علامت باسعادت کو خود ہی دھکے دے کر قادیان سے نکالنا ہے۔ طاعون تو آسمانی باپ کا پیدا کیا ہوا ہے اور ٹیکا برٹش گورنمنٹ کی ایجاد ہے۔ پس یہ برا اور طاعون اچھا۔ مرزا قادیانی شریک کا کھڑاک نہیں پالتے۔ انہیں تو طاعون ہی عزیز ہوگا نہ کہ اس کا ٹیکا۔ مگر ہم حیران ہیں کہ اس میں گورنمنٹ کی کیوں تعریف کی جاتی ہے کہ اس نے ٹیکا جاری کر کے طاعون کی دم میں نمدا کر دیا۔ وائے سادہ لوح اور وائے بدبختی کی جب طاعون کی دم نمدا ہو گیا جو مسیح موعود کا بڑا نشان ہے تو مسیحیت و مہدویت کی دم میں بدرجہ اولیٰ بانس ہو جائے گا اور جب کہ ۲۰ سال قبل مرزا قادیانی کو آسمانی باپ نے طاعون کے آنے کا آرڈر سنا دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ دجال کے مقدم کی علامت خر دجال ہوگا تو تیرے خروج کی علامت طاعون ملعون، پھر ان طاعون سے ناک بھوں چڑھانا۔ اس کے دفعیہ کو تریاق بنانا اور الحکم میں اس کا علاج بتانا۔ آسمانی باپ کی نافرمانی کرنا اور ناخلف ہونے کا ثبوت دینا ہے۔ مرزائیوں کے لئے طاعون رحمت ہے اور ساری خدائی کے لئے زحمت۔ کیونکہ موعود نے دنیا میں دورنگی کا فوٹو بن کر خروج کیا ہے اور پھر مرزائیوں کے لئے بھی کبھی رحمت ہے اور کبھی زحمت۔ رحمت تو اس لئے ہے کہ موعود کا تمغہ ہے اور زحمت اس لئے ہے کہ یہ کمبخت جب الجوع الجوع پکارتا ہوا جھپٹتا ہے تو نہ لے پالک کی سنتا ہے نہ آسمانی باپ کی۔ ایڈیٹر!

۶...... انجمن حمایت الاسلام اور ندوۃ العلماء پر مرزا قادیانی

آخر کار ۲۴ ستمبر کے الحکم میں مرزا قادیانی کا نزلہ انجمن حمایت الاسلام اور ندوۃ العلماء پر بھی گرا اور کیوں نہ گرتا۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں

چونکہ یہ دونوں انجمنیں اثر ڈالنے والی ہیں اور اپنی اپنی خدمت میں ادا کر رہی ہیں اور مسلمانوں کی پبلک نے ان کی خدمتوں کو تسلیم کیا ہے اور اس وجہ سے دونوں کو شہرت اور ہردلعزیزی حاصل ہوگئی ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی نے عین موقع پر جب کہ قادیان کے قرب وجوار (امرتسر) میں ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ ہونے والا ہے۔ محض اپنی شہرت اور نمود کے لئے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی اور جب کہ علماء امرتسر نے مرزا قادیانی کو نوٹس بھی دے دیا ہے کہ قادیان میں بیٹھے کیا زعفرانی حلوا اور لچیاں نگھار رہے ہو اور توند پر ہاتھ پھیر پھیر کر اور ڈکاریں لے لے کر کیا شیخیاں بگھار رہے ہو۔ ذرا مرداں دے میدان وچ ٹرو تو اب مرزا قادیانی کی پانچوں گھی میں ہو جائیں گی اور تمام مرزائی مارے خوشی کے پھول کر گھی کے کپے بن جائیں گے کہ ہمارے مشن کو علماء ہند اور ایسی بڑی انجمنوں نے اپنا مد مقابل سمجھا۔ پس اور کیا چاہئے۔

جب کبھی مرزا قادیانی کو بعض نامی گرامی علماء نے مناظرہ کے لئے طلب کیا ہے تو منجملہ دیگر عذرات لاطائل کے انہوں نے یہ عذر بھی پیش کیا ہے کہ ۴۰ علماء ہوں تو میں مناظرہ کروں۔ اب چونکہ چالیس نہیں چار سو علماء کا اجتماع بھی ممکن ہے۔ لہٰذا اگر مرزا قادیانی نے ایسی گوڑی کو کھودیا یعنی ایسے بڑے مجمع فحول علماء میں نہ آنے سے مہدویت ومسیحیت کی شہرت واشاعت پر پانی پھیر دیا تو مرزا قادیانی سے بڑھ کر کوئی ناعاقبت اندیش اور آپ اپنا دشمن نہ ہوگا۔ مرزا قادیانی کو یہ غم اصلاً نہ کرنا چاہئے کہ وہ شکست کھا جائیں گے۔ (کیونکہ یہ تو ہمیشہ پیشانی کا نوشتہ ہے) بلکہ ہر صورت میں اپنی شہرت کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

بدنام بھی گر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

مرزا قادیانی تو خدا نے چاہا نہ ندوۃ العلماء کے مقابلے پر آئیں گے نہ انجمن حمایت الاسلام کے۔ وہ تو قادیانی شیر قالین بلکہ پردہ کی بوبو بنے بیٹھے رہیں گے اور یہ کہیں گے کہ میں علماء سے مناظرہ اس وقت کروں گا جب کہ چیل کا موتیت دس سیر اور ہرنی کا دودھ چھ دھڑی مہیا ہو جائے۔ امید نہیں کہ مرزا قادیانی ہماری نوٹس کا جواب دیں۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

۱۹۰۳ء



مولانا شوکت اللہ میرٹھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء یکم و ۸؍جنوری کے شمارہ نمبر۱، ۲؍کے مضامین

۱......	ضمیمہ شحنۂ ہند ۱۹۰۳ء یکم جنوری اور ۸؍جنوری کے شمارہ نمبر۱، ۲ کے پہلے دو صفحات نہیں ملے ہیں۔ ص۳ کا مضمون مرزا قادیانی کی کتاب اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی پر سید خادم علی بی اے وزیر آبادی نے نقد کیا ہے۔
۲......	ایک گزشتہ مرزائی کی فریاد۔
۳......	مجدد کی پیش گوئی اور رؤیاء صادقہ (مقدمہ بازی) پر ایڈیٹر مولانا شوکت اللہ صاحبؒ کا مختصر نوٹ ہے۔
۴......	مرزا قادیانی کے خیالات کے لیکچر کی تردید۔
۵......	بے معنی الہامات کو دو نگڑا۔
۶......	چہ خوش کی سرخی سے ایک سوال مرزا قادیانی سے پوچھا گیا، یہ تینوں مضامین مولانا شوکت اللہ ایڈیٹر کے ہیں۔

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... مرزا قادیانی کے رسائل اعجاز المسیح و اعجاز احمدی پر نقد

سید خادم علی، بی اے، وزیر آبادی!

گویا ان کے نزدیک اسرار و معارف انہیں دو باتوں کا نام ہے اور سورۂ فاتحہ بلکہ سارا قرآن مجید ایسی ہی باتوں سے بھرا پڑا ہے۔ مرزا قادیانی جن معارف کو جاننے کے مدعی ہیں۔ کیا وہ یہی معارف قرآنیہ نہیں جن کی توضیح علمائے اسلام بڑی جانفشانیوں سے کرتے آئے ہیں یا کوئی اور معارف ہیں؟ اور اگر وہی ہیں تو مرزا قادیانی کی اس میں کیا فضیلت؟ اور ہیں تو ایسے معارف جو زمانہ نبوت سے آج تک کسی پر واضح نہ ہوئے تھے کیا ہیں؟ کیا اسی کا نام معارف و اسرار ہے کہ میں یہ ہوں اور میں وہ ہوں اور فلاں شخص ایسا ہے اور فلاں ویسا ہے کیونکہ وہ مجھے نہیں مانتا۔ ان معارف سے تو سوائے قرآن مجید پر ہنسی اڑانے کے کوئی نتیجہ نہیں۔ یہ معارف آپ کے دام

افتادوں کو ہی مبارک ہوں۔قبولیت دعا یقینی و قطعی معیار صداقت نہیں۔ دعا ہر آدمی کی کبھی قبول ہو جاتی ہے کبھی نہیں ہوتی۔

مرزا قادیانی نے خدا سے یہ نہیں لکھوالیا کہ ان کے سوا کسی کی دعا پوری نہ ہوگی۔ اب اگر آپ ایسی ہی دعا کو حجت پکڑتے ہیں تو آپ کی خصوصیت کیا ہوئی اور اگر آپ کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی تو یہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ بھلا سردار بہادر میر شاہ پنشنر رسالدار کے گھر فرزند تولد نہ ہونے کی دعا کہاں تک پوری ہوئی؟

عربی دانی یعنی شاعری وانشاء پردازی کا دعویٰ شاید آپ نے قرآن سے اخذ کیا ہے۔ قرآن مجید نے تحدی کی تھی مگر ماشاء اللہ آپ بھی پنچھی بن بیٹھے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن مجید نے تو اعلیٰ سے اعلیٰ معارف وحقائق کو افصح وابلغ طریقوں سے ادا کر دکھایا۔ دعویٰ کیا ہے اور اس کا افتخار بھی انہیں معارف وحقائق پر ہے۔ صرف فصاحت وبلاغت پر ہی معارضہ نہیں۔ ثانیاً شعروشاعری بجائے اس کے کہ معیار صداقت ہوسکے؟ شان نبوت کے بالکل منافی ہے ورنہ تمام فصحائے وبلغائے عرب آپ سے افضل نبی بن جائیں گے۔

آجکل آپ نے ایک رسالہ بنام ''اعجاز احمدی'' چھپوایا ہے۔ اس میں ایک عربی قصیدہ لکھا ہے جس کی نسبت یہ دعویٰ ہے کہ میں نے ندوۃ العلماء کے مناظرہ کے بعد پانچ دن میں لکھا ہے اور چونکہ کوئی اور شخص پانچ دن میں نہیں لکھ سکتا۔ لہٰذا میں سچا مرسل ہوں۔ (اعجاز احمدی ص۳۵،۳۶، خزائن ج۱۹ ص۱۴۵،۱۴۶ ملخص) عجیب منطق ہے۔ بھلا صاحب یہ جلدی لکھنا کیسے دلیل صداقت بن گیا؟ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ آپ کی طبیعت میں روانی بہت ہے نہ کہ آپ سچے نبی ہیں۔ بشرطیکہ مان لیا جاوے کہ یہ سب کچھ آپ نے پانچ ہی دن میں لکھا ہے۔ حالانکہ یہ بھی معرض تأمل میں ہے۔ کیونکہ اس کا بہت تھوڑا حصہ ''مدّ'' کے واقعہ کے متعلق ہے اور زیادہ حصہ مولوی حائری ومولوی ثناء اللہ وپیر مہر علی شاہ کی شان میں گالی گلوچ دینے کا ہے اور چونکہ اس حصہ کا ''مدّ'' کے واقعہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس واسطے یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ آپ نے ساری تحریر ''مدّ'' کے واقعہ کے بعد ہی کی ہو۔ بلکہ ہوسکتا ہے اور ایسا ہی ہے کہ یہ سب کچھ آپ نے پہلے ہی نزول المسیح کے واسطے تیار کر رکھا تھا۔ اب چونکہ اس پیش گوئی کا وقت بھی قریب اختتام تھا جس میں دعویٰ تھا کہ تین سال میں اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ پر کوئی زبردست نشان ظاہر کرے گا تو آپ نے لگتے ہاتھ واقعہ ''مدّ'' کی آڑ میں گالیاں دینے کا خدائی نشان ظاہر کر دیا اور طرفہ یہ کہ سراسر پراز اغلاط جن کی فہرست انشاء اللہ عنقریب شائع ہوگی جس سے واضح ہو جائے گا کہ ایسی انشاء پردازی کہاں تک

معارضہ کے قابل ہے۔ جو شخص عربی علم ادب سے واقف ہوگا وہ تو مرزا قادیانی کی عربی دیکھ کر صاف بول اٹھے گا کہ مرزا قادیانی فن انشاء اور شاعری سے محض نابلد نہیں بلکہ ان کی فطرت میں یہ مادہ ہی نہیں رکھا گیا۔ مرزا قادیانی کے مریدوں میں نہ کوئی عربی جانتا ہے نہ ان میں کچھ قابلیت ہے۔ ان کے نزدیک تو مرزا قادیانی بے نظیر ہیں مگر جہل مرکب کا کیا علاج۔

مرزا قادیانی میں اگر عربی دانی کا دم خم ہے تو مرد میدان بنیں۔ کوئی جگہ اور وقت مقرر کریں۔ فریق مخالف سے بھی کوئی شخص مقابلہ پر آجائے گا اکثر اشخاص مقابلہ کے واسطے تیار ہیں۔ مرزا قادیانی اس کو چیلنج سمجھیں اور حسب معمول لیت ولعل سے کام لے کر میں سچا میں سچا کی ہانگ دہل نہ دیتے پھریں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

۲ ...... ایک گزشتہ مرزائی کی فریاد

ایک گزشتہ مرزائی از نوشہرہ پشاور!

غضب سے بن کے ڈاکو دن دہاڑے مجھ کو لوٹا ہے
پڑے گا مرزا پر صبر مجھ سیدھے مسلمان کا

مجدد السنہ مشرقیہ مولانا شوکت تسلیم۔ آپ کا ضمیمہ ماشاءاللہ دور دور تک جاتا ہے اور حق یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا مہرہ اسی نے لیا ہے اور زہر مہرہ بن کر مرزا کے ملحدانہ عقائد کا زہریلا اثر مسلمانوں کی طبائع سے دور کیا ہے جس طرح عصاء موسیٰؑ نے سامری کے سنپولیوں کا سر کچل کر دنیا سے نیست ونابود کیا تھا ورنہ مرزا کے کاٹے کا تو منتر ہی نہ تھا۔

ڈسا ہو کالے نے جس کو ظالم تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے
وہاں گیسو کا تیرے مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

میں قلم کی گھس گھس والا ایک غریب عیالدار اہلکار تھا۔ پندرہ بیس روپیہ ماہوار مرکھپ کر پیدا کرتا اور بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ مرزا نے جب مسیح اور مہدی بننے کے بازو پھٹپھٹائے اور چلتے پرزے مرزائیوں نے بقول ''پیران نمے پرند مریدان مے پرانند'' گلے میں ڈھول ڈال کر مرزا قادیانی کی مسیحیت ومہدویت کی ڈونڈی پیٹی اور ڈگڈگی بجا کر پھنک، ایک اور پھنک دو کہہ کر تماشا دکھانے کا اعلان دیا تو میں شامت کے دھکے کھاتا لڑھکتا پھڑکتا قادیان جا دھمکا کہ حضرت انجس والنجس مجنس واخبث کے دعویدار نحوست آثار کا پوٹلا باندھ کر لاؤں۔

قادیان میرا پہنچنا تھا کہ چند مرزائی کنڈے جوڑ کر مجھ پر یوں جھپٹے جیسے کہ مردار پر گدھ۔

ایک...... السلام علیکم بہت ہی خوش قسمتی ہوئی کہ آپ دارالامان میں تشریف لائے۔اب نہ طاعون آپ کو ستائے گا نہ ہیضہ، نہ کوئی دوسری بلا۔

دوسرا...... حضرت اقدس بروزی محمد اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں ان پر الہام ہو چکا ہے کہ ''من دخله کان آمنا '' (تذکرہ ص ۱۰۵، ۵۰۹، طبع سوم) یہی الہام آنحضرت ﷺ پر ہوا تھا کہ ''من دخل فی بیته کان آمنا '' بیت اللہ سے مراد قادیان ہے جس کی نسبت خدائے تعالیٰ نے ۱۳ سو برس پیشتر محمد صاحب پر الہام کر دیا تھا۔ کعبہ کو بیت اللہ کہنا مسلمانوں کی حماقت اور نری بھیڑ چال ہے۔ آیت مذکورہ کا ظہور اب ہوا ہے۔ اس واسطے تو حضرت اقدس نے حج کے لئے مسلمانوں کا کعبہ جانا اور طرح طرح کی مصیبتیں اٹھانا اور اکثر ہلاک ہو جانا منسوخ کر دیا ہے اور الہام ہو گیا ہے کہ ''لاتلقوا بایدیکم الی التهلکة (بقرہ:۱۹۵) '' یہ آیت بھی درحقیقت ہمارے امام الزمان ہی کے بارے میں ہے کہ مکہ اور مدینہ جا کر ہلاکت میں نہ ڈالو بلکہ دارالامان قادیان میں آؤ۔ چنانچہ الہام ہوا ہے کہ ''انی احافظ کل من فی الدار ''

(تذکرہ ص ۴۲۵، طبع سوم)

تیسرا...... بس یوں سمجھئے آپ اب بالکل کندن بن گئے اور تمام گناہوں کی چرک اور شرک کی آلودگی سے ایسے پاک ہو گئے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہوا بچہ کیونکہ حضرت مسیح موعود خدا کے لے پالک ہیں اور ان پر یہ زمانہ ہوا ز نالٹے دار الہام ہو چکا ہے: ''انت منی بمنزلة ولدی '' (تذکرہ ص ۵۲۶، طبع سوم) ''انت منی وانا منک '' (تذکرہ ص ۴۲۲، طبع سوم) عیسائیوں کی یہ نری حماقت ہے کہ یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا بتاتے ہیں کہ وہ دوزخ میں جا کر سب کا کفارہ ہو گیا۔ بھلا کوئی باپ اپنے اکلوتے بچے کو دوسروں کی خاطر دوزخ میں جھونک سکتا ہے؟ ماں باپ تو اپنے بچے کا کان بھی گرم نہیں ہونے دیتے۔ چہ جائیکہ اسے دوزخ کے چولہے میں جھونک دیں جو بالکل خلاف عقل بلکہ قانون نیچر کے خلاف ہے۔ حضرت اقدس لے پالک نہیں بلکہ خدا کے حقیقی اور صلبی اور نطفی بیٹے ہیں کہ خود بھی پاک اور ان پر جو ایمان لائے وہ بھی پاک۔ یسوع مسیح ناپاک تھا جبھی تو دوزخ میں جھونکا گیا۔ بھلا ناپاک ناپاکوں کا کفارہ کیوں کر ہو سکتا ہے۔

چوتھا...... اور اب اڑھائی روپیہ فیصدی زکوٰۃ دینے کا حکم بھی منسوخ ہو گیا ہے۔ اب تو یہ الہام ہوا ہے کہ مسلمان جو کچھ پیدا کریں اور کچھ ان کے کوٹھی کٹھلے میں دھرا ڈھکا ہوا گر اپنی دین دونیا کی سلامتی چاہتے ہیں تو سب لے پالک کی نذر کریں۔ بس گناہوں سے پاک ہونے کا یہی کفارہ ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو لے پالک کے فنڈ میں اپنے گاڑھے خون کی کمائی دے

کر دنیا ہی میں لال گرو کی بدولت جنت کماتے ہیں اور گوہ کا ٹوکرا سر سے اتار کر دارالامان کی کوڑی میں دباتے ہیں۔

پانچواں...... پیشینگوئی بڑا بھاری معجزہ ہے اور تمام انبیاء کا یہی تمغہ ہے۔ اسی پر ساری خدائی اپنے اپنے نبی کے پیچھے تیرہ تین اور بارہ بات ہو گئی ہے اور مسلمان تو پیشینگوئی کو جزء ایمان یقین کرتے ہیں اور بات بھی ٹھیک ہے۔ کسی بھی اور ولی کے پرکھنے کی بس یہی کسوٹی ہے۔ اب دیکھو حضرت اقدس کی پیشینگوئیاں۔ آتھم کی موت۔ آسمانی منکوحہ کا عقد میں آنا وغیرہ کس دھوم دھام سے پوری ہوئیں کہ ان پر دنیا ایمان لے آئی۔"

مولانا شوکت! کیا عرض کروں۔ ان سادھو بچوں، بہروپیوں نے روغن قازمل کر ایسا شیشے میں اتارا کہ جو کچھ گانٹھ گرہ میں تھا سب ٹٹول لیا اور میں جھٹ سے منڈ گیا یعنی مرزا کے ہاتھ بک گیا اور مجھے کچھ ایسی دھن لگی کہ قادیان سے واپس آکر جو کچھ نہ صرف تنخواہ بلکہ دوسری باشد ادھر ادھر سے کچہری میں ملتی وہ سبھی قادیان ہی میں جھونک دیتا۔ میرے بیوی بال بچے مارے بھوک کے سوکھ کر آچور اور اچھے خاصے بے دم کے لنگور ہو کر مندرجہ ذیل شعر کے مصداق ہو گئے۔

امید کار بجائے ضعف بے قوتی
کہ موش خانہ ماراہ دے برد بعصا

میں نے دواڑھائی سال کے عرصہ میں اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ سے کاٹھ کی روٹیاں باندھیں اور قادیان کے مشٹنڈوں کے لئے زعفرانی سقنقوری اور کستوری، حلوؤں، مانڈوں کا مسالا بھیجا۔ میری چندیا ہی گنجی نہیں کی بلکہ قادیانی پلامٹر نے سر میں گڑھا ڈال دیا۔ بالآخر آپ کا ضمیمہ خدا اس کی عمر دراز کرے میرا ہادی اور رہبر بنا اور قادیانی لال گرو اور اس کے سادھو بچوں کے دام فریب سے نکالا جیسا ان مکاروں نے مجھے لوٹا ہے ان سے خدا ہی سمجھے بس اور تو کیا کہوں؟

۳ ...... مجدد کی پیشینگوئی اور رویاء صادقہ

مقدمہ بازی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی ایڈیٹر!

ہم کو الحکم مطبوعہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء کے دیکھنے سے افسوس ہوا جس میں مرزا قادیانی اور ان کے مخالفوں کے مابین فوجداری میں مقدمہ بازی کے تسلسل کا آغاز درج ہے اور طرفین سے ایک نے دوسرے پر وارنٹ جاری کرائے ہیں۔ یعنی بعض خطوط جن کا تعلق کتاب سیف چشتیائی مصنفہ پیر مہر علی شاہؒ اور مولوی کرم الدین صاحبؒ متوطن قصبہ بھیں سے تھا اور جن کی نسبت ایک

مضمون اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا اس کی تردید سراج الاخبار جہلم میں مولوی کرم الدین صاحبؒ کی طرف سے شائع ہوئی۔ سراج الاخبار ہماری نظر سے نہیں گزرا مگر شاید لائبل کے الفاظ ہوں گے۔ اس پر حکیم فضل الدین صاحب مہتمم و مالک رسالہ ضیاء الاسلام قادیان نے مولوی فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم اور مولوی کرم الدین پر زیر دفعہ ۴۱۷ نالش کر کے وارنٹ جاری کرایا مگر ایڈیٹر سراج الاخبار پر بحیثیت گواہ سمن کی تعمیل ہوئی۔ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے علالت کا عذر کیا مکرر سمن اور وارنٹ گواہوں اور مستغاث علیہ کے نام جاری ہوئے اور پیشی بتاریخ ۲؍جنوری ۱۹۰۳ء حال مقرر ہوئی اس پر ضرور تھا کہ ادھر سے بھی ترکی بترکی جواب دیا جاتا۔ چنانچہ مولوی کرم الدین صاحب۔ نے دو استغاثے زیر دفعہ ۵۰۰ و ۵۰۱ مرزا قادیانی اور حکیم فضل الدین صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری پر دائر کئے اور وارنٹ ضمانتی جاری ہوئے۔ مگر مرزا قادیانی پر وارنٹ کی تعمیل نہیں ہوئی اور ۱۷؍جنوری کو پہلی پیشی مقرر ہوئی۔ اس پر جواب الجواب یہ ہوا کہ ایڈیٹر الحکم نے گورداسپور میں مولوی کرم الدین اور مولوی فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار پر دو ہی استغاثہ دائر کیا اور وارنٹ ضمانتی جاری ہو کر ۲۱؍جنوری پر پیشی ٹھہری......

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے پچھلے سال کے کسی ضمیمے میں پیشنگوئی کی تھی کہ مرزا قادیانی سے ایک سال کے اندر اندر کوئی زمینی یا آسمانی مواخذہ ضرور ہوگا اور پھر ہم نے خواب میں مرزا قادیانی کو خاص قادیان میں اس ہیئت و برزخ سے دیکھا تھا کہ ان کا سر قدموں سے لگا ہوا ہے اور بالکل دھنئے کی کمان نہیں بلکہ قوس قزح بنے ہوئے ہیں۔ یہ خواب بالکل آیہ شریفہ "**یعرف المجرمون بسیماهم فیؤخذ بالنواصی والاقدام**" کے مطابق تھا۔ جس کی تعبیر اب ظہور میں آئی۔ مجدد کی پیشنگوئی اور تعبیر کا وقوع ہرگز نہ ٹل سکتا تھا۔ دیکھئے سچا الہام اور سچا خواب اسے کہتے ہیں۔ اب بھی مرزا قادیانی اور سب حواری مجدد پر ایمان نہ لائیں اور اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں تو اس سے زیادہ بدقسمتی اور قسی القلبی اور کیا ہوگی؟ پس کستوری سے ملے زعفرانی اور سقنقوری حلوے کا مستحق اب صرف مجدد ہے۔ خیر نال اُہدے دل بجوادو۔

۴ ...... مرزا قادیانی کے خیالات کے لیکچر کی تردید

مولانا شوکت اللہ میرٹھی ایڈیٹر!

اگر کتاب وسنت پر مرزا قادیانی کا ایمان ہے تو ظلی اور بروزی نبی نہ تو آج تک کوئی ہوا ہے نہ قیامت تک ہوسکتا ہے۔ البتہ مذہب ہنود پر ایمان ہو تو تناسخی اور استدراجی اوتار ایک دو نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں ہو سکتے ہیں لیکن مرزا قادیانی یقیناً خود اس کے قائل نہیں تو پھر بروز اور

ظل یعنی چہ معنی دارد۔

اب رہی حدیث میں مہدی مسعود اور عیسیٰ موعود کی پیشینگوئی۔ اگر احادیث رسول اللہ پر ایمان ہے تو اس کا وقت ابھی نہیں آیا نہ اس کے آنے کے آثار وعلامات ظاہر ہوئے۔ اور اس دعوے میں مرزا قادیانی ہی منفرد نہیں بلکہ سوڈان اور افریقہ میں بہت سے مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں اور ہوں گے جب تک حدیث رسول اللہ کے موافق ۳۰ رجال پورے نہ ہولیں اور پھر مہدیوں اور مسیحیوں کا خروج اہل اسلام ہی میں نہیں بلکہ امت مسیح میں بھی ہو رہا ہے۔ چنانچہ لندن اور پیرس میں آجکل دو مسیح دندنا رہے ہیں جن کے دلائل مرزا قادیانی کے دلائل سے کم نہیں۔ بلکہ بڑھے ہوئے ہیں۔ یعنی انہوں نے مرزا قادیانی کی طرح گرگٹ جیسے رنگ نہیں بدلے کہ پہلے ایک بزرگ اور مقدس مسلمان بنے، پھر الہامی ہوئے۔ پھر مثیل المسیح، پھر اصل المسیح اور مہدی موعود۔ پھر امام الزمان، پھر ظلی اور بروزی نبی، پھر کھٹ سے خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بن گئے گویا وہ معراج ملی جو آج تک کسی نبی کو ملی ہی نہیں۔ مرزا قادیانی کا اپنی زندگی میں یہ تغیر قابل دید ہے۔ لندن اور پیرس کے مسیحیوں کے پاس قوت مختصرہ نہ تھی وہ تو چھاتی ٹھونک کر ایک دم یسوع بن گئے۔ نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ مرزا قادیانی کے پاس کیا دلیل ہے جو لندن اور پیرس مسیح کے مقابلے میں پیش کر سکیں کہ تم مسیح نہیں ہو بلکہ میں مسیح ہوں۔ حالانکہ ان کو حق شفعہ حاصل ہے کہ آسمانی باپ کے اکلوتے بیٹے کو مانتے ہیں اور اس لحاظ سے آسمانی باپ کی میراث کے وارث ہیں۔ مرزا قادیانی تو ناخلف لے پالک ہیں کہ اپنے بڑے بھائی کو نا قابل وراثت ٹھہرانے کے لئے فاسق وفاجر بتاتے ہیں اس لئے مورث اعلیٰ آسمانی باپ کی درگاہ سے بھی راندے گئے ہیں۔

آج کل آزادی کا زمانہ اور برٹش گورنمنٹ جیسی آزاد سلطنت کا مہد امن عہد ہے کہ ہر مذہب والے اپنے اپنے دعوؤں میں پھل پھول رہے ہیں پس مرزا قادیانی کی بڑی خوش قسمتی یہی ہے کہ اس آزاد سلطنت میں پیدا ہوئے جس کے عہد میں اگر کوئی شخص خدائی کا دعویٰ بھی کرنے لگے تو اسے کچھ تعرض نہیں۔ مرزا قادیانی سوڈان یا افریقہ میں پیدا ہوتے تو مزہ آتا جہاں کی سرزمین مہدیوں کے اگنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور مرزا کے وجود کے خروج کی ہر طرح قابل ہے۔ پس وہ سوڈان میں بروزی تعایشی اور افریقہ میں بروزی سنتوشی بنتے۔ ہندوستان میں تو تعلیم وتربیت اور عقلمندی پھیل رہی ہے اور پھیلتی جاتی ہے۔

جوہر تو میری ذات میں سوڈانیوں کے تھے ۔۔۔ ہندوستان میں کیوں میری مٹی خراب کی

پس یہاں کسی بروزی یا ظلی نبی کی دال گلنا ٹیڑھی کھیر ہے۔

کیا دنیا میں آج تک کوئی بروزی اور ظلی نبی گزرا ہے؟ نبی ہمیشہ نبی ہے اور رسول ہمیشہ رسول۔ یہ ظل اور بروز کی پخ کیسی؟ اور مرزائی اصطلاح میں بروز اور ظل کوئی بلا ہو بھی تو کسی کو کیا غرض ہے کہ اصل کو چھوڑ کر نقل کی جانب اور شخص کو چھوڑ کر ظل کی جانب رجوع لائے۔

ہر نبی کا ظل اور بروز اس کی ہدایات ہیں جو خدائے تعالیٰ کی جانب سے بطور وحی اس پر نازل ہوئی ہیں اور تا قیامت زائل اور فنا ہونے والی نہیں۔ نبی اور رسول تو کیا کوئی انسان بھی ظلی اور بروزی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ بروز اور ظل کو انسان کی صفت ٹھہرانا بالکل بے معنی ہے اور اگر کوئی معنے ہیں تو مرزا قادیانی کی خصوصیت نہیں۔ ہر شے بروزی ہے۔ یعنی ظہور وجود میں آئی ہے اور ہر شے ظلی ہے۔ یعنی نور مطلق کا عکس ہے۔ جس کی نسبت قرآن میں ''اللّٰہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح'' وارد ہوا ہے۔

۵ ...... بے معنی الہامات کا دونگڑا

مولانا شوکت اللہ میرٹھی ایڈیٹر!

آسمانی باپ بھی عجیب معجون مرکب ہے۔ اپنے لے پالک کا اسے بالکل درد نہیں۔ یعنی خرابی بصرہ (مقدمات دائر ہونے اور وارنٹ نکلنے پر) یہ الہام کرنے بیٹھا ہے۔ ''یاتی علیک زمان کمثل زمن موسیٰ'' (تذکرہ طبع ۳ ص۴۴۶) یعنی موسیٰ کے زمانہ کی طرح تجھ پر ایک زمانہ آئے گا۔'' آئے گا کیا وہ تو آچکا اور جمعہ جمعہ ۸ ردن بھی ہو گئے۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح موسیٰ کو فرعون کے ہاتھ سے اول اول تکلیفیں پہنچیں۔ اسی طرح تجھے بھی پہنچیں گی حالانکہ موسیٰ علیہ السلام کو ایام رضاعت میں تکالیف پہنچی تھیں۔ مرزا قادیانی تو ساٹھے پاٹھے اور پیر بالغ العقل ہیں اور اگر کوئی اور مراد ہے تو الحکم میں شائع کریں تاکہ جواب دیا جائے۔ دوسرا الہام ''انی مع الافواج آتیک'' (تذکرہ ص۲۹۲، طبع سوم) اب ہم منتظر ہیں کہ مرزا قادیانی کے ساتھ کتنی فوجیں لائبل کی پیشی کے وقت ہوں گی۔ تیسرا الہام ''انی صادق صادق سیشھد اللّٰہ لی'' (تذکرہ ص۴۴۷، طبع سوم) یہ کس کا مقولہ ہے ظاہر ہے کہ آسمانی باپ کا۔ یعنی آسمانی باپ کہتا ہے کہ میں سچا ہوں۔ عنقریب خدا میری گواہی دے گا۔ معلوم ہوا آسمانی باپ کا بھی کوئی باپ (خدا) ہے۔ اگر آسمانی باپ الہام کے سرے پر قل کہنا بھول گیا ہے یعنی کہہ دے اے مرزا کہ میں سچا ہوں تو یہ سیشھد کی جگہ وسا شھد ہونا چاہئے تھا یعنی کہہ دے اے مرزا کہ میں سچا ہوں۔ میں تیرے سچے ہونے کی عنقریب شہادت دوں گا مگر اس میں یہ خرابی ہے کہ صادق ہونے کا دعویٰ تو بالفعل ہے اور شہادت ہوگی کالی جمعرات کو جبکہ لال گرو کی قبر پر چراغی چڑھے گی۔

برات عاشقان برشاخ آہو

اسی کو کہتے ہیں آسمانی باپ نے منجدھار کے بیچوں بیچ لاکر گڈی کو دریائی وی ایسا باپ کس کام کا کہ وقت آنے کا نہ بتائے۔

۶ ...... چہ خوش، مرزا قادیانی سے ایک سوال؟

مولانا شوکت اللہ میرٹھی ایڈیٹر!

چہ خوش، ہم نے لکھا تھا کہ مرزا قادیانی زبان عرب میں کیوں تحدّی کرتے ہیں۔ اردو زبان میں کیوں نہیں کرتے۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ”یہ سوال خدا سے کرو کہ وہ عربی زبان میں کیوں الہام کرتا ہے۔“ کیا خوب! آسمانی باپ الہام تو آپ پر کرے اور لوگ پوچھیں آپ کے آسمانی باپ سے۔ آپ خود ہی کیوں نہ پوچھیں کہ اے پرانے کھوسٹ۔ تجھے یہ کیا بڑبھس سوجھی ہے کہ مجھ ہی پر الہام کرتا ہے اوروں کو الہام کے ذریعے سے کیوں نہیں بتا دیتا کہ میں اس وجہ سے اردو کی جگہ عربی میں الہام کرتا ہوں۔

(نوٹ: شمارہ نمبر۳ نہیں ملا)

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۲ء ۲۴ر جنوری کے شمارہ نمبر۴ ر کے مضامین

۱......	جواب تمام رسالۂ یک روزی بیک ساعت، یہ مضمون مولانا شوکت علی کا تحریر کردہ ہے۔
۲......	ملک میں عید اور قادیان میں ماتم۔ یہ مضمون حکیم ابو اسحاق محمد الدین سیکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر کا تحریر کردہ ہے۔
۳......	مرزائیوں سے دو دو باتیں۔
۴......	الحق الصریح فی تصدیق المسیح پر نقد۔
۵......	مرزا قادیانی الزام سے بری ہوگئے۔
۶......	مرزا قادیانی کے مریدوں کی تعداد۔
۷......	حدیث رسول اللہ کا انکار مگر مطلب کے وقت اقرار۔ آخری پانچ شذرے ایڈیٹر کے تحریر کردہ ہیں۔

اسی ترتیب سے ملاحظہ فرمائیں:

۱ ...... جواب تمام رسالہ یک روزی بیک ساعت

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اگر چہ ہم اس رسالہ کا کچھ جواب ضمیمہ شحنہ ہند ۸؍جنوری رواں میں بیک ساعت دے چکے ہیں مگر آج دوسری ساعت میں اس کا تمام کمال قلع قمع ہی کئے دیتے ہیں۔ امروہی صاحب بھی کیایاد رکھیں گے کہ گرم طبیعت مجدد سے پالا پڑا تھا۔

اک بات میں تمام ہے یان کار مدعی
کس کی بلا ہو بار کش امتنان تیغ

اک لفظ امروہی کو امروہوی لکھتے ہیں۔ نسبت میں واؤ الف سے بدلا جاتا ہے جو اس کے آخر میں ہو۔ خواہ مخواہ واؤ کا تداخل امروہی صاحب کے قصباتی (پینڈو) ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ پھر شحنہ کی جگہ شحناء اور لفظ شوکت مذکر کی صفت یہودیہ مؤنث لانا فاضل امروہی کے ابوالفضول اول جلول۔ دیہاتی چرغے کی چول۔ بالکل نامعقول۔ سراپا مجہول، استر کی جھول ہونے کا مدلول ہے اگر شحنہ کی جگہ لفظ شحناء بمعنے کینہ بغرض مذمت دہان بے وندان سے ابراز کیا گیا ہے تو قول الشحناء یعنی قول عداوت کے کیا معنی ہوئے؟ اگر چہ طلحہ میں تاء تانیث ہے مگر جب وہ مذکر کا علم (نام) ہے۔ تو طلحۃ الکریمہ بولنا ایسا ہی غلط ہوگا جیسے کوئی نادان کسی چینی مغل کو سید یا مہدی کہے اور اگر یہودی اس لئے کہا کہ ہم اس کے گرو گھنٹال کے دعوے مسیحیت و بروزیت کے منکر ہیں جیسے عیسیٰؑ کے منکر یہود مردود اور جیسے تمام انبیاء کے منکر مرزائیان مطرود بے بہبود نامسعود ہیں تو نہ صرف ہم بلکہ تمام اہل اسلام بعد ختم نبوت کسی جعلی نبی کے تاقیامت منکر ہیں۔ نہ اس نے کسی مردے کو زندہ کیا نہ کسی کانے بگانے کو دوگانہ کیا نہ کسی لنگڑے کو چلتا نہ کسی اندھے کو سوانکھا کیا۔ ہاں بعض بیناؤں کی آنکھوں میں نیل کی سلائی پھیر کران کو بالکل چوپٹ اور نپٹ اندھا (گمراہ) ضرور کردیا۔ اور جب لال گرو بروزی محمد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اپنے دعویٰ مسیح موعود ہونے میں جھوٹا ہے کیونکہ مسیح موعود بروزی محمد نہیں ہوسکتا۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ ایک مستقل نبی دوسرے مستقل نبی کا بروز ہے جو بالکل تحصیل حاصل اور خلاف واقع ہے کیونکہ کوئی نبی بروزی بن کر نہیں آیا۔ پھر کوئی پوچھے آپ بروزی مسیح کیوں نہ بنے اور عیسیٰ مسیح نے آپ کے جسد میں کیوں حلول نہ کیا اور اوائل میں بنے تھے تو آپ عیسیٰ مسیح ہی مگر عیسائیوں نے منہ نہ لگایا اور کھڑے ہوکر تنگر پتلون سے منہ پر دھار ماردی۔ تب آپ نے عیسیٰ مسیح کو گالیاں دینی شروع کیں کہ مسلمان خوش ہوں گے اور جھٹ سے بروزی محمد بن گئے۔ مگر استغفر اللہ! مسلمانوں کا عمل تو ''لا نفرق بین احد من

وسلہ" پر ہے اور دونوں آنکھیں برابر۔ انہوں نے تناسخ اور آواگون کے نام کا کتا بھی نہ پالا۔ ہاں چند اپاہج اور جہلاء منڈ گئے اب وہ بھی کھسکتے جاتے ہیں۔ پھر "جری اللہ فی حلل الانبیاء" (تذکرہ ص ۹۷، طبع سوم) کہہ کر آپ تمام انبیاء کے بروزی بنے ہیں اور دعویٰ صرف بروزی محمد ہونے کا ہے۔ پھر اپنی مسیحیت کا ثبوت تو احادیث سے دیتا ہے مگر بروزی محمد ہونے کا ثبوت نہیں دیتا۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے کہاں فرمایا ہے کہ بروزی محمد آئے گا پھر جب بروزی محمد ہے تو صرف قرآن اس کا معجزہ کافی تھا جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہے نہ کہ کوئی دوسری کتاب اعجاز المسیح وغیرہ۔ اعجاز المسیح اس کے زعم میں سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ حالانکہ وہ اس کا خانگی روزنامچہ ہے اور سلمنا۔ کیا کسی کتاب کا مفسر معجز ہو سکتا ہے؟ اور جب وہ قرآن سے جداگانہ کوئی اعجاز ثابت کرنا چاہتا ہے تو ظاہر ہے کہ اعجاز قرآن کا منکر ہے اور چونکہ یہ انکار درحقیقت اعجاز محمدی کا انکار ہے تو اس کا بروزی محمد ہونا باطل ہوا کیونکہ بروزی ظلی ہوتا ہے اور جب اصل شے زائل ہوتی ہے تو ظل کا زائل ہونا بھی ضروری ہے اور "جری اللہ فی حلل الانبیاء" (تذکرہ ص ۹۷، طبع سوم) بھی بروزی محمد ہونے کا مخالف ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور خاتم بجانب انبیاء مضاف ہے اور مضاف، مضاف الیہ کا غیر ہوتا۔ ورنہ خاتم ہونا اپنے واسطے اور ایک ہی شے کا مقدم و مؤخر ہونا اور تقدم الشئی علی نفسہ وتاخر الشئی عن نفسہ لازم آئے گا اور یہ محال ہے پس جری اللہ فی حلل الانبیاء سے لازم آتا ہے کہ قادیانی ان انبیاء کا بروزی ہے جو آنحضرت ﷺ سے پہلے گزرے ہیں اس صورت میں وہ خود اپنے نفس کا مغائر ہوگا۔

مرزا قادیانی کو دس کی مہلت

ہم قادیانی کو مع چیلے چاپڑوں کے دس سال کی مہلت دیتے ہیں کہ ہماری ان باتوں کا جواب دیں اور انشاء اللہ قیامت تک نہ دے سکیں گے اور الساکت عن الحق شیطان اخرس ہوں گے۔

اعجاز احمدی پر نوٹ

اور یہ کہنا کہ اعجاز احمدی پانچ دن میں لکھی گئی ہے اول تو اس کا ثبوت کیا ہے؟ اور بالفرض وہ پانچ گھڑی میں لکھی گئی ہے یا پانچ سال میں مگر اس کو پر از معارف کہنا حماقت ہے وہ تو مزخرفات کا معجون مرکب ہے۔ جھوٹے دعوؤں اور اپنی اور اپنے حواری کی تعریف کے سوا اس میں کچھ بھی نہیں۔

ثناء خود بخود گفتن نہ زیبد مرد دانا را
چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد

قرآن مجید کو تو اپنے اعجاز فصاحت کا دعویٰ ہے اور آپ کہتے ہیں کہ مصنف اعجاز احمدی کو زبان عرب اور علم وادب کا دعویٰ نہیں تو پھر یہ کہنا کہ اہل عرب اس کے مقابل قصیدہ لکھیں۔ آپ اپنے منہ پر تھپڑ مارنا ہے۔ سبحان اللہ مہدی نژاد مغل اور اہل عرب سے تحدّی۔ آنحضرت ﷺ کا تمام تکلم زبان عرب میں تھا اور ''ما ینطق عن الھویٰ '' کے موافق وہ بھی معجزہ تھا۔ احادیث کی فصاحت وبلاغت کے برابر کوئی شخص ساری خدائی میں ایک فقرہ تو لکھ دکھائے۔ یہی وجہ ہے کہ موضوع اور مدلس حدیثیں خود بتا دیتی ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ کا کلام نہیں اور قادیانی صاحب کی مادری زبان اردو ہے جس کی کوئی کل درست نہیں بلکہ قہقہہ اڑانے کے قابل ہے۔ وہ اردو زبان کے محاورات اور موارد سے محض نابلد ہیں۔ پھر زبان عرب میں اعجاز کی اکڑفوں۔ واہ گرو، واہ گرو۔ پھر حافظ شیرازؒ کا سنا سنایا یہ شعر نقل کرنا۔

من از آن حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا

ثابت کرتا ہے کہ مرزا قادیانی معاذ اللہ یوسفؑ اور امروہی صاحب ان کی زوجہ زلیخا ہیں۔ شاباش۔ بڑھے رہو۔ کونپل عالم بالا میں ہو اور جڑ پاتال میں۔ پھر شوکت کی تعریف میں جو آپ نے شاکۃ الشوکۃ تشوکۃ شوکاً اصابتہ و دخلت فی جسمہ کو گردان کیا ہے تو غالباً میزان الصرف بھی کسی استاد سے نہیں پڑھی کیونکہ ماضی اور مضارع میں تمیز نہیں پھر ہر شخص جانتا ہے کہ کانٹا دوسروں کے لگتا ہے نہ کہ آپ کو، تلوار اوروں کو کاٹتی ہے نہ کہ اپنے آپ کو۔ پس شوکت کے سطوت ورعب کا جو کانٹا لگا ہے اور اس نے فرقہ خبیثہ مولہ گرو گھنٹال اور اس کے چیلوں کے دل وجگر اور زبان میں پیدا کیا ہے تو وہ سب کو داخل دار البوار کرے گا۔ انشاء اللہ! پھر بے تمیزی دیکھئے کہ الشوکت الیہودیہ تو بتاء تانیث لکھا اور فی جسمہ بضمیر مذکر۔ پھر طوفان تو دیکھو لکھتا ہے کہ ''شوکت نے وصف وثناء محمد سے انکار کیا ہے۔'' حالانکہ ہم نے یہ اعتراض کیا تھا کہ لفظ ثناء عام ہے آنحضرت ﷺ کیلئے خاص نہیں۔ آپ ﷺ کی تعریف کو نعت کہتے ہیں جیسے خدا کی تعریف کو حمد۔ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء کی تعریف کا منکر تو ملحد اور کافر ہے۔ اب تمہیں ایمان سے کہو کہ عیسیٰ مسیح کو کس نے گالیاں دی ہیں؟

ہمارا کلام خطاب ارض میں تھا امروہی اس کے جواب میں ''و ان من قریۃ اور غلبت الروم فی ادنیٰ الارض '' پیش کرتا ہے۔ بھلا یہاں خطاب کہاں ہے؟ اور اگر لفظ اہل محذوف مانیں تو کیا وہ غائب نہ ہوں گے بہرحال غائبین سے خطاب ہوگا۔ کلام اس میں تھا

کہ غائب کو حاضر ناظر سمجھنا شرک ہے۔ طرّہ یہ کہ غائب کے لئے خطاب کرنے کو خط وکتابت کی سند لاتا ہے۔ حالانکہ مکتوب الیہ کو کاتب اپنے تصور میں حاضر بنا کر خطاب کرتا ہے جو ذی عقل اور ذی حس ہے۔ زمین میں عقل اور حس کہاں ہے؟ پھر جیسا تقریر کے ذریعے سے انسان مخاطب ہوتا ہے کیا موضع مد کی زمین دونوں ذریعے سے مخاطب بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے؟ اور پھر پہلے اپنے لال گرو کا مامور من اللہ ہونا ثابت کرو۔ پھر اہل ارض کی ہلاکت کا یقین دلاؤ اور (اعجاز احمدی ص۳۹، خزائن ج۱۹ ص۱۵۰) کے مصرعے ”کذوہا مفسدا صیدی الذی“ میں جو مختلف بدل اور مبدل کی صورت پیش کر کے ”بالناصیة ناصیة کاذبة“ کی سند پیش کی ہے تو یہ سراسر جہالت ہے۔ مصرعہ مذکور میں پہلے نکرہ اور پھر معرفہ ہے اور آیت کی سند میں حسب قاعدہ نحو پہلے معرفہ اور پھر نکرہ موصوفہ ہے۔ پس سند کیوں کر منطبق ہوئی اور ہمارا اعتراض کیونکر اٹھا؟ قرآن یا مستند اہل عرب کے کلام کی سند پیش کیجئے اور عبارت الہام ”انی مھین من اراد اھانتک“ (تذکرہ ص۳۴۴ طبع سوم) میں لفظ من شرط کو مشتمل ہے۔ آسمانی باپ خرف ہوگیا ہے۔ یوں الہام کرتا: ”من اراد اھانتک وانی مھین لہ“

اور آیت ”الذین یاکلون اموال الیتامیٰ“ میں ماضی کے معنے لینا فضول ہیں جبکہ حال کے معنے درست ہوسکتے ہیں اور لفظ صید کے معنے شکار کرنے کے ہیں۔ اس فعل کی صفت الذی نہیں ہوسکتی اور مفعول کے معنی لینے پر اضافت دال بر ماخوذیت ہے اور ”اخذہ لا یغرر“ دال بر اخذ ہے جو قبل الاخذ بولا جاتا ہے اور قبل الاخذ لفظ صید کا بمعنے مفعول ہونا صحیح نہیں پس اس کا ترجمہ شکار بالکل غلط ہے۔

امید ہے امروہی صاحب کے اطمینان کو اسی قدر کافی ہے کیونکہ مادہ کچھ سخت معلوم نہیں ہوتا کہ تیز مسہل اور عمل کی ضرورت ہو۔ ورنہ ہم تو ہر طرح لیس اور چست ہیں۔

۲ …… ملک میں عید اور قادیان میں ماتم

حکیم ابواسحاق محمد الدین

شادی وعیش ہے نو روز ہے گھر گھر لیکن
عید کا چاند محرم نظر آتا ہے ہمیں

آج تمام ملک میں عید بلکہ شاہ معظم کی تخت نشینی کی وجہ سے دو عیدیں ہیں مگر قادیانی ارڑ پوپوں کی قسمت میں ماتم ہے۔ ارے میاں کیوں! اگر ارڑ پوپوں جی مسلمان نہیں تو کیا شاہ کی رعیت بھی نہیں۔ کیا شاہ کی تخت نشینی اور اقبال سے رنجیدہ ہے۔ کیونکہ (ازالہ ص۶۸۵، خزائن ج۳

ص۳۶۹، ۳۷۰) پر گورنمنٹ انگریزی کو جس نے ہندوستان میں ریل جاری کی ہے۔ دجال بناتا ہے چونکہ خود مسیح بنتا ہے۔ اس لئے ممکن نہیں کہ دجالوں کی تخت نشینی سے خوش ہو۔ ماتم اس لئے ہے کہ اس نے ایک بڑھانگی تھی کہ تین سال کے اندر میرے لئے آسمان سے کوئی ایسا نشان ظاہر ہوگا کہ جس سے میرا فیصلہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کے اصل الفاظ یہ ہیں: ''اے میرے مولا! اگر میں تیرے حضور سچا ہوں اور جیسا خیال کیا گیا ہے کہ کافر اور کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائے گا کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔''

(اشتہار ۵ر نومبر ۱۸۹۹ء، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۷۷)

ان الفاظ کے مطابق ہم منتظر تھے کہ خدا جانے کتنی دفعہ ارڑ پوپوں جی کے سر پر کلغی لگے گی یا سرین پر دم نکلے گی۔ یا آسمان سے یا دجال کی آواز آئے گی۔ مگر افسوس ہے کہ جو کچھ ہوا تمام ملک نے دیکھ لیا۔ اس سہ ۳ سالہ مدت میں بارہا اس کو ذلت ہوئی۔ اور آخری ذلت تو ایسی ہوئی کہ ساری عمر میں نہیں ہوئی تھی جو دراصل پیشگوئی کے سچا کرنے کے لئے خدا کی طرف سے ہوئی۔ ایک ایک ہزار کی ضمانت کا وارنٹ اس کے اور اس کے تین حواریوں کے نام جاری ہوا اور ہنوز مقدمہ سر پر ہے۔

چونکہ ارڑ پوپوں نے اپنی پیشگوئی کی بابت خود ہی فیصلہ کیا ہے پس بہتر ہے کہ ہم وہی فیصلہ نقل کر دیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ''میرے مولا! مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے پس اگر تین سال کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید اور تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلا دے اور اپنے اس بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھوں گا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور خائن ہوں جیسا مجھے سمجھا گیا۔''
(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۷۸)

۳ ...... مرزائیوں سے دو دو باتیں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

کیوں جناب مشفقی شفیقی مولوی عبدالکریم (قادیانی)! تعجب ہے کہ مابدولت سے کبھی قورمے کا ہاتھ نہ ملایا۔ آپ جو زندہ پیر کے مجاور ہو کے بیٹھے ہیں اور زعفرانی اور سقنقوری حلووں کا

چڑھاوا چکھ رہے ہیں اگر کبھی کبھار ایک آدھ دونا مجدد السنۃ مشرقیہ کی جانب بھی جھکا دیتے تو آسمانی باپ اور اس کے اکلوتے لے پالک کی روح بہت ہی خورسند ہوتی اور اس قدر چڑھاوے چڑھتے کہ منارہ چوٹی تک ڈھک جاتا۔ قسم ہے منارے دی یہ تنہا خوری تو چنگی نہیں۔ ہم بھی ایک تہائی کے حصہ دار ہیں۔ آپ جانتے ہیں ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ اوپر ہی اوپر چکھوتیاں اڑانا اور شوکت اللہ کو اڑان گھائیاں بتانا اچھا پھل نہ دے گا اور وہی لیکھا ہوگا کہ بھوت گئے بھگوان کے پاس اور اراداس (عرضداشت) کی کہ ہم بھوکے ہیں۔ بھگوان نے حکم دیا کہ جاؤ جو لوگ ہمیں بھول گئے ہیں انہیں تم لوٹو کھاؤ۔

اچھا چپکے سے کان ہی میں کہہ دیجئے کہ مہینے میں کتنی باشد ہو جاتی ہے۔ ہم کسی سے کہیں تو جب ہی کہنا۔ نذر بھینٹ چڑہانے والے (دناون منی آرڈر بھیجنے والے اور چھنا چھن کلدار علیہ السلام کے درشن کرنے والے) آپ کی چراغی علیحدہ دیتے ہیں یا حضرت اقدس ہی کے نذرانہ میں آپ کا بھی پوا ہے آخر پوبارہ کیونکر ہوتے ہیں۔ تو ہم کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس بجز وان رقموں کے جوان کے نام آئیں کسی رقم کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ یہ تو پیران نمے پرند مریدان مے پرند والے اڑا لیتے ہیں۔ ہم کو تو خاص الخاص آپ کے ساتھ ہمدردی ہے کہ جو للے تللے اڑ رہے ہیں خدانخواستہ ان میں کمی نہ آ جائے۔ بشرطیکہ مجدد السنۃ مشرقیہ کو خمس ملتا رہے۔ پانچواں حصہ نہ سمجھے گا۔ بلکہ پنج دو یعنی پانچ میں سے دو۔

اور یوں جناب منشی بابو یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم! ذرا ہم سے بھی کبھی انٹروڈیوس ہوتا رہے تو بڑا فائدہ ہو۔ آخر بحیثیت ایڈیٹر آپ کا بھی کچھ فرض ہے یا نہیں۔ آنکھیں ہی پھوٹیں اگر ہم نے الحکم میں آپ کے قلم کا نکلا ہوا کوئی لیڈنگ آرٹیکل کبھی دیکھا ہو۔ یا تو کلمات طیبات یا حضرت حکیم الامت کے مواعظ اور خطبات یا مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبات۔ بس الحکم کی یہی کائنات ہے۔ بس اس کوٹھی کے دہاں اس کوٹھی۔ آپ نے کیا تیر مارا۔ افسوس ہے کہ الحکم کے ماتھے ایسا لیاقت مآب ایڈیٹر مارا جائے۔

اور کیوں جناب شحنۂ ہند کیوں بتی بنا کر رکھ لیا جاتا ہے کہ قادیان میں کسی کو اس کے دیدار نہیں کرائے جاتے۔ جیسا کہ فاضل امروہی نے اپنے مضمون مندرجہ الحکم میں لکھا ہے۔ خبردار جو آئندہ ایسی فرد گذاشت کی ورنہ ہم سے برا کوئی نہیں۔ شحنۂ ہند پبلک کا مال ہے۔ آپ شحنۂ کو اسی لئے چھپا رکھتے ہیں کہ حضرت اقدس آپ سے جواب کہنے کو کہیں گے۔ اور یہاں جامہ ندارم دامن از کجا آرم کا مضمون ہے کیونکہ شوکت اللہ کی باتوں کا جواب دینا خالہ جی کا گھر نہیں۔

۴ ...... الحق الصریح فی تصدیق مثیل المسیح پر نقد

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

حال میں بعنوان بالا ایک دوورقہ مرزا قادیانی کے کسی مرید نے شائع کیا ہے۔ لیاقت یہ ہے کہ نام تک صحیح لکھنا نہ آیا۔ یعنی بجائے فی تصدیق مثیل المسیح کے المثیل المسیح لکھا ہے۔ خیر اس کی تو کچھ شکایت نہیں کیونکہ تمام مرزائی ایسے ہی لیاقت مآب ہیں۔ اس دوورقی میں یہ دکھایا کہ مسیح موعود کی نسبت جو علماء اور اولیاء نے پیشینگوئی کی ہے تو اس کے مصداق ٹھیک مرزا قادیانی ہیں اور علماء نے جو ان پر تکفیر کے فتوے لگائے ہیں تو یہ بھی پیشینگوئیوں کے مطابق ہے کہ مسیح موعود پر کفر کے فتوے لگیں گے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان مرحوم کی یہ عبارت ان کی کتاب حجج الکرامہ ص۳۶۳ سے نقل کی ہے۔ ''چون مهدیؑ احیاء سنت و اماتت بدعت، فرماید علماء وقت که خوگر تقلید فقهاء و اقتدار مشائخ و آباؤ خود باشند بگویند این مرد خانه برانداز دین و ملت است وبمخالفت برخیزند وبحسب عادت خود حکم تکفیر وتضلیل وی کنند'' اور صاحب کتاب اقتراب الساعۃ ص۹۵ پر لکھتے ہیں کہ مہدی کے دشمن علماء اہل اجتہاد ہوں گے۔ اس لئے کہ ان کے خلاف مذہب ائمہ حکم کرتے دیکھیں گے۔ اور امام ربانی مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات ج۲ مکتوب ۵۵ میں لکھتے ہیں: ''نزدیک هست که علماء ظواهر مجتهدات عیسیٰ علیه السلام را از کمال دقت وغموض ماخذ انکار نمائند ومخالف کتاب وسنت دانند'' آگے چل کر علماء کی نسبت فرماتے ہیں: ''ناقصے چند احادیث چند را یاد گرفته اند واحکام شریعت را دران منحصر ساخته. ماورا معلوم رانفی نمائنده و آنچه نزد ایشان ثابت نشد ومنتفی مے سازند چون آن کرمیکه درسنگے نهان است زمین و آسمان اوهمان است''

ذرا ناظرین ملاحظہ فرمائیں! اگر مندرجہ بالا عبارتیں خدا اور رسول کے احکام ہیں تو ان سے کیا بات نکلتی ہے۔ کیا مرزا قادیانی نے احیاء سنت واستحصال بدعت فرمایا ہے؟ انہوں نے تو سنت کا استحصال اور بدعت وشرک کا احیاء کیا ہے۔ انہوں نے اپنی تصویریں بنوائیں اور شائع کرائیں۔ اور یوں تصویر پرستی کو رواج دیا۔ انہوں نے عیسیٰ مسیح کو گالیاں دیں۔ حالانکہ خود ہی مسیح موعود ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو حج حرمین شریفین سے روکا اور بجائے اس کے قادیان کو دارالامان اور مطاف بنایا۔ انہوں نے اپنے کو بروزی (تناسخی) محمد بتایا۔ انہوں نے آیات قرآنی میں ترامیم کر کے خود کو ان کا مورد قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ یہ آیتیں آنحضرت ﷺ پر نہیں اتریں بلکہ

مجھ پر اور میری شان میں اتری ہیں۔ کیا احیاء سنت واماتت بدعت اسی کا نام ہے۔ پھر حدیث شریف میں جو۳۰ جھوٹے دجالوں کی پیشینگوئی ہو چکی ہے ان کی تعداد ابھی پوری نہیں ہوئی۔ مرزا قادیانی پہلے ہی کود پڑے اگر احادیث پر مرزا قادیانی کا ایمان ہے تو وہ خود دعوائے مسیحیت مہدویت میں جھوٹے ہیں۔ اسی سال ایک مسیح لندن میں اور دوسرا فرانس میں پیدا ہوا ہے کیا ثبوت ہے کہ وہ دونوں تو جھوٹے ہیں اور مرزا قادیانی سچے ہیں۔

۵ ...... مرزاجی الزام سے بری ہوگئے

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اب بھی اگر تمام مرزائی مجدد السنہ مشرقیہ کا منہ میٹھا نہ کریں اور اس کی جانب رجوع نہ لائیں تو حد درجہ احسان فراموشی اور حدیث رسول اللہ ﷺ ''من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ'' کی مخالفت ہوگی۔ مجدد نے پیشینگوئی کی تھی کہ اصل خیر ہے جان جوکھوں نہیں صرف آنے جانے کے پاپڑ بیلنے ہیں۔ چنانچہ وہی ہوا۔ اب مرزا قادیانی کے حواری نے جو دعویٰ مولوی کرم الدین وغیرہ پر گورداسپور میں دائر کر رکھا ہے وہ چند روز چلے گا۔ ایک آدھ پیشی ہولے تو مجدد پیشینگوئی کرے۔ ابھی سے پیشینگوئی کرنا شاید مرزا قادیانی پر ناگوار ہو۔

ہم نے ایک لمبا چوڑا ہاتھی کے کان سے سوا دو ہاتھ بڑا اشتہار دیکھا جس میں مرزا قادیانی کی بریت بڑی دھوم دھام سے لکھی ہے اور اس امر کو مخالفوں کے لئے نشان حق اور مسیح موعود کی حقیقت کی صداقت گردانا ہے۔ چو انبا شد درپنجہ شک یہ تو ہم لکھ ہی چکے تھے کہ کال کوٹھڑی نہیں۔ کالا پانی نہیں اور بالآخر صلیب نہیں جو مسیح کا تمغہ ہے اور جس سے مرزا قادیانی خوف کرتے ہیں صرف تھوڑی دیر کو خوف سے باؤ گولوں کا اٹھنا اور پیٹوں میں پانی کا ہو جانا ہے نہ بال بیکا ہوگا نہ روئیں کو آنچ تک لگے گی۔ حالانکہ لگنی چاہئے کیونکہ دوزخ کی آنچ مسیح کا کفارہ ہے۔ اگر الزام ثابت بھی ہو جاتا تو بڑی بڑائی سو دو سو روپیہ جرمانے سے زیادہ تھا۔ تعجب تو یہ ہے کہ مثیل المسیح میں اصلی مسیح کی نہ تو کوئی بین علامت پائی جائے نہ اس کو آسمانی ہائیکورٹ سے ویسا ہی کوئی تمغہ ملا جیسا اصلی مسیح کو ملا تھا۔ پھر بھی نشان حقیقت ظاہر ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی باپ اپنے عین صلبی بیٹے پر ایسا مہربان نہ تھا جیسا اب لے پالک پر ہے کہ وہ کسی امتحان میں پاس نہ اترے اور جھٹ سے ڈپلوما اور کھٹ سے ڈگری دے دے۔ یہ تو معاملہ ہی کیا تھا عدالتوں سے تو بڑے بڑے حاوی مجرم چھوٹ جاتے ہیں۔ اب ہر ایک خفیف الزام کا ملزم رہائی پا کر کان پھٹپھٹا کر دم جھڑ جھڑا کر کہہ سکتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور اس کے ماخوذ کرنے اور کرانے والے پولیس وغیرہ جہنمی

اور مردود ہیں۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ ایسی علامتیں جس قدر ظاہر ہوں گی یعنی مرزا قادیانی پر جس قدر کثرت سے مقدمات دائر ہوں گے۔ اسی قدر ان کی حقیقت کے نشانات ظاہر ہوں گے دودو اور چیڑی۔ اندھے کو کیا چاہئے دو آنکھیں۔

لیکن رہ رہ کر یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ حقیقت کا نشان تو اس وقت ظاہر ہوتا جبکہ مرزا قادیانی کو سزا ملتی اور جبھی وہ مثیل المسیح ہونے کے بھی مستحق ٹھہرتے۔ الزام سے بری ہو جانا تو مماثلت مسیح کا نشان نہیں اور اگر خدانخواستہ مرزا قادیانی کو کچھ بھی سزا مل جاتی تو یہ کہتے کہ حقیقت ظاہر ہوئی کیونکہ اصلی عیسیٰ مسیح مظلوم تھا تو مثیل عیسیٰ کیوں مظلوم نہ ہوتا۔ پس کچھ غم نہیں۔ الغرض یاروں کے دونو میٹھے ہیں۔ مرزائی بغلیں بجارہے ہیں۔ ملاء گا رہے ہیں اور عقلاء یہ کہہ رہے ہیں: ''لولا الحمقالخربت الدنیا'' مرزا قادیانی ملزم بنائے جائیں ان کے نام وارنٹ نکلیں۔ قادیان سے جہلم کھنچے چلے جائیں مگر اس میں ان کی کچھ ذلت نہیں۔ مخالفوں کا کچھ بھی کسر شان ہو تو آسمانی ذلت ہے اور لمبے چوڑے اشتہاروں میں شائع کی جائے کہ فلاں شخص عدالت میں یوں ذلیل ہوا اور فلاں دون ذلیل ہوا اور مرزائی مونچھوں پر تاؤ دیتے پھریں آسمانی باپ کے اجلاس میں یہی انصاف ہے۔

۶ ...... مرزا قادیانی کے مریدوں کی تعداد

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہم دیکھتے ہیں کہ چند روز سے الحکم میں بیعت کا کالم نہیں چھپتا۔ بظاہر اس کے دو سبب ہیں یا تو اب لوگوں کا مرزائی ہونا بالکل بند ہو گیا ہے۔ وہ واقف ہوتے جاتے ہیں کہ یہ اصلی سونا چاندی ہے یا ملمع اور گلٹ ہے؟ یا یہ سبب ہے کہ مرزا قادیانی ہمیشہ اپنے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ بتاتے ہیں اور الحکم میں اس کے شائع کرنے سے پردہ کھلتا ہے کیونکہ جس صورت میں اب ایک لاکھ ہیں تو روز افزوں ترقی کے دعوے کے موافق چند روز میں کئی لاکھ ہو جانے چاہئیں اور بیعت کے کالم میں کسی ہفتے میں دس کسی ہفتے پندرہ اور دو تین ہفتے چھوڑ دیئے جائیں تو ۲۵ یا ۳۰ تک کی تعداد درج ہوئی ہے اور یہ تعداد بھی طرح طرح کی چالوں سے فراہم کی جاتی ہے مثلاً ایک ایک نام کئی کئی دفعہ دوہرا دیا یا مثلاً کسی شخص نے خط لکھا مرزا قادیانی نے فوراً اس کا نام بیعت کے کالم میں ٹانک دیا۔ بھلا یہ کاغذی ناؤ جھوٹ کے طوفان میں کب تک چل سکتی ہے؟ ایسی ہی باتیں اصلی حالت کا بخیہ کھول دیتی ہیں۔ یعنی دنیا کہہ سکتی ہے کہ دعویٰ تو لاکھوں مریدوں کا ہے اور الحکم کے سالانہ فائل کو ٹٹولا جائے تو تھیں تھیں۔ اس لئے الحکم میں بیعت کے چھپنے کا ڈربا ہی پھونک دیا گیا۔

۷ ...... حدیث رسول اللہ ﷺ کا انکار مگر مطلب کے وقت اقرار

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ جو حدیثیں قرآن کے موافق ہیں انہیں ہم مانتے ہیں اور جو مخالفت ہیں انہیں نہیں مانتے۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن میں عیسیٰ اور مہدی کے آنے کا ذکر کہاں ہے؟ عیسیٰ مسیح تو دنیا میں اپنی موت سے مرا اور گلیل علاقہ کشمیر میں ان کا مزار عالیشان قادیان کے منارے سے بھی کئی بانس اونچا موجود ہے اور لازاف نیچر کے موافق جو مر گیا وہ پھر نہیں آسکتا۔ عیسیٰ اور مہدی کے آنے کا ذکر صرف حدیث میں ہے اور مرزا قادیانی مہدی بھی ہیں اور عیسیٰ بھی اور ''لامهدی الاعیسیٰ'' پر بھی ان کا ایمان ہے اور عیسیٰ مسیح کا دنیا میں آکر صلیب کے ٹکڑے اور خنازیر کا قتل عام کرنا بھی حدیث ہی میں ہے۔ قرآن میں نہیں اور مرزا قادیانی نے اس حدیث کو اپنا تمغہ بنا کر چند روز الحکم کی پیشانی پر بھی ثبت رکھا۔ جب مجدد السنہ مشرقیہ نے استفسار کیا کہ صلیب سے کیا مراد ہے اور خنازیر سے کس مذہب والے یا کس نبی کی امت مراد ہے تو وہ حدیث چھیل ڈالی گئی اور اپنا تمغہ اپنے ہاتھوں کھو دیا۔ خوف ہوا کہ دھرا جاؤں گا کیونکہ صلیب کا تعلق نصاریٰ سے ہے اور خنازیر بھی انہیں کو سمجھے تو اب کیا منہ لیکر عیسیٰ اور مہدی بنتے ہیں۔ یہ بھی وہی بات ہے کہ جس ہانڈی کھائیں اسی ہانڈی چھید کریں۔ مطلب کے وقت تو حدیث کی سند اور جب مطلب نہ نکلے تو نہ صرف حدیث بلکہ قرآن بھی مسترد۔ یا ایسی بھونڈی تاویل کہ چرخا کاتنے والی بڑھیا بھی اس کو الجھے ہوئے سوت کے دھاگے کی طرح توڑ کر پھینک دے۔ پھر قرآن کی تو تاویل کرتے ہیں مگر خلاف مطلب حدیثوں کی تاویل کرنی نہیں آتی۔ اس کی وجہ اپنے حمقاء کو تھامنا ہے کہ قرآن کو کھلم کھلا مسترد کر دیں تو کوئی پاس بھی نہ پھٹکے اور حدیث کا منکر ایک دوسرا نیچری فرقہ بھی موجود ہے۔ جس سے مرزائی مذہب تراشا گیا ہے اور آج کل تو حدیث رسول اللہ بے کس بے بس ہے۔ اس پر سب کے دانت تیز ہوتے ہیں مگر اب مرزا قادیانی تو نیچری بھی نہ رہے کیونکہ جن حدیثوں کا ماحصل قرآن نہیں ہے۔ ان کو مانتے ہیں پھر بے ٹو یہیں سے الغرض اللہ سلامت رکھے۔ مرزا قادیانی عجیب معجون مرکب ہیں۔

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میرے صحبت نہیں رہی

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء یکم فروری کے شمارہ نمبر ۵ر کے مضامین

۱......	جہلم کا مقدمہ اور مرزائیوں کی چہ میگوئیاں۔
۲......	جدید الہامات۔
۳......	غیب دانی۔
۴......	وہی دس ہزار روپیہ والا قصیدہ۔
۵......	مرزا قادیانی کا رقیب۔
۶......	اثبات عقائد پر دلائل۔
	یہ تمام مضامین ایڈیٹر رسالہ مولانا شوکت اللہ کے رشحات قلم سے ہیں۔ اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں۔

۱ ...... جہلم کا مقدمہ اور مرزائیوں کی چہ میگوئیاں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ باپ کو چھوٹی اولاد کے ساتھ زیادہ محبت ہوتی ہے اور نیچر کا بھی یہی قانون ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتو چھوٹے چھوٹے شیر خوار بچوں کی پرورش کیوں کر ہو۔ دیکھو چھوٹے بچوں کو مرغی اپنے پروں میں لے کر بیٹھتی ہے اور جب دانے نظر پڑتے ہیں تو خود نہیں کھاتی بلکہ چونچ میں لیکر کٹ کٹ کرتی اور بچوں کو بلا کر ان کے آگے ڈال دیتی ہے کہ یوں کھاؤ اور اگر بڑے بچے اس کے آگے سے دانہ اٹھائیں تو پر پھلا کر ان کے ٹھونگیں مارتی ہے گویا وہ سوکن کے پوت ہیں۔ لیکن آسمانی باپ نیچر کا یہ قاعدہ اپنے لے پالک کے ساتھ برتنا نہیں چاہتا۔ قرب قیامت ہے نا۔ بلکہ الٹا فریب دیتا ہے۔ لے پالک سے کہہ دیا کہ مزے سے دندناتا رہ تیرا بال تک بیکا نہ ہوگا۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ سولی کھڑی ہے۔ اس پر چڑھ جا اور صحیح سالم اتر آ۔

لے پالک پر جہلم میں مقدمہ دائر ہوا۔ کسی بے ضابطگی کی وجہ سے پہلی ہی پیشی میں خارج ہوگیا۔ پھر کیا تھا آسمانی باپ کے پوتوں نے آسمان سر پر اٹھالیا۔ لمبے چوڑے اشتہارات نامۂ اعمال سے بھی بڑے شائع ہونے لگے۔ ڈھول دمامے نوبت نقارے دن دن بجنے لگے کہ آسمانی نشانی ظاہر ہوا۔ پیشینگوئی پوری ہوئی۔ آسمانی باپ کا الہام ٹھیکم ٹھیک، لمذ ھیک بن کر نظر

آیا۔ یہ خبر نہیں کہ آسمانی باپ نے جھانسا دیا تھا اور اپنے لے پالک کی گردن تڑوانی چاہی تھی۔ بھولے بھالے ننھے منے۔ ساٹھے پاٹھے لے پالک کو کیا معلوم تھا کہ خرانٹ باپ ٹھلی کر رہا ہے اور اندر ہی اندر لے پالک کی راہ میں کانٹے بو رہا ہے اور فی الحقیقت کھوسٹ باپ بڑا ہی مردود منافق ہے کہ ظاہر کچھ اور باطن کچھ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مقدمے کے دائر کرنے میں جو بے ضابطگی ہوئی تھی اس کی اصلاح کی گئی اور نامہ نگار نے لکھا کہ مقدمہ از سر نو دائر ہوگا۔ غالباً ہو گیا ہوگا۔ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اس معاملے میں مرزائیوں نے حسب ذیل چہ میگوئیاں کیں۔

ایک! ارے میاں یہ کیا ہوا۔ دوسرا! ابھی کچھ بھی تو نہیں برے کی ایسی کی تیسی کی دیسی اور بدخواہوں کی یوں کی دوں ہوگئی۔ تیسرا! کیا حضرت اقدس کی پیشینگوئی غلط ہو جائے گی۔ چوتھا! (داڑھی پر ہاتھ پھیر کر) بھلا کوئی پیشینگوئی اب تک غلط ہوئی بھی ہے جو یہ غلط ہوگی۔ ڈیڑھ سو پیشینگوئیاں بال باندھی پوری ہوئیں۔ منکروں کی تو مہے کی پھوٹ گئی ہے ان کو سوجھے کیا۔ مقدمہ نمبر سابق پر آ گیا ہے تو کیا ہوا۔ خدا نے چاہا تو دوہری فتح ہوگی۔ اور دیکھنا مخالفوں کی لبس نانی ہی تو مر جائے گی۔ کیا آپ کو اب تک پورا ایمان نہیں۔ کیا آپ اب بھی نہیں سمجھے کہ حضرت اقدس کون ہیں اور ان کی کیا شان ہے۔ وہ مثیل المسیح ہیں۔ عیسیٰ مسیح پر یہودیوں نے کیا کیا ستم نہیں ڈھائے۔ حضرت اقدس پر تو ان کا تہائی اور چوتھائی دسواں، پچاسواں بلکہ سواں حصہ بھی اب تک نہیں ہوا۔ یہ انبیاء کی سنت ہے اور سب سے زیادہ عیسیٰ مسیح کی سنت۔ وہ آسمانی باپ کا صلبی بیٹا ہے تو حضرت اقدس لے پالک۔ پس یہودیوں کے ہاتھوں جو کچھ ہو کم ہے۔ پانچواں! بھئی اصل بات یہ ہے کہ جلدی کی گئی۔ ابھی فتح کا اشتہار نہ کرنا چاہئے تھا جب مقدمہ صرف بے ضابطگی میں خارج ہوا ہے تو ایک بے وقوف سے بے وقوف بھی سمجھ سکتا ہے کہ بے ضابطگی کی اصلاح ہوگی اور مخالفین جو حضرت اقدس کے خون کے پیاسے ہیں کیوں درگزر کرنے لگے۔ کیا کہوں حضرت اقدس کے مشیر ہی کچھ ایسے ہیں کہ انجام پر نظر نہیں ڈالتے۔ میں نے جب ہی کہا تھا کہ ابھی اچھلنا کودنا نہ چاہئے۔ تیل دیکھئے تیل کی دھار دیکھئے۔ اور جلدی ہی کیا تھی؟ چاند چڑھتا ساری دنیا دیکھتی۔

چھٹا! کیا آسمانی نشان جس کے ظہور کی پیشینگوئی کی گئی تھی اور جس کا الہام ہو چکا تھا وہ ظاہر نہ کی جاتی۔ حضرت اقدس تو مامور من اللہ ہیں۔ اپنی جانب سے کچھ بھی نہیں کہتے۔ ان کی شان تو ما ینطق عن الھویٰ ہے اور مامور کا یہ کام نہیں کہ حق کو چھپائے اور امانت میں خیانت کرے۔ ساتواں! یہ ہماری تمہاری گھر کی بات ہے۔ دوسرا بھی مانے۔ یہودی عیسیٰ مسیح کو مامور من اللہ مانتے تو ظلم ہی کیوں کرتے۔ اب تو دنیا میں الحاد پھیل رہا ہے۔ فلسفہ کی تعلیم نے ستم ڈھا رکھا

ہے۔ مامور من اللہ اور نبی رسول کی قدر کسی زمانے میں تھی مگر اب نہیں۔ ساری خرابیاں بدبخت جدید فلسفے کی ہیں۔ کسی زمانہ میں پیشینگوئیاں اور الہامات مانے جاتے تھے مگر اب نہیں۔ ورنہ نبی ہی میں فرق ہی کیا ہے۔ آٹھواں! یہ نہ کہو۔ معجزات کو اب بھی لوگ مانتے ہیں مگر صرف پرانے گزشتہ اور مردہ انبیاء کے معجزات کو نیا نبی آنکھوں کے سامنے آسمان سے سیڑھی لگا کر بھی اترے تو کوئی نہیں مانتا۔

دیکھو ہمارے دارالامان کا منارۃ المسیح کیا مسیح موعود کے اترنے کی سیڑھی نہیں مگر اس کو مومنین ہی نے مانا۔ منکرین یہودسیرت کیوں ماننے لگے۔ عیسیٰ مسیح مر گیا۔ گل گیا۔ گلیل میں اس کی قبر موجود مگر مسلمان جو نجس عیسائیوں سے بھی گئے گزرے۔ اس کو ۱۹سو برس سے آسمان پر زندہ سمجھتے ہیں۔ ذرا خیال تو کرو کہ مردہ مسیح تو اب تک معجزات دکھائے اور ہمارے حیّ اور قائم مسیح موعود کے معجزات جو آنکھوں کے سامنے ہیں۔ وہ چھتر پر رکھ دیئے جائیں۔ ڈیڑھ سو پیشین گوئیاں جو دن دہاڑے پوری ہوئیں اور سینکڑوں آسمانی نشان جو یکے بعد دیگرے ظاہر ہوئے۔ ان کو کوئی نہ مانے۔ گزشتہ انبیاء میں کونسا سرخاب کا پر تھا جو حضرت اقدس میں نہیں۔ کیا وہ انسان نہ تھے۔ فرشتوں میں سے منتخب ہو کر آسمان سے اترے تھے۔ وہ بھی انسان تھے اور حضرت اقدس بھی انسان ہیں۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ پیغمبر عرب کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ اسلام کا برباد کرنے والا اور خدائے قدیر کی قدرت کا سلب کرنے والا اور اس کو ہر طرح عاجز بنانے والا ہے۔ قرآن میں کہیں ایک حرف بھی ایسا نہیں جس سے قیامت تک انبیاء کی آمد کا سلسلہ منقطع سمجھا جائے۔ لفظ خاتم النبیین کے سمجھنے میں تمام علماء اور مفسرین بلکہ خود صحابہ نے غلطی کھائی۔ خاتم کے معنے مہر کے ہیں اور مہر ہر شخص کا نشان اور علامت ہوتی ہے۔ پس یہ مطلب ہوا کہ پیغمبر عرب انبیاء کا نشان ہے۔ یعنی دوسرے انبیاء کی طرح محمد بھی ایک نبی ہے۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ اب قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔

دیکھو دنیا میں کیسے کیسے اولوالعزم نبی گزرے جن کی تصدیق خود پیغمبر عرب نے بلکہ قرآن نے کی ان میں سے کوئی قاطع سلسلہ انبیاء نہ ہوا صرف پیغمبر عرب ہوا۔ بھلا اس خصوصیت وترجیح کی آخر کوئی وجہ بھی۔ اب رہی ''حدیث لا نبی بعدی'' یہ یاروں کی نری گھڑت ہے۔

پیغمبر عرب ایسا خلاف قیاس اور خلاف نیچر دعویٰ نہ کر سکتا تھا جو قرآن کے خلاف ہو۔ ہمارے مسیح موعود اور امام الزمان نے حکم دیا ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہو اسے پتھروں سے مارو۔ نواں! آپ نے یہ قصہ جھگڑا پرانا دکھڑا کیوں چھیڑ دیا۔ ایسی ہی باتوں نے تو مسلمانوں کو

برہم کیا اور حضرت اقدس کا ان کو دشمن بنایا۔ گفتگو اس امر میں تھی کہ گو حضرت اقدس پر الہام ہو چکا تھا کہ آسمانی نشان ظاہر ہوگا مگر اس کے ظاہر کرنے میں ایسی جلدی کیوں کی گئی۔ وہ تو خود ہی ظاہر ہو جاتا اور الہام ضرور پورا ہوتا اور جب کہ ہماری طرف سے مخالفوں پر گورداسپور میں مقدمہ دائر ہے تو صاف ظاہر ہے کہ نیچے بیٹھنے والے نہ تھے۔ ہر شخص اپنے کو حریف کے پنجوں سے بچاتا اور اس کو ضرر پہنچانا چاہتا ہے۔ ممکن نہیں کہ ہم تو دشمن پر حملہ کریں اور وہ ہتھیار ڈال خاموش بیٹھا رہے اور ترکی بترکی جواب نہ دے پس کم از کم ہم کو اپنے مقدمہ مرجوعہ گورداسپور کا انتظار کرنا چاہئے تھا۔ خدائے تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی پر خلاف عقل اور مضر الہام نہیں ہوتا۔ یہ جلد بازی حضرت اقدس کی جانب سے نہیں ہوئی بلکہ ہمارے بھائیوں کی جانب سے ہوئی ہے۔ راوی! میں یہ چہ میگوئیاں چپکا چپکا ایک گوشے میں بیٹھا سنتا رہا۔ بے تحاشا ہنسی آتی تھی مگر ضبط کرتا تھا۔ یہ خبر کسی کو بھی نہیں کہ آسمانی باپ کی ناک ابھی تک اپنے لے پالک سے سیدھی نہیں ہوئی۔ وہ ضرور غضب ناک ہے۔ اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ لے پالک میں اوچھا پن اور کم ظرفی پیدا ہوگئی ہے۔ وہ ذرا سی بات میں اچھل پڑتا ہے۔ جامہ سے باہر ہو جاتا ہے۔ آسمانی باپ نے نشان کے ظاہر ہونے کا الہام ضرور کیا تھا مگر وہ نشان یہ نہ تھا جس کو لے پالک نشان سمجھا وہ تو چند روز میں مقدمات کے انفصال پر ظاہر ہوگا اور یوں تو قادیان میں اگر کوئی گوز بھی مارتا ہے تو اس کو آسمانی نشانی اور فتح کا نقارہ بتایا جاتا ہے اگر یہ جلد بازی نہ ہو تو پیٹ پھول جائے۔ اور کھایا پیا نہ پچے۔ پہلی پیشی میں مقدمہ کے خارج ہونے کے شادیانے تو بجائے گئے مگر جب مقدمہ پھر نمبر سابق پر دائر ہو گیا تو اس کا ذکر غائب غلہ۔ ایسی ہی باتوں سے جن میں اصلی واقعات چھپائے جاتے ہیں۔ آسمانی باپ ناراض ہو کر ڈانٹ بتاتا ہے کہ تفاول پر تو پھر پھر ہوتے ہیں اور تشاءم اور تطیر پر گویا نانی مرجاتی ہے یہ سبک سری آسمانی باپ پر بھاری ہو کر لے پالک کو نظروں سے گرا دیتی ہے۔

مرزا نے جب دیکھا کہ میری مخالفت رکی نہیں تو لوگوں پر مقدمات دائر کرو۔ ان پر جرمانے کراؤ۔ ان کو جیل خانے بھجواؤ یوں مسلمان دنیا میر الوہامان جائے گی اور مخالفوں کا سد باب ہو جائے گا۔ پھر تو مطلع صاف ہے۔ ہمیں ہم ہیں۔ مسلمانوں کو دھڑا دھڑ مرزائی بناؤ الحاد پھیلاؤ۔ نذرانے اور دکھشنے لو۔ دولت جمع کرو۔ جائیدادیں خریدو۔ مستاتوں کے لئے جڑاؤ زیور بنواؤ ۔

جو خانہ ہستی میں ہے میرے ہی لئے ہے
جو ذائقہ مستی میں ہے میرے ہی لئے ہے

مگر یہ چال الٹی پڑی اور یہ حکمت عملی نہایت مضر اور خراب ثابت ہوئی۔ آسمانی باپ

سے نے یہ نہ سوجھائی کہ اے ناخلف لے پالک تو نے تمام مذاہب کے کبراء اور مقتدراء اور پیشواؤں اور تمام علماء اور مشائخ کی تذلیل وتوہین میں کون سی بات اٹھا رکھی ہے کہ تیرے واسطے کوئی اٹھا رکھے۔ ایک ایک مقدمے کا جواب ہر مقام پر سو سو مقدمات ہوسکتے ہیں۔ لے پالک اور اس کے حواری کہاں کہاں مارے پھریں گے اور کس کس مقام پر ٹانگ الجھائیں گے۔ جب مہدویت ومسیحیت کا جبہ چاک چاک ہوگا اور حلۃ الانبیاء کے چیتھڑے اڑیں گے اس میں بھبا تے پڑیں گے۔ جھنجرے لگیں گے تو کہاں کہاں رفو ہوگا۔

ہمارے علماء اور مشائخ کو کیا کیا ذلیل کیا گیا مگر انہوں نے صبر کیا اور عدالت سے تدارک نہیں چاہا۔ صرف تحریری جواب دیئے۔ یہ صاف مرزا اور مرزائیوں کے عاجز ہوجانے کا ثبوت ہے کہ جب ہر طرح سے ہارے تو اٹھا اٹھا کر پتھر مارے۔ ہم کو خوف ہے کہ مقدمات کا چار طرف سلسلہ شروع ہوگیا تو انجام بہت خراب ہوگا۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ طرفین سے عدالتوں میں باز دعوے دیئے جائیں اور مصالحت کی جائے۔ ہم یہ اس لئے کہتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی نے ایک بھی شکست کھائی تو ہوا اکھڑ جائے گی اور رنگ روپ بگڑ جائے گا۔ مرزائی ایک ایک کر کے پھر ہوجائیں گے اور خالی ٹاپا ہی ٹاپا ہوجائے گا۔

۲ ...... جدید الہامات

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

چند روز تو مجدد والسنہ مشرقیہ کی چتھاڑ کی وجہ سے الہامات کا یوں قبض رہا جیسے کسی افیمی اور چانڈو باز کو رہتا ہے مگر دفعتہً پھر بم پھوٹی اور کھنکنا کر الہامات کا بسط ہوگیا۔ سردی کی موسم میں جب لے پالک کے خیر مقدم یا لینڈوری میں چار طرف سے طاعون دوڑتا ہے جو مسیح موعود کی بڑی بھاری علامت ہے تو الہامات کیوں نہ دوڑیں۔

نبی کے ساتھ کتاب یا صحیفہ کا ہونا ضروری ہے جو انسان کے دینی ودنیوی پولیٹیکل اور سوشل اور تمدنی امور کی اصلاح کرے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ مرزا قادیانی کے الہامات میں کیا ہوتا ہے۔ اپنی بھٹی اور خودستائی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ میں خدا کا بمنزلہ ولد ہوں۔ میں خدا سے ہوں اور خدا مجھ سے۔ میں سچا ہوں اور ضرور سچا ہوں اور بیج کھیت سچا ہوں۔ میرے مخالفین مردود اور جہنمی ہیں۔ آسمانی باپ بڑی محبت بھرا اس سے میری طرف دوڑتا ہے جب میں عرش کے فرش پر گھٹنوں چلتا ہوں۔ میں تلوار وغیرہ سے قتل نہ ہوں گا۔ (ہاں کوئی سنکھیا یا دھتورا دے دے تو اس کی خبر نہیں۔) کوئی پوچھے آپ کا جانی دشمن کون ہے اور کوئی ہو بھی تو دوسرے فرقے اور مذہب کا دشمن

ہے مگر پرامن عہد سلطنت کے خوف سے سب مجبور ہیں ورنہ ہمیشہ ویسے ہی قتل عمد ہوا کرتے جیسے سکھا شاہی اور مرہٹہ گردی وغیرہ میں ہوا کرتے تھے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی اسلام جیسے عالی شان اور محیط مذہب کی حقیقت ہی سے ناواقف ہیں۔ اگر کتب فقہ کنز ہدایہ وغیرہ کی کوئی جزئی دینیات ومعاملات کے بارے میں ہو مرزا قادیانی اور تمام مدعیان علم وتہذیب (مرزائیوں) کے سامنے پیش کی جائے تو اس کے افہام وتفہیم سے سب کی عقل گھن چکر ہو جائے گی۔ حالانکہ ان کتابوں کو اسلامی مجموعی قوانین (قرآن وحدیث) سے وہی نسبت ہے جو قطرے کو دریا سے اور ذرے کو صحرا سے۔ ہم نے کنز اور ہدایہ کا ذکر کیا ہے اصول فقہ کی بسیط کتابیں مسلم الثبوت عضدی اور بزدوی کی تو مرزا اور مرزائیوں نے شکل بھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر جب تم یہ کتابیں جن کا بیشتر ماخذ قرآن وحدیث ہے۔ نہیں سمجھ سکتے تو قرآن وحدیث کو کیا سمجھو گے۔ ہاں اتنا سمجھ سکتے ہو کہ احمد جو قرآن مجید کی آیت میں وارد ہوا ہے تو اس سے مراد غلام احمد ہے اور الحمد سے چونکہ لفظ احمد مشتق ہے۔ لہٰذا سورہ الحمد غلام احمد کی شان میں اتری ہے۔ یہ ایسی حماقتیں ہیں کہ ادنیٰ عقل والا بھی ان پر ہنستے ہنستے امیرن بن جائے گا مگر واہ رے عقل کل مرزائیو کہ تم ان حماقتوں کو نہیں سمجھتے۔ ضرور سمجھتے ہو مگر بات یہ ہے کہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں مزے ہیں گھر رہے ہیں۔ زعفرانی اور سقنقوری حلوے ہیں۔ ہوا پرستیاں ہیں اور چکھوتیاں ہیں مگر کب تک۔

اے شمع ایک چور ہے بادی نسیم صبح
مارے گی کوئی دم میں ترے تاج زر پہ ہاتھ

اسلام وہ عالی شان مجموعہ تہذیب خدائی مذہب ہے کہ بڑے بڑے بت پرست آتش پرست ہوا پرست لوگ اپنے آبائی مذاہب کو چھوڑ کر اس میں شامل ہوئے اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ یورپین لوگ کیسے کائیاں فلسفی مزاج اور سائنس وفلسفہ کے کتنے تعلیم یافتہ ہیں مگر وہ بھی آبائی صلیب پرستی اور تثلیث پرستی چھوڑ کر اسلامی توحید ورسالت پر ایمان لا رہے ہیں۔ اب مرزا جی بتائیں کہ ان کے نئے دین میں کتنے ہندو، سکھ، آریا، یہودی، عیسائی، پارسی، بودھ شامل ہوئے ایک بھی نہیں۔ کیا رسول اور نبی ایسے ہی ہوتے ہیں؟

اسلام تمام دنیا کے واسطے ہے اور اس کے اخلاقی اصول سے کوئی انصاف منش مذہب انکار نہیں کرسکتا۔ اب بتاؤ مرزا قادیانی نے کونسا نیا اصول ایجاد کیا جس کو کوئی مذہب والا مان سکے۔ آپ اسلام کی اصلاح کے لئے اٹھے ہین۔ سبحان اللہ ایسے ہی لوگ مصلح ہوتے ہیں کہ جس کامل

اور اکمل مذہب کی اصلاح کرنے چلے ہیں خود اس کے اصول نہیں سمجھ سکتے اور سمجھتے ہیں تو صرف اتنا کہ قرآن میں فلاں فلاں آیت میری شان میں اور مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ تھوڑی سی سمجھ کا آدمی ان حماقتوں کو سن کر غصے میں بھر جاتا ہے اور جب کچھ بس نہیں چلتا تو مجبور ہو کر یہ چاہتا ہے کہ سر پیٹ ڈالے۔

قرآن کی آیتیں میرے حق میں اس لئے ہیں کہ میں بروزی محمد ہوں۔ مگر محمد ﷺ کی حدیث سے انکار۔ کیا اچھا بروز ہے؟ یہ تو شیطانی ابراز ہے۔ ہنود کو گالیاں دیں اور انہیں سے بروز (تناسخ) لیا۔ یہ نئے اسلامی نبی اور رسول ہیں۔

۳ …… غیب دانی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

پیشینگوئی کرنے والا یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں غیب دان ہوں یا دوسرے الفاظ میں یہ کہتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ چونکہ یہ صفت خاص خدائے تعالیٰ کی ہے لہٰذا کسی نبی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ نے بڑی زجر و توبیخ کے ساتھ ممانعت فرمائی۔ آپ ﷺ نے صاف فرمایا کہ میں نہیں جانتا قیامت میں میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ یہ کام نجومیوں، رمالوں، سادھو، بچوں کا ہے جو اس حیلے سے روٹی کماتے ہیں۔ اب ہم پوچھتے ہیں کیا مرزا قادیانی ایسے چلتے پرزوں سے کم ہیں۔ کم کیا معنے چند بالشت بڑھے ہوئے ہیں۔ اتنا فرق ہے کہ نجومیوں اور رمالوں کی انکل کا تیر تو کبھی لگ بھی جاتا ہے مگر مرزا قادیانی کے تمام تر تکے ہوائی رہے۔ نشانے پر ایک بھی نہ لگا مگر دہیں دھونکڑی بھی۔ ہے کہ تمام پیشینگوئیاں پوری ہوئیں۔ ایک جھول میں دعویٰ تو تھا نر کا مگر نکلی مادی اس کی یہ تاویل گھڑی کہ میں نے یہ کہاں کہا تھا کہ اس گابھ میں کنوتیاں بدلتا، ٹاپیں مارتا، راتب مانگتا، آٹھوں گانٹھ کمیت برآمد ہوگا۔

آسمانی باپ نے کچھ تیغہ نہیں کر دیا کہ نر اسی جھول میں ہو دوسری میں نہ ہو۔ یہ خاصہ تو صرف آسمانی باپ کا ہے کہ ایک ہی جھول نکال کر عنین ہوگیا اور مجبور ہو کر مجھے لے پالک بنالیا۔ مگر میرے دم خم ایسے نہیں کہ بس ایک جھول میں پر پرزے گر جائیں۔ دیکھ لو میں نے دوسرے جھول میں کیسا ڈینگر اسال کا سا پورا نکلوایا۔ آسمانی منکوحہ والی پیشینگوئی تو ایسی پوری ہوئی کہ باید و شاید۔ اندھوں کو نظر نہیں آئی۔ قاضی فلک نے نکاح پڑھا۔ زہرہ اور مشتری نے سہرہ گایا۔ فرشتوں میں مبارک سلامت ہوئی۔ بس وہ تیرے نکاح میں آگئی۔ کسی کو دکھائی نہ دے تو اس میں میرا کیا قصور؟ اس کے جتنے انڈے بچے ہوئے اور ہوں گے وہ سب میرے ہیں۔ اور

میرے ہی کہلائیں گے۔ میں منہ میں گٹکا لے کر اور آنکھوں سے الوپ انجن ہوکر ہر شب وہاں وارد ہو جاتا ہوں۔ میں سب کو دیکھتا ہوں مجھے کوئی نہیں دیکھتا۔ اور خود منکوحہ کو بھی معلوم نہیں ہوتا۔ مجھے یہ لٹکا روح القدس سے ملا ہے۔

اگر کسی میں قوت قدسیہ ہے تو روح القدس کے فیضان کی کیفیت (نعوذ باللہ) بی بی مریم سے پوچھ لے اور تصدیق کر لے۔ میری پیشینگوئی کا مطلب یہ تھا کہ نکاح آسمان میں ہوگا۔ زمین پر اس کا ظہور نہ ہوگا دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔

۴ ...... وہی دس ہزار روپیہ والا قصیدہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہم بارہا لکھ چکے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ کسی کلام میں جب تک مجدد السنہ شرقیہ شوکت اللہ کی اصلاح نہ ہو اور تصدیق کے لئے اس پر دستخط نہ ہو جائیں ٹکسال باہر ہے اور پبلک میں ہرگز مقبول نہیں ہو سکتا۔ پس جو لوگ کانا اور لے دوڑی کو زیر نظر رکھتے ہیں بڑی غلطی کرتے ہیں۔ اردو، عربی، فارسی میں کیسے ہی پایہ کا کلام ہو مگر یاد رکھو کہ وہ مجدد کی اصلاح کا محتاج ہوگا۔ لیجئے

فجاؤ بذئب بعد جهد اذابهم
ونعنی ثناء الله منه وتظهر

خوب گداختن اور اذابہ گداز انیدن یعنی دوسرے سے گلوانا مگر جہد کی یہ صفت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ یہ معنے ہوئے کہ بڑی کوشش کے بعد جس نے ان کو گلوا دیا ایک بھیڑیا لائے اور دوسرے مصرعے میں عنی یا نعنی کا صلہ بہ آتا ہے نہ کہ من صلہ کے حروف جارہ کی تمیز نہیں۔'' وقال استروا امری وانی اردهم • اخاف علیهم ان یفروا ویدبروا ''ستار باب افعال سے نہیں آتا بلکہ استتار آتا ہے اور مستر بھی کسی امر یا بھید کے چھپانے کو نہیں کہتے بلکہ پردے اور پوشش اور پردے میں چلے جانے اور لباس کو کہتے ہیں۔ امر یا راز کے چھپانے کو اخفاء کہتے ہیں۔ پس مصرعہ اولیٰ یوں بنا لیجئے

وقال اخفوا امری وانی اردهم

یا یوں کہو

وقال اخفؤ سری وانی اردوهم

اور مصرعہ ثانیہ میں یدبر وغلط ہے اگر پشت دیئے جانے یعنی بھاگنے کے معنے ہیں تو ادبار مصدر لازم نہیں بلکہ متعدی ہے اور اگر باب افعال سے صیغۂ مجہول ہے تو یہ معنے ہوئے کہ

پشت دیئے جائیں جو بالکل مہمل ہے۔ بھاگنے اور پیٹھ دیئے جانے کے لئے استدبار آتا ہے نہ کہ ادبار۔

رؤ ابـرج بهـتـان تشـادو تـعـمـرُ
فـقـالـو الـحـاک الله کیف تـزور

برج بہتان ماشاء اللہ خیر تال نئی گل ہے۔ زبان عرب میں برج بہتان کس نے باندھا اور تعمیر کیا ہے؟ شاید مرزا قادیانی اسے اپنا برج منارہ سمجھے ہیں۔ کسی شاعر عرب کی سند پیش کیجئے۔

فـصـار وبـمـدّ لـلـرمـاح درية
و يـعـلـمـهـا احـمـد عـلى المدبر

رمح نیزے کو کہتے ہیں اور زیادہ مناسب سہم یعنی تیر ہے پس رماح کی جگہ سہام چاہئے یعنی۔

فـصـارو ابـمـدّ لـلـسـهـام درية
وان لـسـان الـمـرء مـالـم يكن لـه
اصـلـة عـلـى عـورانـه هـو مشعر

اصاۃ بمعنے عقل بڑا بھاری اجنبی چینی مغلی محاورہ چین سے ڈھونڈ کر لائے۔ سلیس اور صاف لفظ (صواب) کیوں بھرتی نہ کر دیا یعنی۔

صـواب عـلـى عـورانـه وهـو مشعر

آپ کو تو زحاف کا دور کرنا بھی نہیں آتا۔ (باقی آئندہ)

۵ ...... مرزا قادیانی کا رقیب

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

سید سکندر شاہ پشاوری جو غسل آتشین کرنے میں مشہور ہیں۔ ڈنکے کی چوٹ للکارتے ہیں کہ مرزا قادیانی آئیں اور مجھے دریائے آتش کی مچھلی بنتے ہوئے دیکھیں اور میرے ساتھ آگ پر چلیں ورنہ دعوے مسیحیت سے باز آجائیں کیونکہ انبیاء کو خدائے تعالیٰ ایسی فوق العادت قوت عطاء کر دیتا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم خلیل پر آگ سرد ہوگئی۔ اگر مرزا قادیانی سچے مسیح موعود ہیں تو ان پر بھی آگ سرد ہو جائے گی ورنہ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ سے باز آئیں اور میرے ہاتھ پر بیعت کریں۔

بات تو ٹھیک ہے اب دونوں کی خوب مل کر بجے گی مگر آسمانی باپ نے جب پہلو تے

کی طرح لے پالک کو دوسرے بیٹوں کے گناہوں کے کفارہ میں نہ صلیب پر کھینچا نہ جہنم میں جھونکا تو اس کو آگ میں کیوں جھونکنے لگا لوگوں کا کیا بگڑا۔ ایک بڑہانک دی کہ لے پالک آگ سے کھیلے۔ وہ تو معصوم ہے، شیر خوار ہے، نادان ہے، بے عقل ہے، ضرور آگ میں گھٹنیوں چلنے لگے گا جل کر سلفہ ہو گیا تو کسی کا کیا بگڑے گا جس طرح آسمانی باپ پہلوٹے صلبی بیٹے کو رو بیٹھا کیا اسی طرح لے پالک کو بھی رو بیٹھے۔ واہ جی واہ۔ اچھی کہی۔ یہ لوگ کسی طرح یہودیوں سے کم نہیں کیونکہ لے پالک کی جان کے خواہاں ہیں۔ آسمانی باپ ایسے جھانسوں کو خوب سمجھتا ہے پس وہ ہرگز اجازت نہ دے گا۔

۶ ...... اثبات عقائد پر دلائل

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کے ایک نئے مرید متواتر اشتہارات دے رہے ہیں کہ تمام مسلمان ان کے مرشد اور امام الزمان اور مسیح موعود کے خروج اور بعثت کو جانچیں اور اچھی طرح پرکھیں اور پھر ان پر ایمان لائیں۔ حال میں ایک اشتہار بدیں مضمون شائع کیا ہے کہ: ''اگر کوئی صاحب کسی آیت قطعیۃ الدلالۃ یا کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے حضرت عیسیٰ کا جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر آئندہ کے لئے زندہ آسمان سے اترنا ثابت کردیں تو میں پچیس روپے کی جیبی گھڑی نذر کروں گا اور مرزا قادیانی کی بیعت سے دستکش ہو جاؤں گا۔''

بفرض محال کوئی یہ باتیں ثابت نہ کر سکے تو مرزا قادیانی کے پاس مسیح موعود ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اس سے یہ کیونکر ثابت ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی مسیح موعود ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی اپنا مسیح موعود اور بروزی نبی اور رسول ہونا منتخب علماء اور مشائخ کے جلسے میں ثابت کردیں تو ہم پانچ سو روپیہ انعام دیں گے۔ یہ دعویٰ تو ہر شخص کر سکتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور پیرس میں دو مسیح موجود ہیں اور علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ ہم مسیح موعود ہیں۔ ان کے اور مرزا قادیانی کے دعوے میں کیا فرق ہے یہی نا کہ انہوں نے کوئی شرطیں نہیں لگائیں اور مرزا قادیانی لغو اور بے ہودہ شرط لگا رہے ہیں اور گویا ثابت کر رہے ہیں کہ میں اس صورت میں مسیح موعود ہوں کہ کوئی قرآن وحدیث سے عیسیٰ مسیح کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا ثابت کرے۔ انہیں کے دعوے سے ان کی مسیحیت ابھی مشروط ومعلق ہے حالانکہ مذکورہ بالا دو تو مسیح کوئی شرط نہیں لگاتے۔ پہلے مرزا قادیانی اپنے حریفوں اور رقیبوں کا دعویٰ باطل کریں تب میدان میں آکر خم ماریں کیونکہ تین مسیح

موعود نہیں ہو سکتے۔ مرزا قادیانی کو تو صرف یہ کہنا چاہئے تھا کہ میں ضروری اور قطعی اور یقینی اور بے شک اور البتہ اور بے ریب اور حتمی اور عینی مسیح موعود ہوں۔ دلیل ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ میں مصادرۃ علی المطلوب کو نہیں جانتا اسے منطق والے جانیں۔

جن دلائل سے مرزا قادیانی آسمان پر عیسیٰ مسیح کے اٹھائے جانے کے منکر ہیں وہ خود قابل مضحکہ ہیں۔ رفع سے رفع روح یا سلب روح یا موت مراد لیتے ہیں۔ اگر جناب باری کی بھی یہی روداد ہوتی تو اماتہ اللہ فرماتا۔ پھر رفع روح یا سلب روح مراد لینے سے عیسیٰ مسیح کی کوئی ترجیح اور فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ ایک مچھر اور مکھی کی روح بھی سلب ہوتی ہے اور اگر رفع درجات مراد ہے تو تمام مومنین، صادقین، صلحاء اور شہداء اس میں شامل ہیں پھر بھی عیسیٰ مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں۔ پھر بھی اعتراض یہودی اور آریا اور دہریے بھی کرتے ہیں۔ یعنی معجزات انبیاء کے قائل نہیں۔ اس صورت میں مرزا قادیانی مسلمان نہیں ہیں اور نہ قابل خطاب۔ حالانکہ وہ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔

رفع روحانی سے رفع مراتب مراد لینا تحصیل حاصل ہے کیونکہ عیسیٰ مسیح کلمۃ اللہ اور روح اللہ میں ان کو یہ مرتبہ پہلے ہی حاصل ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ دنیا میں اپنی موت مرے تو پھر آیت میں لفظ شبہ فضول ٹھہرتا ہے کیونکہ اپنی موت مرنے میں نہ کوئی شبہ ہے نہ کوئی جھگڑا۔ پھر آیت کا سیاق بگڑتا ہے کہ جھگڑا تو صلب اور قتل میں ہوا اور مسیح علیہ السلام اس سے سالہا سال بعد اپنی موت مرے۔ مشتبہ امر تو اب واقع ہوا اور جناب باری نے اس کا ازالہ چند سال یا چند ماہ پر ملتوی کر دیا۔ حالانکہ ولکن حرف عطف بمعنے استثنیٰ۔ اس واقعہ کے فوری اور متصل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ بات یہ ہے کہ ملحدانہ تاویل کرنی بھی نہیں آتی۔ جہالت کی گرم بازاری ہے۔ ہمارے علماء وفضلاء تو قرآن وحدیث کے بحر بے پایاں کی مچھلیاں ہیں۔ بھلا تاویلوں کے گندے تالابوں کی مچھلیاں ان کا کیا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ اس قسم کی ملحدانہ تاویلات ان کے سامنے نقش برآب ہو جاتی ہیں۔ اسی قسم کی لغو اور بے ہودہ تاویلیں مخالفان مذہب کو انگشت نمائی کا موقع دیتی ہیں۔ وہ مرزائی مزخرفات کو اپنے دعووں کی سند میں پیش کرتے ہیں کہ یہ اعتراض ہم ہی نہیں کرتے بلکہ مرزا جو مرزائیوں کا امام الزمان۔ وہ خود تمہارے قدیمی مفسرین کو رد کرتا ہے۔ پس مرزا قادیانی سے بڑھ کر دین اسلام کا کون دشمن ہوگا؟

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۸رفروری کے شمارہ نمبر ۶ر کے مضامین

۱......	مرزا غلام احمد قادیانی پر مقدمات۔ از حکیم مظہر حسین قریشی۔
۲......	نئے نبی کی آسمانی نشانی۔
۳......	مرزائی نبوت اور حنفی تقلید۔
۴......	ہندی، چینی، مغل اور زبان عرب میں الہام۔ یہ تینوں مضامین مولانا شوکت علی میرٹھی کے ہیں۔
۵......	ترکی بترکی جواب۔ از نصیر احمد انبالہ۔
۶......	مرزا قادیانی کے الہامات۔ از مولانا شوکت علی میرٹھی۔
۷......	قادیانی نبی کی اولاد کا کیا حشر ہوگا۔ یہ مضمون نامکمل ہے۔ اس لئے کہ اس شمارہ کا صفحہ آخری نہ مل سکا۔

اسی ترتیب سے یہ مضامین پیش خدمت ہیں:

۱ ...... مرزا غلام احمد قادیانی کے مقدمات

حکیم مظہر حسین قریشی!

مقدمہ کی فتح کی خوشی میں مریدان باصفا نے مرزا قادیانی کے مراتب کو اور بھی بلند فرما دیا۔ چنانچہ اخبار الحکم کے ضمیمہ میں جو اس عظیم الشان فتح پر ان کو مبارک باد دی گئی ہے۔ اس میں ذیل کے الفاظ قابل نقل ہیں: ”اے خدا کے برگزیدہ رسول! الحق، خدا تیرے ساتھ کھڑا ہوا ہے۔ اے نبی اللہ! تجھے وہ بشارت ملی ہے جس کا وعدہ بشارۃ تلقاھا النبیون“ (تذکرہ ص۴۴۹، طبع سوم) میں یوم العید کو دیا گیا۔ لاریب خدا تعالیٰ کے وہ سارے وعدے جو اس نے اس مقدمہ کے متعلق کئے تھے۔ ان تمام پیشینگوئیوں کے پورا ہونے پر ہم پھر تجھ کو اور تیری قوم کو مبارکباد دیتے ہیں۔“

ہم نے پیشینگوئی کر دی تھی اور اس کے واسطے کسی الہام کی ضرورت نہ تھی کہ مرزا قادیانی کو آج کل جو الہامات ہو رہے ہیں ان کی تعبیر عنقریب مقدمات کے نتائج سے کی جائے گی۔

مقدمہ جو مرزا قادیانی اور ان کے بعض دوستوں کے برخلاف تھا۔ جہاں تک ہم نے سنا ہے وہ اس امر کا تھا کہ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم جو موضع بھیں ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔ ان کی نسبت کچھ نا ملائم اور نا شائستہ الفاظ مرزا قادیانی یا ان کے کسی دوست نے لکھے تھے۔ ان الفاظ کی بناء پر مولوی محمد حسن صاحب مرحوم کے ایک رشتہ دار مولوی کرم الدین صاحب نے مرزا قادیانی وغیرہ پر ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کی تھی۔ عدالت کے سامنے سوال یہ تھا کہ آیا مولوی کرم الدین، مولوی محمد حسن مرحوم کا اتنا قریبی رشتہ دار ہے کہ متوفی مولوی صاحب کو برا کہا جانے کی وجہ سے نالش کرنے کا مستحق ہو۔ عدالت نے قرار دیا کہ مولوی کرم الدین، مولوی صاحب مرحوم کا اتنا قریبی رشتہ دار نہیں کہ کوئی دعویٰ کر سکے۔

اس مقدمہ کے متعلق وضاحت سے جو الہام مرزا قادیانی کو ہوئے وہ دوران مقدمہ میں ہوئے ہیں جبکہ وکلاء ان کو قانونی مشورہ دے چکے تھے اور اس واسطے ہم جانتے ہیں کہ ان الہامات کے کیا معنی ہیں؟ لیکن ہم کو یہ معلوم تھا بلکہ خود مرزا قادیانی کو بھی معلوم تھا کہ وہ اس عظیم الشان فتح کی خوشی میں خدا کے برگزیدہ رسول اور نبی اللہ ہو جائیں گے اور خاتم الانبیاء اور خاتم الرسل کی تعریفات آنحضرت ﷺ (روحی فداہ) کے پیارے اور مبارک نام کے ساتھ تیرہ سو برس میں استعمال ہوتی رہی ہیں ان کے مٹانے کی کوشش کی جائے گی لیکن اگر مرزا قادیانی اس ترقی کے مستحق ہیں تو جن وکیلوں نے مرزا قادیانی کو مقدمہ سے چھڑایا ہے ان کی نہایت حق تلفی کی گئی۔ کیا حد درجہ نا انصافی اور سراسر اندھیر نہیں کہ مقدمہ سے چھوٹنے والا تو برگزیدہ رسول اور نبی ہو جائے اور مقدمہ سے چھوڑانے والے بے چارے چھوٹنے والے سے بہتر رتبہ کے مستحق نہ ہوں۔ مرزا قادیانی کے تین وکیل تھے۔ ان تینوں میں سے جن سے وہ راضی ہوتے۔ ایک کو خدا دوسرے کو خدا کا بیٹا تیسرے کو روح القدس اور تینوں ملکر خدا بنا دیئے جاتے اور پھر مرزائی دین کے لحاظ سے کوئی نئی یا اچھوتی بات نہ ہوتی۔ مرزا قادیانی نے اپنے مضمون (کشتی نوح ص ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰، ۵۱) میں تحریر فرمایا ہے کہ وہ مریم بنا دیئے گئے تھے اور ان کو حمل ہو گیا تھا اور جب درد زہ ہوا تو کھجور کے درخت کے نیچے چلے گئے اور وہاں بچہ جنا۔ اور بچہ جننے کے بعد ان کو کسی وقت معلوم ہوا کہ وہ دونوں ماں اور بچے خود مرزا قادیانی ہیں تو جس دین میں یہ عجائبات ظہور پذیر ہوں وہاں چند الہاموں کے الٹ پھیر سے بے چارے وکلاء بھی ترقی کے مستحق تھے۔ امید ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کے دوست اپنے سہو پر غور کر کے اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔ مرزا قادیانی کے برخلاف مولوی کرم الدین صاحب کا استغاثہ نہیں چل سکا۔ تو اب سنا ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب

مرحوم کے لڑکے نے استغاثہ کر دیا ہے۔ ہماری اب بھی یہی رائے ہے کہ مذہبی جھگڑوں کو عدالتوں میں گھسیٹنا نہ چاہئے اور دونوں فریق کو یہی صلاح دیں گے کہ مقدمہ بازی چھوڑ دیں۔

۲ ...... سئیے نبی کے آسمانی نشان

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

انبیاء کے نشان اور علامات صرف معجزات ہوتے ہیں جو خرق عادت اور نقض قانون فطرت ہیں اور یہ ہمیشہ نہیں ہوتے ورنہ وہ معمولی ممکنات دواقعات سے ممتاز نہ ہوں گے لیکن لے پالک کا آسمانی باپ الٹی گنگا بہا رہا ہے کہ ہر امر واقع اور ممکن کو خرق عادت بتا رہا ہے۔ قادیان میں پتا کھڑکا اور آسمانی نشان ظاہر ہوا۔ قادیان میں سقنقوری معجون کھا کر مرزا قادیانی کو ریح کی سرسراہٹ ہوئی اور ریح کی شلک دن دن چھوٹی دنیا میں مرزا قادیانی کے مخالفوں میں سے ادھر کوئی مرا ادھر آسمانی نشان ظاہر ہوا۔ طاعون کو آسمانی باپ نے اپنے لے پالک کی لینڈ دری میں بھیجا ہے۔ مسخرہ آسمانی باپ کتنا جھوٹا اور بے خبرہ ہے کہ لے پالک پر صرف ڈیڑھ سو آسمانی نشان (پیشینگوئیوں کے پورا ہونے) کا الہام کرتا ہے۔ حالانکہ نوبت کئی لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ کیا معنے کہ طاعون سے جس قدر آدمی مرے اسی قدر آسمانی نشانوں کا ظہور ہوا۔ لیکن ان میں استثنیٰ بھی ہے۔ لے پالک کا جب کوئی مخالف مرتا ہے تب آسمانی نشان ظاہر ہوتا ہے اور جب کوئی موافق (مرزائی) مرتا ہے تو آسمانی باپ اور لے پالک دونوں کی نانی مر جاتی ہے۔ یعنی یہ موت آسمانی نشان نہیں ہوتی۔ یہ حماقت اور ناعاقبت اندیشی لے پالک کے آسمانی باپ کی ہے کہ اس کا بھیجا ہوا سرہنگ (طاعون ملعون) لے پالک کے دوست اور دشمن میں تمیز نہیں کرتا۔ آسمانی ہائی کورٹ میں کس قدر اندھیر ہے کہ وارنٹ تو بھیجا زید کے نام جو لے پالک کا جانی دشمن تھا اور پولیس نے آ کر تھام لیا بکر کو جو لے پالک کا جان نثار اور فدائی تھا۔ جب یہ اندھیر نگری چوپٹ راج ہے تو بس آسمانی بادشاہی پھیل چکی اور لے پالک حکومت کر چکا کیونکہ طاعون کو منافق بنا کر بھیجا ہے کہ مخالفوں کا بھی بھیجا چکھ رہا ہے اور موافقوں کو بھی بھون بھون کھا رہا ہے۔

دوسرا آسمانی نشان مقدمات ہیں۔ لے پالک پر انگریزی عدالت میں جو مقدمہ دائر ہوگا وہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہوگا۔ ایک نشان تو جہلم میں ظاہر ہو چکا۔ دوسرا ظاہر ہونے والا ہے اور جس طرح طاعونی موت سے لاکھوں آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اسی طرح اب وہ نشان مسلسل مقدمات کے دائر ہونے سے تمام ملک میں ظاہر ہوں گے۔ پس مقدمات کے دائر ہونے سے مرزا اور مرزائیوں کو بجائے منہ بنانے کے خوش ہونا چاہئے کہ چار طرف لے پالک کا سکہ بیٹھ

جائے گا اور اس قدر آسمانی نشان ظاہر ہوں گے کہ تمام مرزائی فتح کی ڈونڈی پیٹتے پیٹتے تھک جائیں گے لیکن آسمانی باپ کے گھر میں کچھ بھی انصاف ہوا تو شکست کو آسمانی نشان قرار دیتا نہ کہ فتح کو۔ جیسا کہ اس نے اپنے اکلوتے یسوع کے ساتھ کیا کہ صلیب پر کھچوا دیا اور کچھ دیر کے لئے جہنم میں بھیج دیا اور اس کا نام اس کے حق میں فتح قرار دیا۔ پہلوٹے کے ساتھ وہ کاروائی اور لے پالک کے ساتھ یہ معاملہ۔ بات یہ ہے کہ صلبی بیٹا تو باپ کے خون سے بنا ہے اور لے پالک ویسے ہی ادھر ادھر سے پکڑ لیا ہے۔ پس اصل اور نقل میں فرق ہونا ضروری ہے۔

۳ ...... مرزائی نبوت اور حنفی تقلید

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی انبیاء کی نبوت کو صرف یہ ثابت کرنے کے لئے مانتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں۔ وہ انبیاء کو نہ مانیں تو انہیں نبی کون مانے؟ کیونکہ مرزا قادیانی اپنے کو جنس انبیاء علیہم السلام سے قرار دیتے ہیں۔ قطعی انکار تو صرف عیسیٰ مسیحؑ کی نبوت سے ہے۔ جن کے آپ قائم مقام یا مثیل ہیں۔ پرائی بدشگونی کو اپنی ناک کٹے تو بلا سے۔ عیسیٰ مسیح تو مرزا قادیانی کے نزدیک مہذب انسان بھی نہ تھا خیر۔ اس قصے کو تو بالفعل رہنے دیجئے۔ پچھلے دنوں میں مرزا قادیانی نے اہل حدیث اور اہل قرآن کے عقائد پر محاکمہ کیا۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی دونوں کے یکساں لتے لئے۔ ایک دولتی ادھر تو ایک پشتک ادھر۔ وجہ یہ کہ مرزائی نبوت پر دونوں ایمان نہیں لائے۔ ہاں حضرت امام ابوحنیفہؒ کی تعریف کی ہے۔ ہم کو تعجب ہوا ہے کہ ایک مستقل نبی اور آسمانی باپ کا لے پالک اور پھر امام الزمان۔ کسی امام اور مجتہد کی تعریف کرے اور اپنے مریدوں کو خط آزادی دے کر غیر مقلد بنائے۔ اپنی نبوت کے مقابلے میں بعض انبیاء کی تو مذمت اور ایک مجتہد جو کسی طرح انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا اس کی تعریف۔ مگر ہمارا یہ تعجب تھوڑے سے غور کے بعد رفع ہوگیا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی تعریف۔ اوّل تو اس لئے کی کہ مرزائی نبوت سے حنفی مقلدین ہیں۔ ان کو خوش کیا ہے۔ صرف دو صاحب ہیں جن کو خلفاء کا درجہ ملا ہے یعنی مولوی حکیم نورالدین بھیروی اور مولوی محمد احسن امروہی، یہ دونوں تو کسی زمانے میں جب نواب محمد صدیق حسن خان مرحوم زندہ تھے اور دونوں کا ریاست بھوپال میں بڑا رسوخ تھا۔ بڑے گاڑھے اور غالی اہل حدیث تھے۔ جب مرزا قادیانی نے خروج کیا تو آنحضرت ﷺ کی اتباع اور رسالت چھوڑ کر مرزائی نبوت پر ایمان لے آئے۔ مولوی امروہی کے خوارق کا تو ہم کو تعجب نہیں کیونکہ وہ تو جدھر کی ہوا دیکھتے ادھر ہی کو اپنی گڈی اڑا دیتے ہیں۔ اگر ان کو مرغ باد نما کہا جائے

جب بھی تعجب میں کوئی شبہ نہیں۔اب رہے حکیم صاحب! سنا ہے کہ ان کے اور مرزا قادیانی کے مابین کوئی قریبی رشتہ ہے۔پس یوں تینوں کا ستارہ ملا ہوا ہے اور خوب مل کے نبھ رہی ہیں۔شاید کوئی اور بھی ہو جو اہل حدیث سے مسخ ہو کر مرزا قادیانی کا امتی بن گیا ہو۔

امام ابو حنیفہؒ کی تعریف کی دوسری وجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے زعم میں ان کے اجتہادات واستنباطات کا ماخذ زیادہ تر قرآن ہے نہ کہ حدیث۔پس مرزا قادیانی کو ان کی یہ بات رقابت نبوت کے باعث پسند آئی ہے کہ مرزا کے زعم انہوں نے آنحضرت ﷺ کی احادیث کی چنداں پرواہ نہیں کی۔حالانکہ امام صاحب سے بڑھ کر کوئی متبع سنت نہ تھا۔انہوں نے صاف فرما دیا کہ ''اتركوا قولي بخبر الرسول ''یعنی جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث مل جائے تو میرا قول چھوڑ دو۔انہوں نے یہ بھی فرمادیا کہ ''اذا صح الحديث فهو مذهبي ''یعنی جب صحیح حدیث مل جائے تو یہی میرا مذہب ہے۔پس حدیث رسول اللہ کی عظمت کرنے والا امام صاحب سے بڑھ کر کون ہوگا؟

بعض معاند مخالفین نے لکھا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ کو ۱۹ حدیثوں سے زیادہ نہیں ملیں۔اگر ایسا ہو بھی تو یہ بات ایک مسلم مجتہد کی شان میں دھبا نہیں لگا سکتی کیونکہ شخص واحد کو آنحضرت ﷺ کی تمام حدیثوں کا ملنا محال ہے۔اگر ایسا ہوتا تو مختلف ائمہ محدثین جدا جدا کتابیں مرتب نہ کرتے یعنی صحاح ستہ کا وجود ہی نہ ہوتا ایک مجموعہ کافی تھا لیکن مرزا قادیانی اس کے یہ معنے لگا جاتے ہیں کہ امام صاحب کو احادیث کی پرواہ ہی نہ تھی بلکہ ان سے بغض رکھتے تھے۔ ذالک بهتان عظيم!

کیسے کیسے حفاظ الحدیث ائمہ گزرے ہیں خصوصاً امام الدنیا فی الحدیث حضرت امام بخاریؒ لیکن مرزا قادیانی کے نزدیک حافظ الحدیث ہونا عیب میں داخل ہے۔گویا ائمۃ الحدیث قرآن سے سروکار ہی نہ رکھتے تھے اور صرف حدیث کو مانتے تھے۔علیٰ ہذا حضرت امام شافعیؒ، امام مالک، امام احمد حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین مرزا قادیانی کے نزدیک قابل ملامت تھے۔گویا حافظ الحدیث ہونا بڑا بھاری عیب ہے۔چہ خوش یہ بروزی اور ظلی محمد ہیں جن کو محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے اس قدر نفرت ہے۔اصل حقیقت یہ ہے کہ ائمۃ الحدیث آپ کی نظروں میں کھٹک رہے ہیں اگر وہ امام تھے بھی تو مر گل گئے۔مرزا قادیانی زندہ امام الزمان ہیں۔اب تو انہیں پر ایمان لانے کا زمانہ ہے۔

ہمیں رہ رہ کر یہی خیال آتا ہے کہ مرزا قادیانی کے چیلے ابھی تک پکے مرزائی نہیں بنے

اور کچے پکے تھے تبھی تو خود بدولت نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری۔ یعنی اپنی نبوت کا کھونٹا ان کے دلوں سے اکھاڑ دیا اور امام صاحب کی عظمت کی میخ کو ان کے سینوں میں گاڑ دیا کہ تم مرزائی نہیں بلکہ حنفی بنو اور خود میں بھی حدیث کی عظمت نہ کرنے میں امام ابوحنیفہؒ کا مقلد ہوں۔ اس سے خود بدولت کی تو نبوت جاتی رہی اور مرزائی عبد مشترک ہو گئے کہ آپ کو بھی مانیں اور امام صاحب کو بھی۔ کسم ہے منارے دی یہ گندیاں گلاں ہیں۔

۴ ...... ہندی، چینی، مغل اور زبان عرب میں الہام

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ مجھ پر زبان عرب میں اس لئے الہام ہوتا ہے کہ میں بروزی محمد ہوں اور چونکہ پیغمبر عرب کی فطری زبان عربی تھی۔ لہٰذا اس مناسبت سے مجھ پر عربی زبان میں الہام ہوتا ہے۔ اول تو اس بیان میں آیت قرآنی ''وما ارسلنا من رسول الابلسان قومه'' کا خلاف ہے۔ مرزا قادیانی بتائیں کہ ان کی قوم ہندی مغل ہے یا عربی سید، اب رہا بروز، قرآن میں یہ کہیں حکم نہیں کہ انبیاء کی ایک قسم بروزی بھی ہے اور قادیان میں ایک نبی پیدا ہوگا۔ جو بروزی محمد کہلائے گا اور میں اس بروزی پر زبان غیر میں الہام کروں گا نہ کہ اس کی مادری زبان میں۔ دوم الہام ابلاغ و تبلیغ اور افہام و تفہیم کے لئے ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اردو سمجھنے والوں کے سامنے زبان عرب میں تکلم بھینس کے آگے بین اور ان کو سمجھانا اور عمل کرانا تکلیف مالایطاق ہے۔ آنحضرت ﷺ پر زبان عرب میں الہام ہوا ہے اور تمام ممالک دنیا میں بذریعے ترجمے کے ابلاغ و تبلیغ عمل میں آئی ہے۔ پس آپ بھی اگر یہ دعوے کرتے کہ میں ہندی نبی ہوں اور مجھ پر اردو زبان میں الہام ہوتا ہے اور یہ الہام ترجمہ ہو کر عرب و عجم، یورپ و افریقہ و امریکہ وغیرہ میں شائع ہوگا تو کیا خرابی تھی۔ خرابی یہ تھی کہ الہامی کلام کے لئے فصاحت و بلاغت لازم ہے اور آپ کی اردو زبان خیر نال ایسی نور بھری ہے کہ گاؤں کے پٹواری اور تحصیلی مدارس کے مدرس بھی اس کو سن کر ہنستے ہنستے کلابتو بن جائیں۔ پس آپ نے خیال کیا کہ زبان عرب میں صاحب الہام ہونے کا دعویٰ کروں گا تو اردو زبان دانی کے عیب پر پردہ پڑا رہے گا کیونکہ عربی زبان کے سمجھنے والے خال خال علماء وفضلاء ہیں نہ کہ وہ عوام جو مرزا قادیانی کے کماؤ پوت بنیں گے۔ لیکن بخیہ پھر بھی کھلے گا۔ آپ کی عربی زبان اردو سے بھی کئی میل آگے ہے کہ مذکر و مؤنث اور معرفہ و نکرہ تک کی تمیز نہیں۔ کبیر پنتھی بھاشا اس سے بہت اچھی ہے۔ آپ کے لٹریچر کی روانی کا کیا کہنا جیسے محکمہ صفائی کا کوڑا کرکٹ لدا ہوا بھینسا مچک مچک کر چلتا ہو اور دفعتہً برسات کے آب و ضلاب میں بھسا ک سے

بیٹھ جاتا ہواور لال بیگی ملازم کیسے ہی سونٹے مارا کرتا ہو مگر ٹس سے مس نہ ہوتا ہو۔ سوم! جیسے آپ بروزی محمد ہیں ویسے ہی مسیح موعود ہیں کیا وجہ ہے کہ بروزی ہونے کی مناسبت سے زبان عرب میں الہام ہو مگر مسیح موعود ہونے کی مناسبت سے عبرانی زبان میں الہام نہ ہو جو عیسیٰ مسیح کی مادری زبان تھی۔ چہارم! آپ پر الہام ہوا ہے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء (تذکرہ ص ۷۹، طبع سوم) یعنی مرزا قادیانی خدا کے نبی نبیوں کے لباس میں ہیں۔ نبیوں کا لباس کہیے یا شیطانی وسواس۔ خناس مضل الناس کا التباس کہیے۔ الانبیاء میں الف لام آپ کے نزدیک ضرور استغراق کا ہے۔ اس لئے آپ تمام انبیاء کے حلوں میں ہیں جس کا مطلب آپ کے نزدیک یہ ہے کہ تمام انبیاء نے آپ کے جسد میں حلول (تناسخ) کیا ہے۔ اس صورت میں تو آپ کل انبیاء کے بروزی ہوئے۔ حالانکہ دعویٰ صرف محمدی بروزی ہونے کا ہے۔ جب یہ بات ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ پر تمام انبیاء کی مادری زبانوں میں الہام نہ ہو صرف عربی زبان میں ہو۔ بات یہ ہے کہ خود مرزا قادیانی کا آسمانی باپ اردو زبان سے نابلد ہے۔ پس اردو زبان میں کیونکر الہام کرتا۔ اس کی زبان طاعون کاٹ کھاتا۔ منہ پر کی تو خوشامد ہے مگر واقعی مرزا قادیانی کی ذات شریف دنیا کی سفاہتوں کی بھول بھلیاں ہے۔ جیسے منارہ حماقتوں کا ٹھا کر دوارہ ہے۔

۵ ...... ترکی بترکی جواب

نصیر احمد انبالہ!

ایس ایم یوسف قادیانی نے اپنے خاتم الانبیاء کی تعریف میں الکل پچو کچھ تکبندی کی تھی اس کا جواب ہمارے شاگرد رشید نصیر احمد صاحب لیٹ میٹ ایجنٹ انبالہ نے نظم ہی میں دیا ہے جو درج ذیل ہے۔

جواب

الٰہی مرا خامہ تیغ دودم کر	سر اعتراض حسودان قلم کر
تکلم کو دے زور افواج پشہ	مضامین کو دے شور افواج پشہ
وہ افواج پشہ جو ہرگز نہ چوکے	گھسے ناک میں اعتراض عدو کے
درود اس پہ ہو جو کہ خیر الوریٰ ہے	ہر ایک ماسوائے خدا سے بڑا ہے
خدا اس کا طالب وہ طالب خدا کا	رضا اس کی تابع وہ تابع رضا کا
اگر خوف ہے تم کو رب العلیٰ کا	اگر پاس ہے تم کو کچھ مصطفیٰ کا
نہیں خوف مرزائیوں کو خدا کا	نہیں خوف کچھ ان کو روز جزا کا

محمد کو برحق اگر جانتے ہو
تو ہم کو دکھاؤ ذرا لے کے فرقان
چھٹا پارہ ہے اور نساء کی ہے سورة
احادیث سے صاف ظاہر ہوا ہے
بلاشبہ وہ آسمان پر گیا ہے
نہیں مانتے گفتگو گر ہماری
جو علم احادیث سے تم ہو ماہر
ہوا ہے کہاں کہئے دجال پیدا
جو ریلوں کو دجال تم کہہ رہے ہو
وہ دجال جو ہو مسیحا کا دشمن
اگر اہل دجال انگریز ٹھہرے
یہ ہرزہ درائی ہے یا بے وفائی
جنہوں نے انہیں امن وآرام بخشا
خبر سے غرض ہے نہ قرآن سے مطلب
نہ روز جزا سے نہ عقبیٰ سے مطلب
تمہیں عذر اس بات پر کیوں ہوا ہے
کہ آئیں گے عیسیٰ دوبارہ زمین پر
کہاں تمیں آیت سے ظاہر ہوا ہے
کوئی ایسی آیت دکھائی تو ہوتی
نشان سماوی ہوئے کیا ہیں ظاہر
ہے باقی ابھی روم کی سلطنت بھی
نہ پورے نشان سماوی ہوئے ہیں
کہا ہے یہ کس جا خدا نے قرآن میں
حدیث نبی سے کرو ہم کو ماہر
ہٹا دے گا فرقان وہ بے شک ہٹے گا
کلام خدا میں کہاں ہے نشانی

احادیث کو بھی بجا مانتے ہو
موئے کس جگہ ہیں مسیحائے ذی شان
مٹاؤ اسے دیکھ دل کی کدورت
فلک پر مع الجسم عیسیٰ گیا ہے
خدا کا کلام اس کا شاہد ہوا ہے
تو دیکھو احادیث مسلم بخاری
تو عیسیٰ ہو دجال کے بعد ظاہر
مسیحائے ذی شان تا ہو ہویدا
تو طوفان میں کذب کے بہہ رہے ہو
وہ کیونکر نہ ہوگا نصاریٰ کا دشمن
تو کہہ دو یہی فتنہ انگیز ٹھہرے
دجاجل کہیں ان کو سب مرزائی
ہر آسودگی کا سرانجام بخشا
نہ دین سے غرض ہے نہ ایمان سے مطلب
فقط ہے زر وسیم دنیا سے مطلب
احادیث مسلم میں دیکھو لکھا ہے
گئے ہیں وہ بے شبہ چرخ بریں پر
کہ عیسیٰ ابن مریم جہاں میں موا ہے
وفات ابن مریم جتائی تو ہوتی
کرو ان نشانوں سے ہم کو بھی ماہر
چڑھائی نہ کعبہ پہ کفار نے کی
مسیحا عبث مرزا بن گئے ہیں
کہ موعود ہوگا کوئی قادیان میں
کہ عیسیٰ موعود یہاں ہوگا ظاہر
حدیثیں مٹا دیں گی بے شک مٹے گا
کہ موعود عیسیٰ بنے قادیانی

خدا سے ڈرو اور محمد کو مانو
کہ آئیں گے دجال تیس اس کو جانو
خدا کے لئے منہ کو مرزا سے موڑو
وہ کذاب ہے اس کی بیعت کو توڑو
جو دنیا میں عیسیٰ بن مریم ہوا ہے
تو مرزا کو کیا اس کا ورثہ ملا ہے
تمہارے ہے دعوے سے کیا اس کو نسبت
یہ مرزا کے حق میں نہیں کوئی حجت
خدا سے نصیر اپنی یہ التجا ہے
حقیقی وہ ہادی ہے وہ رہنما ہے
کہ امت نہ بہکے حبیب خدا کی
وہ عاشق رہے سنت مصطفیٰ کی
کسی وسوسے سے نہ وہ ڈگمگائے
شیاطین کے ہرگز نہ اغوا میں آئے
نصیر ایسے لوگوں سے تم بچ کے رہنا
کہ ان سے نہ ہو دین و دنیا میں بسنا

۶ ...... مرزا قادیانی کے الہامات

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر جو مسلسل اور منضبط الہامات منجانب اللہ ہوئے ہیں۔ وہ انسانوں کے لئے تہذیب وتمدن سیاست وملک داری۔ اصلاح نفوس الغرض دینی اور دنیوی مستحکم قوانین بن گئے ہیں۔ یہاں تک کہ سلاطین کو جدید قوانین کی وضع اور اجراء سے مستغنی کردیا ہے۔ موجودہ سلطنتیں بھی انہیں قوانین پر چل رہی ہیں اور جب ان سے انحراف کیا جائے گا۔ ضرور خرابیاں پیدا ہوں گی جیسا کہ ہم بعض ممالک خصوصاً ممالک اسلام کی حالت دیکھ رہے ہیں۔

توریت وانجیل اور زبور میں بھی انسانوں کی اصلاح کے مضبوط قوانین ہیں مگر ان پر عمل متروک ہوگیا۔ دنیا خودسر بن گئی۔ جس طرح مسلمان قرآن پر عمل نہیں کرتے۔ اسی طرح یہودی توریت پر اور عیسائی انجیل پر عمل نہیں کرتے۔ لیکن اس سے الہامی کتابوں میں نقص نہیں آسکتا اور تمام مذاہب والے معترف بقصور ہیں کہ ہم نے اپنی آسمانی کتابوں کو چھوڑ دیا۔ اتنا جگر اور گردہ کسی کا نہیں کہ اپنی آسمانی کتاب یا آسمانی مذہب کو ناقص اور قابل اصلاح بنائے۔ یورپ میں حد درجہ لامذہبی اور فسق وفجور پھیلا ہوا ہے مگر جب انجیل کا نام آئے گا تو ہر عیسائی سر جھکا دے گا۔ ایک سچا مسلمان کیسا ہی فاسق وفاجر ہو مگر جب قرآن کا نام آئے گا تو کانپ اٹھے گا اور نادم ہوگا۔ ایک سنی مسلمان جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنے گا تو کھڑا ہو جائے گا۔ ایک مرزا قادیانی ہیں کہ حدیث کا انکار اور قرآن مجید کی آیات مسخ کر رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ تو یہ فرمائیں کہ ''لو کان موسیٰ حیاً لما وسعہ الا اتباعی'' یعنی اگر موسیٰؑ بھی زندہ ہوتے تو میری اتباع پر مجبور ہوجاتے۔ مگر مرزا قادیانی موسیٰ سے بھی بڑھ گئے کہ جو شخص ان کو نبی نہ مانے زندیق اور کافر اور

واجب القتل اور جبکہ عیسیٰ مسیح کو گالیاں دی جاتی ہیں اور ان کو فاسق وفاجر بتایا جاتا ہے تو اسی سے سمجھ لیجئے کہ ان کے دل میں دیگر انبیاء کی کیا وقعت ہے کیونکہ نبی سب برابر ہیں۔ قرآن مجید نے ہم کو یہی تعلیم دی ہے کہ ''لانفرق بین احد من رسله '' آنحضرتﷺ تو یہ فرمائیں کہ ''لا تخیروا فی انبیاء الله ''یعنی ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت نہ دو اور مرزا قادیانی بعض انبیاء پر سبّ ولعن کریں۔

گفتگو الہام میں تھی۔ اگر مرزا قادیانی کے تمام الہامات کو جمع کیا جائے تو فرمایئے ان سے کیا نتیجہ نکلے گا۔ دینی یا دنیوی قانون تو کیا مرتب ہوگا۔ ہر فقرہ مہمل اور بے معنی ہونے میں مجذوب کی بڑ سے کم نہ ہوگا۔ بات یہ ہے کہ خودستائی اور خودغرضی انسانوں کو پاگل بنا کر چھوڑتی ہے۔ تمام الہامات میں مرزا قادیانی اپنی ہی بڑائی کرتے ہیں پھر بھی بے معنے۔ الحکم میں کبھی کبھی ایک آدھ فقرہ یا جملہ شائع ہوتا ہے جس کو الہامی بتایا جاتا ہے۔ ہم شرطیہ کہتے ہیں کہ ان سب کو جمع کیا جائے گا تو خود مرزا اور مرزائیوں کو شرم معلوم ہوگی کہ کیا جھک مارا ہے اور ایک مبصر اور عقلمند آدمی قہقہہ لگائے گا کہ کیا مرزائی امت کے لئے یہی آسمانی اور الہامی دینی اور دنیوی قوانین کا مجموعہ ہے جو اس پر الہام ہوتا تھا کہ لوگوں کو سمجھائے اور ہدایت عامہ کی تبلیغ کا فرض پورا کرے۔ مرزا قادیانی عجیب الخلقت نبی ہیں کہ مادری زبان تو اردو اور الہام ہو عربی میں۔ بھلا ہندوستان میں عربی زبان سمجھنے والے کتنے ہیں۔ مسخرے باپ نے یہ نہ سمجھا کہ لے پالک اپنا فرض نبوت کیونکر ادا کرے گا۔ پچھلے ہفتے الحکم میں یہ الہامی فقرہ شائع ہوا ''انی صادق صادق صادق '' (تذکرہ ص۴۴۷، طبع سوم) ناظرین ملاحظہ فرمائیں کتنا مہتم بالشان فصیح وبلیغ بے مثل فقرہ ہے۔ ایک گدھا بھی ڈھینچوں ڈھینچوں کر کے کہہ سکتا ہے کہ انی ناهق ناهق ناهق اور ایک خاوند بھی اپنی ناشزہ جورو سے دق ہو کر کہہ سکتا ہے کہ انت طالق طالق طالق ثلثا لیکن جب آسمانی منکوحہ نے مرزا قادیانی کو طلاق دے دی تو ان کے بیٹے یعنی آسمانی باپ کے پوتے نے باوصف حد درجہ زور ڈالنے اور عاق کرنے کی دھمکی دینے کے اپنی بیٹی کو بجائے یہ کہنے کے کہ ''انت طالق طالق طالق ثلثا '' یہ کہا کہ انت فوادی انت راحتی انت سرور قلبی انت نور مقلتی روحی فداک اس نے بلاوجہ ناکردہ گناہ بی بی کو طلاق دینا گوارہ نہ کیا۔ بھلا جب آسمانی دادا کا الہام خود پوتے نے نہ جانا تو بقیہ امت سے کیا امید رہی کہ وہ لے پالک کا حکم مانے گی اور بروزی اور ظلی نبوت اور موعود مسیحیت اور مسعود مہدویت کو دنیا میں پھیلائے گی۔ (ایڈیٹر)

۷ ...... قادیانی کی اولاد کا کیا حشر ہوگا

مرزا قادیانی کے حواریوں میں یہ کھچڑی پک رہی ہے کہ مرزا قادیانی کے بعدان کے صاحبزادوں کا کیا حشر ہوگا۔ اس پر طرح طرح کے منصوبے اور مختلف چہ میگوئیاں ہیں۔'' ہماری رائے میں یہ قبل ازمرگ واویلا کیوں ہے۔ اول تو مرزا قادیانی اپنی زندگی کا قیامت سے بھی ادھر تک کا ٹھیکہ..................نامکمل

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۱۶ر فروری کے شمارہ نمبر ۷ر کے مضامین

اس شمارہ کا پہلا صفحہ غائب ہے۔ مجبوراً ص ۲ کے مضمون کو فہرست میں ایک نمبر دیا ہے۔

۱......	قادیانی کا بے معنی الہام یا اضغاث احلام۔
۲......	مرزا قادیانی کا انوکھا میموریل۔
۳......	تازہ بے معنی الہام۔
۴......	مرزائیوں میں تقیہ۔
۵......	مرزائی حوادث۔ (تمام مضامین مولانا شوکت اللہ صاحب میرٹھی کے ہیں)

۱ ...... قادیانی کا بے معنی الہام یا اضغاث احلام

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱۰ر جنوری ۱۹۰۳ء کا ''الحکم اخبار'' ایک دوست کی عنایت سے ہماری نظر سے گزرا۔ ص ا پر مرزا قادیانی بہ عنوان ''عید کا ہدیہ'' ایک الہام پیش کرتے ہیں۔ جو ایک ہی وقت میں ہوا اور جس کے تین ٹکڑے ہیں۔ اگرچہ یہ الہام صرف اس کا مسلمہ ہے اور وہ خود ہی اس کا مخبر ہے مگر مرزائی جماعت کو اس پر بڑا ناز ہے حالانکہ اپنا رؤیا نفسی اور تراشیدہ خیال کسی صورت میں خصم پر حجت نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ حال بھی سراسر کھوٹا ہو۔ افسوس ہے کہ عید کے مبارک دن میں مرزا قادیانی کو جو تحفہ ملا وہ بھی پرکھنے پر زر اندود مس ثابت ہوا۔

مس اندودگان را بر آتش نہند
پدید آید آنکہ کہ مس یا زرند

اس نرالے الہام کے تین ٹکڑے ہیں جو آپس میں بالکل بے ربط اور خبط ہیں۔

۱...... ’’یبدی لک الرحمن شیئا‘‘ (تذکرہ ص۴۲۸، طبع سوم) یہ ٹکڑا ظاہر کرتا ہے کہ خاص قادیانی کی ذات سے خطاب ہے مگر:

۲...... دوسرا ٹکڑا یعنی ’’اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ‘‘ (تذکرہ ص۴۲۸، ۴۲۹، طبع سوم) جو سورۂ نحل کی پہلی آیت کا سرقہ کیا گیا ہے۔ اس سے اگر بجز مرزا قادیانی کے اوروں کی طرف خطاب ہے تو دونوں فقروں میں انتشار ضمائر ہے جو فصاحت و بلاغت کے بالکل منافی ہے اور اگر اس سے مرزا قادیانی کا نفس مراد ہے تو بجائے صیغہ جمع کے مفرد کا صیغہ ہونا چاہئے۔ حالانکہ یہ جمع کا صیغہ ہے جس کو اول سے کچھ لگاؤ نہیں اور کلام کی بے ربطی پر ظاہر ہے۔ کیوں حضرات مرزائیو! کیا اسی پر آپ کو ناز ہے سچ ہے ؎

آدمیان گم شدند

ملک خدا خر گرفت

۳...... تیسرا ٹکڑا الہام کا ’’تلقاھا النبیّون‘‘ (تذکرہ ص۴۲۹، طبع سوم) باعتبار الفاظ و معانی صریح غلط ہے۔ کیونکہ ترجمہ میں آپ ظاہر کرتے ہیں: ’’یہ ایک خوشخبری ہے کہ نبیوں کو دی جاتی ہے۔ نبیوں کے لفظ کو ترجمہ میں مفعول ظاہر کیا ہے تو اب دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تو مرزا قادیانی نے اس کو مفعول بہ سمجھا ہے یا مفعول مالم یسمّ فاعلہ، دونوں غلط اگر نبیون کا لفظ مفعول بہ ہے تو نبیین ہونا چاہئے اگر مفعول مالم یسمّ فاعلہ ہے تو صیغہ تلقا مجہول ہونا چاہئے حالانکہ آپ نے صیغہ معروف کا رکھا ہے اور ترجمہ میں معنی مجہول کے لئے ہیں۔ یعنی ’’یہ خوشخبری جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔‘‘

اور بصورت معروف ہونے صیغہ تلقاء کے نبیون کا لفظ تلقا کا فاعل ہوگا اس صورت میں اس فقرہ کا ترجمہ مرزا کے ترجمہ کے مخالف ہوگا اور بے معنی بھی ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کے معنے یوں ہوں گے کہ ان نبیوں نے اس کو یاد کیا۔ اس صورت میں مرزا قادیانی پر بار ثبوت عاید ہوگا کہ نبیین سابقین نے اس بشارت کو یاد کیا۔

اور یہ ثبوت قرآن مجید کی کسی آیت سے مطلوب ہوگا۔ ورنہ سب تانا بانا ٹوٹ پھوٹ کر مکڑی کا جالا ہو جائے گا۔ مرزائیو سمجھو سوچو، کچھ جرأت ہے تو جواب دو۔

اسی صفحہ کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ وحی نے میرا کلام حکایۃً سنایا۔ یعنی ’’انی صادق صادق‘‘ اس میں بھی قباحتیں ہیں۔ حکایت کا تکلف اور ضمیر خطاب سے جو آسان تھا تحرز ایک بے جا

اور فضول کام ہے۔ اس تکلف سے یہ لفظ بے تکلف تھا۔ یعنی ’’انک صادق صادق ‘‘اب فقرہ مختصہ الہام پر جو ’’انی صادق صادق ‘‘ ہے۔ حکایت کی تاویل مرزا کا کچھ اختراع ان کی مفروضہ وحی سے خارج ہے۔ دوسرا فقرہ سیشھد اللہ لی بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ عنقریب اللہ میرے لئے گواہی دے گا۔ اس فقرہ میں بھی کوئی لفظ حکایت کا نہیں جو کہ مرزا قادیانی نے وحی مفروضہ میں بتایا اور سمجھا ہے بلکہ اس کے معنوں سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کہتا ہے کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ عنقریب گواہی دے گا۔ تو گویا خدا کسی اور خدا کا اپنے لئے گواہی کا محتاج ہے۔ ورنہ اپنی فرضی وحی کے مختص لفظوں سے حکایت کی تعبیر اور دلائل بیان کرنا لازم ہوگا۔ اگر عید کی تقریب پر عربی الہامی، ہدیوں کا اداء رسوم اتحاد کے لئے شوق تھا تو پہلے عربی بول چال سیکھ لی ہوتی۔

۲ ...... مرزاجی کا انوکھا میموریل

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

نئے لے پالک پر آسمانی باپ ہمیشہ نیا ہی الہام کرتا ہے۔ لے پالک سے کہہ دیا کہ میں تو برٹش گورنمنٹ کے جبروت سے بید کی طرح لرزتا ہوں۔ مجھ میں اتنا بوتا کہاں کہ اس کے حضور چوں بھی کرسکوں۔ میں نے تجھ کو اس لئے دنیا میں بھیجا ہے کہ برٹش کو چیتے کی طرح پھیلا کرے اور روغن قاز مل کر للو پتو کی چکنی چپڑی باتوں سے اس کے حضور اپنا کام نکالا کرے۔ دنیا کی مخالفت کر کے تمام مذاہب کے پیشواؤں کو گالیاں دے۔ مگر خبردار جو برٹش کی مخالفت کی۔ ورنہ یاد رکھنا وہی حال ہوگا جو سوڈانی مہدی تعایشی اور اس کے گرگوں کا ہوا کہ پیوند زمین ہو کر بھی چین نہ ملا اور ہڈیاں تک اکھاڑ کر دریائے نیل میں بہا دی گئیں۔

پس لے پالک آسمانی باپ کے اس جرنیلی آرڈر کی تعمیل کرتا رہتا ہے اور سچ پوچھو تو اسی میں خیر بھی ہے کہ ہمیشہ گورنمنٹ میں خوشامد کا پنواڑا پیش کرتا رہے۔ کاتا اور لے دوڑی۔ مقصود صرف چاپلوسی ہے کہ میں گورنمنٹ کی ولایتی بوٹ کی خاک ہوں اور میرے بزرگ بھی ہمیشہ فورٹ ولیم کے لال بیگی جاروب کش رہے ہیں اور ہماری اس عقیدت و وفاداری میں کبھی غبار و کدورت کے لئے راہ نہیں جو گورنمنٹ کی نسبت ہے۔’’فی الحقیقت خدا کے نبی اور متنبی کا یہی کام ہے کہ ہمیشہ اہل دنیا کی خوشامد میں زمین دوز مجرے بجالائے۔

دربار تاجپوشی کی تقریب پر مرزا قادیانی نے ہز ایکسلنسی لارڈ کرزن کے حضور ایک میموریل بھیجا ہے کہ: ’’گورنمنٹ اتوار کی تعطیل کی جگہ جمعہ کی تعطیل دیا کرے جو مسلمانوں کا مقدس دن ہے۔‘‘ واہ کیا کہنا۔ کیسا ضروری رفارم اور کتنا برجستہ الہام ہے کہ آج تک کسی پر ہوا ہی

نہیں اور نہ کسی کو یہ اصلاح سوجھی۔ مسلمانوں کی تعطیل جمعہ کے روز اور عیسائیوں کی تعطیل اتوار کے روز اور ہنود کی تعطیل بدھ کے روز اور پارسیوں کی تعطیل منگل کے روز ہو۔ علی ہذا دوسرے مذاہب بھی ہیں پس گوری کا جو بن چٹکیوں ہی میں چلا ہفتے کے تو سات ہی دن ہیں۔ اگر تمام اہل مذاہب کی خواہشوں پر گورنمنٹ عمل کرے تو تیس روز چھوڑ ۳۶۰ دنوں میں بھی تعطیل کا نمبر نہ آئے۔ اور اس کا نتیجہ جو کچھ ہو وہ لے پالک کو نہیں تو آسمانی باپ کو ضرور معلوم ہے کہ دنیا ایک ہو کا مقام ہو جائے۔ آسمانی باپ اور لے پالک ہی منارے کی چوٹی پر وندنایا کریں باقی چار طرف صفایا۔

خوشامدی ٹٹو نے دم ہلا کر یہ لید کی ہے کہ: ”میرے ساتھ ایک لاکھ آدمی ہیں اور یہ میموریل ان سب کی طرف سے ہے۔“ کہو جھوٹے کے منہ میں وہ۔ ہم بتا چکے ہیں کہ مرزا کے چیلوں کی کائنات بس وہی ہے جو ”الحکم“ میں شائع ہو چکی ہے۔ ان سب کو جمع کیا جائے تو دو تین ہزار تک بھی بمشکل نوبت پہنچے گی اور اب تو ”الحکم“ میں شائع ہونا بھی بعض مصالح سے بند ہو گیا ہے جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں۔ آخر ایک لاکھ آدمی کچھ ہوتے بھی ہیں یا صرف ایک لاکھ کا نام سن لیا ہے۔

چونکہ لے پالک کو ہمیشہ خوف رہتا ہے کہ ”مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جو قانون کے خلاف ہو اور برٹش گورنمنٹ تعزیر کی چکی میں پیس ڈالے۔ لہٰذا ہمیشہ گورنمنٹ کو اس حیلے سے خوش کرنا چاہتا ہے کہ میں اسلامی جہاد کے خلاف ہوں اور مسلمانوں کے جہاد کا خیال مٹانا چاہتا ہوں جو اولڈ فیشن علماء نے ان کے دلوں میں جما رکھا ہے۔“ لیکن ایسی خوشامد سے جو خرابیاں لازم آتی ہیں۔ ان سے نہ صرف لے پالک بلکہ ناعاقبت اندیش گھوسٹ باپ بھی ناواقف ہے اور یہی ناعاقبت اندیشی ہے تو وہ ضرور ایک نہ ایک دن الہام کی بدولت لے پالک کی گردن تڑوا کر رہے گا۔

اولاً! یہ کہنا کہ میرے ساتھ ایک لاکھ آدمیوں کی تعداد ہے۔ گورنمنٹ پر صاف دھمکی ہے کہ مجھے کوئی ایسا ویسا کمزور لچر اور پوچ نہ سمجھنا میں سوڈان اور یوگنڈا اور سومالی اور سنوسی مہدی سے کہیں زیادہ قوت رکھتا ہوں جب چاہوں گا ہندوستان میں بغاوت پھیلا دوں گا۔

دوم! مرزا کے نزدیک ہندوستان کے مسلمانوں میں بغاوت کا مادہ ہے۔ خصوصاً علماء اسلام میں جو مسلمانوں کو گویا در پردہ گورنمنٹ کی بغاوت کا سبق پڑھا رہے ہیں۔ پس گورنمنٹ کو ان سے نہ صرف ہوشیار رہنا ہے بلکہ عملی طور پر نگرانی کے لئے تمام علماء اور مشائخ کے سروں پر

سرہنگ مقرر کرنے چاہئیں۔ یہ تمام مقدس علماء اور مشائخ کے حق میں کھلا لائبل ہے جو ہر طرح گورنمنٹ کے مطیع اور وفادار ہیں۔ اس لئے ہر عالم اور شیخ وقت مرزا پر عدالتوں میں لائبل دائر کرسکتا ہے مگر وہ صبر کئے بیٹھے ہیں اور مرزا کے یہ زہر میں کھلے ہوئے تیر دل وجگر پر سہ رہے ہیں۔

سوم! برٹش گورنمنٹ کو باوصف ایسے جبروت اور طاقت اور ایسی عالمگیر حکومت کے جس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ مرزا اپنی خام خیالی سے کمزور یقین کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے جہاد سے خوف کرتی ہے حالانکہ مسلمانوں کو مذہب اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم جس سلطنت کے امن میں ہو اس سے انحراف کرنا خدا اور رسول سے انحراف کرنا ہے اور اس کا نام جہاد نہیں بلکہ بغاوت اور بے وفائی ہے۔ پھر اسلام میں بھی ویسا ہی جہاد ہے جیسا سلاطین یورپ نے پچھلے دنوں چین میں اور خود برٹش گورنمنٹ نے جنوبی افریقہ میں کیا اور اب سومال اور ونزویلہ میں کررہی ہے جو بالکل قدرت وفطرت کے مطابق ہے مگر مرزا تمام جہادوں کو وحشیانہ ظلم قرار دیتا ہے گویا ہر ایک جہاد کرنے والی سلطنت ظالم ہے، جابر ہے، وحشی ہے۔

چہارم! ضرورت اور ٹھیک منصوصہ اسلامی شرائط کے وقت مذہب اسلام میں جہاد ویسا ہی فرض ہے جیسا دوسری سلطنتوں میں مگر مرزا اس رکن شرعی کو مذموم سمجھتا ہے۔ لہٰذا ہرگز مسلمان نہیں بلکہ تمام مذاہب کا راندہ ہے۔

پنجم! بالفرض محال نہ صرف ۸ کروڑ مسلمان بلکہ ان کے ساتھ ۲۲ رکروڑ ہنود اور پھر مجموعی تعداد ۳۰ رکروڑ آدمی بھی چاہیں تو گورنمنٹ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ مرزا کی مفروضہ ایک لاکھ فوج تو کیا پدی کیا پدی کا شوربا ہے۔ مرزا کے مریدوں کی تعداد تو کسی طرح چند ہزار سے زیادہ نہیں مگر ہمارے بعض مشائخ کے مریدوں کی تعداد فی الحقیقت لاکھوں تک ہے مگر آج تک گورنمنٹ پر کسی نے اپنی تعداد ظاہر نہیں کی اور کیوں کرتے یہ تو مرزا قادیانی ہی کی کم ظرفی ہے اور اوچھا پن ہے۔ ہم بارہا نہایت تہدید کے ساتھ لکھ چکے ہیں کہ ایسے مغویانہ اور مضر خیالات کی اشاعت سے تائب ہو جو نہ صرف عموماً اہل اسلام کے لئے بلکہ خود مرزا کے لئے مضر ہیں اور گورنمنٹ ناواقف نہیں وہ خوشامد کے خودغرضانہ پہلوؤں کو خوب سمجھتی ہے مگر مرزا قادیانی نہیں مانتے تو اس کا خمیازہ چکھیں۔ دیکھنا آپ تو عیسیٰ موعود اور نبی مبروز اور امام الزمان جیسے کچھ ہیں۔ دنیا جانتی ہے مگر شوکت اللہ ضرور مجدد السنہ مشرقیہ ہے اور پبلک نے اس کو مجدد مان لیا ہے۔ پس اس کی پیشینگوئی کسی طرح اوپر اوپر جانے والی نہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم عصر چودھویں صدی لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب سوائے اپنے ایک لاکھ

مریدوں کے جو معلوم نہیں کہاں ہیں زمین پر ہیں یا آسمان پر۔ باقی چھ کروڑ مسلمانان ہند کو غدار اور مفسد قرار دیتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ ہند کو اپنی ہستی اور تعلیمات سے ہی آگاہ کرنا مقصود تھا تو مسلمانوں پر یہ تہمت لگائے بغیر بھی کر سکتے تھے۔ آپ نے ایک میموریل گورنمنٹ ہند کو بھیجا ہے کہ دربار تاج پوشی کی یادگار میں جمعہ کو بھی تعطیل ہو جایا کرے۔ اول تو یہ درخواست کبھی منظور نہ کی جائے گی۔ کیونکہ حاکمان وقت اپنے ہی تہوار کی تعطیل قائم رکھیں گے۔ اور ہفتہ میں دو روز کی تعطیل اصول سیاست مدن کے خلاف ہے۔ لیکن اگر مرزا قادیانی کو خاموش نہ رہنے اور گورنمنٹ کے کانوں میں اپنے وجود سے اس کو آگاہ کرنے کے واسطے ایک مضمون کی تلاش تھی تو مسلمانوں پر جھوٹا اتہام لگانے کی کیا ضرورت تھی۔

یہ مضمون صرف مسلمانوں کی دل آزاری اور گورنمنٹ کی جھوٹی خوشامد کے واسطے لکھا گیا ہے جو سراسر خلاف واقع اور محض غلط ہے۔ مرزا قادیانی گورنمنٹ کو دھوکا دینے اور اس کی خوشامد کے لئے جو کچھ چاہیں کہیں مگر وہ ان لوگوں کو دھوکا نہیں دے سکتے جو ان کی تالیفات کو پڑھتے رہے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ ان کی ایک تالیف کا بھی یہ مقصود نہیں۔ ہم مرزا قادیانی کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اپنی ان ساٹھ تالیفات کا نام لیں جو انہوں نے اس غرض سے لکھی ہیں اور جن کا ذکر میموریل میں کیا ہے۔ مرزا قادیانی گورنمنٹ کو بتاتے ہیں کہ چھ کروڑ مسلمانوں میں صرف ایک لاکھ مسلمان وفادار ہیں اور باقی مفسد اور غدار اور ان مفسدوں وغداروں کے واسطے گورنمنٹ سے ایک ایسی رعایت اور مہربانی کی درخواست کرتے ہیں جو بہت غیر معمولی ہے۔ گورنمنٹ کو جو جواب اس درخواست کا دینا چاہئے وہ صرف یہ ہو سکتا ہے کہ اگر مسلمانوں کی کثیر تعداد میں جہاد کے خیالات پھیلے ہوئے ہیں تو ان مفسدوں کو شمار کر کے پھانسی لگا دینا چاہئے اور چونکہ یہ درخواست ایک نہایت قلیل جماعت کی طرف سے ہے۔ اس کو نامنظور کرنا چاہئے۔ گورنمنٹ ایک لاکھ آدمی کے واسطے تیس کروڑ رعایا کا شعار نہیں بدل سکتی۔ مرزا قادیانی نے ایک عجیب مہمل پوزیشن اختیار کی ہے۔ تھیٹرس سٹیج پر ایک مسخرا آتا ہے جس کا نصف منہ سفید ہوتا ہے اور نصف سیاہ۔ کبھی وہ ایک طرف ناظرین کے سامنے کرتا ہے اور کبھی دوسری طرف۔ مرزا قادیانی اس امر کا فیصلہ نہیں کرتے کہ وہ اس مسلمان کہلانے والی جماعت کے اندر ہیں یا یہ فرقہ احمدیہ محمدیوں میں شامل ہے۔ یا ان سے علیحدہ ہے۔ ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ کون ہمارا دوست ہے اور کون ہمارا دشمن ہے تا کہ ہم اسی نسبت سے اس کے ساتھ سلوک کر سکیں۔ مرزا قادیانی مسلمانوں کے ایک نائب کی حیثیت میں گورنمنٹ کے سامنے ایک درخواست پیش کرتے ہیں۔

۳ ...... تازہ بے معنی الہام

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۷؍فروری کے الحکم میں آسمانی باپ کے بھبکے میں کھنچا ہوا یہ پھڑکتا تازہ بتازہ الہام شائع ہوا ہے کہ ’’لا یموت احد من رجالکم ‘‘ (تزکرہ ص۴۵۸،طبع سوم) مگر معنے سمجھنے میں خود لے پالک کی سٹی گم ہے۔ چنانچہ خود ہی بیان کیا۔ ’’اس کے حقیقی معنے کو تمہارے مردوں میں سے کوئی نہ مرے گا تو ہو نہیں سکتا کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی کو زندہ رہنا ہے مگر اس کے مفہوم کا پتا نہیں شائد کوئی اور معنے ہوں۔‘‘

ہم کہتے ہیں کہ آسمانی بغلول ایسا گول مٹول ڈھول کے اندر پول الہام ہی کیوں کرتا ہے۔ جس کے معنے خود اس کا اکلوتا لے پالک بھی نہیں سمجھ سکتا۔ معلوم ہوا کہ الہام کے معنے سمجھانے کو بھی الہام کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا کسی نبی پر ایسا الہام ہوا ہے۔ جس کے سمجھنے کو قوت منتظرہ باقی رہی ہو۔ لے پالک کے نزدیک جو الہام گورکھ دھندا ہو اور پنجوں اور ناخنوں اور دانتوں اور دہان بے دندان کے زور لگانے سے بھی نہ کھل سکے۔ مناسب ہے کہ مجدد السنہ مشرقیہ سے سمجھ لیا کرے۔ کیونکہ وہ باپ بیٹے دونوں کے گور گڑھے سے خوب واقف ہے۔ بھلا دنیا میں ایسا کلام کون سا ہے جو مجدد کی سمجھ میں نہ آئے۔ وہ تو بے معنے کلام کو بھی بامعنے کر سکتا ہے۔ لیجئے سنئے!

یہ الہام طاعون کے متعلق ہے جس کو آسمانی باپ نے لے پالک کی لینڈوری میں بھیجا ہے اور جو اس کا بڑا بھاری تمغہ ہے۔ مرزائیوں میں سے تو اب تک کسی پر اس کا دست شفقت پھرا نہیں یعنی خاص دارالامان قادیان میں تو کیا پنجاب کے کسی شہر اور جھے اور گاؤں میں بھی کوئی مرزائی نہیں مرا اور لوگوں نے جو غل مچایا کہ خاص قادیان میں اتنے کیس ہوئے تو یہ مخالفوں بد اندیشوں کا نرا طوفان بہتان ہے۔ البتہ اب آسمانی باپ عورتوں پر اس لئے غضبناک ہے کہ آسمانی منکوحہ جو عورتوں کی جنس سے ہے لے پالک کے ہتھے نہیں چڑھی۔ اور کسی نے اس کے رونے، پیٹنے، بلبلانے، چیخنے، چلانے، ایڑیاں رگڑنے پر ذرا بھی رحم نہ کیا۔ پس آسمانی باپ نے یہ غضب ناک الہام کیا کہ ’’لا یموت احد من رجالکم بل یموتن نسائکم کلھن ‘‘یعنی تمہارے مردوں میں سے ایک بھی نہ مرے گا بلکہ تمہاری تمام عورتیں مریں گی۔ کیونکہ عدمی مفہوم سے وجودی مفہوم نکلتا ہے اور ضد سے ضد کا اور نقیض سے نقیض کا علم ہو جاتا ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ تمہارے مردوں میں سے صرف ایک یعنی مرزا قیامت تک نہ مرے گا اس کے سوا موت سب کا

سلفہ کر جائے گی۔ اس صورت میں الہام یوں ہے: ''لا یموت احد من رجالکم اعنی مرزا'' کیونکہ مرزا ہمیشہ لوگوں کی اموات کی پیشینگوئی کرتا ہے اور مخالفوں میں سے جب کوئی مرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور اعلان دیتا ہے کہ میری مخالفت نے اس کو ہلاک کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا اپنی زندگی کا ٹھیکہ ابدلآ باد تک لیکر دنیا میں آیا ہے۔ بھلا ایسے صاف اور صریح معنے میں باپ بیٹے دونوں کیوں کر گھن چکر ہو گئے۔ بس جی بس بافندگی معلوم شد۔

۴ ...... مرزائیوں میں تقیہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی تو شیعہ کو مردود بلکہ کافر بتاتے ہیں مگر مرزائیوں میں شیعہ کی سنت یعنی تقیہ برابر جاری ہے۔ خود ہم نے جب کبھی کسی مرزائی سے پوچھا کہ تمہارے پاس مرزا قادیانی کے بروزی نبی اور مسیح موعود ہونے کی کیا دلیل ہے تو انہوں نے مرزائی نبوت سے تو صاف انکار مگر مسیح موعود ہونے کا اس دلیل سے اقرار کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں فوت ہوئے ہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی قطعاً اور یقیناً اور ایماناً مسیح موعود ہیں۔ دیکھئے کیسی محکم اور برجستہ دلیل ہے کہ کوئی خر دجال بھی سنے تو کان جھڑ جھڑا کر اور دم ہلا کر اس قول کی اجابت میں لید کرنے لگے۔

مگر جب کوئی دہریہ یا آریا جو معجزات کا منکر ہو یہ کہے کہ انیس سو برس تک بے کھائے پیئے آسمان پر عیسیٰ مسیح ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے۔ لہٰذا میں مسیح موعود ہوں تو مرزا اور مرزائیوں کے پاس اس کے خلاف کیا دلیل ہے مگر بروزی محمد ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ بجز عقائد ہنود کے جن کے یہاں تناسخ جائز ہے حالانکہ خود بدولت تناسخ کے مسئلے میں آریا کو گالیاں دے چکے ہیں۔ خیر یہ تو پرانی بات ہے گفتگو تو اس امر میں ہے کہ جب مرزا قادیانی اپنے چیلوں کو ڈانٹ چکے ہیں کہ میری نبوت سے اگر کسی نے انکار کیا تو یاد رکھنا خر دجال پر سوار کر کے اس حیثیت سے قادیان کے بارہ پتھر باہر دیس نکالا دوں گا کہ خر دجال کی دم کی طرف منہ ہوگا اور اس کے کانوں کی طرف پشت۔ مگر مرزائی اس ڈانٹ کو نہیں مانتے یا تو اپنے نبی پر پورا ایمان نہیں لاتے یا شیعہ کی طرح تقیہ کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم کو ہرگز یقین نہیں کہ ان کے نبی نے ایسا حکم دیا ہو جو علی الاعلان اس کی نبوت کے نہ ماننے اور عام طور پر کھلے بندوں نبوت کی اشاعت میں خلل انداز ہو کیونکہ لے پالک اپنی طرف سے ایک بات بھی نہیں کہتا بلکہ وہی کہتا ہے جو آسمانی باپ اس کے کان میں پھونک دیتا ہے۔ آسمانی باپ تو صاف کہہ چکا ہے کہ تو بمنزلہ میرے ولد کے ہے اور تو بروزی نبی ہے پس یہ قیاس میں نہیں آتا کہ لے پالک نے آسمانی باپ کی وصیت کے خلاف اپنے چیلوں سے یہ کہہ دیا

ہو کہ جب تم پر زور پڑے اور بھاگتے راہ نہ ملے تو تقیہ کر کے میری نبوت کے بوجھ سے کاندھا گرادیا کرو۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ خود مرزائی نالائق اور ضعیف الاعتقاد اور مذبذب اور ڈانواں ڈول ہیں۔ ان کے نبی کا کچھ قصور نہیں۔ پس ایسے خام مرزائیوں کے گلے سے پٹا اور پھنور کلی نکال کر بالکل آزاد اور ان کی بیعت بالکل فسخ کر دینی چاہئے ورنہ یہ بھیدی بن کر لنکا ضرور ڈھائیں گے۔ یا نادان دوست بن کر مرزا قادیانی کے دشمنوں کو بھی مات دیں گے۔

۵ ...... مرزائی حوادث

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

جعفر زٹلی لاہوری لکھتا ہے۔ ۲۰، ۲۱ر جنوری کو گورداسپور میں ان مقدمات کی پیشی تھی جو مرزائیوں نے مولوی محمد کرم الدین و مولوی فقیر محمد پر دائر کئے تھے۔ ۲۰ کو صاحب مجسٹریٹ موجود نہ تھے۔ ۲۱ کو مقدمہ دفعہ ۴۱۷ کا پیش ہوا۔

مرزائیوں کی جماعت لمبے چغے پہنے سبز سیاہ عمامے باندھے سویرے ہی آ گئی تھی۔ حکیم نورالدین اور عبدالکریم بھی تھے۔ فریقین اندر بلائے گئے تو مرزا قادیانی کا ایک خاص مرید اور دو چار جنٹل مین عدالت کے چبوترہ پر مثل خوانوں کے پاس جا بیٹھے۔ جانب ثانی کے وکلاء نے اعتراض کیا عدالت نے فوراً وہاں سے نکال دیا۔

پھر حکیم فضل دین مستغیث کا بیان شروع ہوا۔ اثناء بیان میں یعقوب علی تراب کچھ کان میں پھونکنے لگے۔ وکلاء نے پھر اعتراض کیا۔ عدالت نے خفا ہو کر فوراً پیچھے ہٹا دیا۔ یہ دوسری ذلت ملی۔

مستغیث کا بیان نہایت مزیدار ہوا۔ مستغیث نے کتاب (نزول المسیح) کا تذکرہ کیا تو وکلاء مستغاث علیہ نے کہا کہ اس کتاب کا شامل ہونا ضروری ہے۔ ۲۰ر فروری تاریخ دی گئی۔

وکلاء مستغاث علیہ نے یہ عذر تحریری کیا ہے کہ مقدمہ اس عدالت میں سماعت نہیں ہوسکتا۔ بعد بیان مستغیث اس پر بحث ہوگی۔ اگر عدالت کی رائے ہوئی تو مقدمہ منتقل کرے گی ورنہ دفعہ ۵۲۶ سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

دوسرے مقدمہ لائبل میں دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری کے مطابق درخواست دی جائے گی۔ عدالت نے مستغاث علیہ کو ۲۶ر فروری تک مہلت دی ہے۔

ہم نے سنا ہے کہ مولانا ابوالفضل نے قادیانی اور حکیم فضل الدین پر ایک جدید استغاثہ

دائر کرادیا ہے جس کی پیشی ۱۷رفروری ہے وارنٹ پھر جاری ہو گئے ہیں۔ مرزا کو نہایت شرمندگی حاصل ہو رہی ہے۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال۱۹۰۳ء ۲۴رفروری کے شمارہ نمبر ۸ر کے مضامین

۱......	مجدد پر الہامات۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	استروں کی مالا۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	اٹھارہ برس کا خواب آج دیکھ رہے ہیں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	قادیانی کے عربی قصیدہ پر مصری ادیبوں کی رائے۔ گلزار ہند سے اقتباس	
۵......	رویاء صادقہ۔ از مکتوب اٹاوہ	
۶......	ضمیمہ کی ترقی۔ مرزا کا چیلنج قبول۔ اعجاز احمدی کا جواب	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۷......	وہی مرزا قادیانی کا جہاد۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۸......	الہام کیا ہے ٹھیکے کی گت ہے۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۹......	جعلی نبی پر ایمان۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۱۰......	سؤر کا شکار۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۱۱......	لڑکے کی جگہ لڑکی ماتھے تھوپی گئی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ...... مجدد پر الہامات

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

پرسوں شب کو مجدد کے قلب پر مرزا قادیانی کی بروزی نبوت کے متعلق مندرجہ ذیل فصیح و بلیغ معجز الہامات بزبان عرب القاء ہوئے۔ مرزا قادیانی اپنی لال کتاب یا اپنے لال گرد کے گرنتھ یا لعل بیگی بکس اور بیگ میں سے ٹٹول کر ایسا منضبط اور مرحط اور مسجع الہام ایک تو دکھائیں: ”رقاب النوق ترعرت کشم الجبال الیٰ تلل شملة الشمال اللتی ملتقها النون. وریاح هبوب السمیراء نقذت فی جوف سویداء المجنون اللتی تطاولت علیها ایدی الدوار والجنون. وردت شرذمة شاکیة السلاح. وحجمت طبقة نافذة الرماح.

لا عبرت لمن قام فقعد. کالعجاج ولا وجود لمن برق فانکسر انقض کالزجاج. تبّالک من الظلوم والجھول وتربت یداک من النسآء لست من الفحول انتم کالصور البھیمیة لستم کالاجسام التعلیمیة لان الھیولیٰ انما ھی شک لحلیان الصور کما القینا علی الباقر فی کتابه المسمی بالافق المبین مع انه لا یولد منکم سوی لا شباح الناریة الخبیثة الکثیفة لا الارواح الطیبة اللطیفة، لان الدجال لا یولد من بطن ابنت عمران التی لم یمسسھا الا روح القدس الخبیثات للخبیثین والطیبات للطیبین‘‘

۲ ...... استروں کی مالا

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہم بارہا یقین دلا چکے کہ مجدد السنۃ مشرقیہ شوکت اللہ القہار کی شان رحم حسب فحوائے ’’سبقت رحمتی علی غضبی‘‘ شان قہر پر غالب ہے اور شیر غرّ ان بھی اپنے پیش پا افتادہ کو نہیں چھوڑتا اور ہم یہ بھی ظاہر کر چکے کہ مجدد ہرگز مرزا اور مرزائیوں کا بدخواہ نہیں بلکہ ایک خیر خواہ رفارمر ہے۔ مجدد کے مشورے اور صلاح کے بغیر کوئی کام کریں گے تو خرابی اور مصیبت کا سامنا ہوگا۔ بھلا یہ کیا حرکت ہے کہ نہ پوچھا نہ گچھا بیٹھے بٹھائے شامت جو انگلی دکھاتی ہے تو آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ سے گورنمنٹ پر ایک پنواڑا (میموریل) ٹھائیں سے لان مارا کہ میرے ساتھ ایک لاکھ قلمی فوج ہے جس کو ہفتہ میں بجائے اتوار کی تعطیل کے جمعہ کی تعطیل ملنی چاہئے۔ تعطیل وعطیل کی درخواست تو جیسی کچھ ہے خیر سلا۔ مقصود تو اپنی جرار فوج کی بھیڑ دکھانا ہے۔ تاکہ گورنمنٹ سہم جائے اور مرزا قادیانی کو نقلی نہیں اصلی مسیح اور امام الزمان تسلیم کرلے۔

اس میں شک نہیں کہ مرزا قادیانی نے ابھی تک ایک لاکھ آدمی صرف کاغذ پر دیکھے ہیں ورنہ ’’الحکم‘‘ میں اسم وار تفصیل شائع کرتے حالانکہ اب اس میں بیعت کا کالم ہی چھپنا گاؤ خورد ہوگیا جیسا کہ ہم اس بارے میں مرزا قادیانی کی حکمت عملی مفصلاً لکھ چکے ہیں۔

اگر ہمارے بعض مشائخ جن کے مریدوں کی تعداد درحقیقت لاکھوں تک ہے۔ گورنمنٹ میں کوئی ضروری میموریل بھیجتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا اور نہ گورنمنٹ کو کوئی شبہ گزرتا۔ کیونکہ علماء اور مشائخ مذہب اسلام میں انقلاب ڈالنے اور مصلح ہونے کے مدعی نہیں اور نہ اسلام میں اصلاح اور ترمیم کی ضرورت ہے۔ مگر مرزا قادیانی چونکہ بروزی اور مسیح موعود اور مہدی اور

بالآخر امام الزمان اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء بننے کے مدعی ہیں۔ لہٰذا ایک لاکھ آدمی تو بہت ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ تو دس ہزار آدمیوں کا ہونا بھی گورنمنٹ کے لئے خطرناک ہے کیونکہ جو شخص مرزا قادیانی پر ایمان نہ لائے اسے واجب القتل سمجھتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ گورنمنٹ بھی ان کے منکروں میں سے ہے۔

پس اس کا انجام جو کچھ ہوگا عاقبت اندیش اہل الراء اس کو خوب سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ہم نے مرزا قادیانی کے میموریل کو اس نوٹ کے عنوان میں ان کے گلے کے لئے استروں کی مالا لکھا ہے۔ مجدد کی پیشینگوئی کے پورا ہونے کے سامان نظر آرہے ہیں اور وہ ضرور پوری ہوگی۔ انشاءاللہ۔

۳ ...... اٹھارہ برس کا خواب آج دیکھ رہے ہیں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کے اسی جان نثار اور فدائی نے چند اشعار شائع کئے ہیں جو دسمبر ۱۸۸۶ء کے ''شحنہ ہند'' میں مولوی محمد یحییٰ کشمیری کی طرف سے مرزا قادیانی کی مدح میں شائع ہوئے تھے مگر کجا ۱۸۸۶ء اور کجا ۱۹۰۳ء۔ اول تو مرزا قادیانی ۱۸ ربرس قبل بروزی نبی اور خاتم الخلفاء نہ بنے تھے اس زمانہ میں تو آپ صرف آریا کا تعاقب فرمارہے تھے اور کوئی مسلمان آپ کا مخالف نہ تھا بلکہ بعض نیک سیرت پاک نیت مسلمان آپ کے مرید و معتقد اور محض سادہ دلی اور بھولے پن سے سانپ کے ظاہری خوش نما رنگ پر فریفتہ ہوگئے تھے۔ مگر مرزا قادیانی نے کینچلی اتار کر دوسری کینچلی بدلی تو زہر کھل گیا اور سب خوفناک ہوکر اور لاحول پڑھ کر علیحدہ ہوگئے۔ قادیان میں صرف چند اپاہج، پیران نمے پرند مریدان مے پرانند والے باقی رہ گئے۔

دوم! اخبار میں نامہ نگاروں کی طرف سے ہر قسم کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ایڈیٹر کے عقائد کو ان سے کیا تعلق؟ سوم! وہ اشعار ایسے تھے کہ ہر شاعر شاعرانہ ترنگ میں خود اپنی ذات کو ان سے متصف کر سکتا ہے چہ جائیکہ غیروں کو۔ ایک شعر یہ تھا۔

مسیحا را مشابہ درکمال فیض روحانی
محمد را تبیع وخادم دین ازول وجان شد

اس زمانہ میں تو آپ مسیح کے مشابہ تھے مگر اب ان سے بدرجہا بڑھے ہوئے ہیں۔ بلکہ عیسیٰ مسیح میں (معاذ اللہ) بہت سے عیوب ہیں اور ان کے مقابلہ میں خود بدولت بالکل معصوم ہیں۔ اس زمانہ میں آپ تبیع (تابعدار محمد) تھے اب بروزی محمد یعنی بعینہ محمد ہیں گویا غلام سے آقا بن گئے۔ جب مبصر مسلمانوں نے آنکھیں کھول کر یہ کیفیت دیکھی تو مندرجہ ذیل شعر پڑھا۔

سفلۂ خوش پوش را برصدر عزت جامدہ
کفش اگر زریں بود بالا سے سرنتوان نہاد

کشمیری صاحب نے تو اپنے نبی کی تعریف میں کچھ بھی مبالغہ نہیں کیا۔ عرفی شیرازی خود اپنی تعریف میں لکھتا ہے۔

مریم من فیض جبریل از مزاج خود گرفت مریمی رابرو بالا ذہن عیسیٰ زائے من

لیجئے آپ اگر شبیہ مسیح ہیں تو عرفی کا ذہن عیسیٰ زا ہے یعنی عیساؤں کے جننے کی کل ہے۔ اس لئے عرفی لکھتا ہے کہ میرے ذہن عیسیٰ آفرین نے مریم ہونے کے مرتبہ کو بڑھا دیا ہے پس ہم ایسی ہی مجذوب کی بڑ کشمیری صاحب کے کلام کو سمجھے اور ''شحنہ ہند'' میں درج کر دیا۔ بقول مثل۔ آپ سے آئے تو آنے دو۔ اور آئی تو رمائی۔ نہیں تو فقط چارپائی۔

اگر مرزا قادیانی میں خلوص اور تدین اور تقویٰ اللہ ہوتا تو جو لوگ آپ کو ایک نیک نہاد بزرگ سمجھ کر مرید یا معتقد ہوئے تھے وہ کیوں آپ سے علیحدہ ہو جاتے اور کیوں تبرا پڑھ کر آپ کے نام کا کتا پالنے سے بھی اب دریغ کرتے۔ ان کو تو تشنگی طلب لائی تھی مگر جب انہوں نے چشمۂ آب کی جگہ محض سراب دیکھا اور بجائے رہبری کے رہزنی محسوس کی تو اپنی سادہ لوحی پر نادم ہوئے اور آپ سے قطع تعلق کرنے کو عین تدین سمجھے اور گمراہی میں رہنا گوارہ نہ کیا۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہرد ستے نباید داد دست

ایسے بہت سے لوگ موجود ہیں جو مرزائیت کی تاریکی سے نکل کر توفیق الٰہی کی روشنی میں آگئے ہیں جن کے خطوط ضمیمہ میں چھپ چکے ہیں۔ مرزا اور مرزائی جواب دیں کہ ان لوگوں کے علیحدہ ہونے کے کیا وجوہ ہیں۔ آپ شاید کہیں کہ ''ان میں کچھ شیطانی رگیں باقی تھیں۔'' بھلا تمام شیطانی رگیں قطع نہ ہو جائیں تو مرزا قادیانی کے پاس آتے کیوں اور اب آئے تو کیا وہ رگیں پھر عود کر آئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ مرزا قادیانی کے فیض صحبت کا اثر ہوا۔ یوں کہئے نا کہ کاٹھ کی ہانڈی ایک ہی دفعہ چڑھتی ہے۔ سادھو بچے ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتے۔

۴ ...... قادیانی کے عربی قصیدہ پر مصری ادیبوں کی رائے

(گلزار ہند سے اقتباس)

''المنار'' مجریہ ۱۶؍شوال ۱۳۲۰ھ میں فاضل ایڈیٹر کی رائے کا خلاصہ دربار ''اعجاز احمدی'' حسب ذیل ہے۔

''مرزا غلام احمد قادیانی نے جسے ایک قسم کا جنون ہے اور جس نے عقل سے فارغ خطی لے رکھی ہے۔ گزشتہ مہینے میں ہمیں ایک عربی قصیدہ بھیجا ہے جس کا دیباچہ اردو میں ہے۔ وہ اس قصیدہ کو اپنا معجزہ سمجھتا ہے اور ایسا قصیدہ لکھنے والے کو دس ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اس قصیدہ کے ہمراہ ایک انگریزی خط بھی اس نے بھجوایا ہے جس میں اسی قسم کا ہذیان ہے مگر اس بے وقوف نے انعام مقرر کرتے ہوئے کوئی حکم مقرر نہیں کیا جو اس کی بکواس اور شعراء کے سحر بیان اشعار کا موازنہ کرتا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ اس قصیدہ پر جرح وقدح کرتے اور مرزا کی لفظی، صرفی، نحوی اور عروضی غلطیوں کے علاوہ اس کا سرقہ بھی پکڑتے اور دکھاتے کہ مرزا نے شعراء متقدمین کے کلام کا سرقہ کر کے اس کی شکل کس طرح مسخ کی ہے اور صحیح کو کیوں کر غلط کیا ہے۔ مگر اس خیال سے کہ جو عربی جاننے والے ہیں وہ قصیدہ کے اشعار پڑھ کر خود ہی سمجھ سکتے ہیں اور اہل ہند میں سے جو اس کے فریب میں آ چکے ہیں وہ ہماری جرح کو اگر وہ ان کے پاس پہنچ بھی جائے۔ کب ماننے لگے۔ ہم نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور صرف چند شعر نقل کر دیئے تاکہ پڑھنے والے اس کا مضحکہ اڑائیں۔''

اس کے بعد مرزا کے قصیدے سے چند اشعار نقل کر دیئے ہیں اور یہی رائے دوسرے الفاظ میں ''ایڈیٹر الہلال'' نے ظاہر کی ہے جو مسیحی مذہب رکھتا ہے اور جس کا مرزا کے ساتھ کوئی عناد بھی نہیں۔ کیونکہ عیسائی ہونے کی وجہ سے وہ مرزا کی گالی گلوچ سے بچا ہوا ہے۔'' (گلزار ہند)

۵ ...... رویاء صادقہ

مکتوب اٹاوہ

مولانا شوکت! السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ ایک حاجی صاحب نے جو اہلحدیث سے ہیں ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ کو ۳ بجے شب کے خواب دیکھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو مرزا کے بارے میں یہ خیال رہتا تھا کہ ''یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہے یا جھوٹا؟'' میں اپنے سینے پر ''قل ہو اللہ'' پڑھ کر سو گیا۔ خواب میں ایک شخص بزرگ بہت پاکیزہ صورت سفید پوش سر پر بہت بڑا عمامہ باندھے چوغا پہنے کمر سے پٹکہ کسے میرے سرپر آ کھڑے ہوئے اور کہا اے حاجی تو کس جنجال میں پڑا ہے۔ اس شخص کا دعویٰ مثیل المسیح اور موعود منجانب اللہ اور مہدی و نبی وغیرہ ہونے کا محض بناوٹ ہے۔ نبیوں کی صورت شکل ایسی نہیں ہوتی جیسی اس کی ہے۔ نبیوں کا روئے مبارک ایسا ہوتا ہے کہ اس کے سامنے پھول بھی میلا معلوم ہوتا ہے اور نبیوں کے ہاتھ ایسے نرم ہوتے ہیں کہ ان کے سامنے روئی بھی سخت ہوتی ہے۔ مرزا کے ہاتھ ایسے سخت اور خاردار ہیں جیسے ببول کے ٹہنے اور

مرزا کے منہ کی کھال ایسی ہے جیسے گدھے کی کھال۔ اور ناک ایسی جیسے گینڈے کا سینگ اور منارے کا کلس، اور داڑھی کے بال ایسے سخت جیسے برانڈی کی بوتل کے کاگ کے تار۔ اور انبیاء کے بال ریشم کے لچھے ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ شخص کافر ہے۔ چلو نماز پڑھو وہ مجھے ایک بہت بلند اور بڑی مسجد میں لے گئے۔ لوگ مسجد کی چھت چونے وغیرہ سے مزین کر رہے تھے۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ تخمیناً ڈیڑھ سو علماء اس جگہ موجود ہیں۔ میں نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ بعد نماز اس بزرگ نے فرمایا کہ اگر مرزا کا کوئی مرید تم کو بہکائے تو اس کے بہکاوے میں نہ آنا۔ یہ کوئی مذاق اور دل لگی نہیں بلکہ سچا خواب ہے۔ جھوٹا خواب بیان کرنا شرعاً منع ہے۔

۶ ...... ضمیمہ کی ترقی۔ مرزا کا چیلنج قبول۔ اعجاز احمدی کا جواب

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

لیجئے جناب برے کی ایسی کی تیسی اور یوں کی ووں ہوگئی۔ ہر سال ہجرت اکدس وانجس واخبث واخسٹ پیشینگوئی کرتے ہیں کہ ضمیمہ شحنہ ہند بند ہو جائے گا۔ ہمارے نام بعض بدمعاشوں کے گمنام خطوط بھی آئے کہ امام الزمان کی پیشینگوئی امسال ضرور پوری ہوگی۔ مگر جھوٹے کے منہ میں وہ...... ہوگیا اور ضمیمہ ہر سال خدا کی عنایت اور مربیوں اور قدر دانوں کی حمایت واعانت سے نئی بڑھتی ہوئی قوت کے ساتھ منکروں اور ملحدوں کی چھاتی پر مونگ دلتا ہوا ایک عجوبہ اور دلکش سج دھج کے ساتھ نکلتا ہے اور کسی کمسن معشوق کے اٹھتے جوبن کی طرح بڑھ رہا ہے۔ مرزا قادیانی شاید اس پر بھولے ہوں گے کہ بعض پرچے ان کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ مگر ''شحنہ ہند'' ان میں نہیں ہے۔ وہ جامعیت کمال نہ رکھتے تھے۔ وہ ناقص تھے نا قابل تھے۔ شوکت اللہ القہار خدا کی عنایت سے جامع کمالات ہے۔ وہ منکروں کو ہر فن ہر مسلک ہر شعبہ میں عاجز کر سکتا ہے۔ اور ہم حلفاً کہتے ہیں کہ ابھی تک مرزا اور مرزائیوں نے شوکت اللہ کا تابناک جوہر نہیں پہچانا۔ ابھی انہوں نے دیکھا ہی کیا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد دیکھیں گے وہ اپنی ''اعجاز احمدی'' کو لئے پھرتے ہیں۔ واللہ ثم باللہ ہم اس کو محض بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ ہمارے شاگرد اس سے بہتر لکھ سکتے ہیں مگر بلاوجہ کون درد سر خریدے اور اپنے کاموں سے فرصت ہی کسے ہے؟

مرزا قادیانی کے پرانے پٹھو اور ہمارے لنگوٹیے یار امروہی صاحب نے ''اعجاز احمدی'' کا جواب لکھنے کی پھر تحریک کی ہے۔ جواباً خدمت کے درمیان کے بیچوں بیچ میں گزارش ہے کہ اگر جیب میں ٹکے ہوں تو مرزا قادیانی پانچ ہزار روپیہ امرتسر یا لاہور میں کسی ایسے صاحب کے پاس جمع کرا دیں جو ہمارا بھی معتمد علیہ ہو۔ مثلاً امرتسر میں منشی غلام محمد صاحب فاضل وخواجہ صمد شاہ

صاحب ایڈیٹران اخبار وکیل میا میر کرامت اللہ صاحب میر، اور لاہور میں مولوی محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار یا مولوی محرم علی صاحب چشتی مالک رفیق ہند یا میاں محمد چٹو صاحب تاجر ریشم، اس کے بعد طرفین سے محاکم مقرر ہوں اگر ہمارے کسی شاگرد کا قصیدہ مرزا قادیانی کے قصیدے سے بڑھ کر ہے اور مجلس محاکمہ کے ممبر ہم کو ڈگری دیں تو ہم پانچ ہزار لینے کے مستحق ہوں گے ورنہ نہیں۔ تم نے دس ہزار کا اعلان دیا تھا ہم اس کا نصف ہی مانگتے ہیں۔ اگر مرد ہو تو ایسے موقع سے نہ چوکو ورنہ لعنت اللہ علی الجاعلین، الجاھلین الضالین الدجّالین کو بیش بار۔

۷ ...... وہی مرزا قادیانی کا جہاد

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۷ر فروری سنہ حال کے ''الحکم'' میں بڑے فخر کے ساتھ کسی اخبار سے ایک مضمون نقل ہو کر شائع ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''تین سال کے عرصہ میں فرقہ احمدیہ نے حیرت انگیز ترقی کی ہے اور اب اس کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔'' عجیب بات ہے مرزا قادیانی تو اپنے میموریل میں جو پچھلے دنوں گورنمنٹ کے حضور بھیجا گیا ہے فرقہ احمدیہ کی تعداد ایک لاکھ لکھی اور مذکورہ بالا اخبار ڈیڑھ لاکھ سے بھی زائد بتائے۔ مدعی سست گواہ چست۔ معلوم نہیں دونوں میں کون جھوٹا ہے؟

اس کے بعد بمبئی کے افسر مردم شماری کی رپورٹ نقل ہوئی ہے جس میں فرقہ احمدیہ کا واجب العمل اصل الاصول صرف مسلمانوں کو جہاد سے روکنا ہے اور بس۔ گویا مرزا قادیانی کی بعثت کی علت غائی اس کے سوا کچھ نہیں۔

واقعہ میں جدید مذہب کے لئے اس سے بڑھ کر اصول ممکن نہیں۔ لیکن پچھلے دنوں جو ''الحکم'' کی لوح پر بطور علامات مسیح موعود ''یکسر الصلیب ویقتل الخنازیر'' والی حدیث ثبت تھی اور پھر بعد میں ضمیمہ شحنہ ہند کی انگشت نمائی پر وہ حدیث چھیل ڈالی گئی گویا اپنا تمغہ کھودیا تو اس سے کیا مراد تھی۔ کیا صلیب کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور سوروں کا قتل کرنا جہاد نہیں اور صلیب اور سوروں سے کیا مراد ہے۔ اگر آپ انکار کریں گے کہ میں صلیب کا توڑنے والا اور سوروں کا قتل کرنے والا نہیں ہوں تو آپ مسیح موعود نہیں۔ اپنے ہی قول سے جھوٹے ہیں۔

مرزا قادیانی جو مسلمانوں کو جہاد سے روک رہے ہیں تو معلوم نہیں کون سے مسلمان جہاد پر آمادہ ہیں۔ مرزا قادیانی موجودہ پر امن سلطنت انگلشیہ میں یہ خواب پریشان کیوں دیکھ

رہے ہیں اور اسلام میں ایسے جہاد یعنی امن وامان کی حالت میں جدال وقتال کا حکم کہاں ہے۔ اگر آپ اس اسلامی جہاد کے خلاف ہیں جو مہذب اور معقول شرائط کے ساتھ مشروط ہے تو برٹش کے جہاد ٹرانسوال اور یورپ کے جہاد چین اور وینزویلہ اور سومالی کے جہاد کے بھی خلاف ہیں۔ پھر مرزا قادیانی نے برٹش گورنمنٹ میں کیوں میموریل نہیں بھیجا کہ خلق اللہ کی خونریزی سے باز آئے۔ حالانکہ اس کی ضرورت تھی۔ مسلمان تو جہاد کا نام تک بھول گئے ہیں ان کے سامنے یہ تحریک کرنا تحصیل حاصل اور محض فضول ہے۔

مرزا قادیانی کی زبان پر ہر وقت جہاد ہی جہاد کا رہنا ضرور مالیخولیا ہے یا کابوس ہے، یا جنون ہے، نہیں جناب دیوانہ بکار خویش عاقل کا مضمون ہے۔ ان کو ہر وقت خوف رہتا ہے کہ میں نے جو مسیح اور مہدی اور امام الزمان بننے اور اپنے جھنڈے کے نیچے مخلوق کے آنے کا اعلان دیا ہے۔ ایسا نہ ہو برٹش گورنمنٹ اس اجتماع عوام کالانعام کی ڈونڈی پیٹنے پر خوف ناک ہو کر مجھ سے مواخذہ کر بیٹھے پس منہ میں تنکے لے لے کر ہمیشہ گورنمنٹ کے آگے دم ہلاتے ہیں کہ میں بھیڑیا نہیں بلکہ آسمانی باپ کی بھیڑ ہوں۔ مرزا قادیانی کے مکار اور کاذب ہونے کی اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہوگی کہ وہ ایک بے وجود امر (جہاد) کو ۶ رکروڑ مسلمانان ہند کے سر تھوپتے ہیں اور اپنے کو جہاد کا مخالف قرار دیتے ہیں اور اسی معدوم اور خلاف واقعہ امر کو اپنی مہدویت کا اعلیٰ نشان بتاتے ہیں۔ ھذا شیء عجاب!

مضمون کے اخیر میں لکھا ہے کہ ''احمدی جماعت کی ترقی کا بڑا باعث طاعون کا پھیلنا ہے۔ لوگ طاعون سے خوفزدہ ہو کر احمدی بنتے ہیں۔'' اس کی کیا وجہ ہے کہ خوف صرف مسلمانوں پر طاری ہوتا ہے۔ ہنود، عیسائی، آریا، پارسی، بودھ کیوں احمدی نہیں بنتے اور شاید جو مسلمان احمدی بن جاتا ہے وہ طاعون سے محفوظ رہتا ہے۔ قادیان میں تو کوئی کیا مرتا جو آسمانی باپ کے لے پالک کا مسکن ہے۔ تمام ملک پنجاب میں ایک احمدی بھی نہیں مرا۔ علاقہ بمبئی میں احمدیوں کی تعداد گیارہ ہزار ۷۸ بتائی گئی ہے۔ اگر وہاں ایک احمدی بھی مرا ہو تو ہمارا ذمہ اور اگر در حقیقت احمدی بھی مرے ہیں تو فرمائیے مرزا اور مرزائیوں کو طاعون نے کیا فائدہ دیا؟ دوست بھی مرے اور دشمن بھی۔ تو نشان مسیحیت ومہدویت غتربود ہو گیا۔

ہم خیال کرتے ہیں کہ آئندہ گرما میں آسمانی باپ نے چاہا تو دماغ کا تھرمامیٹر اول درجہ پر پہنچ جائے گا جبکہ مرزا بھی برٹش گورنمنٹ میں میموریل بھیجیں گے کہ میں امام الزمان ہوں میرے ہاتھ پر گورنمنٹ بھی بیعت کرے۔

۸ ...... الہام کیا ہے ٹھیکے کی گت ہے

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

پچھلے دنوں آسمانی باپ نے لے پالک پر وہ چوچونا تازناتے وار الہام کا دونگڑا برسایا کہ بس تڑ کا ہی کر دیا۔ سنئے!

''انی مع الرسول اقوم واصلی واصوم واعطیک مایدوم'' (تذکرہ ص۴۵۹، طبع سوم) ''اھو ھو ھو ھو'' کیا کہنا ہے۔ دھنا تک دھنا ٹھیکے کی گت بھرتا ہوا کتنا لاجواب الہام ہے۔ آسمانی باپ کہتا ہے ''میں اپنے رسول (لے پالک) کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں۔ میں نماز پڑھتا ہوں۔ روزے رکھتا ہوں اور تجھے وہ شے عطا کرتا ہوں جو قیامت سے بھی ادھر تک باقی رہے۔'' گویا رسول اور ہے اور تجھے اور ہے یوں کیوں نہ کہا کہ ''انی معک اقوم'' رسول اور لے پالک کا خطاب تو کئی مرتبہ دے چکا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک عورت نے زناء کیا تھا اور وہ حاملہ تھی جس پر حد شرعی کا لگنا ضروری تھا۔ ایک شخص نے اس اثناء میں کہا ''لاشرب ولا اکل ولا نطق ولا استھل فمثل ذالک یطل'' یعنی زانیہ حاملہ پر حد لگائی جائے گی تو اس کا جنین بھی مارا جائے گا جس نے نہ کھایا ہے نہ پیا ہے نہ بولا ہے نہ چیخا ہے کیا ایسے کا خون بہایا جائے۔ آنحضرتﷺ نے فرمایا ''حدیث کحدیث الکھان'' ﴿یعنی یہ شخص کاہنوں کی سی باتیں کرتا ہے جو مسجع اور مقفے ہوتی ہیں اور جن میں وہ لخت لخت جوڑ بند لگاتے ہیں۔﴾ صاف ظاہر ہے کہ حضور رسول مقبولﷺ پر ایسا مسجع کلام ناگوار گزرا۔ مگر آسمانی باپ اور لے پالک کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ روزہ رکھتا ہے۔ آسمانی باپ (خدا) کا بھی کوئی باپ (خدا) ہے۔ جس کے لئے وہ صوم وصلوٰۃ کرتا ہے۔ گویا نسلاً بعد نسل وبطناً وبعد بطن تعدد آلہہ کا تسلسل جاری ہے۔ ہر باپ کے واسطے ایک باپ اور ہر خدا کے لئے ایک خدا ہے۔ یہ تو ۳؍فروری کا الہام تھا اب ۴؍فروری کے الہام کا جوڑ توڑ ملاحظہ ہو۔

''اصلی واصوم اسھر وانام واجعل لک انوار القدوم واعطیک مایدوم'' (تذکرہ ص۴۶۰) واہ واہ! کیا کہنا الہام کیا ہے جلی قلم سے لکھ کر فرانس کی نمائش گاہ میں فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہے کہ دیکھ تو مسیح موعود ہے یا میں۔ اس الہام میں آسمانی باپ، ٹھیکے کی گت بھرنا بھول گیا یا بھٹک گیا۔ کیا معنے کہ اصوم کا سجع انام لایا۔ بھلا کوئی پوچھے اس الہام میں اور گزشتہ الہام میں کیا فرق ہے۔ یہی کہ وہ بد تھا یہ بدتر ہے۔ ''ہدایت النحو اور مراح الارواح'' پڑھنے والے اس سے بہتر الہام گھڑ لیتے ہیں۔ ایسے مصنوعی الہامات پر ایمان لانے

والے خداجانے کس قماش اور کینڈے کے لوگ ہیں اور کیسی ان کی قابلیت ہے۔ کہتے ہیں کہ منارۃ المسیح کے مجاور بڑے بڑے بالغ العلوم والمعقول ہیں لیکن ان کا ایمان اگر ایسے ہی الہامات پر ہے تو بس حقیقت کھل گئی کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی نبوت ورسالت کا سہرا ہمارے پیارے مولوی حکیم نورالدین صاحب کے سر ہے اور وہی قادیان کے شب چراغ ہیں۔ انہیں سے ہمارا خطاب ہے کہ انصافاً مجدد السنہ مشرقیہ اور مرزا قادیانی کے عربی الہامات کا موازنہ کریں۔ اب رہے ہمارے لنگوٹئے رفیق شفیق بالتحقیق الغریق یتشبث بالخشیش الدقیق، الرمی بالنارالحریق جمرۃ المنجنیق، حریف مجلس الرحیق، مولوی امروہی اور سرگرم اور پرجوش محب صمیم کغلی الحمیم فی صحبت المسیح مقیم، لاکدر یتیم مولوی عبدالکریم کے تو کیا ہی کہنے ہیں۔ ان کی تو وہی مثل ہے۔ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ اب رہے ہمارے اڈیٹری مآب انٹرفس رکاب۔ الحکم کی طناب فی لجۃ المنارۃ غرقاب شیخ یعقوب علی تراب ان کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں۔ سارا ''الحکم'' آپ ہی کے لیڈنگ آرٹکلوں سے یوں بھرپور رہتا ہے جیسا سرگم کے سروں سے طنبور، اور یہ ہے بھی سب آپ ہی کا ظہور۔ بس اب کہنے سننے کی کیا بات ہے۔ تانت باجی اور راگ بوجھا۔ جب الہامات کے سمجھنے اور شائع کرنے والے ایسے جامع اور مانع لوگ ہوں تو مہدویت اور مسیحیت تمام ہندوستان میں ریلوے انجن کی طرح چیختی چلاتی دھڑدکتی ہاتھی کی سی چنگھاڑ مارتی گڑگڑ کرتی دھماچوکڑی مچاتی کودتی پھاندتی کیوں نہ پھرے۔

۹ ...... جعلی نبی پر ایمان

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

تیرہ سو برس تک نہ صرف جمہور اسلامی علماء وفضلاء ائمہ مجتہدین نے بلکہ اقوام ومذاہب غیر کے منصف مزاج جو عقلاء وحکماء نے تسلیم کر لیا ہے کہ پیغمبر عرب وعجم ﷺ خاتم الانبیاء اور لاثانی نبی اور رفامروں کا بھی رفارمر ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر لیٹز سابق رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور نے جو ابھی تک شاید زندہ ہیں۔ اپنی ایک تحریر میں لکھا ہے کہ مذہب اسلام کوئی نیا مذہب نہیں۔ صرف اصلاح شدہ عیسائیت ہے۔ گویا خود ایک عیسائی فاضل نے تسلیم کیا کہ آنحضرت ﷺ عیسوی مذہب کے بھی رفارمر ہیں۔ قرآن شاہد ہے حدیث شاہد ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر چودھویں صدی میں ایک ملحد ہنکارتا ہے کہ اس زمانہ کا نبی میں ہوں اور مجھ پر جو شخص ایمان نہ لائے وہ دنیا میں واجب القتل اور عقبیٰ میں جہنمی ہے۔

پھر جب بھاگتے راہ نہیں ملتی تو اپنے کو مجدد بتاتا ہے اور حدیث شریف کا حوالہ دیتا ہے

کہ ہر صدی پر ایک مجدد پیدا ہوتا رہے گا۔ اس صورت میں گویا اب تک بارہ اسلامی مجدد پیدا ہوئے مگر کیا کسی مجدد نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا ہے؟ کبھی یہ کہتا ہے کہ ناقص نبی قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے مگر کمال نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگیا۔ کوئی پوچھے کہ خدائے تعالیٰ نے کامل نبی کے بعد ناقص نبی کیوں دنیا کے ماتھے مارا اور کیوں دنیا کو ترقی کے ملاء اعلیٰ پر پہنچا کر تنزل کی تحت الثریٰ میں گرایا۔

پھر آنحضرت ﷺ کو کامل نبی بھی تسلیم کرتا ہے اور آپ کی احادیث کو بھی جھٹلاتا اور آیتوں کو توڑ مروڑ کر ان کا نزول اپنے حق میں بیان کرتا ہے۔ بات بات میں شرارت آمیز کذب اور لغویت ہے کس قدر جگر اور گروہ اس شخص کا اور کتنا پتا ان لوگوں کا ہے جنہوں نے اس مکار کے ہاتھوں اپنا ایمان فروخت کر دیا اور اسلام سے منحرف ہوگئے۔

آج کے روز تمام اہل مذاہب میں سے کوئی شخص اسلام کا ایسا دشمن نہیں جیسا یہ شخص ہے۔ کیا معنے کہ اصول اسلام کو کوئی مذہب والا برا نہیں سمجھتا اگر قصور ہے تو صرف مسلمانوں کا جو اصول اسلام پر نہیں چلتے اور اپنے ساتھ اسلام کو بھی مطاعن کی آماجگاہ بناتے ہیں اور سب کے گرو گھنٹال مرزا قادیانی ہیں کیا معنے کہ عیسائی اور آریہ مرزائیوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ تم جو محمد نبی کو چھوڑ کر مرزائی نبی کی امت بن گئے تو بتاؤ دونوں نبیوں میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے؟ مرزائیوں کے پاس بجز رکیک تاویل کے اس کا کوئی جواب نہیں گو بظاہر اقرار نہ کریں مگر دل میں مرزا ہی کو سچا اور افضل سمجھتے ہیں۔ اس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ محمدی کہلانے کو عار اور احمدی کہلانے کو فخر سمجھتے ہیں۔

۱۰ ...... سور کا شکار

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

''الحکم'' میں لکھا ہے کہ ''نیوگنی کے لاٹ پادری نے وہاں کے باشندوں کو بے رحمی سے سور مارتے ہوئے اعتراض کیا اور دیسی عیسائیوں نے دوسرے دن درخواست کی کہ وہ (کون) ان کو سور مارنا سکھا جائیں۔ چنانچہ لاٹ پادری نے ۵۰ رسور اپنی بندوق سے مارے (لاٹ پادری نے تو بے رحمی پر اعتراض کیا تھا عبادت ہے یا خبط) عیسائیت کیا ہوئی سور کے شکار کرنے کا گر ہوئی وغیرہ۔''

ایڈیٹر الحکم شاید اپنے مسیح موعود کا فرض بھول گیا جو جلی قلم سے پچھلے دنوں خود الحکم کی پیشانی پر درج تھا کہ ''یقتل الخنازیر'' مسیح موعود نے تو اب تک ایک بھی سور نہ مارا۔ لاٹ

پادری نے ۵۰ مارے۔ پر مرزائیوں کا فرض ہے کہ لاٹ پادری کو اپنا مسیح موعود سمجھیں اور مرزائیت کو القط کریں۔

۱۱ ...... لڑکے کی جگہ لڑکی ماتھے تھوپی گئی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی پر الہام ہوا تھا کہ موجودہ جھول میں ایک کنکھرا سال کا ساپورا لڑکا ایوان مسیح میں برآمد ہوگا اور وہ ایسا ہوگا اور ویسا ہوگا۔ مگر ہوئی منحوس لڑکی۔ آسمانی باپ بھی عجیب بودم ہے کہ لڑکے اور لڑکی میں شناخت نہ کرسکا اور اناپ شناپ ایک پتھر پھینک مارا۔ مگر مرزا قادیانی مثل سابق پھر یہی جواب دیں گے کہ آسمانی باپ نے کسی خاص جھول کا ٹھیکہ نہ لیا تھا۔ اب نہیں جب سہی۔ آئندہ جھول میں (آئندہ میں بہت گنجائش ہے) ضرور بالضرور لڑکا ہوگا ورنہ ناک اور کان حاضر کردوں گا۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء یکم مارچ کے شمارہ نمبر ۹ رکے مضامین

۱......	باسی کڑھی میں اُبال۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	مجدد پر الہامات۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	بدمعاشوں سے سابقہ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... باسی کڑھی میں اُبال

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہمارے پرانے لنگوٹئے رفیق، چھتریا شفیق، ثوب خلیق، لیّق ومنطیق، صاحب نہیق، فی النار الحریق یعنی مولوی امروہی اسکنہ اللہ دائماً فی منارۃ الزندیق کئی ہفتوں کے فاقے کے بعد پھر کچھ غنغنائے ہیں گویا باسی کڑھی میں اُبال آیا ہے۔ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ پورا مسالا مل گیا ہے مگر نہیں مادہ ذرا سخت ہے۔ اچھا صاحب اب کے مرتبے خدا نے چاہا تو جلب کا ایسا جلاب آپ کی جلب منفعت کے لئے پلایا جائے کہ کھنکنا کر دست بخیر وہ دست آئے کہ مواد فساد کے ساتھ آنتوں کا گودا تک اسفل واعلیٰ سے نکل پڑے اور اس ابراز پر بروزی نبی بھی ھل من مبارز بنکارنا چھوڑ دے۔

یہ دکھانے کو کہ ہم بڑے لمڈھیک اور گرانڈیل انشاء پرداز ہیں۔ایک صفحہ سے زائد پر تو فضول لامعقول مجہول طول دھر گھسیٹا ہے۔گویا گلہری سے گلہری کی دم بڑی اور مطلب دیکھو تو گلہری کے گھونسلے میں گوڈڑ کے سوا کچھ بھی نہیں۔سارا مضمون بروزی نبی کی تعریف سے یوں ومنہاومنہ بھرا ہے جیسا سنڈاس بول و براز سے۔

امروہی:''مخالفین تو یہی چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور بجھا دیں۔'' بھلا بجھتے ہوئے کو کوئی کیا بجھائے گا۔خواہ پھونکیں مارتے مارتے آپ کی پھونک نکل جائے مگر سرو ریش پر راکھ ہی اڑ کر پڑے گی۔آپ آیت'' ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین '' میں الف لام کو معہود ذہنی بتاتے ہیں۔اتنی خبر نہیں کہ کلام الٰہی یہاں موضع مدح میں ہے یا موضع ذم میں۔ورنہ آیہ میں صرف رسول اللہ کافی تھا۔خاتم النبیین نے کیا فائدہ دیا۔پھر خدا کے لئے ذہن ثابت کرنا یعنی خدا کو ذہین بتانا کسی لال گروہی کی لال کتاب میں لکھا ہوگا ورنہ اسماء الٰہی تو توقیفی ہیں۔خدائے تعالیٰ کو ذہین اور فطین اور عقیل اور سلیم الطبع اور فریس وغیرہ قرار دینا زندقہ ہے۔کیونکہ ان صفات میں عدم وملکہ کا تقابل ہے اور آپ میزان ومنطق کے مرد میدان نہیں جو آپ کو زیادہ سمجھایا جائے۔پھر جب آپ نے ختم رسالت کے بعد نیا نبی گھڑ لیا تو صاف ظاہر ہے کہ مرزا اور مرزائیوں کو نور وظلمت کی تمیز نہیں اور کیونکر ہو چوپٹ اندھے ہیں۔ختم نبوت کا انکار بالکل نبوت کا انکار ہے۔کیونکہ ختم نبوت آنحضرت ﷺ کی صفت کاملہ ہے اور ظاہر ہے کہ صفت کا انکار بالکل موصوف اور اس کے کمالات کا انکار ہے۔

امروہی:''غیاث اللغات میں ہے کہ کلمہ کے آخر میں اگر حرف ہاء ہوگا تو اس کو نسبت میں واو سے بدلیں گے۔جیسے گنجہ میں گنجوی، اس طرح امروہہ میں امروہوی کہیں گے۔'' اتنی خبر نہیں کہ یہ قاعدہ ہاء مظہر یعنی غیر مختفی میں ہے نہ کہ مختفی میں ہے ورنہ یاء نسبت لگا کر مکی کو مکوی اور مدنی کو مدنوی، علی ہذا شیخوپورہ والے کو شیخوپوروی اور سکندرہ والے کو سکندروی کہو۔قادیان میں جو مرزائیوں کا مکہ مدینہ ہے رہ کر بھی آپ کو ہاء مختفی اور غیر مختفی کی تمیز نہ ہوئی۔

امروہی:''لفظ اذاب کا ترجمہ گلوانا کہہ دیا حالانکہ اذابتہ کا ترجمہ گلانا یا پگھلانا ہے اور مصدر فارسی گدازانیدن بنالیا۔جس کو اذابت کا ترجمہ سمجھ لیا۔'' بایں ریش وفش صراح تک کی خبر نہیں جو اہل علم کے لئے مستند کتاب ہے جس میں لکھا ہے ذوب۔ذوبان گداختن اذابتہ۔تذویب گدازانیدن۔دیکھئے اس عبارت میں گدازانیدن کے معنے گلوانے کے ہیں یا نہیں۔اور جب گدازانیدن متعدی بدومفعول ہے تو ذوب کے معنے جو اذابتہ کا مجرد ہے گداختن متعدی بیک

مفعول ہوں گے مگر تمہاری بے کی تو گئی ہے پھوٹ اور بینائی کی آس گئی ہے ٹوٹ۔ پس مادرزاد اندھوں کو کیا نظر آئے اور ہم جس طرح یہ نہیں کہتے کہ گداختن لازم نہیں آتا۔ اسی طرح یہ بھی نہیں کہتے کہ ذوب لازم نہیں آتا تا کہ آپ کو کریما کے اس شعر کے پڑھانے کی ضرورت ہو کہ ؎

چو شمع از پے علم باید گداخت

اور ہم کب کہتے ہیں کہ ذوب یعنی گداختن ضد جمد لازم نہیں آتا۔ اسی طرح یہ بھی نہیں کہتے ہیں کہ اذابہ کے معنی گلوانے کے نہیں ہیں۔ اس کو ہمارا اختراع کہنا آپ کی مخترعہ جہالت ہے اور جب آپ خود کہتے ہیں کہ ایسا لفظ متکلم بلیغ کے کلام میں کیوں کر آسکتا ہے جس سے الہام خلاف متکلم ہو سکے تو لفظ اذابہ سے آپ کے بروزی نبی کو احتراز واجب تھا جو متکلم بلیغ کی بلاغت کے خلاف ہے۔ ہم صراح کی سند پیش کر چکے۔ اب دیکھئے آپ کا جمود سیلان وذوبان میں آکر نادوان کی راہ سے بہہ گیا یا نہیں۔

امر وہی: ''ستار خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کے معنے چھپانے کے ہیں خواہ کوئی امر ہو۔'' تھوڑی سی استعداد والا بھی جانتا ہے کہ ستار کے معنے پردہ پوش اور عیوب کو چھپانے والے کے ہیں۔ ''دعا اللّٰهم استر عيوبنا وهو ستار العيوب '' صاف دال ہے۔ اگرچہ ستر اور اخفاء دونوں مرادف ہوں مگر استعمال اور محاورہ میں ستر کے معنے پردہ داری کے ہیں نہ کہ اخفاء راز کے۔ اب ہمارے لنگوٹئے یار کی لیاقت کا پردہ کھلا یا نہیں اور صرف غرقی لنگوٹی باقی رہ گئی یا نہیں۔

امر وہی: ؟ ''اخفاء لغات اضداد میں سے ہے۔'' قرآن مجید میں لفظ قرء لغات اضداد میں سے ہے کہ حیض اور طہر دونوں معنے میں آتا ہے مگر مخل فصاحت نہیں۔ شاید مرزا اور مرزائیوں کے نزدیک ہو جو اعجاز احمدی کی فصاحت کو قرآن سے بڑھ کر سمجھتے ہیں کیونکہ قرآن میں لغات اضداد موجود ہیں مگر اعجاز احمدی میں نہیں نعوذ باللہ۔ صیغہ تفعل ہی کو دیکھو جو مذکر و مونث دونوں کے لئے آتا ہے اور مذکر مؤنث کی ضد ہے۔ قرآن شریف میں بہت جگہ موجود ہے۔

امر وہی: ''اخفو کو مہموز اللام سمجھا حالانکہ اخفاء ناقص ہے۔'' آپ کو چونکہ ضعیفی میں موٹا نظر آتا ہے۔ لہٰذا عینک لگا کر دیکھنا تھا ہم نے اختفو (پوشیدہ رکھو) کے معنے میں لکھا تھا اس کا مادہ خفت ہے۔ باب افعال سے اخفوا ہوا۔ کاتب نے تاء منقوطہ کے نقطوں کی جگہ ہمزہ لکھ دیا۔ آپ نے کاتب سے بھی بڑھ کر یہ کمال کیا کہ اخفوء سمجھے اور جھٹ سے لایعنی اعتراض جڑ دیا جو ہوا میں اڑ گیا۔

امروہی: ''حالانکہ محاورہ عرب میں موجود ہے دبر فلان دبرا'' یہ عرب کا محاورہ نہیں اہل لسان شعراء عرب کا کوئی شعر یا کسی کتاب کی کوئی عبارت پیش کیجئے کہ مجرد دبر بھی ادبار کے معنے میں آتا ہے جو باب افعال سے ہے ورنہ اس کو اپنے فہم کا ادبار اور غلطی کی نحوست سمجھئے۔ مع ہذا لفظ ادبار کے معنے پشت چوپایہ کے زخمی کرنے کے بھی آتے ہیں۔ اور آیہ ''واللیل اذا ادبر'' کے معنے صاحب صراح نے تبع النہار کے لکھے ہیں۔ بہرحال اس میں الہام غیر مقصود موجود ہے جس کو امروہی نے مخل فصاحت خیال کیا اور جب دبر مجرد کے معنے بھی ادبار کے ہیں تو باب افعال میں لے جانے سے کنانیدن کے معنے ضرور ہوں گی جو بلیغ متکلم کی بلاغت کے خلاف ہیں۔

امروہی: ''اس قسم کے استعارات (برج بہتان) تو قطع نظر زبان عرب کے فارسی میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔'' استعارہ تشبیہ، تخیل ترشیح وغیرہ سنے سنائے الفاظ عربیہ کا جمع کرنا فضول ہے جبکہ آپ کلام عرب سے خاص بریج بہتان کی نظیر نہیں لاسکتے۔

امروہی: ''لفظ رماح کے ساتھ بہت ابلغ ہے۔'' عرب میں جنگ کے وقت دور سے غنیم کے حملوں کے روکنے کو تیر برسانے کا دستور تھا تا کہ وہ پسپا ہو جائے اور نیزہ کی جنگ قرب اتصال کے وقت ہوتی ہے جسے گھمسان کی جنگ کہتے ہیں۔ پس موزوں سہام ہے نہ کہ رماح۔

امروہی: ''اس لغت کے سیکھنے کی حدیث ''اطلبوا العلم ولو کان بالصین میں ضروری تاکید ہے۔'' بالفرض یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اس سے علم دین کے سیکھنے کی تاکید ہے نہ کہ رمل اور جفر وغیرہ کی۔ جن کے حاصل کرنے پر آپ کے ولی کھنگر مٹے ہوئے ہیں اور حاصل نہیں ہوتے اور رمل ہی کے بوتے پر مخالفوں کی موت کی پیشینگوئی کرتے ہیں۔ مگر وہ پٹ پڑتی ہیں کیونکہ رمل کی رو سے نرے اٹکل کے تیر ہوتے ہیں۔

اس حدیث سے گویا آپ کے نزدیک چینی زبان کا سیکھنا واجب ہے مگر تعجب ہے کہ مرزا قادیانی نے جو اپنے کو چینی الاصل مغل بتاتے ہیں کیوں چینی زبان نہیں سیکھی نہ کسی مرزائی کو اس زبان کے سیکھنے کی کبھی ہدایت کی۔ حالانکہ حرف باء بمعنی فی بھی آتا ہے جیسے ''ذہبت بالمسجد'' جو فی المسجد کے معنے میں ہے۔ آپ اس کو باء سببیہ سمجھے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہدایت النحو کے سمجھنے سے بھی عاری ہیں۔

امروہی: عام محاورہ عرب کا ہے ''ماله حصاة ولا اصاة ای رای یرجع الیہ'' اہل عرب کے محاورے یا لغت کے کسی کتاب قاموس وغیرہ سے ثابت کیجئے کہ اصاۃ کے معنے عقل کے ہیں نہ کہ حصاۃ کے۔ ہاں اصاۃ تو اَبع حصاۃ سے ہے جو بغیر حصاۃ کے مستعمل نہیں ہوتا جس

سے شعر ''وان لسان المرء مالم یکن له. اصاة علی عوراته مشعر'' کا صحیح استعمال ثابت ہوا اگرچہ فصیح نہ ہو۔ ہم تمام اعتراضات کو مکمل اور مدلل طور پر رد کر چکے مگر ہمارے اعتراض کا رد تمام مرزائیوں پر بدستور چڑھا رہا کہ جب مرزا قادیانی بروزی محمد ہیں تو مسیح موعود ہونے کے دعوے سے دست بردار ہوں جس سے تابع اور متبوع اور مستقل اور غیر مستقل کا اجتماع اور الہام ''جری الله فی حلل الانبیاء'' سے مرزا قادیانی کا جملہ انبیاء کا بروزی ہونا نہ کہ خاص آنحضرت ﷺ کا اور ناسخ ومنسوخ دونوں کا واجب العمل ہونا اور بھائی بہن کے نکاح کے جواز وعدم جواز کا قائل ہونا اور اپنے نفس کا خاتم بننا اور تقدم الشے علیٰ نفسہ وغیرہ لازم آتا ہے۔ ان سب کا جواب مرزائیوں کے ذمے ہے اور ہم حسب الہام ملہم حقیقی پیشینگوئی کرتے ہیں کہ قیامت تک بھی تمام مرزائیوں سے اس کا جواب نہ بن پڑے گا۔ انشاءاللہ! (ایڈیٹر)

۲ ...... مجدد پر الہامات

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

''یاشوکتنا انک لدینا مکین امین ومن بطن ام الدجال البطال المحتال مخرج الجنین فقد نصرناک نصرةً واعطیناک سطوة وغلبة علی اعداء الدین فجزء الوتین بسکین التسکین واقطع عروق المفسدین واقلع احشاء هم وامعاء هم الیٰ یوم الدین لا علاء کلمة احکم الحاکمین وانا ناخذهم مسلسلین وندخلهم فی دار جهنم داخرین مقهورین خالدین لانهم ادعوا النّبوة والبروزیة بعد نبینا خاتم النّبیین فالهم کالا فاهی. یتسللون من سلة القادیان الی جحر السجین''

۳ ...... بدمعاشوں سے سابقہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہم نے لکھا تھا کہ ''بعض بدمعاش جو غالباً مرزا قادیانی اور ان کے بعض حواری کے حالات اور کرکٹر سے واقف ہیں یا ان سے عداوت رکھتے ہیں بعض اوقات خلاف واقع امور بھی ضمیمہ میں درج کرنے کو بھیج دیتے ہیں مگر ہم ان کو درج نہیں کرتے۔'' امروہی صاحب کی تحریر مندرجہ ''الحکم'' سے معلوم ہوا کہ یہ امر ان کو اور خود مرزا قادیانی کو ناگوار ہوا کہ بدمعاشوں کی تحریریں ضمیے میں کیوں شائع نہ ہوئیں اور اب کیوں نہیں ہوتیں؟ اور یہ شکایت درحقیقت ہے بھی بجا کیونکہ انسانی عادت طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے۔ اور خارشیوں کے جسم میں جو چُل خارش رہتی ہے وہ اس کا

مٹ جانا ہی چاہتے ہیں اور ان کو کھجانے میں سردست آرام معلوم ہوتا ہے اگرچہ انجام ان کی بیماری کے لئے مضر ہو پس ہم آئندہ مرزا قادیانی کے تمام مخالفوں کی تحریریں خواہ وہ کیسی ہی خلاف واقع ہوں اور ان کے بھیجنے والے کیسے ہی بادی بدمعاش ہوں۔ ضمیمہ میں شائع کرتے رہیں گے کیونکہ مرزا اور مرزائی اس میں اپنی گرم بازاری دیکھتے ہیں اور اس میں خوش رہتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کے مشن کا اہم مقصد شہرت ہے۔ خواہ کسی طرح سے ہو۔ (ایڈیٹر)

تعارف مضامین …… ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۸/مارچ کے شمارہ نمبر۱۰ر کے مضامین

۱……	مرزائیوں کا ایک تازہ جعل۔	عبدالکریم ولد محمد صادق پشاوری!
۲……	مہدیوں اور مسیحیوں کا ڈربا کھل گیا۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

نوٹ…… اس شمارہ میں ایک کھلی چٹھی واحد علی صاحب ملتان بابت ’’دافع البلاء‘‘ کتاب مرزا کے شائع ہوئی۔ ہم نے وہ خارج کردی اس لئے کہ وہ احتساب ج۵۳ میں شائع ہوچکی ہے۔

۱ …… مرزائیوں کا ایک تازہ جعل

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

’’الحکم‘‘ مورخہ ۳۱/جنوری ۱۹۰۳ء میں ایک جعلی عرضی الٰہی بخش درزی صدر بازار پشاور کے نام سے طبع ہوئی ہے۔ جس میں اہل حدیث پشاور پر الٰہی بخش کی تصویر کی تصدیق کرنے کا الزام لگایا ہے اور بہت سی افتراء پردازیاں کی گئی ہیں۔ لہٰذا الٰہی بخش سے اصل حقیقت لکھوا کر اور معتبرین سے دستخط کرا کر ایڈیٹر الحکم کے پاس رجسٹری کرا کر واسطے طبع بھیج دیا کیونکہ اس نے لکھا ہے کہ جو تحریر اس کے متعلق ہمارے پاس آئے گی ہم طبع کردیں گے۔ مگر افسوس ہے کہ ایڈیٹر الحکم نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ لہٰذا وہ تحریر اخبار شحنہ ہند میں طبع کے واسطے بھیج دی کیونکہ شحنہ ملحدوں وزندیقوں کو زندہ درگور کرنے میں بے مثل و بے نظیر ہے۔ ایڈیٹر صاحب اس کو ضمیمہ میں طبع کریں اور اپنی رائے بھی لکھیں تاکہ آئندہ اس فرقہ کو ایسی افتراء پردازی و جعل سازی کرنے میں شحنہ کا خوف ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ڈر تو اس فرقہ کو پہلے ہی سے نہیں ورنہ ایسی جعل سازی کبھی نہ کرتے وہ تحریر یہ ہے۔

نقل بیان الٰہی بخش درزی مع تصدیق

''الحکم'' مورخہ ۳۱ رجنوری ۱۹۰۳ء میں میری طرف سے ایک مصنوعی عرضی طبع ہوئی ہے جس میں بہت سی باتیں خلاف واقع ہیں۔ لہٰذا صحیح حال لکھوا کر پیش کرتا ہوں کہ میں حقیقت میں ایک مسکین سن رسیدہ اوران پڑھ مسلمان ہوں اور ہر ایک بات پر یقین کر لیتا ہوں۔ اسی وجہ سے اپنا سچا مقدمہ چیف کورٹ میں بھی ہار گیا۔ عرصہ قریب ۳ رسال کا ہوا کہ ہدایت اللہ نومسلم نے (جو ہمارے صدر باز میں رہتا ہے) صلاح دی کہ آپ اپنی سن رسیدہ اور واجب الرحم ہونے کی تصدیق کرالاؤ تو ہم عرضی لاٹ صاحب کو لکھ دیں گے اور تم کو تمہارا حق مل جائے گا۔ میں لکھوالایا تب خواجہ کمال الدین وکیل کو دکھلائی۔ انہوں نے کہا کہ تصویر اتر واؤ۔ چنانچہ ہدایت اللہ نے عبدالمنان اپنے مرزائی دوست سے بلا اُجرت میری تصویر کھچوائی۔ پھر وکیل صاحب نے کہا کہ اس پر بھی تصدیق کرالاؤ۔ میں نے کہا کہ بزرگان دین دستخط نہ کریں گے۔ اس لئے میں ان سے نہیں کہہ سکتا۔ پھر وکیل صاحب نے کہا کہ اور عام لوگوں کے ہی دستخط کرالاؤ۔ چنانچہ شہر میں دو ایک شخصوں کے دستخط کرا کر ہدایت اللہ کے حوالے کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ڈپٹی کمشنر کے دستخط کرا کر لاٹ صاحب کے پاس بھیج دیں گے۔ چنانچہ ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ عنقریب جواب آئے گا۔ اب الحکم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ میری کوئی عرضی لاٹ صاحب کو پہلے نہیں گئی۔ کیونکہ عرضی میں تاریخ ۱۵ رنومبر ۱۹۰۲ء درج ہے یعنی اڑھائی مہینے ہوئے۔ اب میں نے ہدایت اللہ سے کہا کہ لوگ مجھ پر ہنستے ہیں اور طعن کرتے ہیں کہ ہدایت اللہ نے تم کو دھوکا دیا ہے۔ ایسی عرضی لاٹ صاحب کو نہیں بھیجی جاتی تو اس نے کہا کہ میں ڈاک خانہ کی رسید دے دوں گا۔ مگر وعدہ کر کے بھی نہیں دی۔ عرضی مندرجہ الحکم کی دفعہ ۶ ر کے یہ فقرے کہ (حضور والا میری تصویر سفید ریش پر جو کہ باوجود ممانعت ہمارے مذہب کے جو حضور کو رحم دلانے کے لئے اس اپنی اخیری عمر میں بنوائی ہے اور دنیا کو دین پر مقدم کیا ہے رحم فرماویں گے) میں نے نہیں لکھوائی کیونکہ جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھے گا وہ خود بے دین ہوتا ہے تو میں کس طرح اپنے آپ کو بے دین ظاہر کرتا۔ اس سے میری توہین ہوتی ہے۔ اہلحدیث اور غیر اہلحدیث نے میرے واجب الرحم ہونے کی تصدیق ایک جداگانہ کاغذ میں کی تھی۔ تصویر کی تصدیق اس پر کسی نے نہیں کی۔ وہ تصدیق کا کاغذ ہدایت اللہ کے پاس ہے۔ اب جو طلب کرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ ہم لاٹ صاحب کے پاس بھیج چکے ہیں اور ہدایت اللہ نے میری عرضی کسی مسلمان کو نہیں دکھلائی۔ صرف اپنے دوست خواجہ کمال الدین وکیل اور عبدالمنان مرزائیوں ہی کی صلاح سے بنا کر الحکم میں طبع کرا دے۔

الراقم ...... نشان انگوٹھا

میں مندرجہ بالاتحریر کی تصدیق زبانی میاں الٰہی بخش درزی کے کرتا ہوں۔ خدا بخش بقلم خود کلرک نہر کابل صدر بازار ۱۲ر فروری ۱۹۰۳ء	الٰہی بخش درزی صدر بازار پشاور بقلم ایم احمد شاہ عفی عنہ ۱۲ر فروری ۱۹۰۳ء
یہ بیان الٰہی بخش درزی نے لکھوایا ہے میں الٰہی بخش کو ہدایت اللہ کے پاس بطور سفارش عرضی لکھانے کبھی نہیں لے گیا کیونکہ ہدایت اللہ اپیل نویس نہیں ہے۔ اس نے قانونی اور دینی تعلیم کسی جگہ نہیں پائی۔ میں نے تصویر کی تصدیق کبھی نہیں کی بلکہ مجھ کو تصویر کا اتروانا معلوم ہوا تو الٰہی بخش کو ملامت کی۔ عبدالرحمٰن خان بقلم خود۔	میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ مضمون الٰہی بخش درزی بڈھے کا لکھایا ہوا ہے اور اس کی تصویر کی تصدیق جو کی گئی ہے ہمارے ذمہ بالکل بہتان اور افتراء ہے۔ قاضی محمد خان پوری امام مسجد صدر پشاور
یہ مضمون الٰہی بخش درزی کا لکھایا ہوا ہے تصویر یہ مضمون الٰہی بخش درزی کا لکھایا ہوا ہے۔ تصویر کی تصدیق میں نے کبھی نہیں کی۔ محض افتراء ہے۔ فتح الدین بقلم خود ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر پنشن یافتہ۔	یہ امر مسلمہ ہے کہ کمترین ایسی خام تقریروں و تحریروں پر جو خلاف عقائد سنت و جماعت ہوں کبھی تائید نہیں کرتا' چہ جائیکہ خلاف تہذیب تصویر کا فوٹو اتروا کر بحضور بادشاہ وقت بھیجنا اور دین پر دنیا کو مقدم سمجھنا یہ بے علموں کا کام ہے۔ اس واسطے میری طرف سے ثبت دستخط نہیں ہوا خلاف ہے۔ میر فضل الٰہی عفی عنہ
یہ مضمون الٰہی بخش درزی کا لکھایا ہوا ہے۔ تصویر کی تصدیق میں نے کبھی نہیں کی محض افتراء ہے۔ ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر پنشن یافتہ	میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ مضمون الٰہی بخش درزی کا لکھایا ہوا ہے اور اس کی تصویر کی تصدیق ہم نے نہیں کی۔ عبدالرؤف بقلم خود

نقل مطابق اصل

ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر پنشن یافتہ

اس تحریر درزی الٰہی بخش سے معلوم ہوگیا کہ الحکم میں جو کچھ اس معاملہ میں لکھا ہے وہ دروغ، فریب، وعدہ خلافی، دل آزاری، افترا پردازی، استہزاء و توہین اسلام و اہل اسلام وغیرہ سے مملو ہے جو ایک مسلمان سے بسا بعید ہے۔ اب الحکم کی چند بے ضابطگیاں بطور نمونہ ''یکے از ہزاروانَدکے از بسیار'' ملاحظہ ہوں۔

۱...... ''منشی عبدالرحمٰن کی سفارش لیکران کے (ہدایت اللہ) کے پاس گیا'' دروغ وافتراء ہے خود منشی عبدالرحمٰن اپنے قلم سے لکھتے ہیں کہ میں الٰہی بخش کو ہدایت اللہ کے پاس بطور سفارش عرضی لکھوانے کے کبھی نہیں لے گیا۔

۲...... الحکم لکھتا ہے''ان مخالفوں ہی نے اسے (الٰہی بخش) کورائے دی کہ وہ ہمارے عزیز بھائی شیخ ہدایت اللہ صاحب سے مشورہ لے۔'' محض دروغ بے فروغ ہے مرزائیوں کے مخالفوں میں سے کسی نے یہ رائے نہیں دی خود ہدایت اللہ ہی نے بے چارے بوڑھے کو ورغلایا جبکہ اپیل میں چیف کورٹ تک سے ہار گیا تھا تو اب اپیل کیسی۔

۳...... ''اپنی عکسی تصویر کھچوالایا۔'' یہ بھی محض دروغ ہے کیونکہ الٰہی بخش کا بیان ہے کہ ہدایت اللہ نے عبدالسنان چپڑاسی اپنے مرزائی دوست سے بلا اُجرت میری تصویر کھچوائی۔

۴...... اس ثبوت کے لئے کہ یہ اس کی تصویر ہے اہلحدیث پشاور کی تصدیق کرالی گئی۔ پھر بقول شخصے ''دروغ گورا حافظ نباشد'' اسی مضمون میں اپنے قول کو خود ہی اس طرح جھوٹا کہہ رہے ہو ''سائل کی حالت غریبانہ اور عمر رسیدہ ہونے کی شہادت ہمارے بزرگان دین کی مندرجہ ذیل ہے۔'' حق برزبان جاری ہونا اسی کو کہتے ہیں۔ بزرگان دین تصویر کی تصدیق کا انکار کرتے ہیں اور ''لعنت اللہ علی الکاذبین'' پڑھ رہے ہیں۔ آپ بھی آمین کہہ دیجئے۔

۵...... اس بڈھے الٰہی بخش کی درخواست بھی شائع کرتے ہیں۔ کہ اپنی لکھی ہوئی درخواست کو بڈھے کی کہنا کیا دروغ نہیں ہے؟ عرضی کا فقرہ نمبر۶ تو خود مرزائیوں ہی کا لکھا ہوا ہے اور ان کے مطابق حال بھی ہے اور بڈھا اس سے کانوں پر ہاتھ رکھتا ہے اور دین پر دنیا کو مقدم رکھنے والوں کو بے دین کہتا ہے۔ پس اس کی جانب اس فقرہ کو منسوب کرنا چودھویں صدی کے انوکھے پیغمبر قادیانی ہی کی تعلیم کا اثر ہے۔

۷...... تین سال ہوئے کہ الٰہی بخش کی غریبانہ حالت کی اور سن رسیدہ ہونے کی بزرگان دین اور عوام سے تصدیق کرائی گئی اور بجائے گورنر جنرل کے پاس بھیجنے کے ۱۵ر نومبر ۱۹۰۳ء۔ لکھ کر ۳۱ر جنوری کے الحکم میں طبع کرائے گئے۔ اسی کا نام ایمانداری ہے۔

۸...... بڈھے اہل غرض سے ہمیشہ یہی کہا گیا کہ تمہارا جواب گورنر جنرل کے پاس سے آنے والا ہے۔ حالانکہ عرضی اب الحکم میں طبع ہوئی۔ گورنر جنرل کے پاس کس نے بھیجی؟

۹...... بڈھے کا وہ کاغذ جس پر اس کی غریبانہ حالت وسن رسیدہ ہونے کی تصدیق ہے نہیں دیتے بلکہ کہتے ہیں کہ گورنر جنرل کے پاس وہ کاغذ بھیج دیا گیا۔ کیا یہ ظلم نہیں؟

۱۰...... ڈپٹی کمشنر کے دستخط کرا کر گورنر جنرل کے پاس عرضی کا بھیج دینا بیان کرنا کیا سچ ہے؟

۱۱...... ڈاکخانے سے رسید منگوا کر دینے کا وعدہ کرنا پھر نہ دینا کیا فریب وکذب نہیں ہے؟

۱۲...... کیا گورنر جنرل کے سیکرٹری نے بڈھے کی ضد میں اپنا شاہی ضابطہ چھوڑ دیا کہ تمام اپیل والوں کو رسید اپیل پہنچانا ضرور جانتے ہیں۔ مگر بڈھے کی اپیل کی رسید تک نہ دی۔ ہذاشئی عجیب۔

۱۳...... کیا ایک وکیل قانون پیشہ کے واسطے موجب نیک نامی ہے کہ وہ ایک مسکین سادہ لوح اہل غرض مصیبت زدہ کا خداترس ودل سوز بن کر خلاف شرع تصویر کھنچوائے اور اس پر تصدیق کرانے کا مشورہ دے اور اطمینان دلادے کہ تمہارا حق تم کو مل جائے گا حالانکہ یہ سب کچھ فرضی ہے جس سے اس بے چارہ کی ذلت اور رسوائی وجگ ہنسائی کے سوا کچھ فائدہ نہ ہو۔ عوام وخواص وحکام کیا خیال کریں گے؟

اس جعل بتانے میں ایک انوکھی جدید پیغمبر قادیانی کی چیدہ جماعت نے جب خلاف تہذیب خلاف حق خلاف قانون خلاف ہمدردی انسانی کاروائیوں کا استعمال کیا ہے۔ اس سے ان کی تقویٰ شعاری ودین داری کا حال بخوبی ظاہر ہے۔ یہ تعلیم درحقیقت پیغمبر قادیانی ہی کی ہے جس نے خود جعل بنا کر علماء دہلی وامرتسر سے اپنے اوپر کفر کا فتویٰ لکھوایا اور اس فریب کی کارروائی کے جواز میں ''الحرب خدعۃ'' پیش کیا دیکھو الحکم اور اس کے اشتہار۔ واقعی ایسے ہی پیغمبر کے آنے کی ضرورت تھی۔ ضرور جدید پیغمبر کے آنے کا مسئلہ حل ہوگیا کیونکہ اگر ایسے گمراہ کرنے والے جھوٹے مہدی ومسیح وپیغمبر بن کر اسلام کو بگاڑنے کو پیدا نہ ہوں تو سچے مہدی اور مسیح کس کی گوشمالی کرنے آئیں گے۔

بڑا دھوکا الحکم نے یہ دیا کہ تصویر کا بنانا یا بنوانا یا رکھنا اور تصویر کا پہچان کر کہہ دینا کہ فلاں شخص کی تصویر ہے۔ دونوں کا ایک حکم قرار دیا ہے۔ حالانکہ تصویر کا بنانا یا رکھنا جس کو قادیانی جائز وحلال پیشہ کہتا ہے۔ شرع شریف میں حرام ہے اور کسی کی تصویر کو پہچان کر عدالت یا اور کہیں ضرورت کی جگہ کہہ دینا یا لکھ دینا کہ یہ فلاں کی تصویر ہے۔ اسلام میں ناجائز نہیں ہے۔ کیا جب کسی سے کسی کی تصویر کی نسبت سوال کیا جائے تو وہ باوجود پہچاننے کے جھوٹ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ افسوس ہے مرزا اور اس کے چیلوں کی تمام تصانیف واشتہارات ومباحثات والہامات سب اسی قسم کے مغالطوں سے پر ہیں۔ فقط راقم: مولوی عبدالکریم ولد مولوی محمد صدیق پشاوری

۲ ...... مہدیوں اور مسیحیوں کا ڈربا کھل گیا

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

لیجئے جناب ملک جاوا علاقہ امانی میں ایک اور مہدی صاحب عالم بالا سے تشریف کا

گٹھا کاندھے پر لاد کر کھٹ سے آبراجے ہیں اور دنیا کو اپنی مہدویت کی دعوت دیتے ہیں اور شعبدے (معجزے) دکھانے کے بھی مدعی ہیں۔ آج کل مہدیوں اور مسیحیوں کی بم پھوٹ گئی ہے۔ لندنی مسیح، فرانسیسی مسیح، سومالی مہدی، جاوائی مہدی اور قادیانی مرزا تو خیر نال مسیح موعود بھی ہیں اور مہدی مسعود بھی اور امام الزمان بھی اور بروزی نبی بھی اور خاتم الخلفاء بھی۔ الغرض سب گنوں پورے اور تمام کمپونڈ اجزاء کے سیرب اور معجون ہیں اور باقی سب کے سب ادھورے ہیں یعنی اگر کوئی مسیح ہے تو مہدی نہیں اور مہدی ہے تو مسیح نہیں۔ پھر دنیا کو چھوڑ کر مرزا قادیانی پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ لوگ بالکل اندھے ہیں اور ایشیاء اور افریقہ سے بڑھ کر یورپ اندھا ہے کیا معنے کہ مرزا قادیانی اپنے بروز اور خروج کی تبلیغ کتابوں اور رسالوں اور تصویروں کے ذریعے سے کامل طور پر کر چکے ہیں اور اپنی تمام مجموعی صفات کا آئینہ دکھا چکے ہیں۔ غضب ہے نا کہ یورپ پھر بھی لندنی مسیح اور فرانسیسی مسیح پر لٹو ہے۔ جنہوں نے کوئی شعبدہ، کوئی کرشمہ، کوئی پھنک ایک پھنک دو نہیں دکھایا اور قادیانی مسیح خدا جھوٹ نہ بلائے تو کوئی ڈیڑھ سو معجزے (لوگوں کی موت کی بال باندھی پیشینگوئیاں) دکھا چکا ہے۔ پیشینگوئیوں کی ٹھیک میعاد کے درمیان کے بیچوں بیچ کے اندر کوئی نہ مرا تو کیا ہوا۔ آخر مرا تو سہی۔ مرزا قادیانی پیشینگوئی نہ کرتے تو نہ آتھم مرتا نہ لیکھرام مرتا۔ لوگوں کی عقل کا چراغ تو ہو گیا ہے گل۔ پیشینگوئی کیلئے ہرگز لازم نہیں کہ ٹھیک وقت پر ہو۔ ہاں شرط یہ ہے کہ برس، دو برس، پانچ برس، دس برس، بیس برس میں ہو اور ضرور ہو۔ ہزاروں میں ہو لاکھوں میں ہو۔ بیچ کھیت ہو باون تولے پاؤ رتی ہو۔

دیکھ لو مرزا قادیانی کی آسمانی منکوحہ بی بی کو جو ایک ظالم نے غصب کر لی تھی اور مرزا قادیانی نے اس کی موت کی پیشینگوئی کی تھی۔ تو وہ دس برس بیس برس میں ضرور پوری ہو گی اور ان کا رقیب ایک نہ ایک دن ضرور مرے گا۔ بھلا مامور من اللہ کی پیشینگوئی اور خالی جائے۔ اچھی کہی۔

نوٹ

مرزا قادیانی کا حال الغریق یتشبث بالحشیش کا ہے۔ مقصود تو یہ ہے کہ کسی ذریعہ سے اسلام کے اصول توحید کو باطل کیا جائے اور اپنے جدید مذہب کے اصول تصویر پرستی منارہ پرستی قادیان پرستی وغیرہ جائز اور رائج کی جائیں۔ مرزا قادیانی کے الزامی دلائل عجیب وغریب ہیں کہ فلاں شخص نے چونکہ تصویر کی شہادت دی لہٰذا وہ ہماری طرح تصویر پرست اور تصویر پرستی کا جائز کرنے والا ہے۔ اس صورت میں تو ہر مجرم کا گواہ مجرم ٹھہر سکتا ہے۔ چلئے عدالتوں کے دروازوں کو قفل لگ گیا کیونکہ کسی گواہ کی کیا شامت ہے کہ وہ کسی کے ارتکاب جرم کی شہادت لے

کر مجرم بنے مرزا جی۔

اب بتایئے مذکورہ بالا مہدیوں اور مسیحیوں میں سے کسی نے بھی ایسے روشن اور چمکتے ہوئے معجزات آج تک دکھائے؟ پیشینگوئی اگرچہ نجومیوں، رمالوں، سادھو بچوں کا کام ہے مگر جب مامور من اللہ کوئی پیشینگوئی کرے گا خواہ وہ جھوٹی ہو یا سچی۔ ضرور معجزہ کہلائے گا۔ وہ آسمان میں پوری ہو جاتی ہے مگر اندھوں کو نظر نہیں آتی اور پیشینگوئی نہ بھی پوری ہو تو اس سے کسی نبی کی نبوت میں فرق نہیں آتا۔ پیشینگوئی دوسری چیز ہے اور نبی ہونا دوسری چیز۔

ماشاء اللہ مرزا قادیانی کے دلائل بہت معقول ہیں مگر عملی طور پر سب مہدیوں اور مسیحیوں کے کھرے کھوٹے کو آگ پر تپانا چاہیے۔ تاسیہ روئے شود ھر کہ در وغش باشد، یعنی تمام مہدی میدان میں اتریں اور اپنے آپ کرتب دکھائیں جو کرتبوں میں کامل نکلے وہی مہدی اور مسیح تسلیم ہو اور اگر سب ناقص اور جھوٹے نکلیں تو ایک ایک کو پھانسی پر لٹکایا جائے یا لوہے کے پنجروں میں قید کر کے کسی جزیرہ میں بھیجا جائے کہ پھر وہاں سے نہ آسکیں اور دنیا ان کے کید سے محفوظ رہے۔

ہر ایک جھوٹا اور مکار مہدی اور مسیح دیکھ رہا ہے کہ اس کے چند رقیب سامنے موجود ہیں اور سب کے سب ایک ہی دعوے کے مدعی ہیں۔ حالانکہ مہدی اور عیسیٰ متعدد نہیں ہو سکتے۔ بہر نہج ایک ہی ہوگا مگر بے ایمانی اور شرارت اور ڈھین دھونکڑی دیکھئے کہ ان بدمعاشوں اور دنیا کے لوٹنے والوں کو ذرا شرم نہیں آتی کہ ہم کیا جعلسازی اور دغابازی کر رہے ہیں اور نہ ان حمقاء کو شرم آتی ہے جو ان کے دام تزویر میں پھنس کر الو کے پٹھے بن گئے ہیں اور احمقوں کا جتنا گروہ مرزا قادیانی کی مٹھی میں ہے۔ اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ لندنی اور فرانسیسی اور افریقی اور جاوی مسیحیوں اور مہدیوں کی پتلون اور بنیان میں ہے پس وحشی اور مہذب دونوں ایک ہی سانچے میں ڈھل گئے ہیں اور کسی میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں رہا۔ کیوں نہیں! وہ خوب جانتے ہیں کہ ساری کارروائی خود ان کے کانشنس کے خلاف ہے اور ان کو کامل یقین ہے کہ محض خودغرضی اور جلب منفعت کے لئے ہم یہ تھیٹر تیار کر کے سٹیج پر تماشا دکھا رہے ہیں تا کہ طفلانہ طبیعت کے حمقاء سے ٹکے سیدھے کریں۔

بہر حال چند روز میں عقدہ کھلا جاتا ہے سب کے سب سر پکڑ کر ٹسوے نہ بہائیں تو ہمارا ذمہ۔

حاصل نہ ہوا بجز ندامت

کس تخم کو خاک میں ملایا

(ایڈیٹر)

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۱۶؍مارچ کے شمارہ نمبر ۱۱؍کے مضامین

۱......	مرزا قادیانی کابل میں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	مرزا قادیانی کے وہی ایک لاکھ سے اوپر والنٹیئر۔	امام الدین لاہوری!
۳......	شیعہ اور عیسائی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	ترجمہ اور الہامات مجدد	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	رسول بننے کا شوق۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... مرزا قادیانی کابل میں

مرزا قادیانی اس امر کے مدعی ہیں کہ میں اپنی بروزی نبوت کی تبلیغ یورپ اور افریقہ میں بذریعہ رسالہ جات وتصویرات کر رہا ہوں۔ مگر تعجب ہے کہ وسط ایشیاء خصوصاً افغانستان بلکہ اپنے پڑوسی سرحدی افغانیوں، وزیرستان اور آفریدستان وغیرہ میں کیوں تبلیغ نہیں کرتے اور اپنے چند سرفروش اور جان نثار بہادر مرزائیوں کو ممالک مذکورہ میں کیوں نہیں بھیجتے؟ اور ایک خاص ڈیپوٹیشن کابل میں بھیج کر امیر افغانستان کو اپنی نبوت پر ایمان لانے کی کیوں ہدایت نہیں کرتے۔ اگر وہاں سروں کے ختنہ ہو جانے کا خوف ہے تو بافندگی معلوم شد۔ اس صورت میں وہ اپنا فرض نبوت کیا خاک ادا کریں گے۔ انبیاء تو اعلاء کلمۃ اللہ میں جان پر کھیل گئے ہیں۔ بعض آرے سے چیرے گئے ہیں۔ بعض صلیب پر کھینچے گئے ہیں۔ بعض قید خانے میں بھیجے گئے ہیں۔ بعض نے تو وہ ظلم سہے جن کو سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ خود آنحضرت ﷺ نے منکروں سے کیا کیا اذیتیں نہیں سہیں۔ اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مصائب تو دنیا پر ظاہر ہیں یہاں تک کہ سب نے ظالموں اور لعینوں کے ہاتھوں مردانہ وار جام شہادت چکھا مگر یزید کے ہاتھ پر بیعت نہ کی۔ شوکت ؎

زبان تیغ کہتی ہے یزید دشمر فاسق ہیں
کرے ابن ید اللہ ہاتھ کیوں آلودہ بیعت میں

چونکہ مرزا قادیانی بغیر الہام کے تکا بھی نہیں توڑتے لہٰذا وہ یہی جواب دیں گے کہ مجھ

پر ابھی افغانستان میں اپنے مشن کے بھیجنے کا الہام نہیں ہوا۔ مگر یہ بمنزلہ عذر گناہ بدتر از گناہ کے ہوگا۔ یعنی یہ ثابت ہو جائے گا کہ لے پالک کم سن نادان نا تجربہ کار تو ڈرپوک تھا ہی آسمانی باپ ڈرپوک ہونے میں اس کا بھی قبلہ گاہ نکلا۔ بھلا۔ لے پالک نے دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے اس کے تو ابھی دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے پھر آسمانی باپ کیوں اجازت دینے لگا کہ افغانستان جائے اور وحشی افغانی اس کے یا اس کے مشن والوں کے پیٹوں میں بغدے بھونک کر زمین میں آنتوں کا ڈھیر کر دیں۔ لے پالک جیسا مورکھ ہے ایسا ہی آسمانی باپ کائیاں ہے وہ پروں پر پانی کیوں پڑنے دیتا۔ پس وہ یہ وجہ ہے کہ سمندر پار تو بروزی نبی کی ڈاک کے گھوڑے دوڑیں اور خاص اپنے پڑوس میں چراغ تلے اندھیرا ہے۔ پشاور تک میں مرزائی نبوت کی تبلیغ کرنے والے موجود مگر پشاور سے اس جانب قدم رکھتے ہوئے نانی یاد آتی ہے۔ او ہی میری میا۔ مرزا قادیانی تو قادیان ہی کے شیر قالین ہیں اگر وہ افغانستان میں اپنا مشن بھیجیں تو ہم شحنہ اور ضمیمے کے خریداروں سے سفارش کر کے پانچ ہزار روپیہ انعام دلوا دیں اور اگر مرزا قادیانی خود جائیں تو دس ہزار روپیہ لیں۔

۲ ...... مرزا قادیانی کے وہی ایک لاکھ سے اوپر والنٹیئر

امام الدین لاہوری!

۱...... پیسہ اخبار لاہور سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی صاحب نے بتقریب دربار تاج پوشی جناب لارڈ کرزن صاحب بہادر ویسرائے ہند کی خدمت میں تعطیل جمعہ کے بارے میں میموریل بھیجا ہے جس میں اپنے پیرودں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ لکھی ہے اور مرزائی اخبار البدر کی اشوع کی نسبت جو اشتہارات بازاروں میں چسپاں دیکھے گئے ان میں بھی ایک لاکھ سے زائد تعداد لکھی گئی ہے۔ مگر دربار کے ایک ماہ بعد مرزائی اخبار الحکم مطبوعہ ۷؍مارچ ۱۹۰۳ء میں تو ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ تعداد لکھ ماری۔ معلوم نہیں گرو جی سچے ہیں یا چیلے؟ چونکہ ایسی تحریروں سے مخالطہ ہوتا ہے لہٰذا ہم ذیل میں اصل حقیقت ظاہر کئے دیتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۱، خزائن ج۱۱ ص۳۲۵) ۱۴؍جنوری ۱۸۹۷ء مطابق ۹؍شعبان ۱۳۱۴ء میں اپنے پیرودں کی تعداد معہ جائے سکونت کل ۳۱۳ لکھی پھر اس تحریر کے گیارہ روز بعد مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم ومغفور سے تاب مقابلہ نہ لا کر قادیان سے باہر نہ نکلے اور مباہلہ سے بھی پہلو تہی کی تو ۲۰؍شعبان ۱۳۱۴ء کے اشتہار میں یہ تعداد آٹھ ہزار لکھ دی۔ (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۹۹) قلم تو آخر انہیں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر اب ڈیڑھ لاکھ لکھ دی تو کیا تعجب ہے اور کون ان کا قلم روک سکتا ہے؟ اور متضاد تعداد کے درج کرنے کا کوئی مزاحم ہوسکتا ہے؟

اس حساب سے تو کروڑوں تک نوبت پہنچنی چاہئے۔ حالانکہ ۸ر ہزار کی تعداد بھی غلا! ہے۔ کیونکہ خود الحکم مطبوعہ ۷ر فروری ۱۹۰۳ء میں لکھا ہے کہ گزشتہ تین سال میں اس فرقہ نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ ۱۸۹۸ء میں اس کی تعداد صرف چند سو تک تھی مگر آج اس کا شمار ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔

منشی تاج الدین صاحب تحصیلدار بٹالہ نے اپنی رپورٹ انکم ٹیکس میں آپکے پیرودں کی تعداد ۳۱ر اگست ۱۸۹۸ء میں ۳۱۸ر لکھی ہے۔ دیکھو مرزا قادیانی کا رسالہ (ضرورت الامام ص۴۳، خزائن ج۱۳ ص۵۱۴) جس کی بعینہ عبارت یہ ہے: ”اور اس نے یعنی مرزا قادیانی نے چند مذہبی کتابیں شائع کیں۔ رسالہ جات لکھے اور اپنے خیالات کا اظہار بذریعہ اشتہارات کیا چنانچہ اس کل کارروائی کا نتیجہ ہوا کہ کچھ عرصہ سے ایک متعدد اشخاص کا گروہ جن کی فہرست (بحروف انگریزی) منسلک ہے اس کو (یعنی مرزا قادیانی کو) اپنا سرگردہ ماننے لگا اور ایک علیحدہ فرقہ قائم ہوگیا۔ حسب فہرست منسلکہ ہذا ۳۱۸ آدمی ہیں۔“ مزید حالات دیکھنے کے لئے دیکھو مثل مقدمہ عذرداری انکم ٹیکس مسمی مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ ذات مغل سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور مرجوعہ ۲۰ر جون ۱۸۹۸ء منفصلہ ۷ار ستمبر ۱۸۹۸ء نمبر مقدمہ ۴۶/۵۵۔ پس جب تحصیلدار صاحب بٹالہ کی رپورٹ کے مطابق ۳۱ر اگست ۱۸۹۸ء تک پیرودں کی تعداد فقط ۳۱۸ ہو تو کس طرح ممکن ہے کہ حسب اشتہار مورخہ ۲۵ر جنوری ۱۸۹۷ء تک آٹھ ہزار ہو جائے۔ حالانکہ خود مرزا قادیانی کے نزدیک ”جھوٹ بولنے سے زیادہ کوئی لعنتی کام نہیں۔“ (ملفوظات ج۵ ص۶۲) دیکھو (اخبار الحکم نمبر۶ ج۷ مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۰۳ء) اسی طرح ایک عرصہ کے بعد اپنے پیرودں سے ایک اشتہار بنام (درخواست) دلوایا۔ جس میں تیس ہزار (۳۰۰۰۰) کی تعداد لکھ دی۔ دیکھو مریدوں کی درخواست مورخہ ۲۷ر جون ۱۹۰۰ء ص۲ سطر۴ حالانکہ درخواست پر مختلف جگہوں کے رہنے والوں کے کل ۱۵۰ دستخط ہیں اور بس۔

۲...... ۲۷ر جون ۱۹۰۰ء میں اگر آپ کے پیرودں کی تعداد تیس ہزار ہوئی جیسا کہ اشتہار (درخواست) میں درج ہے تو آپ دس ہزار روپیہ منارہ بنانے کے لئے فقط ایک سو مرید سے چندہ طلب نہ کرتے جیسا کہ اشتہار مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۰ء سے ظاہر ہے اور جو اشتہار مورخہ ۲۷ر جون ۱۹۰۰ء کے پانچ ہی دن بعد یکم جولائی ۱۹۰۰ء کو شائع فرمایا ہے اگر آپ کے مریدوں کی تعداد واقعی اول الذکر اشتہار مورخہ ۲۷ر جون ۱۹۰۰ء کے مطابق ہوتی تو موخر الذکر اشتہار یکم جولائی ۱۹۰۰ء کی کچھ ضرورت نہ تھی کیونکہ اگر فی مرید پانچ آنہ ۴ پائی وصول ہوتے تو آن واحد میں منارہ بنانے کے

لئے دس ہزار کی رقم مطلوبہ مورخہ یکم رجولائی ۱۹۰۰ء وصول ہو جاتی لیکن نہ آپ کے اتنے مرید تھے اور نہ یہ سہل طریقہ اختیار کیا گیا۔ اگر یہ عذر درپیش ہو کہ دس ہزار کی رقم ایک سو خاص مرفہ الحال مریدوں سے طلب کی گئی ہے تو حیرت ہے کہ اب تک منارہ کیوں تیار نہ ہوا۔ کیا ان کی مرفہ الحالی کا الہام غلط تھا یا وہ کنجوس مکھی چوس دقیانوس بن گئے یا وہ خاص الخاص مرید منارہ بنانے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔

پھر الحکم مطبوعہ ۱۰رستمبر ۱۹۰۲ء ص ۵ پر مریدوں کی تعداد ستر ہزار ظاہر کی گئی اور پھر الحکم ۷رفروری ۱۹۰۳ء میں ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ دس ستمبر ۱۹۰۲ء تک تو ستر ہزار ہوں اور ۷رفروری ۱۹۰۳ء تک ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ یعنی پانچ ماہ میں اسی ہزار بڑھ جائیں۔

پھر چالاکی دیکھئے کہ خانگی اخبار الحکم میں ایک کالم بیعت کنندگان کا رکھا ہوا ہے۔ اس میں بیعت شدہ مریدوں کے نام مکرر سہ کرر درج کر کے پبلک کو مغالط میں ڈالتے ہیں چنانچہ الحکم مورخہ ۱۴رفروری ۱۹۰۲ء میں جن اشخاص کے نام بیعت شدگان میں درج کئے گئے ہیں۔ ان میں سے دس کے نام دوبارہ الحکم مورخہ ۲۱رفروری ۱۹۰۲ء میں درج کرائے ہیں۔ اس طرح مکرر سہ کرر درج کر کے ڈیڑھ لاکھ بنا دیئے ہیں۔

پس مرزا قادیانی کی ایسی بے ایمانی پر جس قدر ان کے مرید خوش ہوں بجا ہے مگر افسوس ہے کہ مرزا قادیانی کی اس ترکیب کو مجدد السنہ مشرقیہ شحنۂ ہند نے ملیامیٹ کر کے اسکی اصلیت پبلک پر ظاہر کر دی۔ دیکھو ضمیمہ شحنۂ ہند مورخہ ۲۴ رمارچ ۱۹۰۲ء جب سے مجدد صاحب نے یہ راز طشت از بام کیا ہے الحکم میں بیعت کا کالم ہی معرض خطر میں آ گیا ہے کیونکہ اس سے مصنوعی تعداد کی قلعی کھلتی تھی۔ مرزا قادیانی آخر مجدد السنہ مشرقیہ کا لوہا مان گئے۔

سول ملٹری گزٹ جس کی وقعت اور عظمت مرزا قادیانی کے نزدیک بھی مسلم ہے دیکھو مرزا قادیانی کی کتاب (انجام آتھم کا حاشیہ ص ۵۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۹۹) اور اشتہار بعنوان لیکھ رام کی موت کی نسبت آریہ صاحبوں کے خیالات مورخہ ۱۵ رمارچ ۱۸۹۷ء ص ۵ کالم اوّل۔ پچھلی مردم شماری کی رو سے جو ۱۹۰۱ء میں ہوئی ہے مرزا کے پیروؤں کی تعداد صرف ایک ہزار سے کچھ اوپر لکھتا ہے۔ دیکھو سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۵رجنوری ۱۹۰۳ء روز پنجشنبہ اور اسی تاریخ کے اخبار میں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ عرصہ بیس برس سے مرزا غلام احمد قادیانی اپنے پرائیویٹ مطبع سے جو قادیان میں ہے اپنے اصول پھیلانے کے لئے کہ وہ مسیح اور مہدی ہے اشتہار چھپوا کر شائع کرتا ہے۔ یہ وہ اخبار ہے جس کا مرزا قادیانی نے جلسہ مذاہب کی تقریر پر اپنی صداقت کے لئے حوالہ دیا ہے ہم اس گزٹ کی

تحریر سے بالکل متفق ہیں کیونکہ مرزا قادیانی بذات خود اپنے اشتہار بعنوان پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کی توجہ دلانے کے لئے آخری حیلہ کے (ص۳ سطر ۲۵/مورخہ ۲۸/اگست ۱۹۰۰ء، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۳۵۴) میں لکھتے ہیں۔ ''اور یاد رہے کہ لاہور میں میرے ساتھ تعلق رکھنے والے پندرہ یا بیس آدمی سے زیادہ نہیں۔'' پس مرزا قادیانی کی اس تحریر کے مطابق معلوم ہوا کہ آپ کے پیروؤں کی تعداد ایسے بڑے شہر لاہور میں جو پنجاب کا دارالخلافہ ہے صرف پندرہ یا بیس ہے۔ اگر اسی تناسب سے ہندوستان کے بڑے بڑے سو شہر لاہور کی مانند فرض کئے جاویں اور پندرہ مرید فی شہر بحساب اوسط شمار کئے جاویں تو یہ تعداد جو سول ملٹری گزٹ نے مردم شماری کی رو سے لکھی ہے عین درست نکلتی ہے۔ محاسب حساب کر کے دیکھ لیں عیاں راچہ بیاں۔

۳...... مرزا قادیانی کی نویں پیشینگوئی قادیان کے ایک ہندو بشمبر داس نام کے فوجداری مقدمہ کے متعلق تھی۔ یعنی بشمبر داس ایک سال کے لئے مقید ہوگیا تھا۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اس کے بھائی شرمپت نام نے جو سرگرم آریہ ہے مجھ سے دعا کی التجا کی اور پوچھا کہ ''اس کا انجام کیا ہوگا۔ میں نے دعا کی اور کشفی نظر سے دیکھا کہ میں اس دفتر میں گیا ہوں جہاں اس کی قید کی مثل تھی۔ مثل کھولی اور برس کا لفظ کاٹ کر اس کی جگہ چھ مہینے لکھ دیا اور پھر مجھے الہام سے بتلایا گیا کہ مثل چیف کورٹ سے واپس آئے گی اور برس کی جگہ چھ مہینہ رہ جائے گی۔'' دیکھو مرزا قادیانی کا اشتہار بعنوان (لیکھرام کی موت کی نسبت آریہ صاحبوں کے خیالات مورخہ ۱۵/مارچ ۱۸۹۷ء، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۳۶۲) پس بہتر ہو کہ جس طرح آپ نے چیف کورٹ کے اس دفتر میں جہاں ملزم کی مثل تھی۔ کشفی طور پر گھس کر اور مثل کھول کر ایک برس کی قید کا لفظ کاٹ کر چھ مہینہ لکھ دیئے۔ اسی طرح سول ملٹری گزٹ کے دفتر میں گھس کر اس کی آفس فائل میں ۱۵/جنوری ۱۹۰۳ء کی کے پیپر میں جہاں آپ کے پیروؤں کی تعداد از روئے مردم شماری صرف ایک ہزار سے کچھ اوپر لکھی ہے۔ یہ عبارت کا ٹکڑا اس کی جگہ ایک لاکھ سے زیادہ لکھ دیں اور یہ آپ کے نزدیک چنداں مشکل امر نہ ہوگا۔ تف ہے آپ کو ایسی لغو پیشینگوئیوں پر اور حیف ہے ان لوگوں پر جو اس قسم کی بکواس کو پیشینگوئی سمجھیں۔ اگر اسی کا نام پیشینگوئی ہے تو وکلاء بلکہ ان کے منشی آپ سے بڑھ کر پیشینگو ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ مرزا قادیانی کے پیروؤں کی تعداد جو اخبار سول نے ایک ہزار سے اوپر لکھی ہے ان میں سے اب تک بہت سے لقمۂ طاعون ہو چکے ہیں اور بہت سے بیعت پر تبرا کہہ کر از سر نو اسلام قبول کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ مجدد السنہ مشرقیہ کی کوشش سے بذریعہ ضمیمہ شحنہ ہند اب تک جاری ہے دیکھو ضمیمہ شحنہ ہند ص۷۵، ۷۸، ۱۲۱، ۱۰۶/۱۹۰۱ء اور ص۲/۱۷/۱۹۰۲ء اور رسالہ

فتح قادیان مورخہ ۲۰؍جنوری ۱۹۰۳ء ص ۱۵؍اور اس معاملے میں مولوی نور محمد صاحب ساکن لکھوکے کا اشتہار بھی دیکھنے کے قابل ہے جن کے ہاتھ پر خود مرزا کے پیروان ساکن قادیان نے توبہ کی۔

جو شخص گورنمنٹ تک کو مغالطہ دینے سے نہیں چونکتا وہ پبلک کو کیوں مغالطہ نہ دے گا۔ چنانچہ مرزا قادیانی اخبار عام مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۳ء میں لکھتے ہیں کہ جہلم میں آپ کے دیکھنے کو تیس یا چونتیس ہزار کے قریب لوگ آئے ہوں گے اور پھر لکھتے ہیں کہ جب لاہور سے میرا گزر ہوا تو ایسے صدہا لوگ ہر سٹیشن پر جمع پائے۔ اندازہ کیا گیا کہ جہلم کے سٹیشن پر پہنچنے سے پہلے چالیس ہزار کے قریب لوگ میرے راہ گزر سٹیشنوں پر جمع ہوئے ہوں گے۔ مرزا قادیانی کا یہ سفید جھوٹ روسیاہی کے لئے کافی ہے کیونکہ جب جہلم کی آبادی ہی اتنی نہیں تو اس قدر وہ کہاں سے آئے پھر ہر سٹیشن پر صدہا آدمی آپ کو چاہئے کہ مرد میدان بنیں۔ ہم اور آپ ایک متفقہ درخواست ریلوے افسروں کی خدمت میں پیش کریں کہ وہ پوری پوری تعداد پلیٹ فارم کے ٹکٹوں کی بتا دیں یعنی لاہور سے لے کر جہلم تک ہر سٹیشن پر جس ٹرین میں آپ نے سفر کیا کس قدر آدمی آئے اور درخواست پر جو خرچ ہو اس کا نصف آپ دیں۔ اگر آپ اس روز چالیس ہزار کے قریب آدمیوں کا جمع ہونا لاہور سے جہلم تک کے سٹیشنوں پر ثابت کر دیں تو فی سٹیشن ایک روپیہ نذر کروں گا۔ ورنہ اپنے کاذب ہونے کا اقرار کریں۔

ہمارے ایک کرم فرما سوداگر پشمینہ جن کو پشاور میں ایک شخص سے روپیہ لینا تھا اور وہ اتفاقاً پشاور سے اسی ٹرین میں آرہے تھے۔ جس میں مرزا قادیانی جہلم سے گھر کو جا رہے تھے۔ حلفاً بیان کرتے ہیں کہ مسافر لوگ آپ کے دیکھنے کو آتے اور لاحول پڑھ کر چلے جاتے تھے (ایسے موقع پر اگر مرزا قادیانی اپنی نمائش کا ٹکٹ لگوا دیتے تو منارۃ المسیح کھٹ سے تیار ہو جاتا اور الحکم میں ایک سو آدمیوں سے چندہ لینے کا اعلان نہ دینا پڑتا۔ ایڈیٹر!) اور مرزا قادیانی بگلا بھگت بنے آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے۔

لاہور سے جہلم تک چودہ سٹیشن ہیں اگر مرزا قادیانی سچے ہیں تو بحساب اوسط ہر سٹیشن پر ۲۸۵۷ آدمیوں کا اپنے دیکھنے کے لئے آنا ثابت کر دیں تو ہم فی سٹیشن ایک روپیہ بھر دیں گے ورنہ جھوٹے کے منہ میں دہ......

مرزا قادیانی متفقہ درخواست پیش کریں اس کا خرچ ہمارے ذمے۔ اگر آپ چار سٹیشن وزیر آباد گجرانوالہ۔ گجرات، لالہ موسیٰ پر بجائے ۲۸۵۷ کے صرف پچاس پچاس آدمی ہی فی سٹیشن

ثابت کردیں تو فی سٹیشن ایک روپیہ اور نذر کیا جائے گا۔ پھر آپ اخبار عام مورخہ ۲؍فروری ۱۹۰۳ء کے ص ۵ پر لکھے ہیں کہ جہلم میں تقریباً ۱۲۰۰ نفر بیعت میں داخل ہوئے۔ تعجب ہے کہ لاہور جیسے بڑے شہر میں جو پنجاب کا دارالخلافہ ہے اور جس میں لاکھوں کی آبادی ہے وہاں تو مرزا قادیانی کے فقط پندرہ یا بیس مرید ہوں اور جہلم جیسے چھوٹے ضلع میں جس کو لاہور سے وہی نسبت ہے جو ایک کو۶ سے آسمانی باپ۔ ۱۲؍سو مرید پیدا کردے۔ بس یہ کہنے کے سوا چارہ نہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

پھر فقط جہلم میں ۱۲؍سو اور قادیان سے جہلم تک جن مقامات لاہور وغیرہ میں آپ نے چندے قیام کیا وہاں جو لوگ مرید ہوئے وہ گویا علاوہ ہیں مگر آپ کا خالص مرید ایڈیٹر الحکم جو اسی مقدمہ میں جہلم حاضر ہوا تھا۔ الحکم مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۳ء ص ۵ کالم سوئم میں یوں لکھتا ہے۔ ’’سفر جہلم میں تقریباً آٹھ سو مرد وعورت نے آنحضرت کے ہاتھ پر بیعت توبہ کی۔‘‘ اب فرمایئے چیلے صاحب سچے یا گرو گھنٹال۔

پھر رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت فروری ۱۹۰۳ء میں جو مرزا قادیانی کی سرپرستی سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ یوں لکھا ہے۔ ’’اس تفصیل کی کچھ ضرورت نہیں کہ فرقہ احمدیہ پنجاب میں کس زور وشور سے ترقی کر رہا ہے ایک ہی دن میں جہلم میں ۱۷؍جنوری کو تقریباً چھ سو آدمیوں نے بیعت کی۔‘‘ اب اپنے ہی منہ سے سب جھوٹے ہوگئے یا نہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ ایک ایک مرزائی جھوٹ کا پزاوہ ہے۔ چونکہ کاذب ہمیشہ ناکامیاب رہتا ہے۔ پس گورنمنٹ نے بھی جمعہ کی تعطیل والا میموریل واپس ماتھے مارا۔ (دیکھو پیسہ اخبار مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۳ء)

انعام

اگر خود مرزا یا ان کا کوئی معاون ہمارے مذکورہ بالا حوالہ جات میں سے ایک کو بھی غلط ثابت کردے تو پچاس روپے انعام حاصل کرے ورنہ تائب ہوکر ایمان لائے۔

(خاکسار امام الدین از لاہور محلہ پیر گیلانیاں)

۳ …… شیعہ اور عیسائی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی ۱۰؍مارچ ۱۹۰۳ء، نمبر۹ ج۷ ص۲ کے الحکم میں فرماتے ہیں کہ ’’روافض بھی سہارے ہی پر چلتے ہیں اور عیسائیوں کی طرح امام حسینؓ کے خون کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اگر اعمال کی ضرورت ہے تو فقط اتنی کہ ان کے (امام حسینؓ) کے مصائب کو

یاد کر کے آنکھوں سے آنسو گرا لئے یا کبھی سینہ کوبی کر لی۔"

لیکن مرزا قادیانی بھی ماشاء اللہ عیسائیوں اور شیعہ سے کسی بات میں کم نہیں کیا معنے کہ اسلام میں نجات صرف خدائے وحدہ لاشریک کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت اور قرآن مجید اور اس کے احکام پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے جو بذریعہ محمد رسول اللہ ﷺ ہم تک پہنچا ہے۔ توحید تو یوں رخصت ہوئی کہ مرزا قادیانی نے اپنے کو خدا کا بمنزلہ ولد (متبنّٰی لے پالک) قرار دیا اور ان پر "انت منی وانا منک" (تذکرہ ص۴۲۲، طبع سوم) الہام ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی رسالت سے جس کی صفت ختم نبوت ہے یوں انحراف ہوا کہ اپنے کو بروزی نبی بنایا۔ قرآن مجید سے یوں ارتداد ہوا کہ اوّل تو یہ آیت "ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین" کو توڑا۔ دوم اس کی آیات کا نزول ۱۳سو برس کے بعد اپنی شان میں بتایا اور غلام احمد میں جو لفظ احمد موجود ہے چونکہ وہ حمد سے مشتق ہے۔ لہٰذا قرآن کی سورہ الحمد کو اپنی حمد وثناء ٹھہرایا اور پھر مرزائیوں کو یہ ہدایت کی کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان نہیں اور جہاں تک ممکن ہو واجب القتل ہے۔ فرمایئے آپ بڑھے رہے یا شیعہ اور عیسائی۔ شیعہ خدائے تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ضرور ایمان رکھتے ہیں اگرچہ افعال شرکیہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ عیسائی اپنی کتاب انجیل کو ضرور مانتے ہیں اگرچہ محبت مفرط میں عیسیٰ مسیح کو خدا سمجھنے میں بہک گئے ہیں۔ الغرض سب قومیں اپنے اپنے نبی اور خدائے واحد پر ایمان رکھتے ہیں۔ آپ نے تو باوصف مسلمان ہونے کے ادھر خدا کی توحید سے انکار کیا ادھر رسالت کی تردید کر کے اپنے کو نبی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بنا دیا۔ دنیا میں کوئی بدبخت قوم ایسی نہیں جس نے اپنے نبی سے انحراف کیا ہو اور کسی قوم ومذہب کا کوئی فرد ایسا نہیں جو اپنے نبی کو چھوڑ کر خود نبی بن گیا ہو۔ پس مرزا قادیانی کا کیا منہ ہے کہ کسی وحشی اور بت پرست قوم ومذہب پر بھی کسی قسم کا اعتراض کر سکیں۔ (ایڈیٹر)

۴ ...... ترجمہ الہامات مجدد

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہمارے بعض معاونین تحریر فرماتے ہیں کہ مجدد کے الہامات کا ترجمہ ضرور شائع ہونا چاہئے تاکہ جو لوگ عربی زبان کے سمجھنے سے معذور ہیں اور الہامات کا ترجمہ پڑھنے کے ازبس متمنی ہیں وہ بھی مستفیض ہوں۔ لہٰذا ہم ذیل میں الہامات اور ان کا تحت اللفظ اردو ترجمہ یا محاورہ درج کرتے ہیں۔

"رقاب النوق لرعرت کشم الجبال الیٰ تلل شملۃ الشمال التی

ملتقها النون. ورياح هبوب السميرا ''گردنیں اونٹیوں کی بڑھ رہی ہیں۔اونچی ناکوں والے پہاڑوں کی طرح شمال کے ٹیلوں کی جانب جن کا ملتقیٰ نون ہے (قادیان) اور چھوٹے گندم گون۔''نفذت في جوف سويداء المجنون التي تطاولت عليها ايدى الدوار والجنون. وردت شر ذمته ''نیزوں کے لہلہانے کی ہوائیں نفوذ کر رہی ہیں۔ایک دیوانہ کے سویداء قلب کے درمیان جس پر سر کے چکر اور جنون نے غلبہ کرلیا ہے۔ایک ہتھیار بند گروہ۔ ''شاكية السلاح. وحجمت طبقة نافذة الرماح. لاعبرت لمن قام فقعد كالعجاج ولا وجود'' پیدا ہوا۔اور ایک جماعت نے حملہ کیا جس کے نیزے گھس جانے والے ہیں۔غبار کی طرح جو شخص کھڑا ہو پھر بیٹھ جائے۔اس کا کیا اعتبار اور جو شخص چمکے اور پھر شیشہ کی طرح ریزہ ریزہ ہو جائے۔''لمن برق فانكسر وانقض كالزجاج ٠ تبالك ومن الظلوم والجهول وتربت يداك من الفساء تر ''اس کا کیا وجود خرابی ہو جو تجھ پر تو نادانوں اور جاہلوں میں سے ہے اور تیرے ہاتھ مٹی میں آلودہ ہوں تو عورتوں میں سے ہے۔ ''لست من الفحول انتم كالصور البهيمية لستم كالاجسام التعليمية لان الهيولىٰ انما هى ''نہ کہ مردوں میں سے۔تم چوپایوں کی صورتیں رکھتے ہو نہ کہ تعلیمی اجسام کی کیونکہ ہیولے جس شے سے۔عبارت ہے وہ''شرك لحيتان الصور كما القينا على الباقر فى كتابه المسمى بالافق المبين مع انه لا يلد ''صورتوں کی مچھلیوں کا جال ہے جیسا کہ ہم نے باقر داماد پر اس کی کتاب افق المبین میں القاء کر دیا ہے۔بایں ہمہ تم سے بجز ناپاک اور مکدر اشکال''منكم سوى الاشباح النارية الخبيثة الكثيفة لاالارواح الطيبة اللطيفة. لان الدجال ''ناریہ کے کوئی شے پیدا نہیں ہو سکتی نہ کہ پاک اور لطیف روحیں کیونکہ دجال مریم کے''لايولد من بطن ابنت عمران اللتى لم يمسسها الا روح القدس الخبيثات للخبيثين والطيبات للطيبين ''بطن سے نہیں پیدا ہوتا جس کو روح القدس کے سوا کسی نے نہیں چھوا۔ناپاکوں کے لئے ناپاک اور پاکوں کے لئے پاک ہوتے ہیں۔

دوسرا الہام

''يا شو كتنا انك لدينا مكين امين ومن بطن ام الدجال البطال المحتال مخرج الجنين ''اے ہمارے شوکت تو ہمارے پاس مکین اور امین ہے اور جھوٹے دجال کی ماں کے پیٹ سے جنین (حمل) کا نکالنے والا ہے۔''فقد نصر ناك نصرة واعطينك سطوة وغلبة علىٰ اعداء الدين فجزاء الوتين بسكين التسكين

و اقطع ''پس ہم نے تجھے بڑی فتح دی ہے اور دشمنان دین پر بڑا دبدبہ اور غلبہ عطا کیا ہے۔ پس اطمینان کی چھری سے ان کی رسی کاٹ۔ ''عروق المفسدین و اقلع احشائهم و امعائهم الیٰ یوم الدین لا علاء کلمة احکم الحاکمین و انا ناخذهم '' اور مفسدوں کی رگیں قطع کر اور قیامت تک ان کی آنتیں اور وریدیں اکھاڑ تا رہ تا کہ خدائے احکم الحاکمین کا بول بالا ہو اور ہم ان کو ''مسلسین و ندخلهم فی دار جهنم داخرین مقهورین خالدین لانهم ادعوا النبوة والبروزیة بعد '' پکڑیں گے زنجیروں میں جکڑ کر اور مقہور کر کے ہمیشہ کیلئے جہنم میں داخل کریں گے کیونکہ انہوں نے نبوت اور بروزیت کا دعویٰ کیا ہے۔ ہمارے ''نبینا خاتم النبیین فانهم کالافاعی یتسللون من سلة القادیان الیٰ حجر السجین ''

خاتم النبیین کے بعد بے شک وہ سانپ ہیں جو قادیان کے مداری کی پٹاری سے دوزخ کے سوراخ میں سٹک رہے ہیں۔

۵ ...... رسول بننے کا شوق

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کی چوکھٹ پر جب کوئی مرزائی ڈنڈوت کرتا ہے تو اپنے بروزی رسول کی تعلیم کے موافق یہ کہتا ہے۔ ''الصلوٰة والسلام علیک یا رسول الله '' مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ ایسی تعلیم اور ایسا کہنا میری جانب سے نہیں ہے بلکہ خدا کی جانب سے ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ''یاایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما '' علیہ کی ضمیر غائب میری جانب راجع ہے کیونکہ میں اس زمانہ میں غائب تھا۔ یعنی اے ایمان لانے والو مرزا پر درود اور سلام بھیجو۔ قرآن مجھ ہی پر نازل ہوا ہے اور احمد میں ہوں نہ کہ پیغمبر عرب وعجم۔ کیونکہ عرب میں دراصل کوئی پیغمبر گزرا ہی نہیں۔ جیسا مسیح کے آسمان پر چلے جانے اور اب تک زندہ رہنے کا طوفان ہے ایسا ہی عرب میں پیغمبر کی بعثت کا بہتان ہے۔ تیرہ سو برس پہلے قرآن نازل ہو کر محفوظ رہا اور اب مجھے مل گیا۔ حق بحقدار رسید۔ دنیا میں جس طرح بہت سے بے سر و پا افسانے مشہور ہیں۔ ایسا ہی پیغمبر عرب کا بھی فسانہ ہے۔ دیکھو سنی سنائی باتیں چھوڑو میں تو تمہارے سامنے زندہ رسول موجود ہوں۔ مجھ پر ایمان لاؤ۔

دولت خانہ سے سٹپٹاتی ننگے سر جھنڈولا کھولے بڑی بی نکلیں۔ اے ہے بورات میرے مرزا پر آسمان سے زنانے ٹے دار اور سناٹے دار وحی اتری۔ عین مین ایسی دھڑاکے کی آواز تھی۔ جیسی ریل گاڑی کے آنے کی۔ میرا تو کلیجا دھڑک گیا کہ کیا بلا نازل ہوئی۔ کیا بھونچال آ گیا۔ وہ تو یوں

کہو مرزا قادیانی نے مجھے دلاسا دیا کہ ''چپ چپ۔ یہ بھید کسی سے نہ کہنا۔'' پس نہ صرف اہالی موالی بلکہ خود مرزا کو ہر وقت یہی چاؤ ہے کہ مجھے دنیا رسول کہہ کر پکارے لیکن یہ منہ اور گرم مسالا۔ ایسا رسول تو ہر شخص بن سکتا ہے مگر اتنا جگر کس کا؟

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۲۴؍مارچ کے شمارہ نمبر۱۲؍ کے مضامین

۱......	بطالت قادیانی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی	ج۔ن
۳......	کوئے جاناں سے خاک لائیں گے۔ اپنا کعبہ جدا بنائیں گے۔ ج۔ن	
۴......	وہی مرزا جی کا جہاد۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	مرزا قادیانی کی اردو شاعری۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	سب گنوں پورے۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ...... بطالت قادیانی

اس عنوان سے عیسائی اخبار طبیب عام نے مضمون شائع کیا ہے۔ ہم اس کا انتخاب ذیل میں لکھتے ہیں۔ اگر مرزا اور مرزائیوں کو کچھ بھی شرم ہو تو رونے کے لئے کافی ہے مگر انہیں شرم کہاں۔ البتہ مسلمانوں کو مذہب اسلام کی توہین پر ماتم کرنا چاہئے۔

پرچہ ریلیجنز میں ایک مضمون بعنوان مسیح موعود وڈاکٹر لیفرائے۔ یا اسلام وعیسائیت مندرج تھا۔ ہائے تاریکی! اور اے شب تار اتجھ پر افسوس اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ چہ معنی۔ البتہ اسلام احمدی واسلام محمدی کا مقابلہ برجستہ ہے۔ کیونکہ ہر دو اسلام متضاد ہیں۔ اگرچہ لفظ اسلام کے لغوی معنے مسلمان ہونا یا خدا کی راہ پر گردن رکھنا ہے۔ مگر مجازی ورائج معنے یہ ہیں کہ خدا اور حضرت محمدﷺ صاحب پر ایمان لانا اور سنت وشریعت وفرائض پر عمل کرنا قرآن کو کلام اللہ ماننا۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مرزا غلام احمد ان سب کو درست وبرحق مانتے ہیں اور ان کی تائید کرتے ہیں یا تردید۔ مرزا کے کلام کے مطابق تو دیگر اصحاب وعلمائے دین اسلام محمدی بحر ظلمات کے گرداب میں ہیں اور صداقت کی راہ پر نہیں تو کیا وہ قرآن وحدیث کو برحق نہیں مانتے۔ اور سنت وشریعت وفرائض پر عمل نہیں کرتے۔

اب متقدمین ومتاخرین علماء ومحدثین کورد کرنا جو مرزائیوں کا عقیدہ وشیوہ ہے۔ اسلام کو دو قسم بنا دیتا ہے۔ ایک اسلام محمدی دوسرا اسلام احمدی۔ اگر چندے یہی حال رہا تو اسلام میں بڑی گڑ بڑ پڑ جائے گی اور معلوم نہ ہو سکے گا کہ کونسی قسم خدا کی راہ پر گردن رکھنا ہے۔ حسب عقیدہ واہل اسلام حضرت محمد صاحب خاتم النبیین وسید المرسلین تھے۔ انہوں نے خود یا قرآن نے کہیں نہیں فرمایا کہ میرے بعد ایک اور رسول بنام غلام احمد قادیان میں آئے گا تم اس کی سنو۔ معلوم نہیں مرزا کا یہ دعویٰ کہاں سے ہے۔ اب یہ سوال عائد ہوتا ہے کہ کیا یہ خاتم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہے۔

اکثر اوقات جب مرزائیوں سے بات چیت ہوتی ہے تو علاوہ فحش وغلط گوئی کے وہ یہ کہتے ہیں کہ مرزا خدا کے رسول مقبول ہیں اور نور ہیں تو اب دو رسول اور دونوں علیحدہ ٹھہرے۔ معلوم نہیں دونوں میں کونسا رسول اور نور مثل صبح صادق وصبح کاذب ہے یا دونوں ہم پلہ ومساوی ہیں۔ (معاذ اللہ)

معتقدان مرزا فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا مجموعۃ الانبیاء ہیں کیونکہ ان کے مجموعہ اوصاف ان میں ہیں ہم کو یہ سن کر رحم آتا ہے کہ عجیب بھولے لوگ ہیں۔ مرزا کی بابت جبکہ نبی نے پیشینگوئی نہیں کی اور نہ حسب الاشا خاتم النبیین قیامت کی اعلیٰ علامات میں سے کوئی علامت پوری ہوئی۔ پھر بھی لوگ مرزا کی پیرو ہوتے جاتے ہیں۔

مجموعۃ الانبیاء اور ان کے مجموعۃ الاوصاف تو کجا البتہ مرزا کو مجموعہ امراض کہیں تو بجا ہے کیونکہ مرزا نے خود ہی ڈوئی کی پیشینگوئی کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ ”میں ایک آدمی ہوں جو پیرانہ سالی تک پہنچ چکا ہوں۔ میری عمر غالباً چھیاسٹھ سال سے کچھ زیادہ ہے اور ذیابطیس اور اسہال کی بیماری بدن کے نیچے کے حصے میں اور دوران سر اور کمی دوران خون کی بیماری بدن کے اوپر کے حصے میں ہے۔ پس جس شخص کے اوپر اور نیچے مرض ہی مرض ہوں تو ایسے مریض کا پیرو ہونا دانش مندی نہیں۔“

ایڈیٹر...... اسلام تو کسی طرح دو نہیں ہو سکتے کیونکہ مرزا کسی جدید اسلام کا بظاہر مدعی نہیں۔ البتہ عیسائیت دو نہیں چار ہو گئی ہیں۔ ایک قدیمی عیسائیت جو باپ بیٹے روح القدس سے مرکب ہے۔ دوسری مرزائی عیسائیت جو تثلیث کو دیس نکالا دیتی ہے اور مرزا کو آسمانی باپ کا لے پالک بناتی ہے۔ تیسری لندنی مسیح مسٹر پکٹ کی پروٹسٹنٹی عیسائیت۔ چوتھی فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی کی رومن کیتھولک عیسائیت۔ ایک عیسائیت کو مذکورہ بالا چار چاند لگ گئے ہیں۔ ہمارا ہمعصر طبیب عام بتائے کہ ان میں سے کون سا نور اور کونسا چمگادڑ ہے۔ واضح ہو کر ہم نے اغلاط دور کر کے مندرجہ بالا

نوٹ اخذ کیا ہے اگر ہم بجنسہ شائع کر دیتے تو ناظرین ہنستے ہنستے زعفران بن جاتے۔ جب عیسائی لوگ اردو زبان نہیں جانتے تو کیوں اس کا گلا کند چھری سے ریتے ہیں۔

۲ ...... چرا کار سے کند عاقل کی باز آید پشیمانی

مرزا قادیانی گالیاں دینے دل دکھانے سخت اور دلخراش تحریر کرنے میں لاثانی ہیں۔ اسلامی یا غیر اسلامی کوئی فرقہ ان کے زبان قلم سے نہیں بچا۔ کوئی عالم کوئی دین کا پیشوا ایسا نہیں جو مرزا قادیانی کی تیغ زبان کا زخمی نہ ہو۔ پیغمبرون تک کو نہ چھوڑا۔ خصوصاً عیسیٰ علیہ السلام (جن کے مثیل بننے کے آپ مدعی ہیں) تو زیر مشق ہی ہیں۔ رسالہ انجام آتھم میں ان کی نسبت کوئی بات باقی نہیں چھوڑی۔ کوئی عیب نہیں جو عیسیٰ علیہ السلام میں ثابت نہ کیا ہو۔ عصاء موسیٰ اور ضمیمہ شحنہ ہند میں مرزا قادیانی کی گالیوں کی فہرستیں بطور ڈکشنری طبع ہوئی ہیں۔ عیسائیوں و آریوں نے مرزا قادیانی ہی کی تحریروں پر مشتعل ہو کر اسلام و پیشوائے اسلام اور بزرگان دین کو دل کھول کر جو چاہا جس سے تمام مسلمان کلیجہ پکڑ کر رہ گئے۔ مگر خدا مولوی کرم دین صاحب کا بھلا کرے اور ان کو فتح دے جنہوں نے مرزا قادیانی پر جہلم میں مقدمہ دائر کر کے تمام دنیا خصوصاً مسلمانوں پر احسان کیا کہ مرزا قادیانی کو اپنی بدزبانی و دریدہ دہنی سے پچھتانا پڑا اور آئندہ اس حرکت بے جا سے توبہ کی کان پکڑے۔ چنانچہ ۱۰ ر مارچ کے الحکم میں قریب قریب حلم و نرمی ہی کی اپنے مریدوں کو تعلیم دی ہے۔ ایک جگہ آپ اپنے مریدوں کو نصیحت کرتے ہیں۔ ''تم صبر کرو اور حلم سے کلام کرو۔ ایسا نہ ہو تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کرے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔'' مشتیکہ بعد از جنگ خوب صادق آرہا ہے۔ اگر پہلے ہی سے ایسی سوجھتی تو مقدمہ جہلم کیوں دائر ہوتا اور سلسلہ کیوں پریشان اور بدنام ہوتا۔ ''خود را فضیحت و دیگر ان را نصیحت'' اسی کو کہتے ہیں۔ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ اس مقدمہ کے مصائب تو آپ ہی کو اٹھانا پڑیں گے۔ مصیبت کون جھیلے عیش تو تم نے اٹھائی تھی۔ جھوٹی پیغمبری کی بخ نہ لگی ہوتی تو حلم و نرمی کی تعلیم بجائے مریدوں کے اپنے ہی نفس کو دیتے مگر کسر نفسی تو صادقین کا حصہ ہے۔ یوسف علیہ السلام کا قول ''وما ابرئ نفسی'' قرآن مجید میں مرزا قادیانی کی نظر سے شاید نہیں گزرا۔

ج۔ ن!

۳ ...... کوئے جاناں سے خاک لائیں گے۔ اپنا کعبہ جدا بنائیں گے

۱۰ ر مارچ کے الحکم میں مارچ کی صبح کا واقعہ اس طرح لکھا ہے۔ ''ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرے ایک دوست نے لکھا ہے کہ تم حج کرنے کو گئے ہوئے ہو مگر ہمیں بھلا دیا۔''

فرمایا (مرزانے) ’’اصل میں جولوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ان کی خدمت میں دین سیکھنے کے واسطے جانا بھی اک طرح کا حج ہے۔حج بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی ہے اور ہم بھی تو اس دین اور اس کے گھر یعنی خانہ کعبہ (قادیان) کی حفاظت کے واسطے آئے ہیں۔‘‘ (ملفوظات ج۵ ص۱۵۵) ناظرین! اب تو مرزا اور مرزائی قادیان جانے کو حج کہنے لگے۔یعنی قادیان جانے کو فرض کہتے ہیں۔چنانچہ اس اخبار میں لکھا ہے۔’’پس جس جس نے اس (مرزا) کے ہاتھ پر بیعت کی وہ یہ اپنے اوپر لازم (فرض) سمجھے کہ کچھ عرصہ تک اس کی صحبت میں رہے۔‘‘ (ایضاً) اور جو قادیان جانا فرض نہ سمجھے اس پر افسوس کیا ہے چنانچہ اسی الحکم میں لکھا ہے۔’’بڑا افسوس ہے کہ اکثر لوگ بیعت کرتے جاتے ہیں اور پھر اس کی ضرورت (فرضیت) نہیں سمجھتے کہ پاس جا کر رہیں۔‘‘ (ایضاً) خانہ کعبہ سے یہ رقابت کہ اس سے ہٹا کر قادیان کا حج فرض کر دیا مگر یہ بے وجہ نہیں۔اس میں اپنی گرم بازاری اور آمدنی کی صورت ہے۔یہی وجہ ہے کہ خانہ کعبہ کا حج کرنے سے جان نکلتی ہے۔جان کا خوف کھائے لیتا ہے۔بے امنی کا عذر ’’ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ‘‘ ہر وقت زبان پر جاری ہے مگر قادیان کا حج فرض ہے۔اب اس فرقہ کے کفر میں جس مسلمان کو شک ہے تو اس کو قرآن اور اسلام پر بھی شک ہے۔وما علینا الا البلاغ! ج۔ن!

۴ …… وہی مرزا قادیانی کا جہاد

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی ۱۰؍مارچ کے الحکم میں جہاد کے قطعی استحصال کی یہ تجویز بتاتے ہیں کہ ’’ایک مبسوط کتاب تیار کی جائے جس میں عقلی اور نقلی دلائل سے جہاد کی ممانعت ثابت کی جائے اور پشتو اور فارسی اور عربی میں اس کا ترجمہ ہوکر ۲۰؍ہزار جلد چھاپی اور مشتہر کی جائے اور میں دس ہزار روپیہ تک اس کے اخراجات میں دے دوں گا وغیرہ۔‘‘ (۱۰؍لاکھ لکھتے تو کون ہاتھ پکڑتا تھا) معلوم نہیں یہ ’’سرود بمستان یاد دہانیدن‘‘ کیوں ہے اور ہندوستان کے کونسے مسلمان جہاد پر آمادہ ہیں۔علماء ہند تو متواتر فتوے دے چکے ہیں اور مبسوط کتابیں مشتہر کر چکے ہیں کہ اصول اسلام کے موافق مسلمان جس گورنمنٹ کے امن میں ہوں اور آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی اور تمدنی فرائض ادا کرتے ہوں۔ایسی محسن گورنمنٹ کی مخالفت بغاوت اور فساد ہے نہ کہ جہاد۔بلکہ یہ تو سراسر کفران نعمت ہے مگر مرزا قادیانی کا بار بار جہاد جہاد پکارنا یہ ثابت کرتا ہے کہ مسلمانان ہند کے دلوں میں وحشیانہ بغاوت کی ہوا اب تک موجود ہے اور وہ انگلش گورنمنٹ کی دوسو برس کی پرامن حکومت میں رہ کر بھی اس کے حقوق کے قدرشناس اور اس کے احسانات کے ممنون نہیں۔

دوم! مرزا قادیانی یہ ثابت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ جس طرح مسلمانوں سے بدظن ہے اسی طرح حد درجہ ڈرپوک بھی ہے۔ سوم! یہ اگرچہ مرزا قادیانی کی حماقت ہے مگر اس میں خوشامدانہ خودغرضی کے ساتھ شرارت بھی ہے کہ صرف ان کے ڈیڑھ لاکھ والنٹیر گورنمنٹ کے سچے ہواخواہ ہیں باقی ڈیڑھ لاکھ کم ۶ کروڑ مسلمان قطعی بدخواہ اور نمک حرام ہیں اور جہاد پر تلے بیٹھے ہیں۔

معلوم نہیں ہماری اسلامی انجمنیں کیوں خاموش ہیں اور مرزا قادیانی کے ایسے آئے دن کے الہامات اور شرارت آمیز میموریلوں اور تحریروں کی متفقہ تردیدیں لکھ کر گورنمنٹ میں کیوں نہیں بھیجتے کہ چونکہ مرزا دائرہ اسلام سے باتفاق علماء ومشائخ اسلام اپنے ملحدانہ خوارق کے باعث خارج ہوچکا ہے۔ اسلئے وہ اسلام اور مسلمانوں کا قطعی دشمن بن گیا ہے اور ان پر طرح طرح کے اتہامات باندھتا ہے۔

انجمن حمایت اسلام اور انجمن نعمانیہ جو عالیشان اور اثر ڈالنے والی انجمنیں ہیں اور پنجاب کے خاص دارالخلافہ یعنی لاہور میں قائم ہیں کیوں نہیں اس موذی کا تعاقب کرتیں۔ وہ غالباً یہ عذر کریں گی کہ ہم کو مسلمانوں کے مذہبی امور سے کوئی تعلق نہیں ہم تو سب کے ہواخواہ ہیں۔ لیکن ہماری انجمنیں خوب جانتی ہیں کہ مرزا مسلمان نہیں کیونکہ اس نے خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس نے انبیاء کی توہین کی۔ اس نے اپنے کو خدا کا لے پالک بنایا۔ اس نے تصویر پرستی کی اشاعت کر کے کفر اور شرک پھیلایا۔ اس نے حج حرمین شریفین کی ممانعت کی۔

ظاہر ہے کہ تمام اسلامی انجمنوں کا انعقاد مسلمانوں کی بہتری اور مذہب اسلام کی اشاعت کے لئے ہے پس وہ جس طرح آریا اور عیسائیوں وغیرہ کے حملوں کا جواب دیتے ہیں جو رہبر اسلام پر کئے جاتے ہیں کیا وجہ ہے کہ مرزا کے حملوں کا جواب نہیں دیتے حالانکہ آریا اور عیسائی اسلام کے ایسے دشمن نہیں جیسا مرزا ہے۔

جس طرح حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے بذریعہ انجمن ایک ریزولیشن پاس کر کے مشتہر کرایا تھا کہ مرزا جو کچھ کاروائیاں کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو ان سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام انجمنیں اگر ایسا ہی کریں تو گورنمنٹ اور پبلک سے اس کا زہریلا اثر دور ہوجائے۔

مرزا قادیانی کو سرحدی جرگوں کی شورش نے کتاب مذکورہ کے تصنیف کرنے کی جانب توجہ دلائی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ ٹرنسوال میں بوئروں کی شورش کا اور ترکی میں اس کے صوبوں کی آئے دن کی شورش کا کیا باعث ہے۔ کیا وہاں بھی مرزا قادیانی کے وہی بدباطن ملّا موجود ہیں۔ اگر سرحدی جرگے جہاد پر آمادہ ہوتے ہیں تو کیا مذکورہ بالا قوم میں بھی مرزا قادیانی کے مزعومہ جہادی

کی پیروی کرتی ہیں۔ جس طرح دنیا میں اتفاقی امور سے شورش ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سرحدی وحشی بھی کسی خلاف طبع امر کے باعث مشتعل ہو جاتے ہیں اور سزا پاتے ہیں۔ مگر اسلامی جہاد سے ان سب کو کیا علاقہ ہے۔ دنیا میں کہیں پتا کھڑکا اور مرزا قادیانی چوکنا ہوئے کہ یہ اسلامی جہاد کے باعث ہے۔

بہر آواز پائے چشم بکشائم کہ مے آئی

مرزا قادیانی کہتا ہے۔ ''اس ملک کے علماء کا کیا حرج ہے کہ ایسی مبسوط کتاب تصنیف کر کے اپنے دستخطوں سے مزین کریں۔ ان پر کوئی خرچ نہیں ڈالا جاتا۔'' جی ہاں ۶ ر کروڑ مسلمانوں میں صرف آپ کو گورنمنٹ کے ساتھ ہمدردی ہے۔ اگر آپ سوتے فتنے (جہاد کے خیال) کو نہ جگائیں تو آپ کا کیا حرج ہے۔ حرج یہ ہے کہ تمام مذاہب کے خلاف ایک جتھا تیار کرنے اور سب کے پیشواؤں کو گالیاں دینے اور یوں ملک میں اشتعال پیدا کرنے پر گورنمنٹ آپ کی گردن ناپ لے گی۔ اسلئے آپ بارہا جہاد جہاد کی صدا بلند کر کے گورنمنٹ کی خوشامد کر رہے ہیں اور اپنی بداعمالیوں پر گورنمنٹ کی آنکھوں کے سامنے پردہ ڈال رہے ہیں اور دس ہزار روپیہ تو آپ جیسا خرچ کریں گے دنیا دیکھ لے گی اور آپ کے پاس روپیہ ہی کہاں ہے؟ ورنہ الحکم میں دھیلے پیسے کے واسطے اکثر کاسہ گدائی کیوں گردش کرتا۔ بس اسی قدر آمدنی ہے کہ چند حمقاء کی بدولت مرزا قادیانی اور ان کے دو چار اپاہجوں کا پیٹ پلتا ہے جیسے آپ کے تصنیف کردہ ڈیڑھ لاکھ مرید صرف زبان پر ہیں۔ ایسے ہی یہ دس ہزار روپے جدید کتاب جہاد کے لئے ہیں۔ اگر آپ نے دھوکا دے کر اور چند آنکھوں کے اندھوں کی گانٹھ کاٹ کر کوئی چھوٹی موٹی لکھی بھی تو خاص تجارت کھڑی ہو جائے گی۔ یعنی چار پیسے کی کتاب ایک ایک روپیہ کو بکے گی۔ جیسی بعض کتابیں بک رہی ہیں۔ مرزا قادیانی سے یہ امید فضول ہے۔ کہ وہ مفت کوئی کتاب شائع کریں گے کیونکہ یہاں تو ہاتھی کے روٹ کے واسطے ''اصحاب الفیل'' سے ہمیشہ راتب مانگا جاتا ہے۔

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں کہ ''اس حقیقت (جہاد کی حقیقت) کو کئی لاکھ آدمیوں نے سمجھ لیا ہے۔'' آپ تو اپنے والنٹیئروں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ بتاتے ہیں۔ ان کے سوا یہ مشکل اور باریک مسئلہ کون سمجھ سکتا ہے۔ اب یہ کئی لاکھ کہاں سے آگئے؟ بنئے کی گوں میں نومن کا دھوکا اسی کو کہتے ہیں۔

ہماری رائے میں تو مرزا قادیانی اگر یہ اعلان دیتے کہ میں دس ہزار روپیہ میں اپنے سو دو سو والنٹیئر تیار کرتا ہوں۔ جب سرحدی وحشی شورش کریں اور گورنمنٹ سب کو زیر نہ کر سکے تو میں سب کا جنرل بنوں اور شریر قوموں کو گھیر کر اور ان کی ناک میں نکیل ڈال کر ہش ہش کرتا ہوا سب کو

گورنمنٹ کے قدموں میں لاڈالوں تو خیر ایک بات بھی تھی۔ خالی خولی خیالی گھوڑے دوڑانے (کتاب تصنیف کر کے شائع کرنے) کا خواب دیکھنا بالکل فضول ہے۔ (ایڈیٹر)

۵ ...... مرزا قادیانی کی اردو شاعری

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مجدد السنہ مشرقیہ کو غصہ تو اسی بات پر آتا ہے کہ مرزا قادیانی عربی فارسی اردو شاعری میں مجدد سے اکتساب فن نہیں کرتے اور اس کے تلامذہ میں داخل نہیں ہوتے ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی کہ لمڈھینگ کی طرح مرزا قادیانی پر چونچ کھولتا اور مرزا قادیانی بگلا بھگت بنے بیٹھے رہتے۔

ناظرین نے مرزا قادیانی کی فارسی اور عربی شاعری کی درگت تو ضمیمہ میں دیکھی ہی ہوگی۔ اب اردو شاعری کا ڈھچر بھی دیکھئے جس کی کوئی کل اناڑی کے ہاتھ کے بنائے ہوئے کھینچی اور کاغذ کے تعزیے کی طرح ٹھیک نہیں۔ حالانکہ اردو زبان مرزا قادیانی کی مادری زبان ہے۔ جب کسی شخص کی فطری زبان کی یہ کیفیت ہے جیسی کہ آگے چل کر ظاہر ہوگی تو اس کی عربی اور فارسی زبان کی شاعری کا تو کیا ہی کہنا۔ اور جبکہ آسمانی باپ بھی خوب جانتا ہے کہ میرا لے پالک اردو زبان تک سے نابلد ہے تو معلوم نہیں عربی میں کیوں الہام کرتا ہے؟ بات یہ ہے کہ لے پالک ریگ ماہی اور سقنقور رکھا گیا ہے تو کھوسٹ آسمانی باپ الو چٹ کر گیا ہے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ شاعری کی سنگلاخ زمین میں قدم مارنا ہے تو موجودہ زمانہ میں امام الشعراء مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ القہار پر ایمان لانا شعراء پر فرض ہے۔ اور اگر کوئی اس معاملہ میں حجر مجر کرے تو میدان میں آئے اور جہاں تک کا چاہے زور لگائے۔ اگر تحدی کے دنگل میں نہ ٹھونک دیا ہو تو جب ہی کہنا کیونکہ مجدد پر خدا کا ہاتھ ہے۔ جیسا کہ اس کے الہامات سے واضح ہو چکا ہے۔ مرزا قادیانی آریا سے مخاطب ہو کر حسب ذیل تکبندی کرتے ہیں۔

اے آریا سماج پھنسو مت عذاب میں
کیوں مبتلا ہو یارو خیال خراب میں

مصرعہ اولیٰ میں تو آریا کو عذاب میں پھنسنے سے روکا جاتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابھی تک عذاب میں نہیں پھنسے اور مصرعہ ثانیہ میں ان کا مبتلا ہونا ظاہر ہے۔ دو مصرعے اور یہ اختلاف۔ پھر دوسرے مصرعہ میں (یارو) برائے بیت۔ اصلاح ؎

اے آریا سماج پھنسے ہو عذاب میں
کیوں مبتلا ہوئے ہو خیال خراب میں

دیکھئے شعر کیسا پرمعنے اور دولخت ہوگیا۔ اسی بات پر خیر نال روغن بادام میں دم کیا ہوا پلاؤ مجدد کے حضور پیش کیجئے ۔

اے قوم آریا ترے دل کو یہ کیا ہوا
تو جاگتی ہے یا تیری باتیں ہیں خواب میں

کیوں صاحب مصرعہ اولیٰ (یہ) کیا چیز ہے۔ جی کچھ نہیں خوگیر کی بھرتی۔ دوسرا مصرعہ بے ربط ہے۔ اصلاح ۔

اے قوم آریا تجھے کیا ہو گیا بتا
ہیں جاگنے میں یہ تیری کہ خواب میں
کیا وہ خدا جو ہے تیری جان کا خدا نہیں
ایمان کی بو نہیں ترے ایسے جواب میں

مصرعہ اولیٰ کی بندش کتنی بے سر دپا اور لغو ہے (جو ہے) کتنا بھونڈ ہے۔ اصلاح ۔

کہتی ہے تو کہ جان کا مالک نہیں خدا
ایمان کی بو نہیں ترے ایسے جواب میں
گر عاشقوں کی روح نہیں اس کے ہاتھ سے
پھر غیر کے لئے ہیں وہ کس اضطراب میں

مرزا قادیانی کا مطلب اس شعر سے نہیں نکلتا۔ آپ کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر عاشقوں کی روح خدائے تعالیٰ کے ہاتھ سے نہیں تو جو کچھ ان کو بے تابی رہتی ہے کیا وہ کسی غیر کی وجہ سے ہے یعنی کیا وہ خدا کے سوا کسی اور کے عشق میں مضطرب رہتے ہیں۔ اصلاح ۔

گر عاشقوں کی جان نہیں جاں جان کے ہاتھ
کیا غیر کے لئے ہیں وہ اس اضطراب میں
گر وہ الگ ہے ایسا کہ چھو بھی نہیں گیا
پھر کس نے لکھ دیا ہے وہ دل کی کتاب میں

مرزا قادیانی کو بات تو سوجھتی ہے مگر اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آسمانی باپ جو کچھ القاء کرتا ہے مرزا قادیانی اس کا مطلب بھی الفاظ کے قالب میں نہیں ڈھال سکتے۔ اس پر آسمانی باپ خفا ہوتا ہے کہ کیسے بلید الطبع عجالے پالک سے سابقہ پڑا ہے کہ سمجھتا ہی نہیں ۔

یہ حالت ہے تو کیا حاصل بیان سے
کہوں کچھ اور کچھ نکلے زبان سے

مرزا قادیانی کے دوسرے مصرعہ میں وہ کا مشارالیہ مصرعہ اولیٰ کا وہ ہے گویا ضمیر کے لئے بھی ضمیر کی ضرورت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر خدا ہم سے ایسا الگ ہے کہ چھو بھی نہیں گیا تو اس کو دل کی کتاب میں کس نے لکھ دیا ہے۔ دوسرا مصرعہ یوں بنا لیجئے۔

تو کس نے لکھ دیا اسے دل کی کتاب میں۔

جام وصال دیتا ہے اس کو جو مر چکا
کچھ بھی نہیں ہے فرق یہاں شیخ وشاب میں

مرزا قادیانی کا مطلب جب ثابت ہو کہ بوڑھے ہی مرتے ہوں جوان نہ مرتے ہوں۔ وہ اپنے خالہ کے بیٹے طاعون ملعون ہی کی دستبرد دیکھ لیں کہ جوانوں کو بوڑھوں سے پہلے چکھ رہا ہے۔ بلکہ جوانوں کو زیادہ اور بوڑھوں کو کم۔

ملتا ہے وہ اس کو جو ملجائے خاک میں
ظاہر کی قیل وقال بھلا کس حساب میں

مصرعہ اولیٰ میں دو جگہ وہ عجیب خبط ہے۔ اصلاح۔

ملتا ہے وہ اسی کو جو مل جائے خاک میں
ظاہر کی قیل وقال یاں کس حساب میں
پھولوں کی جاکے دیکھو اسی سے وہ آب ہے
چمکے اسی کا نور مہ وآفتاب میں

جا بجا وہ کا مسالا بہت ہے۔ پھر حشو اور بے معنی۔ اصلاح۔

پھولوں کی گلستان میں اسی سے ہے آب وتاب
چمکا اسی کا نور مہہ وآفتاب میں
خوبوں کے حسن میں بھی اسی کا وہ نور ہے
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں

پھر وہی (وہ) لفظ نہیں ملتا تو شعر گوئی کو جی کیوں للچاتا ہے۔ اصلاح۔

خوبوں کے حسن میں بھی ہے پنہاں اسی کا نور
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں۔

اس کی طرف ہے ہاتھ ہر اک تار زلف کا
ہجران سے اس کے رہتی ہے وہ پیچ وتاب میں

اہوہوہو کیا تلازم ہے تارزلف اور پیچ وتاب۔ پھر تارزلف کا ہاتھ۔ نئے نکتے۔ نئی بندیشیں۔ واہ واہ واہ۔ کسم ہے منارے دی۔ بس حد کیتیا۔ یوں کہئے ۔

ہر تار زلف بھی ہے اسی پر جھکا ہوا
ہر دم اسی کے غم سے ہے وہ پیچ وتاب میں
ہر چشم مست دیکھو اسی کو دکھاتی ہے
ہر دل اسی کے عشق سے ہے پیچ وتاب میں

چشم مست۔ پھر دیکھو اور دکھانا۔ کیا کیا مناسبات ہیں کہ واہ ہی واہ۔ پھر پہلے مصرعہ سے دوسرے مصرعہ کا تال میل تو ایسا ہے جیسا پلاؤ سے روغن بادام کا اور میمی حلوے سے ریگ ماہی کا۔ اصلاح ۔

ہر چشم مست میں ہے اسی کا خمار شوق
ہر دل اسی کی آگ سے ہے التہاب میں
جن مورکھوں کو کاموں پر اس کے یقین نہیں
پانی ڈھونڈتے ہیں عبث وہ سراب میں

مورکھ! مرزا پر ہندی بھاشا کا الہام بھی پنمیشر کی مایا سے ہونے لگا۔ بس اب کیا کسر ہے۔ سر چولہے میں اور پانچوں پکوان کے گھی میں۔ اصلاح ۔

جن مورکھوں کو کام پر اس کے یقین نہیں
دریا کو ڈھونڈتے ہیں وہ رہ کر سراب میں
قدرت سے اس قدیر کی انکار کرتے ہیں
بکتے ہیں جیسے غرق کوئی ہو شراب میں

ربط اور ضبط تو چھو نہیں گیا۔ اصلاح ۔

منکر ہوئے ہیں قدرت رب قدیر کے
بکتے ہیں جیسے کوئی شراب میں ۔
دل میں نہیں کہ دیکھیں وہ اس پاک ذات کو
ڈرتے ہیں قوم سے کہ نہ پکڑیں عتاب میں

کیا لغو بکواس ہے۔ اصلاح۔

آنکھیں نہیں کہ دیکھ سکیں اس کے نور کو
وہ مبتلا ہیں قوم کے خوف عتاب میں
ہم کو تو اے عزیز دکھا اپنا وہ جمال
کب تک وہ منہ رہے گا حجاب ونقاب میں

وہ وہ ہر جگہ موجود۔ شاید حجاب اور نقاب دو چیز ہیں۔ پھر سراسر لچر۔ اصلاح۔

اپنے جمال کی ہمیں دکھلا جھلک کہیں
دیکھیں رہے گا جلوہ کہاں تک نقاب میں

اب تو ہم نے اصلاح دے دی مگر آئندہ اپنا کوئی کلام عربی، فارسی، اردو بدون اصلاح مجدد شائع کیا تو بس خیر نہیں۔ مرزا قادیانی مجدد کے شاگیدڑ ہو جائیں تو پھر کچھ جھگڑا نہیں آگے پڑھے ہوئے کو شیر بھی نہیں کھاتا۔

۶ ...... سب گنوں پورے

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

چند حمقاء میں جب مرزا قادیانی کی پنیری ذرا جم گئی تو گدا اور چیل کی طرح چار طرف نظر دوڑائی کہ لوگ کس کس نبی اور اوتار کو مانتے ہیں۔ اول آپ صرف ملہم یعنی ولی بنے۔ پھر آسمانی باپ کے لے پالک بنے تا کہ عیسائی ان کی جانب رجوع ہوں مگر خود آسمانی باپ نے کھنڈت ڈال دی یعنی عیسیٰ مسیح کو گالیاں دینے کا الہام کیا۔ عیسائی لعنت کہتے ہوئے فقرو ہوئے۔ پھر بروزی یعنی تناسخی کلجگ اوتار بنے کہ ہنود آ آ کر بھگت کریں۔ فہیم اور باخبر لاحول پڑھتے ہوئے فقرو ہوئے۔ پھر امام الزمان اور مجموعہ صفات انبیاء اور بالآخر خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بنے۔ اب تو کوٹھی کٹھلے کے دروبست مالک ہی بن گئے۔ اپنی دانست میں گویا ایسی شطرنج بچھائی کہ تمام مہرے قبضے میں آگئے اور کسی کو چال چلنے کا گھر ہی نہ رہا۔ مگر خدا کی قدرت کہ خود ہی مات کھا گئے یعنی نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے، کیونکہ قدرت الٰہی جھوٹوں کو ہرگز پھولنے پھلنے نہیں دیتی اور چند ہی روز میں خزاں کی جھاڑو پھیر دیتی ہے۔ پھر جو شخص تمام مذاہب کے پیشواؤں کو گالیاں دے اور اپنے کو سب سے افضل بتائے وہ کیونکر مقبول خاص وعام اور امام الزمان بن سکتا ہے۔ آپ جانئے عیسائی ایک ہی کائیاں ہیں۔ انہوں نے مرزا قادیانی کے مقابلے میں دو چھلے چھلائے مسیح گھڑ کر کھڑے کر دیئے۔ عیسائیوں میں دو ہی پارٹیاں زبردست ہیں ایک پروٹسٹنٹ دوسری رومن کیتھولک

دونوں میں ایک ایک مسیح مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر ڈوئی ملاحظہ فرمالیجئے۔ اب مرزا قادیانی کا وہی حال ہے کہ چور کی ماں کوٹھی میں سر دے اور روئے۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء یکم و ۸؍اپریل کے شمارہ نمبر ۱۳،۱۴؍ کے مضامین

۱......	مرزا قادیانی اور چوڑھے۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	وہی حیات وممات مسیح۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	مرزا قادیانی اور مولود۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	میری کتابیں دیکھو۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	مرزائیوں کی تعداد۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	مرزائیوں سے سوال وجواب۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ...... مرزا قادیانی اور چوڑھے

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

پنجاب اور شمالی مغربی صوبہ کی رپورٹ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد صرف ۱۱۱۳؍ لکھی ہے۔ بھان متی کا یہ دھوکا کھل جانے پر الحکم مطبوعہ ۲۸؍فروری ۱۹۰۳ء میں بہت کچھ واویلا کی گئی ہے اور بلادلیل اور بلاثبوت لکھا ہے کہ مرزائیوں کی کل تعداد تقریباً دولاکھ ہے اور غیر ممکن ہے کہ صرف پنجاب میں جو (قادیانی کے خروج کا مرکز یا ہیڈ کوارٹر ہے) منجملہ تقریباً دولاکھ کے کل تعداد ۱۱۱۳ ہو۔'' مگر پنجاب کے مرزائیوں کی صحیح تعداد پھر بھی نہیں بتائی کہ کمشنر مردم شماری جھوٹا ہے اور مرزائیوں کی تعداد گیارہ ہزار تیرہ ہے یا اس سے بھی دوچند اور چہار چند۔ وجہ یہ ہے کہ دنیا کو دھوکے میں رکھنا منظور ہے۔ اگر مرزا قادیانی بھی ہوتے تو صاف لکھ دیتے کہ کمشنر مردم شماری جھوٹا ہے اور مجھ سے عداوت رکھتا ہے کیونکہ عیسائی ہے اور میں عیسیٰ مسیح کو اچھا نہیں سمجھتا لہٰذا وہ جھوٹا ہے اور پنجاب کے مرزائیوں کی صحیح تعداد یہ ہے۔

دوم: پنجاب مردم شماری کی رپورٹ کے حصہ اول باب ۳ فقرہ ۲۴۳؍ میں لکھا ہے کہ ''مرزا قادیانی کا پہلا کام بحیثیت ایک مولوی کے چوڑھوں کی تبلیغ کا تھا۔'' اس پر تو مرزا قادیانی نے مکدر ہوکر بہت ہی خاک اڑائی ہے اور گورنمنٹ پنجاب میں جھاڑو سے بھی عرضداشت بھیجی

ہے کہ ''مرزائیوں کی کمی تعداد اور چوڑھوں کی تبلیغ کی اصلاح کی جائے۔ ورنہ میرے حق میں لائبل اور میری دولاکھ پبلک کی سخت دل شکنی کا باعث ہے۔

''چوڑھوں کی تبلیغ کے الزام کا ٹوکرا جو مرزا قادیانی کے سر دھرا گیا ہے تو وہ اس کو یوں اتارنا چاہتے ہیں کہ جس شخص نے ایسا دعویٰ کیا تھا وہ ایک الگ آدمی ہے اور اس کا نام امام الدین ہے۔'' اگرچہ مرزا قادیانی نے یہ نہیں بتایا کہ وہ بھی قادیان ہی کا باشندہ اور مرزا قادیانی کا قریبی رشتہ دار بلکہ رقیب اور حریف ہے اور اس نے مرزا قادیانی کی نبوت کے منہ پر جھاڑو ماردی ہے۔ تاہم کام اور پیشہ کی باہمی نسبت تو کھل گئی کہ امام الدین چوڑھوں کا لال گرو بنا تو آپ نے اس کے مقابلے میں نبی بن کر چند نادان مسلمانوں کو مونڈا۔ گوہ کی دارو موت اسی کو کہتے ہیں۔ آپ چوڑھوں کے لال گرو نہ سہی مگر لال گرو کے بھائی تو ہیں۔ ہیں تو دونوں ایک ہی جھاڑو کی تیلیاں۔ اگرچہ بندھن کے کھلنے پر اب الگ الگ ہوگئیں۔

مرزا قادیانی عرضداشت کی دفعہ ۱۴ میں لکھتے ہیں کہ ''چوڑھے ایک ایسی قوم ہے جو اس ملک میں جرائم پیشہ سمجھی جاتی ہے اور میرا تعلق ایسی قوم سے ظاہر کرنا میری طرف ایک ذلیل حالت کو منسوب کرنا ہے۔ چوڑھے ایک ذلیل قوم سمجھی جاتی ہے اور اس قسم کا بیان جو مردم شماری کی رپورٹ میں ہے۔ میری شہرت کو نقصان پہنچانے والا اور میرے اور گورنمنٹ کی ہزارہا وفادار اور معزز رعایا کو دکھ دینے والا ہے جو مجھے اپنا روحانی پیشوا اور مذہبی سرگروہ تسلیم کرتے ہیں۔''

یہ آج ہی معلوم ہوا کہ چوڑھے جرائم پیشہ ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ چوڑھوں سے زیادہ کوئی قوم غریب اور عاجز نہیں۔ وہ نام کی بھی حلال خور ہے نہ کہ دنیا کو فریب سے ٹھگنے والی حرام خور جس کا کام بول و براز اور میلا اٹھانا ہے۔ مرزا قادیانی کا ایسی عاجز اور بے کس قوم کو جرائم پیشہ بتانا ہر حلال خور کے لئے لائبل ہے۔ اگر اس وقت چوڑھوں کا لال گرو (امام الدین) زندہ ہوتا تو اپنے کسی چیلے کو ابھار کر لائبل کی نالش کراتا اور وارنٹ جاری کرا کر عدالت میں گھسٹواتا اور پھر بروزی نبی کا سارا کھایا پیا بول و براز کے راستے سے نکلواتا۔ اب بھی ایک ایک چوڑھا نالش دائر کر کے مرزا قادیانی سے صحن عدالت کے تنکے چنوا سکتا ہے اور بروزیت کی دھول اڑا سکتا ہے۔ اس تحریر سے مرزا قادیانی نے لاکھوں وفادار چوڑھوں ہی کا دل نہیں دکھایا بلکہ ان کے لال گرو (اپنے بھائی امام الدین) کی روح کو بھی صدمہ پہنچایا۔

عرضداشت، کی دفعہ پانچ میں تحریر فرماتے ہیں: ''میرے اصول اور تعلیم جو ابتدا سے ہی لوگوں کو سکھاتا ہوں وہ ایسے اخلاق فاضلہ (کیا یہ فضلے سے مشتق ہے؟) سکھانے والے اور اعلیٰ

مراتب روحانیت پر پہنچانے والے ہیں کہ چوڑھے تو ایک طرف رہے وہ مسلمان بھی نہ ان کو قبول کر سکتے ہیں نہ قبول کیا ہے جو ذلیل حالت میں ہیں اور جن کی اخلاقی حالتیں گری ہوئی ہیں بلکہ ایسے فہیم نہ شریف انسان ان کو قبول کرتے ہیں جو نہایت پاکیزہ زندگیاں بسر کرتے ہیں اور میرے پیرووں میں کثرت سے رئیس جاگیردار، معزز گورنمنٹ کے عہدہ دار سوداگر فاضل علماء اور اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ مسلمان ہیں۔'' اب آئے ہیں ٹھیک ڈھرے پر بے شک غریب مفلس چوڑھوں کی کمائی سے آپ کا پیٹ کیوں بھرنے لگا۔ آپ کماؤ پوت اور جاگیردار وغیرہ ہیں اور چوڑھے چونکہ اپنے لال گرو (آپ کے رقیب وحریف) کے چیلے ہیں لہٰذا وہ آپ کے چیلے نہ بنے اور منہ پر انکار کی جھاڑو ماردی تو ان کی جانب سے دل میں کدورت وغبار کا آنا ضروری تھا۔

جبکہ آپ امام الزمان بنے ہیں اور چوڑھے بھی اہل زمان ہیں تو کیا وجہ کہ آپ ان کو اپنی امت میں شامل کرنا نہیں چاہتے بلکہ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ مقدس مذہب اسلام تو چوڑھوں چماروں کو بڑی خوشی سے مسلمان بنانا چاہتا ہے مذہب اسلام کی یہی خوبی اور صداقت ہے کہ جب کوئی ذلیل سے ذلیل قوم کا آدمی بھی توحید ورسالت کا کلمہ صدق دل سے پڑھ لیتا ہے تو بھائیوں کا بھائی بن جاتا ہے۔ ''المسلم اخ المسلم'' حقیقی اور پائیدار اخوت تو دینی اور مذہبی اور دائمی اخوت ہے۔ باقی تمام اخوتیں مجازی اور ناپائیدار ہیں۔ اس نفرت نے آپ کی دنیا پرستی کا بالکل پردہ کھول دیا ہے (اور صاف) بتا دیا ہے کہ آپ موٹے موٹے شکار جن سے حرص کا شکم پُر ہو سکے۔ اپنے دام میں لانا چاہتے ہیں۔ جعلی نبوت کا پھیلانا منظور نہیں۔

خوب یاد رکھئے کہ جو شخص دین سے برگشتہ ہو گیا وہ ہرگز شریف نہیں بلکہ ہزار رذیلوں کا رذیل اور ہزار کمینوں کا کمین ہے اور جو شخص اپنے دین پر قائم ہے یا سچے دل سے دین حق میں شامل ہو گیا ہے وہ بظاہر ذات کا کیسا ہی گھٹیا اور کمینہ ہو مگر ہزار شریفوں کا شریف ہے۔ کیا چوڑھے انسان نہیں ہیں؟ کیا مرزا قادیانی میں اور ایک چوڑھے میں انسانیت کے اعتبار سے کوئی فرق ہے کہ مرزا قادیانی کے سر پر تو سینگ اور کمر کے نیچے دم ہے اور حلال خور کے نہ سینگ ہیں نہ دم ہے۔ کیا چوڑھے بنی آدم نہیں ہیں؟

تم اپنے دل سے یاں گھڑ لو شرافت کا کوئی تمغہ
ازل میں ایک ہی مبدا تھا ہر گبر و مسلمان کا

آپ کا یہ فرمانا کہ ''چوڑھے تو ایک طرف رہے وہ مسلمان بھی ان کو (مرزا قادیانی کے اخلاق فاضلہ اور تعلیم) کو نہ قبول کر سکتے ہیں نہ قبول کیا ہے جو ذلیل حالت میں ہیں اور جن کی

اخلاقی حالتیں گری ہوئی ہیں۔" باستثناء معدودے چند مرزائیوں کے نہ صرف ہندوستان کے ۶ کروڑ مسلمان بلکہ دنیا کے مسلمانوں اور تمام اقوام و مذاہب کے لئے لائبل ہے کیونکہ آپ کے عندیہ کے موافق بجز مرزائیوں کے کوئی شریف نہیں۔ آپ پر تو کمشنر مردم شماری نے یہ لائبلی کیا کہ آپ کو چوڑھوں کا لال گرو بتایا اس کے جواب میں آپ نے تمام مسلمانوں پر لائبل کر دیا۔ اب آپ کو بھاگتے راہ نہیں مل سکتی اور ہر مسلمان آپ پر لائبل دائر کر سکتا ہے۔ بارہا سمجھایا گیا کہ ہر الہام اور ہر مضمون کا مسودہ مجدد السنہ مشرقیہ کے حضور بھیج دیا کریں مگر آپ نہیں سنتے اور یوں استروں کی مالا اپنے گلے میں ڈالتے رہتے ہیں پھر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ دیکھئے چند بزاں اخفش کیا کر کے رہیں گے۔

عرضداشت کے اخیر میں کمشنر مردم شماری کی رپورٹ کا مندرجہ ذیل فقرہ بھی آپ نے لکھا ہے: "یہ فرقہ (مرزائیہ) بڑے زور سے اس اعتقاد کو رد کرتا ہے کہ اسلام کا مہدی خونی مہدی ہوگا اور صحیح بخاری کی بناء پر جو حدیث کی کتابوں میں سب سے زیادہ معتبر ہے۔ روایت پیش کرتا ہے کہ وہ (مہدی جنگ نہ کرے گا بلکہ مذاہب کی خاطر جو لڑائیاں ہوتی ہیں ان کو بند کر دے گا۔" اپنی ضخیم تصنیفات میں مرزا قادیانی نے جہاد کی تعلیم کے برخلاف بہت کوشش کی ہے اور اس بارے میں یہ فرقہ اس فرقہ اہلحدیث سے جو افراط کی طرف چلا گیا ہے بالکل مخالفت ہے۔ اب تو مرزا قادیانی کی باچھیں کھل جانی چاہئیں اور داڑھی کا ایک ایک بال ترکی گھوڑے کی دم کا چنور بن جانا چاہئے کیونکہ کمشنر موصوف نے آپ کے مزعومہ جہاد کے بارے میں تصدیق کی۔

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ اسلامی جہاد ویسا ہی ہے جیسا تمام سلاطین دنیا میں جاری ہے اور مرزا قادیانی کا مفروضہ جہاد صرف گورنمنٹ کی خوشامد ہے اور نہ صرف اہلحدیث بلکہ مسلمانوں کے ہر فرقہ کے نزدیک اس گورنمنٹ کے عہد میں جس کے زیر سایہ امن و آزادی مسلمان بسر کرتے ہیں۔ خون ریزی حرام ہے۔ اس کا نام اسلامی جہاد نہیں بلکہ فساد اور بغاوت ہے۔ پس اس بات میں کسی کا کچھ لکھنا بالکل اصول اسلام کی ناواقفیت کے باعث ہے۔ تعجب ہے کہ چوڑھوں کا گروہ کہلانے میں تو مرزا قادیانی کے مرچیں لگ گئیں۔ مگر جہاد والا فقرہ شربت کا گھونٹ ہو گیا۔ میٹھا ہڑپ اور کڑوا تھو۔

۲ ...... وہی حیات و ممات مسیح

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزائیوں سے حیات و ممات مسیح پر بحث کرنا ایسا ہی ہے جیسے آریوں اور نیچریوں سے

کوئی مسلمان بحث کرے جو معجزات کے منکر ہیں اور اس بحث سے کچھ فائدہ نہ ہو۔ مگر مرزا اور مرزائی چونکہ اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں۔ لہٰذا ان سے پوچھنا چاہئے کہ اگر تم معجزات انبیاء کے مقر ہو تو رفع مسیح بھی ایک معجزہ ہے اور اگر منکر ہو تو قابل خطاب نہیں ہو۔ بس مناظرہ ختم ہو گیا۔ اور بفرض محال عیسیٰ کا رفع رفع جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہے تو مرزا اس سے اپنا مسیح موعود ہونا کیونکر ثابت کر سکتا ہے۔ آریا وغیرہ رفع مسیح کے منکر ہیں کیا وہ مسیح موعود بن سکتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص عیسیٰ مسیح کے رفع روحانی کو دلائل سے ثابت کر دے کیا وہ عیسیٰ موعود بن جائے گا۔ اس صورت میں تو ہزاروں بلکہ لاکھوں مسیح موجود ہو جائیں گے۔ اور اب موجود ہیں اور ایک ایک مرزائی جو مسیحؑ کے رفع جسمانی کا منکر ہے۔ مسیح موعود ہے۔ مرزا قادیانی کی کچھ تخصیص نہ رہی۔

اٹاوہ کے سنی مسلمانوں نے بھی ایک رسالہ مرزا کے دعوؤں کے رد میں شائع کیا ہے اور قرآن وحدیث سے عیسیٰ مسیح کا رفع جسمانی ثابت کیا ہے اور مرزائیوں کے دلائل کو توڑا ہے مگر ہم بار بار لکھ چکے ہیں اور اب پھر لکھتے ہیں کہ مرزا اور مرزائی قرآن وحدیث اور معجزات انبیاء کو نہیں مانتے پس ان سے حیات وممات پر بحث کرنا بے کار بلکہ گنہگار ہونا ہے۔ صرف یہ پوچھنا چاہئے کہ مرزا کیونکہ مسیح اور مہدی اور بروزی نبی اور امام الزمان اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء ہے۔ دعوے تو یہ کرتا ہے کہ میں تمام انبیاء کا مجموعہ اور خاتم ہوں اور تعاقب صرف عیسیٰ مسیح کا کر رہا ہے۔ جس طرح اپنے کو عیسیٰ مسیح سے افضل بتاتا ہے۔ اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام پر اپنے کو کیوں کھلم کھلا فضیلت نہیں دیتا اگرچہ دل میں مرزا اور مرزائی انبیاء علیہم السلام کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی مرزا کے دعوؤں کی لغویت سمجھ سکتا ہے۔

۳ ...... مرزا قادیانی اور مولود

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۲۴؍مارچ کے الحکم میں لکھا ہے کہ ”مرزا قادیانی سے کسی نے مجلس مولود کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا تذکرہ عمدہ چیز ہے لیکن تذکروں میں بدعات ملا دی جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں اور ہم خود اس امر کے مجاز نہیں کہ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں وغیرہ۔“ (ملفوظات ج۵ ص۲۱۲ حاشیہ) معلوم نہیں مرزا قادیانی نے یہ بات کونسے دل سے کہی ہے۔ کیا نئی نبوت کی بنیاد نئی شریعت کی بنیاد اور اسلامی شریعت کی ترمیم نہیں۔ آپ نے خود کو نبی بنا کر ”ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین“ آیت قرآنی کو اپنے زعم میں منسوخ کر دیا اور نبی ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین بن گئے۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ آنحضرت ﷺ کا سچا اتباع خدائے تعالیٰ کا محبوب

بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے۔'' کس منہ سے ہے کیا اپنی تصویر کی اشاعت اور مرزائیوں کو حج کے لئے جانے کی ممانعت آنحضرت ﷺ کا اتباع ہے؟ پھر عجیب بات ہے کہ اسلامی شریعت کو منسوخ بھی کرتے ہیں اور اس کی آڑ میں بھی آتے ہیں۔ جب حدیث سے مدعا ثابت نہ ہوا تو قرآن پاک کی پناہ لی اور جب کسی حدیث سے کام نکلتا دیکھا تو قرآن کو چھوڑ دیا اور دونوں سے کام نہ نکلا تو اپنے حمقاء کے پٹیلنے کو تاویل گھڑ دی۔ قرآن میں مہدی کے آنے کا ذکر نہیں مگر حدیث میں ہے تو حدیث کو اپنی سپر بنایا اور حدیث میں تصویر بنوانے والے پر لعنت کی گئی ہے تو آپ قرآن کی طرف رجوع لائے کہ قرآن میں ممانعت کیسی بلکہ تصویر بنانے کا حکم ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے: ''ویصوّر فی الارحام کیف یشاء '' یعنی چونکہ خدا خود مصور ہے لہٰذا ہم کو بھی مصور بننا چاہئے۔ یہ ایسی تاویل ہے کہ خر دجال بھی سنے تو دم اٹھا کر لید کرتا ہوا پڑوے کی چوٹی پر جا کے دم لے اور اپنی مادہ بیگم کو ڈھونڈتا ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا قادیان کی راہ پکڑے۔

جو کچھ خدا کرے وہی انسان بھی کرے نہ تو یہ حکم اسلامی خدا کا ہے نہ اسلامی رسول کا۔ ہاں آسمانی باپ کا ایسا حکم اپنے لے پالک کی نسبت درست ہے کیونکہ ''الولد سرّ لابیه '' بے شک بیٹے میں ضرور وہی طاقت اور قدرت ہونی چاہئے جو باپ میں ہے ورنہ نہ باپ میں باپ ہونے کا کوئی سینگ ہے نہ بیٹے میں بیٹے ہونے کی کوئی دم ہے۔

جس شخص نے ایسا سوال کیا اس کو مرزا قادیانی نے کیوں نہیں ڈانٹا کہ نبی نہیں بلکہ زندہ خاتم النبیین تو میں موجود اور تو مسلمانوں کے اسی پرانے ڈھرے کو پیٹے جاتا ہے اور پیغمبر عرب کے مولود کا ذکر کرتا ہے۔ ارے اب تو میرے مولود کا ذکر کر۔ معلوم نہیں ایسے فاسد العقیدت مشرک نے رسالت المرزا جو خود اپنے مبروزی نبی کا مرتبہ نہیں پہچانتے قادیان میں کہاں سے آجاتے ہیں۔ ان کے منہ کو لگام بلکہ مرچوں کا تو بورا چڑھا دینا چاہئے کہ پھر ایسا لایعنی سوال کرکے کہ گستاخی اور فاسد العقیدتی کا اظہار نہ کریں جو لوگ مجلس میلاد میں قیام کرتے ہیں۔ ان کی مذمت کرنے کے بعد مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ ''مشرک بھی سچی محبت آنحضرت ﷺ سے نہیں رکھتا اور وہابی، مشرک سے مرزا قادیانی کی مراد صرف ''مشرک فی الرسالة ومشرک فی التوحید '' ہے۔ یعنی وہ شخص جو آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی بنالے اور خدائے لم یلد ولم یولد کے لئے بیٹا یا لے پالک گھڑ لے۔ ایسے مشرک تو مرزا قادیانی کے گردوپیش بہت سے نظر آئیں گے اور ان سب کے گروگھنٹال مرزا قادیانی ہوں گے۔ جب چاہئے تجربہ کر لیجئے۔ اب رہے وہابی۔ ہم کو تو معلوم نہیں کہ مسلمانوں میں وہابی بھی کوئی گروہ ہے۔ اگر کوئی ہے تو یقیناً وہی

ہے جو کتاب وسنت اور اجماع صحابہ کو نہیں مانتا اور اپنی نئی شریعت اور نیا گروہ قائم کرتا اور موجودہ گورنمنٹ پر دباغت ڈالتا ہے کہ میرے ساتھ ڈیڑھ لاکھ سے اوپر سر بکف اور جانثار والنٹیئر موجود ہیں اور اگر وہابی کوئی گروہ عبدالوہاب نجدی کی جانب منسوب ہے جو حنبلی مقلد تھا تو وہ کسی طرح مرزا قادیانی سے بڑھ کر خوفناک نہ تھا کیونکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا نہ مسیح موعود بننے کا پس ایسا گروہ اور اس کا ولی کھنگر وہابی کیا معنے وہابیوں بلکہ لہابیوں کا لکڑ دادا ہے۔ مرزا قادیانی کو تو اس معاملے میں پوچھ گچھ کی کچھ حاجت ہی نہ ہونی چاہئے۔ عیاں راچہ بیاں!

بھلا مرزا قادیانی کو اپنی زندگی میں مولود وغیرہ سے کیا واسطہ۔ وہ ایسے کھڑاگ کیوں پالنے لگے؟ انہوں نے تو اس لئے مولود کے جائز بلکہ مستحسن ہونے کا فتویٰ دیا ہے کہ چندروز میں ان کا مولود بھی ہوا کرے گا چنانچہ ابھی سے اپنے چیلوں کو ہدایت کی ہے کہ جب مجھے دیکھو ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' کہو تا کہ میرے مرنے پر بھی تمہیں یہ سبق یاد رہے۔ اوّل تو میں مرنے کا نہیں کیونکہ آسمانی باپ کا لے پالک ہوں۔ وہ حی اور قائم ہے تو میں بھی زندہ اور دائم ہوں کیونکہ جیسا باپ ویسا بیٹا۔ اور اگر میں برغم الف اَلاب مر ہی گیا ہی اور باپ میرے ابداً آباد تک زندہ رکھنے میں ناکام رہا تو میں درحقیقت نہ مروں گا۔ ہاں تمہاری آنکھوں پر صرف ایک حجاب طاری ہو جائے گا۔ مرنے والا تو فقط عیسیٰ مسیح تھا میں بھی مر گیا تو فرزند خلف اور فرزند تلف میں کیا فرق رہا۔ پس جس طرح میں اب تمہارا حامی و ناصر، معین و مددگار ہوں ایسا ہی مرنے کے بعد بھی حاضر و ناظر رہوں گا۔ پس میرا مولود دھڑلے کے ساتھ منانا اور مجھ سے طرح طرح کی منتیں ماننا۔ حاجات چاہنا۔

من آیم بجان گر تو آئی بتن
مرا زندہ پندار چون خویشتن

۴ ...... میری کتابیں دیکھو

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی بار بار یہی رونا روتے ہیں کہ ''اسلامی علماء و مشائخ چونکہ میری کتابیں بالاستیعاب نہیں دیکھتے لہٰذا میرے معاملہ میں جھٹ پٹ یک طرفی فیصلہ کر دیتے ہیں کہ مرزا کافر ہے۔''

علماء اور مشائخ آپ کی کتابوں کو دیکھیں یا قرآن وحدیث کو دیکھیں۔ انہوں نے قرآن میں دیکھ لیا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی اور دین اسلام کامل ہوگیا۔ اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور دین میں طرح طرح کے احداث نکالے اور اسلام کے کھلے معجزوں کو

جھٹلائے۔ وہ مفتری ہے کذاب ہے۔ ملحد ہے مرتد ہے۔ انہوں نے حدیث میں آنحضرت ﷺ کی پیشینگوئی دیکھ لی کہ میرے بعد تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے اوران میں سے ہرایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر وہ آپ کی کتابیں کیوں دیکھیں اور انہیں دیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

اور بیشتر علماء اور مشائخ دیکھتے بھی ہیں تو اس لئے کہ آپ کے ملحدانہ دعوؤں کی تردید کریں تاکہ ان کا زہریلا اثر مسلمانوں کی طباع پر نہ پڑے۔ اور غالباً آپ کی کوئی ایسی کتاب باقی نہیں جس کی کماحقہ تردید نہ ہوگئی ہو اور اگر کوئی باقی ہے تو ضرور اس کی تردید ہوگی۔ انشاء اللہ!

اور تردید کے لئے کیا ضمیمہ شحنۂ ہند کچھ کم ہے جو نہ صرف آپ کے عقائد کی بلکہ ہر خیال کی ہفتہ وار تردید کرتا رہتا ہے۔ اگرچہ آپ کے مقابلہ میں نہ کوئی زبردست انجمن ہے نہ کوئی معقول سرمایہ ہے تاہم اسلام اور اہل اسلام کے ایسے سچے ہمدرد موجود ہیں جو خالصاً للہ جیب خاص سے بلاشراکت غیر تردیدی کتابیں چھپوا کر اکثر مفت تقسیم فرماتے اور غیر ذی استطاعت مسلمانوں کو اپنا ممنون بناتے ہیں۔ **جزاهم الله خير الجزاء!**

آپ تو بار بار پانچ پانچ ہزار اور دس دس ہزار روپیہ دینے کا اعلان دیتے ہیں گویا یہ ثابت کرتے ہیں کہ میں بڑا کوڑیالا اور قارون کا سگا ہوں۔ مگر ہمارے علماء اور مشائخ نے کبھی کسی کو ذرہ بھر بھی کسی طمع دنیوی کی چاٹ نہیں دی اور نہ آپ کی طرح کسی سے چندے کی مد میں ایک کوڑی مانگی۔ تاہم سچے اسلام کا معجزہ دیکھئے کہ سینکڑوں اور ہزاروں کی کتابیں آپ کی کتابوں کی تردید میں شائع ہوچکیں اور ہو رہی ہیں۔ ضمیمہ شحنۂ ہند بھی ایسے ہی خالص حضرات کی فیاضی سے جاری ہے۔ جو ہزار کتابوں کے برابر ہے اور آپ سے اس کا کوئی جواب بن نہیں پڑا۔ آپ کی کتابیں شوق سے تو وہی لوگ دیکھیں گے جو بالکل چوپٹ ہوگئے ہیں۔ تردید کرنے والے تو اسی طرح دیکھیں گے جس طرح کوئی شخص قضاحاجت کے لئے جاتا ہے اور بول وبراز پر بھی مجبوراً اس کی نظر جا پڑتی ہے۔

۵ ...... مرزائیوں کی تعداد

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

فریب بہت جلد کھل جاتا ہے۔ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ اب مرزا قادیانی اعلان دیتے ہیں کہ ہر مقام کے مرزائی اپنی صحیح تعداد لکھ کر بھیجیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خود مرزا قادیانی کو اپنے چیلوں کی تعداد معلوم نہیں۔ اگر یہی بات ہے تو تقریباً دو لاکھ تعداد کیوں کر لکھ دی۔ اس اعلان میں کوئی چال ہے جو بہت جلد کھل جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

غیر ممکن ہے کہ مرزا قادیانی کے پاس کوئی خانگی رجسٹر نہ ہو۔ پچھلے سال الحکم میں بیعت کے کالم کا چھپنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ رجسٹر سے نقل ہوکر مرزائیوں کے نام مشتہر ہوتے تھے۔ جب شوکت اللہ نے متنبہ کیا اور یہ بھی بتایا کہ ایک ایک نام مکرر سہ کرر بلکہ چوکرر شائع ہوتا ہے تو بیعت کا کالم ہی کوکوے لے اڑی۔ ہات ترے جھوٹ کی دم میں منارے سے بھی لمبا چوڑا نمدا اور اگر در حقیقت کوئی رجسٹر نہیں تو بیعت کا کالم بالضرور تصنیف ہوکر چھپتا تھا۔

یہ بھی تجربہ ہو چکا ہے کہ قادیان میں کوئی شخص بطور سیر یا مداری کا تماشا دیکھنے کو بھی جاتا ہے تو اس کا نام فوراً بیعت کے کالم میں مشتہر کر دیا جاتا ہے بلکہ اگر کوئی شخص مرزا قادیانی کے نام خط بھی بھیجتا ہے تو مریدوں اور عقیدت مندوں میں شمار ہوکر اس کو بھی تشہیر کر دیا جاتا ہے۔ آخر دو لاکھ کچھ ہوتے بھی ہیں۔ مرزا قادیانی نے شاید قادیان کے سوانے میں بیری کے درخت پر لاکھ دیکھی ہے یا حرم سرا میں کسی عورت کو لاکھا جمائے دیکھا ہے لہٰذا اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے وہی ان کی زبان پر ہے۔ (ایڈیٹر)

۶ ...... مرزائیوں سے سوال و جواب

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اٹاوہ کے مرزائیوں سے محمد تفضل حسین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ اٹاوہ نے سوال کیا تھا کہ ”یا تو آپ مجھ سے حضرت امام مہدی کے قبل قیامت آنے اور حضرت عیسیٰؑ کے نزول فرمانے کی سند صحاح ستہ سے لیں یا آپ صحاح ستہ سے مرزا قادیانی کے امام معہود اور مسیح موعود ہونے کی سند دیں مگر حدیث کی سند کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ اس صورت میں یا تو میں مرزا قادیانی کا مرید ہو جاؤں گا یا آپ کو مرزائی عقیدے سے تائب ہونے پڑے گا۔“ اس کے جواب میں دیوانجی عبدالمجید صاحب جو بڑے گاڑھے مرزائی ہیں جواب دیتے ہیں ”کہ آپ حدیث سے سند مانگتے ہیں۔ قرآن مجید سے بالکل منکر ہو بیٹھے؟“ جواب تو مرزا اور مرزائیوں کے پاس کچھ ہے نہیں لہٰذا سوال از آسمان جواب از ریسماں پر ٹالتے ہیں۔ حدیث سے اس لئے سند مانگی جاتی ہے کہ مرزا قادیانی ”یکسر الصلیب ویقتل الخنازیر“ الحدیث کو اپنے عیسیٰ موعود و مہدی معہود ہونے کی سند بتاتے ہیں اور پچھلے دنوں ان کا یہ تمغہ مرزائی اخبار الحکم کی لوح پر ثبت بھی تھا۔ بھلا قرآن میں مہدی کے آنے کا ذکر کہاں سے ہے؟ جبکہ تم نے قرآن کے خلاف دعویٰ کیا ہے تو منکر قرآن تم ہوئے یا کوئی اور؟ رہا یہ دعویٰ کہ مسیح چونکہ دنیا میں فوت ہو گئے۔ لہٰذا میں مسیح ہوں ایسا ہے جیسے بدھو فقیر کہے کہ فلاں متوفی بادشاہ کا میں جانشین ہوں۔

حدیث کے موافق تو مسلمہ مسیح وہی ہوگا جو صلیب کو توڑے گا اور سؤروں کو قتل یعنی جہاد کرے گا۔ حالانکہ مرزا قادیانی کو جہاد کے نام تک سے لرزہ چڑھتا ہے اور وہ خونی مہدی کو بظاہر بہت ہی برا بتاتے ہیں اور گورنمنٹ میں میموریل بھیجتے ہیں کہ میں خونی مہدی نہیں۔ خدا کے لئے مجھ پر نظر عنایت رکھ۔ میں تو اسلامی جہاد اور یورپی جہادوں کا منکر ہوں۔ پھر فرمایئے حدیث آپ پر کیوں کر منطبق ہوئی اور آپ کیونکر مسیح موعود ہوئے۔ پس آپ سے تفضل حسین صاحب نے اس لئے حدیث طلب کی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ آپ حدیث کو مانتے ہیں نہ قرآن کو۔ اور اگر مانتے تو خاتم النبیین کے بعد نبی ہی کیوں بنتے اور بناتے۔ یہ سب حیلے اور حوالے ہیں۔ ہاں تاویل کرنے میں بڑے بہادر ہیں۔ مگر یاد رہے کہ ایسا کونسا کلام ہے جس کی تاویل نہ ہو سکے۔ خدائے تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لئے کلام مجید میں ''یحرفون الکلم عن مواضعہ '' فرمایا ہے کہ کلمات کو اپنے اصلی معنے سے پھیرتے ہیں۔ یعنی تاویل کرتے ہیں لیکن مرزا قادیانی کو تو تاویل کرنی بھی نہیں آتی۔ وہ تو مکھیوں کے پھانسنے کو مکڑی کی طرح جالا پورتے ہیں جو ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ آریا اور عیسائی مرزا قادیانی سے بہتر تاویل کر سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی کا نبض شناس اور رگ پٹھے سے واقف تو صرف شوکت اللہ ہے کہ تمام مرزائی سر سے سر جوڑ کر جواب دینا چاہتے ہیں۔ مگر منہ پر مہر لگ جاتی ہے اور ناطقہ بند ہو جاتا ہے۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۱۶ر اپریل کے شمارہ نمبر ۱۵ر کے مضامین

۱......	مرزا قادیانی کا انعامی قصیدہ اور ان کے مخالفین کے اعتراضات۔ ڈاکٹر جمال الدین پشاوری!
۲......	عیسیٰ موعود اور اتباع کتاب وسنت۔ مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	وحی بے معنی الہام۔ مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	ایمان کو چھپاؤ۔ مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	مرزا قادیانی کے عیسیٰ مسیح یوز آسف کی قبر سری نگر کشمیر میں۔ مسیحی نامہ نگار رسالہ ترقی لاہور!
	ذیل اسی ترتیب سے ملاحظہ ہوں:

۱ ...... مرزا قادیانی کا انعامی قصیدہ اوران کے مخالفین کے اعتراضات

ڈاکٹر جمال الدین پشاوری!

ضمیمہ محنۂ ہند وپیسہ اخبار ودیگر اشتہارات وغیرہ سے ذیل میں اعتراضات درج کئے جاتے ہیں تاکہ جو جوابات مرزا قادیانی کی طرف سے پیش ہوں ان کو پبلک جان کر فیصلہ کر سکے۔

۱...... قصیدہ کے فصیح ہونے کی تصدیق کسی عالم ادیب سے کرائی جائے۔

۲...... ایک مجلس میں مرزا قادیانی اپنے قصیدوں کی صرفی ونحوی عروضی غلطیوں کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کو دیں۔

۳...... جبکہ علماء نے مرزا قادیانی کے رسالہ وساوس واعجاز المسیح وغیرہ میں بکثرت غلطیاں نکال کر پیش کیں اور ضمیمہ محنۂ ہند میں تو مرزا قادیانی کی نظم ونثر، عربی وفارسی واردو میں جو اصلاحیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں ان کو زمانہ جانتا ہے مگر مرزا قادیانی کی طرف سے آج تک کوئی جواب نہیں ہوا۔ پس ایسے غلط نویس کی نسبت کیونکر یقین ہوسکتا ہے کہ اس نے ۵ دن میں ۹۰ صفحہ کا قصیدہ لکھ ڈالا ہو۔ لہٰذا سید محمد علی حسن صاحب نظامی دہلوی کے مقابل بیٹھ کر مرزا قادیانی عربی میں قصیدہ لکھیں پھر دونوں صاحبوں کے قصیدوں کی جانچ ایک کمیٹی کرے۔

۴...... مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب سے ایک مجلس میں عربی تحریری گفتگو کرلیں اس کے بعد دونوں کی تحریریں دو شخصوں کے سامنے واسطے جانچ اور فیصلہ کے پیش ہوں۔ وہ دونوں شخص مسلمہ فریقین ہوں۔

۵...... مرزا قادیانی مولوی ثناء اللہ صاحب کی عربی تفسیر کے مقابلہ لکھ کر بلا میعاد جب تک چاہیں پیش کریں۔

۶...... مولوی فاضل کا امتحان ہی آئندہ اپریل میں پاس کرلیں تو مرزا قادیانی کی لیاقت معلوم ہو جائے۔

۷...... حاجی یونس خان صاحب رئیس وتاولی کی کتاب ''تحفہ احباب'' کے مقابل کتاب لکھیں تو حاجی صاحب موصوف انعام بھی دیں گے یا ان کی غزل مندرجہ اخبار محنۂ ہند کے مقابل غزل لکھیں۔

۸...... حاجی یونس خان صاحب رئیس وتاولی نے لکھا ہے کہ میرے نام قصیدہ بھیج دو تو پہنچنے کی تاریخ سے بیس روز کے اندر اس سے عمدہ قصیدہ لکھ کر پیش کروں گا۔

۹...... جبکہ فتح ونصرت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی سے کر دیا ہے اور مخالفین کے علم سلب

کر لئے ہیں تو پھر مرزا قادیانی بالمقابل تفسیر نویسی یا قصیدہ گوئی سے کیوں اعراض کرتے ہیں اور پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کے سامنے باوجود وعدہ کرنے کے کیوں تشریف نہ لائے۔

۱۰...... فیضی کی بے نقطہ تفسیر کے مقابل صرف ایک صفحہ ہی لکھ کر دکھائیں اور تمام مرزائی مل جائیں۔

۱۱...... کبھی کسی نبی نے قصیدہ بازی کو معجزہ بتایا ہو تو اس کا نشان ہو؟

۱۲...... جبکہ اللہ تعالیٰ نے ''وما علمناہ الشعر وماینبغی له'' قرآن مجید میں فرمایا ہے یعنی ہم نے پیغمبر کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ وہ اس کے لائق ہے ایسے مکروہ فن میں کسی نبی کا مبتلا ہونا خصوصاً بروزی محمد کا نعوذ باللہ منہ کب ممکن ہے۔ انوکھے پیغمبر کے انوکھے معجزے۔

۱۳...... جب کہ اس قصیدہ میں مسلمانوں کی توہین اور کذب و افتراء ہے اور ایسے شاعروں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ''والشعراء یتبعهم الغاون'' فرمایا ہے تو یہ معجزہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

۱۴...... شاعری تو ظاہر ہے کہ معجزہ نہیں ہو سکتی۔ ہاں قرآن مجید بطور معجزہ مثل حفاظ کے حفظ سنا دیں تو البتہ معجزہ ہے اور بروز محمدی کے بہت مناسب ہے کیونکہ پہلے جب تشریف لائے تھے تو قرآن حفظ تھا دوبارہ (نعوذ باللہ) بشکل مرزا تشریف لائیں تو قرآن تک سینہ سے محو ہو جائے۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں ان تمام اوصاف کے ساتھ آیا ہوں۔ پس قرآن کا حفظ نہ ہونا مرزا قادیانی کے واسطے بڑی شرم ہے۔

۱۵...... ۲۰ روز کے بعد اگر کوئی اللہ کا بندہ مرزا قادیانی کے قصیدے سے اچھا لکھ لائے تو بقول مرزا قادیانی ان کا قصیدہ معجزہ نہ رہے گا۔

۱۶...... جبکہ بموجب قرآن شریف تمام نبی اپنی قوم کی زبان میں تبلیغ فرماتے تھے تو برعکس اس کے مرزا قادیانی اردو زبان چھوڑ کر عربی میں کیوں تحدّی کرتے ہیں۔

۱۷...... جبکہ مرزا قادیانی کا کلام اور اللہ تعالیٰ کا کلام دونوں تحدی کرتے ہیں تو مرزا قادیانی کا کلام بھی قرآن ہو گیا اور اگر مرزا قادیانی کا کلام قرآن کے دو چند نہیں تو اعجاز نہیں ہو سکتا۔

ان کے سوا اور بھی اعتراضات دیکھنے میں آئے جو بخوف طوالت نہیں لکھے۔

مرزا قادیانی نے اب تک ان کے کچھ جواب نہیں دیئے۔ ہاں ۱۷ر دسمبر ۱۹۰۲ء کے الحکم میں مرزا قادیانی کے مفتی و منصف محمد احسن صاحب امروہی نے بعض اعتراضوں کے عجیب وغریب جواب لکھے ہیں۔ جو ناظرین کی دلچسپی کے واسطے ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر اور بھی ان کی طرف سے جواب ہوئے تو ضمیمہ میں طبع ہوتے رہیں گے تا کہ ناظرین کو یکجا

فریقین کے دلائل دیکھنے کا موقع ملے۔ نمبر۵ کی نسبت طول وطویل عبارت میں یہ مطلب لکھا ہے۔
''مرزا قادیانی عوام وخواص کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور عوام فصاحت وبلاغت کو سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ۲۰؍دن کی میعاد سے عوام کو تسکین ہو جائے گی۔ کہ کسی نے بالمقابل قصیدہ نہیں لکھا۔'' مگر اس جواب میں مشکل یہ واقع ہوئی کہ قرآن مجید بھی تو خاص وعام کے واسطے آیا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ مصلحت نہ سوجھی جو مرزا قادیانی کو سوجھی۔ ضرور بیس پچیس روز کی میعاد قرآن مجید کی تحدی کے واسطے مقرر کرنا تھی یا خدا کی خدائی میں ایسے گمراہی کے حریص موجود نہ ہوں گے جن کی رعایت اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتی۔ ایسے عوام تقدیر سے مرزا قادیانی ہی کی مریدی کے واسطے منتخب کئے گئے جن کی روک تھام کے واسطے طرح طرح کی شعبدہ بازیاں اور شب وروز کی جانفشانیاں اور مختلف قسم کی تدابیر کی جاتی ہیں۔ ان سے تو بہتر تھا کہ امروہی صاحب یہ کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تحدی میں انعام کی قید نہ لگائی تھی۔ اس لئے میعاد کی ضرورت نہ تھی۔ یہاں مرزا قادیانی نے انعام مقرر کیا تھا۔ پس اس کے بچانے کی غرض سے یہ ۲۰؍روز کی شرط لگائی گئی ہے۔ یہ جواب بھی اگرچہ غلط ہے مگر بادی النظر میں ایک وجہ سے صحیح معلوم ہوتا ہے۔

اسی طرح الزام نمبر۶ کی نسبت فرماتے ہیں کہ اس آیہ میں ''وما ارسلنا من نبی الابلسان (الایہ) ''انبیاء سابقین مراد ہیں۔ آنحضرت ﷺ اور ان کے خلفاء راشدین ومرزا قادیانی مستثنیٰ ہیں کیونکہ یہ ایک خاص قوم کے واسطے نہیں ہیں بلکہ کافۃ للناس کے واسطے آئے ہیں چنانچہ مرزا قادیانی نے اردو فارسی عربی تینوں زبانوں میں تحدی کی ہے۔''

یہ تفسیر آیہ شریفہ کی تفسیر بالرائے ہے جس کو پیغمبر خدا ﷺ نے کفر فرمایا ہے۔ امروہی صاحب کی ایسی رائے کو مسلمان کب تسلیم کرنے لگے۔ ہاں مرزائیوں کے مفتی امروہی صاحب کی اس تفسیر کے بموجب مرزا قادیانی کا دعویٰ ہی جڑ سے اکھڑ گیا۔ کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور ان کے خلفاء تمام دنیا کی زبانوں میں تبلیغ فرماتے تھے۔ حالانکہ یہ واقع کے خلاف ہے البتہ مرزا قادیانی خود مستثنیٰ بن جائیں تو ان کی خوشی ہے مگر وہ تو خود مابہ النزاع ہیں۔ لہٰذا مسلمان بحکم حدیث لانبی بعدی مدعی نبوت کو ان تیس شخصوں میں شمار کرتے ہیں جو حدیث شریف میں مذکور ہیں اور اگر مرزا قادیانی کی خاطر ہم مرزا قادیانی کو مستثنیٰ مان بھی لیں تو پھر اردو فارسی عربی کے حصہ کو نہیں مان سکتے کیونکہ مرزا قادیانی تو بزعم خود تمام خلق کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ پس تمام دنیا کی زبانوں میں تحدی کرنا لاحاصل۔ اس زمانہ میں تو انگریزی زبان سب سے زیادہ بولی جاتی ہے۔ لہٰذا انگریزی میں تحدی کرنا بہت ہی مناسب ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے انگریزی میں

ماہواری رسالہ بھی جاری فرمایا ہے۔ اس سے ناواقف ہونا بڑے اعتراض کا مقام ہے۔ بہرحال امروہی صاحب کی بنائی کوئی بات نہ بنی بلکہ اور بگڑ گئی۔

اسی طرح الزام نمبر۷ ار کے جواب میں امروہی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے ہم اس کا خلاصہ یہاں لکھتے ہیں (نقل کفر کفر نباشد) ''جبکہ بحکم ''قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی '' کلمات رب نامتناہی اور قرآن مجید متناہی ہے۔ لہٰذا قرآن کے حقائق ومعارف والہامات مطہرین ومقربین سب کلمات رب ہیں پس مرزا قادیانی کی تصانیف (نعوذ باللہ) عین قرآن ہیں۔ نہ قرآن مجید کی مثل کوئی لاسکتا ہے نہ مرزا قادیانی کی تصانیف کی۔''

ناظرین! کیا کوئی فرقہ اسلام میں اب تک ایسا پیدا ہوا ہے جس نے قول بشر کو عین قرآن کہا ہو؟ اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن مجید ہی کی مثل لانے کی تحدی فرمائی ہے۔ کیونکہ اپنے تمام کلمات نامتناہی کی نہ توریت وانجیل کی جو بالاتفاق کلام الٰہی ہیں پس مرزا قادیانی کے کلام کو عین کلام الٰہی کہنے سے بھی مطلب براری نہیں ہوئی۔ یہ ہیں جوابات امروہی صاحب کے جو اپنی جماعت کے لاجواب مفتی ومناظر ومصنف کتب ہیں۔ کیا عجیب ہے کہ بعد رفع تکلفات مقدمہ مرزا قادیانی خود ہی ان اعتراضات کے جواب مدلل لکھ کر شائقین کو محظوظ کریں۔ کیونکہ قصیدہ کی بحث جبکہ خود مرزا قادیانی نے چھیڑی تو اعتراضوں کے جواب دینا بھی ان پر لازم ہے۔

راقم: ابومحمد جمال الدین ڈاکٹر پنشن یافتہ مالک نیومیڈیکل ہال پشاور!

ایڈیٹر...... ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی دس ہزار پانچ ہی ہزار روپیہ امرتسر یا لاہور میں جمع کرادیں اور جوابی قصیدہ لیں۔ رہے شحنۂ ہند کے اعتراضات۔ نہ تو مرزا قادیانی اور ان کے تمام حواری سے جواب آج تک بن پڑے۔ تابزیست بن پڑیں۔ انشاء اللہ! امروہی صاحب جو گھر سے فالتو ہیں کچھی باندھ کر دومرتبہ میدان میں اترے مگر ادھر یم چاروں شانے چت۔

۲ ...... عیسیٰ موعود اور اتباع کتاب وسنت

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

کرزن گزٹ میں کسی صاحب نے لکھا تھا کہ عیسیٰ موعود جب تشریف لائیں گے تو کتاب وسنت کو مقدم کریں گے۔ یعنی ان کا اتباع کریں گے۔ ایڈیٹر الحکم بہت خوش ہوکر اور بغلیں بجا کر لکھتا ہے کہ ''اس صورت میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے دعاوی کا سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا۔'' چہ خوش۔ الحکم کی تحریر سے کیا یہی نتیجہ نہیں نکلتا کہ جو شخص متبع کتاب وسنت ہو وہ

مسیح موعود ہے اس صورت میں تو لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان مسیح موعود نکل آئیں گے کیونکہ سب متبع کتاب وسنت ہیں اور علماء اہل سنت وجماعت تو تمام وکمال مسیح موعود ہوں گے۔ کیونکہ وہ خود بھی متبع کتاب وسنت ہیں اور مسلمانوں کو بھی اتباع کتاب وسنت کی رات دن ہدایت کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے کوئی سرخاب کا پر نہ رہا۔

پھر متبع کتاب وسنت ہونا نرا دعویٰ ہی دعویٰ اور اپنے منہ میاں مٹھو بننا ہے یا اس کی کوئی واقعیت بھی ہے۔ کتاب وسنت نے عیسیٰؑ اور ان کی ماں بی بی مریم کی معصومیت کی تصدیق کی۔ مرزا قادیانی جو اپنے کو مثیل المسیح بتاتے ہیں ان کو گالیاں دیتے ہیں۔ کتاب وسنت نے مسلمانوں پر حج کعبہ مکرمہ فرض کیا۔ مرزا قادیانی اس کو منسوخ کر کے مسلمانوں پر بجائے مکہ کے اپنے دارالامان قادیان کا حج فرض کرتے ہیں۔ کتاب وسنت نے تصویر کو حرام کیا۔ مرزا قادیانی اس کو اپنی بعثت کی اشاعت کا بڑا آلہ قرار دیتے ہیں۔

مرزائی ہمیشہ ناواقف مسلمانوں کو یہی دھوکا دیتے ہیں کہ اگر عیسیٰ موعود کوئی نئی شریعت لائیں گے تو آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء نہیں رہتے اور اسلامی شریعت کا نسخ لازم آتا ہے۔ اور اگر شریعت محمدی یعنی کتاب وسنت کے متبع ہو کر آئیں گے تو چونکہ وہ باوصف متبع کتاب وسنت ہونے کے نبی ہوں گے۔ لہٰذا اس سے ایک تو بعد ختم رسالت قیامت تک انبیاء کا نازل ہونا ثابت ہوا جو مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے۔ دوم! مرزا قادیانی بھی بظاہر اپنے کو متبع کتاب وسنت اور بروزی نبی اور مسیح موعود بتاتے ہیں۔ پس وہ ٹھیک میدان دے سوچ فرمائشی نبی بھی ہوئے اور چھلے چھلائے موعود بھی۔

شق ثانی کو ہم باطل کر چکے۔ شق اول کی نسبت گزارش ہے کہ مرزائی دو برزخ رکھتے ہیں۔ جس طرح ولایتی تھیٹر یا ہندسی تماشے میں ایک مسخرہ برآمد ہوتا ہے جس کا آدھا منہ کالا اور آدھا سفید ہوتا ہے یا آدھا چہرہ مرد کا اور آدھا چہرہ عورت کا ہوتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی سے تصویر وغیرہ کی اباحت بلکہ فرضیت کی وجہ پوچھی جاتی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ میں مجدد (موجد شریعت جدیدہ) ہوں اور وہ تاویلیں گھڑتے ہیں کہ غرد جال بھی بنے۔ تو دم اٹھا کر لید کرنے لگے اور پیشاب کی دھار مارنے لگے اور جب ان کے مطلب کی کوئی حدیث نکل آتی ہے تو متبع کتاب وسنت بن جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کبھی تو امتی بن جاتے ہیں اور کبھی مستقل نبی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) مرزا قادیانی سے زیادہ وہ ایک جولاہے کا دعویٰ بھی لچر نہ ہوگا جو اپنی کارگاہ میں بیٹھا ہوا توڑ جوڑ لگایا کرتا ہے۔ بالکل شترمرغ کا سا حال ہے جس کی نسبت مولانا روم فرماتے ہیں۔

گر نہی بارش بگوید طائرم
در پر گوئش گوید اشترم

یعنی اگر تو شتر مرغ سے کہے گا کہ بوجھ اٹھا تو وہ جواب دے گا کہ میں تو پرندہ ہوں اور پرندوں پر کوئی بوجھ نہیں لادتا اور اگر تو کہے گا کہ اُڑ تو جواب دے گا کہ میں اونٹ ہوں اور اونٹ اڑ نہیں سکتا۔

۳ ...... وہی بے معنے الہام

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کے الہامات کا بدون اصلاح مجدد السنہ مشرقیہ شائع ہونا خود آسمانی باپ کی ناراضی کا باعث ہے کیونکہ اس نے بھی شوکت اللہ کو مجدد مان لیا ہے۔ باپ کا خلاف کرنا خلف کا تو کام ہے نہیں۔ مرزا قادیانی ہی بتائیں کہ کس کا کام ہے۔ نئے بھبکے کے کھچے ہوئے تازہ الہامات تو اب شاذ و نادر ہی شائع ہوتے ہیں۔ ہاں پرانے دھرانے باسی تباہی پھپھوندے ہوئے گلے سڑے الہامات کسی مٹکے سے جس میں طاعونی چوہے رہتے ہوں نکل آتے ہیں۔ ۹/جنوری ۱۹۰۲ء کی شب کو آسمانی باپ نے مندرجہ ذیل الہام وارد کیا تھا۔

''قد جرت عادة الله انه لا ينفع الاموات الا الدعاء'' (تذکرہ ص۴۱۵، طبع سوم) یعنی خدا کی عادت اس امر پر جاری ہے کہ اموات کو بجز دعا کے کوئی شے نفع نہیں دیتی۔ موتوں کو یعنی مردوں کو نفع دینا آج ہی سنا۔ موت کا نفع تو اس میں ہے کہ موتیں زیادہ ہوں۔ دنیا میں تو موت کے لئے کوئی نفع ہے نہیں۔ البتہ اگر اموات کے اعمال اچھے ہوں تو عاقبت میں نفع مل سکتا ہے۔ مگر اس الہام سے مرزا قادیانی کا یہ مطلب نہیں ان کا مطلب تو طاعونی اموات ہیں کہ ان کو نفع صرف لے پالک کی دعا سے ہوگا۔ یعنی دعا سے موتیں زیادہ ہوں گی اور طاعون زیادہ پھیلے گا۔ کیونکہ وہ لے پالک کی لینڈوری بلکہ باڈی گارڈ ہے۔ افسوس ہے یہ بھی لیاقت نہیں کہ نفع الاموات کی ترکیب جائز ہے یا ناجائز۔ اب مجدد کی اصلاح غور سے ملاحظہ فرمائیے: ''قد جرت عادة الله انه لا ينفع الناس في الامراض السارية الا الدعاء'' یعنی خدائے تعالیٰ کی عادت اس پر جاری ہے کہ انسانوں کو امراض وبائیہ میں صالحوں اور مومنوں کی دعا کے سوا کوئی شے نفع نہیں دیتی۔ اب آپ جیسے کچھ صالح اور مومن یعنی توحید رسالت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ عیاں راچہ بیان۔ خدائے تعالیٰ کی عادت بے شک اس امر پر جاری ہے کہ جب دنیا میں جھوٹ۔ فریب۔ مکاری، عیاری، جعل وغیرہ بداعمالیاں پھیلتی ہیں اور خدائے تعالیٰ کے احکام کی مخالفت اور اس کے برگزیدہ رسولوں کا انکار کیا جاتا

ہے تو طرح طرح کے عذاب، وبائیں وغیرہ نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ اب یہی زمانہ ہے کہ جھوٹے نبی اور جعلی مہدی پیدا ہو رہے ہیں اور خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کو مسخ اور تنسیخ کر رہے ہیں اور لوگوں کو خدا اور رسول کی جانب سے پھیر کر اپنا بندہ بنا رہے ہیں پھر طاعون نہ پھیلے تو کیا ہو ہم سچ کہتے ہیں اور ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ مرزا قادیانی کی بداعمالیوں اور خلاف قدرت وفطرت دعویٰ کرنے سے طاعون آیا ہے اور ہم پر الہام ہو چکا ہے کہ جب تک مرزا زندہ ہے ہندوستان سے طاعون ہرگز رفع نہ ہوگا اور اس کے مرتے ہی تمام مصائب کا خاتمہ ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ!

۴ ...... ایمان کو چھپاؤ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۳۱؍مارچ کے الحکم میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں: ’’ایمان اس وقت تک ایمان ہے جب تک اس میں کوئی پہلو اخفاء کا بھی ہو لیکن جب بالکل پردہ برانداز ہو تو ایمان نہیں رہتا وغیرہ۔‘‘ یہ کلام بالکل مہمل اور خرافات ہے۔ دعویٰ تو یہ ہے کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے اور دلیل یہ فرماتے ہیں کہ ’’اگر خدا یا اس کا نشان ایسا کھلا ہوا ہو جیسے سورج تو پھر ایمان کیا رہا۔‘‘ کیا خدا یا اس کا نشان عین ایمان اور تصدیق ہے۔ ایمان اور تصدیق تو انسان کا فعل ہے اور اپنا اور اپنی اور اپنی قدرت کا نشان دکھانا خدائے تعالیٰ کا فعل ہے۔ آپ نے دونوں کو گڈمڈ کر دیا۔ کیا کسی نبی اور ولی نے ایسی ہدایت کی ہے کہ ایمان میں اخفاء کے پہلو کا ہونا ضروری ہے۔ یعنی مومن کو منافق بھی بننا چاہئے کہ ظاہر کچھ اور باطن کچھ۔ جس کی قرآن میں مذمت ہے بلکہ منافقین کے لئے سخت وعید ہے کہ ’’**ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار**‘‘ کیا انبیاء نے اپنے ایمان کو چھپایا ہے؟ اگر انبیاء اپنے ایمان کو چھپاتے تو دنیا میں کوئی مومن نظر نہ آتا۔ اگر یہ مراد ہے کہ خدائے تعالیٰ بندوں کے ایمان لانے کے واسطے اپنے نشان مخفی رکھتا ہے تو ایمان لانا محال ہو جائے گا۔ خدائے تعالیٰ کا کوئی نشان چھپا ہوا نہیں۔ وہ ہر شے میں یوں عیاں ہے جیسے ذرے میں آفتاب اور قطرے میں دریا اس کی شان ’’**نحن اقرب الیہ من حبل الورید**‘‘ اس کی صفت ’’**وفی انفسکم افلا تبصرون**‘‘ مگر وہ اندھوں کو کیوں نظر آنے لگا خصوصاً ان کور باطنوں کو جو اس کے نشانات اور اس کے برگزیدہ انبیاء کے معجزات اور احکام کو مٹانا چاہتے ہیں۔

خدائے تعالیٰ اگر اپنے نشانات چھپاتا ہے اور اپنے اوپر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے تو تکلیف مالایطاق اور طلب مجہول مطلق پر مجبور کرتا ہے کیونکہ جب ہم نے دیکھا نہ اس کا کوئی نشان قدرت مشاہدہ کیا تو کس شے پر ایمان لائیں حالانکہ تصدیق کے لئے تعین مصدق بہ ضرور ہے یہ

کہنا کہ خدا تو موجود ہے مگر اپنے نشان ظاہر نہیں کرتا۔ یہ معنے رکھتا ہے کہ آفتاب تو موجود ہے مگر اپنی روشنی نہیں ڈالتا۔ ہاں مادر زاد اندھے۔ نہ صرف روشنی بلکہ خود سے انکار کر سکتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے نہ آفتاب دیکھا نہ اس کی روشنی۔

یہ پیش بندیاں اور معذوریاں صرف اس لئے ہیں کہ مرزا قادیانی ہر طرح بیٹے ہیں کہ اپنی بروزی نبوت کی کوئی محسوس علامت تو کیا دکھاتے کوئی زبانی یا تحریری دلیل بھی پیش نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اپنے ٹو گرفتاروں کو اُلّو بنانے اور ان سے اپنا اُلّو سیدھا کرنے کو کہتے ہیں کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے یعنی جس طرح میں اپنا ایمان چھپائے ہوئے ہوں بلکہ ننگے ہوئے ہوں کہ بظاہر نبی بن گیا ہوں اور کانشنس کے خلاف کارروائی کر رہا ہوں۔ اسی طرح تم بھی ایمان کو ننگو اور میری جعلی نبوت کی ڈنڈی پیٹو اور اگر کوئی علامت یا دلیل مانگے تو کہہ دو کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے۔

کیا کوئی نبی ایسا کر سکتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کا جو نشان اس نے دیکھا ہے اور وہ اس پر ایمان لایا ہے تو اس نشان کو یا اپنے ایمان کو چھپائے مگر اس صورت میں کون اس کو نبی تسلیم کرے گا اور وہ کیونکر اپنی نبوت کی تبلیغ کر سکے گا۔ ایمان ایک نعمت الٰہی ہے اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے: ’’واما بنعمة ربک فحدث ‘‘ یعنی اے محمد اپنے رب کی عطاء کی ہوئی نعمت کا بار بار ذکر کر اور ’’انا اول المسلمین ‘‘ یعنی کہہ دے اے محمد ﷺ کہ سب سے پہلا مسلمان میں ہوں۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ کیا صداقت ہے اور کیا صفائی ہے اور نئے نبی مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ ’’انا خاتم الاولیاء یعنی انا افضل الانبیاء ‘‘ اگر مرزا قادیانی یہ کہیں کہ ’’انا اول المسلمین ‘‘ تو ان کی نبوت دو کوڑی کی ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ عام مسلمانوں میں داخل ہو جائیں۔ بھلا نبی مسلمان کیوں ہونے لگا وہ تو خدا کا لے پالک ہوتا ہے۔ اگر خدا مسلمان ہو تو نبی یعنی اس کا بیٹا بھی مسلمان ہے کیونکہ جیسا باپ ہوگا ویسا ہی اس کا نطفہ بھی ہوگا۔ لے پالک مرزا کا باپ تو نہ ہندو ہے نہ مسلمان ہے تو مرزا قادیانی کیوں مسلمان ہونے لگے اور دوغلہ بن کر کیوں اپنے خاندان الوہیت کو داغ لگانے لگے۔ مرزا قادیانی کو تو مسلمان کیا مانے بشر کہنا بھی متنبیت کی بڑی بھاری توہین ہے۔ کیونکہ ان کا باپ جس طرح مسلمان نہیں۔ اس طرح بشر بھی نہیں۔ بشریت تو پیغمبر علیہ السلام کی صفت ہے۔ ’’قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ ‘‘ ﴿یعنی کہہ دے اے محمد کہ میں ایسا ہی بشر ہوں جیسے تم ہو۔﴾ ان پر وحی نازل ہوتی ہے اور ’’اشهد ان محمد عبدہ ورسولہ ‘‘ دیکھو اس کلمہ توحید ورسالت میں پہلے عبد کا لفظ ہے اور پھر رسول کا، بھلا مرزا قادیانی عبد کیوں بننے لگے؟

وہ تو خدا کے بیٹے ہیں باپ معبود ہے تو بیٹا بھی معبود ہی ہوگا نہ کہ عبد۔ اگر اس کلیہ میں شک ہو تو عیسائیوں سے تصدیق کرالو۔

اگر مرزا قادیانی کا ایمان آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ہوتا تو وہ کبھی نبی نہ بنتے اور اگر وہ اپنی ہوائے نفس کو معبود بناتے تو معبود برحق اور اس کی آثار کا بھی انکار نہ کرتے جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء بنا کر دنیا میں بھیجا اور بذریعہ قرآن مجید کے دین اسلام کو کامل کیا جس کو مرزا قادیانی ناقص بتاتے ہیں۔ خود قرآن خدائے تعالیٰ کی الوہیت اور قدرت کاملہ کا اعلیٰ نشان ہے پس ہم حلفاً کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی تو یہ چاہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وقعت دنیا کے دلوں سے مٹا دیں اور اپنی نبوت بلکہ معبودیت کا ڈنکہ بجادیں۔ تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا نے جو امام الزمان اور خاتم الخلفاء ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو کیا اس کا یہی مطلب کہ تمام انبیاء کو بھول جاؤ اور مجھ پر ایمان لاؤ اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے وہ ملحد ہے۔ کافر ہے۔ واجب القتل ہے۔ پس اخباروں اور رسالوں میں حدیث وقرآن کی باتیں دکھانا اور شہ نشین میں بیٹھ کر روزانہ تقویٰ اور طہارت کی ڈینگیں مارنا سادہ لوحوں کو دام تزویر میں لانا اور سراسر منافقانہ حرکات ہیں۔

مرزا قادیانی تو نہ خدا کو مانتے ہیں نہ رسول کو۔ انہوں نے تو صرف ہوائے نفس کو معبود بنالیا ہے۔ ”صدق اللہ تعالیٰ افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ (الجاثیہ:۲۳)“ مگر یاد رہے کہ یہ مکروفریب اور عیش وعشرت کے الّلے تلّلے چند روزہ ہیں۔ زعفرانی حلوے اور ریگ ماہی اور سقنقور ملی ہوئی یاقوتیاں بہت جلد شجرۃ الزقوم سے بدل جائیں گی اور کہا جائے گا کہ ”ذق انک انت العزیز الکریم“

۵ …… مرزا قادیانی کے عیسیٰ مسیح یوزاسف کی قبر سری نگر کشمیر میں

سیکنی نامہ نگار رسالہ ترقی لاہور!

رسالہ ترقی لاہور کا سیکنی نامہ نگار جو سری نگر کشمیر میں تھا سو وہ ستمبر ۱۹۰۲ء کو مرزا قادیانی کے مزعوم عیسیٰ کی قبر دیکھنے گیا جو درحقیقت کسی ولی کی قبر ہے اور مندرجہ ذیل مضمون رسالہ ترقی میں دیا۔ ”مرزا قادیانی اس مسیح کی قبر کی تصویر الحکم میں شائع بھی کراچکے ہیں۔ یہ قبر خاص سرینگر محلہ خان یار میں واقع ہے جو جامع مسجد سے تقریباً نصف میل اور شاہ عبدالقادر جیلی پیر دستگیر کی زیارت سے پاؤ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہمیں اس مقبرے کے ڈھونڈنے میں بڑی دقت پیش آئی کیونکہ شہر کے لوگ اس سے بہت کم واقف تھے۔ آخر کار ایک کشتی نے جس نے قبر یوزاسف کا ذکر سنا تھا ہمیں اس کا نشان دیا اور یہ ہدایت کی کہ آپ لوگوں سے روضہ صاحب کا پتہ پوچھیں۔ معلوم ہوا کہ گردونواح میں یہ قبر اسی نام سے مشہور ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا مکان ہے۔ عمارت کی کرسی پتھروں کی

ہے اور ایسا معلوم ہوا ہے کہ یہ پتھر کسی دوسری پرانی عمارت سے نکال کر لگائے گئے ہوں جیسا کہ کہیں ان پر کی نقاشی سے معلوم ہوتا ہے۔ سرینگر کی کئی اور عمارات کا بھی یہی حال ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمارتیں ہندوؤں کی عمارتوں کے مصالح سے جو شاید کشمیر میں مسلمانوں کی حکومت کے وقت مسمار ہوئیں تھیں، تعمیر ہوئی ہیں۔ مکان کی حالت اور تعمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر دو برس سے زیادہ نہ ہوگی بلکہ غالباً اس سے بھی بہت کم۔

یہ مکان باہر سے تقریباً ۳۵ رفٹ لمبا اور ۱۵ ارفٹ چوڑا ہے اور اس کے اندر لکڑی کا جالیدار کٹہرا لگا کر ایک چھوٹا سا کمرہ بنایا گیا ہے اس کٹہرے کے اندر دو چھوٹی چھوٹی قبروں کے نشان ہیں۔ یہاں چونکہ کوئی مجاور موجود نہ تھا۔ ہم نے ہمسایہ کے کئی آدمیوں کو بلوایا اور ایک ضعیف العمر آدمی سے دریافت کیا کہ یہ قبریں کن کی ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ شمال کی جانب کی قبر جو دوسری قبر سے ذرا بڑی ہے یوذ اسف نبی کی ہے اور چھوٹی نصیر الدین کی ہے جو ایک پیر تھا جس کی وفات کو کوئی دو سال گزر چکے ہیں مگر یوذ اسف اور اس کا پیر کا کسی کو بھی کوئی خاص حال معلوم نہ تھا۔ اور الفاظ شاہ زادہ یا عیسیٰ صاحب تو ایک دفعہ بھی ان کی زبان سے نہ نکلے۔ اس لئے یہ بیان کہ ہزار ہا آدمی ہر مذہب وفرقہ کے جو سرینگر یا اس کے گردونواح میں بستے ہیں۔ بالاتفاق یہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اس قبر میں دفن ہے وہ ایک اجنبی شخص تھا جو تقریباً انیس سو سال گزرے شام کے دور دراز ملک سے آیا اور اسرائیلی ہی سمجھا جاتا اور اس کا نام عیسیٰ صاحب اور شاہزادہ نبی مشہور تھا۔ سراسر بے بنیاد اور مرزا قادیانی کی گھڑت ہے۔ میں نے ان لوگوں سے سوال کیا کہ وہ یوذ اسف کو نبی کیوں سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن اور حدیث میں اس کا کہیں ذکر نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اسلام میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مانے جاتے ہیں اور غالباً یہ بھی انہیں میں سے ایک ہیں جن کے نام لکھے نہیں گئے۔ مگر اس سوال کا کہ جب اس کا کہیں ذکر درج نہیں تو اس کا نام کیونکر معلوم ہوا کچھ جواب بن نہ آیا۔ مگر انہوں نے یہ بیان کیا کہ اس شخص کی نبوت ایک معجزہ سے ثابت ہو چکی ہے۔ اس کی قبر کے پاس پتھر کی ایک سل ہے۔ جس پر دو بڑی بڑی پاؤں کے نشان ثبت ہیں۔ یہ نشان (انہوں نے بیان کیا) اس وقت جب سید نصیر الدین کو وہاں دفن کیا گیا تو دفعتہ پیدا ہو گئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جو پہلے مدفون تھا پھر اپنی قبر پر آیا ہوگا اور نبی کے سوا کسی کے پاؤں اتنے بڑے لمبے ہو سکتے ہیں۔ میرے ایک دوست کا بیان ہے (جس نے مجھ سے دو سال پہلے اس قبر کو دیکھا تھا) کہ اس سے بعض اشخاص نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ ہم نے سنا ہے کہ اس نبی کا قد دراصل ستر گز تھا۔

ظاہر ہے کہ یہ روضہ صاحب کشمیر کے دیگر بے شمار مزارات کی طرح کسی پیر یا ولی کی قبر ہے جس کے نام ونشان کو لوگ بھول گئے اور اسکی نسبت طرح طرح کی حکایات مشہور ہو گئیں بلکہ یہ لوگ لفظ یوذ اسف سے بھی بالکل مانوس معلوم نہ ہوتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے پیرد جو اس پیر کو دیکھنے جاتے رہے ہیں اس نام کو ان کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن اگر بالفرض اس ولی کا نام یوذ اسف بھی مان لیں تو پھر اس کی کچھ شہادت موجود نہیں کہ یہ یوذ اسف دراصل تاریخی مسیح سے کچھ بھی تعلق رکھتا تھا۔ یہ بات کہ اس قبر پر ایک قدیمی کتبہ درج تھا مگر اب زائل ہو گیا ہے جسے بعض لوگوں نے پڑھا تھا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے محض بناوٹ ہے۔ جس دعویٰ کو اس قسم کی شہادتوں سے ثابت کرنے کی ضرورت پڑی۔ اس کی حقیقت کی نسبت ناظرین بآسانی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ یہ ساری غلط بیانی اور جعلی تاریخی شہادت محض ایک دوائی کے اشتہار دینے کی غرض سے گھڑی گئی ہے (جس کا ذکر مرزا قادیانی اپنے پرچہ کے آخری صفحہ پر کرتے ہیں) جسے مرہم حواریین کا نام دیا گیا ہے اور جواب مرزا قادیانی کا ایک شاگرد بیچ رہا ہے تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ مرزا قادیانی اشتہاری حکیموں سے بازی لے گئے۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۲۴ راپریل کے شمارہ نمبر ۱۶ ر کے مضامین

۱......	ہندوستان میں صدیوں سے جہاد کا نام ونشان نہیں از: ک.ا. گجرات!	
۲......	مرزا قادیانی ترقی کریں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	اخبار الحکم اور البدر قادیان	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	وما یستوی الاعمیٰ والبصیر ولا الظلمٰت ولا النور از لدھیانہ!	
۵......	مادہ تاریخ	از لدھیانہ!

۱ ...... ہندوستان میں صدیوں سے جہاد کا نام ونشان نہیں

تحریر: ک.ا. از گجرات!

ہم جہاد کے متعلق بعض خودغرض مسلمانوں کی کارروائی تیس سال سے دیکھ رہے ہیں۔ ایک نے تو کچھ فائدہ بھی اٹھایا۔ دوسرے نے بہت کچھ تگ ودو کی مگر ”طمع راسہ حرف است ہر سہ تہی“ کا مضمون نکلا۔ عرصہ بعد چند اور ہاتیں مل ملا کر اور خون لگا کر شہیدوں میں داخل

ہوا۔ تیسرے شخص نے بھی بیغایت کوشش کی۔ اب انہیں کی تحریک میں سب سے بڑھ کر مرزا قادیانی کو تحریک ہوئی۔ متواتر کئی سال سے ان تمام تحریروں کا لب لباب یہ ہے کہ اگر مرزا قادیانی کا ظہور نہ ہوتا تو مسلمان ضرور جہاد کرتے۔ اس بے معنی ادعاء میں جس قدر مرزا قادیانی نے اپنے کو بچایا ہے۔ اسی قدر کروڑوں مسلمانوں کی وفاداری پر دھبہ لگا دیا ہے۔ اور یہی پولیٹیکل امر ہماری خامہ فرسائی کا باعث ہوا ہے۔

جہاد کی فلاسفی سے ہمارے حکام بخوبی واقف ہیں کہ عدل وانصاف کے سامنے کوئی جوش ابھر نہیں سکتا اور مذہبی آزادی کے ہوتے کسی مذہبی لڑائی کی تحریک کامیاب نہیں ہوسکتی۔ یہ وہ اصول ہیں جن پر گورنمنٹ انگریزی کاربند ہے اور جن کے رو سے وہ آج سب سے بڑی اسلامی سلطنت کہلانے کی مستحق ہے اور ان ہی عاملانہ تدابیر کا اثر ہے کہ آج تمام ہندوستان میں کوئی ایسا مسلمان نظر نہیں آتا کہ انگریزی گورنمنٹ کے برخلاف جہاد بلکہ معمولی مخالفت کو بھی موزوں جانتا ہو۔ اگر مرزا قادیانی کی تحریروں میں کچھ صداقت ہے تو اپنے معدودے چند مریدوں کو روکا ہوگا۔ اور وہی گرم جوش جیسا کہ نومرید ہمیشہ ہوا کرتے ہیں۔ جہاد پر تلے بیٹھے ہوں گے ورنہ سچ پوچھو تو مسلمانان ہند کی نسبت جہاد کا امکان سراسر بے علمی اور واقعات سے بے خبری ہے وہ جہاد کو صدیوں سے فراموش کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے عروج واقبال کے زمانے میں بھی شاذ ونادر ہی جہاد سے کام لیا ہے۔

تاریخ صاف بتارہی ہے کہ شہنشاہ بلبن کے عہد تک اصول اسلام کے مطابق ہندوستان میں کام چلتا رہا اور ضروریات ڈیفنس کے لئے جہاد کا سچا جوش قائم رہا جس کے سبب سے چنگیزی کفار کے خونخوار جرار لشکروں کو بارہا مار کر نکال دیا۔ عہد علائی میں اسی جوش کے بقیہ نے مغلوں کے ٹڈی دلوں کو نواح دہلی سے بھگا کر ہزاروں کو قید کیا۔ اس کے بعد ڈیفنس کی ضرورت نہ رہی کیونکہ ہلاکو خان تو اخیر عمر میں حضرت ابویعقوب اور محمد خواجہ دربندی قدس اللہ سرہما کی کرامات محمدیہ دیکھ کر مسلمان ہوگیا تھا یا اسلام کی طرف مائل ہوچکا تھا اور اس کا پوتا پڑوتا صوفیائے کرام اور علمائے عظام کی صحبت اور تعلیم کی برکت سے اپنی فوج اور قوم کی تعداد کثیرہ کے ساتھ مسلمان ہوکر ہندوستان کی شمال مغربی سرحد کے لئے غیر مذاہب کے حملوں کے واسطے سد سکندری ثابت ہوا۔ جنوب اور مشرق میں سمندر اور شمال میں ہمالہ تھا۔ خود ہندوستانی قومیں مسلمان بادشاہوں کے منصفانہ سلوک سے وفاداری کے میدان میں بڑھ بڑھ کر قدم مارتی تھیں۔ ان بواعث سے کسی خارجی یا داخلی مذہبی یا قومی لڑائی کی ضرورت نہ پڑی اور سب جہاد کو بھول گئے۔

ہاں سلاطین و امراء کی خود غرضیوں سے بجائے اسلامی اتحاد کے ذاتی فوائد کا خیال پیدا ہو گیا اور بغاوتوں اور ملکی لڑائیوں کا دورہ شروع ہوا اور سچا جوش فرو ہوتا گیا۔ سب سے زیادہ عظیم الشان سلطنت مغلوں کی شمار ہوتی ہے۔ گو چاپلوس مؤرخ مغل بادشاہوں کو غازی۔ مجاہد کے القاب خانہ زاد سے مخاطب کریں لیکن ان کی تلوار بھی عموماً مسلمانوں کا گلا ہی کاٹتی رہی۔ مشہور دیندار سلطان اورنگزیب انار اللہ برہانہ نے رانائے اودیپور اور سیواجی کے خلاف جہاد کا جوش دلانا چاہا مگر ہندوستان کے مردہ دلوں کو زندہ نہ کر سکا۔ بلکہ حقیقی فرزند محمد اکبر تو رانا سے جاملا اور سیواجی کی سرکوبی کو ہندو سپہ سالار تلاش کرنا پڑا۔ جب اورنگ زیبی گرمجوش عہد میں یہ حال تھا اور اس مدبر اور غیور سلطان کی مآل اندیشی پر عمل نہ ہوا تو آج کون جہاد کرنے والا اور کون کرانے والا ہے؟ یہ سخت ابلہ فریبی اور دغابازی سے کہا جاتا ہے کہ آج ہندوستان کے مسلمانوں میں جہاد کا جوش ہے۔ فضلائے یورپ بخوبی جانتے ہیں کہ جہاد ایک قومی لڑائی ہے۔ وہ ہر قوم میں پائی جاتی ہے جن وجوہ سے اسلام میں جہاد کی ضرورت ہے۔ تقریباً انہیں بواعث سے ہر زمانہ اور ہر قوم میں یہ ضرورت رہی ہے اور رہے گی۔

آج جہاد کی کوئی وجہ پائی نہیں جاتی۔ ہر طرح امن وامان ہے۔ تبلیغ احکام قرآنی کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں۔ ادائے فرائض میں کوئی روک نہیں۔ مذہب اور ننگ وناموس کو کوئی خطرہ نہیں۔ ڈیفنس کیلئے کوئی ضرورت نہیں۔ ایسے وقت میں مسلمانوں کو جہاد سے روکنے والا بننا اور گورنمنٹ کو احسان مند بنانا گورنمنٹ انگریزی کے اصول عاملانہ پر سخت حملہ ہے۔

کیونکہ مرہٹوں نے تمام ہندوستان کو پائمال کر دیا۔ اسلامی ننگ وناموس کو خاک میں ملا دیا۔ مغلوں کے سلطان کو زندہ در گور کیا مگر کسی نے بھی ان حربی کفار کے مقابلے کے لئے جہاد پر کمر نہ باندھی۔ اور بہادر آصف جاہ ثانی کو کسی مسلمان نواب یا رئیس نے مدد نہ دی۔ حالانکہ اس وقت سینکڑوں با اقتدار امیر موجود تھے۔ آخر احمد شاہ ابدالیؒ کو حمیت آئی اور پانی پت کے مشہور میدان میں داد جہاد دے کر مرہٹوں کی سفاکی سے ہندوستان کو پاک کیا۔ گو اس عالیشان فتح سے اسلامی سلطنت کو کچھ فائدہ نہ ہوا لیکن انگریزی سلطنت کے لئے استقلال کا راستہ نکل آیا جو مسلمانوں کے لئے مرہٹوں وغیرہ کی حکومت سے بدرجہا افضل ہے۔

سکھوں نے خاص اس حصہ پنجاب میں اسلام کی ہر قسم کی توہین کی جس میں آج مرزا قادیانی مسلمانوں کے مجاہدانہ خیالات کی ترمیم کر رہے ہیں۔ گو جبکہ مسجدیں گرتی۔ قبریں اکھڑتی۔ فرائض اسلام کی بندش ہوتی۔ مشائخ اور علماء قید ہوتے دیکھتے تھے تو ان کے اجداد میں سے کسی

بہادر مرزا کو مذہبی، قومی، ملکی جوش اور غیرت پیدا نہ ہوئی۔ سکھوں کے برخلاف مولوی اسمٰعیل صاحب شہیدؒ نے مذہبی جنگ کا اعلان دیا مگر پنجابی مسلمان بہت کم شامل ہوئے تھے بلکہ مجاہدین کی فوج پر گولہ باری کی خدمت انہیں پنجابیوں کے ذمہ تھی۔ خیر اس عہد کو اور سو سال گزر گیا۔ مسلمانوں کی ملکی، مالی، مذہبی طاقت اور بھی کمزور ہوگئی۔ علماء کا مقدس گروہ ملک سے معدوم ہوگیا۔ مذہبی تعلیم کی جگہ مغربی علوم کی تعلیم شروع ہوئی۔ دماغوں میں جدید خیالات سما گئے۔ عقلمند گورنمنٹ نے اصول سلطنت کو عادلانہ اصول پر قائم کر رکھا ہے اور مسلمان اس کے زیر سایہ نہایت آرام اور فراغت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں جہاد کے تصور کو اہل ہند کی نسبت باور کرنا سلطنت انگلشیہ پر مرہٹوں اور سکھوں کی سلطنت کو ترجیح دینا ہے اگر دور اندیش گورنمنٹ ایک صدی کی حکومت میں اپنی عادلانہ اور عاقلانہ پالیسی اور علوم مخصوصہ کی تعلیم سے اتنا بھی نہیں کر سکی کہ مسلمانوں کے دماغ سے جہاد کے خیالات نکال سکتی اور اب تک اس بارے میں کسی فرد رعیت کی کوشش اور امداد کی محتاج ہے۔ تو مدبران سلطنت انگریز کی عقل وتدبیر فہم وفراست سخت نفرت کے قابل ہے۔

رہا ان احادیث کا وجود جن میں عیسیٰ اور مہدی علیہم السلام کی بشارتیں موجود ہیں اور مرزا قادیانی نے ان کی تاویل اس طرح کی ہے جس سے کسی جنگ جو مہدی کے آنے کا انتظار نہ رہے تو اس مرحلہ میں سرسید احمد خان مرحوم اور ان کی معزز پارٹی جو ان سے کئی منزل آگے ہے گورنمنٹ سے ڈبل شکریہ کی مستحق ہے۔

پس یہ بھی کوئی خدمت نہیں جو گورنمنٹ کے سامنے پیش کی جائے اور بذریعہ رسالہ جات واخبارات شہرت دی جائے۔ یہ سخت کوتاہ نظری اور پست ہمتی ہے کہ جو بات ہم میں پائی نہیں جاتی اس کو اپنی طرف منسوب کریں۔ گورنمنٹ انگریزی ہماری حالت اور طاقت سے بخوبی واقف ہے۔ اس کی طاقت اس قدر مضبوط ہے کہ کسی ہندوستانی مخالفت سے یک لخت جنبش نہیں کھا سکتی اور بچوں کی طرح خیالی اور وہمی اشکال سے ڈر نہیں سکتی۔

یہ خیال کہ کسی خاص مجمع میں علمائے اسلام سے مسئلہ جہاد کا تصفیہ کرایا جائے۔ فتنہ خوابیدہ کو جگانا اور مشکلات کا پیدا کرنا ہے۔ کوئی حقیقی خیر خواہ ایسا مشورہ نہیں دے سکتا اور نہ عاقبت اندیش گورنمنٹ ایسے ضرر رساں مشوروں پر کاربند ہو کر اپنی مشہور پالیسی ترک کر سکتی ہے۔

ایڈیٹر

مرزا قادیانی کی گہری پالیسی ہمارے معاصر بہت کم سمجھے ہیں چونکہ وہ اپنے

والنٹیر وں کی تعداد تقریباً دو لاکھ بتاتے ہیں اور مذہب اسلام بلکہ تمام مذاہب کے خلاف ایک نیا مذہب گھڑ لیا ہے۔ لہٰذا ان کو خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو گورنمنٹ میری گردن ناپ لے اور مفسدہ پردازی کا الزام قائم کر کے مجھے کالے پانی پہنچا دے۔ پس مرزا قادیانی اس لئے جہاد جہاد پکار کر بار بار لگاتار گورنمنٹ کی خوشامد کر رہے ہیں۔

۲ ...... مرزا قادیانی ترقی کریں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

موجودہ زمانہ ہر قسم کی ترقی کے انجن کی سٹیم ہے۔ فلسفہ بڑھ رہا ہے۔ سائنس بڑھ رہا ہے عقل بڑھ رہی ہے۔ الحاد بڑھ رہا ہے۔ ہیضہ بڑھ رہا ہے، طاعون بڑھ رہا ہے۔ الغرض نیچر ہر شے کو بڑھا رہا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے ترقی تو ضرور کی ہے مگر موجودہ زمانہ اور اس کے نیچر کے موافق ترقی نہیں کی۔ مرزا قادیانی نے اول اول کچھ سٹر پٹر تعلیم پا کر انگریزی عدالتوں کا طواف شروع کیا۔ اس زمانہ میں مختاری اور عدالت آندھی کے آم تھے۔ آپ مختار بن گئے۔ رشوت دلال اور وکیلوں کے پاس مقدمات لانے کے دلال بھی ضرور بنے ہوں گے۔ جیسا کہ آج کل بھی بیشتر مختاروں اور وکیلوں کے خوارق ہیں مگر جب حسب دل خواہ پو بارہ نہ ہوئے تو مختار کاری کی بیڑی پاؤں سے نکال کر خود مختار بن گئے۔ اور گوشہ تزدیر میں بیٹھ کر آریوں کا رد لکھنا شروع کیا اور اعلان دیا کہ جو شخص میری کتاب براہین احمدیہ کا جواب لکھ دے میں اپنی بارہ ہزار روپے کی جائیداد اس کی نذر کروں گا۔ آریوں نے کلہ توڑ جواب بنام ''ابطال براہین احمدیہ'' لکھ دیا۔ انعام میں تھیلیاں اور ہمیانیاں اگلنے کا خبط تو آپ کو اول ہی سے ہے مگر آج تک کسی کو پھوٹی کوڑی بھی دی ہو تو خدا کرے اس کی قسمت ہی پھوٹے۔ ہاں آپ بروزی نبی ہیں نا۔ انبیاء نے ہمیشہ ایسے ہی جھوٹے لالچ دے کر دنیا سے اپنی نبوت تسلیم کرائی ہے؟

لعنت ہے اس دنیا پرستی پر۔ چند روز تو آپ کو قبض رہا پھر دفعتہ الہام کے اسہال شروع ہوئے۔ اس حال میں آپ مثیل المسیح بنے، نہ کہ ہو بہو مسیح موعود جب چند کاٹھ کے الو پھنس گئے تو پورے مسیح موعود اور مہدی مسعود بن گئے۔ پھر ذرا اور رجوعات ہوئی تو بروزی نبی اور امام الزمان ہوئے اور ابھی تک اس زینے پر معلق لٹکے ہوئے ہیں۔ آگے نہیں بڑھتے۔

ہم کو رہ رہ کر افسوس آتا ہے کہ جب مرزا قادیانی نے اس بڑھتی ہوئی ترقی کے زمانے میں ترقی نہ کی تو کیا چار کے کاندھے چڑھ کر ترقی کریں گے؟ کیا معنے کہ لاکھوں نبی گزر گئے۔ لاکھوں امام گزر گئے جو سب کے سب انسان تھے۔ مرزا قادیانی بھی انسان ہی رہے تو کیا خاک

ترقی کی۔ پھر بنے تو مسیح بنے جس میں دنیا کے عیوب موجود جس کی نانیاں اور دادیاں کسبیاں تھیں (معاذ اللہ) اور خدا کے سگے بیٹے بھی بنے تو بمنزلہ ولد یعنی لے پالک۔

مرزا قادیانی کی اس دون ہمتی اور پست فطرتی پر براہ دلسوزی ایسا غصہ آتا ہے کہ کچھ نہ پوچھئے۔ مگر خون کے گھونٹ پیکر رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے اور خود زمانہ کی ترقی کی ہوا بھی یہی کہہ رہی ہے کہ اب مرزا قادیانی آسمانی باپ بنیں اور حکیم نور الدین صاحب کو مسیح اور اکلوتا فرزند بنائیں کیونکہ وہ بحیثیت طبیب ہونے کے مسیح بننے کی عمدہ قابلیت رکھتے ہیں اور مریضوں کے اچھا کرنے کو انہوں نے مرہم عیسیٰ بھی تیار کیا ہے۔ پس جب سارا مسالا موجود ہے تو ترقی کے پورے معیار پر پہنچنا بدقسمتی نہیں تو کیا ہے؟ ہمارا کام بھادینا ہے چاہے مانے چاہے نہ مانیں ورنہ دعوے سے دست بردار ہوں۔

۳ ...... اخبار الحکم اور البدر قادیان

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اب قادیان میں دو مرزائی اخبار ہوگئے۔ الحکم تو مرزا قادیانی کا سات برس کا رفیق ہے جس نے مرزائیت کے پھیلانے میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا ہے اور دنیا اور آخرت کے سرمایہ کا بہت بڑا گٹھا اپنے سر پر دھرا ہے اور مرزائیت کو خوب چمکایا ہے۔ اس کے اڈیٹر ہمارے مرزائیت نصاب، مثلیث طناب، مہدویت رکاب، مسیحیت قباب، تبنیت رباب، منشی یعقوب علی صاحب تراب ہیں اور مرزا قادیانی جو کچھ ان کی قدر افزائی کریں۔ کار ثواب دور از عقاب سراسر صواب ہے۔ دوسرا اخبار البدر حال میں مرزا اور مرزائیوں کے خلیفہ اول اور ہمارے مشفق شفیق با تحقیق بالخلافت بلیق فی المرزائیت غریق، فی نار، البروزیت حریق، منارۃ الطریق، اغارۃ التدقیق، ادارۃ التوفیق، عمارۃ الاساطین، رکن الاراکین، قرن الحواریین مولوی حکیم نور الدین صاحب کی سرپرستی سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اگرچہ ہماری نظر سے نہیں گزرا مگر بعض مرزائی کہتے ہیں کہ ایسا ہے اور ویسا ہے اور الحکم اس کے مقابلے میں کھوٹا پیسا ہے اور البدر اس کے لئے جیسے کو تیسا۔ خیر ایک سے دو بھلے۔ مل کے بجے گی تو زیادہ مزہ آئے گا۔ ہم تو دونوں کے مجدد اور ریفارمر ہیں۔ فیضان تجدید سب پر یکساں برسنا چاہئے۔ مرزا قادیانی اور مرزائی ہم کو کچھ ہی سمجھیں مگر ہم تو سب کے ناصح مشفق اور یکساں خیر خواہ ہیں۔ فرائض تحکی ادا کرنا ہمارا کام ہے۔ کوئی برا مانے یا بھلا۔

ہم کو معلوم ہوا ہے کہ البدر کا ایڈیٹر مولوی حکیم نور الدین صاحب کا کوئی دست پرورده اور تربیت یافتہ ہے وہ چاہتے ہیں کہ البدر کو فروغ ہو کیونکہ الحکم پرانا ہوگیا۔ اب کل جدید لذیذ کی

باری ہے۔ الحکم کوزک دینے اور مرزائیوں میں اس کی آؤ بھگت مٹانے کی نبض حکیم جی نے یہ دیکھی ہے کہ اس کی قیمت سوادو روپے سالانہ دیکھی ہے جو الحکم کی نصف قیمت سے بھی کم ہے۔ کیونکہ اس کی ادنیٰ درجہ کی قیمت پانچ روپے سالانہ ہے۔ کوئی شک نہیں کہ اب غریب الحکم کی بدھیا بیٹھ جائے گی۔ الحکم کو مناسب ہے کہ اپنا راتب البدر سے بھی کم مقرر کردے یعنی دوروپیہ سالانہ قیمت رکھے ورنہ عمومفت سالگی میں عدم کا پاتراب کرے اور گورگڑھا تیار۔ تاکہ وقت پر تردنہ کرنا پڑے۔ اس سے ایک بات تو ضرور نکل آئی کہ البدر کا مربی خلوص کا پتلا ہے جو زیادہ ستانی کرنا نہیں چاہتا۔ اخبار کی آمدنی سے صرف اخبار کا خرچ نکالنا چاہتا ہے اور بس، کیونکہ وہ خود لکھ پتی ہے اور الحکم کا ایڈیٹر گھاؤ گھپ ہے۔ خیر نال اس کے ڈھڈ کی تھاہ ہی نہیں جو آیا سب ہضم۔ ڈکار تک ندارد اور پھر ہمیشہ قرضدار۔ واہ رے تیرے پیٹ کی سمائی اور واہ رے تیرے معدے کی صفائی۔ مگر کچھ بھی ہو مرزا قادیانی کو الحکم بہت عزیز ہے۔ لال پیارا تو لال کے خالی بھی پیارے۔ اب مرزا قادیانی کی ڈائری پر بحث ہو رہی ہے۔ الحکم کا ایڈیٹر کہتا ہے کہ کسی کی کیا شکتی ہے کہ مجھ سے بہتر مرزا قادیانی کی جوں کی توں لچھے دار مرتب اور مسلسل ڈائری چھاپ کر شائع کر سکے۔ ڈائری الہام ہے تو اس کا مرتب کرنا کرامات ہے۔ نہ کہ گدھے کی لات۔ غریب ایڈیٹر الحکم نے بہت ہی گڑگڑا کر اور لیٹ کر منہ میں تنکے لیکر مضمون دیا ہے کہ اگرچہ میں کسی لائق نہیں مگر بروزی نبی میرے حال پر رحم کرے۔ ایسا نہ ہو رقیبوں کے چکمے میں آکر میرا آزوقہ بند کرادے۔ مگر قرین قیاس یہی ہے کہ اگر آزوقہ بند نہ ہوا تو الحکم کے للّے تللّے ضرور ہی بند ہو جائیں گے۔

ہم کو یہ بھی معلوم ہے کہ دونوں ایڈیٹروں میں ایسا ایک بھی نہیں جو اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔ اخباروں کی پیٹ بھرنے والی ادھر ڈائری ہے تو ادھر حکیم صاحب کی قرابا دین ہے۔ اگر ذیابطیس سے کبھی مرزا قادیانی کا منہ بند ہو جائے یا ریگ ماہی اور سقنقور کے کباب کھانے سے کبھی حکیم جی کے پیٹ میں قراقر ہو جائے تو الحکم کے شدے قبل از محرم ہی بڑھا جائیں گے۔ انشاء اللہ (ایڈیٹر)

۴ ...... وما یستوی الاعمٰی والبصیر ولا الظلمٰت ولا النور

لدھیانہ!

کہاں وہ مہدی آل محمد	کہاں آلفتوا کی آل مرزا
کہاں عیسیٰ ملفیض المال والے	کہاں ملحف گدا کنگال مرزا
کہاں پاک عیسیٰ علیہ السلام	کہاں قال نبین قادیانی غلام
مسیح بزرگ آسمانی کہاں	مریض ہوس قادیانی کہاں

کہاں پاک مریم کا لختِ جگر	کہاں بیوہ النقوا کا پسر
کہاں مہدی شرع صاحب لوا	کہاں گمراہ آلِ النقوا
کہاں وہ مسیحائے کش	کہاں قاعد خانہ بے رائے دلکش
کہاں وہ فلک جاہ رفعت مکان	کہاں یہ دنی ساکن قادیان
کہاں جس کی منزل منارہ دمشق	کہاں وہ جسے گھر کی ظلمت کا عشق
کہاں بندۂ ومرسل کردگار	کہاں صاحب ابنیت مستعار
کہاں وہ جو اوروں کا کھودے مرض	کہاں وہ جسے خود ڈبو دے مرض
کہاں زیب بر جس کے مہرو ذتین	کہاں جس کے چہرے پہ زردی وشین
کہاں وہ لقب جس کا فیاض مال	کہاں یہ جو پھیلائے دست سوال
کہاں وہ تھی دنیا سے نفرت جسے	کہاں یہ زبوں کردے عشرت جسے
کہاں وہ بنایا نہ تھا جس نے گھر	کہاں یہ جو مشغول دیوار ودر
کہاں جو مبارک میاں بلاد	کہاں جس کی مردن زن جائیداد
کہاں ایسا طاہر لسان وقت سیر	کہے خوک تک کو بھی اذہب بخیر
کہاں اس قدر بدزبان بدلگام	کہے اہل ایمان کونسل حرام
ہے اس پر خدا کے غضب کی دلیل	کہ بن بیٹھا اس پاک کا یہ مثیل
ارے تو کہاں اور وہ عیسیٰ کہاں	چہ نسبت زمیں راست با آسماں
خدا نے کی جو تیری رسّی دراز	بڑھی اور بے باکی کی حرص وآز
فامطر علینا کہا ہے شور کیا	نہیں یہ پڑھا تو نے اے کور کیا؟
واملی لھم ان کیدی متین	یہ ساماں ہے بہر قطع وتین
کہ ہے ڈوبتی بھر کے ظالم کی ناؤ	رہے جب نہ کوئی سہارا بچاؤ
ہے عجل لنا قطنا کس لئے	خدا نے بہت تجھ سے غارت کئے
برس تجھ کو گزرے بہت کون سے	نہ غافل ہو انجام فرعون سے
تیری عمر ساری ہے اسی ۸۰ برس	نہیں عیش میں بھی بڑی دسترس
یہ کیا ہے جو لوگوں کے تو کھائے مال	مرض نے ہے تجھ کو کیا پائمال
ذرا رحمت حق کی وہ چال دیکھ	خدائی کے دعوے پہ مہبال دیکھ

انا ربکم تھی صدا برملا	بہت دیر تک اس کا دعویٰ چلا
یہ پیش آئی جب تک مسمی جل	تعیش میں اس کے نہ آیا خلل
مگر دیکھ آخر ہوا وہ ہلاک	یہ امہالِ حق ہے بہت خوف ناک
فقط مدعی نبوت ہے تو	نہیں وہ بھی اسلام کے روبرو
کہیں اس پر تحدیث کا ہے غلاف	کہیں لفظ جزی کی لاف و گزاف
حقیقت میں دعوائے رسالت کا ہے	بظاہر طریق استحالت کا ہے
نبی تو ہوں میں لیک گھٹیا نبی	یہ کیا چال ہے دین سے اجنبی
ہوئے کورد کر گنگ تیرے مرید	کہ لی عقل کی سب نے تجھ سے رسید
جو عیسائی عیسیٰ کو ابن خدا	پکاریں تو گمراہ ہیں بے خطا
بجائے ولد کادیانی ہوگر	کہیں اس کو قرب خدا بے خطر
شتر مرغیاں ہیں تیری بے حساب	کہ شاہد ہے اس پر تری ہر کتاب
کبھی تو خدا بنتا ہے بے سخن	ترا کن بھی بالکل خدا کا ہی کن
مگر ابن مریم کا خلق طیور	ہے توحید میں موجب صد فتور
جہاں ساتھ ہے اس کے اذن خدا	غضب ہے تو اس کو نہیں مانتا
جہاں دعویٰ ہے وحی والہام کا	نہیں بولتا ہچکچاتا ذرا
میری وحی بھی انبیاء کی ہے وحی	مجھے پاک اللہ نے دی ہے وحی
کہ اس میں ذرا دخل شیطان نہیں	پھر اس وحی کی حدوپایاں نہیں
کہ مانند بارش ہے مجھ پر نزول	ترے منہ میں ادمفتری خاک دھول
بتا اب پیمبر تو کیونکر نہیں	یہ سب جھوٹ ہے "میں پیمبر نہیں"
رہی کیا رسولوں سے تجھ میں کمی	وہ کہتے تھے ہم بھی ہیں اک آدمی
مزیت یہی ہے کہ یوحیٰ الیٰ	بتا گر سوا اس کے کچھ اور ہے
ہے رمالیوں نے ڈبویا تجھے	ارے دین ودنیا سے کھویا تجھے
ملی روسیاہی تجھے بار بار	مگر باز آیا نہ تو زینہار
پسر کا تھا اعلان دختر ہوئی	وہ دختر بھی آخر نہ جان بر ہوئی
پسر پھر جب آیا بڑے زور سے	تو پنجاب کو بھر دیا شور سے

کہ دیکھو وہ موعود ہے یہ پسر	تھے ہم دے چکے جس کی پہلے خبر
عقیقے پہ اس کے ہوئی دھام دھام	ہوا قادیان میں بڑا ازدہام
چہک کر بھی بلبل نے دیکھا نہ باغ	ہو ایک ہی سال میں گل چراغ
وہ منحوس جو نام کا تھا بشیر	ہوا جدا کنج لحد میں اسیر
تو دجال نے اور اک چال کی	جڑی اس پہ تاریخ نو سال کی
یہ مرنے ہی والا تھا جو مر گیا	جو ہے رہنے والا وہ پھر آئے گا
بجائے نو۹ گزرے اب ۱۴ برس	کہ چپ ہیں مسیحائے کاذب نفس
پسر گو ہیں دو چار موجود اب	ولیکن ہے دل میں یہ دھڑکا غضب
وہ موعود ان میں کہوں اب کسے	مبادا وہی کل کو پھر چل بسے
سوا سال میں پھر نہ آتھم ہوا	نہ کچھ جانب حق وہ مائل ہوا
تجھے لعنت و روسیاہی ملی	کہ ہر چار سو سے گواہی ملی
یہ ہے عبدحق غزنوی کی دعا کا اثر	ارے کاذب قادیان ڈوب مر
کیا واسطے جس کے بیٹوں کو عاق	زن صاحب اولاد کو دی طلاق
وہ عورت بھی مرزا نہ تجھ کو ملی	ملا خاک میں مدعائے دلی
کیا جس کا ملہم نے تجھ سے نکاح	وہ برسوں سے سلطان کو ہے مباح
مریدو ہے یہ بھی کرامت کوئی	مسیح زمان کی علامت کوئی
فاف لکم ثم اف لکم	ہوئے شرم وغیرت سے بیگانہ تم
ارے قادیانی یہ کیا بات ہے	عجب شرم والی تری ذات ہے
ترے منہ میں دے برملا خاک وہ	کہے تو نہیں شوخ وبے باک وہ
اسے اپنے گھر میں تو دلشاد دیکھ	اسے دیکھ اور اس کی اولاد دیکھ
مرے قول میں گر تو سمجھے قصور	کمر باندھ پٹی نہیں ایسی دور
میرے ساتھ چل سب دکھا دوں تجھے	جو سننے کی ہو وہ سنا دوں تجھے
اگر دل میں کچھ تجھ سے ڈرتا ہے وہ	تو کیوں ایسی شوخیاں کرتا ہے وہ
جو تو اس کو شوخی سمجھتا نہیں	تیری سادہ لوحی پہ صد آفرین
وہ جعفر کو تیرہ مہینوں کا ڈر	شغالانہ بھبکی تھی اک سربسر

کیا گزرا نصف مہ جنوری ۱۹۰۰ء	ملی خاک میں رلی افسون گری
نہ پہنچی اسے کوئی ذلت نہ رنج	تیرے منہ میں خاشاک اے باد سنج
وہ پہلے سے ہے اور آسودہ حال	پڑے تجھ پہ الٹے بہت سے وبال
بہ فضل خدائے حمید ومجید	ہے سرکار میں عزت بو سعید
خدا نے کیا ان کو خوش کام وشاد	مربع ملے چار حسب مراد
ترے باپ دادا زمیندار تھے	بڑے خیر خواہاں سرکار تھے
طفیل ان کے تو آج حارث بنا	ہوئی تیرے حق میں یہ مدح وثناء
محمد حسین اب زمیندار ہیں	کھٹکتے تیری آنکھ میں خار ہیں
انہیں یہ جراثت ہے ذلت مگر	ارے شرم کر شرم کر شرم کر
ہوا اہل عزت میں ان کا شمار	جزا کیسی اور روسیہ جھک نہ مار
کہاں تک گنوں تیرے الہام میں	کہ سرتا بپا افترا کذب ہیں
گیا ضلع کی تو کچہری میں جب	ہوا تجھ پر نازل خدا کا غضب
یہ ثابت ہوا ہے تو جھوٹا نبی	تیرے ہی قلم سے تیری رگ کٹی
ہوئی بولتی بند الہام سے	تو مستعفی اپنے ہوا کام سے
وہاں تو نے تحریر دی اے اشر	کہ اب ایسے الہام ہوں گے نہ پھر
مکدر کہے کشف عیسیٰ کو تو	تیرے منہ میں آتا ہے کیا کذب گو
غضب ہے مکدر ہو کشف مسیح	تیرا کشف ہو لیک صاف وصریح
مسلمان تو کہلائے او بے حیا	لکھے یوں کہ وہ خاتم الانبیاء
نہ سمجھے نہ سمجھایا الہام کو	نبی آئے تھے اور کس کام کو
نہ عیسیٰ کو سمجھے نہ دجال کو	نہ اس کے گدھے ریل کی چال کو
مگر تجھ پر سب منکشف ہوگیا	ارے کچھ تو کر دل میں شرم و حیا
اگر یوں ہی اصرار تیرا رہا	رسالت کا ایسا ہی دعویٰ رہا
عذاب آئے تجھ پر تعجب نہیں	اس زندگانی میں اک دن یہیں
اگر داردونیا میں امہال ہے	تو پھر آخرت میں برا حال ہے
قیامت کی پیشی ہے بس پر خطر	وہ ساعت بلا کی ہے اوہی و امر
جو حق پہ کیا کرتے ہیں افتراء	ہے واں حال ان کا بہت ہی برا

یہ دنیا کی ہیں کیا سیہ روئیاں	سیہ روئی ہوگی غضب کی وہاں
جہنم میں آخر ٹھکانا ملے	صدید اور زقوم کھانا ملے
عذاب آئیں جب پے بہ پے جاں گزا	بروزی رسالت چکھائے مزا
دبا سکتے ہیں کب یہ چیلے مرید	جہنم کا وہ جوش ہل من مزید
در توبہ وا ہے جو توبہ کرے	اور آئندہ ان شوخیوں سے ڈرے
تو میرا خدا ہے غفور رحیم	تجھے اب توبہ سے نار جحیم
الٰہی ہمیں بخش دے بخش دے	ترے بندے بیچارے ہیں غمزدے
تیرے بندے ہیں گو گنہگار ہیں	تیرے فضل و رحمت کے حق دار ہیں
بدی سے میری درگزر کی جیو	تو رحمت سے اپنی نظر کی جیو
گناہوں سے شرمندہ ہوں خوش نہیں	گنہگار ہوں لیکن سرکش نہیں
میں کیسا ہی ہوں پر ہوں بندہ تیرا	تیرا ہی فقط رکھتا ہوں آسرا
میرا تو ہی دارین میں ہو کفیل	ہو تو جس کا مولیٰ نعم الوکیل
چھپی تجھ سے خالق نہیں کوئی شے	تجھے خفیہ وجہر معلوم ہے
تو سینوں کی باتوں کو ہے جانتا	تجھے خوب ہر چیز کا ہے پتا
کہیں تیرے حق میں جو مشرک صفات	بلند اے عزیز ان سے ہے تیری ذات
تیرے واسطے خاص حمد و سجود	تیرے انبیاء پر سلام و درود

۵...... مادہ تاریخ

مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنے (ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵، خزائن ج۳ص۱۸۹) پر ایک لطیفہ میں لکھا ہے کہ: ''مجھے کشفی طور پر مندرجہ ذیل نام کے اعداد کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے جو تیرہویں صدی کے پورا ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے ''غلام احمد قادیانی'' اس نام کے عدد پورے ۱۳۰۰ ہیں۔''

افسوس ہے کہ قادیانی کو یہ کشف بھی کیسا مہمل ہوا جس سے کچھ بھی ظاہر نہ ہوا کہ غلام احمد قادیانی ہے کیا (یعنی اس سے مسیح یا مہدی یا بروزی نبی ہونا کہاں نکلا؟) بغیر ذرا سی توجہ کے یوں جملہ پورا ہوتا ہے یعنی ''غلام قادیانی دجال ہے'' مرزا اب غلام احمد تو رہا نہیں جن معنوں میں ماں باپ نے اس کا نام رکھا تھا کیونکہ جب اس نے خود ہی آقا بننا چاہا جس کا یہ غلام تھا تو آقا نے خود اسے مردود بارگاہ کردیا تو اب غلام محض رہ گیا۔ یعنی اپنے نفس کا غلام۔ اس لئے غلام قادیانی دجال

ہے بہت صحیح حسب حال مادہ تاریخ حاصل ہو گیا جس کا مضمون علمائے اسلام نے تصدیق کر دیا اور اب آخر مرزا نے بھی اپنے آپ کو رسول اور نبی ٹھہرا کر حسب منشائے حدیث خاتم النبیین ﷺ خود ہی دجال ہونے کا اقرار کر لیا۔''فنعم الوفاق ''اور یہ ایسا جملہ ہے کہ اس زمانے میں بجز مرزا کے کسی پر صادق نہیں آسکتا۔ (راقم وہی ۲۰۰ از لدھیانہ)

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء یکم مئی کے شمارہ نمبر ۱۷ کے مضامین

۱ ...... لعنتی رزق

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی الحکم میں کہتے ہیں کہ رزق کئی طرح کا ہوتا ہے یہ بھی رزق ہے کہ بعض لوگ صبح سے شام تک ٹوکری ڈھوتے ہیں اور برے حال سے شام کو دو تین آنے ان کے ہاتھ آتے ہیں مگر یہ لعنتی رزق ہے نہ کہ''من حیث لایحتسب ''اس عیش پرستی اور دنیا پرستی کو دیکھئے کہ مزدوری اور کسب حلال کو یہ مکار لعنتی رزق بتا رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بیشتر صحابہ مزدور تھے۔ اکثر صلحاء اور اولیاء مزدور تھے اور بقدر سد رمق تھوڑی سی مزدوری کر لیتے تھے۔ اور اس تھوڑے سے اکل حلال کو سلطنت سمجھتے تھے۔ وہ شکم سیر روٹی خود نہ کھاتے تھے اور نفس کو پھاڑنے والا بھیڑیا نہ بناتے تھے۔''الکاسب حبیب اللہ (الحدیث) ''مگر مرزا کے نزدیک ٹوکری ڈھونا گویا قدرت وفطرت الٰہی کا جرم ہے۔ جن اصحاب کی نسبت آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ان کا ایک پیسہ خدا کی راہ میں دینا بھی کوہ احد کے برابر ہے۔ کیا وہ غریب مزدوری پیشہ کاسب حلال نہ تھے۔ کیا کروڑوں مسلمان جو مفلوک الحال اور مزدوری پیشہ ہیں وہ یا ان کا رزق لعنتی ہے۔ کیا قابل رحمت صرف متمول مسلمان ہیں جو عیش وعشرت میں بسر کرتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی ان لوگوں کو مرزائی نہیں بناتے جو مزدور اور غریب ہیں بلکہ موٹے موٹے دنبوں کی قربانی چاہتے ہیں اور ان سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔

اسلام سب سے پہلے غریب مزدوروں، چرواہوں، کسانوں، شتربانوں میں پھیلا ہے

اور ہر نبی کی امت میں سب سے پہلے مزدوری پیشہ غرباء ہی داخل ہوئے ہیں۔ ورنہ کسی نبی کا دین اور خود اسلام ہرگز مشرق سے غرب تک نہ پھیلتا کیونکہ فی ہزار غریب غالباً ایک متمول نکلے گا۔ دنیا غریب مزدوروں ہی سے آباد ہے۔ مال و دولت والے بہت قلیل ہیں چونکہ تمام مزدور مرزا قادیانی کے نزدیک ملعون ہیں۔ لہٰذا ان کا قابو چلے تو سب کو پھانسی دلوادیں کیونکہ وہ مرزا قادیانی کی زنبیل نہیں بھر سکتے۔

غالباً قادیان میں ٹوکری ڈھونے والے مزدور نہ ہوں گے تو ہم حیران ہیں کہ جعلی مسیح کا منارہ جو الحاد کا ٹھاکر دوارہ ہے کیونکر تعمیر ہوگا؟ جس کی بدولت ہزاروں روپے مرزا قادیانی کے تلھڑ میں اتریں گے اور جن سے ان کی توند پھول کر بے ایمانی کی قبر بن جائے گی۔

پنجاب کے کمشنر مردم شماری نے جو اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ مرزا قادیانی کی بعثت کا پہلا فرض بھنگیوں کو اپنی امت میں داخل کرنا ہے تو مرزا قادیانی نے اس سے گھناؤنی صورت بنائی تھی اور کمشنر مردم شماری کے اس نوٹ کو اپنے حق میں لائبل سمجھا تھا اور گورنمنٹ میں عرضداشت بھیجی تھی کہ حلال خوروں کو اپنی امت میں شامل کرنے والا میں نہیں بلکہ میرا بھائی امام الدین تھا۔ اب صاف طور پر کھل گیا کہ حلال خور جو بول و براز کھاتے ہیں چونکہ غریب ہیں لہٰذا مرزا قادیانی کے کماؤ پوت نہیں بن سکتے۔

خود مرزا قادیانی ایمان سے کہیں کیا پنجاب میں مسلمان حلال خور نہیں ہیں جن کے جنازے کی نماز اسلامی طور پر پڑھی جاتی ہے جن کی فاتحہ درود مسلمان ملانے پڑھتے ہیں۔ پنجاب کے حلال خور کثرت سے مسلمان ہیں اور مصلی کے نام سے مشہور ہیں۔ اکثر کشمیری مسلمان حلال خوروں کا کام کرتے ہیں۔ میلا اٹھاتے ہیں اور خود کشمیر میں میلا ڈھونے والے عموماً کشمیری مسلمان ہیں اور مسلمان نہ بھی سہی لیکن اگر کوئی حلال خور بطیب خاطر مسلمان ہونا چاہئے تو کیا اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ تم اس کو مسلمان نہ کرو۔ چونکہ مرزا قادیانی مکر و فریب سے متمول لوگوں کی گاڑھی کمائی چٹ کر رہے ہیں اور حرام خوری ان کے رگ و پے میں خون کی طرح دوڑ گئی ہے۔ لہٰذا وہ غریب اور مفلس حلال خوروں کو کیوں پسند کرنے لگے؟ رزاقی خدائے تعالیٰ کی صفت ہے اور قرآن مجید میں ہے: ''ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین''

پس رزق کو ملعون کہنا ملعونوں ہی کا کام ہے۔ کتا، سور اور خون وغیرہ حرام ہیں مگر وہ دوسرے درندوں کا رزق ہیں۔ پس ملعون نہیں ہاں شریعت اسلامی نے جن چیزوں کے استعمال کی ممانعت کردی ہے۔ ان سے محترز رہنا ہمارا فرض ہے۔ مگر چونکہ سب مرزوق چیزیں خدا کی پیدا کی

ہوئی ہیں۔ لہٰذا وہ ملعون نہیں ہاں ان کا استعمال انسان کے مناسب حال نہیں یعنی ان میں مضرتیں ہیں اور حرمت کے لئے کوئی نہ کوئی علت ضرور ہے جب تک وہ علت موجود نہ ہو کوئی شے حرام نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا ہم کو ممانعت کر دی گئی خود اصول کا یہ قاعدہ ہے کہ: ”الاصل فی الاشیاء الاباحتہ“ یعنی اصل ہر شے کی مباح ہونا ہے۔ مرزا قادیانی بتائیں کہ کس علت سے انہوں نے اپنے کو حلال خوروں کا گرو نہیں بتایا اور امام الدین جو آپ کا حقیقی بھائی تھا وہ بھنگیوں کا گرو بن کر کس علت سے ان میں اس طرح گھل گیا جیسے پیشاب میں پاخانہ اور آپ ان سے اس طرح کیوں نکل بھاگے جیسے گوہ سے کیڑا کسی ایک بات کا جواب تو دیجئے۔

۲ ...... قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور میں مباحثہ مابین اہل السنّت والجماعت و مرزائیان

۹ر مارچ ۱۹۰۳ء یوم سوموار کو جناب مولوی شاہ محمد صاحب اہلحدیث برادر زادہ مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میہان سنگھ یہاں تشریف لائے۔ اس سے پہلے کوئی شخص ان سے آشنا نہ تھا۔ مگر گفتگو ہونے پر معلوم ہوا کہ آپ نے اپنا وجود باجود اس لئے وقف کر دیا کہ جہاں مرزائی ہوں۔ وہاں پہنچوں اور ان کو مرزائی عقائد سے روکوں۔ مولوی صاحب موصوف مرزا قادیانی کی نسبت پکار کر فرما رہے تھے کہ وہ کاذب ہے، مرتد ہے، ملحد ہے اور تمام پیرو یعنی جملہ مرزائی مرزا قادیانی کی تقلید کر کے خارج از اسلام اور ملحد و مرتد ہو گئے۔ یکا یک چودھری پیر محمد صاحب زمیندار مرزائی آ گئے اور مولوی صاحب سے عرض کی کہ اگر آپ آج رات اقامت گزین ہوں تو نہایت انسب ہے۔ مولوی فضل کریم صاحب مرزائی ہم کو جناب مرزا قادیانی کی تقلید کی نسبت تسلی واطمینان دیتے ہیں۔ آپ اگر مولوی فضل کریم صاحب (مرزائی) کے ساتھ بالمقابل گفتگو کریں تو ہم لوگوں کو حق و باطل میں تمیز ہو جاوے۔ مولوی صاحب موصوف نے جواب دیا کہ تمہارا مولوی فضل کریم موضع گھسن میں ہم سے شکست کھا چکا ہے۔ اب وہ ہمارے سامنے اور ہمارے مقابلہ پر نہ آئے گا اور اگر شاید آپ کے مجبور کرنے سے آیا بھی تو عہدہ برآ نہ ہو سکے گا۔ الغرض چودھری صاحب کے سوال پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ ۳ر چیت کو موضع گجو چک میں میری تاریخ مباحثہ مرزائیوں سے مقرر ہے۔ اور وہاں کے مرزائیوں نے مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی مرزائی کو میرے مقابلے کے واسطے طلب کیا ہے۔ مجھے وہاں جانا ضرور ہے۔ لیکن اگر آپ کا مولوی مرزائی کچھ تاب مقابلہ رکھتا ہے تو میں آج رات یہاں ٹھہرتا ہوں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف ٹھہر گئے۔ مرزائیوں نے اپنے مولوی فضل کریم سے جا کر کہا تو وہ ہوش

باختہ ہوگئے۔ کہ آگے ہی اس بلا سے خدا خدا کر کے خلاصی ملی تھی۔ اب پھر یہ حریف مقابلے پر آڈٹا ہے۔ اس نے اپنے مریدوں کو جمع کیا اور ممتاز مرید چوہدری شہاب الدین صاحب سفید پوش مالو کے کو مولوی صاحب موصوف کے پاس بھیجا کہ اس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں کہ دونوں مولوی صاحبان مسجد کے اندر ہیں اور باہر قفل لگایا جائے تو جو صاحب شکست کھا جائیں وہ لکھ دیں کہ ہم غلطی پر تھے۔

مولوی صاحب موصوف نے بتکرار تمام یہ بات بھی تسلیم کر لی مگر یہ کہا کہ مولوی فضل کریم کو کسی طرح میرے سامنے تو پیش کرو۔ میں انشاء اللہ نصف گھنٹہ میں فیصلہ کر دوں گا۔ اس کے بعد مولوی فضل کریم ایک گاؤں موضع داتا زید کا میں جو یہاں سے ایک میل کے فاصلے پر ہے۔ اور وہاں ان کے لائق و فائق اقوام جٹ مرید تھے، چلے گئے۔ عوام میں چرچا ہو گیا کہ مولوی فضل کریم بھاگ نکلے۔ ۱۰ مارچ کو مولوی صاحب موصوف نے چودھری پیر محمد کو کہا کہ آپ کے مولوی صاحب کہاں گئے؟ چودھری صاحب نے کہا کہ ہمارے مولوی نظر چراتے معلوم ہوتے ہیں مگر بات یہ ہے۔ کہ آپ آج ایک بجے تک ضرور ٹھہریں۔ اگر ایک بجے تک ہمارے مولوی نہ آئے تو آپ سچے اور ہم جھوٹے۔ عین ایک بجے تک مولوی فضل کریم بصد وقت موضع داتا زید کا سے بتقاضائے اپنے پیروؤں کے یہاں پہنچے اور چار و ناچار مباحثہ کی ٹھہر گئی اور لوگ جوق در جوق گرد و نواح سے پہنچ گئے۔ مولوی فضل کریم کو طوعاً و کرہاً مقابلہ کے لئے پیش ہونا پڑا۔ اگر مقابلہ نہ کریں تو بے علمی ثابت ہو اور جملہ مرید بے اعتقاد ہو کر متنفر ہو جائیں۔ اور اگر مقابلے کے لئے عامہ خلائق میں پیش ہو کر ساکت ہو جائیں تو مصیبت علی المصیبت ہے۔ ہر دو حالت میں تذبذب اور تشتت خاطر کچھ نہ کرنے دیتی تھی مگر مریدوں نے سہارا دیا اور کہا کہ کچھ فکر نہ کرو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ الغرض مریدوں کے سہارے پر مولوی فضل کریم نے بدل ناشاد ہاں کی۔

مولوی شاہ محمد صاحب مسجد اہل سنت والجماعت میں جہاں حافظ غضنفر علی صاحب حنفی امام مسجد ہیں، تشریف فرما تھے۔ گھڑی ان کے پاس تھی۔ ایک بجنے پر انہوں نے کہا کہ اب وقت ہو چکا۔ اتنے میں ادھر سے ایک آدمی آیا کہ آپ تیار ہو جائیں۔ ہم آتے ہیں مولوی شاہ محمد صاحب نے کہا، کہ ہم تو بالکل تیار بیٹھے ہیں۔ وہ آجاویں چونکہ ایک بج چکا تھا۔ تمام مسلمانوں کی یہ رائے ہوئی کہ نماز ظہر پہلے ادا کی جائے۔ چنانچہ پہلے نماز ظہر ادا کی گئی۔ اور بعد ادائے نماز ظہر چودھری پیر محمد صاحب آئے کہ مولوی شاہ محمد صاحب ہماری (قادیانی عبادت گاہ) میں تشریف لے چلیں۔ مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ چلو جہاں کہتے ہو چلتے ہیں۔ مولوی شاہ محمد صاحب

مرزائیوں کی عبادت گاہ میں جا کر صحن میں صف پر بیٹھ گئے لیکن مولوی فضل کریم مرزائی اندرون سے باہر نہ نکلتے تھے اور مرزائیوں نے بھی بڑی تائید کی کہ مولوی فضل کریم اندرون عبادت گاہ رہیں گے مگر جملہ کافہ مسلمین نے ہرگز ہرگز نہ مانا۔ اخیر مرزائیوں نے کہا کہ ہمارے مولوی فضل کریم عبادت گاہ کے دروازہ کے اندر اور مولوی شاہ محمد صاحب دہلیز دروازہ کے باہر بیٹھ جائیں۔ جس پر قہقہہ اڑا اور مسلمانوں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ کے مولوی جی کو کوئی کچھ نہیں کہتا۔ باہر صحن میں تشریف لائیں اور بحث شروع کریں تاکہ تمام لوگ دونوں مولویوں کی تقریریں سن سکیں۔ چنانچہ مرزائیوں کو مجبوری سے یہ امر تسلیم کرنا پڑا اور چارونا چار مولوی فضل کریم عبادت گاہ کے اندر سے نکل کر مولوی شاہ محمد صاحب کے بالمقابل بیٹھ گئے۔ اس وقت مولوی فضل کریم کی حالت بڑی نازک تھی۔ ان کے چہرے اور گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ ہاتھ پاؤں جکڑ کر کیوں مقابلے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ مگر آپ زبان حال سے دل میں فرماتے تھے کہ: ''ان ھذا لیوم عسر '' آخر الامر مولوی فضل کریم نے بڑے جوش کے ساتھ کہا کہ حیات وممات حضرت مسیح علیہ السلام پر گفتگو ہوگی۔ اور میں تمام دلائل بابت ممات مسیح علیہ السلام پہلے سنادوں گا۔ پھر مولوی شاہ محمد صاحب ان کی تردید کریں۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ مباحثہ کا یہ طریقہ نہیں۔ اس کے جواب میں مولوی فضل کریم نے کہا کہ اچھا میں پہلے کھڑا ہو کر ایک دلیل بابت ممات حضرت مسیح علیہ السلام پیش کروں گا پھر بیٹھ جاؤں گا اور آپ کھڑے ہو کر اس کی تردید کریں۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے کہا کہ یہ منظور ہے۔ پس مولوی فضل کریم نے کھڑے ہو کر قرآن شریف سے سورہ مائدہ کا اخیر رکوع ''واذقال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم ءانت قلت للناس الیٰ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شئی شھید (مائدہ:۱۱۶،۱۱۷) '' باآواز بلند پڑھا اور ''فلما توفیتنی '' کے معنی حدیث کہا ''قال عبدالصالح، فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم '' سے مطابق کر کے حضرت مسیح کی وفات ثابت کی۔ اور مشکوٰۃ شریف سے یہ تمام حدیث باترجمہ پڑھی اور کہا کہ چونکہ قال کا لفظ صیغہ ماضی ہے لہٰذا ''فلما توفیتنی '' سے مطابق حدیث گزشتہ زمانہ میں موت مسیح علیہ السلام ثابت محقق ہوتی ہے۔ اس کے بعد مولوی فضل کریم بیٹھ گئے۔ اور مولوی شاہ محمد صاحب تردید کے لئے کھڑے ہو گئے۔ چونکہ مولوی شاہ محمد صاحب مسافر آدمی تھے اور ان کے پاس کوئی کتاب موجود نہ تھی۔ لہٰذا انہوں نے مولوی فضل کریم کو فرمایا کہ آپ مشکوٰۃ شریف مجھے دیویں مگر افسوس کہ مولوی فضل کریم نے مشکوٰۃ نہ دی اور کہا کہ اپنا اپنا ہونا چاہئے۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے فرمایا کہ مجھے

پرواہ نہیں آپ جو کچھ فرماتے گئے ہیں میں دل میں نوٹ کرتا گیا ہوں۔ چنانچہ مولوی شاہ محمد نے باآواز بلند فرمایا کہ مولوی فضل کریم نے جو ترجمہ کیا، یہ غلط ہے اور اس سے وفات مسیح ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ سوال قیامت کو ہوگا۔ مولوی شاہ محمد صاحب کی ذہانت اور علمیت کا ذکر کیا کیا جاوے۔ باوجود مشکوٰۃ پاس نہ ہونے کے تمام حدیث اول سے اخیر تک حرفاً بحرفاً لفظاً بلفظاً پڑھ کر اور ترجمہ فرما کر سنادی اور فرمایا کہ یہ قصہ روز جزا کو ہوگا۔ مولوی فضل کریم کا ترجمہ بالکل غلط ہے۔ اس کے بعد مولوی فضل کریم پھر کھڑا ہوا اور اس پر زور دیا کہ قال کا لفظ صیغۂ ماضی ہے اور یہ سوال برزخ میں ہوا ہے اور پھر آیت قرآن شریف ''قد خلت من قبله الرسل '' پڑھی اور بیٹھ گئے اور پھر مولوی شاہ محمد صاحب کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اگر برزخ میں یہ سوال ہو چکا ہے تو مولوی فضل کریم کوئی شاہد پیش کریں۔ کسی امام کا قول کسی صحابی کا قول کسی مجتہد کا قول۔ یا میں شاہد پیش کرتا ہوں۔ کہ یہ سوال قیامت کو ہوگا اور اس حدیث اور آیت سے ہرگز حضرت عیسیٰ کی ممات ثابت نہیں ہوتی۔ مولوی فضل کریم اس امر کے جواب سے تہی دست نکلے۔

اور بموجب ''آنکہ چون بدلیل از خصم فرد ماند سلسلہ خصومت جنبانند'' پر عمل کیا اور مولوی صاحب کو کہا کہ آپ بڑے چالاک ہیں، چالباز ہیں اور روپیہ پیسہ جمع کرنے کے لئے ایسے مولوی لوگ آجاتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ایسے ہی بڑے غیظ وغضب سے الفاظ ناشائستہ زبان مبارک سے نکالے۔ جس پر چودھری نواب خان صاحب اہلحدیث ساکن مالوکے نے چودھری............ پھر چودھری کرم الٰہی صاحب اہلحدیث ساکن قلعہ صوبا سنگھ نے مولوی فضل کریم کو بڑے جوش سے کہا یہ کیا قاعدہ ہے کہ آپ مولوی شاہ محمد صاحب کو کلمات ناشائستہ کہتے ہیں۔ اگر آپ کی لیاقت یہی تھی تو بحث کی کیا ضرورت تھی۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے فرمایا کہ ذرا تھوڑے عرصہ کے لئے ٹھہر جائیں اور میں انشاء اللہ بابت حیات مسیحؑ میں سے دلائل بیان کئے دیتا ہوں صرف میرا اب کی دفعہ جواب سن لینا مگر مولوی فضل کریم کو یہ موقعہ شور وغل کا مل چکا تھا آپ جلدی سے کتابیں لے کر عبادت گاہ کے اندر چلے گئے۔ جان بچی لاکھوں پائے۔ مولوی فضل کریم کے لب مبارک گفتگو کے وقت خشک تھے۔ چنانچہ نصف گھنٹے میں دو دفعہ پانی پینا پڑا اور مولوی شاہ محمد صاحب برابر للکارتے رہے کہ اگر مرد میدان ہو تو باہر نکلو مگر مرزائی اور ان کا مولوی کہاں سامنے آسکتا تھا۔

اس کے بعد تین دن برابر مولوی شاہ محمد صاحب یہاں رہے اور اپنے وعظ سے تمام مسلمانوں کو محظوظ کیا اور مرزائیوں کی نسبت وعظ میں فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ مرزائیوں کے

ساتھ میل وملاپ اور حقہ پانی وغیرہ تک بالکل ترک کردیں۔ یہ لوگ ملحد، مرتد اور بے ایمان ہیں، رسالہ دافع البلاء سے جو ان کے پاس موجود تھا مرزا قادیانی کے عقائد تمام لوگوں کو سنائے اور پھر مولوی فضل کریم کو برابر تین دن دعوت دیتے رہے کہ پولیس منگالیں اور خرچ پولیس کا میں دوں گا۔ اگر مولوی فضل کریم میرے مقابلے پر آنہیں سکتے تو قادیان سے کسی شخص کو بلالیں۔ مگر مرزائیوں کی طرف سے صدائے برنخاست۔ آخر تین دن بعد مولوی شاہ محمد صاحب یہاں سے رخصت ہوئے۔ العبد نواب خان حصہ دار مالو کے، العبد چودھری کرم الٰہی حصہ دار از قلعہ صوبا سنگھ، العبد: نواب خان بقلم خود ساکن مالو کے کی متصل قلعہ صوبا سنگھ اہلحدیث، العبد: چودھری غلام محمد نمبردار قلعہ صوبا سنگھ، العبد: حافظ غضنفر علی حنفی عفی عنہ۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۸ر مئی کے شمارہ نمبر ۱۸ر کے مضامین

۱......	قادیانی نبی کا کلمہ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	عقائد مرزا اور حضرت عیسیٰ کی قبر کا افتراء۔	مولانا حکیم محمد الدین امرتسر!
۳......	مرزا قادیانی کے مقدمات۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	معجزہ کسے کہتے ہیں؟	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ...... قادیانی نبی کا کلمہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

جب مرزا قادیانی کامل بروزی نبی اور رسول بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہیں تو تعجب ہے کہ اب تک آسمانی باپ نے اپنی الہامی ٹکسال میں لے پالک کی رسالت اور نبوت کا کلمہ کیوں نہیں گھڑا۔ بھلا اندھیر ہے نہ کہ تمام انبیاء کی رسالت کے کلمے تو دنیا میں دائر سائر اور لوگوں کے ورد زبان ہوں۔ خصوصاً عیسیٰ مسیح جو مرزا کے عقیدے کے موافق اولوالعزم نبی تو کیا معنے مہذب انسان بھی نہ تھا۔ (معاذ اللہ) اس کا کلمہ مسلمانوں میں روح اللہ اور عیسائیوں میں ابن اللہ ہو، اور نہ ہو تو بروزی اور ظلی نبی اور آسمانی باپ کے لے پالک اور خاتم الخلفاء کا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی ہائیکورٹ میں ابھی تک مرزا قادیانی کی نبوت پاس نہیں ہوئی اور نہ اس کے اجلاس

سے مرزا قادیانی کو ڈپلومہ ملا۔ آسمانی باپ کی یہ ڈھیل ڈھال اور جھول جھال خالی از علت نہیں۔ تمام مرزائی بے سرے بے گرے پھر رہے ہیں۔ ان کے پاس مرزا قادیانی کی تصدیق رسالت کی کوئی سند نہیں۔ جب تک ان کے پاس کلمہ شہادت نہ ہو۔ لوگوں کے سامنے اپنے رسول کے کیونکر تصدیق کر سکیں گے۔ یہ بڑی بھاری فروگزاشت ہے جس کی تلافی گھڑی کی چوتھائی بلکہ لمحے کی تہائی میں ہونی چاہئے۔ مسخرے لے پالک کے کھوسٹ باپ کو تو کلمہ کی ضرورت محسوس نہ ہوئی مگر مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ کو محسوس ہوگئی کیونکہ اسے لے پالک کے ساتھ خاص ہمدردی ہے لہٰذا بپاس خاطر اس کا کلمہ حسب ذیل پاس کیا جاتا ہے۔ تمام مرزائی اپنے نگینوں پر بلکہ اپنے دلوں پر کندا کرالیں اور چونکہ تمام مرزائیوں کے گھر میں بروزی نبی کی تصویر موجود ہے۔ لہٰذا ہر تصویر پر کلمہ ذیل لکھ دیں اور آئندہ تصویروں کا جو گھان تیار ہو سب پر یہ کلمہ وارد کر دیا جائے اور منارۃ المسیح پر بھی کھدوایا جائے۔ ’’اشھد ان لاالٰہ الا الاب وغلام احمد الرسول البروزی والظلی والتناسخی والمسیح والمھدی والمتنبی وخاتم الخلفاء وامام الزمان ‘‘ دیکھئے کیسا مسلسل چوچوہا تا پھڑکول ڈبل کلمہ ہے جو کسی نبی کو نہیں ملا۔ اور کیوں ملتا یہ تو صرف مرزا قادیانی کی قسمت کا نوشتہ تھا کہ کہاں مجدد السنہ مشرقیہ کے عہد تجدید میں مرزا قادیانی پیدا ہوں اور کہاں ان کی خاطر سے مجدد فصیح وبلیغ کلمہ اپنے الہام سے کمپاؤنڈ کرے۔ اس کلمے کے شائع ہوتے ہی دیکھنا سقنقوری معجون اور جند بیدستری حلوا اس ضعیفی کے عالم میں کیا رنگ لاتا ہے۔ گھٹنوں گھٹنوں مزہ نہ آجائے تو جبھی کہنا اور پھر پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں۔

۲ ...... عقائد مرزا اور حضرت عیسیٰؑ کی قبر کا افتراء

مولانا حکیم محمد الدین امرتسر!

اکثر سادہ لوح مسلمان صرف اس خیال سے کہ مرزا کلمہ پڑھتا ہے۔ صوم وصلوٰۃ ادا کرتا ہے۔ بظاہر احکام اسلامی کا پابند ہے اس کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں پھر جب ان کو کچھ کہا جاتا ہے تو چونکہ دل اس طرف پہلے ہی مائل ہو چکا ہے۔ اس لئے نصیحت چنداں اثر نہیں کرتی۔ پس عموماً مسلمانوں اور خصوصاً دور دراز ملکوں کے رہنے والوں کی آگاہی کے لئے ذیل میں مرزا کے چند عقائد لکھے جاتے ہیں جو اس کی تحریر میں صاف صاف بغیر کسی اینچ پینچ کے موجود ہیں مگر یاد رہے کہ یہ عقائد بالکل مشتے نمونہ از خروار ہیں۔ مفصل بشرط ضرورت کبھی شائع ہوں گے۔

۱...... میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱ اور توضیح مرام ص ۱۸، خزائن ج ۳ ص ۶۰)

۲...... میں اللہ کی اولاد کے رتبہ کا ہوں۔ میرا الہام ہے کہ ’’انت منی بمنزلۃ اولادی‘‘
(دافع البلاء ص۶، خزائن ج۱۸ص۲۲۷)

۳...... منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا
منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب ص۳، خزائن ج۱۵ص۱۳۴)

۴...... سورہ صف پارہ ۲۸؍ میں جو آیت ہے یعنی ’’مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد‘‘ وہ آنحضرتﷺ کے لئے نہیں بلکہ میرے لئے ہے میں اس کے مطابق احمد ہو کر آیا ہوں۔ (ازالہ ص۶۷۳، خزائن ج۳ص۴۶۳)

۵...... میرا منکر کافر اور مردود ہے اس سے ضرور مواخذہ ہوگا۔ (تحفۃ الندوہ ص۴، خزائن ج۱۹ص۹۵)

۶...... میرے معجزات اور نشانات کے انکار سے سب نبیوں کے معجزات اور نشانات سے انکار کرنا پڑے گا۔ (اعجاز احمدی ص۱۱، خزائن ج۱۹ص۱۱۸)

۷...... میرے آنے کی خبر تمام انبیاء نے دی ہے۔ (دافع البلاء ص۱۲، خزائن ج۱۸ص۲۳۲)

۸...... میرے آنے کا زمانہ تمام نبیوں نے اور قرآن شریف نے بتلایا ہے۔
(تحفۃ الندوہ ص۴، خزائن ج۱۹ص۹۶ ملخص)

۹...... طاعون ملک میں میری تکذیب کی وجہ سے خدا نے بھیجا ہے۔
(دافع البلاء ص۱۲، خزائن ج۱۸ص۲۳۲)

۱۰...... مجھے خدا نے بتادیا ہے کہ جو میری چاردیواری کے اندر آئے گا وہی طاعون سے بچے گا۔ (کشتی نوح ص۷۶، خزائن ج۱۹ص۸۶)

۱۱...... مرزا کے کسی فعل پر بھی اعتراض کرنا کفر ہے۔ (اخبار البدر ۹؍جنوری ۱۹۰۳ء)

۱۲...... میں مسیح موعود ہوں جس کی بابت آنحضرتﷺ نے حدیثوں میں خوشخبری دی ہے۔
(ازالہ ص۴۱۵،۴۱۶، خزائن ج۳ص۳۱۶،۳۱۷ ملخص)

۱۳...... میں مہدی ہوں اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔
(اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۸)

۱۴...... میں امام حسین علیہ السلام سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ص۲۳۳)

۱۵...... ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو...... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔
(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ص۲۴۰)

۱۶...... ایںک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تابنہد پا بمنبرم

(ازالہ ص ۱۵۸، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

۱۷...... حضرت مسیح کے معجزات مسمریزم سے تھے (جو جادو کی قسم ہے) اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو مسیح ابن مریم سے ایسے معجزات دکھانے میں کم نہ رہتا۔

(ازالہ اوہام ص ۳۰۴، ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۵، ۲۵۷)

۱۸...... میرے منکروں بلکہ متر ددوں کے پیچھے بھی نماز درست نہیں بلکہ ان سے سلام علیک بھی نہ کرنا چاہئے۔ (اربعین ج ۳ ص ۲۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷ حاشیہ)

۱۹...... گورنمنٹ انگریزی دجال ہے اور ریل اس کا گدھا ہے فرعون ایماندار مرا ہے۔

(ازالہ ص ۷۳۱، خزائن ج ۳ ص ۴۹۳، اخبار البدر ۱۶/ جنوری ۱۹۰۳ء)

۲۰...... میرے معجزات انبیاء کے معجزات سے بڑھ کر ہیں۔ میری پیشینگوئیاں نبیوں کی پیشینگوئیوں سے بڑھ کر ہیں۔ (کشتی نوح ص ۶، خزائن ج ۱۹ ص ۶)

۲۱...... لیلۃ القدر کوئی رات نہیں بلکہ گمراہی کا زمانہ مراد ہے۔

(فتح اسلام ص ۵۴، خزائن ج ۳ ص ۳۲)

۲۲...... چار سو نبیوں کی پیشینگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ (ازالہ اوہام ص ۲۹، خزائن ج ۳ ص ۴۳۹) (یہ اس لئے کہتا ہے کہ کوئی مجھ پر طعنہ نہ کرے کہ تیری پیشینگوئیاں جھوٹی ہوتی ہیں۔ اس غرض سے یہ پیش بانذی کرتا ہے جس سے یہ بھی غرض ہے کہ کافر لوگ انبیاء کو بھی ایسا ہی جھوٹا سمجھیں جیسا کہ اس کو سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ!)

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں

یوں تو مرزا کی کوئی بات تناقض اور بہتان سے خالی نہیں مگر حضرت مسیح کی قبر کے متعلق جو کچھ اس کو تو ہمات ہیں الامان۔ ایک زمانہ میں حضرت مسیح کو ان کے وطن گلیل میں فوت کرنا چاہا بلکہ کر ہی دیا۔ دیکھئے (ازالہ ص ۴۷۳، خزائن ج ۳ ص ۳۵۳) مگر آخر تحقیق یہ سوجھی کہ کسی طرح یہ مشابہت بھی پیدا ہو جائے کہ جس ملک میں خود بدولت پیدا ہوئے کوئی صورت ایسی ہو کہ اس میں حضرت مسیح کی تشریف آوری بھی ثابت ہو جائے۔ آخر غور کرتے کرتے کشمیر پر نظر پڑی تو وہاں ایک شخص کی قبر کا پتہ مل گیا جس کا نام یوذ آسف ہے اس کو یسوع آصف بنایا گیا اور اس پر بڑی لمبی چوڑی تحریریں لکھیں۔ چنانچہ ایک رسالہ الہدیٰ کے نام سے لکھا جس میں چند اہالی کشمیر کے دستخط

ثبت ہیں کہ واقعی حضرت مسیح کی قبر یہاں ہے گو دانا لوگ تو ہنستے ہیں کہ کہاں یوذ آسف اور کہاں یسوع آصف اور کہاں انیس صدیوں کا واقعہ اور کہاں آج کل کے اہالی کشمیر کی تصدیق۔ مگر مرزا کو تو ایسے داناؤں سے کام نہیں۔ وہ تو احمقوں کی خیر مناتا ہے جو اس کے دام تزویر میں پھنسیں۔ اس لئے خدا نے اپنے ایک بندے جناب مولوی نور احمد صاحب ساکن موضع لکھو کے ضلع فیروز پور کو توفیق دی کہ انہوں نے کشمیر جا کر بحکم بدر ابدر "اندر ہا یدر سانید" مسیح کاذب کا کذب طشت از بام کر ہی دیا۔ یعنی وہاں کے معزز لوگوں کی دستخطی شہادتیں لائے کہ مرزا جھوٹ کہتا ہے۔ یہاں حضرت مسیح کی قبر ہرگز نہیں۔ چنانچہ وہ شہادتیں درج ہیں۔ اصل مفصل شہادتیں فارسی زبان میں ہیں۔ مگر ہم نے عام فہم کے لئے اردو میں ترجمہ کیا ہے اگر کسی کو اصل دیکھنی ہو تو انجمن نصرت السنہ امرتسر کے دفتر سے دیکھ سکتا ہے۔

سب سے پہلے جناب مولوی رسول بابا صاحب میر واعظ فرماتے ہیں کسی مؤرخ نے نہیں لکھا نہ کسی شخص سے سنا گیا کہ اس جگہ (کشمیر میں) حضرت عیسیٰؑ کی قبر ہے۔ حاشا وکلا۔

"مفتی واعظ رسول عفی عنہ، نعمت اللہ، محمد شاہ مفتی کوٹھی دار مقام روضہ بل خانیار، منشی محمد دلاور شاہ سکنہ خانیار، مفتی محمد شریف الدین، غلام محمد احمد قادری، غلام مصطفیٰ خانیاری، غلام یٰسین حسین قادری، میر یوسف قادری۔"

مرزا قادیانی اپنے دعوے میں (کہ کشمیر میں حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔) جھوٹا ہے اور سخت گمراہ اور مفتری، صحیح الاعتقاد مسلمان تو اس کی واہیات باتوں پر کان بھی نہ رکھیں گے۔

مفتی یوسف شاہ صاحب، مفتی جلال الدین صاحب، مفتی سعد الدین صاحب، مفتی سیف الدین صاحب، مفتی نور الدین صاحب، مفتی و مولوی صدر الدین صاحب۔

کشمیر میں حضرت عیسیٰ کی قبر نہیں اور کسی نے یہاں سے اس مضمون کی تحریر (مرزا کو) دی ہے کہ حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ہے (وہ سب اس کا دروغ بے فروغ ہے)

مفتی ضیاء الدین صاحب، احمد شاہ عفی عنہ، محمد یوسف شاہ، حقیر غلام محمد عفی عنہ، پیر قمر الدین صاحب سجادہ نشین، سید کبیر صاحب سجادہ نشین، احسن صاحب ایشانی، پیر غلام مصطفیٰ صاحب تارہ بلی، غلام محمد عاصم صاحب عالیکدلی، پیر علی شاہ۔

مواہیر خادمان خانقاہ معلی

جو شہادت دیتے ہیں کہ کشمیر میں حضرت عیسیٰ کی قبر نہیں اور جو بعض جاہلوں (مرزائیوں) میں مشہور ہے کہ محلہ خانیار میں قبر یوذ آسف کو حضرت عیسیٰ کی قبر قرار دیتے ہیں۔ غلط

اور واہیات ہے۔ یوذ اسف کی تو نبوت بھی ثابت نہیں۔

محمد یوسف، غلام رسول ہمدانی، سید علی شاہ ہمدانی، خلیل بابا صاحب، بابا عبدالکبیر ہمدانی، سید احمد شاہ ہمدانی، سید محی الدین، علی بابا موذن، ئ اخ م د، عبدالمجید، احمد فراش درگاہ، نور الدین نعت خانصاحب، یوسف ہمدانی سجادہ نشین خانقاہ معلیٰ، مولوی حسن صاحب تقی خانیاری، سید محی الدین صاحب قادری، غلام علی ہمدانی۔

مواہیر خادمان مسجد جامع

ہم شہادت دیتے ہیں کہ کشمیر میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر نہیں۔

احمد بابا خادم مسجد جامع، عبداللہ بابا خادم مسجد جامع، سید حسن خادم مسجد جامع، عبدالصمد خادم مسجد جامع، غلام رسول خادم مسجد جامع، سید سکندر خادم مسجد جامع، عبداللہ بابا خادم مسجد جامع، سلام الدین امام مسجد جامع، خادمان بقعہ جامع کلاں۔

مواہیر خادمان آستان حضرت مخدومؒ

کشمیر میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر نہیں بعض جاہلوں (مرزائیوں) میں غلط مشہور ہے۔

غلام الدین مخدومی، اسد اللہ مخدومی، نور الدین مخدومی، احمد بابا مخدومی، نور الدین مخدومی، احسن اللہ مخدومی، محمد شاہ مخدومی، محمد بابا مخدومی، حفیظ اللہ مخدومی، میرک شاہ مخدومی، صدیق اللہ مخدومی۔

مواہیر حضرت خاندان سہروردیہ نقشبندیہ

حضرت عیسیٰ کی قبر کشمیر میں نہیں اور جو مرزا قادیانی کہتا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ اس کا قول احتلام شیطانی ہے اور واہیات ہیں جس کی طرف کوئی مسلمان دھیان نہیں لگا سکتا۔

احقر نظام الدین عفی عنہ، محمد بن محمود رفیقی، غلام حسین رفیقی، غلام حمزہ رفیقی، عبدالسلام رفیقی، سیف الدین رفیقی، عبداللہ رفیقی، نور الدین رفیقی عفی عنہ، شریف الدین رفیقی، غلام نبی رفیقی، محمد قاسم رفیقی، انور رفیقی عفی عنہ، عبدالصمد رفیقی عفی عنہ، محمد مقبول بن نصیر الدین رفیقی عفی عنہ، محمد یوسف رفیقی اسلام آبادی، سعد الدین رفیقی عفی عنہ، محمد مقبول رفیقی عفی عنہ، عبدالرحمٰن رفیقی عفی عنہ، نور الدین محمد بن محی الدین رفیقی، محمد یوسف رفیقی عفی عنہ اسلام آبادی۔

مواہیر خاندان قدیمی

کشمیر میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر نہیں اور جو بعض جاہل (مرزائی) یوذ آسف کی قبر کو حضرت عیسیٰؑ کی قبر قرار دیتے ہیں بالکل غلط اور واہیات ہے یوذ اسف کی تو نبوت بھی ثابت نہیں۔

علی شاہ صاحب قدیمی عفی عنہ، غلام محمد صاحب قدیمی عفی عنہ، امیر الدین صاحب قدیمی عفی عنہ، غلام محی الدین قدیمی، غلام حسن قدیمی، محمد شاہ صاحب قدیمی عفی عنہ، مولوی نور الدین قدیمی، قمر الدین صاحب قدیمی، غلام الدین صاحب قدیمی، غلام حسین صاحب قدیمی عفی عنہ۔

مواہیر خاندان قریشی

کشمیر میں کوئی قبر حضرت عیسیٰؑ کی نہیں۔

محمد سعید الدین صاحب قریشی، نظام الدین صاحب زنگیر عفی عنہ، سعد الدین قریشی محلہ خانیار، بدر الدین قریشی عفی عنہ، عبدالمجید صاحب قریشی، غلام حسین صاحب قریشی عفی عنہ۔

فیصلہ

قادیانی نے تو معمولی کید سے کام لے کر اہل کشمیر کو دھوکہ دیا اور بدنام کیا۔ واقعہ صرف اتنا ہے کہ ان لوگوں نے صرف یہ گواہی لکھی تھی کہ یہاں یوذ اسف کی قبر ہے جس کو قادیانی نے اپنی طرف سے یسوع اور الیسوع سے مسیح بنا کر اتنا بڑا منصوبہ باندھ کر تین سو روپیہ احمقوں سے چندہ بٹور لیا کہ اس قبر کی اشاعت کی جائے گی خیر اس کی تحقیق تو کافی ہو چکی کہ مرزا نے اہالی کشمیر کی نسبت جو کچھ لکھا ہے بالکل جھوٹ ہے۔ جیسی اس کی عادت ہے مگر مرزا اس بارے میں فیصلہ بھی کرے۔ فیصلے کی صورت یہ ہے کہ ایک کمیشن مقرر ہو جس کے ممبر پانچ کس ہوں دو امرتسر کی انجمن کی طرف سے اور دو مرزا قادیانی کی طرف سے اور ایک انگریز یا سکھ جس کو یہ چاروں ممبر منتخب کرلیں وہ کشمیر میں حضرت مسیح کی قبر کی بابت تحقیق کریں۔ انجمن کو چونکہ تحقیق حق منظور ہے۔ اس لئے اپنے ممبروں کو نامزد کرتی ہے۔ اول جناب مولانا سید محمد حسن شاہ صاحب ساکن شوپیاں ضلع سری نگر کشمیر، دوم جناب حکیم محمد علی صاحب معالج خاندان شاہی جموں و کشمیر، اگر اب مرزا کو سچائی کا کچھ بھی دعویٰ ہے تو بہت جلد اپنے ممبران کمیشن کو نامزد کریں اور ان کی روانگی کی اطلاع انجمن کے دفتر میں بھیجیں تاکہ اپنے ممبروں کو اطلاع دے کہ اس کام پر مستعد ہو جائیں۔

مرزا قادیانی کا صاحبزادہ فضل احمد نوجوان ۱۹ر مارچ ۱۹۰۳ء کو مر گیا جس کی بابت مرزا قادیانی نے (مواہب الرحمٰن ص ۱۳۹، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۰) بیٹا پیدا ہونے کا الہام لکھا تھا بجائے پیدا ہونے کے جوان بیٹا مر گیا۔ گو مرزا قادیانی کو افسوس ہوا اس لئے کہ مرحوم نے ان کی آسمانی منکوحہ کے دلانے میں امداد نہ کی تھی۔ یعنی ان کو بیوی دلانے کے لئے اپنی بیوی کو طلاق نہ دی تھی۔ نیز والد ماجد (مرزا قادیانی) کو پاگل کہا کرتا تھا جو واقعی ہے۔

المشتہر: حکیم محمد الدین سیکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر چوک لوہگڑھ ۲۵ر مارچ ۱۹۰۳ء

۳ ...... مرزا قادیانی کے مقدمات

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مولوی کرم الدین صاحب نے جو مرزا قادیانی اوران کے حواریین کے مدعی بھی ہیں اور مدعا علیہ بھی۔ چیف کورٹ میں درخواست دی تھی کہ مقدمات گورداسپور سے منتقل ہوکر جہلم چلے جائیں وہ نامنظور ہوئی۔ اب مرزا قادیانی کی اس درخوست کا فیصلہ باقی ہے جوانہوں نے مولوی کرم الدین کے متدائرہ مقدمے کی نسبت دی تھی کہ وہ جہلم سے گورداسپور میں منتقل ہوجائے۔ یہ ۱۵رمئی کو چیف کورٹ میں پیش ہوگی۔ غالباً اس کا حشر بھی ویسا ہی ہوگا جو مولوی کرم الدین صاحب کی درخواست کا ہوا۔ یعنی جب گورداسپور سے مرزا قادیانی کا مقدمہ جہلم میں منتقل نہ ہوا تو جہلم سے مولوی کرم الدین صاحب کا مقدمہ حسب درخواست مرزا قادیانی گورداسپور میں کیوں منتقل ہونے لگا اور انصاف بھی اسی کا مقتضی ہے کہ دونوں پلے برابر رہیں۔ یعنی مولوی صاحب کا استغاثہ جہلم میں رہے اور مرزا ہی کا استغاثہ گورداسپور میں تاکہ فریقین کو مقدمہ بازی کا گھٹنوں گھٹنوں مزہ آجائے۔ مرزا قادیانی کا تو اس میں ہر طرح کا فائدہ ہی فائدہ ہے کیونکہ قادیان سے جہلم تک کے سفر میں برابر بروزی نبی کی نمائش ہوتی رہے گی اور مرزائی امت بڑھتی چلی جائے گی اور لاکھوں تماشائی آئیں گے۔ مرزائی امت بڑھے گی اور اگر نمائش کا ٹکٹ لگادیا جائے تو دوہرے مزے ہوجائیں گے۔

ہم کو تو صرف یہ تعجب ہے کہ چیف کورٹ میں مذکورہ بالا فتح پانے پر نہ تو شادیانے بجے نہ ہاتھی کے کان کے برابر شتہادت لکلی نہ پیشینگوئی کا اظہار ہوا۔ وجہ یہ ہے کہ مقدمات کی صورت دیکھ کر پہلے ہی الہام کی نانی مرچکی تھی اور آسمانی باپ انگریزی عدالت کے خوف سے کونے میں جا دبکا تھا اور لے پالک پر الہام کرنے سے ناطقہ بند ہوگیا تھا۔ لہٰذا دبی بلی نے چوہوں سے کان کٹوائے۔ لے پالک کو تو مقدمات کی خرابی بصرہ کیا معلوم ہوتی جبکہ آسمانی باپ کو معلوم نہ ہوئی۔ ورنہ وہ مولوی کرم الدین صاحب وغیرہ ہم پر نالش داغنے کی کبھی اجازت نہ دیتا جس کی بدولت مرزا قادیانی کے پاؤں پر سنیچر اور سر میں چکر نصیب ہوا کہ کبھی جہلم میں اور کبھی گورداسپور میں۔

مانع دشت نور دی کوئی تدبیر نہیں
ایک چکر ہے میرے پاؤں میں کوئی زنجیر نہیں

معلوم نہیں آسمانی باپ کو لے پالک سے کیسا بغض ہوگیا تھا اور یہ اس نے کب کب کا بدلہ نکالا کہ لوگوں پر نالش کرنے کا الٹا سبق پڑھایا کہ اب مرزا قادیانی کو نہ پائے رفتن ہے نہ جائے ماندن۔

ہم نے بارہا سمجھایا اور پیشینگوئی کی کہ ان جھگڑوں سے باز آؤ اور خیر اسی میں ہے کہ مقدمات کی استروں کی مالا گلے سے نکال ڈالو یعنی راضی نامہ دے دو اور مقدمات سے فی الفور دست بردار ہو اور آئندہ نام بھی نہ لو ورنہ خدا جانے ہندوستان میں کہاں کہاں کا چکر نصیب ہوگا۔ صرف گورداسپور اور جہلم کے چکر پر سنیچر اکتفانہ کرے گا مگر افسوس ہے کہ مجدد السنہ مشرقیہ کی پیشینگوئی پیٹھ پیچھے کی بات سمجھی گئی۔ اور اس کو دشمن قرار دیا گیا۔ حاشا کہ مجدد لے پالک کا دشمن ہو وہ تو آسمانی باپ سے بھی کہیں زیادہ لے پالک کا شفیق اور ہمدرد ہے۔ آسمانی باپ تو کبھی کبھی لے پالک کے بارے میں غپا بھی کھا جاتا ہے مگر مجدد کی نگاہ مہر زیر سپہر کبھی قہر سے نہیں بدلی نہ اس میں کبھی زہر ملا۔

راضی نامہ دینے اور مقدمات سے دست بردار ہونے میں یہ کبھی نہ سمجھنا چاہئے کہ لے پالک کی ہیٹی ہوگی اور مونچھیں نیچی ہو جائیں گی بلکہ آسمانی باپ کی بارگاہ میں تو جو اپنے کو نیچا کرے وہی اونچا ہے۔

۴...... معجزہ کسے کہتے ہیں؟

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

(۲۴ راپریل ۱۹۰۳ء، الحکم ج ۷ نمبر ۱۵ ص ۴) میں مرزا قادیانی نے معجزے کی چند شرائط بیان کی ہیں جو بالکل مہمل اور خرافات اور سراسر الحاد ہیں اور ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی باپ نے لے پالک کو ابھی تک علم کلام والٰہیات کے پرائمری سکول میں بھی نہیں بٹھایا اور اس میں کلام الٰہی کے سمجھنے کا مادہ نہیں پیدا کیا۔

منجملہ شرائط کے ایک شرط یہ ہے کہ ”معجزہ خارق العادۃ ہو کیونکہ طلوع شمس اور شگوفہ ربیع کو معجزہ نہیں کہہ سکتے۔“ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو خرق عادۃ کے معنے بھی معلوم نہیں۔ گویا عادت اللہ معجز نہیں اور اس کے مقابلے میں انسانی افعال معجز ہیں۔ نمرود سے جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب باری کی روحانیت کے ثبوت میں معارضہ کیا تو یہ فرمایا: ”ان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بھا من المغرب“ یعنی میرا خدا وہ ہے کہ آفتاب کو مشرق سے طلوع کرتا ہے بھلا تو آفتاب کو مغرب سے طلوع کرے۔ ”فبھت الذی کفر“ یعنی کافر مردود نمرود اس دلیل پر مبہوت (دم بخود) ہوگیا۔ اب مرزا قادیانی فرمائیں کیا طلوع شمس اور فصل بہار وخزاں کا تغیر وتبدل انسانی افعال ہیں۔ ایک گھاس کی پتی کو دیکھو پتھروں اور پہاڑوں سے پھوٹ کر نکلتی ہے کیا انسان اپنی طاقت سے ایسا نمونہ دکھا سکتا ہے؟

قدرت الٰہی کے تمام افعال معجز ہیں۔ قطرے سے لیکر دریا تک اور ذرے سے لیکر صحرا تک سب معجز ہیں اور قدرت کے انہیں افعال و آثار سے مومنوں نے قادر مطلق اور واحد برحق کو پہچانا ہے اور یہی معجزات دیکھ کر سب ایمان لائے ہیں۔ سنو مرزا قادیانی آپ تو محض اپنی جھوٹی پیشینگوئیوں کو جو نجومیوں اور رمالوں کا کام ہے معجزہ قرار دیتے ہیں۔ مذہب اسلام میں تو انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے سچے معجزات بھی ایمان لانے کے لئے ضروری نہیں ہیں۔ سچے مومنوں کی صفت تو کلام الٰہی ''یؤمنون بالغیب'' ہے۔ کیا آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں سب لوگ معجزات ہی دیکھ کر ایمان لائے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ معدودے چند۔ اسی لئے خود معجزات انگلیوں پر شمار کرنے کے قابل ہیں۔ کیا نبی کا یہ کام ہے کہ ہر وقت لوگوں کو معجزات دکھاتا رہے۔ نبی کا کام تو قدرت وفطرت الٰہی کے معجزات دکھانا یعنی دنیا کو ان سے آگاہ کرنا ہے۔ معجزات طلب کرنا منکروں کا کام ہے نہ کہ مومنوں کا کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے؟

گرچہ کاہے زپے ابوجہل جہلان لازم است
ماہ راجوزا نمودن سنگ رازر داشتن
از کرامت عار اید مردرا کانصاف نیست
دیدہ از معشوق بربستن بزیو رواشتن

یعنی اگرچہ کبھی کبھی ابوجہل جیسے شخص کیلئے چاند کے دو ٹکڑے کرنے اور پتھر کو سونا بنا کر معجزہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن مرد کو کرامت طلب کرنے سے شرم آنی چاہئے کیونکہ یہ ایسی مثال ہے کہ معشوق کے ذاتی حسن و جمال پر تو نظر نہیں بلکہ زیور پر نظر ہے جس سے وہ خوبصورت معلوم ہو۔ انبیاء کے تمام افعال واخلاق خارق عادت بشریہ (نہ کہ خارق عادۃ اللہ جس سے مرزا قادیانی نے دھوکا کھایا ہے) ہوتے ہیں کیونکہ معجزہ خرق عادۃ اللہ نہیں بلکہ خرق عادۃ انسانی ہے ورنہ لازم آئے گا کہ انسان کی طاقت خدا کی طاقت کو بدل سکتی ہے اور مغلوب کر سکتی ہے۔ لے پالک کو تو آسمانی باپ نے لکھنا پڑھنا بھی واجبی ہی سکھایا ہے مجدد کے اس نکتہ سے تو بعض علماء اور فضلاء بھی ناواقف ہیں۔

سنو سنو مرزا قادیانی کی پہلی خرق عادت یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا کیونکہ اس کی شان ''وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ'' ہے۔ معاذ اللہ وحی جھوٹی ہو تو نبی بھی جھوٹا ہے۔ پس فطرتاً نبی کا جھوٹ بولنا محال ہے۔ اب ذرا گریبان میں منہ ڈال کر دیکھئے کہ آپ نے

کتنے جھوٹ بولے ہیں۔ہم خیال کرتے ہیں کہ آپ کی نبوت کا خمیر جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔سچ ذرا بھی نہیں اور بجز جھوٹ بولنے اور دھوکا دہی کے آپ نے اپنے زمانہ بعثت میں کچھ بھی نہیں کیا۔
(باقی آئندہ) (ایڈیٹر)

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال۱۹۰۳ء۱۶رمئی کے شمارہ نمبر۱۹رکے مضامین

۱......	بیعت سے انکار۔	تفضل حسین اٹاوہ!
۲......	طیراً ابابیل اور منارہ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	طاعونی نبوت۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	چورٹی بلی اور جلیبیوں کی رکھوالی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	حدیثیں کشفی طور پر صحیح ہو جاتی ہیں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	دین مرزائی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ......بیعت سے انکار

تفضل حسین اٹاوہ!

پرچہ البدر میں جو قادیان سے شائع ہوتا ہے لکھا تھا کہ مرزا قادیانی کا جو مرید سہ ماہی تک چندہ نہ دے گا اس کا نام بیعت سے خارج کیا جائے گا۔'' دھمکی تو اچھی تھی تاکہ ڈر کر مریدان باعتقاد فوراً ٹکے اگل دیں۔لیکن ہمارے شہر اٹاوہ میں اس کا اثر الٹا پڑا۔چند روز سے دو تین اشخاص کو مریدان مرزا قادیانی نے بہکار کھا تھا اور امروز فردا میں خط بیعت روانہ کر کے کاغذی بیعت میں داخل ہونے والے تھے مگر جب انہوں نے چندہ نہ دینے پر بیعت سے نام خارج ہونا سنا تو بیعت سے قطعی انکار کر دیا اور بدستور دین اسلام پر قائم رہے اور جو غرباء تھے وہ بھی نام خارج ہونے سے گھبرائے اور قریب تھا کہ فسخ بیعت کر دیں مگر بعض سخت مرزائیوں نے معلوم نہیں کیا سمجھا دیا کہ وہ بدستور ضلالت پر جمے رہے پھر بھی دو ایک مریدوں نے فسخ بیعت کر ہی دی اور کہا کہ سچی ہدایت وہاں نہیں معلوم ہوتی۔بیعت کے گو لفظی معنی فروخت کے ہیں مگر اصطلاح صوفیاء کرام میں مرید کا اپنے مرشد کی خدمت میں ہمہ تن بک جانا اور اپنے سارے اختیارات پیر کے حوالے کر دینا ہے مگر مرزا قادیانی نے لفظی معنے ہی پر عملدرآمد کیا۔سبحان اللہ! بیعت کیا ہے آڑھت کا کھاتا ہے۔ایسی

بیعت ہم نے اسی زمانہ میں سنی۔ ایڈیٹر البدر کو چاہئے کہ تفصیل وار ایک نرخ نامہ بیعت کا شائع کردے کہ فیس بیعت درجہ اول اس قدر ہے اور فیس بیعت درجہ دوم اس قدر اور درجہ سوم اس قدر۔ علی ہذا۔ بقدر مراتب۔ ایسی تحریر سے ہر شخص بخوبی واقف ہوجائے گا اور اپنی حیثیت کے موافق مرید ہوا کرے گا اور امراء لوگ تو ضرور درجہ اول ہی کی بیعت میں داخل ہوں گے وہ غرباء کے حقیر درجہ میں رہنا کب پسند کریں گے۔ اس تدبیر سے کھٹا کھٹ رقم ہاتھ آتی چلی جائے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایڈیٹر صاحب البدر ضرور میری رائے سے اتفاق کریں گے اور بہت جلد نرخ نامہ جس کی سرخی یہ ہوگی (نرخ نامہ بیعت مرزائی) تحریر کر کے شائع فرمائیں گے۔ مرزائی سوسائٹی حصول شہرت وحصول زر میں تدبیریں تو بڑھ بڑھ کر سوچتی رہتی ہیں مگر بعض وقت ایسی برعکس پڑتی ہے کہ بجائے نفع کے نقصان ہوجاتا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا کہ چند لوگ مرید ہونا چاہتے تھے مگر نام خارج ہونا سن کر باز رہے۔ یہ نقصان ہوا یا نہیں۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ وہاں ہدایت ودایت کچھ نہیں بول تول کا کارخانہ کھلا ہے تو فوراً بیعت کو خیر باد کہا۔

الراقم: بندہ خاکسار ابوالفضل محمد تفضل حسین متوطن اٹاوہ خادم شرع شریف مدرس مدرسہ اسلامیہ اٹاوہ۔

ایڈیٹر...... آسمانی باپ اور اس کے لے پالک کے یہاں تو کماؤ پوتوں کی پوچھ ہے۔ خالی ہاتھ منہ تک نہیں جاتا۔ قادیان بھی جاؤ تو اپنا راتب ساتھ لیتے جاؤ اور بس!

۲ ..... طیراً ابابیل اور منارہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ایک گزشتہ الحکم میں لے پالک نے آسمانی باپ کے حضور فریاد کی کہ ''شام کے وقت ایک جانوران کی مجلس پر حملہ کرتا ہے۔ ہم اگرچہ اسے بعد میں چھوڑ ہی دیں مگر موقع پاکر ضرور پکڑیں گے۔''

ہم سے سنئے! وہ جانور لے پالک کے ہاتھ نہیں آسکتا کیونکہ آسمانی باپ کا بھیجا ہوا ہے جو آج کل بداعمالیوں کے باعث غضب ناک ہے وہ تو ''طیراً ابابیل ترمیھم بحجارۃ'' ہے اور اصحاب المنارہ پر جو ہاتھی کا روٹ چکھ رہے ہیں حملہ کرتا ہے خصوصاً مرزا قادیانی پر جو بیت اللہ جانے سے اپنے چیلوں کو روکتے ہیں اور بجائے اس کے حج قادیان کی ہدایت کرتے ہیں۔ اوّل تو خود منارے کے تیار ہونے میں کھنڈت پڑگئی ہے جیسا کہ ۳۰؍اپریل کے الحکم میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی توجہ دلائی گئی ہے کہ لوگ اس کی مخالفت پر آمادہ ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب ممدوح کی خدمت میں کچھ عرائض گئی ہیں کہ منارے کی تعمیر سے حفظ امن میں خلل

ہوگا یا کوئی اور عذر کیا گیا ہے جس کی تشریح الحکم میں نہیں کی گئی۔ دوم منارہ تیار ہو بھی گیا تو ابابیل متنبہ کرتا ہے کہ تیار ہوتے ہی ارارارارادھڑام سے بیٹھ جائے گا اور آسمانی سنگریزوں سے جو اہل منارہ پر برسائی جائیں گی سب کے بدن چھلنی ہو کر ہڈیوں تک کا گودا باہر نکل پڑے گا اور بدن کھوکھلے ہو کر ڈھول کے اندر پول رہ جائیں گے انشاء اللہ! اب ہم ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اس محدث اور مبتدع امر سے نہ صرف مسلمانوں بلکہ باستثنیٰ فرقہ مرزائیہ تمام مذاہب کے فیلنگ کو صدمہ پہنچے گا۔ کیونکہ نہ یہ مسلمانوں کی کوئی مسجد ہے نہ خانقاہ ہے نہ کوئی مزار ہے۔ نہ کوئی ہنود کا مندر ہے جس میں مورتی رکھی ہو نہ عیسائیوں کا گرجا گھر ہے نہ آتش پرستوں کا دخمہ ہے نہ سکھوں وغیرہ کا سماد ہے نہ شیعہ کا کوئی مصنوعی مقبرہ ہے نہ بودھ والوں کا کوئی سنگھاسن ہے نہ آریا کا سماج نگر ہے نہ کالی دیوی کا استھان ہے۔ نہ بھوانی کا مٹ ہے۔ الغرض ایک امر جدید ہونے کے باعث تمام مذاہب واقوام کے فیلنگ کو مشتعل کرنے والا ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ منارے کے تعمیر نہ ہونے ہی میں مرزا قادیانی کا فائدہ اور ہر طرح امن کی ضمانت ہے۔ ورنہ خدا جانے کیا گل کھلے۔ ہاتھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے اور انگریزی اخباروں کی تحریروں نے اگر گورنمنٹ کو بدظن کر دیا کہ اب مرزا کا گروہ ہر طرح پورا ہو جائے گا اور چار طرف سے جوق جوق والنٹیئر منارے کی برجی کے کلس کی نوک پر مکھیوں کی طرح بھنبھنائیں گے۔ پھر تو آسمانی باپ کا غضب ہی ٹوٹ پڑے گا پس منارے نوں خیر نال اینویں ایں رہنے دیں۔

۳ ...... طاعونی نبوت

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی آسمانی غضب طاعون کو اپنے لئے عمدہ تفاول اور اپنی نبوت کی خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور بار بار الحکم میں شائع ہوتا ہے کہ طاعون میری وجہ سے آیا ہے کیونکہ لوگوں نے مجھے فرمائشی نبی نہیں مانا۔ لیکن ہم کو حیرت ہے کہ جن سادہ لوحوں نے مان لیا انہیں طاعون کیوں چٹ کر گیا۔ ہمارے نام پنجاب کے شہروں سے متواتر خطوط آرہے ہیں کہ مرزائی برابر طاعون کا سلفہ اور فی النار ہو رہے ہیں۔ پچھلے دنوں خود قادیان میں بہت سے مرزائیوں کو بھنبھوڑا۔ انبیاء کے آنے سے قحط اور وبائیں اور بلائیں دفع ہوگئی ہیں۔ یہ عجیب غضب ناک نبی ہے کہ اپنے ساتھ طاعون لایا ہے۔ نبی کی صفت نور تو رحمت اور برکت ہے مگر بروزی نبی کی صفت قہر اور نحوست اور نکبت اور ہلاکت ہے۔ پھر قہر الٰہی تو اس صورت میں نازل ہوتا ہے کہ نبی کو کوئی نہ مانے حالانکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ مجھ پر ایمان لانے والے والنٹیئر دو لاکھ ہیں۔ ظاہر ہے کہ دو لاکھ کی تعداد

ایک پورا نیشن ہے پھر طاعون کیوں آیا؟ اور خوبی یہ ہے کہ ان دو لاکھ میں سے بھی دس پانچ ہزار ضرور طاعون کی بھینٹ چڑھے ہیں جیسا کہ طاعونی شہروں کی آبادی کی اوسط تعداد اموات سے ثابت ہے۔ اپنے شہر میرٹھ کی تو ہم کہتے ہیں کہ اس کی آبادی کچھ اوپر ایک لاکھ ہے مگر ۵ر ہزار آدمیوں سے کم طاعون سے فوت نہیں ہوئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے اور بعض اہل اللہ کے کشف نے بھی یہی ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں محض مفتری علی اللہ مرزا کی نحوست سے طاعون آیا ہے کیونکہ اس نے قرآن وحدیث کو جھٹلایا۔ بعض انبیاء کو جھٹلایا۔ بعض انبیاء کو برا کہا۔ شعائر اسلام کو توڑا۔ حج وزکوٰۃ کی ممانعت کی۔ قادیان کو مکہ اور مدینہ بنایا۔ کیا خدائے تعالیٰ کے نزدیک ایسے سخت جرائم جو منجر بشرک وکفر میں قابل عفو تھے۔ ہرگز نہیں پس ایک پاپی سارے جہاز کو لے ڈوبا۔ اور ابھی کیا ہے ذرا دیکھتے تو جایئے۔ قادیان میں کیا کیا گل کھلتے ہیں اور تمام منصوبے یکے بعد دیگرے کیونکر ڈھے جاتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ! خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ انبیاء کو برا کہنا۔ موجودہ مشائخ عظام اور علماء کرام کا دل دکھانا ہرگز اوپرا وپر نہ جائے گا۔

بترس از تیر باران ضعیفاں درکمین شب
کہ ہرگز ضعف نالاں ترقوی تر زخم پیکانش

۴ ...... چورٹی بلی اور جلیبیوں کی رکھوالی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

تمام مرزائیوں میں امروہی صاحب عین میں ایسے ہیں جیسے اندھوں میں واحد العین۔ ہمارے دل میں امروہی صاحب کی کچھ وقعت تھی مگر جب تحریریں دیکھیں اور خود ہم سے ٹکر ہوئی تو قلعی کھل گئی۔ ہم حلفاً کہتے ہیں کہ اس شخص کو نہ تحریر کا سلیقہ ہے نہ مناظرہ کا شعور۔ نہ طریق استدلال صحیح نہ صغریٰ کی خبر نہ کبریٰ کی نہ نتیجہ کی۔ اگر کوئی خصم نقض وارد کرے تو اس کو خبر نہ ہوگی کہ صغریٰ پر نقض ہے یا کبریٰ پر۔ پھر انشا پردازی ایسی بھونڈی اور بے جوڑ اور کھسر کھسر جیسی محکمہ ٹرانسپورٹ کی تھکی اونٹنی۔ یا جیسے دھوبی کا بڑی بھاری لادی لے جانے والا بیل۔ یا جیسے محکمہ صفائی کا کوڑا کرکٹ ڈھونے والا بھینسا۔ انشا پردازی مضبوط اور مربوط نہیں بلکہ بے ہنگم طور پر مخلوط اور بڑھیا کے چرخے کی ماں کی طرح منوط۔ الغرض امروہی کے تاروپود دماغ کی کارگاہ کا کینڈا ہی نرالا ہے۔ عبارت میں ایسی الجھن کہ جیسے کسی کٹی ہوئی گڈی کی ڈور۔ باایں ہمہ آپ دارالامان کے چہیتے پوت سپوت ہیں جب تک آپ تشریف کا گٹھا نہیں لاتے جوابات ملتوی رہتے ہیں۔ گویا آپ مرزائیوں کے عقل کل ہیں ہیچ ہے۔

اذا کـــان الـــغــراب دلیــل قــوم
سیـهـدیـهـم طــریـق الهـــالـکیــنــا

۳۰ راپریل کے الحکم میں آپ نے کنوتیاں بدل کر مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی شیخ اہل قرآن پر خر دجال بن کر دولتیاں جھاڑی ہیں۔ مگر ساتھ ہی مولوی محمد حسین بٹالوی سے ستارہ پیشانی نہیں دمدار ستارہ بن کر اپنا ستارہ نہیں بے سرا ستارہ ملانا چاہا ہے اور یاد دلایا ہے کہ جب آپ نے رسالہ اشاعۃ السنہ جاری کیا تھا تو فدوی نے یوں مدد دی تھی اور دوں مدد دی تھی گویا بڑے احسان کا چھپر مولوی صاحب پر دھرا ہے اور لکھا ہے کہ اب بھی ہم اور تم وہ نہیں ہیں جو صرف بعض حدیثوں میں ہمارا آپ کا خلاف ہے وہ رفع ہو جائے تو پھر وہی چکھوتیاں وہی چہل پہل ہے۔ اور ہم تم دونوں مل کر مولوی چکڑالوی کی اضاعۃ السنۃ کا مہرہ لیں اور سنت رسول اللہ ﷺ اور سنت صحابہؓ کی بہت کچھ تعریف کی ہے گویا مولوی محمد حسین صاحب اور کل اہلحدیث کو چیتے کی طرح پھیلایا ہے اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ میں ایسا ہی اہلحدیث اور اہل سنت ہوں جیسا مولوی نواب محمد صدیق خان صاحب مرحوم کے زمانے میں تھا جن کی بدولت بھوپال میں شکم سیر آذوقہ اور منہ چھٹ خوید اور راتب ملتا تھا۔ ہم کو اس پر مندرجہ عنوان مثل یاد آئی کہ چورٹی بلی اور جلیبیوں کی رکھوالی۔

امروہی صاحب کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ مولوی محمد حسین صاحب ان چکنی چپڑی باتوں پر پھسلنے والے نہیں ۔

او خوب مے شناسد پیران پارسارا

امروہی صاحب جیسے کچھ تبع سنت ہیں سب پر روشن ہے۔ اگر وہ تبع سنت ہوتے تو خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت و رسالت سے توبہ کر کے ایک دنیا پرست مکار کو بروزی اور ظلی نبی اور خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہرگز نہ بناتے وہ تبع سنت ہوتے تو نہ صرف حدیث بلکہ خود قرآن مجید کا ہرگز انکار نہ کرتے۔ وہ تبع سنت ہوتے تو کلمۃ اللہ سیدنا مسیح کو گالیاں دینا جو ان کے جعلی نبی نے دی ہیں۔ ان کا سننا اور تصدیق کرنا ہرگز گوارا نہ کرتے خصوصاً یہ شعر۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

وہ لوگ کس قدر قسی القلب ہیں جو عیسیٰؑ جیسے اولوالعزم نبی کو برا کہتے ہیں جن کی عظمت و رفعت و قربت اور جن کی والدہ ماجدہ کی عفت و عصمت کی گواہی قرآن مجید نے دی کہ ''کـلـمـة

القٰها الیٰ مریم وروح منه" اور "امه صدیقه"۔

کیا صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اولیاء اللہ اور ائمہ میں سے کسی نے نبوت کی تفریق کی ہے کہ ایک نبوت ناقصہ دوسری کاملہ ہے اور ناقص نبی قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ ہاں کامل نبی کوئی پیدا نہ ہوگا۔ اور مرزا ناقص نبی ہے کامل نبی نہیں۔ کوئی ان اُلّو کی دُموں فاختہ زادوں سے پوچھے کہ تم نے خود ہی اپنے نبی کو ناقص ٹھہرا دیا اور خود ہی ناقص بن گئے۔ کیا معنی کہ ناقص نبی کی امت بھی ناقص ہی ہوگی۔ جب مرزا ناقص نبی ہے اور اپنے کو ناقص نبی بنانے کے لئے تمام اولیاء اللہ حضرت بایزید بسطامیؒ وغیرہ کو ناقص نبی بتاتا ہے تو پھر مرزا میں اور دیگر اولیاء اللہ میں کیا فرق رہا اور کیا ترجیح ہے کہ مرزا پر کوئی ایمان لائے۔ ہر دعویٰ میں حماقت اور تناقض ہے۔ ان بے دال کے بودموں کو اتنی خبر نہیں کہ نبوت اور ولایت کو جمع کرنے میں نبوت کی توہین اور تحقیر ہے۔ ان دونوں کا جمع کرنا ایسا ہے جیسا کوئی ستاروں کو آفتاب کے ساتھ جمع کرے۔ پھر ہم مدلل طور پر ثابت کر چکے ہیں کہ نہ کوئی نبی ناقص ہے نہ کوئی نبوت۔ خدائے تعالیٰ نے ہر نبی کو دنیا میں کامل کر کے بھیجا ہے۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ پر سلسلۂ نبوت کاملہ کا خاتمہ ہو چکا۔ تعجب ہے کہ نبوت کاملہ تو ختم ہو جائے اور نبوت ناقصہ باقی رہ جائے اور وہ بھی کس لئے؟ قادیانی مغل کے لئے، جیسی روح ویسے ہی فرشتے۔ نبوت کو ناقص بتانا نبوت اور خود انبیاء کی مذمت اور توہین کرنا ہے۔ ہم کو خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں تعلیم دی ہے۔ "لانفرّق بین احد من رسله" اس سے صاف ثابت ہے کہ تمام انبیاء کامل ہیں۔ اسی وجہ سے ہم کو تفریق نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر بعض انبیاء ناقص اور بعض کامل ہوتے تو احکم الحاکمین جو منصف ہے اور کسی کا حق غصب یا تلف نہیں کرتا اور حق دار ہی کو حق عطا کرتا ہے نہ کہ غیر حقدار کو۔ ضرور تفریق بین الانبیاء کا حکم دیتا۔ آنحضرت ﷺ نے باوصف اس کے کہ خاتم الانبیاء ہیں۔ یہی فرمایا ہے کہ "لاتفضّلوا فی انبیاء الله" یعنی انبیاء میں تفضیل نہ کرو۔ سبحان اللہ سبحان اللہ! نبی کی یہ شان ہے برخلاف اس کے مردود قادیانی عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیکر دوزخ کا کندہ بنتا ہے اور اپنے کو عیسیٰ مسیح سے بہتر بتا کر دارالبوار کو اپنا مسکن بناتا ہے اور تمام بے فکرے اپاہج۔ رُنکھوے بے ایمان مرزا اور اس کے شیطانی احتلامات کی تصدیق کرتے ہیں۔ کیا اس کے معنے اتباع سنت ہیں۔

مولوی عبداللہ چکڑالوی عامل بالقرآن تو ہیں۔ مرزا تو نہ عامل بالقرآن ہے نہ عامل حدیث۔ وہ تو عامل بامر شکم و مطیع نفس امارہ ہے۔ مطلب کی بات حدیث سے بھی لے لیتا ہے اور قرآن سے بھی۔ اپنی تصویر کی پوجا کرانے میں کہتا ہے کہ قرآن میں حرمت تصویر کا کہیں حکم نہیں اور

جب کہا جاتا ہے کہ قرآن میں مہدی کے بھی تو دوبارہ آنے کا ذکر نہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ذکر حدیث میں ہے۔ الغرض مرزا کا مطلب ثابت ہو تو حدیث اور قرآن دونوں پر ایمان ورنہ دونوں سے انکار پر تاویلیں ایسی سڑی بسی، گنجی لنجی جیسے اس کے اپاہج حواری۔

امردہی خوب یادرکھے کہ اس نے روغن قاز مل کر جو بمقابلہ اہل قرآن اہلحدیث کو شیشے میں اتارنا چاہا ہے تو مرزا کو اہل قرآن جس قدر ملحد و مرتد سمجھتے ہیں اس قدر بلکہ اس سے بڑھ کر اہلحدیث اس کو اکفر والحد واضل اور مضل یقین کرتے ہیں۔ ہم بھی دیکھیں مولوی بٹالوی صاحب کیونکر امردہی کے دام میں پھنستے ہیں۔

۵ ...... حدیثیں کشفی طور پر صحیح ہو جاتی ہیں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۳۰ر اپریل کے الحکم میں مرزا قادیانی نہ صرف عیسیٰ مسیح بلکہ سرے سے تمام انبیاء کے معجزات کا انکار کرتے ہیں۔ اس کی وجہ عصمت بی بی از بیچادری ہے۔ چونکہ آپ بروزی اور ظلی نبی اور مسیح نہ مہدی بنے ہیں مگر کوئی معجزہ یا کرشمہ دکھا نہیں سکتے۔ لہٰذا معجزات کا انکار کرتے ہیں کہ وہ واقع میں نہ عیسیٰ مسیح سے سرزد ہوئے نہ کسی اور نبی سے۔ مرزا قادیانی تو پورے شعبدہ باز مداری بھی نہیں جس طرح پورے رمال نہیں۔ رمل کی رو سے پیشینگوئی کی مگر ہوا میں اڑ گئی اوروں کی نسبت کیا خاک پیشینگوئی پوری ہوتی خود اپنی اور اپنے گھر کی پیشینگوئی پوری نہ ہوئی۔

تو براوج فلک چہ دانی چیست
چون ندانی کہ درسرائے تو کیست

گویا دنیا نے انبیاء کو ویسے ہی مان لیا۔ کسی معجزے یا خرق عادت کی وجہ سے نہیں۔ عیسیٰ مسیح کے احیاء اموات کے قائل نہیں۔ بلکہ احیی الموتی باذن اللہ سے احیاء قلوب یعنی ہدایت مراد لیتے ہیں۔ لیکن کیا یہ معجزہ نہیں۔ حالانکہ آپ عیسیٰ مسیح کو نبی تو کیا معنے مہذب انسان بھی یقین نہیں کرتے۔ مگر ان سے معجزے کا صادر ہونا تسلیم کر لیا۔ بات بات میں تناقض اور حماقت ہے۔ اب ملاحظہ فرمایئے معجزات انبیاء سے تو بدیہی انکار مگر کشفی طور پر موضوع احادیث بھی صحیح ہو جاتی ہیں یعنی اولیاء اللہ اور اہل کشف الہام کی رو سے احادیث کو صحیح کر لیتے ہیں۔ گویا یہ معجزہ اور کرامت اور خرق عادت نہیں۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب (بٹالوی) نے خود لکھ دیا ہے کہ اہل کشف اور ولی الہام کی رو سے احادیث کی صحت کر لیتے ہیں (یعنی خود آنحضرت ﷺ سے) ہم کو یقین نہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب نے ایسا کہا ہو اور اگر درحقیقت لکھا ہے تو یہ شائد اس

زمانہ کا ذکر ہے جب کہ نہ صرف مولوی صاحب بلکہ بعض دوسرے اہل اسلام بھی مرزا کو ایک خالص بزرگ آدمی سمجھتے تھے۔ تاہم ایسا لکھنا قابل افسوس ہے کیا معنے کہ اب دنیا میں موضوع اور مدلس حدیث ایک بھی نہ رہے گی سب صحیح ہو جائیں گی۔ یعنی ایک دنیا پرست مکار چند حمقاء کے سامنے پکار اٹھے گا کہ فلاں حدیث جس کو موضوع بتایا جاتا ہے صحیح ہے اور میں نے کشفی طور پر آنحضرت ﷺ یا دیگر اصحاب سے اس کی تصدیق کر لی ہے یا مجھ پر الہام ہو گیا ہے جیسا کہ ظلی اور بروزی مرزا جو اپنے کو تناسخی احمد قرار دیتا ہے وہ تو دم کے دم میں جسد عنصری سے نکل کر اپنے کو عالم برزخ میں پہنچا سکتا ہے اور پھر کھٹ سے قادیان میں اتر سکتا ہے۔

دوسری خرابی یہ ہے کہ رجال الاحادیث جن میں بڑے بڑے علماء اور صلحاء اور مشائخ تھے انہوں نے عبث احادیث کی تنقید میں جانکاہی کی اور اپنے کو گھلایا۔ کیا ان میں سے کسی کا مرتبہ مرزا کے برابر نہ تھا کہ کشفی طور پر احادیث کی صحت کر لیتے۔ بھلا ایسے کھلے مضمون سفسطوں میں تو وہی لوگ آتے ہیں جن کا ایمان مردہ ہو گیا ہے یا جن کی آنکھ پھوٹ گئی ہو۔ کوئی عقلمند اور سچا مسلمان تو کیوں آنے لگا۔

پھر کشف والہام جس طرح موضوع احادیث کو صحیح کر سکتا ہے اسی طرح ان احادیث کو جو صحیح سمجھی جاتی ہیں غلط کر سکتا ہے۔ اب مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کا الہام اور کشف کیوں صحیح طور نہ مانا جائے جو صحیح احادیث کو بھی ظنی اور ساقط الاعتبار بتاتے ہیں۔ اس کی کیا دلیل ہے کہ فلاں شخص پر تو کشف والہام ہوا ہے اور فلاں پر نہیں ہوا جبکہ کشف والہام ایک مرئی اور محسوس امر نہیں۔ کیا مرزائیوں میں سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم نے مرزا قادیانی پر جمعرات کے ساڑھے دو بجے الہام کا دو نگڑا برستے دیکھا ہے جس کی ہیئت کذائی بالکل ایسی تھی جیسی قطب صاحب کی لاٹھ کی یا جیسے منارۃ المسیح قادیان کی۔ اس سے یہ خرابی بھی لازم آئی کہ شریعت اسلامی کوئی چیز نہیں۔ اہل کشف واہل الہام جس حدیث کو چاہیں صحیح اور جس حدیث کو چاہیں غلط کر سکتے ہیں۔ پھر ظاہر ہے کہ الہام خدا کی طرف سے ہو پس ایک مدعی الہام یا مفتری علی اللہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں قرآنی آیہ کی تعمیل کا اب زمانہ نہیں اور مجھ پر الہام ہو چکا ہے یعنی اب یہ آیہ تنسخ ہو گئی ہے اور قرآن میں پہلے بھی ناسخ ومنسوخ آیات موجود ہیں۔

دیکھو مرزا قرآن کا نسخ نہیں کر رہا تو کیا کر رہا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ فلاں آیت میری نسبت ہے اس کے یا تو یہ معنے ہوئے کہ آنحضرت ﷺ درحقیقت نبی ہی نہ تھے بلکہ ان کے ذریعے سے قرآن مجھ پر اترا ہے یا یہ معنی ہیں کہ فلاں آیت کا آنحضرت ﷺ پر نازل ہونا منسوخ ہو گیا ہے

اوراب خدائے تعالیٰ نے مجھ پر اس کے نزول کی منظوری بھیج دی ہے۔ اور جس طرح دنیا کی گورنمنٹیں ہمیشہ ایکٹ اور سرکلر وغیرہ منسوخ کرتی رہتی ہیں اور اپنے ہاتھوں کا عزل ونصب تقرر وتبدل حسب مصلحت وموقع وقت عمل میں لاتی رہتی ہیں۔ یہی کیفیت آسمانی گورنمنٹ کی ہے۔ الغرض اہل کشف اور اہل الہام جو چاہیں کریں وہ ہر طرح مختار ہیں۔ اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا۔ ایسی ہی حماقت آمیز باتوں سے دیگر مذاہب کی نظروں میں مذہب اسلام حقیر اور ذلیل اور پوچ نظر آتا ہے۔ الہام کا ڈربا سلامت ہے تو دیکھتے جایئے۔ کیسی کیسی ککڑوں کی صدائیں سننے میں آتی ہیں۔ مرزا قادیانی تو جو چاہے سو کہے۔ اس کو اسلام سے سروکار ہی نہیں۔ تعجب تو مولوی محمد حسین صاحب پر ہے کہ انہوں نے کسی ترنگ میں ایسا لکھ مارا جو مرزا کے لئے دستاویز ہوگئی۔

اگرچہ مرزا کا یہ دعویٰ ہے کہ میں مستقل نبی ہوں اور ہر ایک شریعت کو نسخ اور مسخ اور اپنے کشف والہام سے آئتوں اور حدیثوں کو صحیح یا غلط کر سکتا ہوں۔ لیکن اس نے موضوع حدیثوں کے صحیح کرنے کے الزام کا جوا مولوی بٹالوی کی گردن پر رکھ دیا ہے۔ کہ سب سے پہلے اس کے قائل وہی ہیں جو درحقیقت صاحب کشف والہام نہیں۔ پھر میں باوصف صاحب کشف والہام اور مستقل نبی ہونے کے کیوں اس کا قائل نہ ہوں۔ مجھ پر تو یہ واردات بروقت گزرتی رہتی ہیں۔

مولوی صاحب جو اپنے کو اہلحدیث کا لیڈر بتاتے ہیں۔ جب دیگر مذاہب والوں کو ان کا یہ اجتہاد معلوم ہوگا تو ضرور یہی کہیں گے کہ تمام اہلحدیث کا معاذ اللہ یہی عقیدہ ہے۔ بات یہ ہے کہ جب انسان میں خلوص نہیں رہتا یا کسی خودغرض کے دھوکے میں آ جاتا ہے تو اس سے ایسی ہی حرکات سرزد ہوتی ہیں کہ اپنے ساتھ ساری سوسائٹی کو بدنام کر دیتا ہے۔ مذاہب غیر والے کہہ سکتے ہیں کہ مذہب اسلام کی باگ تو اسلامی علماء وفضلاء واولیاء اللہ کے ہاتھ میں ہے کہ اسلام کی جس بات کو چاہیں رد کر دیں اور جس بات کو چاہیں صحیح اور درست کر دیں اور اس صورت میں اسلام خدائی مذہب نہیں۔ ”اناللہ وانا الیہ راجعون“

۶ ...... دین مرزائی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

موجودہ زمانہ میں چونکہ مذاہب آزاد ہیں لہٰذا طرح طرح کے جدید مذاہب کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ اکثر مذاہب میں ریفارمر (مجدد) بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ زمانے کی ترقی کے آثار ہیں لیکن اصلاح اور چیز ہے اور ترمیم اور نسخ اور چیز۔ مرزا قادیانی مسلمانوں سے سرخرو بننے اور ان کو دھوکا دینے کے لئے اپنے کو مجدد بتاتے ہیں اور حدیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ ”ہر صدی پر مجدد فی

الدین پیدا ہوگا۔'' مگر حدیث میں یہ نہیں کہ وہ نبی بھی ہوگا بلکہ حدیث میں تو ''لا نبی بعدی'' مطابق آیت ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' وارد ہے۔ مرزا قادیانی مجدد فی الدین والی حدیث کی تو تاویل نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ ان کے منشاء کے موافق ہے۔ مگر حدیث ''لانبی بعدی'' کی تاویل کرتے ہیں اور چونکہ اسی حدیث اور ایک دوسری حدیث میں دجالوں، کذابوں اور دجالون ثلثون وارد ہوا ہے۔ لہٰذا ایسی حدیثوں سے ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ تاویل بھی نہیں کرتے کیونکہ یہ ان کے دعوے نبوت کاذبہ کے لئے بلا وسواس بے التباس فاس الراس ہے۔

مجدد اور نبی میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ ہر مذہب کا مجدد اس مذہب کے نبی کا تابع ہوتا ہے نہ کہ خود نبی۔ کیونکہ تابع ہرگز نبی نہیں ہو سکتا۔ مگر مرزا قادیانی امتی بھی ہیں اور نبی بھی۔ تابع بھی ہیں اور متبوع بھی۔ مسیح موعود بھی ہیں اور اصلی مسیح کو گالیاں بھی دیتے ہیں۔ مستقل نبی بھی ہیں اور ظلی بھی یعنی اصلی نبی بھی ہیں اور نقلی بھی۔ علیٰ ہذا کس کس خرافات اور تناقضات کو رد کیا جائے مگر جو کاٹھ کے اُلو دام میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو کون سمجھائے۔ اور جو اصحاب الفیل ہاتھی کا روٹ چکھ رہے ہیں وہ بڑھتی دولت کے خواہاں ہو کر آنکھوں کے اندھوں کی گانٹھ کیوں نہ کاٹیں۔

اگر مرزا قادیانی مجدد ہوتے تو دین محمدی کو چھوڑ کر اپنا نیا دین یعنی دین احمدی ہرگز قائم نہ کرتے اور چیلے چاپڑوں کو بجائے محمدی بنانے کے احمدی یعنی غلام احمدی نہ بناتے اور نہ سرکلر جاری کرتے کہ جو شخص مجھے مستقل نبی وغیرہ نہ مانے وہ واجب القتل ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ ہر ایک مسلمان جو محمد ﷺ کا متبع ہے اور آپ کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتا واجب القتل ہے۔ اب اسلامی پبلک سمجھ سکتی ہے کہ وہ سگ دنیا مکار اور دجال واجب القتل ہے جو ہندوستان کے ۷ کروڑ محمدی مسلمانوں کو واجب القتل بناتا ہے یا تمام مسلمان؟

کوئی حکمت عملی کوئی مصلحت ضرور ہے کہ مسیحؑ کی طرح آنحضرت ﷺ پر کھلم کھلا سب ولعن نہیں کیا جاتا۔ اگرچہ ضمناً اور معنیً کل انبیاء پر سب ولعن ہو چکا ہے۔ کیا معنے کہ جس شخص نے ایک نبی (عیسیٰ مسیحؑ) کو گالی دی اس نے قرآن کا خلاف کیا اور تمام انبیاء کو گالی دی۔ انتظار صرف یہ ہے کہ نشیب میں پانی اچھی طرح نہیں مرا۔ مرزائی ابھی تعلیم وتربیت میں ادھورے ہیں۔ نبوت کے پرائمری سکول میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ابھی ایسے گستاخ اور بے ادب نہیں ہوئے جیسا مرزا کا منشاء ہے۔ ''مگر دیر آید درست آید'' تمام بدن کی سوئیاں تو نکل گئی ہیں صرف پلکوں کی سوئیاں باقی ہیں۔

ظاہر ہے کہ جو شخص لوگوں کو تمام انبیاء سے تڑوا کر اپنی نبوت کا رشتہ جوڑتا ہے اس کے دل میں کسی نبوت کی وقعت کیونکر ممکن ہے۔ وہ تو انبیاء کا کھلا رقیب ہے اور دل سے چاہتا ہے کہ صفحہ

دنیا سے ان کا نام تک مٹ جائے اور دنیا کے دلوں پر مہریں لگ جائیں کانوں میں سیسہ اور پارہ بھرا جائے کہ بجز مرزائی دین اور مرزائی نبوت کے کسی دین اور کسی نبی کی نبوت کی آواز دنیا نہ سن سکے۔ بس چار طرف میں ہی میں ہوں۔ جس طرح بلی یہ چاہتی ہے کہ سب اندھے ہو جائیں اور جب چھینکا ٹوٹ پڑے تو جلیبیاں میرے ہی حصے میں آئیں۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۲۴ رمئی کے شمارہ نمبر ۲۰ ر کے مضامین

۱......	کلام کی تاویل سے متکلم کی توہین ہوتی ہے۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	قادیانی گھنٹہ گھر۔	ج،ن پشاور!
۳......	مرزائیوں کا تعصب۔	محمد ظہور خان سوداگر شاہجہاں پور
۴......	کمشنر مردم شماری کا غضب ناک فقرہ	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	مرزائی صاحب سنت رسول کی بظاہر کیوں حمایت کرتے ہیں؟	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	مرزا قادیانی کے فتوے۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۷......	لندنی مسیح اور قادیانی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ...... کلام کی تاویل سے متکلم کی توہین ہوتی ہے

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اگر تاویل صرف انسانوں کے کلام تک محدود رہتی تو چنداں غم نہ ہوتا کیونکہ انسانوں کا کلام صدق وکذب دونوں کا مجموعہ ہے۔ موجودہ زمانے میں تو انسانوں کے کلام کی طرح آسمانی کتابوں کی بھی تاویل اور تسویل ہو رہی ہے اور چاروں طرف اسی کا بازار گرم ہے۔ خصوصاً مذہب اسلام میں تو تاویلات ہی نے جنگ ہفتاد وملت قائم کردی ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ اس کے یہ معنے ہیں دوسرا کہتا ہے یہ معنے ہیں۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ کسی کلام کے مختلف معنے ہوں۔ خصوصاً کلام الٰہی کے۔ کسی کلام کا مختلف المعنے ہونا حد درجہ کی قباحت اور خرابی اور اس کی مسلمہ فصاحت وبلاغت پر دھبا لگانے والی اور بالآخر یہ نتیجہ نکالنے والی ہے کہ وہ کلام بھی جھوٹا اور متکلم بھی جھوٹا۔ موجودہ سلطنتیں بھی خلاف بیانی کے مرتکب کو سزا دیتی ہیں۔ اگر تاویل پر مدار رکھا جائے تو کوئی کلام سچا نہیں ٹھہر سکتا اور نہ متکلم کا اصل منشاء کسی پر کھل سکتا ہے۔ کیونکہ ہر کلام میں تاویل دخیل ہوسکتی

ہے۔ کسی کلام کا اجمال وابہام بھی مخل فصاحت وبلاغت ہے کیونکہ اس کا دارومدار تاویل پر ہے۔ یعنی یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کے معنے درحقیقت کچھ بھی نہیں۔ محض الفاظ کا قالب اور خالی خولی برہنہ ڈھانچہ ہے جس کو تاویل کرنے والا معنے پہناتا ہے۔ پھر جب دوسرا ماؤل اس کو غلط کردیتا ہے تو وہ ڈھانچا بدستور ننگے کا ننگا رہ جاتا ہے۔ ایک نے معنے پہنائے دوسرے نے وہ لباس اتار کر نیا لباس پہنا دیا اور ظلم جرا۔ ملاحظہ کیجئے سیدھے سادھے کلام کی کس قدر بے وقعتی اور تفضیح ہوئی۔

شد پریشان خواب من از کثرت تعبیر ہا

خیر سے ہمارے مرزا قادیانی کی ظلی اور بروزی نبوت کا کاغذی جہاز تو تاویل ہی کے طوفان خیز سمندر میں چل رہا ہے۔ آپ کو آسمانی باپ نے تاویل وتسویل کا وہ سلیقہ عطا کیا ہے کہ آج تک کسی کو عطا ہی نہیں ہوا۔ تمام علماء متکلمین تمام محدثین تمام مفسرین کلام الٰہی کے وہ معنے نہیں سمجھتے جو انیسویں اور بیسویں صدی میں آپ سمجھے ہیں۔

تاویل کرنے والا تاویل نہیں کرتا بلکہ متکلم کے کلام کی اصلاح کرتا ہے۔ اس کا اصلی مقصد یہ ہوتا ہے کہ متکلم نے غلطی کی ہے اس کو کلام کرنے کا سلیقہ نہ تھا ورنہ وہ کلام میں یہ الفاظ لاتا جن کو میں اپنی تاویل میں ظاہر کررہا ہوں۔ قرآن مجید ''یحرفون الکلم عن مواضعہ'' سے ایسے ہی لوگوں کی تصدیق کرتا ہے۔

پھر تاویل کی بنیاد محض خودغرضی اور نفسانیت پر ہوتی ہے مثلاً مرزا قادیانی اور ان کے حواری آیت ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' کے النبیین میں الف لام عہد ذہنی بتاتے ہیں یعنی آپ ان انبیاء کے خاتم ہیں جو آپ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ کیا کہنا۔ ایسی تاویل تو خروجال کو بھی نہیں سوجھی اور نہ سوجھ سکتی ہے۔ آپ کو یہ بھی خبر نہیں کہ الف لام استغراق کس موقع پر آتا ہے اور الف لام عہد ذہنی کس موقع پر آپ کو یہ بھی خبر نہیں کہ جمع پر ہمیشہ الف لام استغراق کا ہوتا ہے۔ آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس صورت میں تو ہر نبی اپنے سے پہلے انبیاء کا بلکہ ہر انسان اپنے سے پہلے انسانوں کا خاتم ہوگا۔ خصوصیت کیا رہی؟ اور خدائے تعالیٰ کا جو کلام محل مدح میں تھا وہ محل ذم میں ہوگیا۔ پھر مرزا قادیانی جو اپنے کو خاتم الخلفاء بتاتے ہیں تو آپ بھی گزشتہ خلفاء (انبیاء) کے خاتم ٹھہرے نہ کہ آئندہ انبیاء کے۔ پس ممکن ہے کہ مرزا قادیانی کے بعد کوئی خلیفہ (نہیں صاحب مسیح موعود ومہدی مسعود وظلی وبروزی نبی وامام الزمان) اور بھی پیدا ہو۔ حالانکہ ایسا کہنے والے پر مرزا قادیانی بھی ابھی مغلی چھرا تیز کریں گے۔ لیجئے جناب آپ نے آیت قرآنی کی ایسی تاویل کی کہ آپ نے منہ سے اپنی رسالت ونبوت کی تکذیب کردی۔ یہ ہے تاویل کا نتیجہ۔

اجماع امت اور سیاق وسباق اور لغت اور فن بیان ومعانی کے خلاف قرآن مجید کی تاویل کرنا بچوں کا کھیل نہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ قادیان بالکل جہلاء اور اغبیاء کا مسکن ہے۔ ان میں نہ کوئی حدیث وقرآن کا عالم ہے نہ کوئی فلسفی اور متکلم ہے۔ نہ کوئی فن معانی وبیان اور فصاحت وبلاغت اور فن بدیع سے واقف ہے کہ بلکہ ہم بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ صرف ونحو سے بھی کما حقہ کوئی واقف نہیں۔ پس کس کی طاقت ہے کہ مجدد السنہ مشرقیہ سے آنکھ ملا سکے۔ انشاء اللہ! شوکت۔

دلیروں سے غرض ہے بزدلوں سے کام کیا اس کو
کہ شیوہ شیر گیری ہے غزال چشم فتاں کا

۲ ...... قادیانی گھنٹہ گھر

ج،ن۔ پشاور

۳۰؍اپریل کے اخبار الحکم میں قادیانی گھنٹہ گھر کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور کی خدمت میں بہت کچھ رونا رویا گیا ہے۔ مگر تمام دروغ بے فروغ اور سرتاپا دھوکا ومکر وزور ہے اور اس گھنٹہ گھر کی نسبت لکھا ہے ''خاص کر یہ منارہ اسلام کی مذہبی رسوم میں سے ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ص۳۱۶) یعنی اسلام میں ایسی صدہا رسوم مثل تثلیث پرستوں اور اعجوبہ پرستوں کے موجود ہیں جن میں سے یہ ایک گھنٹہ گھر کی بھی رسم ہے۔ ''لعنۃ اللہ علی الکاذبین'' اس جھوٹ اور دھوکہ دہی کی بھی کوئی انتہا ہے۔ پبلک بلکہ حکام کی آنکھوں میں خاک ڈالنا اسی کو کہتے ہیں۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اسلامی عمارتیں تو مساجد ہیں۔ گھنٹہ گھر مذہبی عمارت آج تک نہیں سنی گئی جن کی رسم ادا کرنا اسلامی رسم ہو سکے۔ اسلام میں تو پختہ مکان بھی ڈھادینے کے قابل ہے۔ جیسا کہ ایک صحابیؓ نے اپنا ایک چھوٹا سا پختہ گول گھر بنایا تھا مگر آنحضرتﷺ کی ناراضی سے ڈھا کر زمین کے برابر کردیا۔ آنحضرتﷺ نے حاجت سے زیادہ مکان بنانے پر اس کے مالک پر عتاب فرمایا ہے۔ یہ پختہ مکانات علامات قیامت سے ہیں۔ یہ قادیانی گھنٹہ گھر ڈھادینے کے قابل ہے۔ اس کی مخالفت سچے مسلمانوں پر فرض ہے۔ چہ جائیکہ اس کو مذہبی عمارت تصور کر کے اس کی رسم ادا کی جائے۔

الحکم اس گھنٹہ گھر کو اسلامی عمارت بنانے میں کیا عمدہ دلیل پیش کرتا ہے۔ ''منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصہ پر ایک بہت بڑا گھنٹہ جو چار سو پانچ سو روپیہ قیمت کا ہوگا نصب کردیا

جائے گا تا کہ نمازی لوگ اپنے وقت کو پہچانیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۳۱۶) اوّل تو حلوائی کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ۔ لوگوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی کا روپیہ جو طرح طرح کے مکروہ حیلوں سے ٹھگا جاتا ہے وہ اس بے دردی سے فضول عمارتوں میں برباد کیا جاتا ہے جو بحکم آیت ''ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین'' یہ اسراف و فعل شیطانی ہے جو اسلام میں حرام ہے۔ علاوہ ازیں اسلام میں نماز کے واسطے اذان مقرر ہے۔ گھنٹہ تو کفار کا طریق ہے۔ جس کی مخالفت کا حکم اسلام میں ہے۔ پس گھنٹہ گھر کو اسلامی عمارت کہنا حکام کو صریح دھوکہ دینا ہے۔ اسلام میں آواز جرس یعنی گھنٹہ آواز شیطانی ہے۔ اس کو اسلام سے کیا نسبت یہ جدید عیسائی (مرزائی) تصویر پرستی تثلیث پرستی میں پرانے عیسائیوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ ان کے مذہب میں گھنٹہ گھر عبادت گاہ ہو سہی۔ مگر مذہب اسلام کیوں بدنام کیا جاتا ہے۔ الحکم میں اس دھوکے بازی سے قادیانی گھنٹہ کو مذہبی عمارت بتلا کر مندروں اور گرجا گھروں جیسے حقوق طلب کرتا ہے۔

گھنٹہ گھر پر لوگوں کا یہ اعتراض کہ دوسروں کے گھروں کی بے پردگی ہوگی بہت معقول اور بالکل صحیح ہے۔ اسلام میں کسی کے گھر کے اندر جھانکنا تاکنا سخت گناہ ہے۔ اسلام کسی کی بے پردگی اور دل آزاری روا نہیں رکھتا۔ یہ تمام مرزائی مذہب کے اصول ہیں کہ جس طرح ہو سکے خلق اللہ کی دل آزاری کی جائے اور طرح طرح کی تدابیر فتنہ و فساد برپا کرنے کی نکالی جائیں۔ یہ مذہب گویا خلل اندازی امن خلق اور فتنہ و فساد کی بنیاد قائم کرنے کے واسطے بنا ہے۔ اللہ اس مذہب کے شر سے مسلمانوں اور تمام مخلوق خدا کو بچائے۔ آمین!

۳ ...... مرزائیوں کا تعصب

محمد ظہور خان سوداگر شاہجہان پور!

اہل سنت کے ساتھ مرزائیوں کا تعصب روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ خصوصاً جیسے مرزا قادیانی نے اپنے معتقدین و مریدین کو اہل سنت سے علیحدہ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تب سے ان لوگوں کی جماعت بھی علیحدہ ہوتی ہے۔ بات تو جب تھی کہ مرزا قادیانی مرزائیوں کے لئے نماز بھی نئی تصنیف کرتے۔ معلوم ہوتا ہے ابھی مرزا قادیانی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ ابھی نئے نبی ہیں نئی امت میں رفتہ رفتہ سب کچھ ہو رہے گا۔ مرزائیوں کے تعصب کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہمارے شہر شاہجہان پور میں ایک باخدا عالم دیندار متقی پرہیزگار عارف باللہ حضرت مولانا عبیدالحق صاحب مرحوم کا انتقال تقریباً دو ہفتہ ہوئے بعارضہ ہیضہ ہوا۔ مرحوم نہایت بزرگ خداترس عابد

زاہد شخص تھے۔ شاہجہان پور میں ان کی کوشش سے ایک مدرسہ بھی قائم ہوا جس میں سینکڑوں طلباء پڑھ کر فیضیاب ہوئے تمام شہر کو مرحوم کی ناگہانی موت پر بے حد افسوس اور صدمہ ہے مگر ناخدا ترس فرقہ مرزائیہ بجائے اس کے کچھ رنج کرتے۔ لگے بغلیں بجانے کہ چونکہ مرزا قادیانی کو مولوی صاحب مرحوم نہیں مانتے تھے۔ لہٰذا العنتی مرض ہیضہ میں انتقال ہو گیا۔ حالانکہ حدیث شریف میں اسہال کو بھی اسباب شہادت سے گنا ہے۔ مگر حدیث کون مانتا ہے اور بات بھی ٹھیک ہے۔ نئے پیغمبر کی حدیثوں کو مانیں یا پرانی دقیانوسی حدیثوں کو ہر مقامی اخبار کا فرض منصبی ہے کہ شہر کی قابل ذکر خبریں لوکل کالم میں درج کرے مگر اخبار ایڈورڈ گزٹ شاہجہان پور باوجود یہ کہ اس سانحہ عظیم کو عرصہ گزر گیا اور مولانا مرحوم کے انتقال کے بعد اخبار مذکور کے چار نمبر شائع ہو چکے لیکن افسوس کہ لوکل کالم اب تک اس خبر سے خالی نظر آتا ہے۔ اگرچہ مشہور ہے مگر ہم کو یقین نہیں کہ مذکورۂ بالا اخبار کے ایڈیٹر صاحب مرزائی ہوں اور مرزا کو مسیح موعود مانتے ہوں۔ تعجب ہے کہ مولانا مرحوم کے انتقال کی خبر اپنے اخبار میں کیوں نہیں چھاپی۔

۴ ...... کمشنر مردم شماری کا ایک غضبناک فقرہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی بار بار محض للو پتو سے گورنمنٹ میں میموریل بھیجتے ہیں کہ میں جہاد کے خلاف ہوں۔ کمشنر مردم شماری نے اپنی رپورٹ میں گویا مرزا قادیانی کے ٹھیک عندیے اور زعم کا یوں جواب دیا ہے ”اگرچہ یہ مُلّا (غلام احمد قادیانی) مذہبی جنگ (جہاد) کے خلاف ہے مگر عیسائیت، ہندو مذہب، شیعہ مذہب اور انگریزی تعلیم کی تحریک کی جس کا مرکز علی گڑھ ہے۔ سختی سے مخالفت کرتا ہے۔“ ذرا انگریزی اخباروں میں بھی دیکھو کہ لفظ مُلّا کیسے شخص کی نسبت مستعمل ہوتا ہے۔ مثلاً مُلّا، خشک عالم، مُلّا ہاڈا، مُلّا سومالی، مُلّا اخوند، مُلّا دیوانہ وغیرہ، انگریزی اصطلاح میں مُلّا کے معنی جنگجو کے ہیں۔ مرزا قادیانی تو محض بودم ہیں۔ اس غضب ناک اور عبرت ناک اور ہولناک فقرے کے نتیجے میں اور اس کی تہ تک کیوں پہنچنے لگے۔ وہ تو منارے کے گنبد میں بیٹھے ریگ ماہی اور سقنقور ملی ہوئی نان خطائیاں چکھ رہے ہیں۔ ہم سے سنئے مندرجہ بالا فقرے کا یہ مطلب ہے کہ مرزا اگر واقعی جہاد کا مخالف ہے تو صرف اس جہاد کا جو گورنمنٹ سے کیا جائے۔ (جس کا وجود ہندوستان میں نہیں) مگر وہ جہاد کا عموماً مخالف نہیں یعنی پادریوں، آریوں، شیعہ اور انگریزی تعلیم کے حامیوں کو اشتعال دلا کر سب سے جہاد کرنا چاہتا ہے۔ گویا گورنمنٹ کے ساتھ

جہاد کرنے کا تو منکر ہے مگر دنیا سے جہاد کرنے کے لئے خم ٹھونک رہا ہے۔

مرزا قادیانی کی عجیب کیفیت ہے کہ جس ہانڈی کھائیں اسی ہانڈی چھید کریں۔ سرسید کے خیالات اخذ کر کے اپنا کمپاؤنڈ مذہب تراشا اور سرسید ہی کے لگائے ہوئے درخت علی گڑھ کالج) کی تعلیم کے مخالف بن گئے۔

سرسید نے ہمیشہ تمام انبیاء علیہم السلام اور کبراء اسلام کی عظمت کی ہے۔ بھلا ان کی تحریروں میں کوئی ایک لفظ تو ایسا دکھادے جو انبیاء کی کسرشان کا موہم ہو۔ کم ظرف اور اوچھے تو صرف مرزا قادیانی ہیں کہ چھلک پڑے اور منہ کی راہ براز کرنے یعنی انبیاء کو گالیاں دینے لگے اور بتانے لگے کہ میں ان سے بہتر ہوں۔

فی الحقیقت مرزا قادیانی مقدس بزرگوں کو گالیاں دینے میں ساری دنیا سے فرد ہیں۔ یعنی کسی مذہب کے پیشوا نے دوسرے مذہب کے پیشوا کو کبھی برا نہیں کہا۔ کیا ہنود کے کسی اوتار نے اسلامی انبیاء کو برا کہا ہے کیا بودھ نے کسی نبی کو گالی دی ہے۔ انبیاء اور رفارمروں اور اوتاروں کے نام لیوا کی تو ہم کہتے نہیں۔ مثلاً بے ادب اور گستاخ آریا وغیرہ جن کا در حقیقت کوئی مذہب نہیں اور جو محض عقل خام کی دیگ میں اپنے مذہب کی کھچڑی پکا رہے ہیں مگر مرزا اور مرزائی سب وشتم میں آریا کے بھی کان کاٹ رہے ہیں اور روز بروز گستاخ اور خیرہ سر ہوتے جاتے ہیں۔ انبیاء کی وقعت ان کے دلوں سے بالکل اٹھ گئی ہے۔ بظاہر مسلمان رہنے کے لئے آنحضرت ﷺ کا نام کبھی کبھی لیتے ہیں۔ چند روز میں یہ بھی بھول جائیں گے اور اپنے نئے نبی کا کلمہ جس طرح اب دل میں ہے اسی طرح زبان پر ہوگا۔

پس کمشنر مردم شماری نے بہت ٹھیک لکھا ہے کہ مرزا گورنمنٹ سے جہاد کرنے کا تو مانع ہے مگر خود ساری خدائی سے جہاد کرنے پر آمادہ ہے۔ ڈائنامیٹ اور بم کے گولوں کا میگزین تیار ہو رہا ہے یعنی مذاہب غیر کو مشتعل کرنے والی کتابیں چھاپ رہا ہے۔ بس توپ میں بتی پڑنے کی دیر ہے پھر تو عالمگیر آگ پھیل جائے گی جس کے بجھانے پر گورنمنٹ بھی قادر نہ ہوگی۔ اور امن خواہ گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ مذاہب سے جنگ کرنا یا ان کو اشتعال دلانا خود مجھ سے جنگ کرنا اور مجھے اشتعال دلانا ہے۔ کیونکہ اس سے امن قائم نہیں رہ سکتا۔

۵ ...... امروہی صاحب سنت رسول کی بظاہر کیوں حمایت کرتے ہیں؟

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

یہ تو ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے بعد ختم نبوت ایک نیا نبی گھڑ لیا ان کا دعویٰ اتباع سنت

کیونکر مسموع ہوسکتا ہے۔ نبی برحق ﷺ کی نبوت سے تو انکار اور ان کی سنت پر چلنے کا اقرار کیا معنے رکھتا ہے؟ ضرور اس میں کوئی کید ہے:

ہم جانتے ہیں نعش پر آنے کا مدعا　　　آسودگی پسند تری شوخیاں نہیں

اگرچہ تمام انبیاء کی کوئی عظمت ووقعت مرزا قادیانی اور ان کی امت کے دل میں نہیں مگر چونکہ مرزا قادیانی اپنے کو ظلی اور بروزی نبی بتاتے ہیں یعنی آپ آنحضرت ﷺ کے ظل اور بروز ہیں تو انہوں نے دیکھا کہ سنت رسول اللہ کی کھلم کھلا مخالفت کرنے سے دنیا پر یہ ثابت ہوگا کہ یہ کیسا ظل اور بروز ہے جو اپنی اصل کی مخالفت کرتا ہے اور چونکہ عیسیٰؑ کی مخالفت کرنے اور ان کو گالیاں دینے سے (حالانکہ آپ ان کے بھی مثیل ہیں) اپنے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا لگا چکے ہیں تو مرزا قادیانی اور ان کے حواریین نے یہ خیال خام پکایا کہ عیسیٰ مسیح کی مخالفت صرف عیسائیوں کو ناگوار ہوگی نہ کہ مسلمانوں کو (حالانکہ مسلمانوں کو بھی عیسیٰ مسیح پر سب وشتم کرنے سے کچھ کم صدمہ نہیں پہنچا) مگر مرزائی اس کو سہہ گئے اور شربت کا گھونٹ سمجھ کر پی گئے۔ تو اب مرزا قادیانی اور امروہی صاحب کو خوف ہوا کہ ہم نے جو احادیث کی مخالفت کی ہے تو ایسا نہ ہو بعض کچھ مرزائی جن پر اچھی طرح بروزیت اور ظلیت کا مسمریزم دم نہیں ہوا یہ سمجھ کر مرزا جو اپنے کو اہل سنت جماعت میں گنتا ہے۔ سنت رسول اللہ وسنت صحابہ کا کتنا مخالف ہے۔ فرنٹ ہو جائیں اور پھر کلنک کا ایک دوسرا ٹیکا ماتھے جائے اور بقول مثل دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔ جس طرح عیسائیوں اور محمدیوں سے مطرود ہوئے اسی طرح مرزائیوں سے بھی مردود ہونا پڑے۔ پس وہ سنت سنت بگھار رہے ہیں۔

امروہی صاحب کے کھانے کے دانت اور دکھانے کے دانت اور کون نہیں سمجھ سکتا۔ اور اگر وہ واقعی سنت رسول اللہ ﷺ کے حامی ہیں تو غالباً نئے نبی کے اتحاد سے تائب ہو گئے ہیں اور ایمان کی تجدید کر لی ہے، اس صورت میں چشم ما روشن دل ماشاد اور ہم امروہی صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اب امروہی صاحب ضرور یہ شعر پڑھیں۔

بازسنی شدم ودل بمحمدؐ دادم
شوکت اللہ ہماید بمبارکبادم

۶...... مرزا قادیانی کے فتوے

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اخاہ اب تو مرزاجی فتویٰ بھی دینے لگے۔

مینڈکی بھی چلی مداروں کو

بھلا اسلامی مفتیوں اور مشائخ اور علماء نے جس شخص کی تکفیر کا فتویٰ دے دیا ہے وہ کیونکر مفتی بن سکتا ہے؟

الحکم میں بعنوان (استفسار اور ان کے جواب) سوال وجواب شائع ہوتے ہیں کسی نے سوال کیا کہ مولود کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں۔ تو آپ کیا دوٹپی جواب ہانکتے ہیں کہ محض آنحضرت ﷺ کا تذکرہ عمدہ چیز ہے اور قرآن میں بھی ہے: ''واذکر فی الکتاب ابراھیم'' سوال از آسمان جواب از ریسمان اسی کو کہتے ہیں۔ بھلا ایسا کونسا مسلمان ہے جو ذکر اللہ اور ذکر الرسول کو باعث سعادت نہ جانتا ہو۔ اس میں تو کسی کو بھی اختلاف نہیں۔ البتہ مجالس میلاد کے انعقاد کی ہیئت کذائی میں اختلاف ہے۔ مرزا قادیانی اس کو گول کر گئے اور بے چارہ سائل جواب سے محروم رہا۔ بات یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی خاتم الخلفاء ہیں تو کسی نبی کا ذکر ولادت یا مطلق ذکر آپ کو کیوں گوارہ ہونے لگا۔ یہ تو شرک فی الرسالۃ ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ذکر میلاد کو جو آپ نے گول مول بیان کیا۔ یعنی بطور من چاہے منڈیا ہلائے۔ اس سے روگردانی کی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ یا یوں کہو کہ قبر کا حریا بن گئے ہیں تو خیال ہوا کہ اگر میں محفل میلاد سے انکار کروں گا تو میرے بعد کوئی خاص میری میلاد کی محفل ہرگز منعقد نہ کرے گا جس کا انعقاد مرزائیوں کا فرض ہے کیا معنے آنحضرت ﷺ کا تو مولود ہو اور آپ کے ظل اور بروز کا مولود چار کے کاندھے چڑھنے کے بعد نہ ہو۔ اس سے یہ ثابت ہوگا کہ نہ آپ ظل ہیں نہ بروز ہیں۔ جب زندگی میں آپ نے اپنے چیلوں چاپڑوں کو ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' کہنے کا تاکیدی حکم دے دیا ہے تو اس جرنیلی آرڈر کا نفاذ تا قیامت سمجھئے اور جس طرح آنحضرت ﷺ کے مولود کی مجلسیں ہوتی ہیں آپ کے مولود کی مجلسیں بھی کیوں نہ ہوں۔

دوم...... ہماری رائے میں تو آپ نے حکیم صاحب بھیروی اور مولوی صاحب امروہی کو جو کسی زمانہ میں خصوصاً بزمانہ حیات سید صدیق حسن خانصاحب مرحوم گاڑھے اہلحدیث تھے اور اب تک مجلس میلاد کو برا سمجھتے ہیں میلاد کی در پردہ برائی بیان کر کے خوش کیا ہے ورنہ مرزا قادیانی کسی نبی کا مولود ٹھنڈی آنکھوں دیکھ سکیں اور اس کا فتویٰ دے سکیں۔ توبہ توبہ! ؎

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

تعجب یہ ہے کہ مذکورہ بالا اور سود اور رہن وغیرہ کی حلت وحرمت کے فضول سوالات تو کئے جاتے ہیں مگر یہ سوال نہیں کیا جاتا کہ تصویر کا بنانا اور اس کا گھر میں رکھنا اور نامحرم عورتوں کو دکھانا

کیسا ہے اور حج کرنا اور دعوے کے ساتھ پیشینگوئی کرنا یعنی اپنے کو غیب دان بتانا مذہب اسلام میں کیسا ہے؟ ہم حیران ہیں کہ جب مرزا نیا نبی ہے تو پرانی اسلامی شریعت پر کیوں چلتا ہے۔ اس کا کھلم کھلا انکار کر کے اپنی نئی شریعت کیوں جاری نہیں کرتا؟ یہ کیا کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ کوئی پوچھے کس کا خوف ہے۔ زمانہ آزاد، عہد سلطنت آزاد، خیالات آزاد، اسی سے تو مرزا قادیانی کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے کہ وہ بالکل اپنے کانشنس کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ لے پالک کا تو اب صرف یہ کام رہ گیا ہے کہ قرآن وحدیث میں جو باتیں ان کے مطلب کے موافق ہیں وہ تو صحیح اور باقی غلط، ہم تو جب جانتے کہ کوئی نیا قانون جاری کیا جاتا جو بطور کلیہ کے ہوتا۔ مذہب اسلام سے جدی کوئی ہدایت جاری ہوتی۔ ہدایت تو رہی بالائے طاق، ہاں طرح طرح کی ضلالتیں ضرور جاری ہوتی ہیں۔ یا نئے نئے بے معنے الہامات کہ لے پالک ایسا ہے اور لے پالک ویسا ہے اور پیشینگوئی بھی گول مٹول ہوتی ہے جس کے وہ دو منہ منافقوں کے منہ کی طرح ہوتے ہیں تا کہ آئندہ تاویل کرنے اور اپنے حمقاء کے پٹیلنے کا موقع ہاتھ آئے کہ چت بھی مرزا قادیانی کی اور پٹ بھی مرزا قادیانی کی۔ پس قادیان آنکھوں کے اندھوں اور گانٹھ کے پوروں کے لوٹنے کا اچھا خاصہ قمار خانہ ہے اور بس۔ (ایڈیٹر)

۷ ...... لندنی مسیح اور قادیانی مسیح

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

جیسے لندن میں مسٹر پگٹ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا مرزا قادیانی کے پاؤں تلے کی تو ہین نکل گئی کہ ہیں! سچا مسیح موعود تو میں یہ مکار جھوٹا لباڑیا کہاں سے کود پڑا؟ مگر ذرا مسٹر پگٹ سے بھی پوچھنا چاہئے کہ وہ مرزا قادیانی کو کیا سمجھتا اور کیا کہتا ہے؟ پگٹ کے گروہ نے پگٹ کو مسیح تسلیم کر لیا اور مرزا قادیانی کے گروہ نے مرزا قادیانی کو۔ حالانکہ دنیا میں ایسے بہت سے لوگ موجود ہیں جن کے معتقدین لاکھوں آدمی ہیں۔ ان میں سے ہر شخص دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں مسیح ہوں۔ مہدی ہوں۔ لیکن کیا وہ سب مہدی اور مسیح ہو سکتے ہیں؟ سوڈان میں کتنے مہدی پیدا ہوئے۔ کیا ان میں ایک بھی سچا مہدی تھا۔ اپنی اپنی مکاری کی ڈیوٹی پوری کر کے حشرات الارض کی طرح معدوم ہو گئے۔

مرزا قادیانی نے جھلا کر اور غصے سے کپکپا کر ایک چٹھی مسٹر پگٹ کے نام لکھی ہے جس میں بدستور وہی پیشینگوئی ہانکی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''اگر وہ (مسٹر پگٹ) اپنے ان غیر متعلق دعوؤں سے توبہ نہ کرے گا تو بہت جلد میری زندگی ہی میں ہلاک ہو جائے گا۔'' یہ ویسی ہی تاویل

ہے جیسی میعاد مقررہ پیشینگوئی میں مسٹر آتھم کے نہ مرنے پر کی گئی یعنی اس کے دل میں خوف طاری ہوگیا تھا۔ اس لئے ہلاک نہ ہوا۔ اس لغو تاویل کی بارہا چھاڑ ہو چکی ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی خود جانتے ہیں کہ میری پیشینگوئی غلط اور گوز شتر ہے۔ لہٰذا کوئی میعاد نہیں بتائی کیونکہ ان کو آتھم والی پیشینگوئی کا خوف ہوا۔ صرف لفظ (بہت جلد) لکھنے پر ٹالا۔

دوم...... اگر مسٹر پگٹ مرزا قادیانی کی زندگی میں نہ مرا تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے یہ قید لگائی تھی کہ اگر وہ اپنے دعوؤں سے توبہ نہ کرے گا تب ہلاک ہوگا۔ اب چونکہ وہ زندہ رہا لہٰذا ضرور اپنے دعوؤں سے تائب ہو چکا ہے۔ وہی آتھم والی راگ مالا۔ ''لعنة الله علی الکاذبین'' اب فرمایئے مرزا قادیانی کی پیشینگوئی نے کیا تیر مارا؟ ہر مدبر بلکہ ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ فلاں معاملے کا پہلو یوں نہ ہوا تو مضر ہوگا۔ اور یوں ہوا تو مفید ہوگا۔ ایک وکیل اپنے ملزم موکل سے کہہ سکتا ہے کہ اگر تم نے اپنی ڈیفنس عمدہ طور پر کی تو تم رہا ہو جاؤ گے۔ ورنہ سزا پاؤ گے۔ دونوں باتوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہتی ہے مگر کیا ہر وکیل مسیح موعود ہے۔ معلوم نہیں مرزائیوں کی عقل کہاں غت ربود ہوگئی ہے کہ اپنے پیر و مرشد کی چالوں کو نہیں سمجھتے اور اس کو مسیح موعود تسلیم کر لیتے ہیں۔ ''صم بکم عمی فهم لا یرجعون'' (ایڈیٹر)

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء یکم جون کے شمارہ نمبر ۲۱ر کے مضامین

۱......	الہام اور پیشینگوئی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	عیسیٰ مسیح کے معجزات سے انکار بھی اور اقرار بھی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	وہی منارہ مرزائیوں کا ٹھاکر دوارہ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	نبی ہے یا قہر الٰہی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	الہام کی تعریف۔	

۱ ...... الہام اور پیشینگوئی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

بے شک ہر انسان کے دل پر اس کے کانشنس کی صلاحیت اور قابلیت کے موافق الہام ہوتا ہے۔ الہام نہ صرف نیکی سے بلکہ بدی سے بھی متعلق ہے۔ ''فالهمها فجورها وتقوٰها''

مگر یہ ایسی کیفیت نہیں جس کو بجز ملہم کے کوئی اور محسوس کر سکے کیونکہ علیم بذات الصدور صرف خدائے علام الغیوب ہے۔ ہاں سچے ملہم کے آثار دوسروں پر بھی کھل جاتے ہیں۔ جیسے پھولوں کی خوشبو کہ آنکھوں سے محسوس نہیں ہوتی مگر دماغی حس میں پہنچ جاتی ہے۔ سچے الہام کی یہی صفت ہے۔ اور چونکہ کوئی شخص اپنا دل چیر کر کسی کو نہیں دکھا سکتا معلوم ہو کہ الہام ہے یا اضغاث احلام یا وسوسہ احتلام یا خیالات فسق وحرام، یا صور اصنام اوہام، لہٰذا ہر مکار دعویٰ کر سکتا ہے کہ مجھ پر الہام ہوتا ہے۔ جس کا ثبوت مریدوں اور چیلوں کے محض عقیدے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ بعض بہروپئے اور سادھو بچے تو رو‌غن قازمل کر وہ روپ گانٹھتے ہیں کہ بڑے بڑے سیانے کوے ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔

بھوپال کا ایک سادھو بچہ

یہ مکار بڑی بڑی چالوں سے لوگوں کو ٹھگتا تھا۔ ایک مرتبہ اپنے وطن سے متواتر اپنے نام خطوط منگوالئے کہ فلاں شخص کے قرض میں آپ کا گھر نیلام ہونے والا ہے۔ اور عدالت نے اس کو ڈگری دے دی ہے۔ اس عیار نے لوگوں کو وہ خطوط دکھائے اور یوں رقمیں اینٹھیں۔ بالآخر دفتری کے لونڈے کے تعشق میں بدنام ہو کر یہ لوطی بڑی رسوائی اور تفضیح کے ساتھ نکالا گیا۔ زاروقطار روتا ہوا ہمارے پاس آیا کہ للہ میری دستگیری کرو اور مجھے وطن تک پہنچا دو الغرض ہم نے پانچ روپے دیئے اور رخصت کیا۔

یہ سادھو بچہ متصل کے ایک اور قصبہ میں پہنچا اور وہاں کے مسلمانوں کو چکنے چپڑے وعظ سے ٹھگنا چاہا۔ ایک صاحب نے حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مرحوم کے نام اس شخص کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے خط بھیجا۔ حضرت مرحوم نے جواب میں لکھا کہ یہ شخص بڑا ظالم ہے۔ اس کے کید سے بچتے رہو۔ بالآخر وہاں سے بھی نکالا گیا۔

اس شخص کی ظاہری حالت یہ تھی کہ ایک نیا کرتا اور ایک تہمد اور ایک کمبل اوڑھے ہوئے تھا۔ گلے میں حمائل کلام مجید تھی اور بس۔ خواہ مخواہ بھی ہر شخص دھوکے میں آجاتا تھا کہ ایک باخدا بزرگ بلکہ ولی اللہ ہے۔

سادھو بچے تو وہ روپ گانٹھتے ہیں کہ مرزا قادیانی ان کے مقابلے میں بیرنابالغ ہیں۔ کیا طاقت ہے کہ ان کی خود غرضی کا بھید کسی پر کھل سکے۔ مرزا قادیانی نے تو اکثر اوقات آپ اپنی قلعی کھول دی ہے اور کھول رہے ہیں۔ گرگٹ کی طرح بیس پچیس سال کے عرصہ میں کیا کیا رنگ بدلے۔ اولاً الہام کے مدعی، پھر مثیل المسیح، پھر مسیح موعود اور مہدی مسعود، پھر ظلی اور بروزی

نبی پھر خاتم الخلفاء اور امام الزمان ہو گئے۔ جس شخص کو ذرا بھی عقل ہے وہ اس تغیر حالت سے نتیجہ نکال سکتا ہے کہ آپ بظاہر سب کچھ مگر درحقیقت کچھ بھی نہیں۔ مرزا قادیانی اپنی زبان حال سے یہ شعر پڑھ رہے ہیں۔

گر کوئی آ کے دیکھے تو کچھ بھی نہیں ہوں میں
سر پر اٹھائے پھرتے ہیں شور و فغان مجھے

مرزا قادیانی اگر صرف مدعی الہام رہتے تو یقیناً دس گنا زیادہ ترقی کرتے۔ مگر چور کے پاؤں کہاں ہوتے ہیں؟ کچے سادھو بچوں میں استقلال کہاں۔ اولاً پیٹ میں قراقر ہوا۔ ریاح فاسدہ کی گھوڑ دوڑ ہونے لگی۔ پھر سوء ہضم کی نوبت آئی۔ پھر تخمہ ہوا پھر ہیضہ ہوا پھر اس کی سمیت وبائی طور پر تمام مرزائیوں میں پھیل گئی۔ کیونکہ بے احتیاطی کے نتائج ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ہیضہ اور طاعون وغیرہ سب انسانی افعال کے ثمرات ہیں۔ خدائے تعالیٰ جس کی صفت رحمٰن ورحیم ہے کسی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا۔ بلکہ انسان خود ہلاکت میں پڑتا ہے ورنہ خدائے تعالیٰ ہرگز یہ ارشاد نہ کرتا: ''لاتلقوا بایدیکم الیٰ التھلکۃ'' ﴿یعنی اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔﴾ اس سے ثابت ہے کہ اکثر ہلاکتیں خلاف مرضی الٰہی اور خلاف مشیت ہیں جس طرح شراب خوری، حرامکاری، قتل اور سفک، ظلم اور نہب خلاف مرضی الٰہی ہے۔ پس مکاروں اور کذابوں کا الہام بھی ہرگز خدا کی طرف سے نہیں ہوتا۔ یہ تو خدا پر تہمت ہوتی ہے اور مفتری علی اللہ سخت عتاب کا مستوجب ہوتا ہے۔

جب آپ نے براہین احمدیہ لکھی تو بیان کیا کہ میرے بطن سے الہام کی سرسراہٹ ہوتی ہے اور پھر جھٹ سے بارہ ہزار روپیہ کی جائیداد کا انعام اس شخص کے لئے مشتہر کیا جو براہین کا جواب لکھ دے۔ آریہ نے ''تکذیب براہین'' لکھ کر شائع کر دی۔ انعام کا خبط تو آپ کی گھٹی میں نیچرل طور پر پڑا ہے۔ ہر معاملہ میں تھیلیاں اور ہمیانیاں اگلتے ہی رہتے ہیں مگر آج تک کسی کو پھوٹی کوڑی بھی دی ہو تو خدا کرے قسمت ہی پھوٹے اور تو کیا کہیں۔

فی الحقیقت چال تو بہت خاصی ہے۔ حمقاء میں غل مچ جاتا ہے کہ ایک شخص اپنی ساری جائیداد تکلی پر دھرے دیتا ہے۔ بالکل ولی اللہ اور خلوص اور للّٰہیت کا پتلا ہے یہ خبر نہیں کہ۔

زر زر کشد در جہان گنج گنج

مرزا قادیانی گویا اپنی نبوت کو روپیہ پیسہ کا لالچ دے کر فروخت کر رہے ہیں۔ اگر کسی نے انعامی مجوزہ رقم دے دی تو نبوت گویا فروخت ہو گئی اور مرزا قادیانی اس کے حلقہ بگوش غلام بن

گئے اور کوئی گاہک نہ ہوا تو آپ فرمائشی نبی ہیں ہی۔ گویا مرزا قادیانی یہ ثابت کررہے ہیں کہ میں نبی نہیں بلکہ ایک متمول سیٹھ ساہو کار کوٹھی والا ہوں۔ میرے پاس لاکھوں روپیہ جمع ہے۔ کیا کسی نبی نے اپنی نبوت کا دارومدار روپیہ پیسے پر رکھا ہے اور اس طرح اپنی نبوت اور اپنا اعجاز فروخت کیا ہے۔ جب آتھم کی پیشینگوئی میں مرزا قادیانی کے منہ پر قدرتی تھپڑ لگا۔ یعنی وہ میعاد مقررہ میں فوت نہ ہوا تو آپ نے جھٹ سے اشتہار دیا کہ آتھم حلف سے کہہ دے اس پر (پیشینگوئی) کا خوف طاری نہ ہوا تھا اور دس ہزار لے جائے۔ مرزا قادیانی کو خوب معلوم تھا کہ انعام کی یہ شرط ہرگز پوری نہ ہوسکے گی کیونکہ اس کے یہ معنے تھے کہ آتھم جو مسیحی ہے مرزائی بن جائے۔ اس عیاری پر مرزائی پھولے نہیں سماتے کہ حضرت اخبث واخس وانجس ومجلس مابین ظل وبروز کی پیشینگوئی بال باندھی پوری ہوئی۔ ارے واہ رے بہادر وتمہارے کیا کہنے ہیں۔ نامردی تو خدا نے دی مگر مار مار تو کئے جاؤ۔

الہام تو قرآن وحدیث سے بالضرور ثابت ہے مگر یہ کہاں لکھا ہے کہ جس پر الہام ہو وہ غیب دان پیشینگو بھی ہو۔ یعنی اس میں خدائے علام الغیوب کی صفت غیب دانی پیدا ہو جائے۔ اس صورت میں تو وہ خدا ہوا نا کہ صاحب الہام۔ اس لئے مذہب اسلام میں رمالوں اور نجومیوں اور پیشینگوئی کرنے والوں کی مذمت وارد ہوئی ہے مگر حمقاء کا کیا علاج کہ جو شخص صاحب الہام ہو اس کو غیب دان بھی تصور کرنے لگتے ہیں۔ ایسے ضعیف الاعتقاد مسلمان لاکھوں موجود ہیں جو مشائخ اور پیروں کو غیب دان جانتے ہیں۔ مرزائیوں پر حصر نہیں۔

مرزائیوں کی ڈھٹائی دیکھئے کہ کھلم کھلا خلاف کتاب وسنت بنکارتا ہے کہ فلاں شخص اتنے عرصہ میں مر جائے گا اور میری سینکڑوں پیشینگوئیاں (غیب دانیاں) آفتاب نصف النہار کی طرح پوری ہوئیں۔ (ایک بھی پوری نہیں ہوئی اور سب کی سب بیچ کھیت پٹ پڑیں) مگر بے حیائی تیرا آسرا۔ خوب یاد رکھو کہ جو شخص کسی انسان میں خدائی صفت ٹھونستا ہے وہ اس کو خدا سمجھتا ہے نہ کہ صرف نبی اور رسول۔ اب مرزائیوں سے پوچھو کہ وہ مرزا قادیانی کو غیب دان جانتے ہیں یا نہیں۔ اگر جانتے ہیں تو کافر ہوئے اور نہیں جانتے تو مرزائیت کی جانب سے مردود ومطرود ہوگئے۔

۲ ...... عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے معجزات سے انکار بھی اور اقرار بھی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۷ارمئی کے الحکم میں لکھا ہے کہ کسی شخص نے سوال کیا کہ ”عیسیٰ مسیح کے بن باپ پیدا ہونے کی کوئی صریح کلام مجید میں ہے۔“ مرزا قادیانی نے جواب میں آیت ”ان مثل عیسیٰ

عـنـد الله كمثل آدم ‘‘پیش فرمائی یعنی عیسیٰ کی مثال خدا کے نزدیک ایسی ہے جیسی آدم کی مثال جو نہ صرف بے باپ کے بلکہ بے ماں کے بھی پیدا ہوئے۔ مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کی پیدائش پر تو تم کو تعجب ہے مگر آدم کی پیدائش پر تعجب نہیں جو اس سے بھی عجیب تر ہے۔

یہاں تک تو مرزا قادیانی بہت خاصے رہے۔ مگر جو معجزات خود عیسیٰ مسیح نے دعوے کے ساتھ دکھائے کہ ’’ابرئ الاکمه والابرص واحی الموتیٰ باذن الله‘‘ اس سے مرزا قادیانی کو انکار ہے حالانکہ یہ بھی قرآن مجید کی ہی آیت ہے۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ عیسیٰ سے درحقیقت کوئی معجزہ ہی نہیں ہوا اور آیت میں مراد احیاء قلوب یعنی ہدایت ہے لیکن ہدایت تو انبیاء اور اولیاء اور اہل اللہ اور علماء بھی کرتے ہیں۔ عیسیٰ کی کیا تخصیص ہوئی اور وہ کیونکر دوسرے انبیاء سے اس خاص معجزے میں ممتاز ہوئے۔ یہ وہی بات ہے کہ ’’نؤمن ببعض ونکفر ببعض ‘‘ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا ایمان خدائی معجزات پر ہے انبیاء ورسل کے معجزات پر نہیں۔ یہاں وہ لازمی نیچر کے قائل ہیں کہ کوئی بات اس کے خلاف نہیں ہوسکتی تو پھر مرزا قادیانی نبی بن کر اپنی پیشینگوئیوں کو معجزہ کیوں قرار دیتے ہیں اور اپنی کتابوں کا نام اعجاز مسیح اور اعجاز احمدی کیوں رکھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک تو انبیاء خلاف نیچر کوئی معجزہ دکھا ہی نہیں سکتے۔ یہ پرائی بدشگونی کیلئے اپنی ناک پر استرا چلانا نہیں تو کیا ہے؟

مرزا قادیانی کا یہ جواب صرف مسلمانوں کے لئے ہے نہ کہ مخالفان اسلام دہریوں وغیرہ کے لئے کیونکہ جب وہ عیسیٰ مسیح کے بن باپ پیدا ہونے کے قائل نہیں تو آدمؑ کے بن باپ اور ماں کے پیدا ہونے کے کب قائل ہوں گے۔ پرانے فلاسفر تو یہ کہتے ہیں کہ تمام نوعیں قدیم ہیں۔ پس نوع انسان بھی قدیم ہے۔ اسی بناء پر یورپ کے بعض جدید فیلسوف کہتے ہیں کہ انسان اصل میں بندر اور لنگور تھے۔ اور دیکھ لو دونوں کا چہرہ بشرہ مشابہ ہے جب ان کی نسل بڑھی تو جنگلوں کے غاروں اور پہاڑوں کی کھوہوں سے نکل کر جھونپڑے بنانے لگے اور محنت وریاضت اور مس وغیرہ سے بال گر گئے۔ دم جھڑ گئی اچھے خاصے مہذب اور متمدن انسان ہوگئے۔ مرزا قادیانی کو اگر کوئی آریا لپٹ جائے تو بغلیاں جھانکنے لگیں گے۔ حالانکہ وہ آریا کی تردید کے مدعی ہیں اور اوائل میں ان کی بعثت اس لئے تھی۔

پھر اگر کوئی دہریہ یا آریا کہنے لگے کہ مرزا قادیانی آیت موصوفہ کا ایک جزو کھا گئے۔ وہ کیا (خلقة من تراب) یہ ٹکڑا یا تو آدم کی صفت واقع ہوگا یا حال۔ مطلب یہ ہوا کہ عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے جس کو خدا نے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر مٹی سے تو تمام اجسام پیدا ہوئے ہیں جو عناصر

اربعہ کا ایک رکن ہے۔ اگر عیسیٰ بھی اسی سے پیدا ہوئے تو کیا اعجاز ہوا۔ اور اگر کہو کہ عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت قرآن مجید میں یہ آیت وارد ہے کہ ’’ونفخنا فیھا من روحنا‘‘ اور روح مجردات سے ہے نہ کہ مادیات سے تو خدائے تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی جو مثال آدم علیہ السلام سے دی ہے کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا وہ غلط ہوگئی۔ مرزا قادیانی اور ان کے عقل کل اور تمام مرزائی اس اعتراض کا جواب دے دیں تو ہم اپنا دعویٰ تجدید چھوڑ دیں۔ جب مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ میں امام الزمان ہوں تو تمام مذاہب کے اعتراضوں کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ ایڈیٹر صاحب الحکم اور البدر کو دو ہفتہ کی مہلت دی جاتی ہے اس کے بعد ہم خود جواب دیں گے کیونکہ سخن فہمی عالم بالا معلوم ہے۔

۳ …… وہی منارہ مرزائیوں کا ٹھاکردوارہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

منارہ کیا ہے فساد کا شرارہ، خلاف کا انگارہ، شرک فی الرسالۃ والتوحید کا نقارہ۔ طرح طرح کی احداث کا نظارہ۔ بدعت کا پشتارہ، کدورت ونفاق کا غبارہ، الغرض ہر طرح ناکارہ ہے۔ مگر ایڈیٹر صاحب الحکم اس کو منجملہ مذہبی شعائر کے قرار دیتے ہیں۔ مقدس مذہب اسلام تو ایسی مزخرف بدعات اور ناپاک شرکیہ تعمیرات سے بالکل منزہ ہے۔ ہاں جدید مذہب مرزائی کی شعائر سے ہو تو مضائقہ نہیں۔

جب صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے حضور اس کی مخالفت میں چند عرائض گزریں اور بٹالہ کے تحصیلدار صاحب بغرض تحقیقات قادیان تشریف لائے اور فریقین کے عذرات قلمبند کر کے لے گئے تو اب الحکم میں یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ یہ منارہ مرزائی عبادت گاہ کے متعلق ہے اور عبادت گاہ ہے کوئی میر گاہ نہیں جس پر چڑھ کر تماشائی لوگ شرفاء کے مکانات میں جھانک لگائیں گے اور مستورات کی پردہ دری کریں گے۔ حالانکہ منارہ اس لئے ہوتا ہے کہ لوگ اس پر چڑھیں اور اس کے گردوپیش کا نظارہ کریں جیسا کہ ہمارے اخبار کے بیشتر ناظرین کو بھی جامع مسجد کے مینار پر چڑھنے اور اس کے گردوپیش مکانات اور حوالی کی فضا کے نظارے کا اتفاق ہوا ہوگا۔ یہ منارے مسجد سے علیحدہ نہیں ہوتے بلکہ اس کا جزء ہوتے ہیں اور نہ ان کا کوئی جداگانہ نام ہوتا ہے جیسا اس منارے کا نام ’’منارۃ المسیح‘‘ ہے اور اخبار الحکم کی پیشانی پر اس کی تصویر ہے اور اس کے نیچے یہ شعر لکھا ہے۔

نظر آئے گی دنیا کو تیرے اسلام کی رفعت
مسیحا کا بنے گا جب یہاں مینار یااللہ

منارۃ المرزا کے دعوے تعمیر میں دہلی کی ایک نظیر پیش کی گئی جو حال میں صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی نے فیصل کی ہے اور مسجد کے بنانے کی اجازت دی ہے مگر منارۃ المسیح کو اس سے کیا تعلق ہے مسجد کے معنے ہی سجدہ گاہ کے ہیں۔ کیا اس منارے کے اندر یا اس پر چڑھ کر نماز پڑھی جائے گی۔ یہ تو محض شہرت اور دنیا طلبی کے واسطے ہوگا۔ یہ منارہ عبادت گاہ کا جزو تو اس صورت میں ہوتا کہ اس کے برج کی تعمیر کے دائیں بائیں ہوتا۔ یعنی چھوٹی برجی کو بلند کیا جاتا جیسا کہ خود الحکم میں لکھا ہے کہ یہ منارہ مرزائی عبادت گاہ کے مشرقی گوشہ پر بنایا جانا تجویز ہوا ہے۔ الحکم ہی بتائے کیا کسی مسجد کا مشرقی گوشہ بھی مسجد ہوتا ہے۔ البتہ مغربی گوشہ تو مسجد ہوسکتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی جدید شریعت کی رو سے مرزائیوں کو بجائے مغرب کے مشرقی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہو۔ کیا موجودہ مسجد نماز پڑھنے کو کافی نہیں۔ کہ مسجد میں دوسری مسجد بنائی جاتی ہے۔ یہ محض اسراف ہے جس کی مذمت قرآن مجید میں ہے کہ ’’ان اللہ لایحب المسرفین ‘‘اور محض تبذیر ہے جس کی نسبت خدائے تعالیٰ فرماتا ہے: ’’ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ‘‘یعنی خدائے تعالیٰ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور تحقیق فضول خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

اور ظاہر ہے کہ حسب منطوق آیت بالا مرزائی لوگ مقامات دور دراز سے اس کی زیارت کو جوق در جوق آئیں گے کوئی بوسہ دے گا کوئی اس کے آگے ماتھا رگڑے گا۔ کوئی منتیں مانے گا۔ کوئی منتیں پوری کرے گا یہ تو اچھا خاصہ بت خانہ بلکہ بتخانہ سے بھی گیا گزرا ہے۔ کیونکہ اس میں آخر کوئی مورت تو ہوتی ہے۔ یہاں تو ڈھاک کے تین پات بھی نہیں۔ ہاں مرزا قادیانی اس میں اپنا بت رکھوا دیں تو بت خانہ کی پوری تکمیل ہو جائے اور جب کہ مرزا قادیانی کی تصویر ہر مرزائی کے گھر میں موجود ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس میں تصویر نہیں۔ یہ ایسا خبیث اور ملعون فعل ہے جس سے مقدس اسلام کی توہین ہوتی ہے اور کسی مسلمان کا کام نہیں کہ اس کی تائید کرے ۔

منارے کی ہوس میں کیوں تو بت خانے سے پھرتا ہے
کہ یاں تو کوئی صورت بھی ہے واں دھوکا ہی دھوکا ہے

خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے شرک اور ایسے مشرکانہ مذہب سے بچائے اگر یہ منارہ تعمیر ہو گیا تو دنیا دیکھے گی کہ مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد چند اپاہج اس کے مجاور بن کے بیٹھیں گے اور کیا عجب ہے کہ اس میں مرزا کا بت بھی رکھا جائے۔

مرزا اور مرزائیوں کو اب تو یہ مرض ہے کہ منارے کی تعمیر پر مسیحیت اور مہدویت اور

بروزیت منحصر ہے۔ منارہ نہیں تو مرزائی مذہب بھی نہیں۔ یہ وہ منارہ ہے جس کی نسبت سالہا سال سے پیشینگوئیاں ہورہی ہیں کہ منارے کے تیار ہوتے ہی مرزائی چار طرف سے پل پڑیں گے اور دھڑا دھڑ سجدے میں گریں گے۔ پھر تو چھنا چھن کی پوبارہ ہو جائے گی۔ جائیدادیں خریدی جائیں گی اور تمام مغلانیاں مرصع بجواہر زیورات سے گوندنی کی طرح لد جائیں گی۔ اب یہ تمام ارمان خاک میں ملے جاتے ہیں۔

میسحیت یا دجالیت برباد ہوتی ہے اور ہم کو معلوم ہوا ہے کہ جیسے تعمیر منارہ کی مخالفت ہوئی ہے مرزا قادیانی انگاروں پر لوٹ رہے ہیں۔ خواب وخور حرام ہو گیا ہے۔ ہر چند بعض قانونی مرزائی تشفی دے رہے ہیں اور ڈھارس باندھ رہے ہیں کہ حضور اقدس منارہ کی تعمیر کا رکنا محال عقلی وعادی ہے کیونکہ گورنمنٹ آزاد ہے۔ اس نے مذہب کو آزادی عطا کر رکھی ہے۔ وہ ہرگز اپنی عطیہ آزادی کو سلب نہیں کر سکتی۔ اور اچھا ہم مسلمان نہ سہی اور مذہب اسلام میں ایسی تعمیرات کی اجازت بھی نہ سہی۔ لیکن آخر ہمارا کوئی مذہب تو ہے جس کی گورنمنٹ محافظ ہے۔

لیکن مرزا قادیانی پر یاس غالب ہے اور جی چھوٹ گیا ہے اور یہی علامت بری ہے کیونکہ جب کسی مریض پر خوف غالب ہو جاتا ہے خواہ اس کا مرض ایسا نہ ہوتا ہم وہ جانبر نہیں ہوتا ناامیدی ہی اس کے حق میں ملک الموت بن جاتی ہے۔ بلی کسی کبوتر پر جھپٹا مارے اور وہ اس کے نیچے سے نکل جائے خواہ کوئی زخم بھی کبوتر کے نہ لگا ہو، تاہم وہ خوف سے مرجاتا ہے۔ منارہ تو گیا جہنم میں ہم کو تو اس کے ساتھ مرزا قادیانی کی جان کے لالے نظر آتے ہیں۔ میسحیت اور مہدویت (مرزائیت) چند اینٹوں پر موقوف ہے وہ ڈھے گئیں تو مذہب بھی ڈھے گیا۔ اس سے زیادہ کونسا مذہب خام اور بے اصل ہوگا۔

ہم ابھی نہیں کہہ سکتے کہ منارہ کے مقدمے کا انجام کیا ہوگا۔ ہاں استخارہ کر کے جناب باری سے دعا مانگیں گے کہ ہم پر اس کا انجام ابھی منکشف ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ منکشف ہوگا اور پھر ناظرین کو اطلاع دیں گے۔ کیونکہ یہ ایک امر اہم ہے جس پر الحاد وارتداد کا قیام یا استحصال وانہدام منحصر ہے۔

۴ ...... نبی ہے یا قہر الٰہی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا کے بھیجے ہوئے رسولوں اور نبیوں کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ یوں کہئے کہ خدائے تعالیٰ کے بعد ان کا درجہ ہے لیکن انبیاء ہی کے واسطے دشواریاں اور طرح طرح

کے ابتلاءات بھی تھے جو دنیوی تکالیف اور مصائب کی صورت میں نازل ہوئے اور وہ بتوفیق الٰہی ان سب کو جھیلنے اور تمام آزمائشوں میں پورا اترے ہیں۔ انہوں نے کتی اور مردار دنیا کو رضاء الٰہی کے عصاء سے ہمیشہ دھتکارا اور اس کو کبھی منہ نہ لگایا۔ دیکھو سچے نبیوں کی یہ صفت ہے۔

انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے جو تکلیفیں صبر و رضا کے ساتھ برداشت کیں۔ ان کا تحمل عام انسانی طاقت سے باہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے حالات اور سوانح دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے اور دلوں میں ان کی وقعت وعظمت گڑ جاتی ہے۔

اب فرمایئے مرزا قادیانی پر کونسا ابتلا ہوا؟ کیا تکلیف اٹھائی؟ کونسا مجاہدہ کیا۔ کیا کیا ریاضتیں کیں؟ آسمان سے ان پر کونسی نئی ہدایت کونسا نیا قانون اترا؟ بجز اس کے کہ میں اپنے باپ (خدا) کا لے پالک ہوں اور وہ میری جانب محبت سے یوں دوڑتا ہے جیسے کوئی مرغی پر پھیلا کر بچوں کی جانب دوڑتی اور ان کو اپنے گرم گرم پروں میں لیتی ہے کہ کہیں بلی نہ اٹھالے جائے۔ مرزا قادیانی نے تمام عمر مختار کاری کے زمانے سے لے کر اب تک پھولی پھولی مامہ کتیاں کھائیں۔ اور بروزی نبوت نے تو گویا باورچی خانہ میں ایک ہی گاڑ دیا۔ مزے ہیں۔ الّلے تلّلے ہیں۔ روغن بادام کے دم کئے ہوئے پلاؤ اور بریانیاں ہیں۔ سقنقوری اور جند بیدستری معجونیں ہیں۔ ساٹھے پاٹھے بنے ہوئے ہیں اور ساتھ ہی تمام حواری سنڈیار ہے ہیں۔ پل رہے ہیں۔ چکنے چپڑے مچرب بن گئے ہیں کہ مکھی بھی بدن پر بیٹھتے پھسلتی ہے۔

انبیاء نے جسمانی اور روحانی مصائب سہے۔ مظالم پر صبر کیا اور خدائے تعالیٰ کی جناب میں دعا فرمائی کہ ظالموں کو چشم بینا عطا کر اور ہدایت دے۔ خود آنحضرت ﷺ سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ’’لعلک باخع نفسک علی آثارھم ‘‘یعنی اے محمد ﷺ (تجھے قوم کے ساتھ جو کچھ ہمدردی اور بھڑاس ہے) شاید تو اپنے نفس کو ان کے پیچھے ہلاک کر دے گا۔ سبحان اللہ! اب انیسویں صدی کے فرمائشی نبی مرزا قادیانی کے خوارق دیکھئے کہ کسی نے ایک کہی تو آپ نے سو سنائی۔ اگر کسی نے ایک چٹکی لی تو آپ نے کلہاڑا رسید کیا۔ پھر عوام کو نہیں بلکہ علماء کرام اور مشائخ عظام کو جنہوں نے محض خلوص سے مرزا کو راہ راست پر لانا اور الحاد وارتداد سے روکنا چاہا پھر اس پر بس نہیں بلکہ بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی روح مقدسہ کو بھی اس کی تیغ زبان اور سنان قلم سے پناہ نہ ملی۔ جھوٹے اور مکار مصنوعی لوگ ایسی ہی حرکتوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ پس مرزا قادیانی سے ان کا صادر ہونا ضروری اور عین حکمت ومشیت الٰہی ہے۔

انبیاء کا نزول ایک رحمت ایزدی ہے مگر مرزا قادیانی کا خروج ملک کے لئے مصیبت

اور زحمت ہے۔ ان کی نبوت کی پہلی تبلیغ تو ہوئی کہ فلاں اتنے دنوں میں ہلاک ہوگا اور فلاں اتنی مدت میں۔ حالانکہ ایک بھی ہلاک نہ ہوا۔ الغرض نئے نبی صاحب اپنے ساتھ ہلاکت کی لینڈ وری لائے۔ آسمانی باپ نے اپنے ننھے منے لے پالک کو ہلاکت ہی کا سبق پڑھا کر بھیجا نہ کہ نجات کا۔ پھر آپ دعوے سے کہتے ہیں کہ میں طاعونی نبی ہوں اور طاعون میرے ساتھ ساتھ آیا ہے۔ الغرض خدائے تعالیٰ نے اب تک دنیا میں ایسے غضب ناک نبی کی نظیر بھیجی ہی نہیں۔ آپ طاعونی اور غضب ناک نبی ہونے میں جزئی حقیقی ہیں۔ پھر مرزائیوں کے سوا دنیا میں کوئی شخص مرے، مرزا قادیانی یہی کہیں گے کہ میری بددعا سے مرا کیونکہ اس نے مجھے نبی اور امام الزمان تسلیم نہ کیا تھا لیکن ہم پوچھتے ہیں سینکڑوں مرزائی اور وہ بھی طاعون سے جو مرزا کا ایڈیگا نگ ہے کیوں مرے۔ ان کو کس کس بددعا کھا گئی۔ علماء کرام اور مشائخ عظام کی؟ اب دیکھو ہمارے علماء اور مشائخ زبردست ہیں یا مصنوعی بروزی نبی کہ اس کی بددعا سے تو باوصف پیشینگوئی کے ایک بھی نہ مرا اور ہمارے علماء اور مشائخ کا اقبال اور جبروت دیکھئے کہ انہوں نے بددعا بھی نہیں کی مگر خود طاعون جو مرزا کا سرہنگ ہے خود مرزا قادیانی کے بچوں کو کھا گیا جیسے سکندر کے اقبال سے دارا کے دو پیادوں نے دارا کا کام تمام کر دیا۔ ”فاعتبروا یا اولی الابصار“

۵ ...... الہام کی تعریف

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

الحکم مطبوعہ ۷ / مئی میں الہام کی کوئی سات تعریفیں لکھی ہیں مگر معلوم نہیں ان میں ذاتی یعنی بالکنہ کمنہہ یا بالوجہ اور بوجہ کونسی ہے اور عرضی کونسی۔ یہ وہ جانے جس نے منطق پڑھی ہو۔ قادیان میں کوئی ایسا غوجی اور قال اقول بھی پڑھا ہوا نہیں تا کہ ذرا سے غور سے معلوم ہو۔ کہ ایک شے کی متعدد ماہیتیں نہیں ہوتی اور اگر یہ سب عرضیات ہیں تو مبہم میں قطعی اور ممیز نہیں۔ منجملہ سات تعریفوں کے ایک تعریف یہ بھی لکھی ہے۔ ”سچا الہام خدائے تعالیٰ کی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے اور ضرور ہے کہ اس میں پیشینگوئیاں بھی ہوں اور وہ پوری بھی ہو جائیں۔“

معلوم نہیں یہ قرآن میں یا حدیث میں کہاں لکھا ہے کہ جس پر الہام ہو وہ پیشینگو (غیب دان) بھی ہو جائے یعنی بروزی طور پر خدائی صفت اس میں حلول کر جائے۔ الہام تو سب پر ہوتا ہے۔ فاسق ہو یا پرہیزگار، فاجر یا بدکار، آیت ”الہمہا فجورہا وتقوہا“ پھر ملاحظہ ہو انسان تو انسان، مکھی پر وحی نازل ہوتی ہے جیسا کہ کلام مجید میں ہے: ”واوحی ربک الی النحل“

یعنی اے محمد تیرے خدا نے مکھی پر وحی نازل کی۔ قرآن وحدیث میں تو ہے نہیں شاید بروزی لے پالک کی لال کتاب میں لکھا ہو کہ مکھی بھی پیشینگو اور غیب دان ہے۔

سچے الہام کی یہ تعریف بھی لکھی ہے کہ ''اس میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے اور قوت اور غضب ناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے۔'' اور جھوٹے الہام کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ ''اس میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کی سی دھیمی آواز ہوتی ہے کیونکہ شیطان چور اور مخنث اور عورت ہے۔'' غالباً مرزا قادیانی کو اس کا تجربہ ہو گیا ہے اور تجربہ بغیر جلیس اور انیس ہونے کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

کند ہمجنس باہمجنس پرواز

مرزا قادیانی نے دونوں باتیں اپنے تجربہ سے بیان کی ہیں جن کا یہ مطلب ہوا کہ ان پر جھوٹا الہام بھی ہوتا ہے اور سچا بھی۔ یہ عجیب بروزی نبی ہے جو اضداد کا مجموعہ ہے۔ اب یہ کام حواری کا ہے کہ منارے کے بیچوں بیچ کے درمیان میں بیٹھ کر مرزا قادیانی سے پوچھیں کہ آپ پر جھوٹا الہام کس وقت ہوتا اور سچا کس وقت۔ اور وہ شیطان کے جلیس کس وقت ہوتے ہیں اور آسمانی باپ کے انیس کس وقت۔ مرزا قادیانی یہ دونوں باتیں الہام ہی سے بتائیں گے۔ پس دو جانب سے الہام کے دونگڑے چھما چھم برسیں گے۔ ایک باپ کی جانب سے دوسرا شیطان کی جانب سے۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۸؍جون کے شمارہ نمبر ۲۲؍ کے مضامین

۱......	حضرت مجدد الف ثانیؒ پر مرزائیوں کا بہتان۔	ولی محمد لدھیانوی!
۲......	مرزائی اشعار کا ترکی بہ ترکی جواب۔	حکیم محمد ناصر خان لدھیانوی!
۳......	پیشینگوئیاں پیشانی کا دھبا بن گئیں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	تحریف لفظی ومعنوی۔	محمد احسن اٹاوہ!
۵......	اعجاز احمدی کا جواب۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	ضمیمہ کا اثر۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۷......	نیچریت، مرزائیت، عیسائیت	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ...... حضرت مجدد الف ثانیؒ پر مرزائیوں کا بہتان

ولی محمد لدھیانوی!

ہم نے اکثر لکھے پڑھے مرزائیوں کو مرزا قادیانی کی مسیحیت کی یہ دلیل کرتے سنا ہے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں (بلاحوالہ جلد و نمبر مکتوبات و صفحہ وسطر) لکھتے ہیں کہ ''جب حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوں گے تو علماء ان کو کافر کہیں گے چونکہ مرزا قادیانی کو تمام مولوی کافر کہتے ہیں اس لئے آپ ہی سچ سچ مسیح ہیں۔''

بالفرض اسے صحیح بھی مان لیں تو کیا نتیجہ مقدمہ، اولاً تو صحیح ہے کہ مرزا قادیانی کو تمام علماء کافر کہتے ہیں۔ مگر یہ غلط ہے کہ جس شخص کو علماء کافر کہیں وہ نعوذ باللہ مسیح ابن مریم ہو۔ ہاں مسیح الدجال ہو تو ہو۔

تجسس و تلاش سے معلوم ہوا کہ مکتوبات جلد دوم نمبر ۵۵ صفحہ ۱۰۷، مطبوعہ نولکشور ۱۸۹۱ء میں یہ عبارت ہے۔ ''نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات اورا از کمال دقت و غموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند مثل روح اللہ مثل امام اعظم کوفی است کہ ببرکت ورع و تقویٰ و بدولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگران در فہم آن عاجز اند، مجتہدات اورا بواسطہ دقت معانی مخالف کتاب و سنت دانند اورا و اصحاب اورا اصحاب الرائے پندارند'''' کل ذالک لعدم الوصول الیٰ حقیقۃ علمہ ودرائۃ وعدم الاطلاع علی فہمہ وفراستہ ''یعنی قریب ہے کہ علماء ظواہر آپ کے مسائل اجتہادیہ کا انکار کریں اور کتاب و سنت کے مخالف جانیں کیونکہ ان مسائل کا ماخذ گہرا اور نہایت دقیق ہوگا۔ روح اللہ کی مثال امام اعظم کوفی رحمتہ اللہ کی مانند ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کی برکت اور اتباع سنت کی بدولت آپ کو اجتہاد اور استنباط میں ایسا بلند درجہ حاصل ہوا ہے کہ دوسرے اس کے سمجھنے سے عاجز ہیں اور آپ کے مسائل اجتہادیہ کو دقت معانی کی وجہ سے کتاب و سنت کے مخالف جانتے ہیں اور آپ کو اور آپ کے متبعین کو اصحاب رائے خیال کرتے ہیں۔ یہ سب باتیں صرف اس لئے ہیں کہ آپ کے علم کی حقیقت اور ماہیت تک نہیں پہنچے اور آپ کے فہم و فراست پر مطلع نہیں ہوئے۔ انتہیٰ!

خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح امام الائمہ حضرت امام اعظمؒ کے مسائل اجتہادیہ کو بعض علماء کتاب و سنت کے خلاف بتاتے ہیں۔ اسی طرح ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے مسائل اجتہادیہ کو

خلاف کتاب وسنت کہیں۔ کیا علماء حضرت امام اعظم کونعوذ باللہ منہا کافر کہتے ہیں۔ حاشاوکلا۔ ہرگز نہیں، بلکہ آپ کے اتقاء اور ورع اور فقاہت دین کے معتقد ہیں۔ فروعی اجتہادی مسائل میں اختلاف اور چیز ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے اجتہادی مسائل کو بعض علماء خلاف کتاب وسنت کہیں۔ کیونکہ یہ ان کی عادت اور سمجھ کا تقاضا ہے لیکن یہ صرف قیاسی بات ہے۔ کلمہ نزدیک است کی طرف غور وفکر کرنے سے اہل فہم پر بات مخفی نہیں رہ سکتی۔

ہرصورت یہ بات بالکل غلط اور سراسر افتراء ہے کہ کہیں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے تحریر فرمایا ہو کہ علماء حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ کافر کہیں گے۔ پس ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے عرض کرتے ہیں کہ اس فرقے کی دھوکہ بازیوں اور چالاکیوں سے خبردار اور ہوشیار ہیں۔ والسلام!

۲ …… مرزائی کے اشعار کا ترکی بہ ترکی جواب

حکیم محمد حسن خان لدھیانوی!

ایس ایم یوسف صاحب مرزائی نے اپنے پیشوا مرزا کی تعریف میں الکل پچو کچھ تکبندی کی تھی جو ضمیمہ شحنہ ہند میں درج ہو چکی ہے اور اس کا ایک جواب نظم میں بجانب نصیر احمد صاحب ایجنٹ بھی شائع ہو چکا ہے۔ دوسرا جواب حکیم محمد حسن خان صاحب برادرزادہ حکیم محمد ناصر خان صاحب لدھیانوی نے حسب ذیل دیا ہے۔

ارے او! مریدان مرزا خدارا / بتاؤ کہ ہے دین کیسا تمہارا
رسول خدا سے پھرے جارہے ہو / نبوت کو مرزا کی تم گا رہے ہو
دلوں میں نہیں خوف رکھتے خدا کا / نہ اندیشہ ہے تم کو روز جزاء کا
گھٹایا ہے رتبہ حبیب خدا کا / بڑھایا ہے رتبہ مگر مرزا کا
بلاشبہ ہیں چرخ پر ابن مریم / زمین میں مکین ہیں رسول مکرم
دوبارہ جب آئیں گے عیسیٰ زمین پر / پس مرگ مدفون ہوں گے یہیں پر
گھٹا اس میں کیا رتبہ خیر الوریٰ کا / حبیب خدا اشرف انبیاء کا
گئے ہیں فلک پر مع الجسم عیسیٰ / ہوا ہے یہ قرآن سے ہم پر ہویدا
احادیث وقرآن کو دیکھو سمجھ کر / پڑے ہیں تمہاری تو عقلوں پر پتھر
عبث دین برحق کو چھوڑا ہے تم نے / صداقت سے منہ اپنا موڑا ہے تم نے
تصانیف مرزا پہ رکھتے ہو ایمان / بھلا بیٹھے دل سے احادیث وقرآن

کلام خدا سے جو آگاہ ہوتے — تو یوں دین حق سے نہ گمراہ ہوتے
کلام الٰہی سے لو ہم بتا دیں — سنو غور سے لاؤ ایمان بتا دیں
چھٹے پارہ قرآن میں سورہ نساء ہے — پڑھو اس کی تفسیر میں کیا لکھا ہے
فلک پر مع الجسم عیسیٰ کا جانا — صداقت سے سب عالموں نے ہے مانا
فقیہہ ومحدث ہوئے جس قدر ہیں — سبھی متفق حق کے اس قول پر ہیں
سمجھ میں نہ سیاست کیا ان کی آئی — جو مرزا نے ہے اس صدی میں سمجھائی
عقیدہ یہی اہل اسلام کا ہے — رہے گا ہمیشہ سے یونہی رہا ہے
یہی تھا بزرگوں کا مذہب تمہارے — اسی قول کو مانتے آئے سارے
مگر آج تم دام مرزا میں پھنس کر — ہوئے جاتے ہو قائل قول منکر
تمہیں کون رستہ بتانے کو آئے — پڑھو علم دین جو جہالت مٹائے
دوبارہ وہ آئیں گے بیشک زمین پر — جو ہیں ابن مریم خدا کے پیمبر
عقیدہ ہمارا یہی مستند ہے — حدیثوں سے بڑھ کر بھلا کیا سند ہے
نہیں بات مشکل یہ کچھ تردد اور — کہ عیسیٰ کو لائے فلک سے زمین پر
تمہاری سمجھ گرچہ الٹی ہوئی ہے — خدا کے تو نزدیک ممکن سبھی ہے
عقیدہ نہیں ہے جو اس پر تمہارا — تو سمجھو کہ دین سے کیا ہے کنارا
بتا کیا رسول خدا نے کہا ہے — ذرا لا بخاری کہاں یہ لکھا ہے
کہ موعود عیسیٰ جو آئے جہاں میں — تو پنجاب کے موضع قادیان میں
دکھاؤ وہ ہیں کون سی تیس آیت — جو ہیں مرگ عیسیٰ پر کرتی دلالت
کوئی ایک آیت تو لاکر دکھاتے — وفات مسیحا کا جھگڑا مٹاتے
نشان سماوی بھلا کون سے ہیں — کہ مرزائیوں پر وہ ظاہر ہوئے ہیں
ذرا ان نشانوں کا ہم کو نشان دو — کہ موعود کا وقت جن سے عیاں ہو
مسیحائے موعود گر مرزا ہے — کہاں پہلے دجال اس سے ہوا ہے
یہ ہے افتراء محض اور بدگمانی — بغاوت کے مرزائیو تم ہو بانی
وہ انگریز تم پر جو فرمانروا ہیں — رعایا کے حق میں جو فضل خدا ہیں
ملے عہد میں جن کے آرام اتنے — بنے ہیں بگڑتے ہوئے کام اتنے
یہی ان کا احسان مانا ہے تم نے — کہ دجال اب ان کو جانا ہے تم نے

عجب بدگمان ہو بڑے بے وفا ہو — نہایت ہی محسن کش و ناسزا ہو
بتاتے ہو ریلوں کو دجال کا خر — یہ بے ہودگی اور خری ہے سراسر
اگر ریل کو کوئی دجال مانے — سوار اس پہ ہوتے ہیں کیوں لنگڑے کانے
وہ دجال جو ہو عدوئے مسیحا — گدھے پہ چڑھے اس کے ہیہات مرزا
ہوئے کب ہیں ظاہر نشان سماوی — کہ بن بیٹھے عیسیٰ عبث مرزا جی
کہاں ہے یہ فرمایا حق نے قرآن میں — کہ موعود ہوگا عیاں قادیان میں
نہ زنہار دے گا کلام الٰہی — کسی دعویٰ مرزا پہ گواہی
یہ قول نبی صدق سے مان لو تم — کہ دجال تیس آئیں گے جان لو تم
بتاتے ہیں ہم کو احادیث و قرآن — کہ مرزا نہیں فی الحقیقت مسلمان
خدا کے لئے سیدھے رستے پہ آؤ — حدیث اور قرآن پہ ایمان لاؤ
مریدی سے اب اس کی ہو جاؤ تائب — کہ ہے مرزا مفتری اور کاذب
عقیدہ کرو ٹھیک اپنا خدارا — مسلمان بنو مانو کہنا ہمارا
خدا سے ڈرو اس کی بیعت کو توڑو — وہ دجال ہے اس سے منہ اپنا موڑو
خدا کے مٹانے سے بیشک مٹے گا — نبی کے ہٹانے سے بیشک ہٹے گا
جو دارالفتن موضع قادیان ہے — بنایا اسے تم نے دارالامان ہے
ہوئے حج کعبہ سے منکر سراسر — سمجھتے ہوجانا وہاں حج اکبر
پسند آئی دجال کی کیوں اطاعت — ہوئے حیف کیوں تم گرفتار لعنت
اطاعت جو ہے چھوڑی رسول خدا کی — محمد نبی خاتم الانبیاء کی
یقین ہے اسی حال میں تم مرو گے — جہنم کو مرزائیوں سے بھرو گے
دعا ہے خدا یا یہ نامی کی دائم — کہ رکھنا ہمیں سیدھے رستے پہ قائم
راہ حق سے امت نبی کی نہ بھٹکے — کسی اور رستے نہ جائے وہ ہٹ کے
رہے شیفتہ دین خیرالوریٰ کی — فدائی رہے سنت مصطفیٰ کی
بحق نبی حج کعبہ کرا دے — گناہوں کی ظلمت دلوں سے مٹا دے
دکھا اپنے پیارے کا مجھ کو مدینہ — کہ معمور ہو نور سے میرا سینہ
یہ نامی کی ہے التجا میرے مولیٰ — کہ بالخیر ہو خاتمہ مومنوں کا

۴ ...... پیشینگوئیاں پیشانی کا دھبا بن گئیں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اہل ہوا کے واسطے ہے اوج ہی زوال
فوارے نے اچھال کے پٹکا ہے آب کو

ہم معمولی پیشینگوئیوں کی بارہا حقیقت کھول چکے ہیں مگر مرزا قادیانی ان میں بھی بیٹے ہی نکلے اور کیوں نہ نکلتے عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے کہ مفتری علی اللہ کی تحریر اور تقریر خود مفتری کے لئے سواد الوجہ فی الدارین بن جاتی ہے۔

سینکڑوں نجوی لال پوتھیاں لئے سینکڑوں رمال قلمدان اور قرعہ یا کعبتین بغل میں دبائے کوڑی پیسہ روٹی ٹکڑا مانگتے پھرتے ہیں۔ کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا۔ آپ نے باوصف ادھورے رمال اور ادھ کچرے نجوی ہونے کے چونکہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر آپ کی مزاج پرسی فرض ہوگئی ہے پھر نجومیوں اور رمالوں کی اٹکل کا تیر تو کبھی کبھی نشانے پر لگ بھی جاتا ہے مگر آپ کی ساری پیشینگوئیاں اناڑی کے تیر کی طرح ہوا میں اڑ گئیں۔ پھر بھی دم خم وہی ہے کہ سب پوری ہوئیں۔ کیا بے چاری حیا کو قادیان سے بالکل ہی دیس نکالا دے دیا ہے۔ پہلی پیشینگوئی یہ تھی کہ مغلانی کے حمل کے اصطبل سے کنوتیاں بدلتا ہوا ایک عراقی نر نکلے گا مگر افسوس۔

چو دم بر داشتم مادہ بر آمد

دوسری دفعہ آپ نے جند بیدستر اور سقنقور اور ریگ ماہی کے حلوے کھا کر اور کچکچا کر (۷/اگست ۱۸۸۷ء، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۴۱) کو اعلان دیا اب کے ضرور بالضرور اور پرضرور جاضرور کے عین میں عین لڑکا ہوگا اور یہی بشیر موعود ہے یوں کرے گا اور دوں کرے گا ایسا ہوگا اور ویسا ہوگا اور جیسا تیسا ہوگا۔ تمام شاہان روئے زمین اس سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور خود لے پالک کا آسمانی باپ فخر کرے گا کہ کیسا کلونتا ڈینگرا پوتا پیدا ہوا۔ گویا دادا ہی بروزی طور پر پوتے کے قالب میں ڈھل کر آئے گا مگر یہ نرم چارہ تھوڑے ہی دنوں میں گربہ اجل کا لقمہ بن گیا۔ مرزا قادیانی پھر بھی بھیگی بلی نہ بنے اور باوصف آسمانی تھپڑ کھانے کے پیشینگوئیاں کرنے سے نہ چوکے۔

سقنقوری اور جند بیدستری معجون کا ابھان جو اٹھتا ہے۔ تو جھٹ سے مشتہر کر دیا کہ خود آسمانی باپ نے آسمان میں میرے نکاح کا لگا فلاں مسماۃ سے لگا دیا ہے اور یہ نکاح بہت سی برکتوں کا اسٹور ہوگا (دیکھو مرزا قادیانی کا خط مورخہ ۱۷/جولائی ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۰ اور رسالہ مسیلمہ قادیانی کا مکر شیطانی یا نکاح آسمانی کا راز نہانی مطبوعہ چشمہ نور پریس امرتسر (روز کلمہ فضل رحمانی ص۱۲۴) اور پیشینگوئی کہ اگر کوئی اور شخص اس سے نکاح کرے گا تو اڑھائی برس کے اندر مر جائے گا۔ یہ میعاد اگست ۱۸۹۴ء میں ختم ہوگئی اور خالق اناث وذکور وازواج نے اس مسماۃ کو ایک نوجوان شخص کے حوالے کیا۔ اب میرا شیر مرزا قادیانی کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے اور ان کے ارمانوں کا دلیا

کرر ہے ہیں۔ کوئی نصف درجن بچے تو نکال چکا ہے۔ خدا نے چاہا تو چند روز میں درجن بھر بچے ہو جائیں گے۔ ہاں مرزا قادیانی چونکہ آداگون کے قائل ہیں اور اپنی بروزی یا استدراجی نبوت پر انکا ایمان ہے تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جورو تو درحقیقت میری ہے مگر میں نے نیوگ کے موافق بچے نکلوانے کو اپنے رقیب کے سپرد کر رکھی ہے کیونکہ میری کمر میں اب بوتا نہیں رہا اور رجولیت ریشہ خطمی بن گئی ہے اور میں نے یہ قانون اپنے بعض مریدوں کی بیگمات کے لئے بھی بوجہ موجود ہونے رگ شیطانی کے نیوگ کے لئے جاری کر دیا ہے اور اس کی سند بعض اخبارات اور ضمیمہ شحنہ ہند سے مل سکتی ہے۔

اگر بعض مرزائی کہیں کہ مرزا قادیانی تو نیوگ کے مخالف اور آریوں پر معترض ہیں تو جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی جس امر کو اوروں کے لئے برا سمجھتے ہیں اس کو اپنے لئے باعث فخر وشیخی قرار دیتے ہیں۔ مثلاً مسیحؑ کی جانب فحش کو منسوب کیا اور خود کو ان کا مثیل بلکہ عین بتایا۔ اخباروں اور اشتہاروں میں تقویٰ اور طہارت اور صداقت کی ڈینگ ماری مگر خود جھوٹ کے پتلے اور مکر کے فوٹو بن گئے۔ یہی حال نیوگ کا ہے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بیوہ آلغوا کی آل ہونے کی باعث خود نیوگ کی نسل سے ہیں۔ گویا نیوگ ان کے نیچر میں یوں مل گیا ہے جیسے زعفرانی حلوے میں ریگ ماہی کاست۔ کیونکہ ان کے جد امجد اور ولی کھنگر چنگیز خان نے جس کا خمیر بدھ کے مذہب سے تھا۔ اسی نیوگ کی بدولت جنم لیا تھا اور مرزا قادیانی کو اول اول اسی بناء پر عیسیٰ مسیح کے مثیل بننے کا خبط سوجھا تھا کہ ان کی دادی بی بی آلغوا بیوہ نے کسی شخص سے بچے جنے تھے۔ شاید انہیں حالات پر قیاس کر کے مصنف کتاب عصا موسیٰ نے مرزا قادیانی کو ولید بن مغیرہ کا کامل مثیل سمجھ کر آیت (لا تطع کلّ حلّاف مهين) کو ان پر چسپاں کیا ہے۔

پچھلے دنوں اعجاز احمدی میں پیشینگوئی کی کہ مجھے پانچویں لڑکے کا وعدہ دیا گیا ہے حالانکہ بجائے نر کے مادہ (دختر) پیدا ہوئی۔ ودم! اولاد نرینہ کی تعداد میں جو اضافہ ہونے کی پیشینگوئی تھی بجائے اس کے اضافہ ہوتا۔ ایک جوان کماؤ بیٹا سال کا ساپورا جس کے سہارے پر مرزا قادیانی آسمانی منکوحہ کے تعلق میں اس کو اپنے حق میں بڑی بھاری فتح بتائیں گے کہ فرزند ارجمند نے مرزا قادیانی کا حکم نہ مانا اور اپنی زوجہ کو طلاق نہ دی لہٰذا سزا پائی۔ وہ کہیں گے کہ چند روز میں میرے رقیب کی بھی باری ہے ابھی تو ذرا ٹپکا ٹپکی شروع ہے۔ ذرا تیل دیکھئے تیل کی دھار دیکھئے۔ رقیب مرے اور ضرور مرے اور پھر آسمانی منکوحہ میرے ہتھے چڑھے اور ضرور چڑھے۔ اور جب خود مورث اعلیٰ آسمانی باپ نے نکاح پڑھ دیا ہے تو کیوں میرے قبضہ میں نہ آئے۔

۴ ...... تحریف لفظی ومعنوی

محمد احسن اٹاوہ!

حضرت مجدد السنہ مشرقیہ سلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ ہم چند روز سے مرزائیوں کی زبانی رسالہ عسل مصفی کی بڑی دھوم دھام سے تعریف سنتے تھے کہ اس میں یوں لکھا ہے دوں لکھا ہے۔ اس کے دیکھنے سے ضرور بالضرور لوگ مرزا قادیانی کو مہدی برحق مان لیں گے۔ میں نے بھی کتاب مذکور تلاش کر کے دیکھنا شروع کیا۔ واللہ سچ لکھتا ہوں کہ وہی رسم قدیم جو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی عادت ہے۔ لفظی تحریف، معنوی دھوکہ، کفر بکنا۔ بجز اس کے کچھ حقانیت اس میں نظر نہ آئی۔ چنانچہ لفظی یہ کہ ہم اکثر یہ شعر سنا کرتے تھے ؎

آسمان پر عیسیٰ اور داؤد موسیٰ خاک میں
لے کے توریت وزبور انجیل حق سے چال سے

مصنف عسل مصفی تحریفایوں لکھتے ہیں ؎

حضرت عیسیٰ نبی داؤد موسیٰ خاک میں
لے کے توریت وزبور انجیل حق سے چال سے

معنوی تحریف یہ کہ مجمع البحار میں توفی کے معنے اس طرح لکھے ہیں کہ ''متوفیک ورافعک علی التقدیم والتاخیر وقد یکون الوفات قبضاً لیس بموت'' مصنف عسل مصفی اس کا تحریفی ترجمہ کرتے ہیں یعنی ''متوفیک ورافعک'' مقدم مؤخر ہیں اور موت قبض کی موت ہوگی نہ حقیقی موت'' وقدیکون الوفات قبضاً لیس بموت'' کے صریح معنے ہیں کہ کبھی وفات کے معنے قبض کے ہوتے ہیں نہ موت کے۔ مگر مصنف عسل مصفی نے کیا ایمانداری سے معنے لکھے ہیں اور کس قدر تحریف برتی ہے۔ دھوکہ دہی ملاحظہ ہو۔ عسل مصفی کے صفحہ ۵۹۴ میں دجال کے معنے گروہ عظیمہ کے لکھے ہیں۔ تمام کتب لغات منتہی الارب قاموس وغیرہ کا حوالہ دیتے دیتے یہاں تک لکھا ہے کہ غیاث اللغات میں بھی یہی معنے لکھے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب اکثر مقام پر بکثرت دستیاب ہو سکتی ہے۔ ہمارے محلہ کے قریب چار جلد کتاب مطبوعہ مطبع نولکشور وعلی بخش جو ۱۲۶۹ء میں چھپی ہیں جس کو عرصہ ۵۲ برس کا ہوتا ہے موجود ہیں۔ چاروں لغات میں دال وجیم کی تختی میں بجز چار الفاظ دجی، دجاج، دجاجہ، دجلہ پانچواں لفظ ہی نہیں۔ دیکھئے جس نے جھوٹ اور دھوکہ دہی پر علانیہ کمر باندھ رکھی ہو۔ اس سے خدا بچائے۔ کیا عوام بے چارے ان کے دھوکہ اور دام فریب میں نہیں آسکتے ہیں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ ضرور تمام کتب تفاسیر وکتب لغات وتواریخ وغیرہ جن جن

کا اپنے رسالہ میں حوالہ دیا ہے۔ سب میں تحریف اور دھوکہ دہی کام میں لائے ہیں۔ جس کو مشتے نمونہ ازخروارے ہم نے ظاہر کردیا۔ کفر بکنا ملاحظہ ہو۔ اسی کے آخر میں دو قصیدے درج ہیں۔ ایک قصیدہ میں شعر لکھا ہیں ۔

زندہ کردی دین احمد بلکہ احمد مصطفیٰ
زندہ کردی نور قرآن بلکہ جملہ انبیاء

یہاں جو اہل علم تھے ان سے میں نے معنے پوچھے سب نے یہی کہا کہ اس کا مطلب صریح کفر ہے اور غلام کو آقا سے بڑھالیا ہے۔ اب میری التجا ہے کہ ہمارے مجدد صاحب السنہ مشرقیہ بوضاحت اس شعر کا مطلب پبلک پر ظاہر فرمائیں گے اور اس رائے سے صاف وصریح طور پر جیسا کہ ہمیشہ شحنہ ہند کے ضمیمہ میں تحریر فرمایا کرتے ہیں تحریر فرمائیں گے۔ اس میں کیا تاویل ہوسکتی ہے افسوس کہ مرزا قادیانی ومرزائیاں راہ حق کے تو مہدی نہیں ہیں۔ طریقہ ضلالت کے مہدی البتہ ہوسکتے ہیں۔

گر ہمیں است مہدی معہود
کشتیے دین غرق خواہد بود

۵ ...... اعجاز احمدی کا جواب

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی نے اپنے مندرجہ بالا قصیدہ کا جواب لکھنے والے کیلئے دس ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان دیا تھا ہم اس کا نصف یعنی پانچ ہزار روپیہ طلب کرتے ہیں بشرطیکہ کسی مقام پر اپنے اور ہمارے مقبولہ امین یا کسی کمیٹی کے پاس جمع کردیئے جائیں ورنہ مرزا قادیانی کا کیا اعتبار ہے کہ پانچ ہزار روپیہ دے سکیں گے۔ کتنی مرتبہ مرزا قادیانی نے خالی خولی تھیلیاں دکھائیں مگر کسی کو ایک ٹکا بھی نہیں دیا۔ ہم بڑی جرأت اور دلیری اور استحکام کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ۵ر ہزار روپیہ کی پوری کفالت ہوجائے تو ہم تحدی کرنے پر تیار ہیں۔ مرزا قادیانی یہ بھی بتائیں کہ کس قسم کے مضامین چاہتے ہیں۔ کیا وہی تردیدی مضامین جو ہمیشہ ضمیمہ شحنہ ہند میں شائع ہوتے ہیں یا کسی اور قسم کے مضامین دو ہفتے کے مابین جواب دیں۔

۶ ...... ضمیمہ کا اثر

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

خدا کی عنایت سے ضمیمہ، اخبار کے ساتھ اور نیز علیحدہ جو پلندے بندھ بندھ کر جاتا ہے

اور مدارس اور انجمنوں اور لائبریریوں میں اس کا مطالعہ ہوتا ہے۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ کم از کم دس آدمیوں کی نظر سے گزرتا ہے تو ہفتہ وار کئی ہزار آدمی اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور تحریریں بھی وہ مدلل اور دھواں دھار کہ نہ تو آج تک مرزائیوں اور مرزا قادیانی کی طرف سے کبھی ان کا جواب بن پڑا نہ آئندہ کبھی بن پڑے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ شوکت اللہ کی تحریریں کاغذ اور سیاہی سے اٹھ کر پبلک کے سویداء قلب میں گھس جاتی ہیں اور ربڑ بن کر دسوسات شیطانی کو چاٹ جاتی ہیں۔ ایک مرزائی نے ہم کو لکھا کہ ایسے لاکھ ضمیمے بھی جاری ہوں تو حضرت اقدس کا مشن رک نہیں سکتا۔ درینچہ شک۔ لیکن مرزائیوں کو خبر نہیں کہ غضب الٰہی کی بجلی میں چمک اور دھڑاکے کی آواز نہیں ہوتی۔ وہ آنکھوں سے الوپ انجن ہو کر منکروں کے خرمن امید پر گرتی اور جلا جلا کر تباہ اور بھسم کر ڈالتی ہے۔

مرزا قادیانی اپنے مرزائیوں کی تعداد تقریباً دولاکھ بتاتے ہیں مگر کمشنر مردم شماری صرف ۱۳۰۰ بتاتا ہے۔ اگر مرزائیوں نے درحقیقت اپنے مرزائی جدید مذہب کو چھپایا ہے یعنی بجائے احمدی لکھوانے کے اپنے کو محمدی لکھوایا ہے تو وہ نہایت بودے اور بزدل بلکہ سخت منافق ہیں وہ مشرک فی الرسالۃ ہیں کہ جدید نبی گھڑنے کے بعد بھی اپنے کو دوسرے نبی کی جانب منسوب کرتے یعنی محمدی بنتے اور کہلاتے ہیں۔ اس لئے کسی طرح مرزا قادیانی کے رجسٹر بیعت میں رہنے کے قابل نہیں ہیں اور خود مرزا قادیانی الحکم میں چند بار ایسے دورویہ مرزائیوں کو ڈانٹ بتا چکے ہیں اور جبکہ مرزا قادیانی یہ کہتے ہیں کہ موجودہ زمانہ کا میں رسول اور نبی اور امام الزمان ہوں اور مجھ پر ایمان لانا فرض ہے اور جو شخص ایمان نہ لائے وہ دنیا میں کشتنی اور عقبیٰ میں جہنمی ہے تو نہایت افسوس کی بات ہے کہ دولاکھ آدمی باستثنائے تیرہ سو کے اپنے کو محمدی لکھوائیں اور وہ بھی کہاں کمشنر مردم شماری کے دفتر میں جو فی دس سال ہندوستان کی مردم شماری اور آبادی کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے۔ ان بزدل مرزائیوں نے تو غضب ہی کر دیا کہ مرزا قادیانی کی نبوت کو عرش سے دھکا دے کر تحت الثریٰ میں گرا دیا۔ ایسے مرزائی منہ پھونک دینے کے لائق ہیں۔

مرزا اپنی بعثت ورسالت ۳۰ رسال سے بتاتے ہیں مگر حیرت ہے کہ جب ۲۵،۲۶ رسال میں ۱۳ رسو مرید پیدا کئے ہیں تو پانچ چھ سال میں یعنی سب سے بعد کی مردم شماری سے لیکر اب تک کچھ کم دولاکھ مرید کہاں سے اور کیونکر پیدا ہوگئے۔ اگر بفرض محال بجائے ۳۰ رسال میں ۱۳ سو مرید ہونے کے فی سال ۱۳ سو مرید بڑھے جب بھی سات آٹھ ہزار مریدوں سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ اور بفرض محال مرزا قادیانی کی مصنفہ تعداد ۲ رلاکھ سہی مگر ضمیمہ شحنہ ہند تو ۷ رکروڑ مسلمانوں کو ہفتہ وار درس دیتا اور دین محمدی پر قائم رہنے اور ضلالت سے بچنے کی ہدایت

اور تنبیہ کرتا ہے تو خیال کر لیجئے کہ ۷ رکروڑ محمدیوں کے مقابلے میں دولاکھ ملحدوں کی کیا حقیقت ہے؟ اور کس کا اثر قوی ہے یعنی ضمیمہ کا یا مرزا قادیانی کے مشن کا۔ مرزائی مشن جو اہل اسلام کی طبائع پر زہر اگلتا ہے۔ ضمیمہ تریاق بن کر اس زہر کا ازالہ کر دیتا ہے۔ ہر سال مرزا قادیانی پیشینگوئی کرتے اور اپنے خامکاروں کو طفل تسلی دے کر تھامتے ہیں کہ ضمیمہ اب بند ہوا اور اب بند ہوا مگر ہر سال جھوٹے کے منہ میں وہ ہو جاتا ہے اور ضمیمہ ملحدوں کے سروں پر آرے کی طرح گزرتا چلا جاتا ہے اور انشاء اللہ گزرتا چلا جائے گا اور بالآخر ایک ایک سر اور ایک ایک دھڑ کے دو دو کر دے گا۔

بعض بدمعاش مرزائی بھی یہ دیکھنے کو کہ ہمارے لال گرو کی کیسی درگت ہو رہی ہے۔ ضمیمہ کی خریداری کے لئے مختلف لوگوں کے نام سے درخواستیں بھیجتے ہیں مگر آپ جانئے ہم تو ایسے بدمعاشوں مفت خوروں کے گور گڑھے تک سے واقف ہیں۔ جواب میں دو جوتے اور حقے کا پانی بھیج دیتے ہیں۔ پھر بھی یہ حرامزادے ایسے بے حیا ہیں کہ حرامی پنے سے باز نہیں آتے اور پھر کر دھوکے دیتے ہیں۔ ہم کبھی ان کی قلعی اچھی طرح کھولیں گے۔ یہ لوگ مرزا قادیانی کے خوارق کے بہت اچھے نمونے ہیں۔ ’’الولد سر لابیہ‘‘

۷ ...... نیچریت، مرزائیت، عیسائیت

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اس میں بالکل شک نہیں کہ مرزائیت، نیچریت سے بدتر ہے کیونکہ کسی نیچری نے آج تک نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ چونکہ آج کل نئی تہذیب نئی روشنی اور پھر سائنس اور فلسفہ کی تعلیم کا زور ہے۔ لہٰذا سرسید مرحوم خواب غفلت میں پڑے ہوئے مسلمانوں کو مغربی تعلیم کی ٹھوکر مار گئے ہیں اور اس لحاظ سے ان کو ایجوکیشنل رفارمر کہنا بے جا نہیں اور اس وقت تقریباً ایک کروڑ مسلمان ان کے پیرو ہیں اور درحقیقت ان کو رفارمر سمجھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو تو تمام عمر بھی یہ فروغ نصیب نہ ہوگا دہاں مرنے کے بعد مرزائی لوگ منارہ کی پرستش کیا کریں تو شاید مرزائیت کا چراغ روشن رہے۔

لیکن نہ تو سرسید نے آج تک نبی ہونے کا دعویٰ کیا نہ ان کے معتقدین نے کبھی ان کو نبی سمجھا۔ نہ خلاف اصول وعقائد اسلام ان میں کوئی عظمت وفضیلت بتائی نہ پیدا کی۔ حالانکہ اگر سرسید چاہتے تو دعویٰ نبوت میں کامیاب ہو سکتے تھے مگر انہوں نے ایسے دعوے کو الحاد وارتداد اور سراسر کفر سمجھا کیونکہ وہ مسلمان تھے اور قرآن پر ان کا ایمان تھا۔ بھلا وہ قرآن کا خلاف کیونکر کر سکتے تھے۔ مرزائیت تو عیسائیت سے بھی گئی گزری ہے۔ عیسائی عیسیٰ مسیح کو خدا کا بیٹا اور خدا یقین کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی بھی ان کی تقلید پر اپنے کو خدا کا لے پالک بتاتے ہیں۔ نہ کہ بیٹا کیونکر اس سے

عیسوی مذہب کے ساتھ تشبہ ہوتا تھا لیکن اب بھی بات ایک ہی ہے۔ کیونکہ بیٹوں کی دو ہی قسمیں ہیں۔ صلبی اور متبنّیٰ مرزا قادیانی نے تو یہ غضب ڈھایا کہ سیدنا مسیح کو گالیاں دیں کیونکہ وہ رقیب اور وراثت کا شریک تھا۔ پس انہوں نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ باپ نے صلبی بیٹے کو عاق کر دیا ہے کیونکہ اس کے خوارق اچھے نہ تھے اور مجھے گود لے لیا ہے لیکن کسی نے یہ دعویٰ تسلیم نہ کیا۔ عیسائیوں نے تبرّا پڑھا اور مسلمانوں نے کافر اور ملحد بنا کر اسلام کی چاردیواری سے بارہ پتھر باہر نکال دیا۔ از انسو رانده واز نیسو درمانده۔ مرزا قادیانی نے تو سب کچھ بننا چاہا کہ بروزی محمد بھی ہیں۔ مہدی بھی ہیں، مسیح بھی ہیں۔ مگر مسیح کے گلے پر بالآخر چھری ہی پھر گئی۔ جو دعوے ہے لچر اور متناقض۔ جب آپ لے پالک ہیں تو بروزی محمد کیونکر ہیں۔ کیا آنحضرت ﷺ نے تبنیت کا دعویٰ کیا تھا اور آپ مسیح ہیں تو محمد کیونکر ہیں کیا مسیحؑ اور محمد ﷺ پہلے باہم بروزی ہو چکے ہیں۔ حالانکہ عیسیٰ مسیح آپ کے نزدیک ایک مہذب انسان بھی نہ تھا۔ کیا مہذب کا غیر مہذب کے ساتھ بروز ہو کر پھر دونوں ....؟

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال۱۹۰۳ء۱۶/جون کے شمارہ نمبر۲۳/ کے مضامین

۱......	مرزا قادیانی کے دعاوی۔	نامہ نگار از کرزن گزٹ!
۲......	مرزائی دیانت۔	نامہ نگار از کپورتھلہ!
۳......	وہی جعلی بیعت اور فرضی فہرست۔	محمد احسن پنشنر پولیس!
۴......	نبی بننے کا ارمان۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	جعلی بیعت۔	مکتوب مولا بخش!
۶......	ایضاً از جانب کلو حجام۔	کلو حجام گدا علی ٹولہ اٹاوہ!

۱ ...... مرزا قادیانی کے دعاوی

نامہ نگار از کرزن گزٹ

کرزن گزٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہم مرزا کو اس وقت سچا جانیں کہ وہ کابل تیراہ ایران روم۔ عربستان بخارا میں خود جا کر یا کسی حواری کو بھیج کر تبلیغ رسالت کریں۔ تو ہم بھی نقد چہرہ شاہی حال کا دس ہزار روپیہ نذر کریں گے۔ اس شرط پر کہ وہ مرقومۃ الصدر شہروں میں پہنچ کر ہم کو

ایک خط بھیجیں کہ لو صاحب ہم وہاں پہنچ گئے اور اشاعت دین احمدیہ مرزائیہ کر رہے ہیں ہم اسی وقت خالص اور کھرے کھرے دس ہزار نہیں پنج ہزار گن کر حوالہ کر دیں گے۔ اگر ضمانت مانگتے ہیں تو ہم مولوی سراج دین احمد صاحب بیرسٹرایٹ لاء مالک چودھویں صدی کو پیش کرتے ہیں مگر ساتھ ہی اپنی وحی بھی شائع کر دیں گے جو ہم کو اس وقت ہوگی کہ مرزا قادیانی پھر مع الخیر کبھی قادیان (جس کو مرزا قادیانی دارالامان کہتے ہیں) کی ہوا نہ کھائیں گے۔ وہیں کے لوگ آپ کی زیارت اس جگہ بنالیں گے۔

ناظرین پر بخوبی روشن ہے کہ ہر وقت مرزا قادیانی اور مرزائی جماعت اس دھن میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی موٹا مرغا پھنسے کوئی فربہ شکار ہاتھ لگے۔ دھڑا دھڑ چندے ہوں۔ مینار بنے اثاث البیت زیورات سجاوٹ کے سامان عیش و عشرت کے اسباب مہیا ہوں۔ ایک صاحب جھٹ شعر موزوں کر کے اخبار کے ٹائٹل پیج پر داغتے ہیں ۔

چکویم باتو گر آئی چہادر کادیان بنی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بنی

دوسرے صاحب شیخ چلی کی روح کو خوش کرنے کی غرض سے جلی قلم سے یہ شعر جڑ دیتے ہیں ۔

نظر آئے گی دنیا کو تیرے اسلام کی رفعت
مسیحا کا بنے گا جب یہاں مینار یااللہ

آنحضرت ﷺ نے تو نہ دنیاوی سامان بنائے، نہ چندے بٹورنے، نہ زیورات خریدے وہ تو ایک مسافر کی طرح بغیر دل بستگی کے جیسے تشریف لائے۔ ویسے ہی تشریف لے گئے، میں حیران ہوں کہ کیسی ظلیت اور کیسی بروزیت اور کیسا آئینہ کا عکس۔ مشبہ اور مشبہ بہ میں کچھ تو مماثلت ہونی چاہئے۔ ہم بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں ۔

تیرے اسلام کو ہرگز نہیں مینار کی پروا
یہ حیلہ ہے برائے درہم و دینار یااللہ
مگو دارالامان آنرا کہ آن دارے ست از خسران
عزیز من مرد آنجا کہ در ایمان زیان بینی

اور اس پر یہ غرور اور خشونت اور بدزبانی جیسا کہ اس جماعت کا طریقہ ہے اس کی نظیر

دنیا میں تمہیں گویا حلم موعظہ حسنہ خلق محمدی کی یہ جماعت بالکل ضد ہے۔

مرزا قادیانی کی جماعت میں آگے سے جو موٹے موٹے شکار موجود ہیں۔ کسی کو حکیم الامت کا خطاب کسی کو خلیفہ اول کا کسی کو خلیفہ ثانی کی عزت کسی کو خلیفہ ثالث کا فخر کسی کو خلیفہ چہارم کا عرف بخشا گیا ہے۔ یہ تو معمولی بات ہے کہ جب خود مرزا قادیانی نے خلعت نبوت پہن کر محمد کا روپ دھار لیا ہے تو مریدوں کو خلفاء مبارک کا خطاب ملنا ضروری ہے یہ مرزا قادیانی کی فیاضی ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں ''خدا کا وعدہ ہے کہ **نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون** '' یعنی قرآن کریم کی گم شدہ عزت اور عظمت کو پھر بحال کرنے کے لئے غلام احمد کی صورت میں یقیناً محمد رسول اللہ ﷺ آیا اور خدا نے آسمان سے قرآن کریم کی حفاظت اور اس کی عظمت وجلال کے اظہار کا ایک ذریعہ پیدا کیا۔ اور ارادہ کیا کہ قرآن کریم کا نزول دوبارہ ہو اور پھر دنیا کو اس کی عظمت پر اطلاع دی جائے اس غرض کے لئے اس نے پھر محمد کی ﷺ کو بروزی رنگ میں غلام احمد قادیانی کی صورت میں نازل کیا۔ (الحکم ۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء ص ۹ کالم اوّل) اور پھر ایسے سامان کی موجودگی میں یہ بھی لازم ہوا کہ بقول مرزا قادیانی مماثلت سلسلہ موسوی کی غرض سے خدا نے تیرہ سو برس تک تو نبوت اور وحی پر مہر لگائے رکھی اور بہ پاس ادب آنحضرت کسی نئے نبی ورسول کی ضرورت نہ سمجھی۔ مگر اب تیرہ سو سال بعد (چونکہ مرزا قادیانی کی خاطر دتواضع اور آؤ بھگت خدا کو زیادہ منظور تھی) وہ مہر توڑ دی اور اس عاجز (یعنی مرزا قادیانی) کو نبی اللہ صریح طور پر پکار کر ممتاز فرمایا اور سلسلہ موسوی کی طرح جیسا کہ حضرت موسیٰ کے حواری نبی کہلائے۔ اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا (مرزا قادیانی) بھی نبی کہلایا۔ (الحکم مورخہ ۲۳ راپریل ۱۹۰۳ء)

اس پر طرّہ یہ کہ مرزا قادیانی کو آنحضرت کی قبر میں مسیح موعود کے دفن ہونے کا بھید بہت ہی عجیب طور سے منکشف ہوا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسیح موعود کی قبر میری قبر میں ہوگی'' اس پر میں نے سوچا یہ کیا سر ہے تو معلوم ہوا کہ آنحضرت کا یہ ارشاد ہر قسم کی دوری اور دوئی کو دور کرتا ہے اور اس سے اپنے مسیح موعود کے وجود میں ایک اتحاد کا ہونا ثابت کرتا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ کوئی شخص باہر سے آنے والا نہیں ہے۔ بلکہ مسیح موعود کا آنا گویا آنحضرت کا آنا ہے جو بروزی رنگ رکھتا ہے۔ اگر کوئی اور شخص آتا تو اس سے دوئی لازم آتی اور عزت نبوی کے تقاضے کے خلاف ہوتا۔ خداوند کریم نے جو قرآن شریف میں اس قدر تعریف رسول ﷺ کی کی ہے اور آپ کو خاتم انبیاء ٹھہرایا ہے اگر کسی اور کو آپ کے بعد تخت نبوت پر بٹھا دیتا تو آپ کی کس

قدر کسر شان ہوتی جس سے یہ ثابت ہوتا کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی بہت ہی کمزور ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری ہی اطاعت کرتے اس سے مطلب یہ ہے کہ کتنی بڑی بات ہے کہ اگر سوائے میرے مسیح موعود وہ عیسیٰ جو بنی اسرائیل کا آخری نبی ہے۔ آئے اور آنحضرت کی ختم نبوت کی مہر توڑے تو آپ کو غیرت نہ آوے گی؟ اور کیا خدا تعالیٰ آنحضرت کی اس قدر ہتک کرنا چاہتا ہے۔ افسوس ہے کہ لوگ باوجود مسلمان ہونے اور آنحضرت کو خاتم الانبیاء ماننے کے نبوت کی مہر توڑتے ہیں۔'' (الحکم ص۲ کالم دو مورخہ ۱۰ ارمئی ۱۹۰۳ء)

مرزا قادیانی کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا حضرت موسیٰ علیہ السلام اولوالعزم پیغمبر پھر تشریف لائیں تو اس سے ہتک اور کسر شان اور قوت قدسی کی کمزوری آنحضرت کی ثابت ہوتی ہے اور خود بدولت مرزا قادیانی نبی بن کر اس مہر کو توڑیں تو اس میں نہ نبی کو غیرت آئے اور نہ خدا بھی برا مانے کیونکہ محمد نے مرزا قادیانی میں روپ دھارا ہے۔ میرا اور ہر مسلمان کا کانشنس یہ کہتا ہے کہ خدا نے محمد رسول اللہ ﷺ کو ختم الانبیاء فرمایا اور نبوت پر مہر لگادی۔ اب نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مجال ہے کہ خدا کی لگائی ہوئی مہر توڑ سکے اور نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مرزا قادیانی بے چارے کس باغ کی مولی ہیں۔ کسی کو کیا پڑی ہے کہ مرزا قادیانی کی ابلہ فریبیوں میں آئے اور ہاتھ کو سر کے گرد گھما کر ناک کو پکڑے۔

مرزا قادیانی عقل کے اندھوں ہی کو جل دے کر اپنا الّو سیدھا کریں۔ ہم ایسے خدا کو جس کا قول اور فعل مخالف ہو ایک ناقص بے کار۔ کم عقل خدا کہیں گے کہ کہے کچھ اور کرے کچھ، تیرہ سو سال تک تو نبوت کی مہر مضبوط لگائے رکھی اور تیرہ سو سال کے بعد کمال بے وقوفی سے ایک ادنیٰ ترین انسان کے واسطے اپنے قول کا خیال نہ کرکے اس مہر کا توڑ دیا۔ بات بات پر جو مرزا قادیانی دس دس ہزار پانچ پانچ ہزار روپیہ کی شرطیں لگاتے ہیں۔ شاید ان کا خدا نفع نقصان میں شریک ہے۔ ہمارا خدا تو نہایت صادق الوعد دانا بینا قول کا سچا۔ غیور ہے جو بات کہتا ہے اس کو کبھی نہیں بدلتا۔ اس کا قول اور فعل موافق ہے جیسے اس نے نبوت اور وحی پر مہر لگائی ہے۔ قیامت تک اس کو نہ توڑے گا۔ مرزا قادیانی جیسے کروڑوں کو ہلاک اور پیدا کرے گا۔ کانے گنجے لنگڑے تو کس شمار میں ہیں؟

۲ ...... مرزائی دیانت

نامہ نگار از کپورتھلہ!

حضرت مولانا شوکت اللہ مجدد السنہ دام مجدکم۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہاں شہر کپورتھلہ میں ایک مسجد بنا کردہ حاجی ولی اللہ صاحب مرحوم جج ریاست کپورتھلہ ورئیس سراوہ ضلع

میرٹھ جس کا متولی حضرت حاجی صاحبؒ کا برادرزادہ مسمی حبیب الرحمٰن مرزائی ہے مسجد کے متعلق سرکار والا کی طرف سے آپ کو ایک سواسی روپیہ سالانہ کی آمدنی معاف ہے۔ حاجی صاحب کے انتقال کو تیرہ سال ہوگئے۔ مسجد کی آمدنی مرزائی تنور میں پڑتی رہی اور مسجد کا چاہ شکستہ اور سقادہ مثل غربال یا دل عاشق ہے۔ غسل خانہ کی بھی یہی حالت ہے اس کا پانی کنویں میں پڑتا ہے مسجد اور حجروں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ تمام مسجد میں ایک صف ہے۔ نہ شطرنجیوں کا انتظام ہے نہ دیگر سامان ضروری متعلقہ مسجد ہے۔ افسوس ہے کہ جس مسجد کی آمدنی اس قدر ہو۔ اس کی مرمت تک نہ ہو اور ایک سواسی روپیہ مرزائیوں اور قادیان کے تنور میں پڑے یا پلاؤ سقنقوری دھن چڑھایا جائے یا متولی مرزائی صاحب ہضم فرمائیں اور گو اس آیت شریف کا ماقبل یتیموں کے حق میں ہے مگر مسجد کا مال بھی اس سے کم نہیں مگر مرزا قادیانی کی طرح اپنے مطلب کے واسطے آیت کی قطع و برید نہیں۔ ’’انما یاکلون فی بطونہم ناراً وسیصلون سعیرا ‘‘ کی مصداق ہوں اس مسجد کے متعلق دو مرزائی تنخواہ دار امام متولی صاحب نے مقرر فرما رکھے ہیں۔ حافظ امام الدین مرزائی دو روپے ماہوار۔ مولوی عبدالقادر لدھیانوی مرزائی اڑھائی روپے ماہوار۔ مولوی صاحب اول درجہ کے امام ہیں اور حافظ امام الدین صاحب دوئم درجہ کے سیدھے سادھے مسلمان عوام الناس آج تک ان ہی کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں اور بعض علیحدہ علیحدہ پڑھتے رہے۔

جب مرزا قادیانی اور ان کی مریدوں کی طرف سے زیادہ غلو ہوا تو تمام مسلمانوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھنا چھوڑ دیا۔ پھر تو مرزائیوں نے یہ طعنہ دیا کہ تمہارا تو امام نہیں قریب ایک ماہ سے مادہ فساد پک رہا تھا جس فریق کو موقع ملتا اپنی جماعت اول اول کر لیتا اور نماز مغرب میں لمبی قرأت کی جاتی۔ چنانچہ ۲۴ر مئی ۱۹۰۳ء کو مسلمان نماز پڑھ رہے تھے اور جماعت آخری قعدہ میں تھی کہ ۲۰، ۲۵ مرزائیوں نے حملہ کیا اور امام کا دوپٹہ اتار لیا اور اس کے کان کھینچے۔ قصہ مختصر مسلمانوں نے نماز صبر سے تمام کی اور پھر اشتعال پا کر مرزائیوں پر پل پڑے۔ پھر تو ایک مرزائی بھی نظر نہ پڑا۔ ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اب مقدمہ بازی ہو رہی ہے۔

اعلیٰ حکام تک ناراض ہیں۔ حوار یین صلح کے خواستگار ہیں۔ مسلمان کہتے ہیں کہ آمدنی ایک سواسی روپیہ مسلمان کے سپرد ہو۔ جس کا انتظام مسلمانوں کی معزز اور مؤقر انجمن کرے اور ۱۳ر سال کا گزشتہ حساب دیجئے اور مسجد میں کوئی مرزائی قدم نہ رکھے۔ حضرت ایک سواسی روپیہ کا سوال کیڑا ہے مسجد کی تو خیریت ہے اور اس کے لئے سجدہ گاہ قادیان کافی ہے۔

(نامہ نگار از کپورتھلہ)

۴ ...... وہی جعلی بیعت اور فرضی فہرست

محمد احسن پنشنر پولیس!

مکرمنا مولانا شوکت! سلام مسنون ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ ۔ مجھے کچھ عرصہ سے مرزائی اعتقادات کی نسبت شبہ تھا اس لئے اکثر تصانیف مرزا اور اخبار الحکم اور البدر دیکھتا رہا لیکن بجز حب جاہ ودنیا طلبی کچھ دیکھنے میں نہ آیا اور جب مرزائی اخباروں میں میں نے فرقہ احمدیہ کی تعداد ایک لاکھ سے زائد (تقریباً دولاکھ) دیکھی تو ہجوم وساوس نے پریشان کردیا مگر الحکم مطبوعہ ۲۴ راپریل و۲۴ و۳۱ رمئی دیکھ کر وہ وسوسہ بھی رفع ہوگیا یعنی ۲۴ راپریل کے الحکم میں بیعت کرنے والوں کے جو نام شائع ہوئے ہیں وہ محض بنظر اضافۂ جماعت مرزائیہ ہیں۔ مثلاً جو نام دین محمد ساکن کرہل ضلع میں پوری کا نمبر ۷۱ ر پر درج ہوا ہے وہی نام اسی فہرست کے نمبر ۸۸ ر میں درج ہے اور نمبر ۵۳ ر پر حکیم محمد یوسف کا نام لکھا ہے اور پھر یہی نامہ نمبر ۱۸۱ ر پر مکرر اس طرح درج ہے۔ (حکیم یوسف علی صاحب منیجر صبح صادق پریس اٹاوہ) اور جس مقام پر یہ مطبع ہے وہیں میرا مکان بھی ہے اور نمبر ۱۱ ر پر نام خداداد خان ہے اور زیر اسماء بیعت کنندگان میزان محل ۱۱۲ ر ٹھونکی گئی ہے پھر الحکم ۳۱ رمئی میں وہی خداداد خان ولد قائم خان ساکن اٹاوہ خاص درج ہے یعنی تعداد بڑھانے کو ایک جگہ بلا ولدیت اور دوسری معہ ولدیت وسکونت ہے۔ ارے واہ رے مرزائیو تمہارے کیا کہنے ہیں (بنئے کی گون میں لاکھ من کا دھوکہ) مجھ پر مرزا قادیانی کی نبوت کا پاکھنڈ ضمیمہ شحنہ ہند اور صحیفہ الولاء اور درۃ الدرانی وغیرہ سے اچھی طرح کھل گیا۔ بیعت کی فہرست کا عنوان یہ ہے (خاص خدا کے ہاتھ کی لکھی ہوئی فہرست) اور دھوکہ کی یہ کیفیت؟ معلوم ہوا کہ مرزا کا خدا ہر وقت دھوکے ہی کا الہام کرتا رہتا ہے یا لکھنے میں غلط کار ہے۔ مرزا اور اس کا خدا دونوں ایک ہی کھیت کی وساور ہیں۔ کیا عجب ہے کہ چند روز میں اپنی خدائی کا ٹھیکہ مرزا ہی کو دے دے پھر تو چند مرتدوں اور ملحدوں کے سوا ایک مسلمان بھی زندہ رہے تو میرا ذمہ۔ مرزا کے خدا نے طاعون تو اپنے نبی کی لینڈوری میں بھیج ہی دیا ہے۔ پس دیر کیا ہے۔ ایک ہی اشارے میں مرزائی نبوت کے منکرین کا صفایا ہے۔ انعام میں دس ہزار اور ۱۲ ر ہزار کی رقم صرف کاغذ پر اگلنا کچھ بات ہی نہیں۔ لیکن اگر کسی کے لئے پیسوں کی بھی تھیلی کا منہ کھلا ہو تو خدا کرے مرزا کی طرح اعلیٰ واسفل کے امراض میں دائم المریض ہوجائے الغرض وہی مثل ہے ۔

روٹی تو کما کھائے کسی طور پر مچھندر ۔۔۔ اور دودھ ملیدہ بھی اڑا لائے قلندر

(راقم محمد احسن پنشنر پولیس ۹ رجون ۱۹۰۳ء)

ایڈیٹر...... اگر مرزا قادیانی کو ذیابطیس نے ہڑپ نہ کیا تو سال بھر میں ایک کروڑ مرید ہو جائیں گے۔ کیونکہ اضافہ کرنے کو قلم ان کے ہاتھ میں ہے جتنا چاہو بڑھا دو۔ لیکن جتنے بڑھیں گے درحقیقت گھٹیں گے کاغذی ناؤ چل نہیں سکتی۔ عرفی نے اپنے ممدوح کی تعریف میں کیا خوب لکھا ہے۔

گر جاہ حسودت بربندی افتد
درمرتبہ نقصان رسد از صفر رقم را

یعنی تیرا حاسد ایسا بدبخت ہے کہ اگر کسی مہندس یا محاسب کے خیال میں اس کا رتبہ آ جائے تو جس قدر صفر دے گا بجائے بڑھنے کے وہ عدد گھٹتا ہی چلا جائے گا۔ مرزا قادیانی تو تمام انبیاء کے حاسد۔ تمام اولیاء کے حاسد۔ تمام علماء کرام اور مشائخ عظام کے حاسد۔ ان کا مرتبہ محض مفروضی رقموں اور ہندسوں اور ناموں سے کیوں بڑھنے لگا اور پھر مرزا قادیانی کو یہ شعر گنگنانا پڑے گا۔

بے اعتباریوں سے سبکسار ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہوگئے اتنے ہی کم ہوئے

۴ ...... نبی بننے کا ارمان

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

انسانوں کے دلوں میں مادے اور فطرت کے موافق مختلف ارمان ہوتے ہیں۔ مفلس یہ چاہتا ہے کہ میں مالدار ہو جاؤں۔ مالدار یہ چاہتا ہے کہ میں بڑا رئیس ابن رئیس ہو جاؤں۔ رئیس یہ چاہتا ہے کہ میں بادشاہ ہو جاؤں۔ بادشاہ یہ چاہتا ہے کہ میں شہنشاہ ہو جاؤں۔ الغرض جو دنیادار ہاتھی پر چڑھا ہے وہ بانس پر چڑھنا چاہتا ہے۔ اگرچہ آخر میں سب کو چار کے کاندھے چڑھنا ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا ایک طالبعلم یہ چاہتا ہے کہ میں عالم فاضل ہو جاؤں۔ ایک عابد وزاہد صوفی صافی یا طالب حق یہ چاہتا کہ میں ولی اللہ ہو جاؤں لیکن یہ کوئی نہیں چاہتا کہ میں نبی ہو جاؤں کیونکہ یہ امر اس کی فطرت اور قابلیت اور حیثیت وظرف اور امکان سے باہر ہے بلکہ طلب محال ہے۔

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں کیسے کیسے اولیاء اللہ اور مقربان الٰہی گزرے جن کے نام بڑی وقعت وعظمت کے ساتھ زبانوں پر جاری ہیں اور جن کے سنجیدہ حالات اور ستودہ صفات سے تواریخ کے دفاتر معمور ہیں۔ بھلا ان میں سے کسی نے بھی نبی بننے کی خواہش کی۔ چہ جائیکہ دعویٰ نبوت کیا ہے۔ سوڈان میں بھی بہت سے مکاروں نے مہدویت کا دعویٰ کیا مگر بروزی یا ظلی محمد بننے کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا۔ مرزا کی جسارت دیکھئے کہ نبی کیا معنی خود خاتم الانبیاء محمد بن

گیا۔ پھراس میں یہ شرارت اور فریب کہ میں محمد کا غیرنہیں تا کہ مہر نبوت ٹوٹ جائے بلکہ میں تو ہو بہو محمد ہوں۔ گویا خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی روح پاک نے حلال خوروں کے لال گرد کے بھائی کے ناپاک جسد میں حلول کیا ہے؟ (معاذ اللہ)

آپ کے بھائی لال گرو کے خوارق کا نمونہ سب دیکھ چکے ہیں۔ پس آپ اس سے گھٹ کر کیوں رہنے لگے۔ دونوں ایک ہی جھاڑو کی تیلیاں ایک ہی سنڈاس کے کیڑے۔ ایک ہی کوڑی کے درخت ایک ہی کھیت کے کھاو ایک ہی جیسے کماؤ پوت پس جو نسبت آپ کو اپنے بھائی سے ہے۔ وہی نسبت آپ کے چیلوں کو بھائی کے چیلوں سے ہونی چاہئے۔

تعلیم وتربیت کے موجودہ زمانے میں رفارمیشن کا دور دورہ ہے اور ہر قوم اور ہر فن کا ایک ایک رفارمر موجود ہے۔ لیکن ان میں سے کسی نے نبی بننے کا دعویٰ کیا ہے؟ مرزا قادیانی نے تو اپنے کو پرافٹ (غیب دان) بنالیا ہے۔ پس وہ نبی نہیں بلکہ چھلے چھلائے فرمائشی خدا ہیں اور یہ کچھ چھپی بات نہیں وہ کھلم کھلا کہتے ہیں۔ کہ دیکھو میری فلاں پیشینگوئی پوری ہوئی اور فلاں پوری ہوئی۔ کیا اس کے یہی معنی نہیں کہ میں غیب دان خدا ہوں حالانکہ انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی نے نہ تو غیب دانی کا دعویٰ کیا نہ غیب دانی کو اپنی نبوت کی صداقت کا معیار ٹھہرایا اور کیونکر ٹھہراتے خود انبیاء کا اس پر ایمان ہے کہ غیب دان صرف خدا ہے جس کی صفت علام الغیوب ہے۔

مرزا قادیانی اپنے کو مسلمان اور قرآن پر اپنا ایمان بتاتے ہیں حالانکہ قرآن کا سراسر خلاف کررہے ہیں قرآن میں ہے ''اللہ یعلم مافی الارحام '' یعنی خدا ہی جانتا ہے کہ رحم مادر میں مذکر ہے یا مؤنث اور ''وماتدری نفس بای ارض تموت '' اور خدا ہی جانتا ہے کہ انسان کونسی زمین میں مرے گا مگر مرزا قادیانی نے علی رؤس الاشہاد متواتر غیب دانی (پیشینگوئی) کی کہ میری زوجہ کے آئندہ گابھ سے مجھ جیسا بلکہ مجھ سے بڑھ کر فرزند ارجمند پیدا ہوگا لیکن قدرت کی جانب سے گھونسا جو لگتا ہے تو نر کی جگہ کھٹ سے مادہ نکل پڑی۔

مرزا قادیانی نے غیب دانی کی کہ طاعون میرا ایڈیکانگ ہے مرزائیوں کو اس سے کچھ خوف نہ کرنا چاہئے اور خاص کر جو شخص میرے نزول وبعثت کی سرزمین میں آجائے گا وہ تو مجھ سے پہلے مر ہی نہیں سکتا۔ مگر آپ جانئے طاعون ایک ہی کائیاں ہے۔ نہ لے پالک کا منہ کیا، نہ آسمانی باپ کا، اور نہ صرف مختلف مقامات میں بلکہ خود دارالامان قادیان میں مرزائیوں کا کھلیان لگا دیا۔ بہت سے مرزائی قادیان کے بلوں میں دم سے چھاج باندھ کر گھسے مگر طاعونی چوہوں کی طرح مرے کے مرے رہ گئے اور گورداسپور کی میونسپلٹی کو ان چوہوں کے مارنے پر انعام بھی مشتہر

کرنا نہ پڑا اور میونسپلٹی کا فنڈ اس رقم میں لگا خرچ کرنے سے محفوظ رہا۔ مر گئے مردود فاتحہ نہ درود اور بحکم رب ودود ہالک نمرود، منہ کالے اور دست و پا کبود، عاقبت نامحمود انجام نامسعود۔ سراسر بے بہبود، از سرتاپا بے سود، مؤدہ ہو کر قعر عدم میں غت ربود ہو گئے۔ فی النار والسقر مع الجد والپدر، ہاتھ تیری پیشینگوئی کی دم میں بینارۃ المرزا کا کلس۔

موجودہ زمانہ یوروپین آزادی کی ٹکسال ہے کھرے کھوٹے کا کوئی جانچ کرنے والا نہیں۔ نبی کیسا خدائی کا بھی کوئی دعویٰ کرے تو باز پرس نہیں لیکن اگر بروزی رسالت کی تبلیغ افغانستان اور وسط ایشیا وغیرہ خودمختار اسلامی ریاستوں میں کی جائے۔ تو گھٹنوں گھٹنوں مزا آجائے۔ (ایڈیٹر)

۵ ...... جعلی بیعت

مکتوب مولا بخش!

مولانا شوکت۔ السلام علیکم! ہم لوگ شتاب خان معمار ولد گھاسی خان و مولیٰ بخش ساکنان اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی اپنا نام قادیانی اخبار البدر نمبر ۱۹ر جلد ۲ر مورخہ ۲۹ر مئی ۱۹۰۳ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۲۱ھ میں بیعت کنندگان کی فہرست میں درج دیکھ کر بہت متعجب ہوئے ہم حلف سے کہتے ہیں کہ ہم لوگ مرزا کے مرید نہیں اور نہ ہم نے بیعت کا خط بھیجا۔ اب ہم آپ کو بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں کہ آپ ہمارا خط ضمیمہ شحنہ ہند میں درج فرما کر پبلک پر ظاہر کر دیجئے کہ ہم لوگ مرزا قادیانی کے مرید نہیں۔

ایڈیٹر...... البدر کو چاہئے کہ دیکھ بھال کی فہرست شائع کیا کرے۔ تاکہ جھوٹوں میں شامل ہو کر (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) کے نیچے نہ آجائے۔

العبد شتاب خان بقلم خود ساکن اٹاوہ

العبد مولا بخش حجام ناخواندہ ساکن اٹاوہ

۶ ...... ایضاً از جانب کلو حجام

از: کلو حجام گدا علی ٹولہ اٹاوہ

مولانا شوکت سلام مسنون۔ شتاب خان و مولا بخش کے ہمراہ میرا نام بھی اخبار البدر نے مریدان مرزا کی فہرست میں شائع کر دیا۔ میں مرزائی بیعت پر تبرا بھیجتا ہوں نہ میں نے پہلے اس سے بیعت کی نہ آئندہ میرا ارادہ۔ مجھے قرآن و حدیث کے سوا کسی پیر کی حاجت نہیں میں تو ان ہی سے بیعت کر چکا ہوں۔

راقم: کلو حجام گدا علی ٹولہ اٹاوہ!

ایڈیٹر......

ہم ضمیمہ میں بارہا ایسے جعل پر شرم دلا چکے ہیں مگر ۔

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

آخر مرزا قادیانی وہ گھاٹا کسی طرح پورا بھی کریں جو ۱۳۰۰ر اور دو لاکھ کے مابین ہے۔ افسوس ہے کہ پبلک پر مرزائی فریب روز بروز کھل رہا ہے۔ جس شخص نے ایک جھوٹ بولا اس نے تمام جھوٹ بولے کیونکہ جھوٹ اور سچ کا آلہ ایک ہی ہے۔ یعنی صرف زبان اور تحریری جھوٹ کا آلہ صرف قلم۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تمام کارروائیاں جعلی اور مصنوعی اور بالکل فریب اور محض شہرت اور دنیا طلبی پر مبنی ہیں۔ بہرحال بہت جلد تمام تارو پو ضمیمہ کے ذریعے سے کھلا جاتا ہے۔ انشاء اللہ جو خلف مرزائی حضرت انجس وانحس میں رسوخ پیدا کرنے کو الکل پچو اور فرضی نام بیعت کنندگان کا لکھ کر بھیجتے ہیں ان کے کان کیوں نہیں کھینچے جاتے وجہ یہ ہے کہ کلنک کا ٹیکہ نوشتہ تقدیر ہے۔ ایسے مرزائی مرزا قادیانی کے کماؤ پوت ہیں۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۲۴ر جون کے شمارہ نمبر ۲۴ر کے مضامین

۱......	انجیل مقدس کی عجیب پیشینگوئی۔	مسیحی اخبار طبیب عام دینانگر!
۲......	پشاور میں مرزائیت کا دھڑ ٹوٹ گیا۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	وہی منارہ مرزائیوں کا ٹھاکر دوارہ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	نبی اور مجدد میں فرق۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	ایک بھیدی نے لنکا ڈھادی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	مرزائیوں کی کارستانیاں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ...... انجیل مقدس کی عجیب پیشینگوئی

مسیحی اخبار طبیب عام دینانگر

مسیحی اخبار طبیب عام دینانگر لکھتا ہے (متی آیت:۲۳،۲۴) ''اگر کوئی تم کو کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا وہاں ہے تو باور نہ کرنا کیونکہ مسیحان کاذب وانبیاء کاذب ظاہر ہوں گے اور ایسے بڑے

نشان اور کرامات دکھائیں گے کہ اگر ہوسکتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔" حاجت نہیں کہ اس پیشینگوئی کے بموجب جھوٹے نبیوں کی فہرست دی جائے۔ کیونکہ تواریخ دان لوگوں پر روشن ہے کہ سن مسیحی کی دوسری صدی تک تو یہ پیشینگوئی کچھ خاموش رہی لیکن تیسری صدی سے زمانہ حال تک بہت سے جھوٹے مسیح ظاہر ہوکر معہ اپنی بطالت کے لقمہ اجل ہوئے تاہم زمانہ حال پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کی صداقت پر یہ پیشینگوئی مہر ازلی ہے اور کوئی مخالف مسیح اس کے برخلاف دلیل نہیں دے سکتا۔

کئی اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ شہر لندن میں بھی ایک مسیح موعود ظاہر ہوا مگر اس کی نسبت اور کچھ معلوم نہیں مگر یہ پیشینگوئی جس قدر ملک پنجاب میں مکمل اور آشکارا ہوئی دیگر ممالک میں شاید ہی ہوئی ہو۔ موضع قادیان میں چند سال سے مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ میں مثیل مسیح ہوں اور الہام اور نبوت و معجزات کا بھی مدعی ہے۔ غور کرنے کی جگہ ہے کہ آیت مذکورة الصدر میں صاف لکھا ہے کہ علامتیں اور معجزے انبیاء کاذب بھی دکھلائیں گے۔ خواہ سچ ہوں یا نہ ہوں اور پھر یہ کہ اگر کوئی تم کو کہے کہ مسیح یہاں یا وہاں ہے تو مت مانیو حالانکہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ مسیح قادیان میں ظاہر ہوا اور وہ میں ہوں۔ ۲۴ر آیت میں یہ مسطور ہے کہ برگزیدوں پر بھی ہاتھ ڈالیں گے۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ اس نے بہت سے عیسائیوں پر فتح پائی ہے اور ان کو اپنی میسحیت کا قائل کر دیا بلکہ وہ ایسے پھندے لگاتا ہے کہ مسیحی حیران رہ جاتے ہیں اور اکثر ٹھوکر بھی کھا جاتے ہیں مگر ایسوں کی بابت یہ نہ سمجھنا کہ وہ برگزیدوں میں سے تھے کیونکہ یوحنا حواری یوں فرماتے ہیں کہ وہ نکلے تو ہم میں سے ہیں مگر ہم میں سے نہ تھے۔ اگر ہم میں سے ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے۔ لیکن ہم میں سے اس لئے نکل گئے کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ سب ہم میں سے نہیں۔

یوحنا ۲۔۱۹۔ افسوس ہے کہ مرزا بائبل کے اور مقامات تو بڑی ہوشیاری سے نقل کرتا ہے مگر کبھی اس کی تصنیف میں ایسا تذکرہ نہیں ہوتا۔ شاید اس سے خود مرزا قادیانی کو شرم آتی ہوگی مگر کیا کرے کیونکہ وہ ایک منہ سے دعویٰ کر بیٹھا۔ اب کس منہ سے کہے کہ یہ جھوٹ ہے، چاہئے کہ مرزا اتنے ہی قناعت کرے اور آئندہ کے لئے سچا تائب بنے اور جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک کی جھیل میں ہوگا۔ جہاں توبہ کا موقع نہیں ملتا۔ (مکاشفہ باب ۲۱ آیت ۸)

۲ ...... پشاور میں مرزائیت کا دھڑ ٹوٹ گیا

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

یہاں اول اول مرزائیت نے خروج کیا تھا مگر آپ جانتے ہیں جہاں سانپ ہوتے

ہیں وہاں ان کا سر بھوڑنے والے آنیولے اور ان کا زہر دور کرنے والے تریاقی بھی خدا تعالیٰ پیدا فرماتے ہیں۔ بعض خاصان الٰہی نے مرزائیت اور دجالیت کے افسوں کو اپنی مسیحادمی سے کارگر نہ ہونے دیا اور ان قدسی نفسوں کی بادصرصر نے جعلی بروزیت اور مصنوعی ظلیت کا چراغ گل کر دیا۔ اور کتاب وسنت کے عصاء موسیٰ کی ضربوں سے خانہ ساز نبوت کا سر کچل دیا۔ جزاہم اللہ۔ اب چند غریب عطائی مرزائی اپنے پیر کی لکیر پیٹ رہے ہیں اور بس۔

اور چونکہ پشاور میں بعض رجال الغیب کی مردانہ ہمت سے ضمیمہ شحنۂ ہند کو بہت کچھ فروغ ہے اور ہفتہ وار سینکڑوں مسلمانوں کی نظر سے گزرتا ہے تو ضمیمہ کے ہوتے مرزائیت کے پاؤں کیوں جمنے لگے؟ یوں اکھڑ گئے جیسے برٹش فوج کے مقابلے میں ٹرنسوالی بوئروں کے اور جیسے ٹرکی فوج کے مقابلے میں مقدونی باغیوں کے پاؤں۔

اور اخیر میں مولانا محمد ابراہیم صاحب واعظ کے دھواں دھار وعظوں سے تو مرزائیت یوں کافور ہوگئی جیسے تند ہوا کے جھکڑ سے پتلے پتلے جھوٹے بادل۔ مولانا موصوف صرف قرآن مجید سے خودرو مہدیوں اور جھوٹ اور مکروفریب کے سانچوں میں ڈھلے ہوئے مسیحیوں کی کارستانیوں کے تاروپود بکھیرتے ہیں۔ معزز نامہ نگار نے لکھا کہ مولوی صاحب ممدوح کے وعظ سے پشاور میں اچھا اثر پڑا ہے اور اب تمام طاعونی بروزی چوہے شیرے کے مٹکوں کی پینڈی میں دبک گئے ہیں اور چوروں کی مائیں کوٹھی میں سر دیکر رو رہی ہیں۔ خدائے تعالیٰ مولوی صاحب کے دل ودماغ میں زیادہ قوت دے اور ان کے وعظ میں معجزدمی پیدا کرے۔ آمین!

۳ ...... وہی منارہ مرزائیوں کا ٹھاکر دوارہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

منارے کے مقدمہ کی نسبت اول ہی سے قادیان میں افسردگی چھائی رہی نہ کلنگ کی سی گردن اٹھا کر امنگ کے ساتھ خروس کی طرح پیشینگوئی کی خارج از آہنگ کگڑوں کوں ٹاپے سے سننے میں آئی نہ مرگ آتھم کی پیشینگوئی کی طرح ہاتھی کے کان سے بھی لمبا چوڑا کوئی اشتہار نکلا اور غضب تو یہ ہے کہ جب صاحب مجسٹریٹ بہادر گورداسپور نے منارے کے مقدمے میں دست اندازی سے انکار فرمایا اور عذرداروں کو عدالت دیوانی میں مقدمہ دائر کرنے کی ہدایت کی جب بھی مرزا قادیانی کے محل پر فتح یابی کے نقاروں کے بجانے کی نوبت نہ آئی۔ نہ قادیان پر جو منارے کے متصل ہے دھونسے بجے کہ

دون است دون است دجال دوں

یہ افسردگیاں تو ہم کو بھی معلوم نہیں ہوتی۔ یہ پست حوصلگیاں صاف بدشگونیاں ہیں جن سے بخوبی مترشح ہوتا ہے۔ کہ مرزا قادیانی نے ہمت ہاروی اور سارا جوش وخروش ہانڈی کے ابال کی طرح بیٹھ گیا ہے اور ساتھ ہی لے پالک کے آسمانی باپ نے بھی اپنی گردن سے فتح یابی کے الہام کرنے کا جوا پھینک دیا ہے بلکہ الہام کا دفتر ہی گاؤ خورد کردیا ہے۔ کیونکہ باپ بیٹے دونوں کو الہامی پیشینگوئی کے پورا ہونے کا اعتماد نہیں رہا۔ رمل کے فرعون اور نجوم کی پوتھیوں کو دیمک چاٹ گئی۔ الکل پچو کے تیروں کا ترکش خالی ہوگیا۔ پیشینگوئیوں کی وہ توپیں جو آئے دن دنا دن گونجتی تھیں۔ اب ان کی سرسراہٹ سننے تک بھی نہیں پہنچتی۔ یا تو ڈیل ڈول درگنبد تھیں یا اب سب کی سب آواز درفش ہوگئیں۔ کیا کہیں ہمیں تو رہ رہ کر ارمان آتا ہے کہ کیا سے کیا ہوگیا۔ اور یہ بھی اس وقت جبکہ ٹھیکم ٹھیک لمڈھیک منارہ اپنی گردن بلند کر کے تمام فرعونی گردن کشوں کا قبلہ گاہ بنتا۔ چونکہ قدرتی طماچوں سے پیشینگوئیوں کے منہ پھر گئے ہیں اور ''انا جعلنا فی اعناقھم اغلالاً فھی الی الاذقان فھم مقمحون'' الآیت کے مصداق بن گئے ہیں یعنی ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ٹھوڑیوں تک ہیں پس ان کے منہ الٹ گئے ہیں۔

کوئی پوچھے کہ جو لگاتار پیشینگوئیاں چند سال قبل ہوتی تھیں۔ اب وہ کیوں بند ہوگئیں؟ خصوصاً مقدمات جو انگریزی عدالتوں میں دائر اور مرزائی مشن کے حق میں اہم ہیں ان میں بھی خاصۂ منارہ جو بروزی نبوت کا حسن حصین اور مسیحیت کا رکن رکین ہے اس کی نسبت بھی آسمانی باپ نے لے پالک کے منہ میں گھنگھنیاں بھروی ہیں۔ پھر پیشینگوئیاں بھی زیادہ تر لوگوں کی ہلاکت کے بارے میں ہوئی ہیں یا اپنی فتح یابی کے متعلق۔ حالانکہ اب تک نہ کوئی مرا نہ لے پالک کو کوئی آسمانی فتح حاصل ہوئی بلکہ شکست ہی شکست ملتی رہی مگر شکست کی پیشینگوئی کبھی نہیں کی گئی۔

یہ جعل اور فریب نہیں تو کیا ہے۔ مرزا قادیانی بالکل اپنے کانشنس کے خلاف کارروائی کررہے ہیں۔ ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ نہ میں غیب دان ہوں نہ نبی اور مہدی اور مسیح ہوں اور جو کچھ کررہا ہوں محض دنیا کو فریب دینے اور سادہ لوحوں سے روپیہ پیسہ ٹھگنے کو کررہا ہوں۔ کیا اپنے کانشنس کے خلاف کارروائی کرنے والا نبی صادق ہوسکتا ہے ہرگز نہیں۔ آنحضرتﷺ جن کی صفت وما ینطق عن الھویٰ ہے فوراً بذریعہ وحی متنبہ کیے جاتے تھے۔ حضرت زینبؓ کا معاملہ ازواج مطہرات کا تنازع اور شہد کا اپنے اوپر حرام کرنا وغیرہ جناب باری نے بذریعہ وحی تمام مؤمنوں پر منکشف کردیا۔

مرزا قادیانی آنحضرتﷺ سے بھی زیادہ معصوم بلکہ خدا کی طرح بالکل بے عیب ہیں

کہ کوئی خطا آپ سے سرزد نہیں ہوئی کہ بذریعہ الہام اس کی اصلاح ہو جائے۔ (معاذ اللہ) مرزا قادیانی تو سراسر خطا اور ہمہ تن عیوب ہیں پس عیوب کو یوں چھپاتے ہیں جیسے بلی اپنے براز کو اور عورتیں اپنے لتوں کو۔ اپنی برائی اور مخالفوں کی بھلائی کی کبھی پیشینگوئی نہیں ہوتی۔ الہام بھی وہی ہوتا ہے جو تعریفوں سے بھرپور ہو کہ لے پالک ایسا ہے اور ویسا ہے اور آسمانی باپ اس کی جانب یوں جھپٹتا ہے جیسے بکری ممیاتی ہوئی اپنے بزغالہ کی طرف اور گائے ڈکراتی ہوئی اپنے بچھڑے ہوئے بچھڑے کی جانب۔

دیکھو اظہار صداقت اسے کہتے ہیں یعنی جناب باری آنحضرت ﷺ کی غیب دانی کی نفی کیسی دھوم دھام کی وحی سے کرتا ہے۔ ’’قل لو کنت اعلم الغیب لا استکثرت من الخیر وما مسنی السوء‘‘ ﴿یعنی کہہ دے اے محمد ﷺ کہ اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو کثرت کے ساتھ خیر ہی خیر کرتا اور مجھ کو نہ برائی چھوتی۔﴾ اس آیہ سے تین باتیں نکلیں۔ اولاً! آنحضرت ﷺ غیب دان نہ تھے۔ دوم! آپ بھلائی کرنے پر قادر نہ تھے۔ سوم! نقصان آپ کو بھی چھو سکتا تھا۔ کیونکہ خیر وشر کا مالک صرف خدائے وحدہ لاشریک ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کا ایمان قرآن پر نہیں ہے وہ خیر وشر کے مالک ہیں وہ اپنے کو خیر ہی خیر اور اپنے مخالفوں کو شر ہی شر پہنچانے پر قادر ہیں۔ وہ غیب دانی کے مدعی ہیں کہ فلاں اتنے دنوں میں مرے گا اور فلاں اتنے دنوں میں۔ اور میں قیامت تک منارے کے کلس کی چوٹی پر بے دال کا بودم بن کر یا بدوح کے بھیانک نعرے مار دے گا۔

کیا وجہ کہ نہ تو آسمانی باپ نے الہام کیا نہ لے پالک نے پیشینگوئی کا اظہار کیا کہ منارے کے بننے میں ضرور کھنڈت پڑے گی اور پھر مقدمہ دیوانی میں جائے گا کیونکہ صاحب مجسٹریٹ بہادر نے بھی حکم دیا ہے کہ میں دست اندازی نہیں کرتا یعنی اس معاملہ کا استقرار حق اور احقاق حق دیوانی کا منصب ہے جو مالی معاملات کا تصفیہ کرتی ہے اور مال کی دو ہی قسمیں ہیں دینی اور دنیوی، دینی مال دنیوی مال سے افضل اور قیمتی ہے کیونکہ فانی نہیں اور دنیوی مال فانی ہے اور چونکہ منارے کی تعمیر ایک احداث اور بدعت ہے۔ لہٰذا دینی مال کا غصب ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ جہاں کہیں ایک بدعت حادث ہوتی ہے وہاں سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے اور سنت رسول اللہ پر عمل کرنا مسلمانوں کا ایمان ہے۔ لہٰذا منارے کی تعمیر مسلمانوں کے دینی مال کا غصب کرنا ہے جس کو برٹش عدالتیں ہرگز جائز نہیں رکھتیں اور مال مغصوب کو غاصبوں اور ظالموں کی

واڑھوں اور آنتوں سے نکال لیتی ہیں۔

امید کی جاتی ہے کہ قادیان کے سنی مسلمان جنہوں نے عذرواری کی ہے حسب ہدایت صاحب مجسٹریٹ بہادر گورداسپور بالضرور عدالت دیوانی میں رجوع کر کے اپنا دینی حق حاصل کریں گے اور اعلیٰ محکموں اور عدالتوں تک بھی تعاقب سے باز نہ آئیں گے اور خدائے تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ کامیاب ہوں گے اور یہ ہم کو پہلے ہی یقین ہے کہ جب تک دیوانی سے فیصلہ نہ ہوجائے۔ منارے کی تعمیل خیزالتواء میں جاپڑی ہوگی اور فیصلہ کے لئے سالہا سال درکار ہیں کیونکہ طرفین سے یکے بعد دیگرے ضرور اپیلیں ہوں گی۔ الغرض منارہ ابھی ایک عرصہ تک معلق رہے گا اور چونکہ مرزا قادیانی اعلیٰ اور اسفل کی بیماریوں میں مبتلاء اور اپنی زندگی سے مایوس ہیں۔ لہٰذا امید نہیں کہ ان کی زندگی تک منارے کا تصفیہ ہوجائے اور بعد میں تصفیہ ہوا بھی تو کس کام کا۔

گر از پس من کن فیکون شد شدہ باشد

افسوس ہے کہ مسیح کاذب تو نہ ہو اور منارہ ہو ۔

میرے خیال بعد مرے پر نشان رہے

افسوس ہے کہ میں نہ رہوں اور جہاں رہے

۴ ...... نبی اور مجدد میں فرق

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کی تو وہی مثل ہے کہ اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ۔ کسی سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سن لی کہ ہر صدی کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا رہے گا۔ پھر کیا تھا حمقاء میں پہلے آپ الہامی ہوئے پھر مجدد ہوئے۔ پھر مثیل المسیح ہوئے۔ الغرض جب گھان اچھی طرح تیار ہوگیا تو کھٹ سے بروزی اور ظلی نبی اور خاتم الخلفاء اور سچ مچ مسیح اور امام الزمان بن گئے۔ آپ کو بایں ریش وفش یہ بھی معلوم نہیں کہ اسلامی اصطلاح میں مجدد کسے کہتے ہیں اور نبی اور رسول کسے۔ کیا مجدد اور نبی باہم مترادف ہیں۔ مجدد تو نبی کا تابع ہوتا ہے نہ کہ خود نبی، ورنہ رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے کہ ہر صدی پر ایک نبی پیدا ہوگا۔

مجدد کے معنے کسی پرانی شے کے نیا کرنے والے کے ہیں یعنی شریعت مستقلہ کاملہ کے وہ اصول وضوابط جو لوگ بھول گئے ہوں یا ان کی جانب سے تغافل اور ان کے تعامل سے تساہل کرتے ہیں۔ ان کو یاد دلائے اور تازہ کرے۔ اور جو کامل ہدایات جن دفتی المصاحف موجود ہوں

ان کو رواج دے اور دنیا کے دلوں میں ان کی عظمت وجلالت کی بنیاد اسی طرح ڈالے جس طرح قریب زمانہ نبوت کے لوگوں کے دلوں میں ڈالی گئی تھی۔ مجدد کے یہ معنے نہیں کہ شریعت کی ترمیم کر کے نیا نبی بن جائے۔ مرزا قادیانی جس نبی اُمی ﷺ کے قول کی سند اپنے مجدد ہونے پر لاتے ہیں۔ اسی نے یہ بھی فرمادیا ہے کہ لانبی بعدی اور نہ صرف نبی اُمّی نے بلکہ خود خدائے تعالیٰ نے وحی نازل کردی ہے کہ ’’ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین ‘‘ اب فرمایئے مجدد کیونکر نبی ہوسکتا ہے۔

تمام اولیاء اللہ مجدد گزرے ہیں۔ تمام اسلامی علماء اور فضلاء اور مشائخ مجدد ہیں جو توحید وسنت کو یاد دلاتے اور ان پر قائم ہونے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اگر یہ سب انبیاء ہوتے تو نبوت کے مدارج کا خاتمہ ہوجاتا یعنی نبوت کوئی شے نہ رہتی، آندھی کے آم اور جھڑ بیری کے بیر ہوجاتی جیسی سالہا سال سے قادیان کے جنگل میں ہورہی ہے۔

مجدد کے لقب سے ہر شخص جو کسی علم وفن کی تجدید کرے ملقب ہوسکتا ہے۔ ہر شخص جو کسی حرفت وصنعت کا موجد ہو مجدد کہلاسکتا ہے۔ مگر اس کو نبی اور رسول کوئی نہ کہے گا اور نہ وہ خود اپنے کو اس لقب سے ملقب کرنے پر رضامند ہوگا ورنہ موجودہ زمانے کے سائنس والے جنہوں نے حیرت انگیز ایجادوں میں ترقی کی ہے اور کررہے ہیں اور آئندہ کریں گے سب نبی اور رسول بن جائیں گے۔

دخانی قوت سے کام لینے والوں اسٹیمر اور صنعت وحرفت کی مشینیں اور ریلوے انجن کے موجدوں کو خود مرزا قادیانی دجال تو کہتے ہیں مگر مجدد بمعنے نبی نہیں کہتے۔ کیا جس طرح عیسیٰ مسیح دجال کو قتل کریں گے۔ اسی طرح مرزا قادیانی بھی ان دجالوں کو قتل کر کے ان کی مشینوں اور انجنوں کو غارت کریں گے۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں خونریز مہدی اور مسیح نہیں ہوں لیکن وہ کم ازکم دجالوں اور ان کے کارناموں کے مٹانے کو تو ضرور ہی مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اگر صرف حسب قول مرزا قادیانی ریلیں ہی دجال ہیں تو مسیح موعود کا فرض ہونا چاہئے کہ ان کا قلع قمع کرے اور جس طرح ممکن ہو۔ ہندوستان میں ان کا اجراء بند کردے کیونکہ ظاہر ہے کہ دجال عیسیٰ مسیح کا بڑا بھاری مخالف اور رقیب ہوگا اور اگر مرزا قادیانی عمداً ایسا نہ کرسکیں گے۔ تو صاف ثابت ہوجائے گا کہ دجال اور مرزا قادیانی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ایک ہی نسل کی پیدائش۔ ایک ہی خاندان کے رکن ایک ہی سوسائٹی کے ممبر ہیں۔ اور انیسویں صدی میں دجال اور مسیح دونوں گھر اور آسمانی باپ کے پاس سے پاس لے کر آئے ہیں اور اگر ریلیں دجال کے گدھے ہیں تو مرزا قادیانی اور

مرزائی بارہاان پر سوار ہوئے ہیں۔اب فرمایئے دجال کون ہوا؟ مرزا قادیانی کے یہ دلائل ایسے ہیں جن کو سن کر گدھے بھی کان دبا کر اور دم اٹھا کر ڈھینچوں ڈھینچوں پکارتے لید کرتے کنوتیاں بدلتے پشتکیں جھاڑتے قادیان کے پڑاووں سے بھاگتے ہیں۔

مرزا قادیانی کے نزدیک مجدد اور ولی اور نبی سب ایک ہیں۔ حالانکہ ولی اور مجدد ہرگز نبی اور امام الزمان نہیں ہوسکتا۔یعنی ناقص اور کامل کسی ایک فرد میں جمع نہیں ہوسکتا۔آپ کی تصانیف ایک متناقض خرافات کا مجموعہ ہیں۔کیا معنے کہ جب آپ آنحضرت ﷺ کے بروزی نبی بنے ہیں۔یعنی آپ کے ناپاک اور خبیث قالب میں۔آنحضرت ﷺ کی روح اطیب واطہر نے (معاذ اللہ) حلول کیا ہے تو آپ مجدد اور ولی اور ناقص نبی کہاں رہے جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ کامل نبوت کا خاتمہ ہوا ہے نہ کہ ناقص نبوت کا۔آپ تو ہو بہو آنحضرت ﷺ بن گئے پھر بھی تو آپ بجائے مجدد اور مہدی و مسیح ہونے کے جری اللہ فی حلل الانبیاء بنتے ہیں یعنی تمام انبیاء کے لباس میں آپ نے حلول کیا ہے اور کبھی صرف بروزی محمد۔تمام انبیاء کے قوالب میں حلول کرنے کے یہ معنے ہیں کہ آپ کی پلید روح نے قبل از مرگ تمام انبیاء کے اجسام میں تداخل کیا ہے۔اول! تو ایک روح متعدد اجسام میں داخل نہیں ہوسکتی۔دوم! انبیاء کے لباس (اجساد) اب کہاں ہیں جن میں آپ کی روح نے حلول کیا ہو۔سوم! ''جری اللہ فی حلل الانبیاء'' کو آپ الہامی فقرہ بتاتے ہیں جو آپ کے دعوے کا مساعد نہیں بلکہ علی العکس ہے۔آپ کا مطلب تو یہ ہے نا کہ تمام انبیاء نے مرزائی قالب میں حلول کیا ہے۔اور مرزا سب کا بروزی ہے۔حالانکہ ''جری اللہ فی حلل الانبیاء'' سے یہ لازم آتا ہے کہ جیتے جیتے آپ کی روح تمام انبیاء کے قوالب میں ڈھل گئی ہے۔چہارم! جب آپ بروزی محمد یعنی عین محمد ہیں اور اب اسلامی شریعت کی ترمیم کر رہے ہیں تو یہ معنے ہوئے کہ آنحضرت ﷺ نے انیسویں صدی میں تشریف لا کر خود اپنی شریعت کی ترمیم وتنسیخ کردی کہ تصویر پرستی جائز اور حج بیت اللہ قطعی موقوف اور اب بجائے حرمین شریفین کے قادیان کا حج کرو وغیرہ۔

ایک خبط ہو تو کوئی صبر کرے آپ تو بالکل ''یتخبطه الشیطان من المس'' کے فوٹو بنے ہوئے ہیں اور لے پالک سے بڑھ کر آسمانی باپ الو کا بھیجا کھا گیا ہے کہ ایسے بے معنے الہامات القاء کرتا ہے جیسی اوٹ پٹانگ تاویلیں مرزا قادیانی کر رہے ہیں۔ہم حلفاً کہتے ہیں کہ ہمارے شاگردان شاگرد ایسی تاویلیں گھڑنے کو اپنے حق میں عار سمجھیں گے۔

۵ ...... ایک بھیدی نے لنکا ڈھادی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ضلع مراد آباد کے ایک رئیس کا شوق چرایا کہ قادیان جا کر مرزا قادیانی کے دعوؤں کا تاؤ دیکھے۔ ہمارے ایک شاگرد رشید مولوی صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کہا مجھے بھی اپنے ساتھ لیجئے گا تو مزہ آئے گا۔ انہوں نے منظور کر لیا۔ دونوں صاحب قادیان روانہ ہوئے۔ جب بٹالہ پہنچے تو قادیان جانے کو یکہ کرایہ کیا۔ مرزا قادیانی کے حواری بٹالہ میں اس لئے موجود رہتے ہیں کہ قادیان جانے والوں کے پیچھے فرشتوں کی طرح نہیں شیطان کی طرح لگ لیں اور جن گاڑیوں اور یکوں میں مسافر سوار ہوں۔ انہیں میں بیٹھ کر سات کوس تک برابر نئے نبی کی بھٹئی کرتے چلیں اور ان کے دل میں ڈال دیں کہ مرزا قادیانی نبی اللہ اور بروزی اور ظلی اور لے پالک اور صاحب معجزات ہیں۔ یہ مرزا قادیانی پر حصر نہیں بلکہ پنجاب کے اکثر سادھو بچے ایسے ہی کرتے ہیں۔ اس یکے میں بھی تین مرزائی وارد ہو کر لگے اپنی وہی حمام گرد بار کی داستان سنانے۔ سات کوس تک خوب کان کھائے۔ ہمارے شاگرد رشید مولوی صاحب نے کہہ دیا تھا کہ میں قادیان پہنچ کر دیوانہ (کارخویش عاقل) بن جاؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب قادیان پہنچے تو مشہور کیا گیا کہ یہ صاحب جلالی عملیات پڑھنے سے مجنون ہوگئے ہیں۔

مرزا قادیانی دعا کریں یا حکیم الامت المرزائیہ مولوی نورالدین صاحب اپنے معالجہ سے مریض کو شفا بخشیں۔ اب جعلی مجنون لگا اچھلنے اور بکر کو د مچانے۔ یہاں گھس گیا وہاں گھس گیا۔ لوگ گھیر گھار کر لائے۔ خیر کھانا چنا گیا۔ مرزا قادیانی بھی تشریف رکھتے تھے مگر دسترخوان پر آپ کا خاصہ الگ تھا۔ اس میں کوئی ہاتھ نہ ڈال سکتا تھا۔ مجنون صاحب نے غڑاپ سے ہاتھ مارا اور خستہ اور بیسنی پراٹھے تر بتر سقنقور اور چند بید ستر آمیز کئے ہوئے ہتھیا لئے۔ ہائیں ہائیں یہ کیا۔ مگر کون سنتا تھا۔ مطلق العنانی تو تھی ہی۔

دیوانہ باش تاغم تو دیگران خورند

سب کو آئیں غائیں شائیں بتا کر موذی کے چنگل میں جس قدر پراٹھے آئے سب کے سب بندر کی طرح دکھا دکھا کر چکھ لئے۔ کسم ہے منارے دی وڈے مجے (بڑے مزے) آئے۔ ایسے خستہ کرارے۔ پراٹھے عمر بھر نصیب نہ ہوئے ہوں گے اور پھر ان میں رجولیت کا مسالہ کھانے کو تو کھا گئے مگر رات بھر یہ کیفیت رہی کہ کچھ نہ پوچھئے۔ کروٹیں بدلتے بدلتے تڑکا ہوگیا۔ موقع لگے تو پھر بے ٹٹو یہیں سے۔ مگر داہنے بائیں کوئی نظر نہ آیا۔ مرزا قادیانی کے شیعہ

استاد کی تقلید پر تقیہ کر کے متعہ ہی کر لیتے مگر یہ بات بھی ہاتھ نہ آئی۔

علی ہذا ایک روز مجنون صاحب گھومتے گھامتے مرزا قادیانی کے خاص خلوت خانے میں جا ڈٹے۔ دیکھتے کیا ہیں خلوت خانہ کیا ہے پری زادوں کا جمگھٹ اور اندر کا اکھاڑا ہے اور مرزا قادیانی سب کے درمیان کے بیچوں بیچ میں کنھیا بنے بیٹھے ہیں۔ مزے ہیں، بہاریں ہیں، اس قلندری ملنگ اور مجنونی نہنگ کے دیکھتے ہی سارا نظر فریب زاہد کش طلسم زیروزبر ہوگیا اور پری زادیں پھر سے اڑ گئیں۔

پڑی محفل میں ہلچل اٹھ چلے سب کیا قیامت ہے
یہ کیسا صور تو نے نالۂ آتش افشاں پھونکا

خیر! دوسرے روز مجنون صاحب اسی طرح اس کمرے میں جا گھسے جہاں آسمانی باپ کی جانب سے لے پالک پر الہام ہوتا ہے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ چار طرف عربی کتابیں کھلی ہیں اور مرزا قادیانی الفاظ کی کاٹ تراش کر رہے ہیں کہ کسی فقرے کا سر لیا اور کسی کا پاؤں اور پھر ان کو محاورات عرب سے منطبق کیا۔ مجنون صاحب کے پہنچتے ہی یہ سارا کاغذی جہاز جو جعل کے طوفان میں چل رہا تھا۔ ڈانواں ڈول ہوگیا۔ الغرض مرزا قادیانی کے غل مچانے پر دو چار آدمی ادھر ادھر سے دوڑے اور جنونی صاحب کو ڈنڈا ڈولی کر کے باہر لا ڈالا۔

جب جاسوس بن کر کوٹھی کٹھلے کا سارا دھرا ڈھکا معلوم ہوگیا تو مجنون صاحب قادیان میں بھلے چنگے ہوگئے۔ مرزائی چار طرف سے دوڑے اور لگے چہ میگوئیاں کرنے۔ بھلا مجال تھی کہ بیماری یا جن بھوت یا مؤکل اور پیر کا اثر اک لحظہ کو بھی رہ سکتا۔ یہ باتیں تو حضرت اقدس کے ناخنوں میں پڑی ہیں اور چونکہ آپ نبی اللہ ہیں لہٰذا تمام جن اور بھوت اور مؤکل آپ کے تابع ہیں۔ حکم نہ مانیں تو رہیں کہاں۔ مازندران سے سب کے چھوپڑے اکھاڑ کر پھینک دیئے جائیں اور فلیتے سلگا کر سب کو فی النار والسقر کر دیا جائے۔

۶ ...... مرزائیوں کی کارستانیاں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اٹاوہ کے جن سیدھے سادھے مسلمانوں کا نام مرزائی اخبار البدر نے بزمرہ بیعت کنندگان مشتہر کیا تھا اور پھر انہوں نے گزشتہ ضمیمہ میں تردید چھپوائی تھی اور بیعت پر تبرا بھیجا تھا اب ہم کو بذریعہ نامہ نگار معلوم ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کے بعض حواری ان غریبوں پر زور ڈال رہے ہیں اور سختی کر رہے ہیں کہ مرزائی ہونے کی تردید کیوں شائع کرائی مگر وہ لوگ بدستور دین اسلام پر

قائم ہیں جو لوگ فسخ بیعت کر چکے پھر وہ رجوع ہونے والے نہیں اور جن لوگوں کے دلوں میں مرزائی ہونے کے وسوسے پیدا ہو گئے تھے اب وہ قطعاً دور ہو گئے۔

جبکہ مرزا قادیانی اور ان کے حواری قرآن پر ایمان لانے اور ایمان رکھنے کے مدعی ہیں تو ''لا اکراہ فی الدین'' پر کیوں ان کا عمل نہیں اور جبکہ جبراً کوئی شخص بھی اپنا مذہب نہیں بدل سکتا اور تبدیل مذہب پر کسی کو مجبور کرنا قانوناً بھی منع بلکہ قابل تدارک ہے تو ہم حیران ہیں کہ ان مظلوم اور ناکردہ گناہ مسلمانوں پر کیوں جبر کیا جاتا ہے کہ جھک مارو اور مرزائی مذہب قبول کرو۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اثاوہ کے مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث معلوم ہوگی کہ ''لا تشرک وان قتلت او حرقت'' یعنی شرک نہ کر اگرچہ تو قتل کیا جائے یا جلایا جائے اور ظاہر ہے کہ مرزائی بننا نہ صرف ''شرک فی الرسالۃ'' بلکہ ''شرک فی اللہ'' ہے کیونکہ مرزا قادیانی بعد ختم رسالت نبی بنے ہیں اور اپنے کو خدا کا لے پالک بنایا ہے جو بالکل اس ''وحدہ لاشریک'' کی صفت ''لم یلد ولم یولد'' کی نقیض ہے پھر کونسا سچا مسلمان ''شرک فی الرسالت'' اور ''شرک فی التوحید'' کا مرتکب ہو کر اپنے کو خلود فی النار کا مستوجب بنا سکتا ہے۔

ان جبریہ کارروائیوں سے صاف ثابت ہے کہ مرزائی مذہب میں نہ کوئی کشش ہے نہ صداقت ہے کچھ لوگ محض دنیوی لالچ سے مرزائی دین قبول کرتے ہیں اور کچھ تخویف اور جبر سے۔ ''لعنۃ اللہ علی الظالمین والجابرین والمخوفین'' امید ہے کہ معزز نامہ نگار ہم کو مفصل حالات سے مطلع کرتے رہیں گے۔ کیونکہ شحنہ ہند اس لئے مبعوث ہوا ہے اور اس کا فرض منصبی بھی ہے کہ جابروں اور ظالموں کا آسمانی عدالت میں چالان کرے اور ان کو سزا دلوائے تا کہ جناب باری کا وعدہ پورا ہو کہ ''سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون''

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء یکم جولائی کے شمارہ نمبر ۲۵ر کے مضامین

۱......	ایک طویل مراسلت	نورالدین قادیانی کی اپنا استاذ مولانا الٰہی بخش سے طویل مراسلت
نوٹ......	یہ مراسلت شمارہ نمبر ۲۵ر سے شروع ہو کر ۲۶ کے آخر کے قریب تک چلی گئی تھی۔ ہم نے یہاں جمع کر دیا ہے تا کہ تسلسل برقرار رہے۔	

۱ ...... ایک طویل مراسلت

مولوی نورالدین مرزائی کا خط اپنی استاد کی طرف!

مولانا۔ تسلیم۔ اس وقت آپ کے ایک شاگرد نے جن کا نام محمد شریف اللہ ہے اور ضلع پشاور کے ہیں۔ آپ کے پرانے شاگرد نورالدین سے ذکر کیا ہے کہ میرے بزرگ استاد مولوی الٰہی بخش نے مجھے نصیحت کی ہے کہ پیروں کے پھندے میں نہ آنا اور نہ مرید بننا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ نے مولانا سے یہ بھی پوچھا کہ پیر کس کو کہتے ہیں اور مرید کیا ہوتا ہے واجب تھا کہ آپ جامع مانع معنی پیر و مرید کے پوچھ لیتے مگر انہوں نے جواب میں صفر کو بیان کیا۔ مجھے دیر تک تعجب رہا کہ کہیں اس نصیحت میں خود مولوی الٰہی بخش صاحب بایں پیری پیر نہ بنے ہوں اور محمد شریف اللہ کو مرید نہ بنالیا ہو (پیری وصد عیب والی پیری میں تو خود ہماری مولانا۔ بلکہ بوڑھے سید بھی داخل تھے۔ میری مراد اس پیری سے نہیں اور نہ جناب کا منشاء ہوگا) میں نے سید کے اتباع کو اور خود سید کو بھی دیکھا ہے کہ وہ پیری و مریدی اور علماء کے اتباع سے روکتے تھے اور خود اپنی اتباع کو عملاً پسند فرماتے تھے۔ اس معما کو اگر آپ حل فرمادیں گے تو آپ کی قدیم استادی کا لازمہ ہوگا۔ اس خط کا راقم آپ کا پرانا شکر گزار شاگرد نورالدین ساکن بھیرہ اور محمد شریف اللہ ساکن ضلع پشاور۔ نورالدین از قادیان دارالامن والایمان ضلع گورداسپور۔ ۳ر مئی ۱۹۰۳ء

جواب از جانب استاد مولوی الٰہی بخش صاحب مدرس پنشنر

بسم اللہ الرحمن الرحیم. الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین ۔ جناب مولوی نورالدین صاحب۔ السلام علی من اتبع الھدی ۔ آپ کا خط پہنچا نہایت تعجب ہوا۔ اب تک تو پیری وصد عیب والی حالت پر نہیں پہنچی پھر ایسے اختلاط اختلال کا کیا باعث۔ آپ کو بایں پیری و مریدی جدید پیر و مرید کے معنی میں کس قدر تردد و تحیر ہوا کہ اس کا معنی جامع و مانع پوچھتے ہیں اور پھر اس کو (باوجود اظہر من الشمس ہونے کے جس کو جہال واطفال بھی جانتے ہیں) معما جان کر اس کے حل کرنے سے اس قدر ممنونیت ظاہر فرماتے ہیں کہ اس کو قدیم استاذی کا لازمہ جانتے ہیں اگر اتنی بھی سمجھ نہیں تو پھر میرے حل کو آپ کس طرح سمجھیں گے۔ خیر! میں نے تو محمد شریف اللہ کو بحکم الدین النصیحۃ کے یہ نصیحت کی ہے کہ جو زمانہ حال کے پیر ہیں کہ اپنے مریدوں کو بدعات و محدثات و زندیقت و الحاد کی تعلیم کرتے ہیں بلکہ شرک کی طرف توجہ دلاتے ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ نہ یہ کہ جو علماء و صلحاء صراط مستقیم صراط منعم علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اور مہاجرین

والانصار کا راستہ بتائیں ان کی بات بھی نہ ماننا۔ اب اپنے معمے کا حل سنئے۔

مولوی صاحب پیر کہتے ہیں۔ راہ نما اور پیشوا کو اور وہ منقسم ہیں دو قسم پر قسم اول پیر ہدایت جو اپنے مرید کو صراط مستقیم کہ صراط منعم علیہم کا ہے دکھاتے ہیں اور بدعات ومحدثات ورسومات کفر وجاہلیت سے ڈراتے ہیں۔ جیسے اہل خیر قرون وائمہ ہدیٰ ومصابیح دجی واتباع صادقین ان کے۔ قسم دوم پیر ضلالت والحاد وزندقہ جو لوگوں کو بدعات محدثات وزندقہ والحاد ورسوم جاہلیت کی طرف بلاتے ہیں جیسے مخالفین انبیاء وعلماء ہر زمانہ میں جیسے اس زمانہ میں آپ کا پیرومرشد مرزا قادیانی ہے جس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا رسالت ونبوت کا کیا اور علماء وانبیاء وصالحین کو برے الفاظ سے یاد کرتا ہے اور علو وعتو وفساد میں حد سے گزر گیا ہے یہاں تک کہ مرسل ومجدد ومہدی ومسیح وابن اللہ وابواللہ اور اللہ بنا اور اپنی بی بی کو ام المومنین کا خطاب دیا۔ پس میں نے محمد شریف اللہ کو قسم اوّل کے اتباع سے نہیں روکا بلکہ میں نے قسم دوم کے دعوؤں اور فریبوں سے روکا ہے۔

آپ نے معنی جامع ومانع پیر کا پوچھا پس ہم نے پیر ہدایت وپیر ضلالت کا معنے بیان کردیا۔ اب آپ بتادیں یہ معنے جامع ہیں یا نہ۔ بر تقدیر ثانی کونسا فرد اس معنے سے خارج ہوا اور اس کی جامعیت کو توڑا اور مانع بھی ہے دخول غیر سے یا نہ، بر تقدیر ثانی کونسا فرد غیر کا اس میں داخل ہوا اور اس کی مانعیت کو نقصان پہنچایا۔ ہاں یہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہاں ایک قسم ثالث بھی ہے اور وہ یہ کہ بعض امور میں باطل پر ہو۔ لیکن یہ خدشہ آپ کا بے جا ہے کیونکہ اعتبار اصول وعقائد وضروریات دین وغالب امور کو ہے اور بعض فروعات میں خطا مضر نہیں کیونکہ یہ اختلاف صحابہ سے لے کر آج تک چلا آیا ہے اور ضرور راستے دو ہی ہونے چاہئیں۔ ایک صراط مستقیم صراط منعم علیہم کا جس کا منتہی جنت اور رضا الٰہی ہے اور دوسرا صراط مغضوب علیہم والضالین کا جس کا منتہی جہنم اور غضب رب العٰلمین کا ہے اور پھر تعجب یہ کہ آپ باوجود اس قدر ادعاء علم وفضل کے کہ الحکم میں حکیم الامت سے ملقب ہیں۔ معنے لفظ کا جامع ومانع طلب کرتے ہیں۔

سبحان اللہ جناب من یہ شرط جمع ومنع کے اب تک کسی نے الفاظ کے معانی میں بیان نہیں فرمائی بلکہ معانی میں اشتراک اور ترادف وتضاد وعموم وخصوص وتواطی وتشکیک وحقیقت ومجاز وغیرہ بھی ہوتی ہے۔ پھر یہ شرط اطراد وانعکاس یعنی جامع ومانع ہونے کے کس طرح صحیح ہوسکتی ہے۔ یہ شرط جامع ومانع ہونے کے تو تعریفات وحدود میں علماء بیان کرتے ہیں نہ معانی الفاظ میں سبحان اللہ اس فہم پر یہ دھوم دھام اور اپنے استاد سے یہ گستاخیاں۔ آپ کے اس قول سے (مجھے دیر

تک تعجب رہا کہ کہیں اس نصیحت میں خود مولوی الٰہی بخش صاحب ہائیں پیری پیر نہ بنے ہوں اور محمد شریف اللہ کو مرید نہ بنالیا ہو۔ الخ)

مجھ کو نہایت افسوس اور تعجب ہے کہ مولوی صاحب کا ہوش و عقل و حکیم امت ہونا کہاں چلا گیا باوجود اس شیخی و دعویٔ عقل کے اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ پیر وہ ہوتا ہے جو عالم باعمل متقی صابر موقن لوگوں کو حق کی طرف بلانا اس کی صفت لازمہ ہو اور شب و روز تعلیم دین و ہدایت خلق میں مشغول ہے۔ "قال تعالیٰ وجعلنا هم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا و كانوا بآيٰتنا يوقنون" اگر ایسا ہوتا جس طرح آپ نے سمجھا ہے کہ میں محمد شریف اللہ کو ایک نصیحت کرنے سے پیر بن گیا تو چاہئے کہ ہر کوئی مسلمانوں میں سے پیر ہی ہو جو جہاں میں مرید کوئی نہ ہو کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے: "الدين النصيحة قالوا لمن يارسول الله قال الله ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم او كما قال رسول الله ﷺ" پس چاہئے کہ ہر ایک مسلمان بلکہ کفار بھی پیر ہی ہوں کیونکہ کوئی انسان فی الجملہ نصیحت سے خالی نہیں۔ پھر علاوہ بریں آپ کو دھوبی و خیاط و نائی و رنگریز وغیرہ بلکہ مہتر و بھنگی و قصائی بننا پڑے گا۔ بقول خود کیونکہ غالباً یہ سب کام آپ نے کئے ہوں گے گو تمام عمر میں ایک دو دفعہ کئے ہوں کیونکہ جب میں ایک نصیحت کرنے سے پیر و مرشد بن گیا تو کیا آپ ایسے کاموں سے گو تمام عمر میں ایک دو دفعہ کئے ہوں۔ بھنگی مہتر نہیں بنیں گے ورنہ کوئی فارق بتا دیں۔ دونوں میں آگے انصاف آپ پر ہم نے چھوڑا ہے اور چونکہ آپ جامع و مانع بیان فرمانے معانی کے مشتاق و ماہر ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں براہ مہربانی حد و تعریف بدعت شرعیہ کی بیان فرمائیں جو مطرد و منعکس یعنی جامع و مانع ہو اور پھر اپنے پیر و مرشد کے بدعات و محدثات کو اس حد سے اخراج کریں اگر آپ بمقتضائے۔

فعين الرضا عن كل عيب كليلة

وبحكم حبك الشيء يعمى ويصم

اپنے پیر و مرشد کے محدثات و بدعات سے بخوبی واقف نہ ہوں تو ہم سے اس کے بدعات و احداثات کی فہرست طلب کریں۔ لیکن اول جامع و مانع تعریف و حد بدعت شرعیہ کے ضرور لکھنی پڑے گی اور نیز ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ آیت "اليوم اكملت لكم دينكم (الآية)" کے کیا معنے ہے۔ کیا خاتم النبیین محمد ﷺ کے عہد ہدایت مہد میں دین اسلام پورا و کامل مکمل ہو چکا تھا اور مہاجرین و انصار نے اس دین کامل کو بیان کیا۔ یا وہ دین ناقص و نامکمل و قابل ترمیم رہا اور معاذ اللہ خدا نے خلاف واقعہ یہ اکملت کہہ دیا اور تکمیل و ترمیم آپ کے

پیرومرشد مرزا قادیانی کے عہد میں ہورہی ہے اور تیسری بات ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جب آپ اور ہم کسی آیت یا حدیث میں اختلاف کریں تو فیصلہ کس طرح ہوگا۔ آیا مہاجرین وانصار وخیر قرون وائمہ ہدیٰ کے اقوال سے یا کوئی اور حکم مقرر فرمائیں گے۔

ہم کو امید کامل ہے کہ آپ اس کے جواب میں صرف صفر کو کام میں لائیں گے۔ اور بالکل جواب نہ دیں گے کیونکہ جب آپ کے پاس اتنا بھی فہم وعلم نہیں کہ پیری ومریدی کا معنے سمجھیں یا معانی الفاظ اور حدود واشیاء میں فرق کرسکیں تو اس کا جواب کس طرح دے سکیں گے۔ اور پھر اعجب العجائب یہ کہ پیرومرشد آپ کا مرزا قادیانی قصبہ قادیان کو قصبہ یزیدیوں کا کہتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص۲۶ تا ۳۳ ۷ حصہ اوّل، خزائن ج۳ ص۱۳۵، ۱۳۸ تا ۱۳۸) اور آپ دارالامن والایمان فرماتے ہیں: ''من چہ میگویم وطنبورہ من چہ میگوید'' اور علماء اسلام کثرہم ونصرہم اس کو دارالارتداد والزندقہ والطغیان کہتے ہیں۔ پس اولاً آپ اپنے پیرومرشد کے مخالف بنے اور ثانیاً تمام علماء اسلام کے مخالف نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔

پس اب آپ ہی انصاف فرمادیں کہ وہ معما مزعومہ آپ کا جس نے آپ کو دیر تک تعجب وحیرت میں ڈالا تھا بخوب وجہ حل ہوا یا نہ...... اور پھر یہ چوتھی بات بھی ذرا بیان فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ''کل بدعة ضلالة قضیة'' موجبہ کلیہ ہے اور نقیض اس کی سالبہ جزئیہ آتا ہے جو کم اور کیف میں مخالف اصل کے ہوتا ہے۔ پس بنا براں بعض البدعة لیس بضلالة مناقضہ رسول اللہ ﷺ کا ہوگا یا نہ۔ فقط: **وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین والحمد لله رب العلمین۔**

خط مولوی نورالدین مرزائی بجواب استاد مولوی الٰہی بخش صاحب پنشنر

جناب الدین النصیحة صحیح حدیث کا جملہ ہے اور اس سے مقدم قرآن کریم کی وہ آیت ہے جس میں ارشاد ہے ''**لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ**'' اور باستدلال بالاولیٰ سب سے روکا ہے۔ پس آپ نے غلام احمد کو کن کن الفاظ سے یاد فرمایا ہے اور آخری عمر کے حصہ میں اپنے نامۂ اعمال میں کیسا اضافہ کیا غلام احمد اور یہ کتابت آپ کی۔ بہرحال شریف اللہ یہاں سے بیعت کر کے واپس وطن کو گئے ہیں۔ شیخی دعویٰ اور حکیم الامۃ کا ادّعا میری فطرۃ میں ہے نہیں۔ ہاں انتم شہداء اللہ کے منہ سے نکلا ہے۔ ''**واللہ اعلم فان الاسماء تتنزل من السماء**'' الٰہی بخش الٰہی بخش، آپ استاد اور شاگرد کو پہلے ہی شوخ فرما چکے۔ اب میں دریافت کروں تو کیا دریافت کروں۔ بتاؤں تو کیا بتاؤں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کہوں غلام احمد کو برا کہنے والے صراط

مستقیم سے بہت ہی دور ہیں۔

چشم بازو گوش بازو ایں زمان
خیرہ ام از چشم بندی خدا

”سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم. وصلی اللہ علیٰ سیدنا ومولانا محمد خاتم النّبیین ورسول رب العلمین وعلیٰ اصحابہ وخلفائہ ونوابہ الیٰ یوم الدین ثم اعلم. ان اللہ یعلم سرنا ونجوانا وھو یعلم السر واخفیٰ. ونشھد اللہ وملائکتہ وکل من سمع. باناشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ونشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ خاتم الانبیاء. خاتم الرسل خاتم الکملاء ونؤمن بالملائکۃ والرسل والکتب والیوم الآخر والقدرونقیم الصلوٰۃ ونوتی الزکوٰۃ ونصوم رمضان وحججنا البیت ونحج انشاء اللہ تعالٰی ونعقد بان القرآن شفاء وھدی ونور وان مولانا محمد رسول اللہ المکی المدنی خاتم النّبیین ورسول رب العلمین معلمنا ومز کینا ومن خالف ھدیہ ودلہ وصمۃ وما جاء بہ واما مغضوب واماضال. خذھذہ الکلمات وقل ماتشاء وسنسال من اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ ”آپ کی دھمکی کہ اخبار میں آپ شائع کریں گے۔“اضحوکۃ الصبیان واللہ المستعان“

نورالدین ۲۰ رمئی ۱۹۰۳ء از دارالامن والایمان قادیان

جواب منجانب استاد مولوی الٰہی بخش صاحب پنشنر سابق مدرس نارمل سکول راولپنڈی

ایاک نعبد بسم اللہ الرحمن الرحیم وایاک نستعین

الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النّبیین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد. پس جناب مولوی نورالدین صاحب! السلام علی من اتبع الھدی ۔آپ کا جواب بعد انتظار مدید پہنچا موجب تعجب وافسوس ہوا۔”انا للہ وانا الیہ راجعون “اس سے تو بالکل جواب نہ دینا اچھا تھا۔اس میں میرے خط کے کسی فقرہ کا جواب نہیں اور لغو شکایات ومہمل فقرے بہت ہیں بلکہ کل خط مہمل وبے نتیجہ ہے۔بجز چند کلمات طیبات تسبیح وتوحید وتحمید کے وہ بھی دھوکہ دہی کے واسطے کہا۔ سیتضح لک عنقریب۔ جناب من میرے خط میں مضامین قابل جواب ۱۵،۱۶ تھے جس میں سے آپ نے ایک کا بھی جواب نہیں دیا گویا آپ کا خط میرے خط کا جواب ہی نہیں۔

یہ کارروائی نیک نیتی وصداقت وشرافت وانصاف سے بہت بعید ہے۔ خصوصاً آپ جیسے لائق شاگرد سے استاد کے حق میں یہ نئے نبی قادیان کی تعلیم کا اثر ونتیجہ ہے۔ فہرست مضامین جو میرے خط میں تھے اور آپ نے ان سب کو نظر انداز کر دیا۔ تفصیل[1] نصیحت محمد شریف اللہ، معنے[2] جامع ومانع پیر کا۔ تقسیم[3] پیر دو قسم پر پیر ہدایت وپیر ضلالت مع تمثیل کے۔ بیان[4] دعاوی کاذبہ مرزا قادیانی۔ سب[5] وشتم مرزا حق میں انبیاء وصلحاء علماء کے۔ آپ[6] سے استفسار کہ یہ معنے جامع ومانع ہے یا نہ بر تقدیر ثانی وجہ کیا ہے اور رفع[7] خدشہ قسم ثالث کا اور[8] یہ کہ راستے دو ہی میں منحصر ہیں اور تعجب[9] آپ کے ادعاء علم وفضل وحکیم امت ہونے سے کہ الفاظ کے معانی جامع ومانع پوچھتے ہیں اور حدود رسوم وتعریفات میں اور الفاظ کے معانی میں فرق نہیں کر سکتے۔ اور تخطیہ[10] آپ کا اس میں کہ میں ایک نصیحت سے پیر بن گیا اور الزام[11] دینا آپ کو خیاط وبھنگی قصائی ونائی وغیرہ بننے کا بقول آپ کے۔ ورنہ[12] فارق بتادیں اور[13] حد وتعریف بدعۃ شرعیہ کے جامع ومانع کا سوال اور[14] اخراج بدعات ومحدثات مرزا کا بدعت کی حد سے اور[15] پیشینگوئی کہ آپ سے کبھی اور اسی کا جواب نہ ہو سکے گا[16] سوایسا نہیں ہوگا اور قادیان[17] کو دار الامن والایمان کہنے میں آپ مخالف اپنے پیر ومرشد مرزا قادیانی کے بنے اور نیز علماء اسلام کے اور استعصاف آپ سے کہ آپ کا معما مزعومہ بخوب وجہ حل ہوا یا نہ اور اخیر میں آپ سے یہ سوال کیا کہ یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کل بدعۃ ضلالۃ اس کا نقیض کیا ہوگا۔ سو ناظرین دیکھ لیں گے کہ آپ نے باوجود اس ادّعا کے کہ میرا نام آسمانوں سے حکیم امت اترا ہے کس مضمون وکون سے فقرہ کا جواب لکھا ہے اور آسمانی حکمت کا کیا نمونہ دکھایا ہے۔ یہ وطیرہ منصفین کا ہرگز نہیں۔ فضلا عن المؤمنین کہ اولاً خود چھیڑیں اور پھر یہ معاملہ۔

اب جناب مولوی صاحب اپنی تحریر امحوکہ صبیاں کا جواب سنیں۔

قولہ...... جناب! مولوی صاحب نے مارے تعصب وغصہ کے اپنے استاد وشیخ کے سلام سے بھی استنکاف کیا بلکہ السلام علی من اتبع الہدیٰ بھی نہ لکھا۔ اس سے آپ کے تعصب اور تکبر کا پتہ لگ سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اگر کفار کو بھی خط لکھتے تو السلام علی من اتبع الھدی لکھ دیتے دیکھو بخاری مطبوعہ احمدی ص ۵ استادی شاگردی تو درکنار آشنائی قدیمہ بھی گئی۔ مولوی صاحب کی یہ عادت وفطرت نہ تھی لیکن مرزا کذاب کی تعلیم واثر صحبت کا یہ بدتاثیر ونتیجہ ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قولہ...... ’’الدین النصیحۃ‘‘ صحیح حدیث کا جملہ ہے۔

اقول...... واہ سبحان اللہ کیا ہم نے آپ سے اس حدیث کی تصحیح طلب کی تھی۔ یہ کیسا بموقع و بے ربط فقرہ ہے کہ نہ خود اس سے استدلال کیا اور نہ ہماری کسی مضمون کا جواب اور نہ سیاق وسباق سے کچھ تعلق شاید سکر کی حالت میں لکھ دیا ہو۔

قولہ...... اس سے مقدم قرآن کریم کی وہ آیت ہے جس میں ارشاد ہے ''لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ'' اور باستدلال بالا ولیٰ سب سے روکا ہے۔

اقول...... سبحان اللہ اولاً کیا اس حدیث اور آیت میں تعارض وتناقض ہے۔ اس واسطے مولوی صاحب آیت کو مقدم رکھتے ہیں کیونکہ دونوں پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ لہٰذا مولوی صاحب ترجیح کے درپے ہوئے ہیں۔

سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ یہ تو ایسی جہالت ہے کہ امید نہیں کہ طفل کتب خوان سے بھی سرزد ہو۔ ثانیاً آپ نے آیت کا اخیر حذف فرما دیا اور یہ الآیت لکھا تا کہ کہیں پہلی ہی دفعہ شرمندہ نہ ہونا پڑے اور استدلال بالا ولیٰ آپ کا کہیں ٹوٹ نہ جائے۔ اخیر آیت کا یہ ہے ''فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم'' یعنی مشرکوں کے معبودوں کو مت گالی دو۔

پس وہ جہالت سے اللہ عزوجل تبارک وتعالیٰ کو گالی دیں گے۔ یعنی پھر تمہاری گالی سبب بنے گا۔ اللہ عزوجل کی گالی کا۔ واہ سبحان اللہ عجب تفقہ وفہم ہے۔ مولوی صاحب کا اور تقویٰ اور نیک نیتی۔ وثالثاً اس میں اشارہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مولوی صاحب کا معبود وطاغوت ہے اگر تم مرزا غلام احمد کو گالی دو گے تو ہم تمہارے اللہ کو گالی دیں گے۔ ورنہ یہاں کوئی اور موقع مناسبت کا موجود نہیں۔ ورابعاً استدلال بالا ولیٰ آپ کا یہاں۔ اعجب العجائب سے ہے اور یہ مولوی صاحب کا خانہ زاد استدلال ہے۔ کسی مخمور وپوستی نے بھی ایسا استدلال بالا ولیٰ بالاضعف کہنے سے بھی آدمی کو شرم آتی ہے۔ فضلاً عن المومن المسلم کیونکہ یہ استدلال بالا ولیٰ جب بنے کہ اللہ عزوجل تبارک وتعالیٰ تمام مخلوقات سے ادنیٰ وحقیر تر واضعف ہو۔

نعوذ باللہ من ہذہ الجراۃ علی اللہ وعلیٰ رسولہ وعلی کلامہ مضمون قول مولوی صاحب کا یہ ہوا کہ جب اللہ عزوجل کو گالی دینی منع ہوئی یا ایسی چیز کو گالی دینی منع ہوئی جو سبب ہو اللہ عزوجل کی گالی کا جیسے مشرکوں کے معبود۔ تو اوروں کو گالی دینی بطریق اولیٰ منع ہے کیونکہ اور سب چیزیں اولیٰ ہیں ساتھ تعظیم کے اللہ عزوجل وتبارک وتعالیٰ سے۔ مطلب یہ ہوا کہ خادم نوکر یا دشمن ومخالف یا منافق وکافر ومرتد وزندیق وملحد یا کتی بلی وغیرہ کو گالی دینی بطریق اولیٰ

منع ہے۔ بہ نسبت اللہ عزوجل کے کیونکہ یہ سب چیزیں اللہ تبارک وتعالیٰ سے بہتر ہیں۔

سبحان اللہ وتعالیٰ عما یقول الظالمون علوا کبیرا اصول فقہ میں قیاس بالا ولی کی یہ مثال دیتے ہیں ”ولا تقل لھما اف “یعنی ماں باپ کو جب اف کہنی منع ہے تو سب وشتم وضرب بطریق اولیٰ منع ہوئی کیونکہ یہ امور اف سے زیادہ ہیں۔ اہانت وایذا میں۔ دیکھو مولوی صاحب کا علم وفضل ونیک نیتی وتقویٰ وشہادت کلمہ وحج پکار رہا ہے سچ فرمایا ”اللہ عزوجل تبارک وتعالیٰ نے ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیرالحق وان یروا کل آیۃ لا یومنو ابھا وان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا وان یرواسبیل الغی یتخذوہ سبیلا ذالک بانھم کذبوا بأیتناو کانو ا عنھا غافلین “مرزا کذاب نے مولوی صاحب کی فطرت کو ایسا بگاڑا ہے کہ کچھ ہوش ہی نہیں آتی۔ مجانین کی سی بڑھیں ہانکتے ہیں۔

ہوش اس وقت آئے گی جب کہا جائے گا ”لقد کنت فی غفلۃ من ھذا فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید “جب خود مولوی صاحب اپنی زبان سے اعتراف فرمائیں گے ”لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر “اور جواب ملے گا ”فاعترفوابذنبھم فسحقاً الاصحاب السعیر “یا جب کہیں گے ”یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یاویلتیٰ لیتنی لم اتخذ فلانا “مرزا قادیانی ”خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذجاء نی و کان الشیطن للانسان خذولا“

قولہ...... پس آپ نے غلام احمد کو کن کن الفاظ سے یاد فرمایا ہے اور آخری عمر کے حصہ میں اپنے نامۂ اعمال میں کیسا اضافہ کیا۔

اقول...... مولوی صاحب ہوش میں آجایئے اور مرزا کذاب کی محبت کی پٹی تھوڑی دیر تک اپنی آنکھوں سے اتار لیجئے۔ شاید آپ کے کچھ سمجھ آجائے لیکن بظاہر مشکل ”قال تعالیٰ فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم، بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون وقال تعالی انا جعلنا فی اعناقھم اغلالاً فھی الی الاذقان فھم مقمحون وجعلنا من بین ایدیھم سداً ومن خلفھم سداً فاغشینٰھم فھم لایبصرون “بات تو ظاہر ہے لیکن وہ حجاب مستور حائل ہوجاتا ہے۔ ”وجعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجاباً مستورا“

خیر میں کچھ نصیحۃً بیان کرتا ہوں ہدایت اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے۔ مولوی صاحب مرزا کذاب خود صریح اس آیت کے ساتھ کفر کرتا ہے اور سخت مخالف ہے۔ اس کلام پاک

کا ’’ولاتسبوا الذین یدعون من دون اللّٰہ فیسبوا اللّٰہ عدوا بغیر علم ‘‘ کیونکہ اس نے عیسیٰؑ کو کہ الوالعزم انبیاء سے ہے اور جماہیر انبیاء ومرسلین سے افضل ہے اور نصاریٰ کا معبود بھی ہے۔ بہت سخت گالی دیں اور فحش وقذف دری کیا ان کو کن کن الفاظ سے یاد کیا ہے۔

ان الفاظ سے چور[1]، جھوٹا[2]، نادان[3]، موٹی[4] عقل والا، بے[5] جا حرکت کرنے والا، علمی[6] وعملی قوئی میں بہت کچا، شریر[7]، مکار[8]، فریبی[9]، شعبدہ[10] باز، متکبر[11]، ناپاک[12] خیال، راستبازوں[13] کا دشمن، بدچلن[14]، ان کی تین[15] دادیاں ونانیاں کسبی زناکار تھیں۔ یہ سب کچھ ضمیمہ انجام آتھم میں اپنے نامہ اعمال میں اضافہ کیا اور مسمریزم یعنی سحر کا کام کرنے والا، اور کہا کہ اگر میں ان باتوں کو قابل نفرت ومکروہ نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نماؤں میں ابن مریم سے کم نہ ہوتا۔

دیکھو اللہ عزوجل قرآن مجید میں معجزات عیسیٰؑ کو آیات بینات فرماتا ہے اور یہ مولوی صاحب کا گرو کیا کہتا ہے اگر ’’وجعلنا علی قلوبھم اکنۃ ان یفقھوہ وفی اذانھم وقرا ‘‘ والی بات نہ ہوتی تو مولوی صاحب ایسے لاعقل تو نہیں کہ ایسی واضح باتیں نہ سمجھیں۔

واللّٰہ ما یدری الفتی بمصابہ

والقلب تحت الختم والخذلان

اور ہندوؤں سے ان کے معبودوں کو گالی دے کر رسول اللہ ﷺ کو سخت گالی دلوائیں۔ چنانچہ عیسائیوں سے گویا یہ سب گالی مرزا نے دیں۔ باوجود مخالفت آیت ’’لاتسبوا الذین یدعون ‘‘ الآیہ کے صحیح حدیث کا خلاف فاحش کیا۔ ’’قال رسول اللّٰہ ﷺ من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یارسول اللّٰہ وھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فلیسب امہ متفق علیہ ‘‘ اور علماء امت کو یہودی وبدذات وضال ودجال واٰئمی وغول اغوص وشقی وملعون وکتا وخنزیر وغیرہ سے یاد کرتا ہے بلکہ خدا کو گالی دیتا ہے کہ خود خدا کا بیٹا بنتا ہے اور اس کو اللہ عزوجل نے حدیث قدسی میں گالی کہا ہے۔

’’قال تعالیٰ کذبنی ابن آدم ولم یکن لہ ذالک وشتمنی ولم یکن لہ ذالک الی قولہ تعالیٰ واما شتمہ ایای فقولہ لی ولد وسبحانی ان اتخذ صاحبۃ او ولداً (رواہ البخاری) ‘‘ اور (انجام آتھم ص۴۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) میں کہا کہ مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا اور کشلیا رام چندر کی ماں کا نام ہے۔ اور (ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱ حاشیہ) میں تمام جدونسل عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قذف دری کیا۔ حالانکہ جدونسل تمام انبیاء کی ایک ہی ہے۔ تمام انبیاء ابراہیم خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل سے ہیں اور ابراہیمؑ

نوحؑ کی نسل سے اور نوحؑ آدمؑ کی اولاد سے" قال تعالیٰ ان الله اصطفیٰ آدم ونوحا وآل ابراهیم وآل عمران علی العلمین ذریة بعضها من بعض "زاد المعاد جلد دوم ص ۲۶۸ میں لکھا ہے"فان الله سبحانه جعل عیسیٰ من ذریة ابراهیم بواسطة مریم امه وهی من صمیم ذریة ابراهیم. انتهیٰ" پس مرزا کذاب نے خدا کو گالیاں دیں۔ عیسیٰؑ کو خاتم النبیین کو علماء کو، تمام جد انبیاء کو، تمام مسلمانوں کو، اس نالائق مرتد کی گالی سے کوئی نہیں بچا۔ البتہ نانک کی بڑی تعریف کرتا ہے اور اس کی کرامتوں کا معتقد (دیکھو ست بچن) پس اب فرمایئے کہ مرزا کذاب۔ اس آیت کا مخالف ہوا یا ہم۔ اگر طبع وختم نہ ہو تو فوراً سمجھ آجاتی ہے کہ مرزا تمام دیانات وشرائع سے خارج ہے۔ علماً وعملاً اصولاً وفروعاً مبدأ ومعاداً لیکن ختم وطبع مانع ہو جاتی ہے۔ "وقالو قلوبنا غلف بل طبع الله علیها بکفرهم فلا یؤمنون الا قلیلا کذالک یطبع الله علی کل قلب متکبر جبّار"

اور ہم نے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس آخری عمر کے حصہ میں اپنے نامۂ اعمال میں ایمان وحسنات اضافہ کئے ہیں کہ دنیا میں ملحدوں زندیقوں مفسدوں مرتدوں سے علیحدہ ہو کر ان سے بغض للہ کیا، تاکہ آخرت میں ان سے جدا ہوئیں۔ جب کہا جائے"احشروا الذین ظلموا وازواجهم "اور کہا جائے"وامتازوا الیوم ایها المجرمون "اور مہاجرین وانصار وانبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین کا راستہ پکڑ کر ان سے حب للہ کیا تاکہ ان کے ساتھ ہمارا حشر ہو اور ان کی معیت دنیا اور برزخ اور آخرت میں نصیب ہو۔

"ومن یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النّبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا "مگر افسوس آپ کی حالت نازک پر کہ مرزا کذاب مدعی نبوت وساب انبیاء وشاتم اللہ عزوجل کے پنجہ میں بری طرح پھنس گئے۔"کالذی استهوته الشیاطین فی الارض حیران له اصحاب یدعونه الی الهدیٰ ائتنا "اگر اسی حالت میں آپ گزر گئے تو آپ کا"اذا النفوس زوجت "کے وقت کیا حشر ہوگا جب آپ کو بحکم المرء مع من احب مرزا ملعون کے ساتھ جکڑ کر کہا جائے گا"فاهدوهم الیٰ صراط الجحیم "ہم تو دعا کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل آپ کو مہاجرین وانصار وائمہ ہدیٰ ومصابیح دجیٰ کا متبع متقی گردانے اور کذاب ظالم کے پنجہ وشکنجہ سے بچا کر توفیق توبہ کی دے۔ آمین!

قولہ...... غلام احمد اور یہ کتابت آپ کی۔ اقول۔ غلام احمد میں احمد سے مراد سید احمد نیچری ہوگا۔

اس لئے آپ نے مجرد احمد کہا بغیر صلوٰۃ مسنونہ یا مفروضہ کے وایضاً مرزا قادیانی نے یہ سب سرمایہ اسی سے حاصل کیا ہے۔ اس نے اولاً انکار ختم نبوت کا کیا تبعاً ارسطو ابن سینا۔ اس نے انکار معراج نبوی بجسد مبارک وانکار تولد مسیح علیہ السلام بے باپ وغیرہ کا کیا ''الیٰ غیر ذالک من شلو ذاتہ ''پس تمام سرمایہ نبوت ومجددی ومہدی وتفردات کا مرزا نے اسی سے حاصل کیا۔ اسی واسطے مرزا اسی کا غلام وممنون ہے۔ اگر وہ محسن مرزا میں اپنی نیچریت مستعار واپس لے لے تو پھر مرزا قادیانی کے پاس کچھ نہیں رہتا۔ بلکہ دیوالیہ بن جاتا ہے اور احمد بن عبداللہ ہاشمی فداہ ابی وامی ﷺ کا تو مرزا سخت دشمن ہے اور نہ ان سے کچھ لیتا ہے۔ مگر اگر ہاتھ پہنچے تو ختم نبوت چھیننے کو تیار ہے۔ اگر بالفرض احمد سے مراد محمد ہوں تو یہ نام ماں باپ نے رکھا ہے۔ اس وقت مسلمان تھا۔ ''کل مولود یولد علی الفطرۃ (الحدیث)''

پھر جب مرتد ہوا تو اس غلامی سے استنکاف واستکبار کر کے خود محمد واحمد واولوالعزم انبیاء سے افضل بنا اور کہتا ہے کہ سورۃ صف میں ''ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد'' سے میں مراد ہوں اور میرے حق میں اتری ہے۔ نہ محمد ﷺ کے حق میں اور اپنی جماعت کا نام فرقہ احمدیہ رکھا نہ غلامیہ۔ یا اول آسمان سے لڑکپن میں غلام احمد اترا ہو اور بعد الارتداد زندیق مرتد کافر ملعون وغیرہ اترے ہوں۔ ''فان الاسماء لتنزل من السماء'' اور ہماری کتابت میں تو کوئی کلمہ بے جا نہیں بلکہ بعض امور واقعہ کا بیان ہے اور آپ خلاف واقعہ بسبب اطرء وغلو کے گالی تصور کرتے ہیں۔ جیسا نصاریٰ نے رسول اللہ ﷺ سے جب مسیح بن مریم کے حق میں عبداللہ ورسولہ سنا تو اطراء کے باعث کہنے لگے تنقصت المسیح یعنی تو نے مسیح کو گالی دی۔ اس میں بھی آپ اپنے مرشد کی نص کے مخالف ہوئے دیکھو ازالہ الایمان اپنے مرشد کا ص ۱۳،۱۴، خزائن ج ۳ ص ۱۰۹۔

قولہ...... بہرحال شریف اللہ یہاں سے بیعت کر کے واپس وطن کو گئے ہیں۔ اقول۔ بہرحال کا اس جگہ کیا معنے اور پھر آپ کس قدر اس آیت کے نیچے آئے ہیں ''لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیمۃ ومن اوزار الذین یضلونھم بغیر علم الاساء مایزرون'' اور آیت ''ولیحملن اثقالھم واثقالامع اثقالھم ولیسالن یوم القیمۃ عما کانوا یفترون قال تعالیٰ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا ولئک یعرضون علی ربھم ویقول الاشھاد ھؤلاء الذین کذبوا علی ربھم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجاً وھم بالاخرۃ ھم کافرون الیٰ قولہ تعالیٰ لا جرم انھم فی الآخرۃ ھم الاخسرون''

قولہ...... شیخی و دعوی اور حکیم الامۃ کا ادعاء میری فطرت میں ہے نہیں ہاں انتم شھداء اللہ کے منہ سے نکالا ہے۔" واللہ اعلم فان الاسماء تتنزل من السماء " الٰہی بخش الٰہی بخش الٰہی بخش۔اقول۔ یہ کیسا تناقض فاحش ہے کہ اوّل انکسار فطرتی بیان کرنا اور پھر آسمان پر چڑھ بیٹھنا کہ میرا نام حکیم امت آسمان سے اترا ہے اور شہداء اللہ نے رکھا ہے۔ آپ منہ سے میاں مٹھو۔ من تراقاضی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ جناب من آپ بمقتضائے حدیث" اذا رئیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب " ایسے شہداء الشیطان کے منہ میں مٹی ڈالتے نہ یہ کہ میاں مٹھو بن کر فخر کرتے بلکہ ایسے نام جس میں مدح وخودستائی وتزکیہ نفس ہو ممنوع ہیں قال تعالیٰ " فلا تزکوا انفسکم " جیسے نوردین و امام دین وشمس الدین وغیرہ اور رسول اللہ ﷺ ایسے ناموں کو تبدیل کرتے اور علماء اسلام نے بھی منع کیا ہے اور بعضے ناموں کو رسول اللہ ﷺ نے اخنع الاسماء کہا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے" بئس الاسم الفسوق بعد الایمان " کیا یہ سب جائز و مطابق واقعہ ہوتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ آپ نے:

برعکس نہند نام زنگی کافور

نہیں سنا اور شاید کالے کتے کا نام موتی بھی نہیں سنا۔ اور عبداللہ بن ابی ابن سلول رأس المنافقین کے کیسا عدو دین اور نام عبداللہ اور اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ۔" وبینھما کما بین السماء والارض " ایسی مثالیں بے شمار ہیں کوئی عاقل اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ پھر یہ اسماء نہیں القاب ہیں نام آپ کا نورالدین اور لقب حکیم امت اور دونوں خلاف نفس الامر اور مطابق۔

برعکس نہند نام زنگی کافور

اور کیا یہ القاب آپ کے آسمان سے اترے ہیں اور شہداء اللہ کی زبان سے نکلے ہیں؟
اور جو تمام اہل اسلام متبع مہاجرین وانصار آپ کے پیر و مرشد کے حق میں بولتے ہیں کہ مرزا قادیانی کافر مرتد زندیق ملحد ملعون لعین جاہل مجہول وغیرہ ہے اور شب و روز لعنتیں دیتے ہیں اور وہ لوگ قدیمی پختہ مسلمان متبع سلف امت ہیں۔ آپ جیسے متزلزل ومتحیر ومتذبذب " لا الیٰ ھولاء ولا الی ھولا " نہیں پس وہ اسماء آسمان سے نہیں اترے اور شہداء اللہ کی زبان سے نہیں نکلے جن کے حق میں وہ حدیث آئی ہے اور وہ مہاجرین وانصار واتباع ان کے ہیں۔ الیٰ یوم الدین۔نہ مرزائی کہ شہداء الشیطان ہیں اور مخالف مہاجرین وانصار کے ہیں اور کورواندھا کہنے والے ان کے۔ یہ تو آپ نے تین دفعہ الٰہی بخش الٰہی بخش الٰہی بخش کہا ہے۔ میں کہتا ہوں اگر دل میں ایمان واخلاص وانابت وتقویٰ نہ ہو تو اگر ستر دفعہ کہیں تو بھی آپ کے حق میں ہرگز قبول نہیں ہوتی۔" قال

الله تعالیٰ فی امثالکم واشباهکم استغفرلهم ولاتستغفرلهم ان تستغفرلهم سبعین مرة فلن یغفر الله لهم '' اورفرمایا: ''ولاتصل علی احدمنهم مات ابداً ولا تقم علی قبره انهم کفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون''

قولہ...... آپ استاداورشاگردکو پہلے شوخ فرما چکے اب میں دریافت کروں تو کیااوریافت کروں اورآپ کو بتاؤں تو کیا بتاؤں۔ہاں یہ ضرور ہے کہ کہوں غلام احمد کو برا کہنے والی صراط مستقیم سے بہت ہی دور ہیں۔

چشم بازو گوش بازو ایں زبان
خیرہ ام از چشم بندی خدا

اقول...... استاد نے آپ کو پہلے شوخ نہیں کہا بلکہ جب آپ نے پہلے خوداستادکو چھیڑااور تمسخر واستہزاء کیااورطعنے لگائیں۔باوجوداس کم فہمی اور بےعلمی وبدنیتی کے توالبتہ نصیحتہً کہا گیا کہ ایسی گستاخی نہ چاہئے اورآپ مان چکے ہیں کہ الدین النصیحہ صحیح حدیث کا جملہ ہے لیکن پھر بھی آپ باز نہ آئے اب اضحوکۃ الصبیان اورصراط مستقیم سے بہت دوروغیرہ استاد کے حق میں اضافہ کیا اورکہا کہ اپنانامہ اعمال اس آخری عمر میں تباہ کیا کہ مرزاغلام احمدکو بےجاالفاظ سے یادکیاوغیرہ۔

پھرآپ خودانصاف کریں کہ یہ شوخی وگستاخی ہے یانہ؟ اورپھر یہ شوخی اورسب سے زیادہ گستاخی کا سوال ازآسمان وجواب ازریسمان۔استاد کے خط کے کسی فقرہ کا جواب نہ دیااور بےہودہ باتوں میں ٹالا۔ایسا معاملہ استاد سے سوائے آپ کے کوئی نہیں کرتا۔بازی بازی باریش بابا ہم بازی۔اورمطابق شعرمرقومہ کے چشم وگوش اپنے کو معطل کرکے اپنی چشم بندی سے خیرہ ہونے کا اقرارکیا گویا اپنے صم بکم ہونے پراس شعرسے استدلال کیا۔''قال تعالیٰ والشعراء یتبعهم الغاون الم تر انهم فی کل وادیهیمون وانهم یقولون مالا یفعلون ''آپ کے پاس ہے ہی کیا جو بتادیں بجزصریح مخالفت منقول ومعقول اورتکذیب رسول اورتکذیب ''بمالم تحیطوا بعلمه ''اور''تقول علی الله وعلی الرسول ''اور''تکلم بغیر علم'' اورالحادوزندقہ مرزاکذاب کے''قال تعالیٰ بل کذبوا بمالم یحیطو بعلمه بل کذبوا بالحق لما جاء هم فهم فی امر مریج اور تکلم ''بغیر علم سخت حرام ہے''قال تعالیٰ هاانتم هئولاء حاججتم فیمالکم به علم فلم تحاجون فیمالیس لکم به علم وقال تعالیٰ وان تقولوا علی الله مالا تعلمون وقال تعالیٰ الم یؤخذ علیهم میثاق الکتاب ان لا یقولوا علی الله الا الحق ودرسوا ما فیه ''اوربغیر مجادلہ وجدال بالباطل اور

دفع حق کے آپ کے پاس کچھ نہیں۔" وجادلوا بالباطل لیدحضوا به الحق، یجادلونک فی الحق بعد ما تبین "اور آپ کے پاس لیاقت ہے کیا جو کوئی بات معقول دریافت کریں۔

اگر دریافت کریں گے تو پوچ بے معنے جیسے آپ کا پیرومرشد دریافت کرتا ہے۔ کہ عیسیٰ کے لئے آسمانوں پر ٹٹی کہاں ہے اور کھاتے کیا ہیں؟ پہنتے کیا ہیں؟ وغیرہ۔ پس آپ کو اپنی نادانی وکم فہمی کے چھپانے کے واسطے اچھا بہانہ مل گیا کہ استاد نے مجھ کو شوخ کہہ دیا۔ سبحان اللہ! اور پھر آپ نے مجھ کو صراط مستقیم سے بہت دور تو کہہ دیا لیکن صراط مستقیم کی حدوتعریف نہ لکھی اور نہ ہماری دور ہونے کی کوئی دلیل وسلطان بیان کیا۔ مجرد دعویٰ ہی دعویٰ کیا۔ انصاف ودیانت وعقل وحکیم امت ہونا آپ کا اسی کو چاہتا ہے" قل هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین "آپ نے بسبب اپنی کج فہمی وکج ادائی کے صراط معوج وصراط جحیم کو جو صراط مغضوب علیهم وضالین کا ہے۔ صراط مستقیم سمجھ لیا ہے۔

فاتحۃ الکتاب میں ہے کہ صراط مستقیم وہ ہے جو صراط منعم علیهم کا ہے نہ مغضوب علیهم وضالین کا اور سورہ نساء میں منعم علیهم کو بیان کیا کہ وہ نبیین وصدیقین وشهداء وصالحین ہیں اور مہاجرین وانصار ہیں جو بعد انبیاء کے افضل الاولین والآخرین ہیں۔ سورہ توبہ میں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں مہاجرین وانصار اور ان کے تابعداروں سے راضی ہوں اور وہ مجھ سے راضی ہیں اور فرمایا:" ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولیٰ ونصله جهنم وساءت مصیرا "اور مؤمنین اس وقت مہاجرین وانصار تھے۔ پس اب اگر کچھ بقیہ وآلائش واثر انصاف وامانت کا آپ کی فطرت میں باقی ہے تو بتاؤ کہ ہم اس صراط مستقیم سے بہت دور رہیں یا آپ اور آپ کا پیر کذاب جو انبیاء وصدیقین ومہاجرین وانصار کو گالی دینے والا تغلب سے ختم نبوت توڑنے والا سب مومنوں کو کور واندھا کہنے والا۔ سید احمد نیچری کا کاسہ لیس وغلام۔ نہ احمد عربی ہاشمی ﷺ کا۔ اب انصاف آپ ہی پر ہم چھوڑتے ہیں لیکن اگر آپ نے اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ کا لحاظ وطرف داری کو بخاطر پیرومرشد کذاب اپنے کے صاف چھوڑ دیا تو اس کو بجز بے ایمانی کے کیا کہا جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پیر آپ کا صراط مستقیم سے بمراحل دور اور عدو ہے۔ احمد عربی فداہ ابی وامی ﷺ کا۔ اگر یہاں آپ چشم بند کر کے اکذب الکذابین واظلم الظالمین کو صادق خیال فرما کر صم بکم عمی ہو رہے ہو تو میں ڈرتا ہوں کہ کل آپ کو کہنا پڑے گا" لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر "اور مرزا کذاب کو یہ کہو

گے "تاالله ان کنا لفی ضلال مبین اذنسویکم برب العلمین"

قولہ...... "سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم وصلی الله سیدنا ومولانا محمد خاتم النّبیین الیٰ قوله الیٰ یوم الدین"

اقول...... جب مرزا خدا کا بیٹا بنا اور آپ اس کی تصویر کے پجاری تو تسبیح کا کیا معنے؟ اور اللہ عزوجل آپ کے نزدیک عاجز ولاچار ہو کہ ایک آدمی کو مع جسد آسمان پر نہیں لے جاسکتا وغیرہ۔ تو تحمید کا کیا معنے ہوا، اور جب پیر کذاب آپ کا رسول و نبی بنا تو خاتم النّبیین کا سوائے نفاق کے کیا معنی۔ اور جب اصحاب وخلفاء آپ کے مرشد مفتری کے نزدیک اندھے ہوئے یعنی گمراہ تو ان پر صلوٰۃ منافقانہ کیسے ہوئی اور پھر "خاتم النّبیین وخاتم الرسل وخاتم الکملاء" کس تجویز سے بنے اور فرشتے جب روح کواکب کے ہوئے اور کواکب سے جدا ہونا ان کا اور زمین پر اترنا ان کا محال ہوا۔ آپ کے پیر کے نزدیک اور پھر اثر ان کا تمام لوگوں پر یکساں ہوا۔ حتیٰ کہ زانیہ پر حالت زنا میں اور کوئی آدمی آسمان پر جانہ سکا تو نبوت وکتب وملائکہ کے ساتھ ایمان آپ کا کیسا ہوا بجز نفاق ظاہری کے۔

قولہ...... "ثم اعلم ان الله یعلم سرنا ونجوانا وهو یعلم السرو اخفی ونشهد الله. الخ"

اقول...... یہ سب باتیں آپ کی فقط زبانی جمع خرچ ہیں دھوکہ دینے کے لئے اور اللہ عزوجل کے اس قول کی تصدیق "ومنهم من یعجبک قوله فی الحیوٰة الدنیا ویشهد الله علی مافی قلبه وهو الدالخصام واذاتولی سعی فی الارض لیفسد فیها ویهلک الحرث والنسل والله لا یحب الفساد واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم وبئس المهاد "وقولہ تعالیٰ" واذا قیل لهم امنوا کما آمن الناس قالوا انؤمن کما آمن السفهاء الا انهم هم السفهاء ولکن لایعلمون"

وقولہ تعالیٰ "فلما جاء تهم رسلهم بالبینات فرحوا بما عندهم من العلم"

وغیرہ ذالک مرزا کذاب مفتری علی اللہ کبھی اتنی خرابی وفساد فی الارض وتباہی نہ کرسکتا اگر آپ کا وجود شریف اس کو نہ ملتا۔ اکثر بھیرہ جموں کشمیر وغیرہ اماکن میں آپ کی بدولت یہ فساد وزندقہ والحاد وکفر وارتداد جہاں میں پھیلا اگر توبہ مقدر نہ ہوئی تو ماشاء اللہ آپ رئیس وامام وسرگروہ ملاحدہ وزنادقہ کے محشر میں ہوں گے "وجعلنا هم ائمة یدعون الیٰ النار الیٰ مقبوحین (قصص)" ہم تو آپ کے واسطے دعا کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل آپ کو توبہ نصوح نصیب کرے اگر

''ازاغ اللہ قلوبھم ونولہ ما تولی. وسواء علیھم اانذرتھم ام لم تنذرھم'' اپنا کام نہ کرگئی ہوں اور اگر ان کے نیچے آ چکے ہیں تو پھر''اناللہ و انا الیہ راجعون'' کے سواء کیا کہیں؟

قولہ...... ''نقیم ونوتی ونصوم وحججنا ونحج''

اقول...... یہ کلمات ریاوسمع وغرور کے کتنی بڑی جہالت قلب پر دال ہیں۔ مولوی صاحب آپ اس آیت میں فکر کریں اور خوب تدبر کریں۔ حقیقت آپ پر کھل جائے گی قال تعالیٰ''افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدیٰ الشیطان سول لھم واملیٰ لھم ذالک بانھم قالوا للذین کرھوا ما انزل اللہ سنطیعکم فی بعض الامرو اللہ یعلم اسرارھم فکیف اذاتوفتھم الملائکۃ یضربون وجوھھم وادبارھم ذالک بانھم اتبعوا ما اسخط اللہ وکرھو ارضوانہ فاحبط اعمالھم''

اوراس آیت میں''قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا اولئک الذین کفروا بآیات ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا ''وقولہ تعالیٰ ''وقدمنا الیٰ ماعملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثوراً وایضاً''مولوی صاحب نے حج قبل الردۃ کیااس کوردت نے باطل کردیا۔ مومن تو ہر وقت اپنے اعمال کے باطل وضائع ہونے سے ڈرتا ہےاور منافق کے تو دانت ہاتھی کی طرح دکھانے کےاور ہوتے ہیں اور حججنا متکلم مع الغیر کا صیغہ ہےاور مرزا کذاب نے تو حج نہیں کیا پھراس کوسوائے فخر وتعظیم نفس کے کیا سمجھا جائے۔''وبما حججنا البیت من البیت معرف باللام'' سے قادیان مراد ہو۔اسی واسطے اس کو آپ بار بار دارالامن والایمان کہتے ہیں جو خاص نام مسجد الحرام کا ہےاوراس کے ساتھ اللہ عز وجل نے مخصوص کیا''واذجعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا. ومن دخلہ کان آمنا''اورابراہیمؑ کی دعا''رب اجعل ھذا البلد آمنا (الآیہ)'' اور آپ کا پیر کذاب بھی قادیان کومکہ ومدینہ قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اندازآپ کا بھی یہی گواہی دیتا ہے۔اورانشاءاللہ آپ کا مثل طائفہ مرالقہ کی ہوکہ تمام اعمال بدین استثنٰی کرتے ہیں اور کہتے ہیں''آمنت انشاء اللہ وغیر ذالک'' یعنی اب بھی ہم حج کرتے رہتے ہیں۔قادیان دارالامن والامان والایمان کا اور کذاب نے اپنے گھر کی پیشانی پر یہ آیت لکھی ہے''ومن دخلہ کان آمنا''اور(ازالہ ص۱۳۵، خزائن ج۳ص۱۶۸) میں یہی آیت اپنے گرجا کی نسبت لکھی۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ خبیث

بھی مثل ابرہہ کے صرف حج کا مکہ سے قادیان کی طرف چاہتا ہے۔ ورنہ وہ تو مکہ شریف کے داخل ہونے سے ممنوع ومحبوس ہے۔

مثل مسیح الدجال کے کیونکہ یہ مثیل مسیح الدجال کا ہے۔ اگر اس میں شک ہے تو اس کو آپ ذرا لے تو جائیں حج تو اس پر سالہا سال سے فرض ہے "وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین" یہ اور دلیل اس کے کفر کی ہے۔ "فاعتبروا یا اولی الابصار"

قولہ...... آپ کی دھمکی کہ اخبار میں آپ شائع کریں گے "اضحوکۃ الصبیان واللہ المستعان"

اقول...... ہم نے آپ کو دھمکی نہیں دی بلکہ واقعی بات لکھی ہے اور بحکم الدین النصیحۃ کے جس کو آپ نے صحیح حدیث کا جملہ تسلیم کر لیا ہے۔ اس کا طبع کرانا مفید ومناسب جانا ہے۔ تاکہ ناظرین پر کھل جائے کہ جب راس ورئیس مرزائیوں کے ہیں اور اپنے نفس کو حکیم امت سمجھتے ہیں وہ ایسے دھوکہ باز بے انصاف خائن مطففین حق سے روگردانی کرنے والے مرزا کو طاغوت بنانے والے بے علم وکج فہم ہیں کہ اول خود اپنے استاد کو ایسی بدتہذیبی سے چھیڑتے ہیں اور پھر جب جواب معقول ملے تو جواب سے لاچار ہو کر حق سے اعراض کر کے لغو باتیں خارج بحث لکھ مارتے ہیں اور وہ بھی مجرد دعاوی بلا برہان اور تقویٰ ودیانت وامانت کے بوادی میں نہیں۔ چنانچہ ان کے مرشد کذاب کا بھی یہی سلیقہ ہے۔

چنانچہ اس نے دہلی انبالہ بٹالہ وغیرہ اماکن میں کیا اور جلسہ لاہور کا خود محرک بنا پھر موقعہ پر بے حیائی سے مستورات میں مستور ہو گیا۔ ایسا ہی جب مولوی ثناء اللہ صاحب اس کی پیشگوئی کی تکذیب کے لئے اسی کی درخواست پر قادیان جا پہنچے تو مرزا کذاب بیت الخلاء پر مع الخوالف بیٹھ گئے۔ ایسا ہی ایام جلسہ علماء ندوہ میں بہت علماؤں کے دستخط کر کے درخواست بھیجی تو سوائے سرکاری رسید کے کچھ جواب نہ دیا۔ ایسا ہی تمام مرزائیوں کا طریقہ ہے مثل شیخ دمعلم اول اپنے کے اولاً انا رجالکم کہہ دیتے ہیں اور پھر موقع پر بوقت تقابل صفین والتقاء جندین وترائی فئتین "انی بری منک انی اخاف اللہ رب العلمین" کہتے ہیں جیسا آپ نے جواب سے اعراض کر کے زنانہ شکایتیں کہ مجھ کو شوخ کہا وہ کیا یہ کیا نامۂ اعمال سیاہ کیا وغیرہ اور پھر شہادت کا کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔

لہٰذا ہم تمام مرزائیوں کے حق میں یہ آیت پڑھتے ہیں "ویشھد اللہ علی ما فی

قلبه (الآیه) ''ہم نے اس واسطے اس کا چھاپنا مناسب سمجھا ہے۔''نصیحة الله ولرسوله والائمة المسلمین وعامتهم ''پس آپ دھمکی نہ سمجھیں۔''یحسبون کل صیحة علیهم هم العدو فاحذرهم قاتلهم الله انی یؤفکون ''اور دیکھا جائے گا کہ ہم اضحوکة الصبیان ہیں یا آپ''ان تضحکوا منا فانا لضحک منکم کما الضحکون''۔

الله اکبر هتکت استارکم
حتیٰ غدوتم ضحکة الصبیان
تالله قد لاح الصباح لمن له
عینان نحوا الفجر ناظرتان
واخوالعمایة فی عمائیة یقول
النیل بعد یستوی الرجلان

قولہ...... نورالدین از دارالامن والایمان قادیان۔

اقول...... اگر نورالدین میں ایک ذرہ بھر نور دین وانصاف کا ہوتا تو پہلے ہمارے خدشہ کا جواب دیتا کہ مرزا قادیان کو یزیدیوں کا قصبہ کہتا ہے اور علماء اسلام اس کو دارالکفر والزندقہ والطغیان فرماتے ہیں اور تم سب سے مخالف دارالامن والایمان کہتے ہو تم سب کے مخالف بنے ؎

نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

فلاحول ولاقوۃ الا بالله یہ کیسا ظلم ہے کہ بے دلیل مہربان ایسے انجس اخبث مکان کو جو مجمع مفسدین مرتد ضالین ومغضوب علیہم کا ہو جیسے رأس الکذابین مرزا وعبدالکریم۔ سیالکوٹی وامروہی ونوردین جو ایمانی وروحانی قطاع الطریق ہیں۔ ایسے ناپاک کفرخانہ کو بیت الله شریف کا خاص لقب دیا جائے۔ یہ ایمان سے بہت بعید ہے۔ مکہ شریف کے مبارک ودارالامن والایمان ہونے پر تو الله عزوجل نے قرآن شریف میں گواہی دی ہے اور بانی اس کا ابراہیم خلیل الرحمٰن واسمٰعیل ذبیح الله علیہما السلام ہیں اور ابراہیمؑ کی دعا۔ اور مقام ابراہیم وحجر اسود ارکان وصفا ومروہ وزمزم ومزدلفہ ومشعر الحرام وعرفات وغیرہ۔

شعائر الله واعلام اسلام ومتبرکات ہیں۔ اور مولد خاتم النبیین کا ہونا اور محجوج عالم ہونا اور جن جبابرہ نے اس کا قصد کیا مثل ابرہہ کے ان کو آسمانی عذاب سے ہلاک کرنا اور انبیاء سابقین کے بشارات وغیرہ دلائل ہیں۔ اب آپ ذرا براہ مہربانی بتادیں کہ اس پلید بقعہ کے دارالامن

والا ایمان ہونے کی کیا دلیل ہے۔ ورنہ خدا اور سول سے شرماویں۔

فقط مرزا خبیث کی تقلید پلید پر۔ واہ سبحان اللہ! یہ ہے علم وفضل وانصاف امانت وحکیم امت ہونا اس المرزائیں کا فلاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ہم بطور پیشینگوئی کہتے ہیں کہ اگر تم تمام مرزائی جماعت جمع ہو جاؤ مع مرزا کذاب کے تو بھی ہماری اس تحریر کا جواب اس طرح قول قول پکڑ کر جس طرح ہم نے تمہاری تحریروں کا جواب لکھا ہے۔ مبرہن ومدلل منصفانہ کبھی نہ لکھ سکو گے۔

’’وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین‘‘ کیونکہ ہم کو آپ کا سرمایۂ علم وفضل معلوم ہے۔ ہاں یا آپ بالکل سکوت کر جاؤ گے یا عورتوں کی طرح شکایتیں وطعن وتشنیع قبیح بلا برہان ولغویات سے پیش آؤ گے۔ کیونکہ حجت وبرہان ودلیل کے نام سے آپ واقف نہیں۔ اگر اور کچھ نہ بن سکا تو جھوٹا تصوف دیا۔ فریبانہ تظلم لے بیٹھیں گے۔

اگر آپ مرد میدان ہیں تو چاہئے کہ میدان میں نکلیں اور مردانگی دکھائیں جیسا پہلے خود چھیڑا اس مناظرہ کو تمام بھی کریں حجت وبرہان سے۔ آپ تو ایسے زبردست نئے رسول کی امت ہیں جو اولوالعزم انبیاء کے مقابلہ میں انا خیر منہ کہتا ہے۔ چنانچہ اس کے معلم اوّل نے آدمؑ کے مقابلہ میں انا خیر منہ کہا تھا۔ آپ کا رسول کہتا ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(درثمین اردو ص۲۲)

اور چاہئے تھا اس طرح کہتا۔

ذرا ابلیس کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بدتر غلام احمد ہے

تو پھر آپ کو چاہئے کہ پورا پورا جواب لکھیں۔ مبرہن ومدلل قول قول پکڑ کر جیسا ہم نے تمہاری تحریروں کا جواب دیا اور پہلی تحریر کا بھی ضرور جواب دیں مجرد استبعادیں آپ کی کام نہیں آتیں۔ جیسا آپ فرماتے ہیں۔ غلام احمد اور یہ کتابت آپ کی۔ یہ دھوکے مرزائیوں کو دیجئے اور اگر آپ ایسا جواب بالاستیعاب مبرہن نہ دیں (اور نہ دے سکو گے) تو پھر مہربانی فرما کر ہمارے اوقات کی تضیع نہ کریں۔ ہم کو امید کامل ہے کہ آپ جواب میں شکایتیں جو عورتوں کا شیوہ ہے اور

عجز کی دلیل مجھ کو یہ کہا وہ کہا وغیرہ۔لغویات وبہتان پیش کریں گے۔

ما عندکم الا الدعاوی والشکا
وی او شهادات علی البهتان
هذا الذی والله نلنا منکم
فی الحرب اذ یتقابل الصفان

''فقط والسلام علی من اتبع الهدی، وصلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه ورسوله محمد وآله واصحابه اجمعین والحمدلله رب العلمین '''' علی صاحبه والصلوٰة والسلام الحمدلله رب العلمین''

(مورخہ ۲۷رمئی ۱۹۰۳ء مطابق ۲۵رماہ صفر ۱۳۲۱ھ)

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۸رجولائی کے شمارہ نمبر ۲۶ر کے مضامین

نوٹ......	شمارہ نمبر ۲۶ر میں زیادہ تر ''طویل مراسلت'' کا بقیہ تھا جو شمارہ ۲۵ر کے ساتھ شامل کردیا گیا ہے۔اس کے بعد شمارہ ۲۶ر سے ایک مضمون
۱......	''صومالی مہدی اور مرزا قادیانی کے دولا کھ والنٹیئر'' از مولانا شوکت اللہ میرٹھی باقی رہ جاتا ہے جو یہ ہے۔

۱ ...... صومالی مہدی اور مرزا قادیانی کے دولا کھ والنٹیئر

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی اپنے رقیبوں لندنی مسیح مسٹر پکٹ اور پیری مسیح ڈاکٹر ڈوئی اور صومالی مہدی عبداللہ کا جب نام سنتے ہیں تو مارے غصے کہ دانت پیستے ہیں اور بدن کا رواں رواں بڑھیا کے چرخے کے تکلے کی طرح بل کھا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔لیکن تعجب ہے کہ ایسے موقع پر اپنے دولاکھ والنٹیئر سے کام نہیں لیتے۔پیرس اور لندن پر تو چڑھائی کرنا فضول ہے کیونکہ خود وہاں کی تعلیم یافتہ اور مہذب پبلک دونوں مسیحیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ان کی کوئی حقیقت اور بساط نہیں سمجھتی اور یہ دونوں مسیح اپنی اپنی گورنمنٹ کے مخالف بھی نہیں اور نہ انہوں نے گورنمنٹوں کے خلاف کوئی جتھا قائم کیا ہے۔

البتہ صومالی مہدی تمام گورنمنٹوں خصوصاً ہماری برٹش گورنمنٹ کا بہت بڑا حریف ہے اور اس سے بڑھ کر قادیانی مہدی کا حریف اور گاڑھا رقیب ہے۔ پس معلوم نہیں مرزا قادیانی کس خواب خرگوش میں ہیں اور ان کے دولاکھ والنٹیئر کس مرض کی دارو ہیں۔ اگر ایسے وقت کام نہ آئے تو کیا چولہے میں جھونکے جائیں گے۔ مرزا قادیانی برٹش گورنمنٹ کی بار بار خوشامد تو کرتے ہیں کہ میں اس کے خانہ زاد غلاموں کا غلام ہوں مگر خالی خولی غلامی سے کیا کام چلتا ہے۔ غلام اپنے آقا کے کام نہ آئے تو منہ جھلس دینے کے لائق ہے۔

پس مناسب ہے کہ مرزا قادیانی اپنے دولاکھ والنٹیئروں کی خدمت مہم صومالی کے لئے گورنمنٹ میں منتقل کردیں۔ اگر یہ کہو کہ ان کے کان صرف شہنائی کی سریلی آواز سے آشنا ہیں۔ بندوق کی ٹھوں ٹھاں اور توپوں کی دن دن سے انکا کلیجا دھڑکتا ہے اور چکا منا سا دل پنکھے کی طرح ہلتا اور برگ بید کی طرح لرزتا ہے۔ اور ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ تلوار اور بندوق کس جانب سے چلائی جاتی ہے تو اس کا علاج سہل ہے۔ مرزا قادیانی دس دس اور بارہ بارہ ہزار کی تھیلیاں جھکانے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ پس اس جنرل کے سٹاف کی معقول تنخواہ مقرر کریں۔ خدا نے چاہا تو چند ماہ میں دولاکھ والنٹیئر تیار ہو جائیں گے اور پھر جان توڑ کر نہ صرف گورنمنٹ کے لئے بلکہ اپنے مہدی اور امام الزمان کے لئے صومالی مہدی سے لڑیں گے اور جب اسے زیر کرلیں گے تو برٹش گورنمنٹ اس امداد کے حصے میں مرزا قادیانی کو صومالی مُلّا کا جانشین بنا کر وہاں کا مہدی مقرر کرے گی مگر اس کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ خود مرزا قادیانی اپنی مرزائی فوج کی کمان کریں تاکہ ایک جانب صومالی مہدی اور دوسری جانب قادیانی مہدی ہو اور پھر دیکھیں کون چت کون پٹ ہوتا ہے۔

اور اگر اس عرصہ میں جبکہ مرزا قادیانی کے والنٹیئر تیار ہوں۔ برٹش فوج نے صومالی مہدی کی چٹنی کردی یا اس کو آہنی پنجرے میں قید کر کے کسی جزیرہ کو چلتا کردیا تو مرزا کا اس میں ڈبل فائدہ ہوگا ایک تو رقیب کا جھونپڑا پھک جائے گا اور برٹش گورنمنٹ کو یقین ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی ہمیشہ میری بھگتی کرتا اور خیر خواہ ہے اور جان نثاری کا دم بھرتا تھا تو یہ محض دکھاوا نہ تھا بلکہ واقعی تھا۔

پس مرزا قادیانی کو لحہ کی چوتھائی میں گورنمنٹ کے حضور درخواست بھیج دینی چاہئے چوکنا نہ چاہئے کیونکہ وقت کا سر گنجا ہے۔ اس کے ماتھے پر بال ہیں گدی پر نہیں۔ اگر ماتھے کے بال پکڑے جائیں گے تو وہ قابو میں رہے گا ورنہ بھاگ جائے گا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ منجملہ دولاکھ کے کتنے مرزائی والنٹیئر سروں کے ختنہ ہونے پر رضا مند ہوتے ہیں اور کتنے مارے خوف کے طاعونی نبی کے طاعونی چوہے بنتے ہیں۔ اس میں یہ بھی

فائدہ ہوگا کہ مرزا قادیانی کو اپنے سب مرزائیوں کا امتحان ہو جائے گا کہ مردمیدان خالص مرزائی کون ہے اور ہاتھی کے روٹ میں پتی لڑانے والا کون ہے۔ ہم تو ہر وقت مرزا قادیانی کے بھلے میں ہیں۔ برے میں نہیں اور ہمیشہ نیک صلاح دیتے رہتے ہیں مگر افسوس ہے کہ مرزا اور مرزائی ہم پر ایمان نہیں لاتے۔ (ایڈیٹر)

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۱۶؍جولائی کے شمارہ نمبر ۲۷؍ کے مضامین

۱......	تثلیث اور تبنیت، مسیحیت اور مہدویت۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	قرآن مجید پر عمل۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	مرزائیوں کو مرزا قادیانی کی ڈانٹ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	نبیوں کی قسمیں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	تین زبانیں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... تثلیث اور تبنیت، مسیحیت اور مہدویت

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۲۴؍جون ۱۹۰۳ء کے الحکم میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ: ''رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں ایک ہی ہیں آدم زاد کی پرستش کرتے ہیں ایک دوسرے سے ممتاز نہیں۔ ایک بیٹے کی پرستش کرتا ہے تو دوسرا ماں کو بھی خدا بناتا ہے اور اس معاملہ میں وہ عقل مندی سے کام لیتا ہے۔ جب بیٹا خدا ہے تو ماں ضرور خدا ہونی چاہئے۔'' الخ!

مگر آپ نے بھی مرزائیوں کو رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ سے کچھ کم درجہ عنایت نہیں کیا۔ آپ بھی آسمانی باپ کے لے پالک ہیں جب باپ خدا ہے تو بیٹا کیوں خدا نہ ہوا۔ وہاں تثلیث ہے تو یہاں تبنیت ہے۔ آپ نے اپنی تصویر کی پرستش کرائی گویا معبود بن گئے۔ یہ تصویر ہر مرزائی کے گھر میں موجود ہے جس کو تڑکے تڑک ننگے پاؤں منہ نہار ڈنڈوت کی جاتی ہے۔ پھر آپ کس منہ سے کہتے ہیں ''اب وقت آگیا ہے کہ انسان پرستی کا شہتیر ٹوٹ جائے۔'' اگر آپ کے دم میں چندروز اور دم ہے تو علاوہ انسان پرستی کے دنیا میں تصویر پرستی اور منارہ پرستی بھی شائع ہو جائے گی۔

مگر قدرت الٰہی جھوٹے معبودوں اور جھوٹے نبیوں کے ڈھیر بہت جلد توڑ ڈالتی ہے اور دنیا میں بہت دنوں ان کو پھولنے پھلنے نہیں دیتی۔ چند روز کی شوراشوری کے بعد یوں غائب غلہ ہو جاتے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ اور افیونی کے دماغ سے ہینگ کھلانے کے بعد پٹیک کی پینگ بھلا جھوٹے نبیوں اور مہدیوں کا دنیا میں آج کے روز کوئی نام لیوا بھی ہے مر گئے مردود فاتحہ نہ درود، ٹوٹ گیا سب کا تار پود، اور جہنم واصل ہو گئے اہل نمرود، مطرود، و نزل علیهم غضب الرب الودود۔

خیر سے مرزا قادیانی کے علاوہ اس وقت تین مسیح معہود اور ایک مہدی نامسعود موجود ہے۔ یعنی لندن میں پروٹسٹنٹ مسیح مسٹر پکٹ اور پیرس میں رومن کیتھولک مسیح ڈاکٹر ڈوئی اور صومالی لینڈ میں مُلّا عبداللہ مہدی۔ یہ بھی خدائے تعالیٰ کی حکمت سے چاروں کا عقیدہ ایک دوسرے کے مقابل کھل رہا ہے۔ یعنی عقلمند پبلک پہچان رہی ہے کہ چاروں جھوٹے ہیں۔ اور در حقیقت پبلک کی تکذیب کی بھی ضرورت نہیں خود ہر مسیح اور مہدی دوسرے مسیح اور مہدی کی تکذیب کر رہا ہے گویا چاروں آپ اپنی آگ میں جل رہے ہیں۔

یہ بدمعاش جو دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ میدان میں آ کے آپس میں کیوں فیصلہ نہیں کر لیتے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ مگر جب یہی جھوٹے ہیں اور ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم جھوٹے ہیں تو فیصلہ کرنے کو گھر واہے سے کون نکلے، بھلا کہیں چوروں کے بھی پاؤں ہوتے ہیں؟

ان مہدیوں اور مسیحیوں میں اتنا فرق ہے کہ یورپ کی پبلک تو فلسفی مزاج ہے جب وہ تہذیب و آزادی اور فلسفیانہ تعلیم کی بدولت خود مسیح کو واجبی ہی مانتی ہے تو فصلی اور نقلی مسیحیوں کو کیوں ماننے لگی۔ صاف کہہ دے گی کہ انہیں مالیخولیا ہے گردن میں گہرا پلاسٹر لگا کر پاگل خانے بھجوا دو اور اگر کوئی عمداً کانشنس کے خلاف مسیح بنا ہے اور دنیا کو لوٹنا چاہتا ہے تو پولیس کے حوالے کر دو تا کہ وہ آوارہ گردی اور بدمعاشی میں چالان کروے اور عدالت سے سال بھر کی قید اور تین ماہ کی کال کوٹھی کرا دے۔

مگر وحشی ممالک سوڈان اور افریقہ وغیرہ میں جھوٹے مہدیوں کی دال بہت جلد گل جاتی ہے اور ان کے ساتھ ایک جم غفیر ہو کر سلطنتوں کے حق میں خوفناک ہو جاتے ہیں۔ سوڈان کے مہدیوں کی حالت مشاہدہ ہو چکی اور صومالی مہدی کی حالت نصب العین ہے اور غالباً چند روز اس کا وجود باعث تکلیف ہوگا مگر انجام وہی ہوگا جو تعائشی اور اس کے چیلے کا ہوا۔

اب رہے ہندی مسیح مرزا قادیانی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے تو بظاہر باعث تکلیف نہیں کیونکہ کیا پدی کیا شوربا، مگر مذہب اسلام کے لئے خصوصاً اور دیگر مذاہب کے لئے عموماً باعث تکلیف ہیں۔ کیونکہ انہوں نے امام الزمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہ لاوے وہ ہر طرح کی دینی اور دنیوی عقوبت کا مستحق ہے۔ اس لئے ان کے وجود سے جب تک وہ زندہ ہیں ضرر کے پہنچنے کا احتمال ہے۔ اب بھی وہ درگزر کرنے والے نہیں مگر خیر یہی ہے کہ خدا نے گنجے کو ناخن اور لنگڑے کو پائے رفتار نہیں دیا۔

نامرادم دارد این افزونی خواہش بدہر
آب برمن بستہ آمد آرے راستقائے من

برٹش گورنمنٹ ایک آزادی پسند گورنمنٹ ہے لہٰذا ہندوستان میں چند روز مرزا قادیانی کی چلے چڑھے گی اگر آپ افغانستان یا ایران وغیرہ اسلامی ممالک میں ہوتے تو معلوم ہوتا کہ کتنے دنوں مہدیت اور مسیحیت کی گرم بازاری رہتی ہے۔

ممالک یورپ چونکہ آزادی کے کھیت ہیں اور وہاں کی سرزمین میں آزادی خودرو گیاہ کی طرح اگتی ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی اپنی تصویر اور اپنے رسالے بھیجتے ہیں اور بعض مقامات پر ایجنٹ بھی مقرر کرتے ہیں مگر افغانستان اور وسط ایشیا میں نہ کوئی مشن جاتا ہے نہ کوئی ایجنٹ جبکہ آپ امام الزمان ہیں تو ساری خدائی میں اپنی امامت کی یکساں منادی کیوں نہیں کرتے۔ اس صورت میں گویا خود مقر ہیں کہ میں صرف پنجاب وغیرہ کے مرزائیوں کا امام ہوں نہ کہ دیگر ممالک کا۔

دعویٰ تو یہ اور بزدلانہ کارروائی۔ یہ کیا امام الزمان اور رسول کی یہ شان ہے کہ وہ جان کے خوف سے اپنی امامت اور رسالت کی تبلیغ میں ہیر پھیر کرے۔

درکفے جام رسالت در کفے سندان حق
ہر موسنا کے نداند جام وسندان باختن

مرزا قادیانی روح اللہ کہلانے سے شرماتے ہیں

مرزا قادیانی اپنے کو بروزی نبی اور ظلی رسول اور مثیل المسیح اور مسیح موعود وغیرہ تو کہتے ہیں مگر روح اللہ نہیں کہتے جو اہل اسلام کے عقیدے کے موافق حضرت عیسیٰ مسیح کا لقب ہے اور خود خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا: ''کلمۃ القاھا الیٰ مریم وروح منہ'' مرزا قادیانی اپنے کو کلمۃ اللہ بھی نہیں کہتے۔ گویا خود بدبختی کو بلاتے ہیں۔ روح اللہ اور کلمۃ اللہ کیسی اعلیٰ درجے کی صفات ہیں جن سے جناب باری نے سیدنا المسیح کو ممتاز فرمایا ہے مگر مرزا قادیانی کو چونکہ

مسیح سے عداوت ہے۔ لہذا انہوں نے ان دونوں مقدس متبرک خطابوں سے انکار کر کے اپنے کو روح الشیطان اور کلمتہ ابلیس کہلانا پسند فرمایا۔ سچ ہے جیسی روح ویسے ہی فرشتے اور جیسا منہ ویسے ہی طمانچے۔

جب روح اللہ اور کلمتہ اللہ کہلانے سے عار ہے تو آپ مثیل المسیح اور پھر اصیل المسیح یعنی عین میں مسیح موعود کیونکر ہیں۔ آپ نے تو اپنی آبرو پر خود پانی پھیر دیا۔

پھر آدھا تیتر آدھا بٹیر بھی ہے کیا معنی کہ آپ روح اللہ اور کلمتہ اللہ تو نہیں ہیں۔ ہاں مسیحیوں کے عقیدے کے موافق ابن اللہ (لے پالک) ضرور ہیں یعنی اسلام سے خارج ہو کر عیسائیوں میں ملے ہیں مگر ذرا عیسائیوں سے تو پوچھو کہ وہ آپ کو کیا سمجھتے ہیں؟ اتنا تو ہم کو معلوم ہے کہ جب کسی مسیحی کے سامنے آپ کا تذکرہ ہوتا ہے تو وہ دھار مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔

الغرض آپ ادھر تو مسلمانوں کے مردود، ادھر مسیحیوں کے مطرود، اور آریوں نے تو جیسا قدم کیا ہے آپ کا جی ہی خوب جانتا ہے پھر کس برتے پر تتا پانی آپ کی تو حسب تعل شوکت اللہ القہار یہ حالت ہے ؎

نفرت ہے جو مومن کو تو ہے گبر کو ضد
آغوش میں لے نہ کعبہ نے دیر ہمیں

۲ ...... قرآن مجید پر عمل

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزائیوں کے حکیم الامتہ ۲۴ ؍جون ۱۹۰۳ء کے الحکم میں فرماتے ہیں ’’قرآن شریف کی تلاوت کرو مگر عمل کے لئے۔ اگر قرآن شریف میں کوئی ایسی آیت پاؤ جو دو دفعہ پھر معلوم ہو اور ایسا نظر آئے کہ اس پر عمل نہیں ہوسکتا تو یاد رکھو ایسا خیال سخت خطرناک ہے۔‘‘ حکیم صاحب کی یہ چکنی چپڑی باتیں نرا اشکاری کا جال یا لاسا اور مرزائیوں کا دلاسا ہے یا اس میں کچھ صداقت بھی ہے۔ ہم تو یہی دیکھ رہے ہیں کہ مرزائیوں میں قرآن مجید پر عمل کرنا دو بھر کیا معنی محال ہو رہا ہے۔

مرزا قادیانی کے گھر میں علاوہ زر نقد دفینہ اور خزینہ کے مستورات کے پاس سونے کے جڑاؤ زیورات موجود ہیں اور جائیدادیں علاوہ مگر حج کے نام سے موت آتی ہے اور زکوٰۃ تو کیوں ادا ہونے لگی۔ پھر دیں گے بھی تو بھوتوں کو نہیں بلکہ قادیان کے بھوتوں کو جو کماؤ پوتوں نے جوڑ رکھے ہیں۔ خود حکیم صاحب لکھ پتی ہیں مگر حج کے نام سے لرزہ چڑھتا ہے اور عذر لنگ یہ کہ راستے میں ڈر لگتا ہے۔ جابجا قرطینے ہیں کوئی پوچھے قرنطینہ میں کیا خرابی ہے اور حج کی ممانعت کس گورنمنٹ نے

کب کی؟

یوں کیوں نہیں کہتے کہ جہازوں کے غرق ہو جانے کا خوف ہے۔ جو پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اب خروج دجال کا وقت ہوا ہے۔ باوجود قرنطینہ وغیرہ کی دشواریوں کے لاکھوں مسلمان اقطار دنیا سے حج کرنے جاتے ہیں اور من استطاع الیہ سبیلا الآیت پر عمل کرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے حج کے لئے صرف استطاعت کی قید لگائی ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی شرط ہے نہ کوئی قید ہے۔ ہاں بزدلوں، نامردوں، خدا اور رسولوں کے چوروں کو ہر وقت خوف ہے اور مرزا قادیانی جس صورت میں مارے خوف کے بجز اجراء سمن یا وارنٹ کے گھر واہے سے بھی باہر نہیں نکل سکتے تو حج کو کیا خاک جائیں گے؟

اگر اب کے پھرے جیتے وہ کعبہ کے سفر سے
تو جانیں کہ مرزا پھر سے اللہ کے گھر سے

حالانکہ آسمانی باپ الہام کر چکا ہے کہ لے پالک کو کوئی ہلاک نہ کر سکے گا۔ مگر الہام پر لے پالک کا ایمان نہیں۔ وہ خیالی خوف سے کونوں کھدروں میں چھپا پھرتا ہے۔ دیکھو سچا الہام اور سچی پیشینگوئی اسے کہتے ہیں جو ہمارے معزز نامہ نگار نے ضمیمہ میں کی تھی کہ مرزا اگر چاہے گا بھی تو حج کو نہ جا سکے گا اور خدائے تعالیٰ یہ نعمت اس کو ہرگز عطا نہ کرے گا۔ یہ نعمت اس کی پھوٹی قسمت میں لکھی ہے۔

باوصف اس کے آنحضرت ﷺ پر رسالت اور نبوت ختم ہو چکی۔ قرآن شاہد حدیث شاہد۔ پھر بھی ایک نیا نبی گھڑ لیا گیا اسی کا نام عمل بالقرآن ہے؟ حکیم صاحب کو ابلہ فریبیوں اور منافقانہ وعظوں سے شرم کرنا چاہئے۔

۳ ...... مرزائیوں کو مرزا قادیانی کی ڈانٹ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ایک گزشتہ الحکم میں مرزا قادیانی نے مرزائیوں کو ڈانٹا ہے کہ اگر وہ متحمل نہیں ہیں یا ان کے دلوں میں دگرگوں خیالات ہیں تو مجھ سے علیحدہ ہو جائیں وغیرہ۔ ایسے فاسد العقیدہ مرزائیوں کا نام بھی شائع ہوتا تو بہتر تھا کیونکہ ترکی پٹتا اور تازی تھراتا۔ معلوم نہیں یہ کب کا واقعہ ہے اور کس قدر مرزائیوں کا عقیدہ ڈانواں ڈول ہو گیا۔ دو کا یا چار کا۔ دس کا یا بیس کا سو کا یا ہزار کا۔ کیونکہ جمع کا لفظ بولا گیا ہے۔

اگر یہ حال کا واقعہ ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کی ایک جماعت کثیر فرنٹ ہو گئی

ہے۔اس صورت میں دو لاکھ کی مزعومہ تعداد کو دیمک کی طرح چاٹ جانا ضروری ہے اور اگر یہ کوئی پرانا خواب ہے جیسا کہ ایک صاحب جو مرزا کے کوٹھی کھٹلے اور قادیان کے اسرار سے خوب واقف ہیں ان کی زبانی معلوم ہوا کہ بعض خواص مرزائیوں کے تیور چند سال قبل کسی بات پر بگڑ گئے تھے اور انہوں نے مرزائیت کا جبہ قلہ اتارنا اور اسلامی چولا پہننا چاہا تھا اور مرزا قادیانی نے اس پر ان کو مرقومہ ڈانٹ بتائی تھی۔ تو اب اس کا درج کرنا حماقت اور ناعاقبت اندیشی ہی نہیں بلکہ بدشگونی ہے۔

انہی صاحب سے جب ہم نے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا واقعہ قادیان میں ہوا ہے تو انہوں نے وہی جواب دیا کہ آتھم کی زندگی کے وقت جبکہ وہ پیشینگوئی کی میعاد کے بعد زندہ رہا اور بعض مرزائی فرنٹ ہو گئے تھے۔ مرزا قادیانی نے اسپیچ دی تھی وہ حال میں چھاپی گئی کیونکہ اب تو الحکم میں خوگر کی بھرتی ہو رہی ہے جب کوئی مضمون نہیں ملتا تو مرزا قادیانی کی پرانی ڈھرالی کرم خوردہ نوقیانوسی تحریریں شائع کر دی جاتی ہیں۔ اور آج کل اور بھی مجبوری ہے کیونکہ غریب ایڈیٹر الحکم مقدمات کی پیروی میں سرگاڑی اور پاؤں پھٹے بنا پھرتا ہے اور آپ جانئے ہفتہ وار اخبار کا پیٹ پورا کرنا ضروری ہے پس رو میں جو آئے روا ہے اور یہ تحریر ضرور بے اطلاع حضرت اقدس شائع ہوئی ہے۔

ورنہ کبھی شائع نہ ہونے دیتے اور ناک کی ضرور خیر مناتے یہ تحریر ایڈیٹر الحکم کی غیبت میں چھپی ہے اور الحکم کے کاپی نویس مکھی پر مکھی چپکانے والے ایک پیر جی ہیں جو بدھو شاہ کے سونٹے اور منارہ کے کلس اور کھڑے الف میں تمیز نہیں کر سکتے۔ ادھر ادھر سے جو کچھ مل گیا دھر گھسیٹا۔ ایڈیٹر۔ خوشامد درآمد کر کے مرزا قادیانی کے ملفوظات اور حکیم صاحب کی قرابادین سے لسٹم پسٹم کچھ اخذ کر لیا کرتا ہے اور جب وہ قادیان سے غیر حاضر ہوتا ہے تو کاپی نویس ہی کو سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ تیل باتر بوز اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ۔

اور اب تو حکیم صاحب کی بھی چار آنکھیں ہو گئی ہیں کیا معنے کہ ان کو اپنے چہیتے لے پالک کے اخبار البدر ہی کی پیوندکاری اور مرمت سے فرصت نہیں ملتی۔ وہ برسات کے دنوں میں پہلے اپنی چھان پر پھوس رکھ لیں تو وہ سروں کا چھپر چھائیں اور یہ ملکہ کسی میں ہے ہی نہیں کہ قلم اٹھایا اور دریا بہا دیا۔ مجدد السنہ مشرقیہ سے بیعت کریں تو کسی قابل ہو جائیں۔ مجدد کا فیض تو عام ہے اس کو کسی سے بخل نہیں۔ اس کے شاگرد تو علاوہ اہل اسلام کے آریا بھی میں سناتن دھرمی بھی عیسائی بھی ہیں۔ پس فن شاعری اور انشاء پردازی میں اس کو مرزائیوں سے کیوں بخل ہونے لگا۔ مرزا

میں بڑی بھاری کمی بھی ہے کہ انہوں نے شاعری اور انشاء پردازی میں مجدد سے بیعت تجدید نہیں کی۔ ورنہ کیا طاقت تھی کہ ان کے کلام پر عرب وعجم میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا۔ اور اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ مرزا قادیانی بیعت کر کے تجدید فن کا کرشمہ دیکھ لیں۔

دریغ ست منعمین از کشائش نا امید انجا
برنگ دانہ ازہر قفل سے روید کلید انجا

۴ ...... نبیوں کی قسمیں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی نے جہاں دوسرے بے سروپا رسالے تصنیف کئے وہاں انبیاء کی قسمیں بھی تصنیف کر دیں یعنی بروزی اور ظلی، جلالی اور جمالی، ناقص اور کامل، اور عیسیٰ بھی دو تصنیف کے ایک اصیل دوسرا مثیل۔

قرآن وحدیث میں اس تقسیم کا کہیں پتا نہیں پھر اپنے کو جری اللہ فی حلل الانبیاء بھی بتاتے ہیں یعنی آپ تمام انبیاء کے لباس میں ہیں اور جو صفتیں اور خواص تمام انبیاء میں تھے۔ وہ سب ذات شریف مجموعہ ربیع وخریف، عفیف وکثیف میں موجود ہیں گویا آپ اضداد ونقائص کے مورد ومحل ہیں۔ کیا معنی کہ آپ عینی نبی بھی ہیں اور ظلی اور بروزی بھی۔ جلالی بھی ہیں اور جمالی بھی، ناقص نبی بھی ہیں اور کامل نبی کیونکہ ظل اور بروز عین کی جلالی جمالی کی اور ناقص کامل کی ضد ہے۔ اور جس صورت میں آپ نے نبوت کو متواطی نہیں بلکہ منقسم اور مشکک قرار دیا ہے اور اپنے کو فی حلۃ الانبیاء بتایا ہے تو تمام مذکورہ بالا صفات کا آپ کے وجود بے بہبود نامسعود میں جمع ہونا لازمی ہے۔ پھر آپ کو یہ بھی بتانا پڑے گا کہ فلاں نبی بروزی اور ظلی تھا اور فلاں جلالی اور جمالی اور فلاں ناقص اور کامل یعنی جتنے انبیاء گزرے ہیں سب میری طرح مجموعہ اضداد تھے آپ فرماتے ہیں کہ آیت ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین '' میں کامل انبیاء کا خاتمہ ہوا ہے نہ کہ ناقص انبیاء کا۔ پس میں ناقص نبی ہوں کامل نبی نہیں۔ لیکن یہ محض ابلہ فریبی اور اپنے حمقاء کو جھانسا دینا ہے بظاہر تو قرآن کی بات بنانے کو یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ میں ناقص ہوں اور دل میں اپنے کو تمام انبیاء سے کامل اور اکمل سمجھا تا اور مرزائیوں کو یقین دلایا جاتا ہے ورنہ غیر ممکن تھا کہ سیدنا المسیح کو دشنام سے یاد کیا جاتا۔ مسیح اولوالعزم انبیاء میں سے ہیں۔

اور جب حسب زعم مرزا معاذ اللہ ایک اولوالعزم نبی ناقص ہے تو سارے انبیاء ناقص ہیں۔ اگر مرزا کو کوئی کہہ دے یا لکھ دے کہ تو ناقص اور نکما ہے تو وہ قائل کی سات پشت کو بھی نکما اور

ناقص بتا کر یہاں چھوڑے۔ پس یہ وہی بات ہے کہ ؎

کھانے کے دانت اور دکھانے کے دانت اور

کامل انسان صرف انبیاء ہیں ان کے سوا تمام انسان ناقص ہیں تو مرزا قادیانی کی طبع زاد منطق کے موافق ہر انسان کو ناقص نبی کہہ سکتے ہیں۔ پس آپ کی کیا خصوصیت رہی۔ انبیاء جو انسان کامل کے لقب سے ملقب ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ان میں تمام انسانی صفات کاملہ موجود ہے پس وہ ہرگز ناقص نہیں ہو سکتے۔ ورنہ زید عمر بکر وغیرہ لاکھوں کروڑوں انسان نبی ناقص کہلائیں گے اور اذ لیس فلیس۔

اب مرزائیوں کو شرم کرنی چاہئے کہ وہ کامل اور اکمل نبی کو چھوڑ کر ناقص نبی کی امت بنے ہیں۔ جبکہ مرزا خود کہتا ہے کہ میں ناقص نبی ہوں تو تمہارا بھی فرض ہے کہ اس کو دل وجان سے ناقص نبی سمجھو اور اس کی ناقص نبوت پر ایمان لاؤ۔ مرزا خود اپنے قول سے جھوٹا ہے کیونکہ اپنے کوفی حلقۃ الانبیاء کہتا ہے ظاہر ہے کہ انبیاء تو ناقص نہیں ہیں مرزا ہی ناقص ہے اور ناقص کاملوں کے حلقوں میں نہیں آسکتا۔ پس غیر ممکن ہے کہ مرزا نبی ہو اور انبیاء کے حلقوں میں آیا ہو۔

ہاں جھوٹے نبیوں اور کاذب مہدیوں اور دجالوں کی روحوں نے ضرور اس کے جسم میں حلول کیا ہے اور وہ جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ پلید روحیں کہہ رہی ہیں۔

در پس آئینہ طوطی صفتش داشتہ اند
آنچہ دجال درا گفت ہماں میگوید

۵...... تین زبانیں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کے حکیم الامت صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ انسان کو تین زبانیں سیکھنی لازم ہیں۔ اول دین کی زبان، ملک کے شرفاء کی زبان، حاکم وقت کی زبان۔ معلوم نہیں یہ تقسیم ازروئے الہام ہے یا از قسم اوہام۔

دین کی زبان سے غالباً مرزائی دین کی زبان مراد ہے جس کو دین اسلام سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ نیا نبی اور بجائے دارالامن مکہ کے نیا دارالامان۔ اور بجائے مسجد الحرام کے نئی مسجد اور بجائے بیت اللہ کے منارہ پھر قرآن شریف میں تو یہ ارشاد ہے کہ ''ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ'' مرزا قادیانی اپنے کو چینی مغل بتاتے ہیں اور پھر رسول تو پھر ان کی قومی اور دیلی

زبان چینی ہونی چاہئے۔

عربی میں الہام کیوں ہوتا ہے اور کثرت سے فارسی اور اردو میں بھی ہوتا ہے مگر اس کو الہام نہیں کہا جاتا۔ صرف زبان عرب میں چند بے معنی الفاظ کے کبھی کبھی حادث ہو جانے کا نام الہام ہے اور جبکہ بروزی احمد ہیں تو جو صفت صاحب وما ینطق عن الھویٰ کی تھی۔ آپ کی صفت کیوں نہیں یعنی آپ اپنے فارسی اور اردو کلام کو کیوں وحی اور الہام نہیں کہتے۔ اب رہی شرفاء کی زبان۔ زبان تو ہر قوم کی ایک ہی ہوتی ہے صرف غلط اور صحیح تکلم کا فرق ہوتا ہے۔ اب رہی حاکم کی زبان یہ فقرہ محض خوشامدی ہے ورنہ حاکم کی زبان کا سیکھنا مذہب اسلام میں فرض (لازم) نہیں لیکن آپ کو اسلام سے کیا غرض؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۲۴ر جولائی و یکم اگست کے شمارہ نمبر ۲۸، ۲۹ر کے مضامین

۱......	مرزا قادیانی کا آسمانی نشان۔	عبدالحق سرہندی!
۲......	تحریف اور مجاز۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	مرزا قادیانی کے مختلف چندے۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	معجزات کا انکار۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	فسخ بیعت۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	مرزائیوں کے مکائد۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۷......	مرزائی لوگ پادریوں کے مشنوں سے نکالے جاتے ہیں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۸......	مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ...... مرزا قادیانی کا آسمانی نشان

عبدالحق سرہندی!

قاضی اشفاق حسین صاحب وکیل درجہ اوّل ریاست پٹیالہ ساکن سرساوہ نے مرزا قادیانی کو لکھا کہ میری والدہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اگر آپ کی دعا سے صحت یاب ہو جائیں تو

میں تمام عمر آپ کی خدمت میں صرف کروں گا۔ اور اکثر خلق خدا کو ہدایت نصیب ہوگی مگر بصورت دیگر مجھے آپ سخت سے سخت مخالفوں میں شمار کریں۔ اس کا جواب مرزا کے حواری کی قلم سے جو کچھ تحریر ہوا ذیل میں معہ تردید درج کیا جاتا ہے۔

جواب...... قادیان یکم رمئی۔ اقول مرزا اور مرزا کے حواری خود تصدیق کر رہے ہیں کہ ہم کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ورنہ بسم اللہ اور اسلامی تاریخ اور مہینہ لکھا جاتا۔

قولہ...... معجزات کا اقتراح یعنی سوال کبھی کسی مامور سے سعید الفطرتوں اور صدیقوں نے نہیں کیا۔

اقول...... نہ معلوم یہ مسئلہ کس لال کتاب کا ہے۔ قرآن حدیث تو اس امر کے ثبوت میں مملو ہیں کہ انبیاء اور اولیاء نے معجزات اور کرامات دکھلائے بلکہ خود انبیاء نے بھی نشان دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ سے سوال کئے۔ دیکھو قصہ ابراہیمؑ۔ واذقال ابراھیم رب ارنی کیف تحیی الموتے وقصہ عزیرؑ وذکریاؑ وموسیٰؑ وقصہ من وسلویٰ وقصہ سوال نزول مائدہ جو قرآن شریف میں بالتشریح موجود ہیں۔

کیا معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد۔ یہ انبیاء صلحاء وحواریین، سعید الفطرت وصدیق نہ تھے۔

قولہ...... خدائے تعالیٰ صدیقوں کو خود ہزاروں نشان ایمان کے بعد دکھلا دیتا ہے۔

اقول...... اگر نشان کا دکھلانا ایمان سے مشروط ہے تو عرصہ تیس سال یہ دعویٰ کیسا ہے کہ اگر مخالفین نشان آسمانی دیکھنا چاہیں تو قادیان آکر دیکھیں۔ سچ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد۔

قولہ...... نشان مانگنے والے ہمیشہ شقی بے نصیب رہے اور راستبازوں کے منہ سے خطرناک القاب سنے۔

اقول...... یہ اعتراض آپ کا پہلے حضرت ابراہیم وموسیٰ وعزیرؑ پر ہوا ہے ۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میل اودر طعنہ پاکان برد

دوسرے یہ کلام آپ کا بالکل دروغ بے فروغ ہے قصہ نزول مائدہ ان کی شہادت دے رہا ہے اور احادیث نبوی میں ایسے قصہ ہزارہا ہیں۔ بیہقی میں قصہ سوسمار موجود ہے کہ ایک اعرابی نے لات وعزا کی قسم کھا کر کہا تھا کہ جب تک آپ اس سے بریان سوسمار کو زندہ نہ کردیں اور یہ ایمان نہ لادے میں ایمان نہ لاؤں گا۔

پس آنحضرت نے سوسمار کو پکارا۔ اس نے کہا لبیک وسعدیک اور ایمان لایا۔ اعرابی یہ معجزہ دیکھ کر فوراً ایمان لایا۔ شفائے قاضی میں حضرت عمرؓ سے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ اور ایک

روایت دارمی میں ہے کہ ایک اعرابی نے کہا کہ جب تک فلاں درخت ایمان نہ لائے گا۔ میں ایمان نہ لاؤں گا۔ چنانچہ وہ درخت آپ کے ارشاد سے آیا اور ایمان لایا اور اعرابی بھی یہ معجزہ دیکھ کر ایمان لایا۔ ایسی ہزاروں مثالیں سیرت نبوی میں موجود ہیں اور قصہ قوم یونس بالتشریح قرآن شریف میں مذکور ہے اور عیسیٰؑ کا معجزہ دیکھ کر بادشاہ کا معہ اپنے ارکان کے ایمان لانا۔ یہ سب بعد مانگنے اور دیکھنے نشان کے سعید الفطرت ہوئے یا نہیں لعنة الله علی الکاذبین! اگر آپ کے پاس کچھ ہوتا تو سائل پر تمام حجت کرتے۔ آپ کے دعویٰ تو محض فریب اور جھوٹ ہیں۔

مامور پر یہ تکلیف نہیں کہ مخالفین یا نشان مانگنے والوں کی آئندہ سعادت وشقاوت پر کاربند ہو یہ تو علم غیب خدا ہی کو ہے۔ مامور پر یہ فرض ہے کہ وہ علم جو اس کو خدا نے دیا ہے۔ پہنچا دے اور وہ نشانات جو اتمام حجت کے لئے اس کو مرحمت ہوئے ہیں دکھلا کر مخالفین کو عاجز کر دے۔ تا کہ حجت اللہ تمام ہو اور خطرناک القاب قرآن شریف میں تو معلوم نہیں ہوتے۔ شاید قادیانی پر قادیان میں قرآن نازل ہوئے ہوں گے۔

قولہ...... حضرت مسیح موعود کی تائید میں خدائے تعالیٰ نے سینکڑوں نشان دکھلائے کتابوں میں موجود ہیں لاانتہا مخلوق گواہ ہے۔

اقول...... وہ ہزاروں سینکڑوں نشانات کیا بیت الفکر قادیان کے اندر دکھائے گئے۔ کیا یہ وہی نشانات پیش گوئی موت آتھم وتزویج مسمات محمدی و پیدائش فرزند ارجمند ہیں۔ جن کا فوٹو ہم نے اپنے رسالہ مظہر نعمت کے اخیر میں اچھی طرح کھینچ دیا ہے اور جن کے جھوٹ ہونے کی کل مخلوق خدا گواہ ہے مگر سچ ہے۔

بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

اور اپنی کتابوں میں لکھ کر خوش ہوتا اس شعر کا مصداق ہوتا ہے۔

ثنائے خود بخود گفتن نمی زیبد ترا صائب
چوزن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد

ایک تو نشان دکھایا ہوتا کہ آپ۔

کار مردان روشنی گرمی است

کے مصداق ہوتے اور

کار دو نان حیلہ و بے شرمی است

کے نہ ہوتے۔

قولہ...... آپ ان کی طرف استخفاف کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور نیا سوال کرتے ہیں یہ امر خدا کی سنت کے خلاف ہے۔

اقول...... جھوٹوں اور مینڈ چروں کی طرف ہمیشہ استخفاف کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ تعجب کیوں کرتے ہیں جس امر کا وجود کتاب وسنت سے ثابت ہو گیا وہ سوال نیا اور سنت اللہ کے خلاف ہے۔

برعکس نہند نام زنگی کافور

قولہ...... ہم دونوں گواہ موجود ہیں جو بے شمار نشان دیکھ چکے ہیں ایک سلیم الفطرت کا دل کس طرح گوارا کرتا ہے کہ ہماری تکذیب کرے۔

اقول...... مرزائیوں کا گواہ ہونا خواجہ کا گواہ ڈڈو کی مثل ہے۔ کوئی سلیم الفطرت آپ جیسے کاذبین کی ہرگز ہرگز تصدیق نہ کرے گا۔ ہاں وہ شخص جس کے دل پر غلبہ شیطانی ہو جائے۔

۲ ...... تحریف اور مجاز

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

چونکہ مرزا قادیانی اور ان کے حواری نہ صرف معجزات انبیاء بلکہ معجزات الٰہی کے بھی منکر ہیں۔ لہٰذا اہل نیچر کے مقلد بن کر تاویلات کرتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ قرآن مجید میں تحریفات معنویہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں۔ کلام الٰہی میں پیشینگوئی وارد ہو چکی ہے کہ ''یحرفون الکلم عن مواضعہ'' قرآنی ''کونوا قردۃ خاسئین'' میں تاویل کرنے پر کسی مسلمان نے اعتراض کیا تھا کہ قرآن میں مجاز ممکن نہیں۔ اگر حکایات میں ہوگا تو سب قرآنی احکامات مجاز ہوں گے اور اس سے کلام الٰہی میں کذب ثابت ہوتا ہے۔''

اعتراض معقول تھا اس پر حکیم الامۃ المرزائیہ فرماتے ہیں کہ کلام مجید میں مجاز عقلی بکثرت ہے۔ پس اس آیت میں بھی مجاز عقلی ہے۔ افسوس ہے کہ حکیم صاحب حقیقت اور مجاز اور تشبیہ واستعارات میں فرق نہیں کر سکتے۔ حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسی ''اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح'' ہم کہتے ہیں ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' اس آیت میں مشبہ مشبہ بہ موجود ہیں اداۃ تشبیہ (کاف) موجود ہے ''کونوا قردۃ خاسئین'' میں مشبہ اور مشبہ بہ اور اداۃ تشبیہ کہاں ہے براہ عنایت بتائیے۔

آیت میں کان بمعنی صار ہے جو ماہیت کے استحالے اور تبدل کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ یعنی مسخ ماہیت ہو کر بن جاؤ کمینے بندر یا بندریاں یہاں تشبیہ اور استعارہ کہاں ہے۔ یوں نہیں فرمایا کہ کونوا کقردۃ خاسئین پھر یہ مثل دیگر احکامات الٰہی کے ایک حکم ہے اور احکامات ہرگز

مجاوزات نہیں ہو سکتے ورنہ تعمیل غیر ممکن ہوگی۔ اور یہ خرابی لازم آئے گی کہ خدا کہتا کچھ ہے اور عمل کچھ کراتا ہے۔ پھر یہ کسی نبی کا معجزہ نہیں جس سے آپ کو اس لئے ضد اور رقابت ہے کہ آپ کا بروزی نبی معجزات دکھانے سے قاصر ہے۔

یہ تو خدائی معجزہ ہے۔ اب معلوم ہوا کہ آپ اور آپ کے امام الزمان معجزات قدرت کے بھی منکر ہیں۔ آپ تاویل کرتے ہیں کہ مراد عادات کا بگڑ جانا اور منکروں کے دلوں کا مسخ ہو جانا اور ان میں بندروں کے کمینہ خواص کا پیدا ہو جانا ہے مگر یہ خواص تو ان میں پہلے بھی موجود تھے نافرمانی کی کیا سزا ملی۔ اور جناب باری کا عتاب کیونکر مترتب ہوا؟ البدر یا الحکم میں جواب دیجئے مگر جلد۔

۳ ...... مرزا قادیانی کے مختلف چندے

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

تواریخ موجود ہے کہ کسی نبی اور رفارمر نے اپنی نبوت کی اشاعت کے لئے آئے دن کے چندوں کا ٹیکس لگا کر دنیا کو نہیں لوٹا نہ کبھی اپنی دھوم دھام اور شہرت چاہی۔ صداقت ہرگز شہرت کے وسائل نہیں چاہتی وہ خود بخود آفتاب کی طرح دنیا میں پھیلتی اور اپنی برقی اور مقناطیسی قوت سے قلوب کو کھینچ لیتی ہے۔ انبیاء کی نبوت کا خود بخود اقطار عالم میں پھیل جانا منجملہ معجزات کے ایک معجزہ ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی حد درجے زور لگا رہے ہیں اور اپنی تصویریں بھیج کر بروزی نبوت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ مگر بے سود۔ کیا کسی نبی نے دنیا میں اس طرح شرک پھیلا کر اپنا فرض ادا کیا ہے اور ایسے ناجائز وسائل سے کامیابی چاہی ہے۔ تمام انبیاء صرف تصویر پرستی اور بت پرستی ہی کی بیخ کنی اور توحید کے پھیلانے کو دنیا میں آئے کیونکہ اسلام کے معنی ایک وحدہ لاشریک مالک الموت کے آگے گردن جھکانا ہے اور بس اور ظاہر ہے کہ تصویر کی عظمت اس کی مخالف ہے۔ اسلام کا صرف یہ مقصد ہے کہ بجز واحد مطلق اور واہب برحق کے کسی کی ذرہ بھر وقعت بھی دل میں نہ ہو۔ ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا قادیانی کی تصویر کو تمام مرزائی آنکھوں سے لگاتے ہیں۔ چومتے ہیں۔ عزت وحرمت کے ساتھ گھروں میں رکھتے ہیں۔

اکثر مرزائی اور مرزائین تصویر کے درشن سے پراپت ہو کر باغ باغ ہوتیں اور دل کی مرادیں پاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمارے ایسے پرابست کہاں کو مہاراج دھراج طاؤس دیوتا کے درۃ التاج، بروزی معبد کے سراج وہاج، آج کل کے کال کے رواج میں خالص اناج پھٹکے کے چھاج، عکسی مزاج، ظلی معدن کے پکھراج، آکل الجند بیدستر والسقنقو ر دالدراج، راز مکر کے چھپانے میں

فرمیین کی لاج، شکست خوردہ آریا سماج، مرزا جی مہاراج کی مورتیکے چرنوں میں براجین۔ مرزا کہتے ہیں کہ میں اپنی تصویر کی اشاعت اس لئے نہیں کرتا کہ لوگ اس کی پرستش کریں۔'' بھلا صاحب اور کس لئے کرتے ہیں۔ مثل ہنود پرستش نہ سہی۔ آخر عظمت تو ہے۔ گو نہیں چھپی چھپی۔ اگر کوئی شخص اس نیت سے بے سود لے کہ اس سے غریبوں اور محتاجوں کی مدد کروں گا۔ تو کیا مذہب اسلام میں سود لینا جائز ہو جائے گا۔ ہاں آپ کو اسلام سے کیا غرض۔ نیا نبی نیا مذہب، مختلف چندوں نے کی مرزائیوں کی چندیا کا پلاستر بگاڑ دیا۔

مہمانوں کی تواضع اور مدارات کا چندہ، اشاعت کتب واشتہارات کا چندہ، اخبارات کا چندہ، مقدمات کا چندہ، تعلیمات کا چندہ، کالی جمعرات کا چندہ، حلوائے ریگ ماہی شبرات کا چندہ، الغرض ہر بات کا چندہ، دن رات کا چندہ، چندہ ہی چندہ، چندا کمہار کی گدھی کی طرح ایک ایک مرزائی چندوں کے پالان میں ایسا دبا ہوا ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہو سکتا اور بوجھ اٹھاتے اٹھاتے جب بہت سے مرزائیوں کی کمریں لگ گئیں۔ پٹھوں اور کمروں میں زخم کیسے گڑھے پڑ گئے تو پالاں پھینک ''کھڑے کہ دم اٹھایہ جادہ جا'' وجہ یہ کہ الحکم میں جرنلی آرڈر شائع ہوتا رہتا ہے کہ جو صاحب ہفتے کے درمیان میں فلاں چندہ نہ بھیجیں گے ان کا نام مرزائی دفتر سے خارج ہوگا۔

اگر کوئی مرزائی سخت جان بن کر چندے کے گھاؤ جھیل گیا تو اس کی سفارش کے لئے بھائی رضوانؑ کے نام سرٹیفکیٹ لکھ دیا کہ ایں مرد مسلمان بود، بس کھٹ سے جنت میں داخل اور جو مرزائی چندے کی بھاری پنجر نکلوا بھاگا۔ اس کی کیفر کردار کے لئے مالک کے نام وارنٹ بھیج دیا کہ گھڑی کی چوتھائی میں اس کو جہنم کے طبقہ اسفل میں دھکیل اور اصل یہ ہے کہ بروزی نبی کے یہاں تو بے چندے کام چل ہی نہیں سکتا۔ چندہ کے لئے تھیلوں کا منہ کھولنے پر نجات اور بٹوے میں چنٹیں پڑ جانے پر دوزخ کی عقوبات اور نادہندی کی مکافات۔

۴ ...... معجزات کا انکار

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی عیسیٰؑ کے معجزہ احیاء موتیٰ کا انکار کرتے ہیں اور نہ کہتے ہیں کہ مراد روحانی احیاء ہوتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ سب معجزوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ روح جس کو کبھی موت نہیں جب وہ بھی مر کر زندہ ہو سکتی ہے تو جسد مردہ کیوں زندہ نہ ہو۔ دوم! جب ایک معجزے کا انکار ہے تو انبیاء کے تمام معجزات کا بدرجہ ادنیٰ انکار ہے۔ خصوصاً حضرت ابراہیمؑ کے اس واقعہ کو ''قال فخذ ار

بعة من الطير فصرهن اليک ثم اجعل علی کل جبل منهن جزءً اثم ادعهن یأتینک سعیا (الآیہ)“

یہ دیکھیں مرزا قادیانی یہاں کیا تاویل کرتے ہیں اور اگر اس کو مانتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ دیگر انبیاء کے معجزات تو مانے جائیں اور عیسیٰ مسیح کا معجزہ نہ مانا جائے۔ جی ہاں وجہ یہ ہے کہ میں موعود یعنی ان کا رقیب ہوں اس لئے عیسیٰ مسیح کی کوئی بات ٹھنڈے کلیجے نہیں مان سکتا۔

پھر انبیاء کے معجزات سے تو انکار مگر اپنے معجزات پیشینگوئیوں وغیرہ کا اقرار۔ بلکہ کتابوں اور رسالوں میں مکرر سہ کرر تکرار اور ان پر اصرار، حالانکہ ساری پیشینگوئیاں کسی پاگل کا خبط اور کسی مجذوب کی بڑ نکلیں۔ اور ایک تیر بھی نشانے پر نہ لگا۔

۵ ...... فسخ بیعت

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مولانا شوکت۔ بعد ہدیہ سلام سنت خیر الانام عرض ہے کہ فدوی الٰہی بخش بزاز ولد حاجی رحیم بخش ساکن، جسونت نگر ضلع اٹاوہ کریم بخش ساکن اٹاوہ عرصہ سے مرزا قادیانی کے سلسلہ بیعت میں داخل تھے۔ اب بسبب پیدا ہو جانے شکوک کے بیعت مذکورہ بالا فسخ کردی اور اس سے (مرزا سے) بیزار ہو گئے۔ لہٰذا عرض ہے کہ براہ بندہ نوازی ضمیمہ شحنہ ہند میں چھاپ دیجئے کہ ہم لوگ ممنون منت ہوں گے اور دوسرے لوگ بچیں گے۔ واجب تھا عرض کیا۔ فدوی الٰہی بخش بزاز ولد حاجی رحیم بخش ساکن جسونت نگر و کریم بخش ساکن اٹاوہ۔

ایڈیٹر...... ”جزاکم اللہ وھداکم اللہ الی یوم الدین“ ممکن ہے کہ انسان کسی غلطی میں پڑ جائے اور ایمان کا اقتضاء ہے کہ غلطی کے رفع ہو جانے پر بے تامل راہ راست پر آ جائے اور غلطی کا اعتراف کرے کیونکہ آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے۔ تھوڑی سی سمجھ والا بھی سمجھ جائے گا کہ جو شخص بعد ختم نبوت اپنے کو نبی بتاتا ہے اور پھر بعض انبیاء کو گالیاں دیتا ہے۔

نبی اور رسول کیا معنی وہ تو مسلمان بھی نہیں پھر اس کی بیعت کیسی؟ پھر زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ باوصف مخالفت قرآن وحدیث کے اپنے کو مسلمان بتاتا ہے۔ دنیا میں آج کل آزادی کا رواج ہے۔ بہت سے نئے مذاہب پیدا ہو رہے ہیں۔ اگر مرزا قادیانی بھی سب مذاہب سے جدا نیا مذہب گھڑ لیتے تو کون مزاحم ہو سکتا تھا۔ مگر بدبختی کہاں جائے۔ جب گیدڑ کی شامت آتی ہے تو شہر کی جانب بھاگتا ہے۔ آپ نے باوصف دعویٰ مسلمانی اسلام ہی کے اصول کو توڑا اور اسلام ہی کے خلاف نبی بن گئے۔

انجام یہ ہوا کہ اسلام ہی نے آپ کو ہر طرف سے مردود کر دیا۔ شیاطین زادوں کے اغواء سے جو بعض سیدھے سادھے بے لکھے پڑھے مسلمان راہ راست سے ڈگمگا جاتے ہیں تو رجال الغیب کی مدد اور جاذبہ توفیق الٰہی سے پھر راہ راست پر آجاتے ہیں اور شیطان الانس اور تمام شیطان زادوں کا بیچ میں منہ کالا ہو جاتا ہے۔ مگر اس ایمانداری کو دیکھئے کہ مرزائی پرچوں میں بیعت کرنے والوں کے نام تو شائع ہوتے ہیں اور سینکڑوں آدمی جو بیعت پر لعنت بھیج کر از سرنو اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ جڑ سے ناک کٹتی ہے۔ پھر طرہ یہ ہے کہ جب مریدوں کی تعداد بتائی جاتی ہے تو بیعت فسخ کرنے والے مستثنیٰ نہیں ہوتے بلکہ بدستور قائم رہتے ہیں اور رجسٹر سے بھی ان کا نام خارج نہیں کیا جاتا اور کیسا ہی گھاٹا ہو مگر بارہا ہی بتایا جاتا ہے اور کاغذی ناؤ ہمیشہ جھوٹ ہی کے طوفان میں چلتی رہتی ہے مگر کب تک صداقت اور راست بازی ایسی شے ہے کہ انسان کو اپنا گرویدہ کر لیتی ہے۔ اور ہرگز اپنے قبضے سے نہیں نکلنے دیتی۔ پس جو لوگ کسی ہوکے میں آکر بیعت کرتے ہیں وہ بوجہ ناتجربہ کاری اور سادہ لوحی یا جہالت کے آپ کو حق پر سمجھ کر پیر یا نبی یا امام الزمان مانتے ہیں مگر چونکہ واقع میں آپ ایک دنیا پرست مکار ہیں۔ لہٰذا چند روز میں لفافہ کھل جاتا ہے اور مطلب سعدی پڑھ کر سب فقرو ہو جاتے ہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیں۔ آپ کو اپنا پیشوا سمجھیں اور چند روز میں انگوٹھا دکھا کر رخصت ہو جائیں اور پھر آپ کے نام کا کتا بھی پالیں یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے۔ جس سے ہر شخص پر آپ کی مکاری تھوڑی سے تامل کے بعد کھل سکتی ہے۔ جو شخص کسی سے بیعت کرتا ہے وہ خدا اور رسول کو بیچ میں ڈال کر ایک قسم کا معاہدہ کرتا ہے۔

جس کا توڑنا امر اہم جانتا ہے لیکن کوئی بات تو مکار مرشد میں ایسی دیکھتا ہے جو معاہدہ فسخ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے حالانکہ اس نے بیعت اس واسطے نہ کی تھی کہ مجھے ایک روز اس کو توڑنا پڑے گا۔

بات کرنے میں رقیبوں سے ابھی ٹوٹ گیا
دل بھی شاید اسی بدعہد کا پیمان ہوگا

۶ ...... مرزائیوں کے مکائد

مولانا شوکت اللہ میرٹھیؒ

کچھ عرصہ ہوا کہ شاہجہان پور میں خدا جانے کہاں کا خدائی خوار ایک پنجابی مرزائی آنکلا جس کا بیان تھا کہ میں صرف مرزا قادیانی کے مذہب کی اشاعت کے لئے سیر و سیاحت کرتا ہوں۔

پھر کیا تھا یہاں کے مرزائیوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ بڑی آؤ بھگت کی اور مرزائیوں کے گرو گھنٹال نے جن کی بدولت اس شہر میں یہ مذہب جدید جاری ہوا ہے۔ اپنے مکان پر مہمان کیا اور خاطر تواضع کی کچھ نہ پوچھئے۔

اس سے قبل اہلحدیث کو یہاں کے بعض مرزائی یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ اب عرصہ سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرزائی حقانیت کے قائل ہو گئے ہیں اور مرزا کو مسیح موعود تسلیم کرنے لگے ہیں اور عنقریب وہ کھلم کھلا بھی اقرار کریں گے اسی وجہ سے اب انہوں نے بہت عرصہ سے مرزا کے خلاف کچھ نہیں لکھا اور کوئی اشتہار ور سالہ وغیرہ ان کی تردید میں شائع نہیں کیا اور ان کے اس بیان کی تصدیق بڑے زور و شور سے اس نو وارد مرزائی نے بھی کی اور کہا کہ اگر یقین نہ ہو تو ابھی خط بھیج کر دریافت کرلو۔ کہ وہ اب ہرگز مرزا قادیانی کے خلاف نہیں ہیں۔ اس پر میرے ایک مہربان نے جن سے مولوی صاحب موصوف کی خط و کتابت تھی اس بارے میں استفسار کیا۔ مولوی صاحب موصوف کا جواب بلفظہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

راقم: ابوالسنحا محمد رفعت اللہ عفی عنہ شاہجہان پور!

ایڈیٹر...... ہم سے بھی بعض مرزائیوں نے کہا کہ مولوی صاحب کو من ریغب کی جھلک پر فریفتہ کیا گیا ہے مگر الحمد للہ کہ یہ بات غلط نکلی۔

گرامی نامہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

مجی سید صاحب، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ ۱۱ر مئی کا محبت نامہ وصول ہوا ۱۹۰۲ء سے میں مرزا کی ایسی ہی خبر لے رہا ہوں جیسی آگے خبر لیتا تھا۔ اور اس کو ایسا ہی گمراہ خارج از اسلام سمجھتا ہوں جیسا آگے سمجھتا تھا۔

جلد ۱۹...... رسالہ اشاعت السنہ کے کئی نمبروں میں اس کے رد میں کئی مضامین شائع کر چکا ہوں۔ جو ۰۳-۱۹۰۲ء میں شائع ہوئے ہیں۔ اس جلد کی قیمت تین روپیہ ہے، منگا کر ملاحظہ کریں اگر قیمت نہ دے سکیں تو محصول ڈاک ۲ر خرچ رجسٹری ۲ر کل ۴ر کے ٹکٹ ارسال کریں بعد مطالعہ و کار برآری جلد مذکورہ اسی طور پر واپس کردیں۔ میرا یہ خط جس کو چاہیں دکھائیں مجھے کوئی لحاظ کسی مرزائی کا نہیں ہے۔ (ابوسعید محمد حسین بٹالوی مہتمم اشاعۃ السنہ)

۷...... مرزائی لوگ پادریوں کے مشنوں سے نکالے جاتے ہیں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزائی اخبار البدر مطبوعہ ۲۴ر جولائی ۱۹۰۳ء میں ایک نہایت اندوہناک مضمون چھپا

ہے مضمون کیا ہے گویا سرخ آنسوؤں سے لکھا ہوا ماتمنامہ ہے۔ کوئی صاحب غلام محمد نام امریکن مشن گورداسپور سے اس لئے موقوف کیے گئے ہیں کہ وہ مرزائی تھے۔ البدر نے اس پر بہت کچھ داویلا کی ہے کہ پادری لوگ سخت متعصب ہیں وغیرہ۔ اس مضمون کا غیر محل اور ناموزوں عنوان (کسر صلیب) رکھا ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ بتاتا ہے کہ اس کا نام کسر منارہ یا کسر مسیح مجہول ہو۔ مرزا قادیانی اور ان کے حواری دنیا کو تو متعصب بتاتے ہیں۔ مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے۔ اس سے زیادہ اور کیا تعصب ہوگا کہ کسی نبی کے معجزات وخوارق عادات ان کو نہیں بھاتے۔

اور سرے سے معجزات ہی کا انکار کر بیٹھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا اور مرزائیوں کے نزدیک تمام انبیاء کے مراتب وکمالات خواب وخیال بلکہ تقویم پارینہ ہیں پھر آپ سے ساری خدائی کو تعصب کیوں نہ ہو۔ جب آپ عیسیٰ مسیح کو اپنی کتابوں میں گالیاں دیں اور حواری ان کتابوں کو پڑھ کر عیسائیوں سے مباحثہ اور مناظرہ کریں تو وہ عیسائی نہایت ہی بے غیرت ہیں۔ جو آپ کے گروہ سے تعصب نہ رکھیں اور حتی الوسع ان کی جڑیں کھود کر نہ پھینکیں اور درحقیقت یہ مقدس مذہب اسلام سے ارتداد کرنے اور ملحدانہ عقائد پر فریفتہ ہونے کی قدرت الٰہی سے سزا مل رہی ہے اور انشاءاللہ ملے گی۔

تمام انبیاء کو گالیاں، مسلمانوں سے جنگ، ہنود سے مہابھارت، آریا سے پیکار، عیسائیوں سے کارزار ہے تو مرزائیوں کو زیر آسمان کہیں بھی پناہ نہ ملے گی اور ہر مقام، ہر دفتر، ہر محکمہ سے ان کا قدم اکھڑ جائے گا اور طلب معاش اور دانہ دانہ کی تلاش میں زمین کا گز بن کر پیوند زمین ہو جائیں گے۔ مرزائی چونکہ اپنے افعال وہنجار یعنی یاوہ گوئی اور سب وشتم میں اپنے پیشوا کے قدم بقدم اور اس کے خوارق کے آئینے ہیں لہٰذا سب جگہ مطعون اور خستہ وخراب ہیں۔ اور خود موجودہ زمانہ ان سے برسر جنگ ہے اور یہی لیل ونہار ہے تو چند روز میں دنیا دیکھ لے گی کہ مرزا اور اس کی کارروائیوں کا نام ونشان بھی نہ رہے گا اور منارہ پر الو بولیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

تار و پودے ے تند برقصر قیصر عنکبوت

چغد نوبت ے زند برگنبد افرا سیاب

اور درحقیقت مرزا قادیانی کو اپنے نئے پنتھ کے پھیلنے کا بھی چنداں خیال نہیں وہ تو کماؤ پوت چاہتے ہیں جو اپنے گاڑھے خون کا کمایا ہوا روپیہ قادیان کو بھیجیں اور منہ مانگے چندے دیں۔ اس لئے وہ اشتہار دیتے ہیں کہ جو مرید چندہ نہ دے گا رجسٹر بیعت سے اس کا نام خارج ہوگا۔ پس وہ موٹا اور چرب شکار چاہتے ہیں نہ کہ صید لاغر۔

۸ ...... مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

امریکہ میں ایک سوسائٹی ہے جو اپنے عمل سے انسان کو بے ہوش کر کے اس کی روح سے مردوں کی روحوں کے ساتھ ملاقات کراتی ہے۔ مذہب اسلام میں اس علم وعمل کا کہیں پتا نہیں۔ غالباً یہ ویسا ہی دھوکا اور کرشمہ ہے جیسے ہمارے ملک کے مداری پھنک ایک پھنک دو کہہ کر ڈگ ڈگی بجا کر لوگوں کو تماشا دکھاتے اور ان سے کوڑی پیسا ٹھگتے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی اور ان کے حواری اس ضعیف الاعتقادی کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزائی اخبار البدر میں کسی امریکن کی ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جس کے راقم نے لکھا ہے۔ ''بعض اعلیٰ درجے کی روحوں نے ہمیں بتایا ہے کہ مسیح واقعہ صلیب سے ۱۲ رسال بعد فوت ہوا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد ایک پیتل کی تختی ملے گی جو اس وقت ریت میں دبی ہوئی ہے جس پر مسیح کی موت کے متعلق تمام ضروری باتیں پائی جائیں گی۔

''اس پر البدر خوشی سے پھول کر منارہ بن گیا ہے اور لکھتا ہے کہ خدا کے وعدوں کے موافق حضرت مسیح موعود کے انتشار روحانیت نے کس طرح زمین کا تختہ الٹ دیا ہے اور آپ کی تائید میں کس طرح اہل زمین عیسویت کی تردید میں ہاتھ بٹا رہی ہیں اور مسیح کو آسمان سے اتار کر زمین میں ایک دفن شدہ میت ثابت کیا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں جب عالم ارواح کا علم مذکورہ بالا سوسائٹی کو حاصل ہے تو خود مسیح کی روح سے کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ تم زمین میں دفن ہو یا آسمان پر ہو اور تمہارے اصلی واقعات کیا ہیں؟ دوم! مسیح بالفرض زمین ہی میں دفن ہیں تو اس سے مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونا کیونکر ثابت ہوا۔ مسیح کی روح سے کیوں نہیں پوچھا جاتا کہ قادیانی مرزا مسیح موعود ہے یا مسیح الدجال یا کچھ بھی نہیں۔ (ایڈیٹر)

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۱۸ راگست کے شمارہ نمبر ۳۰ ر کے مضامین

۱ ...... دعویٰ نبوت نے مرزا قادیانی کا کسر شان کر دیا

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

جب مرزا قادیانی اپنے استھان پر براجمان ہوتے ہیں اور گرداگرد چیلوں کو دیکھتے ہیں تو اس وقت کی خوشی کا عالم کچھ نہ پوچھئے اور جب وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور یہ سارا جمگھٹ میری امت ہے تو مارے خوشی کے داڑھی کا ایک ایک بال ایسا کھل جاتا ہے کہ عربی گھوڑے کی دم اور کسی مہنت لال گرد کے چنور اور اون اور ریشم کے گچھوں کو شرماتا ہے اور مونچھیں کلابتو نہیں سونے کی تار بن جاتی ہے۔ لیکن ہم سے پوچھئے تو مرزا قادیانی نے اپنے مرتبے اور شان اور قدر بے کے موافق کچھ بھی ترقی نہیں کی۔

انبیاء تو ایک لاکھ کئی ہزار گزرے ہیں جب مرزا قادیانی بھی نبی ہی رہے تو کیا کمال کیا۔ وہ تو انبیاء کے مقلد ٹھہرے اور اپنے مرتبے سے گر گئے کیونکہ مقلد بھی مجدد نہیں ہوسکتا اور خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بھی ہوتے تو کونسا تیر مارا۔ اپنے شخصی اوصاف اور خواص اور تشخصات کا ہر شخص خاتم ہے اور ہر شخص اپنے عوارض میں بے مثل ہے۔ اولوالعزی تو اس امر کی متقضی تھی کہ مرزا قادیانی تقلید انبیاء کی بیڑی پاؤں سے نکال کر آگے بڑھتے۔ آج کل تو فلسفہ اور سائنس کا دور ہے۔ دنیا پرانے پن سے اجیرن ہوگئی ہے اور جدت پسندی انسانی طبائع کا خمیر بن گئی ہے۔ مرزا قادیانی اول اول ایک بزرگ پارسا ہوئے، پھر الہامی، پھر صاحب کشف، پھر مثل المسیح، پھر عین من مسیح موعود اور مہدی مسعود پر ظلی اور بروزی نبی اور امام الزمان پھر خاتم الخلفاء بن گئے اور یہاں آکر کاندھے سے جوا ڈال دیا۔ ہمت ٹوٹ گئی حوصلہ پست ہوگیا۔ گویا مرزا قادیانی کی ترقی کرنے کا اب کوئی زینہ باقی نہ رہا۔ واہ جی واہ۔ بس آپ اتنے ہی پانی میں تھے؟ باایں ہمہ الوالعزی نمرود اور فرعون سے بھی گئے گزرے جو خدا بن گئے تھے آپ کو اتنے زینے طے کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ خدا بننے میں بھی کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ فرعون بھی آخر آپ جیسا انسان ہی تھا اس میں سرخاب کا کونسا پر تھا جو آپ میں نہیں۔ ہم کو مرزا قادیانی کی ہتھیا ہارنے پر اس قدر غصہ آتا ہے کہ قابو چلے تو منارے سے سر دے ماریں اور سر پیٹ ڈالیں۔

غضب ہے نا کہ فرعون بے سامان اور نمرود و مردود تو خدا بن جائیں اور مرزا قادیانی ابھی تک نبوت ہی کے زینے پر دھرے رہیں۔ جس طرح فرعون کے زمانہ میں خودغرض احمقوں، چپڑ قناتیوں، فاشی اور حواری کی کمی نہ تھی۔ اسی طرح اب بھی کمی نہیں۔ کیا معنے کہ فرعون کو اول اول خوشامدیوں نے خدا بنایا۔ رفتہ رفتہ فرعون ان کی چاپلوسی اور لابہ گری سے متاثر ہوکر واقعی اپنے کو

خدا سمجھنے اور انا ربکم الاعلیٰ کے نعرے مارنے لگا۔

پس جن اُلو کے پٹھوں، چغد کا بھیجا کھانے والوں ہونقوں کی قے چاٹنے والوں، یا روٹ چکھنے والوں، لنگڑے لوگوں، اپاہجوں نے مرزا قادیانی کو نبی بنایا ہے کیا وہ خدا نہیں بنا سکتے۔ اگر چاہیں اور ہمت کریں تو ضرور بنا سکتے ہیں۔ اور ترقی نہ کرنے میں درحقیقت مرزا قادیانی کا قصور نہیں کیونکہ وہ تو ایک پتلی ہیں۔ نہیں بلکہ بت پرستوں کے ہاتھوں میں ایک مورتی ہیں کہ مندر کے جس استھان پر چاہیں رکھ دیں۔

قصور تو پوجاریوں اور مہنتوں کا ہے جو اپنی مورتی کو عالم بالا کے کنگروں پر نہیں بٹھاتے۔ اور ابھی تک صرف خاتم الانبیاء کے زینے پر ٹیک رکھا ہے۔ اور سچ پوچھئے تو جس طرح مرزا قادیانی نے اول نبوت کا اعلان نہ کیا تھا اگرچہ نبی کے اوصاف اپنے اندر بتاتے تھے۔ اسی طرح اگرچہ اب کھلم کھلا اپنے کو خدا نہیں بتاتے مگر خدائی اوصاف کے ساتھ متصف ہونے کے ضرور قائل ہیں۔ کیا معنی کہ عالم الغیب خاص خدا کی صفت ہے۔

مرزا قادیانی اپنی پیشینگوئیوں سے بتا رہے ہیں کہ میں بھی عالم الغیب ہوں، محیی اور ممیت خاص خدا کی صفت ہے مگر مرزا قادیانی بھی نمرود کی طرح انا احی وامیت کے نقارے دنیا میں بجا رہے ہیں کہ میں نے اپنے فلاں مخالف کو اس کی مخالفت کی وجہ سے مار ڈالا۔ جتنے مخالف میرے سب میرے مارے ہوئے ہیں۔ پھر آپ کے مخالف تو علاوہ دیگر ممالک کے خود ہندوستان میں ۳۰ رکروڑ ہیں۔ ان میں سے جو شخص مرتا ہے اس کو آپ ہی مارتے ہیں۔

ہاں مرزائیوں کو دوسرا خدا مارتا ہے جو آپ سے زبردست اور جبار وقہار ہے یہاں آپ کی خدائی طاق میں دھری رہتی ہے۔ زندہ مخالفوں کو تو آپ مارتے ہیں مگر اپنے مرزائیوں کو موت کے چنگل سے نہیں بچا سکتے۔ شروع سال پر پیشینگوئی کی کہ امسال میرے مخالفین بہت مریں گے۔ اب ہندو مسلمانوں، عیسائیوں وغیرہ میں جو مرتا ہے اس کو آپ ہی مارتے ہیں۔ روم کے اسقف اعظم (پوپ) نے جو ۲۰ رجولائی گزشتہ کو قضا کی تو البدر مطبوعہ ۳۱ رجولائی میں لکھا ہے کہ یہ بھی مرزا قادیانی کی پیشینگوئی سے مرا۔ کیونکہ وہ بھی مثل دیگر عیسائیوں کے مرزائی مذہب کا سخت مخالف تھا۔ اس کے مارنے والے بھی خیر سے آپ ہی ہیں۔ واہ رے مرزائیو تمہارے عقل اور تمہارے عقیدے کے قربان جائیے۔

پس مرزا قادیانی کے خدائی اوصاف کے تو ڈنکے بج رہے ہیں۔ مگر خدا ہونے کا ابھی تک پورا پورا اعلان نہیں جو وہ بھی غالباً ہونے والا ہے۔ مہینوں یا برسوں یا دنوں کی تعداد تو مجدد

السنہ مشرقیہ نہیں بتا سکتا۔ ہاں یہ کہہ سکتا ہے کہ مذکورہ بالا تمام غرے ڈبے جلد خاک میں ملنے والے ہیں کیونکہ عادت الٰہیہ اسی طرح جاری ہے خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ (ایڈیٹر)

۲ ...... خصوصاً بمطالعہ شہزادہ عبدالمجید مرزائی مسیحی لودھیانوی بگزرد

۲۰۰۔لدھیانوی!

جن اشعار کے اول نشان لکھا ہے وہ خود شہزادہ صاحب کے اشعار ہیں جو آپ نے مسیحیوں کے حق میں ارشاد فرمائے تھے۔

الا مفسر قرآن مشوبہ خود رائی — حدیث مصطفوی خوان بہ چشم دانائی
بیان حق زبیان رسول اگر فہمی — بہ ثم ان علینا بیانہ آئی
حدیث مصطفوی چیست وحی پاک خدا — تو در اطاعت آن جدوجہد بنمائی
عطاء شد ست چو قرآن پاک با قرآن — بہ مصطفیٰ زکرامات وفضل مولائی
جو اس میں ہو متکبر تو پوچھ قرآن لیں — نماز وروزہ کی تفصیل ہے کہاں آئی
کہاں ہے قص شوارب ہے ذکر ختنہ کہاں — ممانعت ہے بہ تغییر خلق ایمانی
کہاں ہے لفظ محدث کہاں ہے حرمت خر — گدھا نہ کھا کہ گدھا کھانے میں ہے رسوائی
حدیث ہی نے کہا ہوتے تھے محدث بھی — حدیث ہی نے خبائث کی شرح فرمائی
اسی طریق سے تفصیل کل ہے قرآن میں — نبی کو وحی خفی نے وہ سب ہے سمجھائی
حدیث گفت بہ شان وشکوہ وجاہ وجلال — مسیح بشکند آخر صلیب ترسائی
ابوہریرہ بہ الا لیومنن بہ — زبان کشودہ بہ تفسیران بگویائی
بہ ابن ماجہ روایت شدہ کہ گفت مسیح — دوبارہ آمد نم ہست عہد ایفائی
خدائے قبل قیامت مراکند نازل — برائے کشتن دجال قوم موسائی
نمردہ عیسیٰ وباز آید آمدہ بہ حدیث — بہ گفتۂ حسن بصرہ دیدہ یکتائی
رسول گفت کہ من خاتم النبیینم — کہ نیست ہیچ بس از من رسول بالائی
زہی دجاجلہ آگاہ کرد امت را — پے رسول شدن ہر یکے تمنائی
بہ قادیان شدہ زان جملہ یک ستمکارہ — نبی ومرسل یزدان زقوم مرزائی
چو دور سیزدہم در زمانہ کرد ظہور — کشید فتنہ دجال سربہ بالائی
ہیں اس کے نام کے اعداد تیرہ سو پورے — یہ صفت اسنے ازالہ ص۱۸۹ میں خود ہی دکھلائی
ہوا غلام جو موصوف قادیانی کا — وہ مبتدا ہوا دجال ہے خبر پائی

یہ پورا جملہ نبی بن کے قادیانی نے
خروج اپنے کی تاریخ ہم سے لکھوائی

خروج کردہ بہر بعثت آن کافر
بعشق بعثت تثلیث گشتہ سودائی

کہ ام محبت انسان و اب محبت حق
نتیجہ روح قدس در مرام مرزائی

نہیں جدا کوئی روح القدس یہ ہے تثلیث
جو احمقوں کی سمجھ میں ابھی نہیں آئی

باتحاد ولد کرد متہم حق را
باستعارہ ہمان اعتقاد ترسائی

مسیح راو مرا حاصل ست ابنیت
نگفت ہیچ مریدے چہ ژاژ میخائی

بایں خیال کہ اسلام را فرو بخورد
دہن کشادہ مثال نہنگ دریائی

گرفت چنبر اسلام باستہزہ وکین
چنانچہ حلقہ زنداژ دہائے صحرائی

فسون وجادوے مکرش قرار دلہا برد
شدہ مسخر او ہرزہ کار ہرجائی

چناں اسیر بدام فریب او جہال
چنانکہ محو تماشا بود تماشائی

متاع دین کہ چو گنجے بہ بعض دلہا جلوہ
بہ برد جملہ بغارت چو خوان یغمائی

گروہ بخیر دان خود ستودگان باوے
ستائسش بزبان ہمہ بیکتائی

جماعتے ست فراہم زاعور و اعرج
کنند بردروے روز وشب جبیں سائی

زشور فتنہ شان تلخ زندگانی خلق
چنانکہ تلخی کام از مواد صفرائی

نخست گفت جمالا منم مثیل مسیح
نمود چندے ازاں رفق مسند آرائی

شریک اس میں یہ عاجز یہ ابتدا سے تھا
جو پیش گوئی مسیحا کے حق میں ہے آئی

کہ وہ تو ہیں جسدی اور ظاہری مصداق
مجھے خدا سے ملی باطنی توانائی

تھے اک درخت کے ہم دونوں پھل مسیح اور میں
ولیک اب ہے مجھے برتری وبالائی

زبان پہ لاؤ نہ اب ذکر ابن مریم کو
ہے اس سے افضل واعلیٰ غلام مرزائی

کجا مسیح کہ او پا نہد بہ منبر من
ضمیر اس کی یہ کہتے ہوئے نہ شرمائی

کبھی تو لکھتا تھا آئیں گے وہ جلال کے ساتھ
اور آج بکتا ہے گم گشت آں مسیحائی

بنا تھا تو تو جمالی جلالی یہ کیسا
لگا جو بکنے چہ در انتظار عیسائی

تو مدعی تھا کہ عیسیٰ دوبارہ آئیں گے
جہاں میں بات یہ مامور ہو کے پھیلائی

اسے تو لکھتا ہے ظاہر کیا گیا مجھ پر
وہ کون تھا ترا مظہر یہ کس نے سمجھائی

بوئے مشابہت تامہ چہاں داری
مسیح رفت بناکامی وبہ پس پائی

تو کامران وترقی تست روز افزوں
بایں سخن بہ مریدان کنی دل افزائی

بانکسار و توکل بہ غربت و ایثار — نشان زندگی اولین عیسائی
کجاست زندگی ثانی مسیح اگر — مسیح مردو نماندش کنوں مسیحائی
اشارہ کرتا تھا قرآن سوے نزول جلال — خبر وفات کی تفسیر نیچری لائی
ہے احمد یہ لقب ٹھیک تیرے فرقہ کا — کہ یہ ہدایت اسی نیچری سے ہے پائی
ڈبو دیا تجھے تفسیر نیچری نے ارے — طمع کے دام میں ٹھوکر یہ کیا بری کھائی
وہ دابہ علماء ہیں سو ہیں ترے مکفر — تو کیوں جچے نہ تیرے منہ پر کفر کی کائی
امید نیست کنون باز ایستادہ شوی — کہ پیر گشتی وتابد زپیر بر نائی
گمان بخویش مبر شیر مرد وبرنایم — تو رو بھی کہ بہ سلطان وزوجہ برنائی
مگوز آتھم وپنڈت بزرگ وشیخ حسین — بگو زدست رقیبت چساں شکیبائی
چہ غیرتیست کہ از بہر زوجہ است ترا — بہ خصم شادبہ ہتیش ودل بیاسائی
وہ کیا وفات پدر ہی سے ہوچکی بیوہ — ارے یہ مرگ پدر کیسی بے سری گائی
چرا جدائی ازو باوجود زوجتک — چو روز وشب ہمہ تن محو این تمنائی
ازیں کہ معنی تجدید نو نمودن شد — مجددی وبیک قول خود نے پائی
گہے محدث وگہ حارث وگہے مہدی — گہے مثیل وے وگاہ خود مسیحائی
نصیحتے کنمت اے ولید بوزنجر — زبان طعن بہ عیسیٰ مسیح نکشائی
معول ہستی وا نقواست جدہ تو — الاذہن بہ محمد منم نیا لائی
مگو کہ مہدی آل محمد آمدہ ام — ز نسل مرتضوی نیستی مغل زائی
ہر آنکہ ے شنود حیرتش ہمگیرد — یکے مغل قرشی شد بہ طرفہ رعنائی
شدی محمد و احمد پس از غلامی وے — یقین کہ ہیچ نہ ہرزہ باد پیمائی
خلیل وآدم ونوح آمدی ہمہ یکجا — گزار بوالہوسی وشکستہ پیرائی
بحکم کل جدید لذید مفتونان — فدائے عشوہ ہر فتنہ کہ میزائی
رسول مدحت سلمان فارسی فرمود — تواز تتار سر کبر بر ثریائی
توئی کہ حارثی ومہدی واامام زمان — بکبر و مفسدہ ہر لحظہ خامہ فرسائی
نہ دین بدست تو چیزے نہ دولت ایمان — عجیب مہدی وعیسائی بے سروپائی
یہ بت فروشی ہے بنیاد بت پرستی کی — جو تو نے فوٹو میں تصویر اپنی کھچائی
بنا ہے یوں جو بروزی محمدؐ آخر کار — تو صاف نکلا اواگون کا تو لائی

یہ معجزات رسل عیب مسمریزم تھی	بدیں سبب توز ایمان و دین معرائی
نہ شد حقیقت دجال و دابہ معلوم	بہ مصطفیٰ کہ زخوانش توزلہ برباٸی
بناشد آنچہ نجوانش تواز کجا بخوری	مگر بہ مزبلۂ کفر لب ہیندائی
شدی مثیل مسیحیکہ دیر محبس اوست	تو نیز پابہ سلاسل بہ قادیان شائی
زحلیۂ تو کند دور نقص دجالی	مجاور تو بیک چشمی و بے کپائی
زتوبہ کردن از الہام وپیشگوئی ہا	بہ پیش حاکم گورداسپور نہ شرمائی
وجاجلہ ہمہ رفتند و آخری باقیست	تو پیش خیمہ آئی بزور و رعنائی
ایا کہ بھر نجاتت ہمیں قدر کانی ست	کہ ایں مسیح وغل بخشدت پذیرائی
بدیں حیات پذی رفتنش چہ سوودہد	چو وقت قطع سیہا بود تبرائی
جواب بشنوی ازوے فلا تلومونی	بیاس و غصہ بیفتی بقعر تنہائی
کہ ہائی ہائی فلاں رانمے گرفتم یار	فغان ونالہ کنی ہر دو دست خود خائی
پناہ تست خدا یاز فتنۂ دجال	بہ ضعف بندۂ عاجز خبیر دانائی
تراپرستم و بس آن موحدم گردان	بہ حق وصف رحیمی وشان یکتائی
محمد عربی ہادیم براہ تو بس	کہ در متابعت وی کنم جبین سائی
پۓ صلوٰۃ وسلام آنچنا نہ کہ فرمودی	بروح پاک وے از ما قبول فرمائی

شہزادہ صاحب اگراس کا جواب صحیح دیں یا کوئی اوران کا بھائی یا خوان کا مسیح تو مبلغ پانچ روپے انعام پائیں مگر بدکلامی اور کذب سے بچیں۔ ۲۰۰ لدھیانہ۔

ایڈیٹر...... سبحان اللہ کتنا مضبوط اور مربوط اور ٹھوس اور مدلل اور مسکت ومفحم کلام ہے۔ مرزا اور مرزائیوں کا کیا منہ ہے کہ ایسا ایک مصرعہ بھی موزوں کرسکیں۔ اگر کوئی صحیح جواب دے سکے تو در ہم بھی دیں گے۔ کیوں بھئی مرزائیو اب کیا دیر ہے۔ دوودو اور چڑی چلو، دوڑو، لپکو۔ مگر اپاہج اور بم ٹھس کیا خاک لپکیں اور دوڑیں گے۔

۳ ...... وہی حیات وممات مسیح

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہم عصر کرزن گزٹ کا نامہ نگار صلاح دیتا ہے کہ سنی علماء مرزائی علماء سے حیات وممات مسیح پر بحث کریں۔ ہماری رائے میں یہ بحث فضول ہے ہم بارہا قرآن وحدیث سے مسکت مضامین اس مسئلے پر لکھ چکے ہیں مگر مرزائی لوگ جنہوں نے ایک نیا نبی گھڑ لیا ہے۔ وہ قرآن

وحدیث کے دلائل ہرگز نہ مانیں گے۔ مرزائی تو آنحضرت ﷺ کی معراج کے بھی قائل نہیں اور اس میں بھی ویسی ہی تاویلیں کرتے ہیں۔ جیسی حیات مسیح میں گویا معجزات کے منکر ہیں۔ پس وہ معجزات پر ویسے ہی اعتراض کرتے ہیں۔

جیسے آریا اور دہریے کہ دو ہزار برس تک کوئی انسان بے کھائے پیئے کیونکر زندہ رہ سکتا ہے اور کیا عیسیٰ مسیح کو حضرت مریم روٹیاں پکا کر کھلاتی ہیں اور کیا آسمان پر کوئی پاخانہ اور سنڈاس بھی ہے جہاں عیسیٰؑ بول وبراز کرتے ہیں۔ یہ وہ اعتراضات ہیں جن کو سن کر سادہ لوح مسلمان ساکت ہو جاتے ہیں۔ ان کو یہ معلوم نہیں کہ ایسی گفتگوئیں ملحدانہ ہیں۔ ہم کہتے ہیں اور بارہا کہہ چکے ہیں کہ مرزا اور مرزائیوں سے یہ بحث ہی نہ کرنی چاہئے جب تک وہ یہ اقرار نہ کریں کہ ہم آریا یا دہریے ہیں مسلمان نہیں۔ ان سے تو یہ کہنا چاہئے کہ تم مرزا کا مہدی اور مسیح اور نبی امام الزمان ہونا ثابت کرو۔ ہم تھوڑی دیر کو فرض کئے لیتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح آسمان پر نہیں گئے مگر یہ تمہارے لئے مفید نہیں۔ تمہارے لئے جب مفید ہو کہ جس کلام الٰہی سے تم مسیح کی وفات ثابت کرتے ہو اسی سے دنیا میں مسیح موعود کا آنا بھی ثابت کرو اور پھر قادیان سے اس کا خروج۔ وجہ یہ ہے کہ آپ احادیث کو یکساں نہیں مانتے۔ صرف ان احادیث کو مانتے ہیں جو آپ کے مطلب کی ہیں۔ مثلاً عیسیٰ موعود کے آنے کی حدیث پر تو ایمان ہے مگر ثلاثون دجالون والی حدیث سے انکار ہے گویا اس آیت پر عمل ہے کہ ''نومن ببعض ونکفر ببعض'' بس آپ محض قرآن سے جس پر آپ کا اور ہمارا یکساں اتفاق ہے۔ مسیح موعود کا آنا ثابت کریں۔

اس کے بعد خود بدولت کا مسیح ہونا جتنے مہدی اور مسیح موعود آج تک گزرے اور اب بھی مسیحیت ومہدویت کے تین مدعی موجود ہیں کیا ان میں سے کوئی مکار اپنے وعدے میں سچا نکلا ہے جو آپ کے سچے ہونے اور محک امتحان پر پورا اترنے کی امید ہے۔ جیسی دلیل آپ پیش کرتے ہیں اس سے کہیں بڑھ کر آپ کے رقیب پیش کر رہے ہیں۔ پس کس کو سچا ماننا چاہئے۔ ممات مسیح کو کوئی تعلق آپ کے دعویٰ سے نہیں اور یہ بھولے بھالے جاہل اور ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کے لئے ایک سفسطہ ہے۔ ایسی تحریک کرنے والے ضرور مرزائی ہیں جو دھوکا دے کر لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنا اور ان کو مقدس مذہب اسلام سے منحرف کرنا چاہتے ہیں۔

ذی عقل اور ذی ہوش مسلمانوں کے لئے ہماری تحریر بالا کافی ہے اور ہم عصر کرزن گزٹ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ایسی غلطی میں پڑے گا نہ ایسی دھوکا دینے والی بحث کے لئے کرزن گزٹ کے کالم کھولے گا بلکہ مرزائیوں اور مرزا قادیانی سے صرف ان کے مسیح موعود ہونے

کے دلائل طلب کرے گا۔ اس میں بخیہ کھل جائے گا۔ اور دو تین ہی بحثوں میں ترکی تمام ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ! اب رہا آپ کا یہ دعویٰ کہ میں پیشین گو اور رمال اور نجومی ہوں۔ علاوہ اس کے کہ آپ اس دعویٰ میں بھی بیٹے اور جھوٹے ہیں۔ جیسا کہ واقعات شہادت دے رہے ہیں جن کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ خود قرآن کی رو سے غیب دانی کا دعویٰ کرنے والے مردود ہیں۔ اور اگر آپ کو اپنی نظم ونثر کا دعویٰ ہے اول تو اس کی بھی ہم کما حقہ چھاڑ کر چکے ہیں۔ دوم! اصلی مسیح نے ناظم وناشر اور شاعر بننے کا کب دعویٰ کیا اور قرآن وحدیث میں کہاں لکھا ہے کہ مسیح موعود ناظم اور ناشر اور شاعر بن کر آئے گا۔ کسی بات کا تو آپ جواب دیں۔

۴ ...... مرزائی مردہ زندہ ہو گیا

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

گزشتہ مرزائی اخبار میں لکھا ہے کہ فلاں مرزائی کا لڑکا سخت علیل قریب بمرگ تھا۔ مرزا قادیانی کی دعا اور توجہ سے زندہ ہو گیا۔ اس صورت میں تو تمام طبیب جو سخت سخت امراض کا علاج کرتے ہیں۔ مسیح موعود ہیں پھر مرزا قادیانی کا مردے کو زندہ کرنا تو خلاف قانون فطرت نہیں۔ مگر عیسیٰ مسیح کا احیاء اموات خلاف فطرت ہے۔ یعنی ''ابرئ الاکمه والابرص واحیی الموتیٰ باذن الله'' سے مراد روحانی احیاء ہے۔ جو بات دیگر انبیاء کے لئے محال ہے۔ وہ مرزا قادیانی کے لئے ممکن بلکہ واقع ہے۔ اس مسئلے کو آپ کی بلا جانے کہ الممکن ممکن دائماً والمحال محال دائماً۔ پچھلے سال خود مرزا قادیانی کا اکلوتا اور چہیتا بیٹا ہاتھوں پر آ گیا تھا اور ام المرزائین روتی بسورتی آنسو بہاتی۔ اپنے لاثانی نبی (شوہر) کے پاس آئی تھی کہ یہ آسمانی باپ کا پیارا ہو گیا ہے۔ اس کو واپس لاؤ۔

مرزا قادیانی نے اسی وقت پھنک ایک اور پھنک دو کا بروزی چھومنتر پڑھ کر زندہ کر دیا تھا اور اس کی شہادت خود ام المرزائین نے دی کہ لے پالک کی قسم آسمانی باپ کی قسم۔ منارے کی قسم مرزائی ٹھاکر دوارے کی قسم۔ جو اس میں ذرا بھی شک ہو۔ ہو بہو عین میں اسی طرح ہوا۔ اب غور فرمائیے کہ ام المرزائین کی ایک شہادت دو لاکھ مرزائیوں کی شہادت کے برابر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے پھر جب خاص الخاص مرزا قادیانی کا نور العین مر کر زندہ ہو گیا تو کسی مرزائی کا فرزند کیوں زندہ نہ ہو۔ اب تو مرزائی سنت جاری ہو گئی۔ در ینچہ شک۔ بھلا ایسی حماقتوں پر وہی بے دال کے بودم ایمان لاتے ہیں جن کی آنکھیں نیل بکری کی سلائی پھیر کر ابلیس علیہ اللعنہ نے چوپٹ کر دی ہیں۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء کے ۱۶؍اگست کے شمارہ نمبر ۳۱؍ کے مضامین

۱......	مرزا قادیانی کا مکاشفہ یا تریا چلتر	مولانا عبدالحق کوٹلہ سرہند!
۲......	وہی حیات وممات مسیح۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	بہت بڑا نکتہ فرمایا۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	الحاد کی تعلیم۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	بے معنی الہام۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	مسیح موعود کے زمانے میں عمریں بڑھ جائیں گی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۷......	اسلام سے ارتداد کی وجہ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... مرزا قادیانی کا مکاشفہ یا تریا چلتر

مولانا عبدالحق کوٹلہ سرہند!

بسم اللہ الرحمن الرحیم. حامداً ومصلیاً • اما بعد! مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ مولوی نذیر حسین صاحب بعد انتقال مرزا قادیانی کی جماعت میں داخل ہوئے۔ البدر نمبر ا ج ا۔ اس مکاشفہ کے سمجھنے میں مرزا قادیانی نے بڑا دھوکہ کھایا کہ اپنی ناپاک جماعت سمجھ لی۔ مولوی صاحب تو اس جماعت میں داخل ہوئے جس کا ذکر حدیث ما انا علیہ واصحابی کے متصل ہوا ہے۔ مشکوٰۃ اور جس جماعت کے تابع مولوی صاحب زندگی میں تھے اور جس جماعت سے علیحدہ ہونے کے باعث مرزا قادیانی معہ ذریۃ خود بحکم ید اللہ علی الجماعت ومن شذ شذ فی النار قابل دخول جہنم بن رہے ہیں۔

یہ عجیب قصہ اور غریب معمہ ہے کہ مولانا صاحب تو مرزا قادیانی کو زندیق دجال فرما رہے اور مرزا قادیانی ان کو اپنی جماعت میں داخل شدہ بتاتے ہیں۔ ہذا شئی عجیب۔ نہیں نہیں مرزا قادیانی نے اپنے مریدین کے پھانسنے کے واسطے تریا بید کا چلتر کھیلا ہے۔ یہ تو اس عالم غیبی کا حال ہے جس کی خبر کوئی سوائے مخبر صادق آنحضرتﷺ کے نہیں دے سکتا اور جس پر سوائے عالم الغیب والشہادت کے کسی کو اطلاع نہیں مگر مرزا قادیانی جو کچھ کہیں بحکم حب الشئی یعمی ویصم مرزا کی اندھا

دھند سر تسلیم خم کرنے لگتے ہیں۔ مرزا قادیانی تو مولوی محمد حسین صاحب کو بھی اپنی جماعت کی طرف مائل اور داخل فرما کر اپنے اندھے مریدوں کو تسلیم کرا رہے ہیں اور بحکم ؎

چہ دلاور است وزدے کہ بکف چراغ دارد

یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے۔ غرض مرزا قادیانی نے عملاً قولاً۔ بے حیا باش ہر چہ خواہی کن پر خوب عمل کر کے دکھایا ہے اور اپنے آپ کو مضحکہ طفلاں بنایا ہے۔ فقط

مساجد کی بربادی کی آرزو کرنے سے مرزا اور مرزائیوں کی خانہ بربادی

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ اپنی کتاب پاک میں فرماتے ہیں: ''ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الآخرۃ عذاب عظیم''

یعنی اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے خدا کی مسجدوں میں وہاں اس کا نام لینے سے روک دیا اور بربادی کے لئے دوڑا یہ لوگ اس قابل نہیں کہ اس میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ سبحان اللہ! اس کلام معجز نظام کا یہ کیسا روشن معجزہ ہے کہ باوجود کسی کے مانع نہ ہونے کے بھی مرزائی لوگ مساجد میں داخل ہونے سے ڈرتے ہی نہیں بلکہ ان کی خرابی و بربادی کے درپے ہوتے ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ: ''مسجدیں برباد ہو کر ہمارے قبضہ میں آجائیں گی۔''

(البدر نمبر۵، ۶ جلد۱، ملفوظات ج۴ ص۲۴۱)

یہی وجہ ہے کہ مرزائیوں کو ہر جگہ اور ہر موقع میں سوائے ذلت اور رسوائی کے کچھ ہاتھ نہیں لگتا اور جیسے مرزائی مساجد کی ویرانی کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اسی طرح جہنم ان کے لئے منہ کھولے ہوئے ہے۔ بے شک بحکم ''ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ''۔ یہ معجزہ قرآنی ہے کہ مرزائیوں کے کفر و شرک کے باعث ان کا خیال معاذ اللہ مساجد کی بربادی کی طرف دوڑتا ہے نہ آبادی کی جانب، کیونکہ تعمیر مساجد بحکم ''انما یعمر مساجد اللہ'' ایمان سے مشروط ہے جس سے مرزا مرزائی کوسوں دور و مجبور ہیں۔ لاریب بحکم ''انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد'' ایسا ہی ہونا چاہئے مسجدیں تو بحکم ''ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا'' واسطے واحد پرستی کے ہیں۔ پس جو شخص تصویر اور تثلیث پرستی کا وطیرہ رکھتا ہے۔ اس کو مساجد سے کیا کام اور مساجد کی بربادی نہ چاہے تو کیا کرے۔ بھلا ابغض الخلوق

احب البلاد کی طرف کیوں جھکیں وہ تو ابغض المواضع ومنارہ کی جس قدر پرستش کریں بجا ہے۔ الغرض مرزا قادیانی قولاً وعملاً اس امر کا کافی ثبوت دے رہے ہیں کہ بحکم آیت قرآنی معہ ذریت خود مجسم شرک وکفر ہیں ورنہ مومن باللہ کی زبان سے بے ادبی اور توہین شعار الٰہی کی کب ہوسکتی ہے نہیں نہیں جبکہ تعظیم شعائر الٰہی بحکم ''ومن یعظم شعائر اللہ فانها من تقویٰ القلوب'' اہل تقویٰ کا شعائر اہل ایمان کا دثار ہے تو مرزائی ان کی تعظیم کس طرح کر سکتے ہیں۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ ''یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون''

جواب کافی دینے پر دس روپیہ انعام کا وعدہ

البدر نمبر۴ جلد ۱ میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ عبداللہ آتھم نے پیشینگوئی کے پہلے دن رجوع کیا تھا چالیس مسلمان اور عیسائی گواہ ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ اگر پہلے دن رجوع کرلیا تھا تو پندرہ ماہ تک اس کی موت کا کیوں انتظار کیا گیا اور ہر طرف مرزائی جماعت میں شور وغوغا کیوں پڑا رہا اور چار جانب سے مرزائیوں نے تار کی گھوڑ دوڑ کیوں جاری رکھی اور پندرہویں مہینے کے اخیر دن کے غروب تک قادیان میں مرزائیوں کا کیوں جھمیلہ رہا اور پیٹ پیٹ کر اور رو رو کر کیوں دعائیں مانگی گئیں۔ اگر مرزا قادیانی اس کا معقول جواب جس کو مخالفین مذہب تسلیم کرلیں۔ عطا کریں تو مبلغ ۱۰ روپیہ انعام۔ ورنہ لعنته اللہ علی الکاذبین، والسلام علی من اتبع الھدیٰ!

۲ ...... وہی حیات وممات مسیح

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی آیات قرآنی میں تحریف بالمعنے کر کے مسیح کو اس لئے مارتے ہیں کہ اگر وہ زندہ ہیں اور مخبر صادق ﷺ کی بشارت کے موافق دنیا میں آئیں گے تو میں مسیح موعود نہیں ہوسکتا۔ لیکن آپ کا پیٹ پھر بھی خیالی پلاؤ سے نہیں بھر سکتا۔ آپ اور آپ کے چیلے گلے میں منادی کا ڈھول ڈال کر عبث پیٹ پیٹ رہے ہیں۔

پھر آپ کی تحریف اور تاویل بھی دوکوڑی کی ہے۔ اس کی وجہ ایک تو خبط اور مالیخولیا اور فریب اور کید۔ دوم جہالت ہے۔ اگر کلام مجید کی بلاغت سے واقفیت ہوتی تو یہ ہذیان ہرگز نہ بکا جاتا۔ ''بل رفعه اللہ'' میں آپ رفع روحانی بتاتے ہیں۔ یعنی روحانی بلندی یا رفع الدرجاتی۔ اول تو خود سیاق آیت اس معنے کے منافی ہے کیونکہ کلام مجید میں رفع سے جہاں کہیں رفع درجات

مراد لی ہے۔ وہاں رفع کا مضاف الیہ ضرور مذکور ہوا ہے۔ مثلاً "رفعناہ مکانا علیا" یعنی رفع مکان اور الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ یعنی صعود کلمات اور رفع عمل۔ تھوڑی سی عربی استعداد والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ صعود کے معنے اوپر چڑھنے کے ہیں جس کے مقابلے میں رفع موجود ہے۔ اس کے معنے بھی چڑھنے اور بلند ہونے کے ہیں۔ اور بل رفعہ اللہ میں ضمیر مفعول عیسیٰ مسیح کی جانب ہے یعنی خود عیسیٰ مسیح کو اٹھالیا۔

یہاں رفع کے ساتھ درجات یا مکان نہیں یعنی یوں نہیں فرمایا کہ بل رفع اللہ درجات۔ پھر قتل اور صلب کے بعد رفع حیات ہوتا ہے یا رفع روحانی۔ رفع روحانی (روح کی رفیع الدرجاتی) تو حالت زیست میں بھی ہوسکتی ہے۔ کیونکہ روح حالت حیات میں بھی قائم موجود رہتی ہے۔ ہاں بعد ممات اس کا تعلق جسم سے قطع ہو جاتا ہے۔ انبیاء اور اولیاء اور صلحاء کی روح حالت حیات ہی میں بڑے بڑے درجے پاتی ہے۔ کیا عیسیٰ مسیح حالت زیست میں رفیع الدرجات نہ تھے جو بعد ممات ہوتے ہاں۔ مرزائی عقائد تو یہی ہیں کہ عیسیٰ مسیح (معاذ اللہ) نبی کیا معنے مہذب انسان بھی نہ تھے۔ ہم حیران ہیں کہ بعد ممات رفیع الدرجات کیوں ہوئے۔ مرزا اور مرزائی اپنے منہ پر تھپڑ ماریں۔

پھر ما قتلوہ وما صلبوہ میں جو نفی قتل ہے تو ضرور باعتبار مقابلہ کے بل رفعہ اللہ میں نفی موت مقصود ہے۔ یعنی خدائے تعالیٰ اضراب تاکیدی کے ساتھ فرماتا ہے کہ نہ تو عیسیٰ مسیح کو یہود نے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا۔ بلکہ خدائے تعالیٰ نے اس کو زندہ اٹھالیا اور اگر نفی موت مراد نہیں تو نفی قتل نے کیا فائدہ دیا اور حسب عقیدہ مرزائی اگر عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں تو لفظ رفع بے کار ٹھہرتا ہے۔ پس یا تو ما قتلوہ وما صلبوہ کو بے کار سمجھو یا بل رفعہ اللہ کو۔ قرآن مجید سے تو مرزا قادیانی کا مطلب ثابت ہو نہیں سکتا اور قرآن مجید حشو وزوائد اور اختلافات سے بالکل پاک ہے۔

ذرا خیال کرنا چاہئے کہ کلام مجید میں جہاں کہیں توفی کا لفظ آیا ہے تو سیاق وسباق کے قرینے سے اس کے معنے موت کے ہیں کہیں بھی لفظ رفع نہیں آیا صرف آیت "یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ" میں رفع کیا ہے۔ اس میں بھی مرزا قادیانی کے عقیدے کے موافق وہی خرابی ہے کہ جب وفات ہو چکی تو پھر رفع فضول۔ حالانکہ توفی کے معنے منجملہ دیگر معانی کے پورا کرنے کے لئے جائیں نہ کہ وفات کے تو رفع سے رفع درجات مراد ہو سکتی ہے۔

بل کے ساتھ اضراب کرنا اور پھر تائید میں "کان اللہ عزیزاً حکیما" فرمانا ضرور ایک مہتم بالشان واقع پر دلالت کرتا ہے اور وہ کیا ہے عیسیٰ مسیح کا زندہ آسمان پر جانا۔ ورنہ رفع

روحانی تو ہر ذی روح کا ہو جاتا ہے۔عیسیٰ کی کیا خصوصیت ہوئی اور اس صورت میں لفی شک منه الا یہ بھی فضول ٹھہرتی ہے کیونکہ رفع روحانی (سلب روح) میں کسی کو شک نہیں۔علیٰ ہذا شبہ لہم بھی بے کار ہوگا۔یوں کہیئے کہ سارا واقعہ بھی غلط ہوتا ہے۔مرزا قادیانی کا تو صرف اتنا مقصد ہے کہ عیسیٰ مسیح دنیا میں اپنی موت مرے۔اتنی سی بات کی خاطر آپ قرآن مجید کو جھٹلا رہے ہیں۔

قرآن جھوٹا ہو، حدیثیں غلط ہوں، مگر عیسیٰ کس طرح مریں۔جن کو مسلمانوں نے زندہ رکھ چھوڑا ہے پھر بھی مصیبت ٹل نہیں سکتی یعنی آپ کسی طرح مسیح موعود نہیں بن سکتے۔کیونکہ مسیح کی ممات سے کوئی تعلق قادیانی مغل کو نہیں۔

ہزاروں برس تک بے کھائے پیئے کسی کا زندہ رہنا اور طبقہ زمہریر تک کسی ذی روح کا صحیح سالم پہنچنا محال ہے مگر آسمانوں کی چھتوں پر آسمانی باپ کا اپنے چہیتے لے پالک کی محبت میں دوڑے دوڑے پھرنا اور اس کی بھڑاس میں بھیڑ کی طرح ممیانا اور گائے کی طرح ڈکرانا اور مرغی کی طرح پنکھ پھیلانا ممکن بلکہ واقع ہے۔

تمام انبیاء کے معجزات خلاف فطرت مگر مرزا قادیانی کے مصنوعی فطرت کے خلاف نہیں کیا معنے کے رفعه اللہ میں رفع مسیح خدا کا فعل ہے۔جو رفع کا فاعل ہے خود عیسیٰ مسیح کا فعل نہیں جو مفعول ہیں مگر مرزا اس کے منکر ہیں۔یہ بات بھی خلاف فطرت الٰہی ہے حالانکہ فطرت الٰہی کے خود منکر۔اس سے بڑھ کر کونسی بلادت، مفاہت، خرافت، حماقت یا قابل لعنت تہمت اور خلاف ایمان جرأت وجسارت ہوگی جو چند خود غرض رنگروٹوں نے ان میں پیدا کر دی ہیں۔

۴ ...... بہت بڑا نکتہ فرمایا

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

(البدر مطبوعہ ۷؍اگست ۱۹۰۳ء، ملفوظات ج۶ ص۷۸) میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ’’میرے خیال میں یہ بات گزری کہ دوزخ کے تو سات دروازے اور بہشت کے آٹھ ایک نمبر کیوں بڑھ گیا۔مگر معاً خدائے تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ جرائم کے اصول بھی سات ہیں اور محاسن کے بھی سات۔مگر ایک دروازہ رحمت الٰہی کا جو بہشت کے دروازوں میں زیادہ ہے۔‘‘

ماشاء اللہ کیا کہنا ہے۔بھلا ایسے نکتے بجز مرزا قادیانی کے کون بیان کر سکتا ہے اور ایسے معمے کو کون حل کر سکتا ہے۔یہ الہامی باتیں ہیں۔دوسروں میں ایسی باتوں کے القاء ہونے کا مادہ کہاں۔کیوں جناب خدا کی رحمت کا بس ایک ہی دروازہ ہے۔باقی سات دروازوں میں رحمت نہیں آپ کے قول کے موافق شاید زحمت ہے۔معاذ اللہ!

تو خدا کی رحمت کو آپ نے تنگ اور محدود کر دیا۔ حالانکہ بہشت جس کا نام ہے وہ خود رحمت ہے۔ بہشت کا گوشہ گوشہ رحمت ہے۔ بہشت کی ہر شے رحمت ہے۔ خدا تعالیٰ کا وہاں ہر وقت دیدار ہونا عین رحمت ہے۔ مگر یہ وہ سمجھے جو رحمت کی ماہیت سے واقف ہو۔ آپ رحمت خداوندی سے دور ہیں لہٰذا رحمت کو کیوں جاننے لگے؟

مجدد پر یہ الہام ہوا کہ مرزا بالکل جھوٹا ہے۔ اس پر ہم نے کوئی الہام نہیں کیا وہ چونکہ ہماری رحمت کو تنگ اور محدود بتاتا ہے تو جیسا ہم اپنے قرآن میں فرما چکے ہیں کہ ”ان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیاٰھم “ اس پر شیاطین اضراط کرتے ہیں کیونکہ وہ ہماری رحمت کے منکر ہیں۔ بہشت کے آٹھ دروازے اس لئے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ ”سبقت رحمتی علیٰ غضبی “ یعنی میری رحمت غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

۴ …… الحاد کی تعلیم

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی نمبر کے البدر میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ”قرآن شریف سے جو نتیجہ نجات کے بارے میں استنباط (مستنبط) ہوتا ہے وہ یہ کہ نجات نہ تو صوم سے ہے نہ صلوٰۃ سے زکوٰۃ اور صدقات سے۔ بلکہ محض دعا اور خدا کے فضل سے ہے۔“ (ملفوظات ج۶ ص۸۰) بھلا اس سے بڑھ کر کونسی ملحدانہ تعلیم ہوگی کہ نجات خدائے تعالیٰ کے فرض کئے ہوئے فرائض اور احکام کے بجالانے سے نہیں ہوتی بلکہ محض دعا اور خدا کے فضل سے ہوتی ہے۔ کوئی شخص خدائے تعالیٰ کے احکام تو بجانہ لائے اور صرف دعا کرلیا کرے تو کیا اسکی نجات ہو جائے گی اور ایسے شخص پر خدا کیونکر فضل کرسکتا ہے۔ کلام مجید کی پہلی تعلیم پارۂ الم کے شروع میں یہ ہے۔ ”یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون “ آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے۔ ”اولئک علیٰ ھدیً من ربھم واولئک ھم المفلحون “ یعنی نماز پڑھنے والے۔ زکوٰۃ دینے والے۔ اپنی کمائی خرچ کرنے والے ہی فلاح (نجات) پانے والے ہیں۔

علیٰ ہذا اسی مضمون کی اور آیتیں بھی ہیں۔ معلوم نہیں مرزا قادیانی نے اپنے قول کے موافق مذکورہ بالا نتیجہ قرآن کی کونسی آیت سے مستنبط کیا ہے کہ نماز روزہ۔ زکوٰۃ، حج ادا نہ کرو اور صرف دعا مانگو بس خدائے تعالیٰ فضل کرے گا۔ بس اب کیا تھا یار لنگ شراب خوری، عیاشی، فسق وفجور میں دھڑلے سے مصروف ہوں گے اور کبھی کبھی بھاگتے دوڑتے ٹکریں مار لیا کریں گے اور دعا کرلیا کریں گے۔

بس بیڑا پار ہے اور جب محض فضل نجات کا ذریعہ ہے تو اس کھڑاگ کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ فضل کی تعریف یہ ہے کہ بے علت ہو۔ اسلام کی بنیاد چار چیزیں ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور انہیں پر نجات منحصر ہے جیسے عناصر اربعہ پر اجسام کا وجود منحصر ہے مگر مرزا قادیانی انہیں چار ارکان کے مخالف ہیں۔ گویا اسلام کی بنیاد ڈھانا اور مسلمانوں میں وسیع المشربی کا طوفان پھیلانا اور سب کو اسلامی شریعت سے آزاد اور مطلق العنان کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ اللہ وہ نماز جس کی نسبت آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر“ اور ”الفرق بین المؤمن والکافر الصلوٰۃ“ اور خود قرآن مجید میں ہے ”فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون“ اور ”اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالی“ دیکھو نماز میں سستی کرنے والوں کے لئے وعید ہے تو تارکوں کے لئے کیسی وعید ہونی چاہئے۔

لیکن مرزا قادیانی اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور مسلمانوں کو تارک الصلوٰۃ بنانا اور فرقہ مرجیہ میں داخل کر کے جہنمی کرنا اور اسلام کو دنیا سے مٹانا چاہتے ہیں لیکن اسلام تو کسی کے مٹائے تاقیامت مٹ نہیں سکتا۔ سینکڑوں ملحد اور مرتد پیدا ہوگئے مگر خود ہی مٹ گئے۔

۵ ...... بے معنی الہام

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی نے حال میں تازہ بتازہ نو بنوڈال کا ٹوٹا یہ الہام بیان کیا کہ ”الفتنة والصدقات“ (تذکرہ ص ۷۷۴، طبع سوم) اور فرمایا کہ اب الہام بھی اسے کیا کہیں۔ ایسی صاف اور واضح وحی ہوتی ہے کہ ”کسی قسم کے شک وشبہ کی بالکل گنجائش نہیں رہتی۔ شاذ ونادر ہی کوئی ایسی وحی ہوتو ہو ورنہ ہر وحی میں پیشینگوئی ضرور ہوتی ہے۔“ در منچہ شک!

الہام کیا معنے یہ تو آسمانی باپ کی چوچہاتی وحی ہے جس کا مطلب یا تو آسمانی باپ نے سمجھا ہے یا لے پالک نے۔ الہام تو ابلاغ وتبلیغ اور ہدایت کے لئے ہوتا ہے جس کی صفت یہ ہے کہ واضح ہو صاف ہو۔ کیا ایسا مجمل اور مہمل اور ناتمام کلام ربانی الہام ہوسکتا ہے جس کا سر ہے نہ پاؤں۔ فتنہ اور صدقات علاوہ اس کے کہ باہم متضاد ہیں کیونکہ جہاں صدقہ اور خیرات کو دخل ہوگا۔ وہاں کسی قسم کے فتنہ کو ہرگز دخل نہ ہوگا اگر ان کو معطوف ومعطوف علیہ مانا جائے تو صرف مبتداء ہوگی جس کی خبر غت ربود ہے۔

بظاہر معلوم نہیں ہوتا کہ صدقے اور فتنے دونوں جمع ہوکر کیا کریں گے لیکن مجدد اس کے معنے لے پالک اور آسمانی باپ دونوں سے بڑھ کر سمجھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مرزائی لوگ کفر اور

الحادشرک اور بدعت کے کاموں تعمیر وغیرہ میں صدقات (چندہ) دیں گے اور فتنہ (غضب الٰہی) میں مبتلا ہوں گے۔ اسی الہام کے حقیقی معنے تو یہ ہی ہیں اور لے پالک نے اس کے معنے یہ سمجھے ہیں کہ جلد جلد صدقہ وہی چندہ دو ورنہ فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ سر نیچے ہوگا اور ٹانگیں اوپر۔ اور پھر کیا عجب ہے کہ سولی پر لٹکائے جاؤ کیونکہ قادیانی مسیح وہ مسیح نہیں کہ خود سولی پر لٹک کر دنیا کا کفارہ بنے اور سب کو پاک کردے۔ یہ تو وہ مسیح ہے کہ ان کو سولی پر چڑھائے گا اور خود ناپاک رہے گا۔

یہ ویسا ہی الہام ہے جیسا چند سال قبل ہوا کرتا تھا کہ فلاں اور فلاں مارا جائے گا اس کے پیٹ میں بغاء بھونکا جائے گا اور اس کے سر پر آرا چلایا جائے گا۔ فلاں کولہو میں پیلیں گے اور فلاں کو تہ تیغ کریں گے۔ اتنا فرق ہے کہ یہ غضب ناک الہام خاص وعام دونوں کے لئے تھا جس کی بولتی صاحب مجسٹریٹ بہادر گورداسپور نے بند کردی۔ لے پالک اور باپ دونوں سہم گئے۔ خطا ہو گئے۔ چھللی لگ گئی اب ازسرنو یہ غضبی الہام خاص خاص مرزائیوں کے لئے ہوا ہے کہ بچہ جی! صدقہ تو نہ دو گے تو ایسے زگڑے میں جوتے جاؤ گے کہ لید تک نکل پڑے گی اور گھاس دانہ اور خوید اور راتب سب بھول جاؤ گے۔ کبھی کبھی کا کھایا پیا اگلنا پڑے گا۔ ہم تو کچھ نہیں ہاں مرزائیوں کو چوہے کا بل ڈھونڈ لینا چاہئے۔ خیر اسی میں ہے کہ کچھ کماؤ سیدھا قادیان کو چلتا کرو ورنہ تم ہو اور طرح طرح کے فتنے (بلائیں) ہیں پھر تو بھاگتے راہ نہ ملے گی۔ نہ آسمان پناہ دے گا نہ زمیں۔

اس کے مقابلہ میں مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ پر یہ الہام ہوا ہے کہ ”الفتنة والدجال. البروزی والطاعون الزوری اللعنة. الملحد والنار. المفتری والادبار. الکذاب البطال والدجال الوبال الکذاب. والسجین. الجاعل والعذاب المهین. المنکر المرتد المرید وسوط النار والحدید. وغلوه ثم الجحیم صلوه ثم فی سلسلة زرعها سبعون زراعافا سلکوه. لعنتی الیٰ یوم الدین“

ناظرین غور فرما سکتے ہیں کہ ہمارا الہام فصیح وبلیغ۔ مربوط ومضبوط ہے یا آسمانی باپ کا الہام جو لے پالک پر ہوا ہے؟

۶ ...... مسیح موعود کے زمانے میں عمریں بڑھ جائیں گی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی فرماتے ہیں اس کے یہ معنے نہیں کہ موت کا دروازہ بند ہو جائے گا بلکہ یہ معنے ہیں کہ ”جو لوگ اس کے (جعلی مسیح) کے موید اور جان ومال سے اس کے ساتھ ہوں گے اور ہر حال میں اس کے شفیق ورفیق رہیں گے۔ ان کی عمریں بڑھادی جائیں گی اور وہ لوگ دیر تک زندہ

رہیں گے۔الخ“ (ملفوظات ج۶ص ۷۶)

اس مردودیت اور نمرودیت اور استکبار کو ملاحظہ فرمایئے کہ مذکورہ بالا عبارت میں مردود نے خدا کا کہیں نام نہیں لیا صرف یہ لکھا کہ (ان کی عمریں بڑھادی جائیں گی) گویا یہ دجال عمریں بڑھائے گا۔ کلام مجید میں تو خدائے تعالیٰ یہ حکم دے کہ ”لاتقولن لشیٔ انی فاعل ذالک غدا الا ان یشاء اللہ “ اور یہ مردود استثنٰی بھی نہ کرے گویا اپنے کو فاعل مختار اور قادر مطلق سمجھے۔ پھر اعمال حسنہ اور تقویٰ اللہ کا بھی ذکر نہیں صرف مسیح موعود کا ذکر ہے کہ جولوگ جان و مال سے اس کے ساتھ ہوں گے وہ ان کی عمریں بڑھادے گا۔ اس کا دوسرا پہلو یہ نکلا کہ جولوگ جان و مالؔ سے اس کے ساتھ ہوں گے۔ اور جس طرح ممکن ہوگا سو گھمر مار کر ڈاکا ڈال کر جولوگ چندہ نہ دے گا ان کی عمریں کم ہو جائیں گی اور وہ مر جائیں گے۔ گویا خلق اللہ کی حیات و ممات مرزا کو چندہ دینے اور نہ دینے پر موقوف ہوئی۔

ہم حیران ہیں کہ جب مرزا قادیانی چندہ نہ دینے والوں کی عمریں گھٹا سکتے ہیں یعنی ان کو ہلاک کر سکتے ہیں تو چندہ دینے والوں پر ہمیشہ کے لئے موت کا دروازہ کیوں بند نہیں کر سکتے۔ الغرض مقصود تو چندہ ہے۔ جس طرح بنے چندہ دو۔ چندے ہی کے لئے طرح طرح کی دھمکیاں ہیں جرنیلی آرڈر ہیں۔ الہام بھی اسی کے ہوتے ہیں۔ وعظ بھی اسی کا ہوتا ہے۔ مرزائی اخباروں کا کوئی پرچہ ایسا نہیں ہوتا جس میں چندے کے لئے ہاتھ نہ پھیلائے جاتے ہوں اور یہ تازیانہ نہ جمایا جاتا ہو اور دھمکی نہ دی جاتی ہو کہ جولوگ چندہ نہ دیں گے بیعت کے رجسٹر سے ان کا نام خارج کیا جائے گا۔ بھلا کسی نبی نے آج تک ایسا کیا ہے اور یوں کاسہ گدائی گھر گھر اور دردر پھرایا ہے کہ میرے پاس وہی لوگ آئیں۔ جو چندہ دیں یعنی موٹی چڑیا اور چرب شکار ہوں۔ انبیاء کو تو سب سے پہلے غریبوں اور مسکینوں نے قبول کیا ہے اور وہ لوگ انبیاء کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔ جنہوں نے دنیا پر لات ماردی ہے کیونکہ سب سے پہلے انبیاء نے دنیا پر لات ماری ہے۔ پھر مرزا قادیانی بارہا اسباب پرستی کے خلاف وعظ کرتے ہیں اور توکل کی تلقین فرماتے ہیں لیکن چندہ طلب کرنا اسباب پرستی نہیں یہ خدا پرستی ہے۔ یہ تو کھلی شکم پرستی اور عیش پرستی۔ مرزا قادیانی کی نبوت اور بعثت کا وجود تو صرف چندہ پر ہے یہ نہیں تو نبوت گاؤخورد اور بعثت دریابرد ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

۷ …… اسلام سے ارتداد کی وجہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی سچ کہتے ہیں کہ خودغرض آدمی اغراض کی وجہ سے اہل اقبال کے ساتھ ہو

لیتے ہیں۔ سوال یہ تھا کہ لوگ مرزائیت سے کیوں تائب ہوتے ہیں اور کس لئے فسخ بیعت کرتے ہیں۔ اس کا جواب مرزا قادیانی نے کتنا معقول دیا ہے۔ مطلب یہی ہوا نا کہ میں دولت مند ہوگیا ہوں۔ اس لئے لوگ میرے پیچھے ہوئے ہیں۔ یہ بات مرزا قادیانی نے تجربے سے کہی ہے کیونکہ بہت سے خودغرض اپاہج جن کو ہر طرف سے جواب مل گیا ہے اور خدا نے بھی ان کو جواب دے دیا ہے۔ قادیان میں پڑے روٹیاں مروڑ رہے ہیں اور مرزا قادیانی کے دم قدم اور ان کے منارے کی خیر منا رہے ہیں کہ اس کی جڑ تحت الثریٰ میں ہو اور شاخیں عالم بالا میں یہ لوگ بے شک اسلام ہی سے ارتداد کر کے قادیان آئے ہیں جب دولت مندی اور اقبال مندی ہے تو خلوص اور للّٰہیت معلوم۔ غریب غرباء اور اپاہج اور نادار مفلس تو محض لالچ اور طمع سے شامل ہوتے ہیں۔ وہ پکے مومن نہیں ہے۔ سچے اور پکے مومن تو مالدار ہیں جو مرزا قادیانی کا خزانہ بھرتے اور آپ کی مستورات کو سونے کے جڑاؤ زیوروں کے بنانے کا موقع دیتے ہیں۔ پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمام منافقین جو قادیان میں تر لقمے کھا کھا کر اینڈ رہے ہیں۔ بیک بینی و دوگوش بارہ پتھر باہر نکال دیئے جائیں اور ان کی جگہ قارون کے پوتے پڑپوتے وارد کر دیئے جائیں جو کماؤ پوت بن کر رہیں۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء کے ۲۴؍ اگست کے شمارہ نمبر ۳۲؍ کے مضامین

۱......	مسیح اور مہدی کیوں پیدا ہوئے ہیں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	قادیانی مرزا اور امیر کابل۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	کفر بھی اور اشاعت اسلام بھی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... مسیح اور مہدی کیوں پیدا ہوتے ہیں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

فطری طور پر انسان اپنے کو دوسرے با اقبال انسانوں کی مانند بنانا چاہتا ہے اور اس مقصد کے لئے طرح طرح کی تدابیر اور وسائل اور مکر حیل کام میں لاتا ہے۔ دنیا میں اکثر واقعات بلکہ خون ریزیاں اسی رشک اور خبط اور دنیوی جاہ وجلال کیلئے ہوئیں سوڈان میں مہدیوں کے

متواتر پیدا ہونے کے یہی وجوہ ہیں۔ ’’مرزا قادیانی نے سوچا کہ وہ نبی بننا کیا مشکل ہے؟ نبوت میں کونسا عنقاء کا پر ہے ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر جو دنیا میں گزرے ہیں سب کے سب انسان تھے۔ اگر وہ انسان نہ ہوتے بلکہ فرشتے ہوتے تب تو البتہ مشکل تھی مگر جب ہر جگہ انسانیت ہی کا ظہور ہے تو جو کام ایک انسان نے کیا کیا وجہ ہے کہ اس کو دوسرا انسان نہ کر سکے اور جو صفت ایک انسان میں ہے کیا وجہ ہے کہ دوسرے انسان میں نہ ہو یا وہ اپنے میں پیدا نہ کر سکے۔

قدرت الٰہی بخیل نہیں وہ سب کو ایک آنکھ دیکھتی ہے۔ وہ ہر انسان کو نبی بنا سکتی ہے۔ بلکہ خود ہر انسان چاہے تو نبی بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنے کو پست فطرت نہ بنائے اور اولوالعزمی کو طاق نسیان پر نہ دھر دے۔ مرزا قادیانی نے کہا حواس خمسہ، قوت مدرکہ، دماغ عقل وغیرہ جو کچھ انبیاء میں تھا مجھ میں بھی موجود ہے۔ بلکہ ان سے کئی حصہ زیادہ اور کسی شخص کا امتی (غلام) بننا ایک ذی عقل اور ذی ہوش انسان کے لئے باعث ننگ ہے اور عالی فطرت انسان کا کام ہے کہ اوروں کو (جاہلوں اور وحشیوں کو) اپنا امتی بنائے نہ کہ خود کسی کا امتی اور غلام بنے۔ والدین نے میرا نام غلام احمد رکھا۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو میں مزہ دکھاتا۔ باپ کی تو داڑھی کھسوٹتا اور ماں کا چونڈا پکڑ کر گھسیٹتا کہ تم نے کیا جھک مارا کہ مجھے عرب کے ایک امی کا غلام بنا دیا۔ خیر میں اب اس کی یوں تاویل کرتا ہوں کہ احمد خود میں ہوں یعنی آپ اپنا غلام ہوں۔ خود ہی غلام اور خود ہی آقا ہوں۔ ایسی تیسی ماں باپ نے جیسی میری توہین کی تھی اس سے سو حصہ زیادہ میں نے اپنی عزت و وقعت بڑھالی۔ کیا معنی کہ خود نبی بن گیا اور دو لاکھ آدمیوں کو اپنی امت (غلام) بنا کر ان کی ناک میں نکیل ڈال دی اب جس طرح چاہتا ہوں ان سے اٹھک بیٹھک کراتا ہوں اور ان کے گاڑھے خون کا کمایا ہوا روپیہ مانگ لیتا ہوں اور سقنقوری حلوے اور معجونیں کھاتا ہوں۔‘‘

دوم! جب حیا اور ایمان اٹھ گیا تو انسان سب کچھ بن سکتا ہے۔ نبی کیا معنے خدا بن سکتا ہے۔ بات یہ ہے کہ دنیوی طمع اور حب جاہ نے مرزا قادیانی کا کانشنس بالکل الٹا تو ابنا دیا نور ایمان سلب ہو گیا۔ اب اپنے کو جو چاہیں بنا دیں۔ تمام کارروائیاں کانشنس کی خلاف ہیں۔ اپنی غلطی کبھی تسلیم نہ کریں گے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی پیشینگوئیاں عبداللہ آتھم کا مرنا اور آسمانی منکوحہ کا ان کے قبضے میں آنا وغیرہ سراسر غلط نکلیں لیکن مرزا قادیانی سے غلطیوں کا کوئی اقرار تو کرالے۔ آسمانی باپ بھی آسمان سے نازل ہو کر غلطیوں پر متنبہ کرے جب بھی انشاءاللہ اقرار نہ کریں گے۔ اقرار کریں تو نبوت باطل ہوتی ہے کیونکہ نبی جھوٹ نہیں بولتے لیکن چونکہ مرزا قادیانی اپنے جھوٹ کو سچ کرنے کو تاویلیں گھڑتے ہیں لہٰذا ایک جھوٹ کے ثابت کرنے کو بہت

سے جھوٹ بولتے ہیں۔

مرزا قادیانی کو اپنے پاکھنڈ کا حال اچھی طرح معلوم ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ میں روپ گانٹھ رہا ہوں۔ ان کو خوب معلوم ہے کہ جس طرح ۱۳ سو برس میں میرے دوسرے بھائی جعلی مہدی وغیرہ بنتے چلے آئے ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔ ایسا ہی میں ہوں اور ممکن ہے کہ میرے بعد بھی کوئی عیار اور چالاک پیدا ہو کر میرے اور تمام گزشتہ مہدیوں کے چونا لگادے پھر بھی اپنے کو خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بنالیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آپ بروزی اور ظلی محمد ہیں یعنی آنحضرت ﷺ کی روح اطیب نے ان کے اجسد خبث میں حلول اور بروز کیا ہے۔ بروز اور حلول اور تناسخ تینوں ایک ہیں۔

گویا آپ نے ہنود پر بھی ثابت کرنا چاہا ہے کہ جو لوگ باشست میں جس کلنک اوتار یا کلجگ اوتار کے آنے کا ذکر ہے وہ میں ہوں تو چونکہ آپ اپنے کو آنحضرت ﷺ کا بروزی بتاتے ہیں اور آپ خاتم النبیین تھے تو بروزی بھی ضرور ہے کہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہو اس لئے آپ نے اپنے کو خاتم الانبیاء کا لقب عطا کیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ آپ عیسیٰ مسیح بھی بنے، مہدی بھی بنے۔ بروزی محمد بھی بنے، کلنک اوتار بھی بنے مگر نہ تو عیسائیوں نے آپ کو مسیح مانا نہ مسلمانوں نے مسیح اور مہدی نہ ہنود نے کلنک اوتار اور آریا نے تو ایسی گت بنائی اور بنا رہے ہیں کہ مرزا قادیانی کا جی ہی جانتا ہے۔

اگر آپ سچے ہوتے تو کوئی گروہ تو مانتا نظروں سے گر جانے کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ بھی کچھ بن گئے۔ مجدد، نبی، مسیح، مہدی، اوتار مگر بالآخر کچھ بھی نہ رہے۔ سر پر یونگ زلف چڑھے اور گر گئے اور اگر کچھ بگڑے دل یا اعجوبہ پرست یا بھولے مسلمان آپ کے ساتھ ہولئے ہیں تو ان پر نہ پھولئے۔ یہ چند روز کی ہوا ہے۔ جب تار و پود کھل گیا تو یکے بعد دیگرے سب کے سب فقرو ہو جائیں گے۔ چنانچہ ٹپکا ٹپکی تو ابھی سے لگ گئی ہے۔ یہ خدا کی عنایت اور جاذبۂ توفیق محض ضمیمہ کی وجہ سے ہے۔ سوم! سادہ لوحی اور بوالہوسی انسان کے ساتھ لگی ہے جب تک حمقاء کا وجود دنیا میں باقی ہے جھوٹے مہدی اور مسیح اور نبی پیدا ہوتے ہی رہیں گے۔ اس معاملے میں وحشی اور مہذب قومیں دونوں برابر ہیں کیا معنی کہ جس طرح سوڈان میں متواتر مہدی پیدا ہوئے۔ اسی طرح اب یورپ میں مسیح پیدا ہوئے۔ لندن میں مسٹر پگٹ اور پیرس میں ڈاکٹر ڈوئی۔ اگر یورپ میں فلسفہ کی تعلیم نے جیسا کہ دعویٰ کیا جاتا ہے عقلمندی پھیلائی ہوتی تو مسیحیوں کا پیدا ہونا محال تھا۔ صدق اللہ تعالیٰ! ”ان الانسان خلق ھلوعا“

جب عالم بالا کی تہذیب اور تعلیم و تربیت کی یہ کیفیت ہے تو ہندوستان جو جہالت کی حضیض میں گرا ہوا ہے اور پھر مسلمان جو اعجوبہ پرستی میں لاجواب ہیں کیوں مہدی اور مسیح پیدا نہ کرلیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مرزا قادیانی عیاری، طراری، چالاکی، بے باکی میں آج کے روز اپنا نظیر نہیں رکھتے۔ دس پانچ ہزار آدمیوں کو مونڈنا اور پھر ان سے رقمیں اینٹھنا اور مختلف کارخانے کھڑے کردینا ہر شخص کا کام نہیں پھر دل اور گردہ بھی بہت بڑا ہے یعنی بعد ختم نبوت نبی بن جانا مرزا قادیانی کے سوا دوسرے مسلمان کا کام نہیں۔ (ایڈیٹر)

۲ ...... قادیانی مرزا اور امیر کابل

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

کچھ دن گزرے کہ مُلا لطیف جو علاقہ سرحد میں جاگیردار تھا اور امیر صاحب کابل سے اچھا رسوخ رکھتا تھا۔ حج بیت اللہ کے لئے تیار ہوا۔ تقریباً ایک ہزار روپے امیر صاحب کابل کی طرف سے اس کو زادراہ ملا۔ جب ملا صاحب مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے تو راستہ میں قادیان میں وارد ہوئے اور قادیانی مسیح موعود کی دلفریب باتوں میں آکر ان کے مرید بن گئے۔ مکہ معظمہ کے جانے کا ارادہ فسخ کر کے مرزا قادیانی کے لئے وعظ کرنے کی ٹھانی۔

جب یہ معاملہ امیر صاحب کابل کو معلوم ہوا تو انہیں کسی طرح بلوا کر سمجھایا کہ یہ فرقہ خارج از اسلام ہے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے عالموں کے فتویٰ موجود ہیں۔ لہٰذا اس خیال سے باہر آؤ اور سوچنے کے لئے مہلت بھی دی گئی۔ لیکن مُلا لطیف اپنی ہی بات پر ڈٹے رہے اور یہ امید رہی کہ اگر ہم کو کوئی ایذا پہنچائے گا تو اس کی خبر ہمارے مسیح کو بذریعہ الہام پہلے ہی ہو جائے گی اور وہ ضرور مدد کریں گے۔

لیکن بعد ایام مہلت کے صاحب توپ کے سامنے کھڑے کر کے اڑوا دیئے گئے۔ ہم بڑے افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ شاید اب وہ الہام کی تار (جو آسمانی خدا اور قادیانی مرزا کے درمیان لگی تھی جس کے سبب سے وہ آئندہ آنے والے واقعوں کو پہلے ہی جان جاتے تھے۔) ٹوٹ گئی ہے لیکن نہیں۔ شاید بوڑھا ہونے کے سبب وہ الہام کا مقناطیسی اثر جاتا رہا ہے۔ یا دوسرے بادشاہ کی حکومت میں یہ ڈھکوسلے نہیں چل سکتے۔ خیر کچھ ہو پول تو کھل ہی گیا۔

نوٹ...... یہ خبر بالکل سچ ہے کیونکہ یہ میرے ایک دوست سے مُلا لطیف کے چچیرے بھائی نے بیان کی ہے۔ اور اس واقعہ کو ایک ماہ کے قریب گزرا ہے۔

(راقم نامہ نگار سرحد ساکن بنوں (پنجاب سماچار)

ایڈیٹر...... ضمیمہ میں اس معاملے پر متواتر بحث ہو چکی ہے اور ایک صاحب اعلان دے چکے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی افغانستان جائیں تو میں پچاس ہزار روپیہ دینے کو تیار ہوں اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کابل خود تو کیا جائیں گے اپنا ڈیپوٹیشن بھیجتے ہوئے بھی کپکپاتے ہیں کیونکہ افغانی عملداری میں ملحدوں اور مرتدوں کے ساتھ زبان سیف سے تصفیہ کیا جاتا ہے۔ نہ کہ قلم اور زبان سے، سو وہاں دلیل وکیل طلاق پر دھری جاتی ہے اور سیدھا دارالبوار کو چلتا کردیا جاتا ہے۔ ''کشته زن، تو میگوئی که من نبی هستم، متنبی الهه هستم، مسیح موعود هستم، مهدی هستم، مایان بار سر ترا ازدوش تو جدا میکنیم وترا ازیں رحمتها که برخود قبول کرده مے رها نیم اے مادر بخطا، باش که تر اتر دند پیمان وجلیسان وانیسان تو یعنی ترد نمرود وفرعون میرسانیم وخطۂ پنجاب بل قلمرو هندوستان را از وجود ربے بهبود وجسم خبیث تو پاک میکنم'' یہ کہہ کر ایک بغدا جو رسید کرتے ہیں تو سر بھٹا سا گردن سے الگ جا پڑا اور دوسرا بغدا جو بھی کیا جاتا ہے تو زمین پر آنتوں کا ڈھیر ہو گیا ادھر دوزخ کے مالک نے ندا دی کہ اہلاً وسہلاً خوش آمدی اور جناب باری نے حکم دیا ''فصبوا فوق راسه من عذاب الحميم، ذق انک انت العزيز الكريم'' بھلا مرزا قادیانی یا مرزائی کابل جائیں اور جہنم میں داخل ہوں توبہ توبہ۔

۳...... کفر بھی اور اشاعت اسلام بھی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اخبار زمیندار لاہور لکھتا ہے کہ ''اکثر مسلمان تو مرزا صاحب کے مکفر یا سخت مخالف ہیں مگر یہ عجیب کفر ہے کہ (بقول خود) اشاعت اسلام بھی کر رہا ہے۔'' ہم کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا کفر جو اشاعت اسلام کر رہا ہے کچھ بھی عجیب نہیں ہاں ہمارے ہم عصر کا عجیب معلوم ہونا عجیب تر ہے شاید قرآن وحدیث پر اس کی نظر نہیں قرآن میں ہے ''ولكن رسول الله وخاتم النبيين'' جب آنحضرت ﷺ پر نبوت کا خاتمہ ہو چکا تو اب کسی مرتد اور ملحد کا یہ دعویٰ کرنا کہ میں نبی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہوں قرآن کا جھٹلانا ہے جو صریح کفر ہے۔ اب خود غرضی کی یہ تاویل رکیک کہ نبوت کاملہ کا خاتمہ ہوا ہے نہ کہ نبوت ناقصہ کا، اور مرزا قادیانی نبی ہیں اور ناقص انبیاء قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ کسی عقل مند کا کام تو ہے نہیں کہ ایسی لغو تاویل کو مانے۔ دین اسلام تو حسب آیت ''اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى'' کامل اور اکمل اور جو انبیاء اس میں قیامت تک پیدا ہوں وہ ناقص۔ پھر خدائے تعالیٰ کی اس میں کیا حکمت ہے کہ

پہلے تو ایک کامل نبی بھیجے اور پھر بہت سے ناقص انبیاء کے بھیجنے کا تانتا باندھ دے کیونکہ کامل کے بعد ناقص کی کیا ضرورت؟ ایسی تاویل اور ایسا عقیدہ کفر نہیں تو کیا ہے اور اس میں تعجب کیسا۔ پھر جب کہ مرزا قادیانی بروزی نبی یعنی ہو بہو معاذ اللہ آنحضرت ﷺ ہیں جو ہر طرح کامل اور اکمل نبی تھے تو آپ ناقص نبی کیوں ہیں۔ معلوم ہوا کہ بروزی نہیں ہیں بلکہ کسی کے برازی ہیں۔

پھر ناقص بھی اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء بھی۔ ایک حماقت ہو تو صبر کیا جائے۔ آپ تو خیریت سے حماقتوں کے پڑادے ہیں۔ ہمارے ہم عصر (زمیندار) کو مرزا قادیانی کے کفر اور دعویٰ اشاعت اسلام پر کچھ تعجب نہ کرنا چاہئے۔ اجتماع ضدین ونقیضین تو ان کی قسمت میں لکھا ہے۔ یعنی جس طرح کفر اور اسلام میں ضد اور نقیض ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے سب دعویٰ باہم متناقض ومتضاد ہیں۔ جیسا کہ ہم نہ صرف اب، بلکہ بارہا ثابت کر چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد ۳۰ر جھوٹے دجال پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک بھی زعم کرے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ **لا نبی بعدی** یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ پیشینگوئی بالکل پوری ہو رہی ہے۔ مسیلمہ سے لیکر اب تک کتنے جھوٹے نبی اور مہدی پیدا ہوئے اور سوڈان میں تو دس، پانچ برس کے بعد مہدی پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں۔ یہ سب اپنے کفر کے ساتھ اشاعت اسلام ہی کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہی دعویٰ کرتے کرتے فی النار ہو جاتے ہیں۔ پس ہمارے ہمعصر کو مرزا قادیانی کے کفر کے ساتھ اشاعت اسلام پر بالکل تعجب نہ کرنا چاہئے۔ مرزا قادیانی تو اپنے جدید مذہب اور کفریہ عقائد کی اشاعت کرتے ہیں۔ اسلام کا دعویٰ سادہ لوحوں اور بوالہوسوں کے پھانسنے کا ایک لاسا ہے۔

ماخوب مے شناسیم پیران پارسارا

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا ہم عصر اگر مرزا قادیانی کے کریکٹر پر اچھی طرح غور کرے گا تو جس تعجب کا اس نے اظہار کیا ہے وہ بالکل جاتا رہے گا۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء یکم ستمبر کے شمارہ نمبر ۳۳ر کے مضامین

۱......	مسیح موعود ڈاکٹر ڈوئی کے پاس کئی کروڑ ڈالر۔ مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	مکتوب اٹاوہ۔ عبدالحکیم اٹاوہ۔

۳......	تازہ بے معنی الہام۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	قادیان کے مقدمات۔	نمائندہ سراج الاخبار جہلم!
۵......	مرزا قادیانی نے تمام مرزائیوں کو غیر مقلد بنادیا۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	مرزائی طلسم کا تارو پود کھل رہا ہے۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۷......	دم دار ستارہ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۸......	مرزا قادیانی کی صداقت کا معیار خواب ہے۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... مسیح موعود ڈاکٹر ڈوئی کے پاس کئی کروڑ ڈالر

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اخباروں میں یہ خبر چکر کاٹ رہی ہے کہ ایک حواری نے ڈاکٹر یعنی مسیح موعود پر کسی وجہ سے لائبل کی نالش دائر کی تھی۔ مقدمے کے دوران تحقیق میں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کے پاس کئی کروڑ ڈالر جمع ہیں۔'' مسیح موعود بننے کے یہ مزے اور چھرے ہیں۔ ہم کو افسوس ہے کہ مرزا قادیانی کو ۳۰ رسال تک مسیحیت ومہدویت کے پاپڑ بیلتے گزر گئے مگر کئی کروڑ کیا معنی، کئی لاکھ روپیہ بھی نصیب نہ ہوا ہاں مرزائینوں کے پاس دو چار دس پانچ ہزار کا زیور مرصع بجواہرات ضرور موجود ہے اور سنا ہے کہ مرزا نے کچھ جائیداد بھی اپنی جیب سے روپیہ دے کر اوروں کے نام سے خریدی یا رہن کی ہے بس یہی کائنات اور یہی اوڑھنا اور بچھونا ہے۔

ہمارے نزدیک تو قادیان میں وہی حواری اچھے ہیں جو زندہ پیر کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور چڑھاوے چکھ رہے ہیں اور ایسے توندیلے اور لحیم وشحیم ہوگئے ہیں کہ اگر کاٹو تو خون نہ نکلے گا۔ چربی ہی چربی برآمد ہوگی۔ مزے میں درحقیقت یہ لوگ ہیں۔ دلالی میں مرزا قادیانی کے تو ہاتھ ہی کالے ہیں۔

آپ کو سوخت اور کو لذت
یہ تماشا کباب میں دیکھا

کس قدر افسوس ہے کہ دو لاکھ مرید۔ اور ہمیشہ دست سوال کشادہ ہے۔ کاسۂ گدائی گشت کرتا ہے جھڑکیاں دی جاتی ہیں۔ ڈانٹ بتائی جاتی ہے۔ قارون کے سگوں نادہندوں کے ہمیشہ اخباروں میں مزے لئے جاتے ہیں۔ پھر بھی مرزائی فنڈ میں دس، پانچ ہزار روپیہ بھی جمع

نہیں۔ بات یہ ہے کہ مرید ہی نالائق ہیں۔ اگر اپنے بروزی نبی کے سر پر سارا مال ومتاع دھراڈھکا جمع پونجی قربان نہ کر دیا تو ایسے مریدوں کو لے کر کیا بھاڑ میں جھونکیں۔ ایسے پیٹ پتلانے والے چپاتی شکم جہنم میں جائیں۔

اگر مرزا قادیانی تنہا بیک بنی ودوگوش ٹرڈتوں ہوتے اور نبوت کا دعویٰ کرتے اور ایک جہنمی کوڑی بلکہ بھوتی بھانگ بھی جیب میں نہ ہوتی تو کچھ غم نہ تھا کیونکہ مجبوری تھی۔ غصہ تو ہم کو اس بات پر ہے کہ مرزا قادیانی کے دو لاکھ والنٹیئر کس مرض کے دارو ہیں۔ اگر سب کے سب کاسۂ گدائی میں ایک ایک پیسہ ڈالیں تو دو لاکھ پیسے ہوتے ہیں۔ پھر چندے مختلف ہیں۔ منارے کا چندہ، سکول کا چندہ، مقدمات کا چندہ، مرزائی مہمانوں کی خاطر ومدارت کا چندہ، اشتہارات کا چندہ، جدید مطبوعات کا چندہ، لات ومنات یعنی مرزا قادیانی کی تصویرات کا چندہ، فی چندہ ایک ایک پیسہ گویا قطرہ قطرہ دریا ہوتا ہے۔ مگر مرزائیوں نے تو ایسی ہتھیاہاری ہے کہ سب کا منہ جھلسا دیا جائے۔

اور تو کیا کہیں کم بختوں کو ذرا شرم نہیں آئی کہ ان کا بروزی نبی اور امام آئے دن پیسے کوڑی کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ عقیدت اور ارادت کے تو یہ معنی ہیں کہ دھراڈھکا جو کچھ ہو سب قادیان میں جھونک دیں اور بال بچوں کو سنکھیا دے دیں۔ ڈاکہ ڈالیں، چوری کریں۔ مگر بروزی نبی کا تلہڑ بھریں۔ آنتوں کا گودا تک نکال کے دے دیں۔ نہیں تو یاد رکھنا مجدد السنہ مشرقیہ ایک ایک کے کان پکڑ کر افریقہ کو چلتا کر دے گا اور سب کے سب صومالی مُلّا کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ جہاں نہ دانہ ہے نہ پانی، ہگنے کو پان پان سیر اور کھانے کو پیسا بھی نہیں۔ اے میری میّا تک...... اور تاتھیا اور چل میرے بھیا ہمارے امام الزمان، ہمارے مسیح موعود، ہمارے مبروزی نہیں مبرزی، اے توبہ بروزی نبی، مگر ٹکا خرچ کرتے تھیلی اور بڑے کے منہ میں چنٹیں پڑ جاتی ہیں۔

قسم ہے آسمانی پیودی (آسمانی باپ کی) اگر ہم نے پھر سنا کہ چندہ دینے میں کسی نے جھول جھال لگائی ہے تو ہم سے برا کوئی نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بہت سے نوگرفتار مرزائی چندے کی کھکھیڑ اٹھانے کو دوبھر سمجھ کر کندھے سے جواء پھینک کر چمپت ہو گئے ہیں۔ آخر ہم ہی تو دیکھیں وہ جائیں گے کہاں اور رہیں گے کہاں۔ چار طرف آسمانی باپ کی عملداری اور دنیا میں لے پالک کا سکہ جاری، جہاں جائیں گے پکڑے جائیں گے۔ دھرے جائیں گے۔ ہم پولیس والوں کے حوالے کئے جائیں گے۔ کھڑے کھڑے ہگیں گے اور لیٹے لیٹے موتیں گے۔ (ایڈیٹر)

۲ ...... مکتوب اٹاوہ

از عبدالحکیم اٹاوہ!

جناب مولانا احمد حسن صاحب شوکتہ ادام اللہ شوکتہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سلام مسنون، اخباری دنیا میں یہ پہلا موقع ہے کہ میں آپ کی خدمت میں عریضہ ہذا روانہ کرتا ہوں۔ قبل اس کے کہ میں اظہار مدعا کروں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنا حال بھی مختصراً عرض کردوں۔ میں پہلے اس سے ایک سیدھا سادھا کلمہ گو پابند صوم وصلوٰۃ تھا جب سے طوفان بے تمیزی مرزائیہ اعتقادات کا اٹاوہ میں زور شور ہوا تو مجھ سے ایک معزز ومعتقد حواری مرزا قادیانی نے جو بقول مرزا قادیانی موصوف اپنے ذات خاص کو اہل جنت اور اس فہرست میں جو بہشتی لوگوں کے لئے مثل اصحاب بدر بحکم مرزا قادیانی مرتب ہوئی ہے داخل ہیں مجھے سبز باغ عذاب وثواب کا دکھلا کر خواہش کی کہ میں مرزا کا معتقد ہوجاؤں۔

چونکہ میں علم عربی سے نابلد محض تھا ان کی فہمائش کا ایسا اثر مجھ پر ہوا کہ میں مرزائی ہوگیا۔ بعد چندے جب علمائے عظام نے فتویٰ تکفیر مرزا قادیانی کی نسبت لکھا تو میرے کان کھڑے ہوئے اور میں نے سوچا کہ پیشوائے ملت کافر ہے تو حواری ضرور مردود کہلائیں گے اور علاوہ اس کے یہ بھی غور کیا کہ اہل اسلام میں بہت سے فرقہ ہیں ہر فرقہ ایک دوسرے کا مخالف ہورہا ہے مگر مرزا قادیانی کی نسبت مجمع اہل اسلام حتیٰ کہ اشخاص مختلف المذاہب بھی بہتیرا کہہ رہے ہیں اور ہم خیال ہیں اور مسلمان تو عموماً مرزا قادیانی کو ملحد اور دجال کہہ رہے ہیں تو میں نے مرزائی بیعت سے خلع کردیا۔

اگرچہ یہ امر ان بزرگوں کو جن کی تحریک سے میں مرزائی مرتد ہوا تھا شاق گزرا مگر میرے حق میں اکسیر ہوا کہ ایسے خود پسند کوتہ اندیش خلاف گوار۔ تھ کی بیعت سے کلمہ پڑھ کر میں علیحدہ ہوگیا۔ مولا بخش حجام وشہاب خان معمار کا انکاری خط جو آپ کے ضمیمہ اخبار گوہر بار میں درج ہوا ہے میرے ہاتھ کا لکھا ہے اور ان کا لکھایا ہوا تھا۔ اس ضمیمہ کو دیکھ کر حواری دوئم جو خود بھی ماشاءاللہ زمانہ بھر کے بڑے نہایت نیک چلن پابند شرع شریف ہیں اور جن کی خوش وضعی اٹاوہ میں زبان زد خاص وعام ہے۔ بہت جوش میں آئے اور چونکہ مولا بخش حجام ان کا خدمت گزار تھا اس کو دھمکایا، ڈرایا۔ دنیا کی حالت تو ظاہر ہے۔ کہ اچھے پڑھے لکھے آدمی حلوے مانڈوں کی چاٹ کی وجہ سے مرزا قادیانی کا کلمہ جو درحقیقت کفر ہے پڑھنے لگے ہیں تو ناخواندہ آدمی اور وہ بھی گھر کا خدمت گار کیا کرسکتا تھا۔ مجبور ہوا مگر اسی دن شام کو ایک موقع پر جہاں اور بھی معتقد لوگ موجود

تھے۔ مولا بخش آیا اور کہا کہ میں مرزا قادیانی پر تبرا بھیجتا ہوں اور اعتقادات مرزائیہ کا دل سے متنفر ہوں اور کلو حجام نے روبروئے جناب مولوی کریم الدین صاحب اہل حدیث قطعی انکار کر دیا کہ میں مرزا کا معتقد نہیں ہوں اور جو اختراعات مرزا قادیانی نے کئے ہیں سراسر کفر و بدعت ہیں۔ اب رہا شتاب خان معمار وہ اس وقت تک مرزا قادیانی پر تبرا کر رہا ہے اور مرزا قادیانی کو ملحد و دجال جیسا کہ علماء وقت تحریر فرما چکے ہیں سمجھ رہا ہے۔ مجھے اس تحریر کی ضرورت نہ ہوتی مگر بقول۔

شخصے من تراحاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

جب میں نے اخبارات البدر مطبوعہ ۳۱ رجولائی ۱۹۰۳ء والحکم ۱۷ راگست سن روان مقام قادیان دافع ایمان کو دیکھا کہ ایڈیٹران اخبار مذکور بزعم خود بے بنا تحریر معمولی بہت کچھ درخشانی کرر ہے ہیں اور اپنے منہ میاں مٹھو بن رہے ہیں تو میں بھی یہی آمادہ ہوا کہ مفصل حال ضمیمہ شحنہ ہند میں درج کرادوں کلو حجام کی نسبت جو اخبارات مذکور میں تحریر کیا گیا ہے کہ پہلے مرزا قادیانی سے پھر گیا تھا مگر بعد کو بر بناء ایک خواب کے از سر نو معتقد ہو گیا۔ اس کی کچھ بھی اصلیت نہیں تھی۔ اگر خواب کے اعتبار پر مرزا قادیانی مرسل نبی اللہ خیال کئے جاتے ہیں تو حاجی صاحب ساکن اٹاوہ کا خواب جو جنوری ۱۹۰۳ء یا بعد میں درج ہوا ہے۔ اس سے بڑھا ہوا ہے کلو حجام کو عرس شریف کی ہوا تک نہیں لگی ہے۔

اور کریم بخش جس کا خواب درج ضمیمہ ہو چکا ہے۔ حاجی حرمین شریفین ہے آپ خود بھی انصاف فرما سکتے ہیں کہ کون سا خواب باوقعت ہے۔ ہر روایت کے واسطے راوی کے معتبر ہونے کی ضرورت ہے۔ حاجی صاحب کے خواب نے مرزا قادیانی کے پوری طور پر قلعی کھول دی ہے۔ اگر شتاب خان سے پوچھا جائے تو وہ صاف طور پر کہہ دے گا کہ میں مرزا قادیانی کو کچھ بھی نہیں جانتا ہوں۔ میں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے بحلف کہا کہ مرزا مسلمان نہیں ہے۔ حق پوش ناحق کوش لوگ ساکنان اٹاوہ جن کو مرزائی تعلیم میں پورا غلو ہے اور اسلام کے سخت مخالف ہیں۔ اس امر کے کوشاں ہیں کہ اور لوگ راہ راست سے بہکا کر مرزائی کئے جائیں مگر خدا کا شکر ہے کہ ان کے دام تزویر میں اب تک کوئی جدید شکار نہیں آیا نہ انشاء اللہ آئندہ آئے گا۔

اور اگر کوئی بے علم جو واقعی اندھا خیال ہو سکتا ہے کسی وجہ سے راہ راست کو چھوڑ کر مرزائی ہو جائے تو اسلام کی عظمت میں کچھ بھی فرق نہیں آ سکتا۔ یہ زمانہ آزادی کا ہے ہر گورنمنٹ کو اس معاملہ سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ جس وقت میں کہ ابولہب و ابوجہل سے کافران مخرب اسلام صاحب

دولت جو باعتبار طائف الملو کی حاکم وقت سمجھے جاتے تھے۔ موجود تھے تو اس وقت میں تو ان سے اسلام کا ایک بال بھی کنندہ نہ ہوا۔ اب ایسا شخص کہ کاسہ گدائی ہاتھ میں لئے ہوئے اخبارات میں چندہ کی فرمائشات کر رہا ہے۔ اور لوگوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی سے اپنا پیٹ بھر رہا ہے۔

کیا کر سکتا ہے پیشگوئی اور الہامات اس کے حصہ میں ہی کوئی نہ ہوئی چندہ کے روپیہ سے خزانہ بھرا یا مگر حج اب تک مرزا قادیانی پر فرض نہیں ہے۔ وجہ عدم روانگی حج یہ ظاہر کی جاتی ہے کہ تبلیغ رسالت کا کام پورا نہیں ہوا۔ شاید پیوند خاک ہونے کے بعد یہ کام پورا ہوگا چھوٹی سی حکومت اہل اسلام کابل ہے وہاں جا کر ہی نبوت جدیدہ کا اظہار کرا دیں تو ہم بھی خیال کریں کہ ہاں کچھ ہیں مگر وہاں جانے سے تو انکار قطعی ہے۔ بلکہ وہاں کے نام سے جامہ ملبوسہ نہ پاک ہوتا ہے واہ ری نبوت جھوٹے کو خدا سمجھے۔ میری اس تحریر کو شائع کر دیجئے اور مجھے ممنون فرمایئے۔ ۲۱؍اگست ۱۹۰۳ء عریضہ نیاز عبدالحکیم بقلم خود۔ اٹاوہ محلہ شاہ گداعلی۔

۳ ...... تازہ بے معنی الہام

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

گورداسپور میں مرزائیوں کے مقدمات فوجداری چل رہے ہیں۔ تعجب ہے کہ مسیح موعود اور امام الزمان کا اجلاس چھوڑ کر یہ مقدمات برٹش عدالتوں میں گئے جبکہ دنیا پر لے پالک کا ہر طرح قبضہ ہے اور آسمانی باپ کمک پر ہے تو مخالفوں کو خود سزا مل جاتی۔ ان کے گھروں کا اتالیقہ ہو جاتا۔ ان سے جیل خانے بھر جاتے آنروے دریائے شور کی زمینیں آباد ہو جاتیں ایک ایک مخالف پر طاعون مسلط ہو جاتا جو لے پالک کا ایڈیکانگ ہے۔ مگر مرزائیوں نے لٹیا ڈبو دی۔ ایسا اجلاس چھوڑ کر انگریزی اجلاس میں گئے اور اپنے ساتھ لے پالک کو بھی سبک اور خفیف کیا۔ بات یہ ہے کہ انگریزی عدالتیں آسمانی باپ اور اس کے لے پالک سے بہت زبردست ہیں اور تو اور جب سے مقدمات کے دائر ہونے کا سلسلہ شروع ہوا ہے جس کو تقریباً گیارہ ماہ ہوئے الہام بھی غت ربود ہو گیا۔

اس عرصہ میں آسمانی باپ گونگے کا گڑ کھا گیا اور لے پالک گپ شپ کے لڈو، انگریزی عدالت کا کچھ ایسا خوف غالب ہوا کہ دونوں کا ناطقہ بند ہو گیا۔ اب ذرا عدالت کا رخ اور تاؤ دیکھ کر ادھر تو آسمانی باپ نے مہر سکوت توڑ دی اور ننھا منا چھولنا لے پالک ہوں ہاں کرنے اور چہکنے لگا۔ چنانچہ خاص گورداسپور میں جب مقدمہ کی چند پیشیاں ہوئیں اور لے پالک بھی بطور

شہادت حاضر ہوا تو آسمانی باپ نے کٹ سے یہ چوچو ہاتا الہام ٹپکا دیا۔

''ساکرمک بعد التوھین ''(تذکرہ ص ۴۷۹) یعنی میں توہین کے بعد تجھے بزرگی دوں گا۔ یہ الہام سنتے ہی راسخ الاعتقاد مرزائیوں کے عقیدے کی کڑھائی میں اذعان اور یقین کے گلگلے پکنے لگے۔ کہ بس فتح ہے۔ پانچوں گھی میں اور سر چولہے میں۔ یہ فقرہ ایسا بھدا اور بے ربط اور لچر ہے کہ ہدایت النحو اور کافیہ پڑھنے والے طلبہ اس سے بہتر گھڑ لیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں بعد التوہین۔ جب توہین کامل طور پر ہو چکی یعنی مولوی کرم دین کے استغاثے پر آپ کے نام وارنٹ نکلا تو اب اکرام کیسا؟ اور نہ صرف لے پالک کی بلکہ خود آسمانی باپ کی بھی توہین ہو چکی کیونکہ ضرب الغلام اہانۃ المولیٰ تو آسمانی باپ کو اب اس کے تدارک کی فکر بالکل فضول ہے۔

یوں کہئے تا کہ خود آسمانی باپ نے توہین کی اور پھر چکار دیا کہ میں نے بہت جھک مارا کہ انگریزی عدالت کے ہاتھوں تیری توہین کروائی۔ یہ وہی بات ہے کہ کوئی شخص کسی کی مرمت اور درگت کرے اور پھر قصور معاف کرانے لگے یہ تو عذر گناہ بدتر از گناہ بلکہ الٹا چڑانا ہوا۔ پھر توہین تو ہوئی تقریباً دس ماہ پیشتر اور اکرام ہوا۔ اب ذلت کی میعاد تو بھگتنی ہی پڑی۔ اگر کوئی قیدی اپنی دس ماہ کی مقررہ سزا بھگت کر جیل خانے سے نکلے تو کیا اس کی توہین اکرام سے بدلی جائے گی اور کلنک کا ٹیکا جو اس کے ماتھے پر لگ چکا ہے۔ وہ ڈھل جائے گا۔

الغرض بعد کے لفظ نے الہام کی مٹی خراب کر دی۔ اگر آسمانی باپ کو زبان عرب سے کچھ بھی مس ہوتا تو یوں الہام کرتا ''کو ھینک اکرامک ''یعنی تیری توہین ہی درحقیقت اکرام ہے چونکہ ہر شے اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ لہٰذا جس قدر بڑی توہین اسی قدر بڑا اکرام ہوا۔ توہین نہ ہوتی تو اکرام کی شان کیونکر معلوم ہوتی۔ پس توہین ہی درحقیقت اکرام ٹھہری۔ جاؤ کیا یاد رکھو گے مجدد نے ایسی فصیح و بلیغ اصلاح دی ہے کہ آسمانی باپ مان جائے گا گو لے پالک نہ مانے۔ (ایڈیٹر)

۴ ...... قادیان کے مقدمات

نمائندہ سراج الاخبار جہلم

اخبار وطن بحوالہ سراج الاخبار لکھتا ہے کہ ۱۳؍اگست سے اب تک عدالت رائے چند لال صاحب مجسٹریٹ درجہ اول ضلع گورداسپور میں یکے بعد دیگرے مقدمات پیش ہوتے رہے۔ جن کی مختصر کیفیت کا لب لباب یہ ہے کہ ۱۳؍اگست ۱۹۰۳ء کو حکیم فضل الدین بنام مولوی محمد کرم الدین صاحب کا مقدمہ سرقہ کتاب نزول مسیح پیش ہوا۔ اور بعد بیانات مستغیث اور شہادت

استغاثہ اور اس پر جرح وقدح وغیرہ کے وکلاء فریقین کی تقریروں کے لئے یکم ستمبر کی تاریخ مقرر ہوئی۔ ۱۵/اگست کو ازالہ حیثیت عرفی والا مقدمہ پیش ہوا جو شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے بنام مولوی صاحب موصوف اور ایڈیٹر سراج الاخبار دائر کر رکھا ہے جس میں اگرچہ دن بھر شیخ صاحب کے بیانات پر جرحیں ہوتی رہیں مگر ختم نہ ہوئیں۔ اس لئے اس کی آئندہ تاریخ پیشی ۲۴/ستمبر قرار پائی۔

۱۸/کو مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی مولوی کرم الدین صاحب بنام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وحکیم فضل الدین صاحب پیش ہوا۔ پہلے مرزا قادیانی کے وکیل نے درخواست کی کہ مرزا قادیانی کو حاضری عدالت سے معاف رکھا جائے۔ مگر عدالت نے منظور نہ کیا اور حکم دیا کہ مرزا قادیانی سے حاضری عدالت کے لئے مچلکہ لیا جائے۔ چنانچہ اس وقت مچلکہ داخل کر دیا گیا اور آئندہ پیشی کی تاریخ ۲۳/ستمبر مقرر ہوئی۔ ۱۹/کو چوتھا مقدمہ پیش ہوا جو حکیم فضل الدین صاحب نے مولوی کرم الدین صاحب پر زیر دفعہ ۴۱۷ دغا کا دائر کیا ہے۔

یہ اجلاس عدالت نے کمرہ عدالت سے باہر میدان میں شامیانہ لگا کر کیا تھا اور علاوہ فرش دریوں کے بہت سی زائد کرسیاں اور بنچیں رکھوادی گئی تھیں جن پر عدالت کی کارروائی دیکھنے کے لئے علاوہ مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب ورائے لبھو رام صاحب مجسٹریٹان درجہ اول ضلع ومولوی نیاز علی صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس ومولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ورائے سوبھا رام صاحب سول سرجن وبابو برکت علی صاحب اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ اور سر دفتر صاحب ضلع کے اکثر وکلاء صاحبان اور معزز اہلکاران گورداسپور نشست فرماتے تھے۔ اور عوام الناس کا تو کچھ شمار نہ تھا۔ انتظام کے لئے ایک گارڈ پولیس معہ ہتھکڑیوں اور سارجنٹ کے موجود تھی۔

پہلے گواہان استغاثہ پر منجانب وکلائے مولوی کرم الدین صاحب کچھ جرح کی گئی۔ پھر مرزا قادیانی کا جو بطور گواہ ملزم طلب ہوئے تھے۔ بیان ہوا جو ۱۱/بجے سے شروع ہو کر ۴/بجے ختم ہوا مرزا قادیانی سارا بیان عام گواہوں کی طرح اجلاس میں کھڑا کر کے لیا گیا۔ اس عرصہ میں مرزا قادیانی تھوڑی دیر کے بعد دودھ میں برف ملا کر نوشجان فرماتے رہے۔ باقی گواہوں کی شہادت کے لئے ۲/اکتوبر ۱۹۰۳ء کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

۵ ...... مرزا قادیانی نے تمام مرزائیوں کو غیر مقلد بنا دیا

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کے چیلے چاپڑ، یوں تو نہ مقلد ہیں نہ غیر مقلد کیونکہ یہ دونوں مسلمانوں

کے فریق ہیں اور وہ مرزائی امت ہیں جو اسلام کو استعفاء دے چکے ہیں۔مگر یقیناً کثرت سے برائے نام حضرت امام ابوحنیفہؒ ہی کے مقلد ہیں لیکن مرزا قادیانی نے اب ان کو اس مقلدی سے بھی آزاد کر دیا اور غیر مقلد بنا دیا۔ کیا معنی کہ الحکم میں ایک مرزائی کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا فتویٰ شائع کر دیا جو حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مذہب میں جائز نہیں۔ جو مرزائی اس سے پہلے حنفی مقلد تھے وہ تو ضرور چوکنا ہوئے ہوں گے کہ بروزی نبی نے ہمارے باپ دادا کی رسم اٹھا دی یعنی ہم نے آج تک اپنے کسی مردے کی نماز جنازہ غائب نہ پڑھی تھی نہ باپ دادا سے ایسا سنا تھا۔ آسمان سے یہ سنگ سخت کیسا نازل ہوا۔

لیکن جب وہ یہ غور کریں گے ہم تو اب نہ حنفی رہے نہ محمدی، نہ محمدی نہ مسلم بلکہ مرزائی ہو گئے۔ یعنی مرزا کو بعد ختم نبوت نبی مان لیا تو ان کو صبر آ جائے گا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مرتبہ آنحضرت سے تو زیادہ نہیں پس جب ہم نے انہیں کو چھوڑ دیا تو امام ابوحنیفہؒ کیا چیز ہیں۔ وہ اگر امام ہیں تو اپنے مقلدوں کے اور مرزا قادیانی امام الزمان ہیں یعنی ساری دنیا کے امام، چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ جہلاء کیا جانیں کہ اب ہم کہیں کے بھی نہیں رہے نہ خدا کے نہ رسول کے یعنی مشرک فی الرسالت بھی ہو گئے۔ اور مشرک فی التوحید بھی۔

کیونکہ مرزا قادیانی تو ان پر یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا متبع ہی نہیں ہوں بلکہ ہو بہو وہی ہوں۔ بس جہلاء ایسے جھانسوں میں آ جاتے ہیں اور ظلی اور بروزی نبی پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور قادیان میں غیر مقلدوں کا اکھاڑا تو پہلے ہی سے حکیم نور الدین صاحب غیر مقلد مولوی عبدالکریم صاحب غیر مقلد اور مولوی محمد احسن صاحب تو اب تک سنت سنت لگا رہے ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو شیشے میں اتار رہے ہیں اور بہت کچھ للّو پتو کر رہے ہیں۔ اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی قرآنی کو ملاحیان سنا رہے ہیں تاکہ مولوی محمد حسین خوش ہوں۔

مگر اب تک تو بروزی افسوں کارگر ہوا نہیں آئندہ یا قسمت یا نصیب۔ ہم کو تعجب ہے کہ جب نیا نبی گھڑ لیا تو نبی اُمّی ﷺ کی سنت پر عمل کیسا اور حنفی تقلید تو کوئی چیز ہی نہیں مگر سادہ لوح مسلمانوں کو دام تزویر میں لانے کے لئے مرزا قادیانی اور ان کے حواری حنفیوں میں حنفی اور غیر مقلدوں میں غیر مقلد بن جاتے ہیں گنگا گئے گنگا داس جمنا گئے جمنا داس۔ یہ منافقانہ کارروائیاں اور صداقت کا دعویٰ۔ چھی! چھی! چھی!

۶ ...... مرزائی طلسم کا تار و پود کھل رہا ہے

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

جس طرح سیہ بختی سے مرزا قادیانی کی جھوٹی پیشینگوئیاں الٹے توے کی طرح روز روشن میں چمک اٹھیں اور مرزا قادیانی ان کے منہ پر دہیں دھونکڑی کا سپید پوڈرمل کر سرخرو بننے کو ہی کہے جاتے ہیں کہ میری پیشینگوئیاں سچی تھیں اسی طرح جو سادہ خصوصاً دھنے جولاہے تیلی تنبولی، چمار اور کولی بعض مرزائیوں کے جھانسے میں آ کر چند روز کے بعد دام تزویر سے نکل جاتے ہیں اور مرزائیت کے منہ پر جھاڑو مار جاتے ہیں۔ ان کی نسبت مرزائی اخباروں میں خواہ مخواہ یہی مشتہر ہوتا رہتا ہے کہ وہ تو بدستور راسخ الاعتقاد مرزائی ہیں۔ گویا مرزائیت کے منہ کی کالک دھونے کو یہ دوسرا فریب گانٹھا جاتا ہے حالانکہ وہ روسیاہیاں جمع ہو کر بروزیت کا منہ اور بھی کالا کرتی ہے اور قسمت کی روسیاہی پر کالک کی دوسری تہہ چڑھ جاتی ہے مگر اس کا غم کسے؟ الحیاء من الایمان!

اٹاوہ کے چند مسلمانوں کا حال جو مرزائیت پر تین حرف کہہ کر از سر نو دائرہ اسلام میں آئے۔ ضمیمہ میں چھپ چکا ہے مگر مرزائی اخبار یہی لکھے جاتے ہیں۔ کہ وہ لوگ بدستور مرزائیت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور ضمیمہ میں جو کچھ لکھا گیا وہ بالکل غلط ہے۔ اس کے جواب میں بجز اس کے لعنۃ اللہ علی الکاذبین لکھا جائے۔ ہم اور کیا لکھ سکتے ہیں۔ مرزائیوں کے از سر نو مسلمان ہونے کی جو خبریں ہم کو ملتی ہیں وہ ایسے مستند اور ثقہ اور معتبر حضرات کی بھیجی ہوئی ہوتی ہیں جن پر کذب کا احتمال بھی نہیں ہو سکتا۔

اور اگر بعض حجام وغیرہ رذیل اقوام کسی دبا یا لالچ وغیرہ سے بظاہر مرزائی ہونے کا اقرار کرتے ہیں تو یہ کونسے فخر کی بات ہے۔ یہ غریب تو لے پالک کے بھنڈارے میں ایک پیسہ سے بھی واحد شاید نہیں ہوتے پھر معلوم نہیں جی کے بدلے جی کیوں دیا جاتا ہے۔ اٹاوہ کی مراسلت ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

۷ ...... دم دار ستارہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

المؤید لکھتا ہے کہ جو ستارہ حضرت عیسیٰؑ کی ولادت باسعادت کے وقت آسمان پر ظاہر ہوا تھا اس کی نسبت ماہران علم نجوم وہیئت نے خبر دی ہے کہ ۱۹۱۰ء و ۱۹۱۱ء میں یہ دم دار ستارہ پھر ظاہر ہونے والا ہے جیسا کہ یوسیفوس مورخ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ یہ ستارہ اب تک ۲۳ دفعہ آسمان پر ظاہر ہو چکا ہے اور اب چوبیسویں دفعہ اس کا ظہور ہونے کو ہے۔ آج کل کے منجم اسے

کوکب مائلی کہتے ہیں۔ اس ستارہ کے ظہور پر دنیا میں کوئی عالیشان بزرگ پیدا ہوتا ہے جیسا کہ منجموں نے اس ستارہ کو دیکھ کر حضرت عیسیٰؑ کے وجود پر استدلال کیا تھا کہ بیت اللحم میں کوئی بزرگ پیدا ہوا ہے۔ شاید اب بھی کوئی بزرگ پیدا ہو۔

ہم کہتے ہیں کہ جس طرح دم دار ستارے اکثر پیدا ہوتے ہیں اسی طرح مہدی اور مسیح بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ اگر نجومی اپنے مرحوم بزرگ کی پیدائش ۱۹۱۱،۱۰ء میں بتاتے ہیں مگر مہدی اور مسیح تو ۱۹۰۳ء میں پیشگی ہی موجود ہیں۔ اور خدا جانے چھ سات برس کے عرصہ میں حشرات الارض کی طرح کتنے پیدا ہو جائیں گے۔ سب کے ساتھ دم چھلے کی طرح ایک ایک ستارہ ہوتا تو بہتر تھا کیونکہ چپقلش اور ہماہمی مٹ جاتی یعنی ہر ایک مہدی اور مسیح کا نشان جدا جدا ہوتا۔

قادیانی مسیح اگرچہ اپنی بعثت ورسالت ۳۰ رسال سے بتاتے ہیں مگر اب یہ تاویل کریں گے کہ میرا کامل عروج ۱۹۱۱،۱۰ء میں ہوگا اور چونکہ ان کے پیچھے چند امراض ذیابطیس، اختلاج قلب وغیرہ لگے ہوئے ہیں اگر وہ اس عرصہ میں آسمانی باپ کے پیارے ہوگئے تو ستارہ و تارہ سب دھرا رہ گیا اور ہاتھی کرا روٹ چکھنے والوں کی چکھوتیاں بھی ہوگا خوردوار اگر اس عرصہ تک مرزا قادیانی زندہ رہے (امید تو زندہ رہنے کی ہے نہیں کیونکہ مجدد پر الہام ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی کسی طرح تین سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ انشاء اللہ!) تو لندنی مسیح مسٹر پکٹ اور پیرسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی سے ان کی خوب کھٹ پٹ ہوگی اور ہر ایک کو اپنے اپنے موعود ہونے کا ثبوت دینا پڑے گا اور انجام میں سب جھوٹے نکلیں گے۔ انشاء اللہ!

۸ ...... مرزا قادیانی کی صداقت کا معیار خواب ہے

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزائی اخباروں میں اکثر مرزائیوں کے خواب شائع ہوتے رہتے ہیں کہ ”فلاں نے مرزا قادیانی کو اس حالت میں دیکھا اور فلاں نے اس حالت میں اور خواب میں فلاں بشارت یوں ہوئی اور فلاں دوں ہوئی پس مرزا قادیانی سچے نبی ہیں۔“ اگر خواب ہی پر نبوت کا دارومدار ہو تو ہر شخص نبی ہے کیونکہ ایسا کوئی انسان نہیں جو اچھا یا برا خواب نہ دیکھتا ہو۔ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کو ٹھیک ان کے حالات وافعال کے موافق بری حالت میں دیکھے تو وہ خواب غلط اور ایک وسوسہ اور جو شخص اچھی حالت میں دیکھے تو وہ رؤیا صادقہ۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے خواب میں مرزا قادیانی کا سر ان کے قدموں سے لگا ہوا دیکھا تھا گویا ان کا قد دھنئے کی کمان تھا۔ یہ خواب ٹھیک آیہ قرآنی ”یوم یعرف المجرمون

بسیماھم فیوخذ بالنواصی والاقدام'' کے مطابق تھا۔ خواب میں ہم نے کہا کہ کیا مرزا قادیانی آیت موصوفہ کے مصداق ہیں۔ بھلا جو خواب قرآن مجید کے موافق ہو وہ کیونکر جھوٹا ہو سکتا ہے مگر مرزائیوں کا ایمان قرآن پر ہو بھی یہ عجیب سچا نبی ہے کہ اپنے مریدوں کو تو اچھی حالت میں نظر آتا ہے اور غیروں کو بری حالت میں۔ سچے انبیاء تو سب کو یکساں حالت میں نظر آتے ہیں کیونکہ ان کا جاذبہ صادقہ خاص وعام کو اپنی صداقت کی جانب کھینچ لیتا ہے۔

مختلف صورت واشکال میں ظاہر ہونا تو جن وشیاطین کا خواص ہے نہ کہ انبیاء کا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے ''من رانی فقدراء الحق فان الشیطان لا یتمثل بصورتی ''یعنی جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے ٹھیک مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہوتا۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی ہرگز نبی نہیں ہیں ورنہ وہ بیشتر صلحاء کو بری حالت میں نظر نہ آتے۔ ضرور شیطانی بروز ان کے قالب میں حلول کئے ہوئے ہے۔

الہام اور وحی کی بھی یہی صورت ہے۔ یہ دونوں بھی نبوت کے معیار نہیں کیونکہ کلام مجید میں ''فالھمھا فجورھا وتقوٰھا اور ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم '' دیکھئے فجور کا بھی الہام ہوتا ہے۔ اور شیطان بھی وحی کرتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو خواب یا جو الہام کتاب وسنت کے مطابق ہو وہ سچ ہے اور جو اس کے خلاف ہو وہ وسوسۃ الشیطان ہے۔ اب ناظرین غور کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا ایک فعل بھی کتاب وسنت کے موافق نہیں۔ دعویٰ نبوت ہی کونسا کتاب وسنت کے موافق ہے جب نبوت ختم ہوگئی تو وحی بھی ختم اور منقطع ہوگئی کیونکہ یہ غیر ممکن ہے کہ اصل شے یعنے جوہر کا تو خاتمہ ہو جائے اور اس کی صفت یعنی عرض جس کی صفت قائم بالغیر ہے قائم رہے۔ (ایڈیٹر)

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۸ر ستمبر کے شمارہ نمبر ۳۴ر کے مضامین

۱......	شیطانی اور رحمانی رگ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	ضمیمہ میں گم نام اور غیروں کے نام سے مضامین۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب پر حملہ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۴......	درازی عمر کا لٹکا۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	مرزا قادیانی کے رقیب بلائے بے درماں ہیں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	مرزائی علماء۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... شیطانی اور رحمانی رگ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کے دام میں جو ناداں شکار پھنستا ہے اور پھر چند روز میں رگ و ریشہ سے واقف ہو کر پھر سے اڑ جاتا ہے۔ تو ندامت مٹانے کو مرزا قادیانی یہ کہتے ہیں کہ اس میں شیطانی رگ تھی جو میری رحمانی رگ سے مل گئی تھی۔ گویا بعد میں رحمانی رگ پر شیطانی رگ غالب ہوگئی۔ اور آسمانی باپ نے جو رشتہ قائم کیا تھا وہ بھی ٹوٹ گیا۔ لے پالک کو تو شیطانی رگ کا کیا علم ہوتا مسخرے آسمانی باپ کو بھی علم نہ ہوا۔

یہ تو کہتے نہیں کہ اپنا ہی قصور تھا یعنی اس پر تار و پود اچھی طرح نہ تنا تھا۔ مکڑی کا جالا بھی مکھی پر بخوبی نہیں تنا جاتا تو وہ دام سے نکل جاتا ہے۔ یہ تو انسان تھا مگر معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کا دام تزویر تار عنکبوت سے بھی زیادہ لچر اور سست ہے۔ جب راز فاش ہوا تو جو شکار دام سے نکل جاتے ہیں ان کا کبھی ذکر بھی نہیں ہوتا کیونکہ یہ خوف ہوتا ہے کہ دوسرے شکار بھی نکل جائیں گے۔ مگر جو شکار پھنستے ہیں ان کے پھنسنے کی ڈونڈی ضرور پٹتی ہے۔ شاید مرزا قادیانی کو یہ امید ہوتی ہے کہ وہ پھر پھنسیں گے یا بظاہر اڑ گئے ہیں مگر درحقیقت پھنسے ہوئے ہیں جیسے آسمانی منکوحہ جو بظاہر حبالۂ نکاح میں نہیں آئی مگر دراصل مرزا ہی کے نکاح میں ہے؟

پس بیعت فسخ کرنے والوں کا نام اسی وجہ سے نہ تو مشتہر کیا جاتا ہے نہ رجسٹر سے ان کا نام خارج ہوتا ہے اور دو لاکھ مریدوں کی تعداد برابر محسوب ہوتے ہیں اور اب جب تک لے پالک آسمانی باپ کے پاس نہ جائے گا برابر محسوب ہوتے رہیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزائیوں کی بڑی تعداد اصل لم سے واقف ہو کر بدظن ہوگئی ہے بلکہ بیعت فسخ کر چکی ہے مگر بظاہر اقرار نہیں کرتی۔ یہ خوف رہتا ہے کہ لوگ مطعون کریں گے کہ کیا سمجھ کر بیعت کی تھی اور کیا سمجھ کر اب فسخ کی؟ ایسے لوگ بے شک ضعیف الایمان ہیں ورنہ سچے مومنوں کا یہ کام ہے کہ جب ان کو اپنی غلطی پر آگاہی ہو تو کھلم کھلا اس کا اظہار کریں اور جناب باری میں توبہ اور استغفار کر کے اپنے کو

مزکی اور اطیب بنائیں۔

مرزا قادیانی چاہتے تو ہمیشہ یہی ہیں کہ دام میں موٹے شکار پھنسیں مگر بدقسمتی سے اکثر شکار لاغر ہی پھنستے ہیں۔ ان سے پیسا ٹکا۔ دھیلا دمڑی تو خاک وصول نہیں ہوتا ہاں رجسٹر کی تعداد بڑھانے میں کام آتے ہیں۔ کیا معنی کہ جب مرزا قادیانی گورنمنٹ میں کوئی خوشامدی میموریل بھیجتے ہیں تو گورنمنٹ پر دھونس ڈالنے کو یہ ضرور لکھتے ہیں کہ میرے مرید ۹۹ ہزار کم ایک لاکھ ہیں۔ بس گورنمنٹ سہم جاتی ہے کہ جس شخص کے قبضے میں اتنے والنٹیئر ہیں وہ جب چاہے گا غدر ۵۷ قائم کرا دے گا۔ بھلا دھوبی، جولاہوں، تیلی، تنبولی کی بھیڑ بھاڑ کا یہ فائدہ کیا کم ہے کہ ان سے گورنمنٹ پر بدون توپ گولے کے دھونس پڑتی ہے اور لے پالک کی سلوت وجبروت کے دھونسے بج جاتے ہیں۔

بہت سے آدمی جن میں رحمانی رگ ہے نہ کہ شیطانی جو بیعت کرنے کے بعد پیدا ہو جاتی ہے ہم سے کہا کرتے ہیں کہ مرزائیوں نے جھانسے دے کر ہمارا ایمان بھی بگاڑنا چاہا تھا مگر جب ہم نے غور کیا اور جاذبہ توفیق الٰہی نے کشش کی تو ہم بال بال بچ گئے۔ ایک صاحب نے ہم سے جو مرزائیوں کے بڑے بھاری جتھے میں رہتے ہیں مگر دین اسلام کے صراط مستقیم پر قائم ہیں۔ مسئلہ حیات وممات مسیح میں بحث کی۔

ہم نے ان کا کافی اطمینان کر دیا اور اخیر میں کہا کہ قرآن ہی سے مسیح موعود کا آنا بھی ثابت کرو۔ انہوں نے کہا کہ آمنا وصدقنا مرزا اور مرزائیوں کے ساکت کرنے کو اس دلیل سے بڑھ کر دوسری دلیل نہیں۔ اب میرا ایمان بالکل راسخ ہو گیا ہے۔ علیٰ ہذا البعض گاڑھے مرزائی برملا کہتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو اپنا بزرگ مانتے ہیں مگر نبی نہیں مانتے۔ یہ منافق مرزائی ہیں۔ مرزا قادیانی کا فرض ہے کہ کانوں کے بیچ میں ان کا سر کر دیں۔

۲ ...... ضمیمہ میں گم نام اور غیروں کے نام سے مضامین

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

الحکم مطبوعہ ۲۴ راگست میں ایک مراسلت منشی مختار احمد صاحب ایڈیٹر اخبار ایڈورڈ گزٹ کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔ یہ ہم کو بھی معلوم ہوا کہ منشی صاحب مرزائی ہیں پس مجدد السنہ مشرقیہ کی تجدید سے جو کچھ ان کو متعصبانہ مخالفت ہے۔ اب ہم کو اس کا کچھ تعجب اور افسوس نہیں رہا وہ اپنے اخبار میں مجدد کے خلاف جو کچھ لکھیں ان کو زیبا ہے کیونکہ تعصب نہ رہا ہے وہ جو ہر کمال کو نہیں دیکھ سکتا۔ حالانکہ ہم نے بحیثیت مجدد ہونے کے غیر مذاہب والوں سے کبھی تعصب نہیں

برتا۔ ہندوستان میں ہمارے شاگرد مختلف مذاہب کے لوگ ہیں۔ شیعہ، سنی، آریا، عیسائی اور خود بعض مرزائی ہمارے شاگرد ہیں۔

ہمارے پاس آتے ہیں ہم سے مستفید ہوتے ہیں۔ خاص فن شاعری اور تجدید کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر منشی مختار صاحب کے تمدن اور تہذیب کا باوا آدم سب سے اور خود اپنے مذہبی بھائیوں سے نرالا ہے۔ لہٰذا شکایت کا کوئی محل نہیں خیر۔

کجا بود مرکب کجا تا ختم

بحث یہ تھی کہ مذکورہ بالا مراسلت میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یکم اگست ۱۹۰۳ء کے ضمیمہ میں جو مضمون بعنوان (مرزائیوں کے مکائد منجانب ابوالسخا محمد رفعت اللہ صاحب شاہجہان پوری شائع ہوا ہے۔ وہ ان کا بھیجا ہوا اور لکھا ہوا نہیں اور اس مراسلت میں ایک خط محمد رفعت اللہ صاحب کا بھی ہے جو شحنہ ہند میں مضمون مذکور کے بھیجنے کے بالکل منکر ہیں۔ اس مراسلت سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ وہ مضمون رفعت اللہ خان صاحب کا بھیجا ہوا نہیں اور ہم کو بھی افسوس ہے کہ ان کے نام سے کیوں شائع ہوا مگر مراسلت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اصل واقعہ جو ضمیمہ میں شائع ہوا وہ غلط تھا مثلاً مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کا خط جس کی نقل نہ صرف ضمیمہ میں بلکہ الحکم میں بھی بذیل مراسلت مذکور شائع ہوئی ہے اس کی تکذیب نہیں کی گئی۔

مراسلت کے پیرایہ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ مضمون چند حضرات کی صلاح اور مشورے سے لکھا گیا اور ایک صاحب کی جانب سے شحنۂ ہند میں بھیجا گیا مگر بعد میں بعض خارجی وجوہ سے آپس میں نزاع ہو گیا۔ خیر ہم کو اس سے مطلب نہیں۔ جب محمد رفعت اللہ صاحب انکار کرتے ہیں کہ وہ مضمون میرا بھیجا ہوا نہیں تو کوئی ان کو مجبور نہیں کرسکتا کہ تم خواہ مخواہ مضمون کے بھیجنے کا اقرار کرو۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ فی الحقیقت وہ مضمون انہوں نے نہیں بھیجا۔ لیکن اصل مضمون کی تکذیب تو جب ہوتی کہ تمام واقعات مندرجہ شحنہ ہند کی مدلل اور معقول تردید کی جاتی۔ ناظرین کی نظر تو واقعات پر ہوتی ہے۔ خواہ ان کا بھیجنے والا کوئی ہو۔

محمد رفعت اللہ خان صاحب نے جہاں مضمون کے بھیجنے سے انکار کیا ہے اگر واقعات کا بھی انکار کردیں تو ہم بھی انکار اور تردید پر آمادہ ہیں۔ بے شک شحنہ ہند میں بیسیوں مضامین جو جادہ تہذیب سے گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے خلاف آتے ہیں مگر ہم ان کو شائع نہیں کرتے۔ ہمارا اور مرزا قادیانی کا معاملہ تو ہے اور خیر نال عبا اور قباء سے دھوتی کا تال میل۔ ہم مجدد السنہ مشرقیہ اور مرزا قادیانی موعود۔ ہم ان کو چاہیں لکھیں مگر اور ان کی کیا مجال ہے کہ مرزا

قادیانی کی شان کے ہیچوں میں کچھ کر سکے۔

ہم سب کے مجدد ہیں تو مرزا قادیانی کے بھی مجدد ہیں اور جب خود چند مرزائیوں نے ہم کو مجدد مان لیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مرزا اوران کے بعض نئے مرید (مثلاً منشی مختار صاحب) مجدد پر ایمان نہ لائیں ورنہ قسم ہے آسمانی باپ کی ہم سے برا کوئی نہیں کیونکہ ایمان کا نگل جانا ہم نہیں دیکھ سکتے۔

۳ ...... حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب پر حملہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

کوئی بابو مرزائی کسی سٹیشن سے بدل کر گولڑہ ضلع راولپنڈی کے سٹیشن پر آئے ہیں۔ گولڑہ حضرت پیر صاحب ممدوح کا وطن ہے اور پیر صاحب نے مرزا قادیانی کو بارہا شکستیں دی ہیں کہ وہ کبھی میدان علم وفن میں مناظرہ اور مباہلہ کے لئے پیر صاحب کے مقابلہ پر نہیں آئے اور طاعونی چوہوں کی طرح بلوں میں چھپتے ہی رہے کہ بابو شاہدین صاحب چونکہ ایک سخت مخالف کے علاقہ میں ہیں جہاں ان کے پیرووں کا (جو سرحدی علاقہ کے پرجوش پٹھان ہیں) زور ہے۔ اس لئے وہ امن میں نہ رہیں گے الخ۔ بھلا ایڈیٹر صاحب کو گدی کے نیچے ہاتھ لے جا کر ناک پکڑنے اور ایچ پیچ کے ساتھ فقرے لکھنے کی کیا ضرورت ہوئی۔ صاف کیوں نہ لکھا کہ بابو صاحب کو پیر صاحب قتل کرادیں گے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ پیر صاحب بڑے ظالم اور قاتل ہیں۔ ایسے الزام سے چشم پوشی کرنا صابروں اور حلیم مزاجوں کا کام ہے۔ سچ ہے انسان کو اپنی آنکھ کا تو تنکا بھی نظر نہیں آتا مگر دوسروں کی آنکھ کا شہتیر نظر آتا ہے۔ ساری خدائی کی ہلاکت کا تو مرزا قادیانی اعلان دیں اور مخلوق کی اسی ہلاکت کو اپنی بعثت کا تمغہ بنائیں۔ اور جب ان کے مخالفوں میں سے کوئی شخص بقضاء الٰہی مر جائے تو بڑے دعوے سے اعلان کریں کہ میری مخالفت نے اس کو ہلاک کیا اور پھر ہلاکت کی پیشینگوئی یاد دلائی جائے اور جلی حرفوں سے اشاروں اور اخباروں میں مشتہر کی جائے پھر بھی مرزا قادیانی تو قاتل نہ ٹھہریں اور دوسرے لوگ جو کنج عافیت میں گوشہ نشین ہیں نہ بروزیت ومسیحیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ نہ کسی کی ہلاکت کے درپے ہوکر اسکی نسبت پیشینگوئی کرتے ہیں جن کو ہمیشہ خلق اللہ کی صلح اور امن سے کام ہے قاتل ٹھہرائے جائیں۔

بھلا پر امن برٹش عمل داری میں کون کسی کو قتل کرسکتا ہے۔ قتل کرنا تو کیا معنے ادنیٰ سی تخویف کے لئے بھی قانون تعزیر موجود ہے لیکن صرف مرزا قادیانی ہیں جو جرم تخویف کے بارہا

مرتکب ہوئے لوگوں کی ہلاکت کی پیشینگوئیاں کیں۔ بالآخر اس طوفان بے تمیزی کو برٹش حکام نے روکا اور مرزا قادیانی سے توبہ نامہ اور عہد نامہ لکھوایا کہ توبہ ہے توبہ ہے۔ کان پکڑتا ہے اور دانت میں تنکے لے کر عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کسی کی ہلاکت کی پیشینگوئی نہ کروں گا۔ برٹش کی دوہائی اور آسمانی باپ کی چوتھائی ہے کہ مخلوق خدا کا بدخواہ نہ ہوگا۔ جن مرزا قادیانی کے چند ماہ پیشتر یہ غرتے ڈبے تھے۔ اب وہ بھیگی بلی بن کر اوروں پر الزام دھرتے ہیں کہ وہ لے پالک کے ننھے منھے معصوم بچوں کو قتل کر ڈالیں گے۔ اے تیری قدرت۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی باپ نے مرزا قادیانی اور ان کے اہالی موالی سے اپنی حفاظت اٹھالی اور ٹکا سا جواب دے دیا کیونکہ خود آسمانی باپ پیر مہر علی شاہ کے جبروت کو مان گیا اور لے پالک صاحب سے کہہ دیا کہ یہاں میری بھی پیری نہیں چلتی تم اپنے رونوں بھونوں کی حفاظت کے خود ذمہ دار ہوا۔

۴ ...... درازی عمر کا لٹکا

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی باوصف مسیح ہونے کے مردے تو زندہ کر نہیں سکتے۔ نہ کوڑھیوں کو اچھا کر سکتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے سوچا کہ کم از کم اتنا تو ہو کہ بیسویں صدی کا مسیح لوگوں کی عمریں بڑھا سکے۔ پس وہ اپنے چیلوں کو اکثر یہ تلقین کرتے رہتے ہیں کہ دین مرزائی کی تبلیغ کرنے سے بیخ کھیت عمریوں بڑھتی ہے۔ جیسے پانی سے کھیتی۔ قرآن میں تو یہ حکم ہے ''اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون'' عمر تو اتنی ہی رہے گی جتنی مقدر میں لکھی ہے۔ البتہ اعمال نیک اور اتقاء سے صحت انسانی بڑھتی ہے اور فسق وفجور میں بتلا رہنے سے صحت خراب ہوتی ہے۔ پس عمر کی درازی اور کمی کی بھی لم ہے پھر بھی یہ دونوں تابع تقدیر ہیں۔

مگر مرزا قادیانی نے عمر کے بڑھنے اور گھٹنے کا کوئی پیمانہ نہیں بنایا کہ بروزی نبی کی تبلیغ کرنے سے زیادہ زیادہ کہاں تک عمر بڑھتی ہے اور تبلیغ نہ کرنے سے کتنی عمر گھٹتی ہے تاکہ مرزائیوں کو پورا معیار مل جاتا اور پھر وہ جان توڑ کر رات دن مرزائیت کی تبلیغ کرتے کیونکہ عمر کی درازی اور کمی ایک اضافی امر ہے۔ مثلاً جس شخص کی عمر سو برس کی ہوئی وہ اس شخص سے کم عمر ہے جس کی عمر ۱۴۰ یا ۱۵۰ برس کی ہوئی۔ علی ھذا!

۵ ...... مرزا قادیانی کے رقیب ملائے بے درمان ہیں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہم لکھ چکے ہیں کہ یورپ میں اس وقت دو مسیح معہود و مرزا قادیانی کے رقیب پیدا

ہوئے ہیں۔ لندنی مسیح مسٹر پکٹ کا تو مرزا قادیانی کو چنداں خیال نہیں شاید اس سے دانت کاٹی ٹھر گئی ہے اور تبان اور پتلون کا رشتہ مل گیا ہے۔ مگر فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی مرزا قادیانی کی نگاہ میں کھٹک رہے ہیں۔ ان کا ذکر بار بار ہوتا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر ڈوئی مرزا قادیانی سے زیادہ چلتا ہوا ہے اور قرینہ بھی یہی بتا رہا ہے کیونکہ یورپ کے لوگ فلسفی تعلیم یافتہ اور بڑے کائیاں ہیں اور ہندوستان کے باشندے نرے وحشی۔ سادہ لوح اور بالکل بودم ہیں۔ مگر جب ڈاکٹر ڈوئی نے یورپ والوں کو بھی موہ لیا ہے تو مسیحیت میں مرزا قادیانی سے ان کا مرتبہ بہت بڑھا ہوا ہے۔ مرزائی یورپ وامریکا میں اپنے رسالے اور تصویریں بھیج رہے ہیں مگر بجز اس کے کہ لوگ ان کو دیکھ دیکھ کر قہقہے اڑائیں اور کسی پر کوئی اثر مترتب نہیں ہوتا۔

پھر وہاں جب یورپین کے گوشت پوست ڈاکٹر ڈوئی جیسے مسیح موعود کا سکہ جما ہوا ہے تو ایک اجنبی سادھو بچے کو کون پوچھتا ہے۔ یورپ میں مرزا قادیانی کا کچھ سکہ جم بھی جاتا مگر شامت کے دھکے کہاں ٹلنے والے تھے۔ آسمانی باپ کے حقیقی بیٹے عیسیٰ مسیح کو جورب النصاریٰ ہے گالیاں دینی شروع کر دیں۔ یورپ والے کب گوارا کر سکتے تھے کہ ان کے خدا کو کوئی گالیاں دے پس مرزا قادیانی کے نام پر یوں چار طرف سے شیم شیم (شرم شرم) کے آوازے بلند ہونے لگے۔ قرآن مجید میں تو بت پرستوں کو بھی برا کہنے کا حکم نہیں۔

چنانچہ ''لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ (الآیہ)'' وارد ہے اور مرزا قادیانی ایک اولوالعزم نبی اور یورپ کے خدا کو گالیاں دیں۔ بھلا اس شنیع فعل اور کمینہ حرکت کو کون گوارا کر سکتا تھا۔

بالآخر مصیبت یہ پڑی کہ خود آسمانی باپ لے پالک سے ناراضی ہو گیا۔ اگرچہ چھوٹی اولاد سے والدین کو زیادہ محبت ہوتی ہے اور گو بقول مرزا قادیانی عیسیٰ مسیح نے اپنے کو آسمانی باپ کا خلف ارجمند ثابت نہیں کیا مگر آپ جانیئے خون کا جوش اور خون کی محبت ایک نیچرل امر ہے۔ صلبی بیٹا کیسا ہی نالائق ہو مگر ہر حالت میں باپ کو اس کے ساتھ لے پالک سے بہت زیادہ محبت ہو گی۔ پس لے پالک نے جو گالیاں اپنے سوتیلے بھائی اور آسمانی باپ کے سگے بیٹے کو دیں وہ گویا آسمانی باپ کو دیں۔ پس وہ ایسا ناراض ہو گیا کہ اب لے پالک کے نام کا کتا پالنا بھی گوارہ نہیں کرتا۔ پھر دوسرے یورپین بیٹے کیوں ناراض نہ ہوں۔

بیٹا کیسا ہی نالائق اور باپ کیسا ہی کٹر اور قسیّ القلب ہو مگر آپ جانتے ہیں کہ ہاتھ ٹوٹے گا تو گلے کو آئے گا باپ بیٹے کا اپنا خانگی معاملہ ہوتا ہے۔ دوسرا شخص ان کے پھٹے میں پاؤں

دے گا تو دل پھٹ جائے گا۔ پس صلبی بیٹے نے باپ سے فریاد کی اور آسمانی پریوی کونسل میں اس فریاد کی سماعت ہوئی۔ یوں لے پالک راندہ درگاہ ہو گیا۔ مرزا قادیانی نے بیس برس تک بعثت اور رسالت کی خوب ماما بختیاں کھائیں مگر اب آ کر وہ سب ٹیڑھی کھیر ہو گئیں۔ آسمانی باپ چونکہ ناراض تھا لہٰذا اس نے الہام نہ کیا کہ تیرے دو رقیب اور بھی پیدا ہوں گے جو بروزیت اور مسیحیت میں کھنڈت ڈالیں گے اور منہ سے ترلقمہ چھین لیں گے۔ (ایڈیٹر)

یورپ کے عیسائیوں کو تو رہنے دیجئے۔ مرزا قادیانی نے اپنے جو رسالے مصر وغیرہ کے عربی اخبارات میں بھیجے اور ان پر جو کچھ ریویو کئے گئے مرزا قادیانی ان سے خوب واقف ہیں۔ ضمیمہ میں بھی ان کی نقلیں شائع ہو چکی ہیں۔ پس مرزا قادیانی کا حال شوکت اللہ کے اس شعر کے مطابق ہوا۔

ہر مومن دگبر کو ہے یکساں نفرت
آغوش میں لے نہ کعبہ نہ دیر ہمیں

پس لندن اور پیرس کے دو گاڑھے حریفوں کا خیال مرزا قادیانی کے لئے بلائے بے درمان اور سوہان ردح ہو رہا ہے مگر ان کو مرزا قادیانی کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں۔ کیونکہ وہ آسمانی بادشاہی کی وراثت اور ملکیت کے شفیع اور خلیط ہیں مسیح ان کا اور وہ مسیح کے۔ مرزا قادیانی تو نہ تین میں نہ تیرہ میں۔ پھر کور نمکی سے باپ بیٹے دونوں کے دشمن۔ (ایڈیٹر)

۶ ...... مرزائی علماء

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

پیر جی سراج الحق صاحب جو پہلے جمالی تھے اور اب مرزائی ہو گئے ہیں۔ تعجب ہے کہ اپنے کو بجائے احمدی کے نعمانی (حنفی) لکھتے ہیں۔ یہ تو شرک فی الرسالۃ البروزیہ ہے۔ کیا مجتہد کا مرتبہ نبی سے زیادہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک پکے مرزائی نہیں ہوئے۔ مجدد المشرقیہ کو یہ بات سخت ناگوار ہے کہ وہ اپنے کو دوسرے کی جانب منسوب کریں۔ خیر اسی میں ہے کہ اس شرک جلی سے توبہ کیجئے ورنہ مجدد فتویٰ دے گا کہ آپ دارالامان قادیان میں رہنے کے لائق نہیں ہیں۔ بھلا لے پالک کے مندر میں مشرکوں کا کیا کام۔ خیر یہ تو ایک تمہید تھی غزل کا مقطع سنئے! آپ نے الحکم میں اعلان دیا ہے کہ میں حضرت اقدس کی تائید میں عجیب طرز کا ایک رسالہ لکھ رہا ہوں۔ ایک ضروری مقام علماء احمدیہ کے ناموں کا آ گیا ہے۔ پس مناسب ہے کہ جماعت احمدیہ میں جس قدر علماء ہیں یعنی جنہوں نے باقاعدہ علم عربی کی تحصیل

کی ہے۔ اپنے اپنے نام خاکسار کے پاس بھیج دیں۔

واقع میں یہ رسالہ عجیب طرز کا ہوگا۔ آخر آپ خاندانی پیر جی ہیں نا۔ اگر آپ کو ایسے لٹکے نہ سوجھیں تو کسے سوجھیں مگر معلوم نہیں۔ مرزائی جماعت میں علماء کونسے ہیں۔ ہم کو تو لٹو شاہ اور پٹو شاہ اور چپڑ خٹو شاہ اور مدار بخش اور خواج بخش وغیرہ کے سوا کوئی معلوم نہیں ہوا۔ خندقوں کھائیوں کوٹھی کٹھلوں میں مرزائی علماء چھپے ہوں تو ہوں۔ علماء ہوتے تو قادیان میں ہوتے۔ ہاں لے دے کے صرف مولوی حکیم نورالدین صاحب ہیں یہ بے شک عالم ہیں اور یہی قادیان کی کان کے شب چراغ ہیں اور کسی زمانہ میں تو برگزیدہ علماء اہلحدیث سے تھے۔ خیر خدائے تعالیٰ رحم کرے۔ حکیم صاحب کے بعد مولوی محمد احسن صاحب امروہی ہیں۔

یہ بھی کسی زمانے میں بشرح صدر تھے۔ آپ اکثر اوقات مرزا قادیانی کے مخالفوں کی تصانیف کے رد میں کتابیں اور رسالے اور اخباروں میں مضامین بھی دیتے رہتے ہیں۔ یوں کہیے کہ لے پالک نے ان کو اپنا کفارہ بنا رکھا ہے۔ خدائے تعالیٰ ان پر ڈبل رحم کرے۔ علماء کے نام سے باقی صفر۔ ہاں جس طرح ہر ایک وکیل امتحان پاس کر کے عالم بن جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک شخص مرزائی ہونے کے بعد مولوی اور عالم بن جاتا ہو تو مضائقہ نہیں۔

شوکت اللہ نے ہر طرح دیکھ بھال لیا۔ ٹٹول لیا۔ کسوٹی پر کس لیا مگر مرزائیوں میں کوئی کامل عیار نہیں نکلا۔ منطق فلسفہ۔ ہیئت، کلام، معانی وبیان کے مضامین کا ضمیمہ میں دریا بہا دیا مگر کوئی غواص اور پیراک معلوم نہ ہوا۔ علوم وفنون سے کسی کو مس بھی نہیں۔ مرزا قادیانی کو البتہ فارسی اور عربی نظم لکھنے کا سلیقہ ہے مگر سب اصلاح طلب ہے۔ سارا کلام مجدد کی نظر سے گزر جائے تو کندن ہو جائے۔ اور پھر ہندوستان میں کسی کی کیا طاقت ہے کہ مرزا قادیانی کے کلام پر چوں چرا کھول سکے۔

اس میں بالکل شک نہیں کہ مرزا قادیانی اور ان کے لکھے پڑھے حواری دل میں مجدد کی تجدید پر ایمان لے آئے ہیں۔ مگر ہم کو غصہ صرف اس پر ہے کہ جس طرح سب تصدیق بالقلب کر چکے ہیں۔ اسی طرح اقرار باللسان بھی کریں اور تو اور ایڈورڈ گزٹ کے مرزائی ایڈیٹر کو دیکھئے کہ غریب نہ لکھا نہ پڑھا مگر ہاتھی سے گنے کھانے چلا ہے۔ اس بے چارے کو الفاظ کی سقم وصحت تک کی خبر نہیں مگر اپنے پیر کے خوش کرنے کو اخبار میں الکل پچو کچھ نہ کچھ ہانکتا ہی رہتا ہے مجدد کے کلام کا محمل نہیں سمجھ سکتا۔ ایک شعر کا مطلب نہیں بتا سکتا۔ ویسا شعر لکھنا تو کجا۔ اگر اس کے استاد والا اساتذہ بھی گور سے نکل کر آئیں تو مقابلے میں ایک مصرعہ موزوں نہیں کر سکتے۔ لیاقت کی یہ

کیفیت کہ جو کچھ لکھتا ہے اسے خود نہیں سمجھتا۔ تاہم مجدد سے غرض دنیا میں شوکت التجدید کے نقارے بج گئے۔ مگر اس کے کانوں میں چونکہ تعصب نے سیسا پلا دیا ہے۔ لہٰذا قوت سامعہ کافور ہوگئی ہے۔ اس لئے یہ عطائی مجبور ہے۔

شود مردہ دل از بانگ دور
معنی لا تسمع من فی القبور

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء،۱۶؍ستمبر کے شمارہ نمبر ۳۵؍ کے مضامین

۱......	کلام مجید کی آیات میں تغیر وتبدل اور کمی بیشی کرنا کفر ہے۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	قادیانی امروہی کے کلام میں تناقض۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	کیا مرزا قادیانی حرمین شریفین کی زیارت کریںگے۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	مرزا قادیانی کا الہامی قصیدہ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	مرزا قادیانی نے اپنی سہ سالہ بعثت میں کیا کارروائی کی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۶......	الحیاء شعبة من الایمان	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۷......	نبی اور خلیفہ	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ...... کلام مجید کی آیات میں تغیر وتبدل اور کمی بیشی کرنا کفر ہے۔

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کو نہ خدا کا خوف ہے نہ بندوں کی شرم ہے۔ آیات قرآنی میں یہ کہہ کر کہ مجھ پر یہی آیتیں جو خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر بطور وحی نازل ہوچکی ہیں۔ مکرر الہام ہوتی ہیں بے تامل تغیر وتبدل کرتے ہیں۔ مثلاً ایک حصہ کسی آیت کا لیا اور اس میں ایک حصہ اپنی طرف سے ملا دیا گویا کم خواب اور اطلس میں نہیں۔ بلکہ سندس واستبرق کے بہشتی حلوں میں جو مومنین صادقین اور توحید ورسالت پر قائمین کے لئے قطع اور تیار ہوئی میں ٹاٹ کا پیوند لگاتے ہیں۔ مرزائی کتابوں اور اخباروں میں ایسے الہامات سینکڑوں موجود ہیں۔ جن میں آیات قرآنی کو مسخ کیا گیا ہے۔ الامان الامان۔ ان مرزائیوں کی عقلوں پر خدا جانے کیسے پتھر پڑے ہیں کہ کلام الٰہی اور دین

الٰہی کے ناسخ اور مرمم اور محرف کو مامور من اللہ اور نبی اور رسول وغیرہ سمجھتے ہیں۔ عاقبت کے وبال اور نکال میں مبتلا ہونے کے علاوہ یہ حرکت کس قدر حماقت آمیز ہے کہ جو کلام ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہو چکا۔ وہی دوبارہ مرزا پر نازل ہوتا ہے۔ گویا جو واقعات پیغمبر عرب ﷺ کو پیش آئے۔ جن کے مطابق وحی نازل ہوئی۔

وہی معدوم واقعات لوٹ کر قادیانی کو پیش آتے ہیں اور وہی آیتیں نازل ہوتی ہیں مگر حواری نہیں سمجھتے ان کے دلوں پر مہریں لگ گئی ہیں۔ دہریوں کا ایک فرقہ ہے جو رعاء دھر کا قائل ہے اس کے نزدیک تمام گزشتہ واقعات مثلاً طوفان نوحؑ اور سکندر ذوالقرنین کے واقعات سب زمانہ کے ظرف میں موجود ہیں مگر ہماری آنکھوں سے مخفی ہیں۔ ماحصل یہ ہے کہ اس فرقہ ضالہ کے نزدیک کوئی شئے معدوم نہیں۔ یہی فاسد عقیدہ بروزی قادیانی کا ہے۔

حضرت قاضی عیاضؒ اپنی کتاب شفاء میں لکھتے ہیں: ”قد اجمع المسلمون علی ان القرآن المتلو فی جمیع اقطار الارض المکتوب فی المصاحف بایدی المسلمین مما جمعه الدفتان من اول الحمد ﷲ رب العالمین فی آخر قل اعوذ برب الناس انه کلام اﷲ المنزل علی نبیه محمد ﷺ وان جمیع مافیه حق وان من نقص منه حرفاً قاصداً لذالک او بدله بحرف آخر مکانه او زاد فیه حرفا ممالم یشتمل علیه المصحف الذی وقع علیه الاجماع واجمع علی انه لیس من القرآن عامداً لکل هذا انه کافر“ ﴿تمام مسلمانوں نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ تحقیق جو قرآن زمین کی تمام اطراف میں تلاوت کیا گیا ہے اور جو جلدوں میں لکھا ہوا مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے جس کو جمع کیا ہے۔ دو گتوں میں شروع الحمد سے لیکر آخر قل اعوذ برب الناس تک خدائے تعالیٰ کا کلام ہے جو اس کے نبی ﷺ پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ اس میں ہے۔ حق ہے جس شخص نے اس میں سے ایک حرف کم کرنے کے ارادے سے کم کیا یا کوئی حرف اس کے حرف کی جگہ بدلایا کوئی ایسا لفظ بڑھایا جو قرآن میں نہیں ہے۔ عمداً ایسی تمام باتوں کا ارتکاب کرنے والا بالاجماع کافر ہے۔﴾

اور مفتاح السعادت میں لکھا ہے ”ویکون وطیه مع امراته زناء والمتولد منهما فی هذه الحالة ولد الزناوان اتی بکلمتی الشهادة بطرق العادة“ اور ایسے مرتد کا اپنی عورت کے ساتھ صحبت کرنا زناء ہے اور ایسی حالت میں جو بچہ پیدا ہو وہ حرامی ہے۔ گرچہ بطریق عادۃ یہ مرتد توحید وشہادت کا کلمہ پڑھے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے شخص پر اعتقاد رکھنے

والے بلکہ ناسخ و مرمم قرآن کو نبی سمجھنے والوں کی نسبت بھی یہی حکم ہوگا اور اشباہ ونظائر میں ہے۔ ''واذا مات او قتل علی ردته لم یدفن فی مقابر المسلمین ولا اهل ملته وانما یلقی فی حضرة کالکلب'' ﴿اور یہ مرتد جب مر جائے یا اپنے ارتداد کے باعث قتل کیا جائے تو مسلمانوں اور اہل ملت کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے اور کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔﴾

۲ ...... قادیانی امروہی کے کلام میں تناقض

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مولوی محمد احسن صاحب کا رقیمۃ الوداد ۲۴؍اگست کے الحکم میں چھپا ہے جو کسی سائل کے خط کے جواب میں ہے۔ جس نے چند سوالات کئے تھے۔ اپنے موعود کی دعوؤں کے ثبوت ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ''اگر یہ پیشین گوئیاں مخبر صادقؐ کی جس کا مصداق یہ مسیح موعود ہے نہ بھی ہوں تب بھی یہ مجدد اسلام اپنی ذات میں ایک ایسا مجمع نشانوں الٰہی کا ہے جس کی تصدیق کے لئے قرآن وحدیث ہم کو مجبور کر رہے ہیں۔'' اوّل تو لفظ اگر سے جو حرف شرط اور تشکیک پیدا کرنے والا ہے۔ یہ نکلتا ہے کہ مسیح موعود کی نسبت آنحضرت ﷺ کی پیشینگوئیاں قطعی اور یقینی نہیں ہیں۔ اس صورت میں موعود موعود نہ رہا۔ حالانکہ وہ حدیثوں ہی کو اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔ مثلاً ''ان اللہ یبعث لهذه الامة علی رأس کل مائة من یجدد لها دینها'' اگرچہ یہ اس پر منطبق نہ ہو کیونکہ اس صورت میں آنحضرت ﷺ کی وفات سے لے کر اب تک ۱۳؍مجدد ہونے چاہئیں جنہوں نے نبی، مہدی مسعود، مسیح موعود، امام الزمان، خاتم الخلفاء ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ کیونکہ آپ کے نزدیک مجدد تو وہی ہے۔ جو مذکورہ بالا صفات کا مجموعہ ہو اور اگر آپ تاویل سے ثابت کریں کہ ۱۲؍مجدد تو اس شان کے نہ تھے بلکہ مرزا قادیانی سے کمتر تھے۔ اول تو حدیث میں نہیں لکھا کہ وہ مجددین مراتب میں ناقص اور کامل ہوں گے۔ یعنی ۱۲؍مجدد تو ناقص اور تیرھواں مجدد سب سے اکمل اور خاتم الخلفاء ہوگا۔

اور اس صورت میں خود ۱۲؍مجددوں ہی کی نفی ہوتی ہے کیونکہ ناقص فی الکمال یا فی الدین ہرگز مجدد نہیں ہوسکتا۔ پھر خدا کو کیا ضرورت تھی کہ اپنے کامل دین کے لئے ناقص مجدد بھیجتا۔ سب کو کامل ہی بنا کر کیوں نہ بھیجا اور اگر مولوی صاحب یہ کہیں کہ سب کامل تھے اور قیامت تک کامل ہی مجدد پیدا ہوں گے تو مرزا قادیانی کی کوئی خصوصیت نہ رہی اور دعویٰ خاتمیت خلفاء بھی باطل ہوگیا کیونکہ آپ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ حدیث من یجدد لها دینها کا وہی مجدد ہوگا۔

خواہ خلیفۂ اول صدیق اکبرؓ ہوں یا مسیح موعود خاتم الخلفاء و مہدی مسعود ہو۔ لیکن صدیق اکبرؓ نہ تھے۔ ورنہ مرزا قادیانی خاتم الخلفاء ہرگز نہ ہوتے اور اگر یہ کہو کہ مرزا قادیانی حضرت ابوبکرؓ صدیق سے افضل ہیں۔ کیونکہ وہ خلیفہ اول تھے اور مرزا قادیانی خلیفہ آخر اور خاتم الخلفاء ہیں تو اب قیامت تک۔ کسی اور مجدد کی بعثت نہ ہونی چاہئے جو حدیث مذکور کے منطوق واجب الوثوق کے بالکل خلاف ہے کیونکہ حدیث میں علی راس کل مائۃ وارد ہوا ہے۔

اپنے یعنی ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد پیدا ہوگا یہ نہیں لکھا کہ چودھویں صدی کے شروع میں جو مجدد پیدا ہوگا وہ خاتم المجددین ہوگا۔ آگے چل کر آپ دفع دخل کے لئے فرماتے ہیں۔ ''ہاں یہ مجددین سب کے سب یکساں اور متساوی فی الدرجہ نہیں ہیں۔ بلکہ بحکم ''تلک الرسل فضلنا بعضهم علىٰ بعض'' امت محمدیہ میں بھی یہ حکم فضیلت جاری و نافذ ہے۔'' آپ نے مرزا قادیانی کی خاتمیت پر غارت کردی۔ علاوہ اس کے یہاں رسولوں کی فضیلت کا ذکر ہے نہ کہ مجددوں کی فضیلت کا تاکہ حدیث مذکور سے مطابقت ہو۔

اور اگر آپ وہی کنجی اور لنگڑی تاویل کریں کہ تمام مجدد رسول ہیں تو آیہ خاتم النبیین کا انکار ہے گو آپ کو کسی کی کچھ پروا نہ ہو اور دائرہ اسلام سے خارج ہونا پڑے۔ اگر مجدد سے مراد نبی ہوتے تو یہ حدیث اس طرح وارد ہوتی۔ ''ان الله يبعث لهذه الامة علىٰ راس كل مائة نبيًا يجدد لها دينها'' آپ کا یہ فرمانا کہ سب مجددین یکساں اور متساوی فی الدرجہ نہیں اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ مرزا قادیانی سب سے افضل ہیں اور رسولوں سے بھی افضل ہیں کیونکہ آیت ''تلك الرسل فضلنا بعضهم'' کا پیش کرنا اس غرض سے ہے۔ اس سے آپ کا اور تمام مرزائیوں کا عقیدہ اچھی طرح کھل گیا۔ خواہ آپ اپنے عقیدے پر کیسا ہی پردہ ڈالیں۔

لاکھوں لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا
لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب میں

خدا کرے آپ ہمارا مطلب اچھی طرح سمجھیں اور نازک طبع بنیں نہ کہ بلید الطبع۔ اور بہتر ہے کہ آپ قلم اٹھائیں اور پھر مجدد کی جولانیاں دیکھیں۔

۳ ...... کیا مرزا قادیانی حرمین شریفین کی زیارت کریں گے

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہرگز نہیں کیونکہ سفر حجاز میں مصائب ہیں۔ جہازوں کے ڈوبنے کا خوف ہے پھر جدہ اور مکہ اور مدینہ کی راہ میں بدو لگتے ہیں جو مال و اسباب لوٹ لیتے ہیں ورنہ مار ڈالتے ہیں جابجا

قرنطینے ہیں۔ طاعون ہے ہیضہ ہے الغرض طرح طرح کی آفات ہیں۔ اس لئے نہ مرزا قادیانی خود جائیں گے نہ اپنے حواری اور مریدوں کو حج کی اجازت دیں گے۔ بس ایسے پر آشوب وقت میں تو قادیان ہی مکہ اور مدینہ بلکہ ان سے بھی کئی حصے زیادہ شرف رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ دارالامان ہے اور مکہ اور مدینہ اور ان کی راہ میں امن نہیں بلکہ ہر وقت جان کا خطرہ ہے۔

لیکن مرزا قادیانی کا یہ عذر لنگ ثابت کرتا ہوں کہ وہ موعود عیسیٰ نہیں بلکہ مردود دجال ہیں چنانچہ ابن عساکر نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ ''قال رسول اللہ ﷺ لیھبطن اللہ عیسیٰ بن مریم حکماً عدلاً واماما مقسطا فلیسلکن فج الروحاء حاجاً او معتمراً ولیقفن علی قبری لیسلمن علی ولاردن علیه (کنزالعمال ص۳۳۵)''

﴿رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ خدائے تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو اتارے گا حاکم، عادل اور امام منصف بنا کر پھر وہ حج یا عمرہ کرتے ہوئے روحاء کی راہ سے چلیں گے (روحاء ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ سے ۳۶ کوس ہے اسی راہ سے انبیاء حج کو جاتے تھے) اور میری قبر پر آ کر مجھے سلام کریں گے اور میں سلام کا جواب دوں گا۔﴾ اب فرمایئے مرزا قادیانی مسیح موعود کیونکر ہوئے ان کے واسطے تو روحاء قادیان اور گورداسپور کی سڑک ہے وہ اس راہ سے بھی اس وقت بمجبوری جاتے ہیں جبکہ مقدمات میں عدالت ان کو طلب کرتی ہے۔

خدا نہ کرے مرزا قادیانی حرمین شریفین کو جائیں وہاں تو سچے مومن جاتے ہیں جو خدائے وحدہ لاشریک اور اس کے رسول خاتم النبیین پر ایمان رکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی احادیث کے اس جزء کو مانتے ہیں جو ان کے مطلب کے موافق ہوتا ہے باقی اجزاء نہیں مانتے۔ وہ اس آیت کے مصداق ہیں ''نؤمن ببعض ونکفر ببعض''

۴ ...... مرزا قادیانی کا الہامی قصیدہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کا ایک فارسی قصیدہ (جس کو الہامی بتایا جاتا ہے اور جس پر مرزائیوں کو بہت بڑا دعویٰ ہے) مرزا قادیانی کو تو سب سے زیادہ ہوگا کیونکہ وہ ملہم ہیں) نظر سے گزرا ہم ذیل میں اس کے پیاز کے سے چھلکے اتار کر دکھاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ پوست ہی پوست ہے۔ مغز ندارد لیجئے۔

جائیکہ از مسیح وز دلش سخن رود
گویم سخن اگرچہ ندارد ند باورم

کاند رد لم دمید خداوند کرد گار
کان برگزیدہ راز رہ صدق مظہرم

(درثمین فارسی ص ۷۸)

لیجئے جناب عیسیٰ مسیح برگزیدہ ہو گئے شاید یہ قصیدہ بروزی اور مہدی موعود بننے سے پہلے تصنیف کیا گیا ہے اور جب جنون اور مالیخولیا نے زور کیا تو عیسیٰ مسیح کو خدا جانے کیا کیا بنا کر چھوڑا۔ نبی ہونا تو کجا وہ تو مہذب انسان بھی نہ رہے۔ جو مسیح ایسے اور ویسے ہیں مرزا قادیانی ان کے مظہر بنے ہیں۔ یہ شعر قصیدۂ انوری کے اس شعر سے اخذ کیا ہے ۔

جائیکہ از بلندی دیستی سخن رود
از آسمان بلند تراز خاک کمترم

قرآن میں سے جو آیتیں چرا کر تغیر وتبدل اور مسخ کے بعد اپنا الہام قرار دیتے ہیں وہ تو مسلمانوں پر کھل جاتا ہے کیونکہ ہزاروں علماء اور حفاظ موجود ہیں پس کا جل کا چور اپنا منہ کالا کرتا ہے تو پکڑا جاتا ہے مگر شعراء کے قصائد پر تو لوگوں کی بہت ہی کم نظر ہوتی ہے۔ پس آپ اس کو چرا کر حمقاء میں سرخرو ہو جاتے ہیں لیکن تاڑنے والے تاڑ جاتے ہیں اور مجدد السنہ مشرقیہ کے سامنے تو مرزا قادیانی کی کوئی چوری کب چھپ سکتی ہے۔ اس کی شان میں تو مولانا نظامیؒ پہلے ہی فرما گئے ہیں ۔

اگر دزد بردہ برآرد نفیر
بُر دوست او شحنۂ دزد گیر

موعودم وبحلیۂ ماثور آمدم ۔
حیف است گر بدیدہ نہ بیند منظرم

(درثمین فارسی ص ۷۸)

ہم نے تو یہ سنا تھا کہ کانوں سے دیکھتے ہیں ناک سے دیکھتے ہیں سر سے دیکھتے ہیں۔ پاؤں سے دیکھتے ہیں۔ گھٹنوں سے دیکھتے ہیں؟ یہ آج ہی معلوم ہوا کہ لوگ آنکھوں سے دیکھتے ہیں جبکہ آپ کا یہ مصرعہ نظر پڑا ۔

حیف است گر بدیدہ نہ بیند منظرم

یوں فرمائیے!

حیف است اگر بغور نہ بیند منظرم

ے از کلمہ منارۂ شرقی عجب مدار
چوں خود ز مشرق است تجلی نیرم

(درثمین فارسی ص ۷۹)

تمام اشعار میں مفتوح ہے مگر یہاں مکسور۔ یہ لفظ نیر بروزن فیعل بکسر باء ہے نہ کہ بفتح یاء۔ یہ آپ کی الہامی شاعری اور ہمہ دانی ہے۔ جی ہاں بجا ہے جو مشرق میں رہے اور ایک منارہ کھڑا کرلے وہ مسیح موعود ہے۔

ان قبلہ رو نمود بگیتی بچار دہم
بعد از ہزار وسہ کہ بت افگند در حرم

(درثمین فارسی ص ۷۹)

چار دہم کو بسکون ہا ہوز ملاحظہ کیجئے۔ پھر چاردہم سے چودھویں صدی مراد لینا شاید تقاضا الہام ہے۔ علی ہذا ہزار وسہ سے تیرہویں صدی۔ پھر تو افگند در حرم کے تو یہ معنی ہوئے کہ حرم میں بت لاکر ڈال دیئے۔ برافگندن البتہ ڈھا دینے کے معنی میں مستعمل ہے۔ ترکیب کتنی مضطرب ہے۔ آپ جو کچھ چاہتے ہیں شعر میں اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ آپ کا مدعا یہ ہے کہ دنیا میں اس قبلہ (آنحضرت ﷺ) نے تیرہویں کے بعد پھر منہ دکھایا جس نے حرم سے بتوں کو اکھاڑ پھینک دیا تھا۔

مگر شعر سے یہ معنی نہیں نکلتے بلکہ اس کے خلاف نکلتے ہیں یعنی اس قبلہ نے پھر منہ دکھایا جس نے تیرہ سو برس قبل حرم میں بت لاکر ڈال دیئے تھے۔ یہ آنحضرت ﷺ اور ان کے بروزی کی تعریف ہوئی؟ واہ واہ الہام کیا ہے خبط کا مرقع ہے۔

جو شید آنچنان کرم منبع فیوض
کامد ندائے یار زہر کوئے ومعبرم

(درثمین فارسی ص ۷۹)

(یار) تو بہت ہی خوب ہے اور کوے کے ساتھ معبر کے تو کیا ہی کہنے ہیں۔ معبر بالفتح بمعنی پل اور بالکسر بمعنی کشتی ہے یہاں دونوں معنی سے کیا مناسبت ہے یوں فرمایئے!

کاندائے عیب زہر کوئے ومنظرم
آخر نخواندہ کہ گمان نکو گیند
چون میردی برون زحد دوش برادرم

جو شخص اپنے کو برملا خدائے تعالیٰ کا لے پالک بتائے۔ بعد ختم نبوت دعویٰ نبوت کرے۔ انبیاء کو گالیاں دے اور اپنے کو غیب دان بتائے۔ اس پر گمان نیک کرنا مومن کا کام نہیں اور (برادرم) تو بہت ہی فصیح واقع ہوا ہے۔

ماٰمورم ومراچہ درین کار اختیار
رو ایں سخن بگو بخدا وند آمرم

(درثمین فارسی ص۷۹)

پھر قافیہ غلط۔ آمر بکسر میم ہے نہ کہ بفتح میں۔ مرزا قادیانی! یہ شاعری ہے کاتا اور لے دوڑی نہیں۔

ای قوم من بگفتۂ من تنگ دل مباش
زاول چنیں مجوش ببیں تا بآخرم

قافیہ پھر غلط سنئے! ایک آخر تو بکسر خاء اسم فاعل ہے اور ایک آخر بفتح خاء بمعنی دیگر کے ہے۔ آپ کی مراد بکسر خاء ہے نہ کہ بفتح خاء ورنہ بے معنی ہوگا اور یہ معنی ہوں گے کہ مجھے دوسرے کے ساتھ دیکھ۔ خود بدولت کا بھی یہ مطلب نہیں اور آخر اسم فاعل کی صورت میں روی غلط ہوتی ہے۔ الفاظ کی صحت وسقم کی بھی تمیز نہیں۔

ہر لحظہ ی خوریم زجام وصال دوست
ہر دم انیس یار علیٰ رغم منکرم

(درثمین فارسی ص۸۰)

روی پھر غلط۔ آپ کی مراد منکر بکسر کاف اسم فاعل ہے نہ کہ منکر بفتح کاف اسم مفعول ورنہ مہمل ہے۔

برسنگ میکند اثر این منتظم مگر
بے بہرہ این کسان زکلام موثرم

(درثمین فارسی ص۸۱)

روی پھر غلط۔ کیونکہ موثر سے اسم فاعل مراد ہے۔ جو بکسر تاء مثلثہ ہے نہ کہ بفتح۔

زانگو نہ دست اوو لم از غیر خود کشید
گوئی کہے نبودو گرور تصورم

(درثمین فارسی ص۸۱)

واہ واہ! ردی بجائے مفتوح کے مکسور تو ہو رہی تھی اب ردی مفہوم بھی ہونے لگی کیوں

جناب ۔

تصور بضم واو ہے یا فتح واو
ہر تار و پود من بسر اید بعشق او
از خود تہی واز غم آن دلستان پرم

(درثمین فارسی ص ۸۱)

ردی پھر مضموم ۔ تار و پود کا گا نا نیا محاورہ ہے ۔ یوں فرمایئے!

ہر تار موئے من بسر اید بعشق او
من عیستم رسول دنیا وردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم وزخداوند منذرم

(درثمین فارسی ص ۸۲)

ردی پھر غلط ۔ آپ ڈرانے والے ہیں یا ڈرائے گئے ۔ بے شک ڈرائے گئے اور مجدد السنہ مشرقیہ آپ کا منذر یعنی قہر خدا اور عذاب آخرت سے ڈرانے والا ہے ۔ یہ قصیدہ غالباً اس زمانے کا لکھا ہوا ہے جبکہ دماغ کے تھرمامیٹر کا نمبر مالیخولیا کے درجے سے بڑھ کر رسالت تک نہ بڑھا تھا اب تو آپ فرمائشی بروزی رسول ہیں ۔

آپ تو الہامی قصیدے کے لکھنے میں مجبور ہیں ۔ قصور تو مسخرے آسمانی باپ کا ہے کہ الم غلم جو کچھ چاہتا ہے الہام کر دیتا ہے ۔ اس کا فرض یہ تھا کہ لے پالک پر الہام کرنے سے پہلے یہ قصیدہ مجدد کے پاس بغرض اصلاح بھیج دیتا کہ رسوائی نہ ہوتی ۔ خبردار جو آئندہ ایسی خودسری کا سودائے خام پکایا ۔

۵ ...... مرزا قادیانی نے اپنی سہ سالہ بعثت میں کیا کارروائی کی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہم کو نہایت ارمان بھرے دل اور طرح طرح کی امیدوں سے جو قادیانی مہدی کے وجود سے وابستہ ہیں ۔ یہی کہنا پڑتا ہے کہ اس نے اپنی سہ سالہ بعثت میں فرہاد بن کر کونسی کوہ کنی کی فرہاد نے شیریں کے غم میں اور کچھ نہیں تو مایوسی کی حالت میں اپنا ہی سر پھوڑ لیا اور معرکہ عشق و محبت میں تمام بوالہوسوں سے بازی لے گیا ۔ اور ایک بڑا مہتم بالشان کارنامہ چھوڑ گیا اور ایسا کام کر گیا کہ قیامت تک کوئی نہ کر سکے گا ۔ مرزا قادیانی سے تو کچھ بھی نہ ہو سکا ۔ قادیان سے باہر نکلتے ہوئے

مارے خوف کے روح قبض ہوتی ہے۔

حالانکہ آسمانی باپ وعدہ کر چکا ہے کہ میں تیری جان کا ہر وقت محافظ ہوں اگر بری نگاہ سے کوئی دیکھے گا تو آنکھیں نکال کر اس کو ختم کردوں گا۔ مگر مرزا قادیانی کو آسمانی باپ کی ڈھارس باندھنے پر ذرا بھی ایمان و اعتقاد نہیں۔ ہم کو حیرت ہے کہ جب خود لے پالک آسمانی باپ کے وعدوں کو گزشتہ اور دال بھات ساگ پات کھانے والوں کی توند کا اپھان سمجھتا ہے تو عوام میں اپنی اور آسمانی باپ کی ہوا کیا باندہ کر سکے گا۔ جب ہم تواریخ میں گزشتہ مہدیوں کے کارنامے دیکھتے ہیں کہ انہوں نے دنیا میں انقلابات ڈال دیئے۔ بڑی بڑی سلطنتوں میں زلزلے پیدا کردیئے۔

چار طرف کھلبلی مچا دی۔ میدان ہستی کو تہ و بالا کر دیا تو رہ رہ کر ہمارے دل میں بھی ارمان پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے زمانے کا مہدی ان کے مقابلے میں کچھ تو ہاتھ پاؤں ہلاتا ان سے آدھی تہائی چوتھائی دسواں بیسواں سواں حصہ ہی اپنی مہدویت کے ٹھیو پر کر دکھاتا۔ گزشتہ مہدیوں کی تو دور بلا۔ بڑوں کی باتیں بڑیں۔ ان کا کام بڑا ان کا نام بڑا۔ خود ہمارے زمانے کے مہدیوں محمد احمد تعاشی وغیرہ نے مصر کو کیا کیا ناچ نچایا۔

وہ بہادر انگریز جن کی وسیع سلطنت میں آج کے روز آفتاب غروب نہیں ہوتا۔ جب انہوں نے مصر کی کمک پر آکر فوج کشی کی تو سوڈانی مہدی نے ان کو کیا کیا تماشا نہیں دکھایا۔ بالآخر یہ غریب اپنی جان پر کھیل گیا اور تمام مہدیوں کی آبرو رکھ گیا۔ شکست و فتح نصیبوں سے ہے مگر اے میر مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا۔ حال کو جت نہیں صومالی مُلّا عبداللہ ہی کو دیکھ لیجئے۔ کس دم خم اور کس ٹھاٹھ سے برٹش کے مقابلے کی کڑی جھیل رہا ہے۔ ماتھے پر چین تک نہیں۔ میرا شیر افریقہ کے جنگلوں اور کچھاروں میں دھڑوک رہا ہے اور ایسے ہیبت ناک نعروں سے کوک رہا ہے کہ مرزا قادیانی اگر سن پائیں تو پتہ پانی ہو کر رہ جائے۔ دیکھئے مہدیوں کی یہ شان ہے۔ ایک ہمارے قادیانی مہدی ہیں کہ نہ ان میں جوش ہے نہ ہمت ہے نہ جرأت نہ اولوالعزمی ہے گوشہ عافیت میں بیٹھے چار طرف کاغذی گھوڑے دوڑا رہے ہیں اور توپ گولے کی جگہ خالی خولی گیدڑ بھبکیوں (موت کی پیشینگوئیوں) سے کام لے رہے ہیں اور ہنکار رہے ہیں کہ میری فوج تو طاعون ہے کالرا ہے جو آنکھوں سے الوپ انجن ہو کر مخالفوں کی کمینگاہ میں ہر وقت لگا ہوا ہے اور ہڑپ کوئی منکر ڈھب پر چڑھا اور ادھر اس نے ہڑپ کیا۔

بھلا کسی مہدی نے بزدل بن کر ایسی کارروائیاں کی بھی ہیں۔ انہوں نے صرف زبان تیغ سے بڑی بڑی جرار سلطنتوں کی مزاج پرسی کی ہے اور اپنی شان جبروت دکھا کر منکروں کو منوایا

ہے ان کی ناک میں تیر ڈال دیا ہے۔ پس کس مسالے پر آسمانی باپ خوش ہوسکتا ہے کہ میرا لے پالک کسی قابل ہوگا اور آسمانی باپ کے پوتے کس برتے پر اچھل کود رہے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے کئی حریفوں پر فتح یاب ہوں گے۔ اگر مرزا قادیانی کا یہی جبن ہے تو یاد رکھیں کہ مجدد السنہ مشرقیہ مہدویت کا جبہ قلہ چھین کر کسی دوسرے مہدی کو دے دے گا اور قادیانی مہدی کو معزول کر کے بیک بینی و دو گوش عدم آباد کو چلتا کر دے گا۔

۶ …… الحیاء شعبۃ من الایمان

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مخبر صادق ﷺ کا مندرجہ عنوان ارشاد کتنا صحیح اور درست اور بے حیاؤں کے مطابق حال ہے اگر اس ارشاد پر عمل ہو تو دنیا میں ایک بھی بے حیا نہ رہے اور بے حیائی اپنا منہ کالا اور ہاتھ پاؤں نیلے کر کے کافور ہو جائے۔ بھلا تیرہ سو برس کے عرصہ میں یہ ڈھٹائی اور بے حیائی کس نے اپنا شعار بنایا ہے کہ اپنے کو مسلمان اور امت محمدیہ میں بتائے اور نبی بننے کا دعویٰ کرے۔ اسلام کی بنیاد ڈھائے اور بدستور مسلمان بنا رہے اور جب اس کا دعویٰ مختلف مضبوط دلائل سے توڑا جائے تو ذرا شرم نہ آئے بلکہ اڑیل ٹٹو کی طرح اور بھی ہٹ کرے۔ تمام صحابہ عظام۔ اولیاء کرام، کبراء الحکام کو جو متبع سنت خیر الانام اور عمائد اسلام تھے جھوٹا بتائے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ حیاء جو ایمان کا شعبہ ہے باقی نہیں رہی اور بے حیائی جو کفر کا تمغہ ہے اس کے دل پر مسلط ہوگئی ہے۔ دین میں شرک سے بڑھ کر کوئی بے حیائی نہیں مشرک فی التوحید اور مشرک فی الرسالۃ سے زیادہ کون بے حیا ہوگا۔

سچ ہے حیاء مومنین کی صفت ہے۔ صالحین کی صفت ہے صدیقین کی صفت ہے۔ انبیاء کی صفت ہے اور خود خدائے سبحانہ وتعالیٰ کی صفت ہے۔ بھلا ملحدوں اور مشرکوں کو اس صفت سے کیا واسطہ؟

جس شخص میں حیا نہیں نہ اس کے لئے کوئی ضمانت ہے نہ اس کا کوئی ضامن ہے نہ اس کا کوئی کفیل ہے نہ اس کا قول وفعل قابل اعتماد ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں مطلق خوف خدا نہیں رہا۔ وہ خدا کا منکر ہے اور عملاً اضد کو بھول گیا ہے۔ دنیا کے سارے کاموں میں حیا اس طرح داخل ہے جیسے اجسام میں خون اور خون میں حرارت اگر حیا موجود ہو تو کوئی مجرم کسی جرم کا ارتکاب نہ کر سکے۔ عدالتیں جو مجرموں کو سزا دیتی ہے تو یہ ایک قسم کی تادیب اور سرزنش ہوتی ہے کہ دیکھو تم نے جو حیا جیسی صفت سے قطع تعلق کر لیا تو اب تم کو جبراً حیا دلوائی جاتی ہے اور جب تک تم اس سزا

میں مبتلا رہو گے۔ تمہارا نور ایمان تمہیں خود حیا اور شرم دلاتا رہے گا تو نے جو کچھ جھک مارا تھا اب اس کا خمیازہ چکھ۔

قیامت میں جب مجرمین دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ اور عقوبت میں مبتلا ہوں گے تو یہی کہیں گے ''یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا'' یہ ان مجرموں کا حال ہوگا۔ جنہوں نے رسول مقبول ﷺ کا طریقہ چھوڑ دیا ہے اور جو لوگ خود ہی رسول بن گئے ہیں اور رسول کو جھٹلایا ہے خیال کرنا چاہئے کہ ان کی کیسی بری حالت ہوگی۔ کاش وہ خدا اور رسول سے شرم کریں۔ بے حیا نہ بنیں اگر دنیا میں ان کو بے حیائی کا تدارک نہیں ملا تو وہ اس پر نہ پھولیں کیونکہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے بہت سخت ہے اور دائمی ہے۔

۷ ...... نبی اور خلیفہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

آنحضرت ﷺ کو خدائے تعالیٰ نے خاتم النبیین بنایا۔ اسی بناء پر آپ نے فرمایا ''لانبی بعدی'' مرزا قادیانی کو آسمانی باپ نے خاتم الخلفاء بنایا۔ لہٰذا آپ نے نعرہ مارا کہ لا خلیفۃ بعدی۔ کلام مجید میں بجز حضرت آدم علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے کسی کو جناب باری نے خلیفۃ اللہ کہہ کر نہیں پکارا۔ مگر مرزا قادیانی کو آسمانی باپ نے نہ صرف خلیفۃ اللہ بلکہ خاتم الخلفاء بنا دیا کیونکہ آپ آسمانی باپ کے خلف فرزند ہیں۔ باقی سب ناخلف، اور خلیفۃ اور خلف ہم معنی ہیں۔ مرزا قادیانی کا مقولہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کامل اور اکمل انبیاء کے خاتم ہیں نہ کہ ناقص انبیاء کے ناقص انبیاء قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔

اس پر ہم بارہا بحث کر چکے ہیں۔ اگر اطمینان نہ ہوا ہو تو اور لیجئے۔ ناقص ناقص کا خاتم ہوگا اور کامل کامل کا پہلے تو اس فاسد عقیدے نے آنحضرت ﷺ کا کسر شان کیا۔ پھر خود مرزا قادیانی کا۔ کیونکہ آپ اپنے کو خاتم الانبیاء کہتے ہوئے تو ذرا جھجکتے ہیں مگر خاتم الخلفاء بڑے دھڑلے سے بنتے ہیں۔ اس صورت میں آپ ناقص خلفاء کے خاتم ہوں گے نہ کہ کامل خلفاء کے۔ اور خلفاء بھی انبیاء ہیں تو اپنے ساتھ آپ نے تمام انبیاء کو ناقص ٹھہرا دیا۔

اور آپ کے عقیدے کے موافق قیامت تک جتنے خلفاء (انبیاء) ہوں گے سب ناقص ہوں گے۔ یہ وہی بات ہوئی۔

میں تو ڈوبا ہوں مگر تم کو بھی لے ڈوبوں گا

آسمانی باپ نے بایں ریش وفش لے پالک کو تاویل کرنا بھی نہ بتایا۔اتنی خبر نہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کمال نبوت کے خاتم اور مکمل ہیں تو ناقص نبوت کے بدرجہ اولیٰ متمم اور مکمل ہیں۔ یہ تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو چاند ماند ہو جاتا ہے مگر ستارے ماند نہیں ہوتے۔ گویا آفتاب صرف چاند کو مغلوب کرتا ہے نہ کہ ستاروں کو۔ایسی اندھی تاویل کو وہی لوگ دیکھیں اور پسند کریں گے جو انسانی ماہیت سے مسخ ہو کر چمگادڑ کی ماہیت میں حلول اور بروز کئے ہوئے ہیں۔

مرزا قادیانی تمام انبیاء کو ناقص بتاتے ہیں لیکن اگر کوئی ان سے کہے کہ آپ ناقص خاتم الخلفاء اور ناقص امام الزمان ہیں تو وہ اور ان کے چیلے چاپڑ کاٹ کھانے کو دوڑیں گے۔

کھانے کے دانت اور دکھانے کے دانت اور

ناقص چیزوں اور ناقص انسانوں کی خاتمیت کونسا اعجوبہ امر یا اعجاز ہے؟ ناقص انسان یا ناقص اشیاء تو کامل ہوں ورنہ ان کا معدوم ہو جانا بہتر ہے۔آسمانی باپ کے سب بیٹے یا تو خلف ہوں ورنہ تلف۔ جب مرزا قادیانی ناقص نبی یا خلیفہ ہیں تو آپ کی امت بھی ناقص ہی ہوگی۔ تعجب ہے کہ آنحضرت ﷺ تو کامل اور آپ کا بروز اور ظل، ناقص۔ (ایڈیٹر)

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۲۴ر ستمبر کے شمارہ نمبر ۳۶ر کے مضامین

۱......	آرا آرا دھڑیم۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	نبی اور مجدد۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	تردید رد التجدید۔	ایم۔ڈی۔ایل شاہجہان پوری!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... آرا آرا دھڑیم

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ارے بیٹھے بٹھائے یہ دھماکے کی آواز کیسی آئی؟ آسمانی باپ کی طرف سے کوئی زلزلہ تو

نہیں آکودا۔ جس طرح لے پالک کی حمایت پر طاعون ایڈیکانگ بن کر آکودا تھا مگر وہ تو تمام ہندوستان میں اچھلتا کودتا رہا۔ اس کا بڑا ہوائی زلزلہ خاص قادیان دارالامان ہی میں تشریف کا پوٹلا یا دوبار کا گٹھالایا۔ لیکن نہ تو مینارے پر نہ لے پالک کے محل سرا پر غریب ایڈیٹر الحکم کے ہی مکان پر یوں گرا جیسے مردار پر کندھے جوڑ کر گد۔ ماحصل یہ ہے کہ پچھلے مینہ کے موسلا دھار دونگڑوں میں بے چارے ایڈیٹر کا مکان یوں بیٹھ گیا جیسے کسی مایوس اور ناکام عاشق کا دل اور دم کے دم پلن لے پالک کی چوکھٹ اور منارے کے استھان کے آگے سربسجود ہو گیا۔

زلزلہ بھی تھا عقلمند کہ غریب ایڈیٹر ہی کے مکان کو قادیان کے مکانات کا کفارہ بنایا۔ اب مکان کی تعمیر کے لئے چندہ ہو رہا ہے۔ چندوں میں ایک ڈبل چندہ یہ بڑھ گیا۔ یا الٰہی چندیا کی خیر۔ اب ہمیں قادیان کے دوسرے مکانوں کے لالے پڑ رہے ہیں کیونکہ آسمانی باپ کے ایڈیکانگ کا دست شفقت تو سبھی پر پھرنا چاہئے۔ جیسے طاعون۔ کہ آیا تو مخالفوں کے لئے مگر خود آسمانی باپ کے بعض جان بہار پوتوں کا بھی سلفہ کر گیا۔ ہماری رائے میں تو یہ تعمیر منارے سے بھی مقدم ہو کیونکہ الحکم ہی نے منارۃ المسیح کو پبلک میں بانس پر چڑھایا ہے اور ہفتہ وار چڑھاتا رہتا ہے۔ ورنہ کہیں وہی معاملہ نہ ہو کہ کباڑی کے چھپر پر سہونس نہیں ہوتا۔ (ایڈیٹر)

۲ ...... نبی اور مجدد

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

نبی اور رسول صاحب شریعت ہوتا ہے مگر مجدد ان امور کو جو مرور الزمان کی وجہ سے پرانے یا دلوں سے نسیاً منسیا ہو گئے ہوں۔ نئے کرتا اور یاد دلاتا ہے نہ وہ نبی اور رسول ہوتا ہے نہ نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا ہے۔ جیسے مولانا مجدد نا اسمٰعیل شہیدؒ کہ مسلمان توحید و سنت کو بھول گئے تھے چار طرف شرک اور بدعت اور ہوا پرستی پھیل گئی تھی۔ آپ نے تجدید کی ٹھوکر لگائی اور مردہ سنت و توحید کو زندہ کر دیا جس سے نہ صرف عوام بلکہ سچے علماء کرام کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ بے شک یہ حضرت شہید مغفور مبرور ہی کے دم قدم کی برکت ہے کہ ہندوستان میں توحید کا نور پھیل رہا ہے اور اتباع سنت کا ظہور ہو رہا ہے مجدد ایسے ہوتے ہیں جن کی نسبت حدیث شریف میں ''یجدد لها دینها'' کی پیشینگوئی وارد ہوئی ہے۔ بھلا اس زمانہ سے لے کر اب تک حقانی علماء میں سے کسی نے بھی مولانا مرحوم کی تجدید سے انکار کیا۔ ہرگز نہیں بلکہ آپ کا نام بڑی عظمت سے

مسلمانوں کی زبان پر دائر و سائر ہے اور قیامت تک رہے گا اور مسلمان ہمیشہ آپ کی مساعی جمیلہ کے مشکور رہیں گے۔

اب مرزا قادیانی بھی کو دیکھئے ہندوستان سے لیکر حرمین شریفین اور تمام ملک عرب تک کسی عالم نے بھی آپ کے لاطائل دعووں کو مانا؟ پچاس سو، دس، بیس دو چار کو تو جانے دو کسی مرے گرے ایک آدھ عالم نے بھی آپ کو حق پر سمجھا۔ مشائخ عظام اور علماء کرام نے آپ کے نام اور کام پر تین حروف ہی بھیجے اور چار طرف سے پیش باد کا طرۂ لگا۔ کوئی عالم ایسا نہیں جس نے تکفیر نہ کی ہو اور کفر کے فتووں پر اپنی مہر یا دستخط ثبت نہ کئے ہوں۔

وجہ یہ ہے کہ معاملات دین سے علماء ہی باخبر ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے مکاروں کا مکر اور زوریوں کا زور چل نہیں سکتا۔ انہیں نفوس قدسیہ سے دین اسلام قائم ہے۔ انہیں کی برکت سے مسلمان راہ راست سے نہیں ڈگمگاتے اور گمراہ گمراہی سے نکل کر صراط مستقیم پر قائم ہو جاتے ہیں اور صدی پر خدائے تعالیٰ ایسے مجدد دین بھیجتا رہتا ہے کیونکہ وہ اپنے دین کا حامی اور حافظ و ناصر ہے۔

موجودہ عہد سلطنت میں آزادی اور وسیع المشربی کا دور دورہ ہے۔ کل جدید لذیذ والوں کی چاشنی کی خوب دال گلتی ہے۔ ہر طبقہ میں آسان پسندی پھیل گئی ہے۔ تکالیف شرعیہ سے بباعث ضعف ایمان واعتقاد کے سب بچتے ہیں۔ پس سادھو بچوں کی چڑھ بنی ہے۔ اگر ہندوستان کے علماء اور مشائخ مرزا قادیانی کا تعاقب نہ کرتے اور مرزائی عقائد کی مسموم ہواؤں کو بذریعہ ہوا خواہی دین اسلام کے تقریر اور تحریر یعنی کتابوں اور رسالوں کی اشاعت سے دور نہ کرتے تو ہندوستان میں مرزائی مذہب طاعون کی طرح پھیل جاتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ علماء کا وجود باجود دین اسلام کے قیام واستحکام کی ضمانت ہے۔ ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ اگر مجدد نبی ہوتا تو آنحضرت ﷺ خاتم النبیین کیونکر ہوتے؟ بھلا کسی نے آج تک عرفاء واصطلاحاً لغتہً وشرعاً مجدد کو نبی یا نبی کو مجدد مانا بھی ہے؟ نبی کو مجدد کے لقب سے ملقب کرنا اس کی توہین ہے۔ ہر فن کا ایک ایک مجدد ہوتا ہے۔ یورپ میں اس وقت سائنس اور جرثقیل اور ڈاکٹری وغیرہ فنون کے صدہا مجدد ہیں لیکن وہ رسول اور پرافٹ (غیب دان) نہیں ہیں نہ انہوں نے ایسا دعویٰ کیا۔ پھر رسول اور نبی مامور اور مبعوث من اللہ ہوتا ہے مجدد ایسا نہیں ہوتا۔

مگر مرزا قادیانی کو لغوی اور اصطلاحی اور شرعی مناسبت سے کیا غرض۔ انہوں نے تو تمام عمدہ اور بزرگ خطابات چھانٹ کر الم غلم توند میں بھر لیے۔ یہ نہ سوچ کہ ان کی سمائی بھی ہوگی

کہ نہیں اور یہ مختلف اور متضاد وخطابات پیٹ کے ڈربے میں جا کر آپس میں لڑ کر گتھم گتھا تو نہ ہو جائیں گے۔

مرزا قادیانی کو دنیا طلبی اور حب جاہ کی عیاری تو خوب سوجھی مگر یہ نہ سوجھا کہ چل بھی سکے گی یا نہیں۔ اب مالیخولیا یا واقعی الحاد وارتداد کے طغیان کی نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ مرزا اور مرزائیوں کی نظروں میں کسی نبی اور رسول اور مجدد کی کوئی حقیقت نہیں۔ اور ہے بھی تو اتنی کہ کوئی نبی اور رسول ہوں گے مگر اب کہاں ہیں مر گئے نکل گئے۔

ان کے اقوال ان کے الہامات ان کے وجود ہی کے ساتھ فرسودہ ہو گئے۔ مرزا قادیانی زندہ نبی، زندہ رسول، زندہ امام الزمان وغیرہ ہیں۔ پس ان پر نہ صرف مسلمانوں بلکہ ساری خدائی کو ایمان لانا چاہئے۔

آپ حدیث رسول اللہ ﷺ سے اپنا مجدد ہونا اخذ کرتے ہیں اور کلام مجید سے صرف عیسیٰ مسیح کا مرنا مگر قرآن سے اپنا عیسیٰ موعود ثابت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ قرآن میں عیسیٰ موعود ہی کے آنے کا ذکر ہے۔ مگر حدیث میں جو تیس جھوٹے دجالوں کے آنے کا ذکر ہے۔ اس سے چین بر جبیں ہوتے ہیں کیونکہ خود بدولت بھی انہوں میں سے ہیں۔ خود مرزا قادیانی ایمان سے کہیں کہ دنیا میں اب تک بہت سے جھوٹے مہدی اور جھوٹے نبی آئے یا نہیں پس؟ کیا ضمانت ہے کہ آپ خلاف قرآن وحدیث کے سچے مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ گھبرائیے نہیں چند روز میں سب کھلا جاتا ہے اور ذرا ذیابطیس اور ضعف قلب کو بڑھنے دیجئے۔ (ایڈیٹر)

۳ ...... تردید رد التجدید

ایم۔ ڈی۔ ایل شاہجہان پوری!

چند ہفتہ سے ایڈیٹر ایڈورڈ گزٹ شاہجہان پور مولانا شوکت ایڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ پر بے جا حملے کر رہا ہے۔ ہم سوچتے تھے کہ آخر اس بحث کا منشا کیا ہے اور کیوں ایڈیٹر ایڈورڈ گزٹ نے مولانا کو اپنا مخاطب بنایا ہے لیکن تھوڑے غور سے معلوم ہو گیا کہ ایڈیٹر مذکور کو دو چیزوں نے اس بحث کے لئے ابھارا۔ اول! تو طلب شہرت جس کا ذریعہ آج کل اس سے اچھا اور کوئی نہیں۔ کہ کسی بڑے شخص سے الجھ کر اپنے کو مشہور کیا جائے۔ یا کسی معزز اخبار کے کالموں میں اپنا نام لکھوا کر اپنے نام کو شہرت دی جائے۔ چونکہ آج کل یہی طریقہ شہرت کا ہے۔

اس وجہ سے منشی مختار احمد نے اس پر عمل کیا اور ایک اچھا موقع شہرت کا ڈھونڈ نکالا اور بے جا طور پر دخل در معقولات دیا۔ یہ ضرور ہے کہ ان کے دخل در معقولات سے ان کی کم علمی روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی۔ مگر انہوں نے اس مصرع پر عمل کیا کہ۔

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

اب رہی دوسری چیز (جس نے ان کو خاص کر مولانا شوکت کے ساتھ الجھنے پر مجبور کیا۔) تو وہ ان کا مرزائی ہونا ہے اور انہوں نے اس عداوت کو اس پرایہ میں ظاہر کیا ہے۔ گو عام طور پر لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ کس چیز کے جلے پھپھولے پھوڑے جاتے ہیں اور کس پرایہ میں دل کی بھڑاس نکالی جاتی ہے۔ ایڈیٹر صاحب خواہ آپ کسی رنگ میں جلوہ افروز ہوں اور کسی پیرایہ میں سلسلۂ گفتگو شروع کریں۔ مگر۔

من انداز قدرت راے شناسم

حضرت جو تاڑنے والے ہیں قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ اچھا تو پھر آپ کا یہ دعویٰ کرنا کہ ہم مولانا شوکت صاحب کے دوست ہیں اور خیر خواہی سے کہتے ہیں۔ کیا بالکل جھوٹ اور سفید جھوٹ نہیں۔ کیا آپ باوجود یہ کہ مرزا غلام احمد کے مرید ہیں اور ان کی شان میں ایک قصیدہ لکھ چکے ہیں۔ مجدد کے دوست ہو سکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں یہ صریح جھوٹ ہے اور اگر آپ گریبان میں منہ ڈالیں تو خود آپ کا دل آپ کو بتا دے گا۔ کہ میں کس نیت سے اخبار میں اس قسم کے مضامین لکھ رہا ہوں اور سچائی کس طرف ہے۔

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ناظرین کی دلچسپی کیلئے مختار کے قصیدہ کے چند شعر اس مقام پر نقل کریں۔ جس سے صاف طور پر ثابت ہو جائے گا کہ مختار ایک سخت متعصب اور پرانے (مرزائی) ہیں یہ قصیدہ مسک العارف، مصنفہ محمد احسن امروہی مرزائی کے صفحہ ۶۲، ۶۳، ۶۴ میں شائع ہوا ہے جو کہ مارچ ۱۸۹۸ء میں طبع ہوئے ہیں۔ قصیدہ میں اس بات کا صاف طور پر بیان موجود ہے کہ مرزا مسیح موعود اور سچے رہنما ہیں چنانچہ ہمارے دوست مختار مرزا کی شان میں فرماتے ہیں۔

تو ہے ہمارا پیشوا   تو ہے ہمارا رہنما
تو ہے ہمارا مقتدا   ایک چاکر کمتر ہیں ہم
گو رنج و غم سہتے ہیں ہم   مشق ستم رہتے ہیں ہم
لیکن یہی کہتے ہیں ہم   تجھ پہ فدا ہو جائیں ہم
ہوتے ہیں ظلم ناروا   لیکن ہمیں پروا ہے کیا
جب تیرے آگے کر دیا   ہم نے سر تسلیم خم
ہے سب کو ہی اے نیک خو   تیری لقاء کی آرزو

کرتے ہیں تیری گفتگو لحظہ بلحظہ دم بدم

ایک جگہ پر فرماتے ہیں ۔

اے مہدے عالی ہمم اے ہادیئے والا حشم
اے عیسٰی فرخ شیم اے رہبر راہ ارم
اے عشق تو ایمان من اے الفت تو جان من
اے درد تو درمان من اکنوں بمطلب آمدم

اور ناظرین مقطع کی داد یں۔

مختار روک اپنی زبان مختار تھام اپنا قلم

معزز ناظرین یہ ہے مختار کا قصیدہ جس سے آپ کو ان کے متعصب مرزائی ہونے کا کامل عقیدہ ہو جائے گا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم قصیدہ کی غلطیاں بھی پبلک پر ظاہر کریں۔ لیکن چونکہ ہم اس وقت دوسرے پہلو پر گفتگو کر رہے ہیں۔ اس لئے قصیدے کی اصلاح کو دوسرے وقت پر اٹھا رکھا ہے۔ معزز ناظرین آپ کو یہ تعجب ضرور ہوگا کہ جب ایڈیٹر ایڈورڈ گزٹ کے ان مضامین لکھنے کا منشا بغض و عناد ہے تو وہ کیوں نہیں کھلم کھلا مرزا غلام احمد کی تائید کرتا اور کیوں نہیں ضمیمہ کے مضامین کا جواب دیتا۔

تو ہم آپ کا تعجب دور کرنے کے لئے یہ جواب دیتے ہیں کہ اول تو اُس بے چارے میں اس قدر لیاقت نہیں کہ اپنے پیر کی حمایت کر سکے۔ دوسرے ایڈیٹر ایڈورڈ گزٹ یہ نہیں چاہتا کہ میں تعلیم یافتہ پبلک اور اخباری دنیا میں اپنا مرزائی ہونا ظاہر کروں۔ اس وجہ سے وہ دوسرے طور پر اپنے مخالفوں سے الجھتا ہے اور اپنے نام کو شہرت دینا چاہتا ہے کیونکہ بوجہ بے علم ہونے کے اس کے پاس کوئی شہرت کا ذریعہ نہیں ہے۔ بھلا جو شخص صحیح اردو لکھنا تک نہ جانتا ہو اور خدا کے لئے محسوس کا لفظ استعمال کرے تو کیا زبان دانی کے متعلق اس کی رائے قابل وقعت ہو سکتی ہے۔ ایسے شخص کو کبھی مذہبی اور علمی بحثوں میں دخل نہ دینا چاہئے۔

حالانکہ ایڈیٹر ایڈورڈ گزٹ نے ان تمام چیزوں میں دخل دیا ہے۔ جس کو ہم آگے چل کر ظاہر کریں گے۔ ایڈورڈ گزٹ میں رد التجدید کے عنوان سے کئی مضمون شائع ہو چکے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ سلسلہ وار ان مضامین کی تردید کریں۔ اس وقت ہماری میز پر ۱۴/اگست کا ایڈورڈ گزٹ رکھا ہوا ہے۔ جس کے ص ۲ میں جلی قلم سے (رد التجدید) درج ہے۔ یہ عنوان کسی طرح درست نہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نویس نفس تجدید کا رد کرتا ہے یا بالفاظ دیگر وہ کسی مجدد کے

آنے کا قائل نہیں۔ حالانکہ اس کا قول اس کے عقیدہ کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو نہ صرف مجدد بلکہ مسیح ومہدی وغیرہ مانتا ہے۔ لہٰذا ہم اس کو نصیحت کرتے ہیں کہ مضمون کا عنوان تبدیل کرے۔ خیر یہ تو عنوان پر بحث تھی۔

آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی کو دوستانہ سمجھایا جاتا ہے تو اس کو بہت برا معلوم ہوتا ہے۔ ایڈیٹر شحنہ ہند کو چاہئے تھا کہ وہ ہمارا شکر گزار ہو کر دعویٰ تجدید سے باز رہتا کیا خوب، آپ اور دوستانہ طور پر سمجھائیں اور وہ بھی کس کو ایڈیٹر شحنہ ہند کو۔ سچ ہے اور بہت سچ۔ مگر حضرت یہ تو فرمایئے کہ ایڈیٹر شحنہ ہند آپ کا شکر گزار کیوں ہوتا۔ کیا اس وجہ سے کہ آپ کھلم کھلا مہمل اعتراضات اس پر کر رہے ہیں۔ کیا اس وجہ سے کہ آپ اپنے اخبار میں اس کو سخت وسست لکھ رہے ہیں۔ بھلا ہم بھی تو کہیں کہ وہ کون اسباب ہیں اور آپ کے اس پر کیا احسانات ہیں جس کی وجہ سے اس کو شکریہ ادا کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

ایڈیٹر مذکور نے ایک پرچہ میں لکھا تھا کہ خدا کو ضرورت محسوس ہوئی۔ اس کا جواب شحنہ ہند میں ایک نامہ نگار نے کافی طور پر دے دیا ہے۔ کیوں نہ ہو میرے بھولے ایڈیٹر (تھینکس) اس کے بعد فرماتے ہیں۔ ہمارے معزز ہمعصر نے یہ تو لکھ دیا کہ ہم کو اول کمال علم وفن اور پھر تعلیم یافتہ پبلک نے مجدد بنایا ہے۔ ایسے مہمل فقرے تفصیل طلب ہیں۔ مجدد کو بتانا چاہئے کہ وہ کونسے علوم وفنون ہیں جنہوں نے کامل بنادیا اور یہ کہ وہ علوم وفنون اس نے کس حد تک حاصل کئے۔ ہم تعلیم یافتہ پبلک کی تعداد بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

اگر ہمعصر نے یہ لکھ دیا تو غضب کیا۔ کیا کمال علم وفن کے سوا کوئی اور چیز بھی انسان کو معزز بناتی ہے۔ مگر ہم سمجھائیں تو کس کو سمجھائیں؟ آپ کی عبارت کا یہ حال ہے کہ آپ نے مذکورہ بالا عبارت میں۔ دو سوال کئے ہیں جن میں سے دوسرا بالکل مہمل ہے۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ وہ کونسے علوم وفنون ہیں جنہوں نے کامل بنادیا اور اس کے بعد لکھتے ہیں کہ وہ علوم وفنون اس نے کس حد تک حاصل کئے۔

حالانکہ دوسرے سوال کا مطلب پہلے سوال میں بخوبی آ گیا کیونکہ جب علوم نے کامل بنادیا وہ یقینی انتہا درجہ تک حاصل کئے ہوں گے۔ پھر اس سوال کی کیا ضرورت کہ وہ علوم وفنون اس نے کس حد تک حاصل کیے۔ کیا دوسرا سوال مہمل نہیں رہا۔ یہ سوال کہ ہم تعلیم یافتہ پبلک کی تعداد معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا شوکت نے کوئی رجسٹر تعلیم یافتہ پبلک کے نام درج کرنے کے لئے نہیں بنایا ہے۔ جن کی فہرست اخبار میں شائع کر دی جائے۔ مگر نہیں آپ نے

اپنے پیر پر مولانا شوکت کی حالت کو بھی خیال کیا ہے۔ جن کے یہاں مریدوں کے نام کا ایک رجسٹر موجود ہے جن کی تعداد کبھی ایک لاکھ بتائی جاتی ہے اور کبھی ایک دم سے دو لاکھ۔ حالانکہ کمشنر مردم شماری بہت ہی تھوڑی تعداد لکھتے ہیں اور نیز ضمیمہ میں بار بار مریدوں کی تعداد کی قلعی کھل چکی ہے۔ خیر یہ تو مرزا کی پرانی عادت ہے۔

ہم کو اس سے بحث نہیں اس وقت یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ مولانا شوکت کے پاس کوئی رجسٹر نہیں اور رجسٹر کا نہ ہونا مولانا شوکت کے ساتھ خاص نہیں ہے کسی ذی علم وفاضل ومجدد نے اپنے متعلقین کی کوئی فہرست شائع نہیں کی۔ آپ کے پیر مرزا غلام احمد نے ضرور ایک فہرست ۳۱۳ ناموں کی (ضمیمہ رسالہ انجام آتھم ص۴۱، خزائن ج۱۱ ص۳۲۵) شائع کی ہے۔ اس میں ان لوگوں کے نام ہیں جو اپنی حماقت سے مرزا قادیانی کے پھندے میں پھنس گئے۔ ہاں تو اب بھی آپ کی سمجھ میں آیا کہ فضلاء کے کمال کو لوگ خود بخود تسلیم کر لیتے ہیں وہ فہرستیں نہیں شائع کرتے مگر ساتھ ہی کچھ حاسد بھی ایسے لوگوں کے پیدا ہو جاتے ہیں جو ان کی شہرت کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے۔ اس کے بعد آپ ارشاد فرماتے ہیں یہ تفصیل دریافت ہونے پر ہم مقابلہ کریں گے کہ اب ہندوستان میں کوئی دوسرا شخص بھی اس کمال کا ہے یا نہیں اور وہ خاقانی اور بے دل اور غالب وغیرہ کے کلام کا حل لکھ سکتا ہے یا نہیں حضرت ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ تعلیم یافتہ پبلک کی تعداد دریافت ہونے کے بعد دوسروں کی لیاقت پر کیسے رائے زنی کر سکیں گے کہ فلاں شخص اس کام کو کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے لئے تعلیم یافتہ پبلک کی تعداد دریافت کرنا بالکل غیر ضروری ہے۔ مولانا شوکت نے ان شاعروں کے کلام کا جو حل کیا ہے اس کو دیکھئے اور ان سے مقابلہ کر لیجئے۔ آپ کو زیادہ حجت کی کیا ضرورت ہے۔ دوسرے یہ کہ مولانا شوکت تو ان شاعروں کے کلام کا حل کر چکے ہیں۔ آپ اب دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آیا کوئی حل کر سکتا ہے یا نہیں۔ گویا آپ امکان پر بحث کر رہے ہیں اور ہم وقوع پر اور اس کے علاوہ آپ نے ابھی تک تعین بھی نہیں کیا کہ فلاں شخص اس کام کو کر سکتا ہے اور اگر بالفرض آپ کسی کا نام لے بھی دیں تو ہم کیسے یقین کر لیں کہ یہ شخص اس لیاقت کا ہے؟

ہاں جب حل کر کے دکھایا جائے گا اس وقت پبلک خود فیصلہ کر لے گی۔ خالی باتوں سے کام نہیں چل سکتا اور اگر آپ کے نزدیک کسی کام کا کر سکنا اور کرنا برابر ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ فلاں فلاں ادیب مرزا قادیانی کے قصیدہ کا جواب لکھ سکتے ہیں۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ ہمارے اس کہنے کے وقت تم کہتے ہو کہ لکھ کے دکھاؤ جب جانیں حالانکہ اس قصیدے سے عمدہ قصیدے

اس وقت موجود ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ ان شاعروں نے اعجاز کا دعویٰ نہیں کیا اور اگر صرف اعجاز کا دعویٰ کرنا کوئی قابل وقعت چیز ہے تو متنبّی نے صرف اپنے عمدہ کلام کی وجہ سے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ پھر مرزا میں اور متنبّی میں کیا فرق؟ بہر حال جب تک لکھ کر نہ دکھایا جائے۔ مولانا شوکت کا دعویٰ باطل نہیں ہوسکتا۔

کیونکہ امکان کے لئے وقوع ضرور نہیں ورنہ ہم ہر شخص کو زانی اور شرابی کہہ سکیں گے کیونکہ اس میں زناء اور شراب نوشی کی قوت موجود ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں کہتے (مگر نہیں آپ اپنے کانشنس کے موافق ہر ایک پر حد لگانے کا فتویٰ دے دیں گے (الٰہی توبہ) اور یہاں تو تم نے اس کام کے لئے کسی کا نام بھی نہیں لیا۔ اس کے بعد بھولا ایڈیٹر یوں لکھتا ہے۔ ایک دانشمند کا مقولہ ہے کہ جو بلا ضرورت قسم کھاتا اور حلف اٹھاتا ہے اس کی کوئی بات سچی نہیں ہوتی۔ کیا خوب اب تو آپ مسائل شرعیہ میں بھی دخل دینے لگے (حالانکہ خیر سے عربی کا آپ ایک حرف بھی نہیں جانتے) کہ قسم کھانا ناجائز ہے۔

مگر افسوس کہ ہم کو اس دانش مند کا نام اب تک نہ معلوم ہوا جس نے احکام شرع کے خلاف یہ زبردست فتویٰ دیا اور قوانین مروجہ کو بھی درہم برہم کردیا۔ آنکھ کھول کر دیکھو کہ شرع کا کھلا ہوا مسئلہ ہے۔ ''البیّنة للمدعی والیمین علی من انکر'' مگر نہیں نہیں معاف فرمائیے۔ شاید وہ دانشمند (مگر آپ ہی کے نزدیک) مرزا غلام احمد ہوں گے لیکن اگر آپ کا یہی خیال ہے تو بالکل غلط ہے کیونکہ وہ خود بھی سینکڑوں جگہ بلا ضرورت قسم کھاتے ہیں اور دوسروں کو قسم کھانے پر مجبور کرتے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کو قسم کھانے کے واسطے کس قدر مجبور کیا تھا اور پے در پے متعدد اشتہار شائع کر کے اس پر زور دیا تھا کہ وہ قسم کھالے تو میں اس قدر روپیہ اس کو دوں گا۔ اور پھر بڑے زور وشور سے یہ پیشین گوئی کی کہ وہ ہرگز قسم نہیں کھائے گا۔ کیونکہ وہ جھوٹا ہے۔

چنانچہ (انجام آتھم ص۳، خزائن ج۱۱ص۳) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''ناظرین یاد رکھیں کہ آخری پیغام جو آتھم صاحب کو قسم کھانے کے لئے پہنچایا گیا وہ اشتہار ۳۰ردسمبر ۱۸۹۵ء کا تھا اس میں یہ غیرت دلانے والے الفاظ بھی تھے کہ اگر آتھم کو عیسائی لوگ ٹکڑے ٹکڑے بھی کردیں اور ذبح بھی کر ڈالیں تب بھی وہ قسم نہیں کھائیں گے۔'' ان کے علاوہ بھی اور بہت سی عبارتیں ہیں جن میں قسم پر زور دیا گیا ہے اور ہم بوجہ طوالت اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اب ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ ہم مرزا قادیانی کی بات مانیں یا ان کے مرید مختار کی مگر ہم تو دونوں کو گمراہ سمجھ کر چھوڑتے ہیں

اور صرف شارع کے اقوال پر عمل کرتے ہیں۔

اس کے بعد مختار نے پنجابی اخباروں پر حملہ کیا ہے۔ (کیونکہ ایڈیٹر شحنہ ہند نے پنجاب اور ہندوستان کے معزز اخباروں کو اس فیصلہ کے لئے حکم بنایا تھا) اور ان اخباروں کی نسبت یہ لکھ دیا ہے کہ وہ زبان اردو سے ماہر نہیں اور ہندوستانی اخباروں کی نسبت یہ لکھ دیا کہ وہ ہمارے حق میں ڈگری کریں گے۔ حالانکہ اردو زبان دانی اور خوش فہمی کسی خاص شخص کا حصہ نہیں۔ ابھی یہ بات کی ہندوستان کے اخبار ہم کو ڈگری دیں گے۔ یہ صرف خیال ہی خیال ہے۔ جن کا آپ کے پاس کچھ ثبوت نہیں۔ اس کے علاوہ ہم بہت تعجب سے دیکھتے ہیں کہ مختار کو پنجابی اخباروں پر اعتراض کرتے وقت مرزا غلام احمد کی اردو نویسی کا کچھ بھی خیال نہ رہا۔ اور بے ساختہ پنجابیوں کو لتاڑ ڈالا۔ گویا اور کسی کے شان سے بعید نہ ہو۔ مگر مختار جیسے پیر پرست کی شان سے ضرور بعید ہے۔ اس کے بعد آپ نے ریاض الاخبار کے ایک نوٹ پر جو مولانا شوکت کی بابت ہے آپ نے رائے دی ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ریاض الاخبار کا منشاء مولانا شوکت کی تعریف کا نہ تھا۔

اگر مختار اس نوٹ کو کسی پرچہ میں نقل کریں۔ تو ہم فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آیا وہ کس کی جانب ہے۔ چونکہ ہم نے وہ نوٹ نہیں دیکھا اس وجہ سے ہم نے اس پر بحث بھی نہیں کی۔ اب ہم مختار احمد سے چند سوال کرتے ہیں اور ہم کو امید ہے کہ وہ ضرور ان سوالوں کا جواب دے کر پبلک پر اچھی طرح اصل حال ظاہر کر دیں گے۔ اور نیز ہم بھی باخبر ہو کر اس پر اچھی طرح بحث کر سکیں گے۔

سوالات متعلق اخبار

نمبر۱...... کیا یہ اخبار آپ نے اس وجہ سے جاری کیا ہے کہ قومی اور ملکی خدمت کریں۔

نمبر۲...... یا اس لئے کہ آئندہ چل کر اس اخبار کو مرزا غلام احمد کی تائید کا ذریعہ بنائیں۔

نمبر۳...... یا اس لئے کہ اس سے روپیہ کمائیں اور اس کو تجارتی اصول پر قائم رکھیں۔

بہر حال جو وجہ ہو اس کو ظاہر فرمائیے۔ سوالات متعلق ایڈیٹر

نمبر۴...... آپ کو مرزائی ہوئے کس قدر زمانہ گزرا۔

نمبر۵...... آپ مرزائی خود ہوئے یا کسی کی تحریک سے۔

نمبر۶...... آپ نے مرزا قادیانی کو دیکھا ہے یا نہیں اور اگر دیکھا ہے تو کب اور کتنی مرتبہ۔

نمبر۷...... آپ نے عربی تحصیل کی ہے یا نہیں اور اگر کی ہے تو کہاں تک اور کس سے اور جب آپ نے عربی تحصیل کی ہے تو ضرور ہے کہ آپ قرآن وحدیث سے بھی واقف ہوں گے تو ایسی صورت میں تو آپ پر ضرور لازم ہے کہ مرزا قادیانی کے سچے ہونے کے دلائل کافی طور پر پیش

کریں اور اگر عربی تحصیل نہیں کی تو پھر کس وجہ سے مرزائی ہوئے اور اب مرزائی ہونے کے آپ کے پاس کیا دلائل ہیں۔

نمبر۸...... کیا آپ نے کسی زبان کی نثر و نظم میں کوئی کتاب لکھی ہے اور اگر لکھی ہے تو اس کا نام کیا ہے اگر آپ نے ان تمام باتوں کا جواب دیا تو خیر ورنہ ہم تحقیق کر کے ان تمام باتوں کا جواب شحنہ ہند میں ارسال کریں گے۔ اس کے علاوہ ہم کو یہ بھی امید ہے کہ آپ ہمارے اس مضمون کا جواب بھی ضرور شائع کریں گے۔ مگر یہ ضرور خیال رہے کہ ہماری تمام باتوں کا جواب بالتفصیل دیا جائے اور خاص کر ان باتوں کا جو مرزا قادیانی کے متعلق ہیں اور آپ نے اپنی سعادت مندی سے اپنے پیر صاحب کا جابجا خلاف کیا ہے۔ اگر آپ نے ان باتوں کا جواب نہ دیا تو آپ کی بہت بڑی گریز سمجھی جائے گی۔ اور آپ کی کم علمی عام طور پر ظاہر ہو جائے گی۔ مائی ڈیئر مختار تسلیم اب ہم آپ سے رخصت ہوتے ہیں اور عنقریب انشاء اللہ رد التجدید کے دوسرے نمبر کا رد لکھ کر آپس میں ملاقات کریں گے۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۲۴؍ اکتوبر کے شمارہ نمبر ۳۷؍ کے مضامین

۱......	کپورتھلہ کی ایک مسجد پر مرزائیوں کا دعویٰ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	اہلحدیث اور اہل قرآن اور مرزا قادیانی کا دخل در معقولات۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... کپورتھلہ کی ایک مسجد پر مرزائیوں کا دعویٰ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

یہاں کے سنیوں اور مرزائیوں کے مابین ایک مسجد کی بابت تنازع ہو رہا ہے۔ مرزائیوں نے عدالت میں اپنے استقرار حق کا دعویٰ کیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ضمیمہ میں اس نزاع کی کسی قدر ابتدائی کیفیت درج ہو چکی ہے۔ اب بڑے زور سے مقدمہ چل رہا ہے۔ اگرچہ اکثر دیسی ریاستوں میں کسی قانون پر بہت کم عمل درآمد ہوتا ہے۔ جس طرح جی میں آتا ہے مقدمات کا تصفیہ کر دیا جاتا ہے تاہم اکثر انگریزی قوانین ہی پر عمل ہوتا ہے۔

سنیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ مرزائی لوگ مسلمان نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے ایک نیا نبی پیدا

کرلیا ہے اوران کے بہت سے عقائد بالکل دین اسلام کے خلاف ہیں۔ حج کو باوصف استطاعت کے ضروری نہیں سمجھتے۔ تصویروں کے بنانے اور شائع کرنے کو برا نہیں سمجھتے۔ بلکہ تصویر مرزا کو مرزائی دین کی اشاعت کا بڑا ذریعہ سمجھتے ہیں ارکان نماز میں بھی اختلاف ہے اور مرزا قادیانی اپنے کو خدا کا متبنیٰ (لے پالک) بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھ پر یہ الہام ہوا ہے۔ ''انت منی بمنزلة ولدی'' (تذکرہ ص۵۲۶، طبع سوم) اور ''انت منی وانا منک'' (تذکرہ ص۴۲۲، طبع سوم) یعنی تو میرا لے پالک ہے اور تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ یہ عقیدہ صریح شرک اور عیسائیوں کے عقیدے سے ملتا جلتا ہے اور مرزائیوں کے مسلمان نہ رہنے کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ فحول علماء ہندوستان نے جن میں نہ صرف ہر طبقہ کے سنی علماء ہیں بلکہ شیعہ علماء نے بھی ان کی تکفیر کا فتویٰ دے دیا ہے۔ اور باوصف اس کے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود ہیں۔

عیسائیوں نے بھی آسمانی باپ کی بادشاہی اور اس کے فرزندوں کے گروہ سے نکال باہر کیا ہے۔ تعجب ہے کہ آپ تو بڑے زور وشور سے اپنے کو مسیح موعود اور مہدی اور امام الزمان اور بروزی یعنی تناسخی کلنک اوتار بتائیں اور مسلمانوں، ہندوؤں اور عیسائیوں اور آریہ وغیرہ سے کوئی بھی آپ کو اپنا نجات دہندہ نہ مانے۔ اور حسرتوں کا ہر طرح خون ہو اور تمام ارمان یوں زندہ درگور ہو جائیں۔ مولانا عبدالقادر صاحب بیدل مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے۔

من و پرفشانی حسرتے کہ گم است مقصد بسملش
بصدائے خون نرسے مگر بزبان خنجر قاتلش

علماء اسلام کو مرزا قادیانی سے کچھ عداوت نہ تھی نہ مرزا قادیانی نے کسی کا باپ مارا تھا کہ خواہ مخواہ بھی سب کے سب بالاتفاق ان کو کافر بناتے۔ اسلامی علماء نے عرصہ تک بڑے غور سے مرزا قادیانی کے خوارق کو دیکھا اور انتظار کیا کہ شاید راہ راست پر آجائیں اور مالیخولیا حب جاہ دور ہو جائے۔ علماء اور مشائخ نے مرزا قادیانی کے دعوؤں کے جواب میں مبسوط کتابیں اور چھوٹے چھوٹے رسالہ بھی شائع کئے کہ شاید اب سمجھیں اور اب سمجھیں مگر کس کا سمجھنا۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بالآخر حسب مقولۂ عرب آخر الدواء الکی یعنی آخری علاج داغ دینا یا پچھنا لگانا ہے۔ ہمارے علماء نے اپنا منصبی فرض ادا کیا یعنی تکفیر کا فتویٰ دیا تاکہ عوام اہل اسلام گمراہی سے بچیں۔

اور اب بھی کچھ نہیں بگڑا اگر مرزا قادیانی ایمان اور سچے دل اور خلوص سے توبہ کریں اور ظاہری علامات سے علماء پر ثابت کر دیں یعنی عمل کر کے بھی دکھا دیں یعنی خلاف عقائد اسلام جس

قدر رسالے اور کتابیں لکھی ہیں ان کی تردید کردیں اور سب کتابوں کو تلف کر دیں تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ ہمارے علماء بھی تکفیر کے فتوے واپس لیں گے۔

باز آ باز آ ہر آنچہ کردی باز آ
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مسلمانوں کی باگ بالکل حقانی علماء اور مشائخ کے ہاتھ میں ہے جو شریعت محمدی کے وارث ہیں وہ خودسر اور مطلق العنان نہیں اور موجودزمانہ کی عدالتیں بھی علماء ہی کے فتووں کو مانتی ہیں اور کوئی عدالت خلاف شریعت محمدی فیصلہ نہیں دے سکتی پس کپورتھلہ کی عدالت میں یہ تمام فتویٰ پیش ہوں گے تو وہ انہی کے مطابق فیصلہ دے گی اور مرزائیوں کی جھوٹی تاویلیں جو آیات واحادیث کے معانی میں برخلاف جمہور علماء ومجتہدین ومحدثین ومفسرین کرتے ہیں ہرگز نہ چل سکیں گی۔ نہ تقیہ کارگر ہوگا جیسا کہ مرزا قادیانی نے ایک کتاب بنام (ایک غلطی کا ازالہ) شائع کی ہے۔ ہاں جیسا کہ ہم ابھی ابھی لکھ چکے ہیں اگر عدالت میں سچے دل سے تائب ہوں اور تمام دعاوی سے باز آئیں تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ کپورتھلہ کے سنی مسلمان مرزائیوں سے مساجد میں آنے کے مزاحم نہ ہوں گے اور ان کو اپنا بھائی سمجھیں گے۔ اور پھر عدالت کا وہ فیصلہ معہ توبہ نامہ کے تمام ہندوستان میں شائع ہوگا۔

مگر مرزائیوں سے یہ کام غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی مہدی مسعود اور مسیح موعود ہندوستان سے لیکر یورپ تک مشتہر ہوگئے۔ آپ کی تصویریں جابجا پھیل گئیں۔ منارہ تیار ہوگیا جس پر دعویٰ سے تیس سال بعد مسیح موعود اتریں گے۔ حالانکہ منارہ تیار بھی نہیں ہوا۔ تعمیر کی راہ میں روڑے اٹکے ہوئے ہیں۔ پس تمام دعووں اور تمام بناء کردہ آثار وعلامات پر کپورتھلہ کے چند مسلمانوں کی خاطر خاک ڈالدینا بڑے جگر کا کام ہے اور کپورتھلہ کی عدالت سے مرزائی دعویٰ خارج بھی ہوگیا تو کیا ایسی پیٹھ پیچھے کی باتیں تو بہت سی ہو چکی ہیں اور شاید بہت سی ہوں۔ وہی بات ہے کہ ہم تو بڑے بڑے محلوں سے نکلوائے گئے ہیں یہ تو عدالت کا چھوٹا سا کمرہ ہے۔

مرزائی لوگ داڑھی مونچھوں پر ہاتھ پھیر کر عدالت میں بھی کہیں گے کہ ہم سچے اور پکے مسلمان توحید ورسالت پر ایمان رکھنے والے محمدی ہیں اب ہمارا احمدی (مرزائی) ہوجانا محمدی ہونے میں مخل نہیں اور ہم نے سنا ہے کہ مرزائیوں کی طرف سے عدالت میں وہ فیصلے پیش کئے جائیں گے جن میں اہلحدیث کو عدالت ہائے ماتحت سے لیکر پریوی کونسل لندن تک مساجد کے متعلق ڈگریاں ملی ہیں۔ معلوم نہیں یہ فیصلے مرزائیوں کے حق میں کیا مفید ہوں گے؟ اہلحدیث کی

جانب سے ایک جزوی دعویٰ (آمین بالجہر) کا تھا اور وہ بھی شاذ و نادر شہروں میں۔

تمام مقلدین اور علماء مقلدین خوب جانتے ہیں کہ آمین بالجہر سنت رسول اللہ ہے ورنہ امام شافعی وغیرہ ائمہ اس کے کیوں عامل ہوتے ہیں اور سینکڑوں شہر ایسے ہیں جہاں آج تک مقلدین اور اہلحدیث کے مابین آمین بالجہر وغیرہ پر کبھی جھگڑا نہیں ہوا اور فریقین ایک ہی مسجد اور ایک ہی جماعت میں ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ خود جامع مسجد دہلی میں جا کر جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

پس یہ ایک فروعی اختلاف ہے نہ کہ اصولی۔ اہلحدیث نے خدانخواستہ کوئی نیا نبی نہیں گھڑا۔ نہ اصول اسلام کو مرزا قادیانی کی طرح برہم کیا۔ انہوں نے تو صرف ''نبی امی وما ینطق عن الھوی'' کے اتباع اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کے لئے زور دیا۔

اہلحدیث اور مقلدین توحید و رسالت پر یکساں ایمان رکھتے ہیں اور ارکان اربعہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو فرض جانتے ہیں اور ان کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے چاروں اصول میں ترمیم بلکہ قطع برید اور چھانٹ چھونٹ کر دی اور توحید و رسالت کو بھی کھو دیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ پس حنفی مقلدین کے دعویٰ میں جو انہوں نے اہلحدیث پر کیا اور مرزائیوں کے دعویٰ میں جو انہوں نے کپورتھلہ کے سنیوں پر کیا زمین و آسمان کا فرق ہے اور فریقین مرزا کی تکفیر میں یکساں متفق ہیں۔ امید نہیں کہ باخبر عدالت اس دھوکے میں آئے۔ باقی آئندہ۔ (ایڈیٹر)

۲ ...... اہلحدیث اور اہل قرآن اور مرزا قادیانی کا دخل در معقولات

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اہلحدیث و اہل قرآن میں چند روز سے بحث ہو رہی ہے۔ اہل قرآن کہتے ہیں کہ صرف قرآن واجب العمل ہے۔ اہلحدیث کہتے ہیں کہ حدیث بھی مثل قرآن ہے۔ مرزا قادیانی کو تو نہ حدیث سے غرض نہ قرآن سے آپ خواہ مخواہ دونوں کے بیچ میں کیوں کھود رلائے اور وہ بھی اس طرح کہ ایک بجلی اہلحدیث کو دکھائی تو باچھیں چیر کر دوسری تیز بجلی اہل قرآن پر چلائی۔ آپ تو حدیث اور قرآن دونوں کو استعفیٰ دے چکے ہیں کیا معنی کہ جب خود نبی بن گئے تو قرآن و حدیث دونوں مسترد ہو گئے۔ پھر ان کا ذکر ہی کیا۔

آپ فرماتے ہیں فریقین افراط و تفریط کی جانب گئے ہیں۔ ترکستان کی جانب۔ جیسا کہ سعدیؒ فرما گئے ہیں

این رہ کہ تو میروی بترکستان ست

آپ نے اہلحدیث واہل قرآن دونوں پر طوفان اور بہتان باندھا ہے۔ چنانچہ ریویو کے ص ۲۱ر پر لکھتے ہیں وہ (اہلحدیث) حفظ مراتب کے قاعدے کو فراموش کر کے احادیث کے مرتبہ کو اس بلند مینار پر چڑھاتے ہیں جس سے قرآن شریف کی ہتک لازم آتی ہے اور اس سے قرآن سے انکار کرنا پڑتا ہے اور کتاب اللہ کی مخالفت ومعارضت کی وہ (اہلحدیث) کچھ پرواہ نہیں کرتے اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر حالت میں مقدم سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ’’فبای حدیث بعد اللہ وایاتہ یؤمنون (الجاثیہ:۶)‘‘ ہم اس کے جواب میں قرآن پر عمل کریں گے۔

یعنی یہ کہیں گے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین! اس ڈھٹائی اور سینہ زوری کو دیکھئے کہ اپنا الزام اوروں پر دھرتے ہیں۔ کلام مجید اور حدیث شریف دونوں کی خود پروا نہیں کرتے۔ خدائے تعالیٰ تو یہ فرمائے کہ ہم نے یہ قرآن نبی امی محمد ﷺ پر اتارا ہے۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ مجھ پر اتارا ہے۔ خدائے تعالیٰ تو یہ فرمائے ’’وما محمد الا رسول اور وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ‘‘ اور مرزا کہیں کہ وما غلام احمد قادیانی الا رسول اور معاذ اللہ قرآن میں خاتم النبیین کا لفظ غلط ہے۔ دیکھو میں فرمائشی ہٹا کٹا نبی خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء موجود ہوں۔ آنحضرت ﷺ تو یہ فرمائیں کہ ’’ما من صورۃ الا طمۃ ‘‘ یعنی میں اس لئے مبعوث ہوا ہوں کہ کسی تصویر کو بغیر مٹائے نہ چھوڑوں اور فرمائیں۔ ’’لعن اللہ المصور والمصور لہ ‘‘ اور مرزا قادیانی تصویر کی اشاعت کو اپنی نبوت کا اعلیٰ رکن سمجھیں۔

فرمایئے قرآن وحدیث دونوں کو کس نے طاق پر رکھ دیا۔ اگر صرف قرآن پر آپ کا عمل ہے تو بتایئے قرآن میں عیسیٰ موعود وہ بھی ہندوستان خصوصاً ملک پنجاب اور پھر قادیان میں مرزا غلام احمد بیگ عیسیٰ موعود کا ذکر کہاں ہے؟

کوئی صحیح حدیث قرآن مجید کے خلاف نہیں اور نہ صرف اہلحدیث بلکہ تمام فرق اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہو وہ حدیث نہیں بلکہ ایک مردہ قول ہے۔ اس کے بعد مرزا قادیانی نے شیخ اہل قرآن مولوی عبداللہ صاحب کے سر پر دست شفقت پھیرا ہے مگر عجیب طرح سے۔ بظاہر تو مقابلہ اہلحدیث مولوی صاحب کے مزتے لئے ہیں مگر دلائل سے اہلحدیث کی مزاج پرسی کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں اور مولوی عبداللہ صاحب نے تفریط کی راہ پر قدم مارا

ہے اور سرے سے احادیث ہی کا انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ احادیث کا انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی" اور آگے چل کر فرماتے ہیں اور مولوی عبداللہ صاحب کا یہ قول کہ تمام حدیثیں محض شکوک اور ظنون کا ذخیرہ ہے۔ اس خیال کی اصل جڑ محدثین کی ایک غلط اور نامکمل تقسیم ہے کیونکہ وہ یوں تقسیم کرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں ایک تو کتاب اللہ ہے۔ اور دوسری حدیث اور حدیث کتاب اللہ پر قاضی ہے گویا احادیث ایک جج کی طرح کرسی پر بیٹھی ہیں اور قرآن ان کے سامنے مستغیث کی طرح کھڑا ہے اور حدیث کے حکم کا تابع ہے۔ پس قرآن تو یوں ہاتھ سے گیا کہ بغیر قاضی صاحب کے فتوؤں کے واجب العمل نہیں اور قاضی صاحب یعنی احادیث صرف میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں جن سے احتمال کذب کسی طرح مرتفع نہیں کیونکہ ظن دروغ کے احتمال سے خالی نہیں ہوتا۔ اس صورت میں نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ میں رہا نہ حدیث۔ اس غلطی نے اکثر لوگوں کو ہلاک کیا۔ الخ"

حافظ تو ملاحظہ ہو کہ ہاتھ تو لپکایا تھا مولوی عبداللہ صاحب کی داڑھی کسوٹنے کو اور مونچھ جا کر اکھاڑی اہلحدیث کی۔ ٹنگوی تو آپ نے دکھائی اہل قرآن کو اور اکڑ تنگے پر جا اڑایا اہلحدیث کو ارے واہ رے پچیت تیرے کیا کہنے ہیں۔ لیکن آپ خود ہی میدان میں چت ہو گئے۔ کیونکر یوں۔

اوّل تو السنۃ "قاضیۃ علی الکتاب" وارد ہوا ہے نہ کہ: "الحدیث قاضیۃ علی الکتاب" اور خود آپ کے قول کے موافق حدیث اور سنت میں بڑا فرق ہے۔ حدیث قول ہے اور سنت وہ تعامل ہے جو بطور تواتر ہم تک چلا آیا ہے۔ آپ نے گویا عمداً دھوکا دیا اور شحنہ کے اجلاس میں جرم خلاف بیانی کے مرتکب ہوئے جس کا فیصلہ بہت جلد سنایا جائے گا۔ دوم! یہ ایک قول ہے نہ کہ حدیث اور آیت۔

اور یہ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اہلحدیث بجز قرآن و حدیث کے کسی قول کو مستند اور واجب العمل نہیں سمجھتے۔ دوم! السنۃ قاضیۃ علی الکتاب کے یہ معنی ہیں کہ اگر اختلاف طبائع کی وجہ سے آیات کلام اللہ کے محمل و معانی کے سمجھنے میں نزاع واقع ہو تو سنت اس کا فیصلہ کر دے گی یعنی اختلاف کو مٹا دے گی۔ خود قرآن مجید ہم کو ایسا ہی حکم دیتا ہے کہ "فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول" اگر سنت یا حدیث مراد نہ ہوتی تو اس آیت میں الی اللہ کافی تھا نہ کہ

والرسول بھی جو بالکل حشو ٹھہرتا ہے اور ایسے معاملات ہمیشہ واقع ہوتے رہتے ہیں جب کسی آیت کے سمجھنے میں اختلاف واقع ہوتا ہے تو لوگ علماء متبعین سنت کی جانب رجوع کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ سنت کے لغوی معنی کے سمجھنے میں بھی آپ غیا کھا گئے۔ سنت کے معنی طریقے کے ہیں۔ یعنی قرآن وحدیث کے مسئلہ پر جس طریق سے صحابہ وتابعین نے عمل درآمد کیا ہے اور آج تک ہو رہا ہے۔ اسی طرح تم بھی کرو کیونکہ السنۃ قاضیۃ علی الکتاب پنجم اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ سنت صرف قرآن کے موافق حکم جاری کرنے والی ہے نہ کہ قیاس اور رائے اور ہوائے نفس کے مطابق۔ ایک لفظ کے صحیح اور حقیقی معنی نہ سمجھنا اور ویسے ہی اعتراض کر بیٹھنا کچھ مشکل نہیں۔ ہاں پیچھا تھامنا مشکل ہے۔ کوئی قاضی یا مفتی یا جج اپنی جانب سے حکم نافذ نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ایک قانون کا پابند ہوتا ہے۔ کیا یہ سمجھ میں آسکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کی سنت قرآن کے خلاف ہو اور اس کے خلاف کوئی حکم نافذ کرے۔ اس صورت میں یہ متضاد معنی پیدا ہوں گے کہ سنت جس کا تعامل کتاب اللہ کے موافق ہے وہ کتاب اللہ پر حکم اور جج ہے۔ پس اس قول کے معنی غلط سمجھے گئے ہیں اور بناء فاسد علی الفاسد تعبیر کی گئی ہے۔ ہفتم قاضی قانون شریعت کا نگران ہوتا ہے کہ اس کے مطابق عمل ہوتا ہے یا نہیں اور کوئی شخص اس قانون کے خلاف تو نہیں کرتا۔

پس سنت کے قاضی ہونے کے یہ معنی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ سنت کے نام ہی سے دراصل مخالفان کو نفرت یا خوف ہے کیونکہ سنت ان کے ہتھکنڈے اور پینترے نہیں چلنے دیتی اور ان کی بنی بنائی اور چنی چنائی تعمیر ڈھا دیتی ہے۔ مرزا قادیانی کا یہ فرمانا کہ تمام اہلحدیث حدیث کے قصے کو ان قصوں پر ترجیح دیتے ہیں جو کلام اللہ میں بتصریح موجود ہیں اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر حالت میں مقدم سمجھتے ہیں جو صریح غلطی اور جادہ انصاف سے تجاوز ہے...... الخ'' ناظرین اس کی لم بہت کم سمجھے ہوں گے۔

اس سے مرزا قادیانی کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید سے ان کے زعم میں عیسیٰ مسیح کی وفات ثابت ہوتی ہے اور حدیث شریف سے حیات۔'' لیکن قرآن شریف میں عیسیٰ اور مہدی کے آنے کا ذکر کہاں ہے؟ جس کے آپ قائل ہیں۔ پھر عیسیٰ مسیح کی حیات کا تو انکار اور حدیث شریف میں جو دونوں کے آنے کی پیشگوئی ہے اس کا اقرار۔

یہ زیادہ علی القرآن نہیں تو کیا ہے۔ ایسے کور نمک اور احسان فراموش بھی کم دیکھے ہوں گے کہ جو حدیث مرزا قادیانی کو عیسیٰ موعود اور مہدی مسعود بتاتی بناتی ہے۔ اسی کے دشمن ہیں اور عاملین بالحدیث کو برا سمجھتے ہیں۔ حدیث کے بغیر چارہ نہیں اور حدیث ہی کی جڑ کھود رہے ہیں۔

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں ''ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اگر کوئی حدیث معارض ومخالف قرآن وسنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجے کی حدیث ہو وہ اس پر عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے تو سنت میں نہ قرآن میں تو فقہ حنفی پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادے پر دلائل کرتی ہے......الخ''

بہتر ہوتا کہ مرزا قادیانی اپنے پیٹ کی بات ظاہر کر دیتے اور لکھ دیتے کہ تصویر کا بنانا چونکہ قرآن کی رو سے حرام نہیں بلکہ جواز ثابت ہے جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کے عہد میں تماثیل اور محاریب بنائی جاتی تھیں اور احادیث میں مصوری حرام ہے لہٰذا اس حدیث کو نہ ماننا چاہئے لیکن حج کے باب میں کیا کہئے گا جو قرآن وحدیث دونوں کی رو سے فرض ہے اور مرزا قادیانی امتنائی آڈر صادر کر چکے ہیں اور اس کی جگہ قادیان کے حج کا نادر شاہی حکم دے چکے ہیں۔ حنفی جماعت کی کثرت کو جو آپ نے ارادۃ اللہ کے موافق قرار دیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ اسی بڑی جماعت کی مخالفت کر کے نبی اور امام الزمان بنے ہیں۔ ہندوستان میں کم وبیش سات کروڑ حنفی مقلدین ہیں اور سب سے پہلے علماء حنفیہ ہی نے آپ کی تکفیر کے فتویٰ دیئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ان کی مخالفت کر کے ارادۃ اللہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔

اور مرزا قادیانی سے بھی تعجب ہے کہ وہ ان کو فقہ حنفی پر عمل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ گویا آپ اپنی نبوت وامامت کی تردید کرتے ہیں۔

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں ''ہماری جماعت بہ نسبت عبداللہ کے اہلحدیث سے اقرب ہے۔ اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائی جماعت مولوی چکڑالوی سے قریب تو ہے مگر اقرب نہیں اور اہلحدیث سے اقرب ہے مگر اہلحدیث سے تو ذرا پوچھئے کہ وہ مرزائی جماعت کو اپنے سے اقرب سمجھتے ہیں یا ابعد۔'' مدعی سست گواہ چست۔ اہلحدیث تو مرزائیت کے نام کا کتا بھی نہیں پالتے۔ البتہ مولوی محمد احسن صاحب اور مولوی حکیم نورالدین صاحب جو کسی زمانہ میں اہلحدیث کے نام لیوا تھے۔ سب سے پہلے یہی مرزائی ہو کر اہلحدیث سے خارج ہو گئے مگر اب تک اپنے کو بظاہر اہلحدیث ہی میں بتاتے ہیں۔

پس مرزا قادیانی نے ان دونوں خلیفوں کی بھی دلداری کی ہے اور چونکہ مولوی صاحب بٹالوی اور مولوی صاحب چکڑالوی کے مابین چل رہی ہے لہٰذا بٹالوی صاحب کو بھی تھاما ہے اور ساز باز کرنے کے لئے ان کو مرزائیت کے شیشے میں اتارا ہے مگر یقین نہیں کہ وہ شیشے میں اتر سکیں اور مرزا قادیانی کا افسون ان پر چل سکے کیونکہ وہ پڑھے جن ہیں۔ آگے چل کر مرزا قادیانی

نے اپنی وہی بروزیت اور وہی مطلب سعدی بگھارا ہے۔

یعنی آپ نوٹ میں فرماتے ہیں ”میں جب اشتہار کو ختم کر چکا شاید دو تین سطریں باقی تھیں تو خواب نے میرے پر زور کیا یہاں تک کہ میں مجبوری کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا تو خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آ گئے۔ میں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے یہ کہا ”خسف القمر والشمس فی رمضان، فبای الاء ربکما تکذبان “ (تذکرہ ص۴۲۱ طبع سوم) یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا پس تو اے دونو صاحبو کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو۔ پھر میں خواب میں اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کو کہتا ہوں الآء سے مراد اس جگہ میں ہوں اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اس میں چراغ روشن ہے گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں۔ گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور ان میں سے ایک شخص کو میں نے شناخت کیا کہ میاں نبی بخش صاحب رفوگر امرتسری ہیں۔“

اہوہوہو! کیا کہنا ہے۔ گواہ کتنے معتبر اور ثقہ ہیں۔ یہ الہام ٹھیک قرآن کے موافق ہے اور یہ دونوں آیتیں بھی قرآن ہی کی ہیں۔ کلام مجید کو کیسا مسخ کیا ہے اور خدائے تعالیٰ پر کیسا بہتان رکھا ہے۔ اگر زمین دھس جائے اور آسمان پھٹ پڑے تو کچھ تعجب نہیں۔ یہی شامت اور تیرہ بختی ہے جس کی وجہ سے غضب الٰہی طاعون کی صورت میں نازل ہوا اور ابھی کیا ہے اگر مرزا قادیانی کا وجود ہے تو دیکھتے جایئے آسمان سے کیسی کیسی بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ آگے چل کر آپ نوٹ میں فرماتے ہیں: ”بعض نیم مُلّا مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں یہ خوشخبری دے رکھی ہے کہ تم میں تیس دجال آئیں گے اور ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ جواب یہ ہے کہ اے نادانو، بدنصیبو کیا تمہاری قسمت میں ۳۰ ردجال ہی لکھے تھے چودھویں صدی کا خمس بھی گزرنے کو ہے۔ اور دنیا ختم ہونے لگی مگر تم لوگوں کے دجال ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے شاید تمہاری موت تک تمہارے ساتھ رہیں گے۔ اے نادانو وہ شیطان جو دجال کہلاتا ہے خود تمہارے اندر ہے۔ اس لئے تم وقت کو نہیں پہچانتے۔ آسمانی نشانوں کو نہیں دیکھتے مگر تم پر کیا افسوس۔ وہ جو میری طرح موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اس کا نام بھی یہودیوں نے دجال ہی رکھا تھا۔ فالقلوب تشابہت“

(ریویو مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی ص۸، خزائن ج۱۹ ص۲۱۵ حاشیہ)

مرزا قادیانی ہی تواریخ کو ٹٹول کر بتائیں یا آسمانی باپ کے سامنے روئیں گڑگڑائیں۔ بالک ہٹ کریں تاکہ وہ الہام کردے کہ ۳۰؍دجالوں کی تعداد اب تک پوری ہوگئی ہے یا کچھ دجال ابھی تک آنے باقی ہیں۔ تمیں دجال تو یورپ وافریقہ میں مرزا قادیانی کے سامنے ہی ڈنڈ پیل رہے ہیں اور خم ٹھونک رہے ہیں اور خود مرزا قادیانی ان کو اور وہ مرزا قادیانی کو دجال بتارہے ہیں۔ مرزا قادیانی کے پاس کیا ضمانت ہے کہ آئندہ کوئی دجال نہ آئے گا اور اگر آئے تو یہ عجیب امر ہوگا کہ مسیح موعود کے بعد دجال آئیں گے۔ حالانکہ جن احادیث کو مرزا قادیانی اپنی مسیحیت کا تمغہ بناتے ہیں ان میں یہ درج ہے کہ پہلے دجال آئے اور عیسیٰ موعود نازل ہوکر اس کو قتل کریں گے۔ مرزا قادیانی نے تو اب تک ایک چوہیا کا بچہ بھی قتل نہیں کیا۔

وہ فرماتے ہیں کہ دجال ریلیں ہیں تو کیا مرزا قادیانی نے ریلیں برباد کردی ہیں یا آئندہ برباد کریں گے اور ریلوں کے ڈرائیوروں اور منتظموں کو تہ تیغ کردیں گے۔ بے شک شیطان بھی دجال سے کم نہیں بلکہ وہ تو تمام دجالوں کا قبلہ گاہ اور خالق دجاجلہ ہے جو دجال صفت انسانوں کو عیسیٰ موعود بناتا اور ان کو یقین دلاتا ہے کہ تم مسیح موعود ہو۔ یہودیوں پر کیا حصر ہے، جنہوں نے اولوالعزم پیغمبر کو دجال بتایا بلکہ دنیا کی مختلف قوموں نے تمام انبیاء خصوصاً آنحضرت ﷺ کو کیا کچھ نہیں کہا لیکن کیا ان کا کہنا کچھ چل سکا۔

انبیاء تو انبیاء ہی رہے اب ہم بہت جلد دنیا کو دکھائیں گے کہ مرزا قادیانی تمام گزشتہ دجالوں کے مقابلہ میں اکیلے دجال ہی رہے یا ان سے بھی کئی بانس آگے بڑھ گئے اور انشاء اللہ ہم اپنی زندگی ہی میں علاوہ موجودہ چار دجالوں کے چند دجال اور بھی پیدا ہوتے دکھائیں گے اور وہ بھی دنیا کو اسی طرح دعوت دیں گے جس طرح مرزا قادیانی دے رہے ہیں۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۸؍اکتوبر کے شمارہ نمبر ۳۸؍ کے مضامین

ضمیمہ شحنہ ہند کے شمارہ ۳۸؍میں رفعت اللہ خان مسلمان اور شرافت خان قادیانی کے درمیان شاہجہان پور میں ہونے والے مباحثہ کی رپورٹ شائع ہوئی۔ اس کا بقیہ ۱۶؍اکتوبر کے شمارہ نمبر ۳۹؍اور ۲۴؍اکتوبر کے شمارہ نمبر ۴۰ میں بھی شائع ہوا۔	
ان تینوں کو ہم نے یہاں ترتیب سے جمع کردیا ہے۔ (مرتب)	

مباحثہ

درمیان محمد رفعت اللہ خان محمدی شاہجہان پوری محلہ اٹہ وشرافت اللہ خان مرزائی شاہجہان پوری محلہ مہند جلال نگر!

معزز ناظرین یہ مباحثہ کوئی باقاعدہ نہیں تھا۔ دوران گفتگو میں ہو پڑا۔ صرف دو پرچہ ہوئے ایک ان کا اور ایک میرا۔ اور پھر وہ ساکت ہو گئے آج تک جواب نہیں دیا۔ میں اہل انصاف سے انصاف چاہتا ہوں کہ دونوں پرچوں پر نظر کر کے مرزائیوں کی سخت کلامی کی داد دیں اور باقی مفصل حالات میرے جواب الجواب سے معلوم ہوں گے۔

سوال از جانب رفعت اللہ خان (مسلمان)

جو موجودہ حالت اسلام کی ہے کبھی نہ یہودیوں کی ہوئی نہ عیسائیوں کی نہ اور کسی امت کی۔ ہاں کسی آئندہ زمانہ میں وہی شکل ہو جائے تو بحث سے خارج ہے اور اگر کسی کو دعویٰ ہو تو آیت یا حدیث صحیح قابل اعتبار سے ثابت کیا جائے۔ فقط راقم رفعت اللہ خان عفی عنہ بقلم خود اور یہاں اس امر پر بحث ہے کہ توریت میں لکھا ہے کہ ایلیا نبی آسمان سے اترے گا بعد کو عیسیٰ آئے گا۔ جواب عیسی یوحنا یعنی یحییٰ مماثلت کی شکل میں آ چکے لہذا میں سچا ہوں اگر آیت یا حدیث سے یہ بات ثابت ہو گئی تو بلا کسی دوسرے عقیدہ پر جرح کرنے کے میں بیعت مرزا قادیانی کی کرلوں گا۔ فقط رفعت اللہ خان عفی عنہ۔

جواب از جانب مرزائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم! واضح ہو کہ ایلیا نبی یعنی حضرت الیاسؑ کے آنے کی پیشینگوئی ملاکی نبی کی کتاب کے باب ۴ آیت ۵ میں درج ہے اور حضرت عیسیٰؑ اس پیشینگوئی کے متعلق انجیل متی ۱۱، درس ۷ رمیں فرماتے ہیں کہ الیاس جو آنے والا تھا یہی ہے (یعنی حضرت یحییٰؑ) چاہو تو قبول کرو جس کے کان سننے کو ہوں سنے۔ اب جاننا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود ومہدی مسعودؑ نے یا جماعت احمدیہ کے کسی اور شخص نے جہاں کہیں اس واقعہ کا بیان کیا ہے وہ انہیں کتب مقدسہ کے حوالے سے لکھا ہے اور یہی کتابیں اس دعوے کی تائیدی گواہ ہیں۔ آپ ان کتابوں کو دیکھ کر اپنا اطمینان اور اس دعوے کی تصدیق کر سکتے ہیں اور اگر ان کتابوں کا دیکھنا بوجہ اہلحدیث ہونے کے مکروہ یا حرام سمجھتے ہوں تو کسی پادری صاحب سے دریافت کر کے اپنی تسکین کر سکتے ہیں لیکن آپ کو تو اس سے کچھ غرض نہیں کیونکہ یہ تو وہی کر سکتا ہے

جو طالب صادق اور متلاشی حق ہے۔

تعجب ہے کہ آپ نے نہ اصل دعویٰ کو دیکھا کہ کس کتاب سے کیا گیا ہے اور نہ اس کے ثبوت پر غور کیا کہ کہاں سے دیا گیا ہے اور نہ ان کتابوں پر توجہ فرمائی جن کا حوالہ دیا گیا تھا بلکہ اپنی طرف سے جھٹ ایک ایسا سوال کہ جو انکار کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے اور کوتاہ بینوں اور تنگ نظروں کی نگاہ میں مخالفت ظاہر کرتا ہے۔ اپنے فرضی خیال کے موافق سامنے ہو کر پیش کر دیا اگرچہ یہ سوال اس روشن ثبوت کے سامنے اس قابل نہ تھا کہ اس پر کچھ توجہ کی جاتی یا قلم فرسائی کر کے اوقات عزیز کو ضائع کیا جاتا مگر ہم صرف اس خیال سے اس کا جواب لکھے دیتے ہیں تاکہ آئندہ آپ اپنے تراشیدہ خیالوں کے موافق یہ کہہ کر کہ ہمارے سوال کا کچھ جواب نہ دیا۔ عوام کو دھوکے میں ڈالنے کی جرأت نہ کر سکیں۔

لہٰذا اب سن لیجئے آپ جو کچھ فرماتے ہیں میرے نزدیک اس کا خلاصہ آپ کی طرف سے یہ ہے کہ اگر آیت یا حدیث سے یہ بات (یعنی خبر متذکرہ بالا) ثابت ہوگئی تو میں مرزا قادیانی کی بیعت کر لوں گا تو آپ کے اس بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شاید آپ کے نزدیک توریت یا انجیل کی آیت آیت نہیں ہے۔ اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰؑ کا قول حدیث نہیں ہے۔ شاید اس جگہ آپ کی مراد آیت سے آیت قرآن مجید اور حدیث سے مراد حدیث رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے مگر آپ نے قرآن شریف کا نام پاک کسی وجہ سے جس کو آپ جانتے ہوں گے۔ تحریر نہیں کیا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسم مبارک کسی عقیدہ خفیہ کی وجہ سے نہیں لیا۔ مگر یہاں پر ہم کو آپ کے اس عقیدہ خفیہ پر بحث کرنا منظور نہیں ہے۔

اگر آئندہ خدا خود کو کھول دے یا آپ کی تحریروں سے ظاہر ہو جائے تو اس وقت ہم کو بھی اس کی تصدیق میں کچھ تامل نہ ہوگا۔ اب آپ اپنے سوال کے جواب کو ملاحظہ فرمائیے۔ اول تو جہاں تک مجھ کو معلوم ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ اس خبر میں کسی آیت قرآن شریف یا حدیث رسول اللہ ﷺ کا حوالہ نہیں دیا گیا تو آپ کا فرض ہے کہ اس آیت یا حدیث کو بحوالہ اس کتاب کے جس میں یہ خبر درج کی گئی ہو یا وہ عبارت کہ جس میں اس خبر کی بابت کسی آیت یا حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس سے آپ کی تسکین نہ ہوئی ہو پیش کریں اور جب آپ ایسا کریں گے تو ہمارا فرض یہ ہوگا کہ ہم اس کو ثابت کر کے آپ کو دکھلا دیں اور اگر ایسا نہ کیا تو پھر ہم کو اسی بات کے ظاہر کرنے کا حق حاصل ہوگا کہ آپ کے یہ بات بخوبی ذہن نشین تھی کہ اس خبر کی بابت کسی آیت یا حدیث رسول اللہ ﷺ کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔

لیکن آپ نے عوام الناس کے بہکانے کے واسطے اس سوال کو پیش کر کے جواب طلب کیا تا کہ جاہلوں میں بیٹھ کر اس کہنے کا فخر حاصل ہو جائے کہ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دعوے کی تصدیق قرآن و حدیث رسول اللہ ﷺ سے چاہی لیکن ان کی جماعت سے کوئی شخص نہ کر سکا تو اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خالق باری کی فلاں بیت بہت اچھی ہے تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ بیت ہم کو گلستان میں دکھلا دو تو ہم اس کے اچھے ہونے کا اعتبار کر سکتے ہیں یا مثلاً کوئی کہے کہ دارمی یا نسائی کی فلاں حدیث صحیح ہے تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدیث ہم کو بخاری میں دکھلا دو تو ہم اس کی صحت کے قائل ہو سکتے ہیں یا مثلاً کوئی کہے کہ گورنمنٹ ہند نے فلاں فلاں قانون بہت مفید جاری فرمایا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قانون ہم کو سلطان روم کی ممالک میں دکھلا دو۔

یا مثلاً کوئی کہے کہ سورہ بقرہ میں آیت الکرسی بہت متبرک آیت ہے تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ آیت ہم کو سورہ یٰسین میں دکھلا دو تو ہم اس کی فضیلت کا اقرار کر سکتے ہیں۔ یا مثلاً کوئی کہے کہ زمین پر جو دریا جاری ہیں ان سے مخلوق کو بہت نفع پہنچتا ہے تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ دریا ہم کو آسمان پر جاری دکھلا دو تو ہم مان سکتے ہیں اور ان کی نفع رسانی کے قائل ہو سکتے ہیں۔ ان مثالوں کے بیان کرنے سے تو آپ اپنے سوال کا جواب بخوبی سمجھ گئے ہوں گے۔ لیکن یہاں پر آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جو دعویٰ مثیل مسیح ہونے کا فرمایا ہے اور جو دلائل و ثبوت اس کی تائید میں تحریر فرمائے ہیں تو وہ دلائل و ثبوت کسی خاص قوم یا فرقہ کے مقابلہ میں نہیں لکھے گئے ہیں بلکہ تمام دنیا کے کل مذاہب کے لوگوں جیسے یہود و نصاریٰ ہنود وغیرہ اور کل فرقہ کے لوگوں و جیسے آریہ، برہمو، مقلد غیر مقلد وغیرہ کو مخاطب ٹھہرایا گیا ہے اور ہر مذہب کے موافق دلائل اور ثبوت پیش کر دیئے گئے ہیں۔

اب ان میں سے ہر شخص ہر مذہب والا اپنے اصول کے موافق استنباط کر کے ان کی رو سے سوال و جواب بحث مباحثہ کر کے اپنی تسکین کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ دعوت عام ہے نہ کہ خاص کسی ایک مذہب کے لوگوں کے لئے لیکن آپ نے ان آیات قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ ﷺ سے جو اہل اسلام کے مذہب کے موافق پیش کی گئی ہیں کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور ان کو چھوڑ کر اس سوال کو اختیار کیا کہ جو یہودیوں نے کیا تھا جس کی تصدیق توریت اور انجیل سے ہوتی ہے تو اب ہم حیرت میں ہیں کہ آپ کو کس مذہب اور کس فرقہ میں شمار کریں تا وقتیکہ ہم کو آپ سے کوئی دستاویز خاص آپ کے اصل مذہب کی بابت حاصل نہ ہو جائے تب تک ہم آپ کو اپنی رائے سے کسی فرقہ

میں داخل نہیں کر سکتے اور یہاں پر آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جن کو حق تعالیٰ نے چشم بینا گوش شنوا دل زندہ دماغ روشن عقل سلیم فہم رسا عطا فرمایا ہے۔

وہ ہر ایک حکایت ہر ایک روایت ہر ایک شے ہر ایک ذرہ ہر ایک فطرت سے عبرت اور نصیحت حاصل کر لیتے ہیں اور جن کی آنکھیں اندھی کان بہرے دل مردے دماغ گندے عقلیں موٹی فہم کوتاہ ہیں ان کا ذکر ہی کیا ہے اور ان کا وعظ و پند میں حصہ ہی کیا ہے وہ تو آیت کریمہ ''ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ '' کی تحت میں داخل ہیں۔ دوسرے یہ کہ اس شرط کے لگانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاید آپ کے نزدیک وہ قول یا فعل یا خبر یا پیشینگوئی خواہ کسی نبی کی ہو یا ولی اور خواہ قبل از نزول قرآن مجید ہوئی ہو یا بعد میں اور خواہ وہ قبل از جمع ہونے احادیث رسول اللہ ﷺ ہوئی یا بعد میں اس وقت تک قابل اعتبار و استدلال نہیں ہے جب تک کہ وہی قول یا فعل یا خبر یا پیشینگوئی ہو بہو لفظ بالفظ قرآن مجید یا احادیث رسول اللہ ﷺ میں آپ کے ملاحظہ اقدس سے گزرا نہ دیا جائے اگر آپ کا یہی عقیدہ ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ اس عقیدے کی رو سے کوئی اہل اسلام کسی فریق مخالف پر فتح نہیں پا سکتا اور حق و باطل میں فرق کر کے نہیں دکھلا سکتا تاوقتیکہ انہیں کی کتابوں انہیں کے قول اور فعلوں اور خبروں سے ان کے دلائل کو توڑ کر ٹکڑے نہ کر دے تو اب بجز اس کے کہ ہم آپ کی اس شرط لگانے کو آپ کی عدم استعداد یا سادہ لوحی پر محمول کریں یا آپ کے کسی حیلہ باطنی پر مبنی سمجھیں اور کیا کہہ سکتے ہیں تیسرے یہ کہ اگر آپ حق کی تلاشی اور صدق کے طلبگار ہوتے تو ان امور پر بحث کرتے اور ثبوت مانگتے جن کا حوالہ قرآن شریف اور احادیث رسول اللہ ﷺ سے دیا گیا ہے لیکن آپ نے اس پر کچھ التفات نہ کیا تو اب فرمایئے کہ یہ یہودیت کی مشابہت ہوئی یا نہیں۔ کیا قرآن مجید کی آیتیں آپ کے سامنے پیش نہیں کی گئیں کیا احادیث رسول اللہ ﷺ آپ کے سامنے پیش نہیں کی گئیں۔ کیا اقوال صحابہؓ وائمہ مجتہدین و مجددینؒ آپ کے سامنے پیش نہیں کیے گئے کیا بندگان دین اور اولیاء اللہ کے الہامات و مکاشفات و رویائے صادقہ آپ کے سامنے پیش نہیں کی گئیں کیا عسل مصفی کا مطالعہ آپ نے نہیں کیا۔ کیا آپ نے ان پیش کردہ ثبوتوں پر کچھ توجہ فرمائی۔ کیا آپ نے آیات الٰہی کو قبول کیا۔ کیا آپ نے احادیث رسول اللہ ﷺ کو نظر وقعت سے دیکھا۔ کیا آپ نے اقوال صحابہ وائمہ و مجتہدین و مجددین کو غور سے پڑھا کیا آپ نے اولیاء اللہ کے الہامات و مکاشفات و رویائے صادقہ پر کچھ غور و خوض کیا ہرگز نہیں کیا بلکہ کچھ بھی نہیں کیا آپ نے تو ان سب کو پس پشت ڈال دیا اور ان سے منہ پھیر لیا۔ افسوس صد افسوس سوجھی تو کیا سوجھی یعنی وہ سوال جو یہودیوں نے

پیش کیا تھا اور جس کا رد حضرت عیسیٰؑ نے کر دیا تھا۔

اسی کو معیار صداقت اور وسیلہ بیعت ٹھہرایا یہی تو یہودیت کی مشابہت یا اور کچھ ہے۔

چوتھی یہ کہ یہودیوں میں وہ کون کونسی صفتیں تھیں جن کی وجہ سے وہ مغضوب علیہم کا نشانہ بن گئے یہی تو نہیں کہ انہوں نے کتب سماویہ میں تحریف وتبدیل کی تھی۔ نبیوں کو جھٹلایا تھا ان کی توہین وتحقیر کی تھی۔ طرح طرح کی بدزبانیوں سے ستایا تھا۔ کافر وملحد ٹھہرایا تھا ان لفظوں کو خوب یاد کر لیجئے اور پھر یہ بھی یاد کر لیجئے اور خوب اچھی طرح یاد کر لیجئے کہ وہ یہودی جن سے یہ حرکتیں وقوع میں آئی تھیں وہ کون تھے اور کس لقب سے مشہور تھے وہ سب عامل بالحدیث تھے اور اہلحدیث کہلاتے تھے جیسا کہ آج کل ہمارے زمانہ میں ایک فرقہ غیر مقلدوں کا ہے جو اپنے آپ کو عامل بالحدیث کہتا ہے اور اہلحدیث ہونے پر بڑا فخر ظاہر کرتا ہے۔

اب آپ ہی ذرا انصاف کر دیجئے کہ یہودیوں کی طرح غیر مقلدوں کا عامل بالحدیث ہونا اور اپنے آپ کو اہلحدیث کہنا یہ کہلانا کیا یہ یہودیوں کی مشابہت ہے یا نہیں کیا ان غیر مقلدوں نے یہودیوں کی تقلید کی یا نہیں۔ یہ پہلی صفت یہودیوں کی تھی۔ کہ انہوں نے کتب سماویہ سابقہ میں تحریف کی تھی لفظوں کو بدل دیا تھا معنی کو الٹ پلٹ دیا تھا اور ان اہلحدیث غیر مقلدوں نے قرآن مجید کی سورتوں اور آیتوں کو منسوخ کر دیا۔ آیات قرآن کو احادیث کا تابع بنا دیا۔ وہی معنی چسپاں کئے جن کو احادیث نے قبول کیا۔ ان اسرار وحقائق قرآنی کو رد کر دیا جن سے احادیث نے مخالفت کی مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کر کے تراشیدہ معنی درست کئے۔ کیا اب بھی ان اہلحدیث نے یہودیوں کی مشابہت کی یا نہیں۔ کیا اب بھی ان اہلحدیث نے کلام مجید کے معجزہ ہونے سے انکار کیا یا نہیں کیا اب بھی ان اہلحدیث نے احادیث کو فرضی قرآن ٹھہرایا یا نہیں۔

تیسری صفت یہودیوں کی یہ تھی کہ انہوں نے ان نبیوں کو جھٹلایا تھا اور ان کی توہین وتحقیر کی تھی اور ان کو بدزبانیوں سے ستایا تھا جو ان کے زمانہ میں موجود تھے اور ان غیر مقلدوں اہلحدیث نے جن کے فرقہ میں شائد آپ بھی شمار کئے جاتے ہیں۔ ان تمام نبیوں اور رسولوں کو جو ابتدائے عالم سے دنیا میں مامور من اللہ ہو کر بحیثیت نبوت یا رسالت بشیر ونذیر ہو کر تشریف لائے جن پر وحی الٰہی وقتاً فوقتاً نازل ہوتی رہی جو احکام الٰہی کی تبلیغ فرما کر اہل عالم کو ہدایت فرماتے رہے جن کی پیروی باعث نجات اور جن کی مخالفت باعث عذاب وعتاب ٹھہری جن کو خلیل اللہ، کلیم اللہ، روح اللہ، حبیب اللہ کا لقب حاصل ہوا۔

صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور جن پر کتب سماویہ زبور، توریت، انجیل، قرآن مجید نازل ہوا

اور تمام ملائکہ مقربین جن میں حضرت جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل علیہم السلام بھی شامل ہیں جن کا اقرار بموجب آیہ کریمہ "کل آمن باالله و ملائکته و کتبه و رسله لا نفرق بین احد من رسله" ہمارا جزوایمان ٹھہرا کتاب تقویۃ الایمان میں جوان اہلحدیث کا دستور العمل ہے ان پاک اور مقدس نفوس کو لفظ مخلوق میں شامل کر کے اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل بنا دیا تو اب جب کہ ان جلیل القدر نبیوں اور فرشتوں کا یہ مرتبہ ٹھہرا تو صحابہ کرام واولیاء عظام وصالحین ومجتہدین کس حساب میں رہے اور اب ہم نہیں سمجھ سکتے کہ بعد اس عقیدہ مذکور کے یہ غیر مقلد کس درجہ میں شمار کرنے کے قابل ہیں۔

کیا اب بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان اہلحدیث نے سنت یہود کو اختیار نہیں کیا۔ کیا اب بھی یہ لوگ یہودیوں سے پیچھے رہ گئے بلکہ یوں کہو کہ منزلوں آگے نکل گئے۔ یہاں تک تو صرف تھوڑا سا ذکر یہودیت کی مشابہت کا کیا گیا ہے۔ اب آگے عیسائیت کی صفات کا ملاحظہ فرمایئے اور وہ یہ ہیں کہ پادریوں بے چاروں نے صرف اس عقیدہ پر اکتفا کیا تھا کہ مسیح صلیب پر چڑھ کر اپنے سچے عیسائیوں کے گناہ کا کفارہ ہو کر تین دن رات ہاویہ میں رہ کر آسمان پر اپنے باپ کے پاس جا بیٹھے لیکن یہ اہلحدیث مسلمان عقائد عیسائیت کے نشہ میں آ کر کچھ ایسے مست و مدہوش ہو گئے کہ آگے دیکھا نہ پیچھے دوں کی جولی تو جھٹ حضرت عیسیٰؑ کو جیتے جاگتے اسی جسد عنصری کے ساتھ سیدھا آسمان پر چڑھا دیا۔

اور پھر اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان سے اترنے کے منتظر ہو بیٹھے اور پھر اس پر طرہ یہ کہ خالق الطیور محی اموات وغیرہ صفتوں سے بھی موصوف کر دیا۔ کیوں نہ ہو سچی عیسائیت اسی کا نام ہے۔ خیر یہاں تک بھی خیریت تھی۔ اب آگے اور سنئے کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو الوہیت کا ایک جزو قرار دیا اور یہ اہلحدیث جو جوش میں آئے تو دجال میں وہ وہ صفتیں ثابت کر دیں جو کسی مخلوق کو حاصل نہیں ہو سکتیں یہاں تک کہ نعوذ باللہ منہا خدا بنا دیا۔ اگرچہ بظاہر اس کی خدائی کا تو اقرار نہیں کیا لیکن وہ سب صفتیں جو خاص باری تعالیٰ کی ذات پاک سے تعلق رکھتی ہیں۔

اس میں ثابت کر دیں جیسے زندوں کو مارنا مردوں کو جلانا پانی کا برسانا کھیتی کا اگانا وغیرہ وغیرہ اور طرفہ یہ کہ اس کی پیشانی پر کافر بھی لکھا ہوا ہوگا اور باوجود کافر ہونے کے ساری خدائی کے اختیار بھی رکھتا ہوگا۔ اب کہیئے کہ یہ مشرکانہ عقائد نہیں ہیں تو کیا ہے یہ نصرانیت کا جوش نہیں تو کیا ہے۔ یہ عیسائیت کی مشابہت نہیں ہے تو کیا ہے اگر اب بھی کچھ کسر باقی رہ گئی ہو تو وہ بھی پوری کر لو تا کہ دل میں کوئی ارمان باقی نہ رہ جائے۔

اے عقل کے دشمنو! اور اے غافلو! ذرا خدا سے ڈرو اور اس کے قہر وغضب سے پناہ مانگو کہیں ایسا نہ ہو جو ان عقائد کی وجہ سے یہودیوں کی طرح تم پر بھی طاعون مسلط ہو جائے اور پھر بجز حسرت وافسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے اب ایک طرفہ ماجرا اور سنئے کہ اہلحدیث غیر مقلدوں نے اسم ذات باری تعالیٰ کے بعد جو الفاظ تعظیمی مثل جل شانہ وعم نوالہٗ وتعالیٰ وعز اسمہ اور مثل اس کے دیگر الفاظ اہل اسلام استعمال کرتے ہیں بجائے ان کے اپنے اختراع وایجاد سے لفظ صاحب کا موزوں کیا ہے جو کہ بنی آدم کے تمام فرقوں کے ناموں کے بعد عموماً اور عیسائیوں اور انگریزوں کے ناموں کے بعد خصوصاً مستعمل ہوتا ہے جیسے علی العموم کہتے ہیں ٹھاکر صاحب، پنڈت صاحب، بابو صاحب، ماسٹر صاحب وغیرہ بلکہ ہندوستان میں اہل یورپ کو بلا اظہار کئے اور نام کے صرف اسی لفظ کے ساتھ مخاطب کیا جاتا ہے۔

اسی طرح سے اہلحدیث اپنی تحریروں اور اپنے قولوں میں بجائے اللہ جل شانہ وعم نوالہٗ کے لکھتے اور کہتے ہیں کہ اللہ صاحب نے یہ کہا اور اللہ صاحب نے یوں کہا۔ اے بے ادبو! ذرا تو سوچو کہ جناب الٰہی میں یہ کیا گستاخی اور بے ادبی ہے جو تم اپنے عقائد اور اپنے اقوال سے کر رہے ہو کیا تم کو کوئی کلمہ تعظیمی جو شان الٰہی کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرتا کلام مجید یا احادیث رسول اللہ ﷺ میں نہیں ملتا تھا جو تم نے اس کلمہ کو جو ادنیٰ ادنیٰ فرقہ کے لوگوں کے واسطے بولا جاتا ہے اختیار کیا۔ ایسی حالت میں اب بجز اس کے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ خداوند کریم تم پر رحم کرے اور تمہارے دلوں سے ان حجابوں کو دور کرے تا کہ تم عظمت الٰہی کو چشم یقین سے مشاہدہ کر کے خالص نیت سے اس پر ایمان لاؤ۔ اب سنو اور غور سے سنو کہ جب اہلحدیث مسلمانوں کی یہاں تک نوبت پہنچی اور یہودیت اور عیسائیت میں یہاں تک غلو کیا کہ بالکل اقوال وافعال ان کے انہیں لوگوں کے مشابہ ہو گئے۔

تب عزت الٰہی جوش میں آئی اور اس قادر ذوالجلال نے اپنی رحمت خاص سے مفسدان دین کی سرکوبی کے واسطے حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چودھویں صدی کے سر پر مجدد و مامور فرما کر کھلے کھلے آسمانی نشانات کے ساتھ دارالامان قادیان میں نازل فرمایا۔ **الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین** اور اسی مؤید من اللہ مہدی برحق کے نزول اجلال کی آسمان، زمین، چاند، سورج، رات، دن، ماہ، سال، قرآن مجید واحادیث رسول اللہ ﷺ واقوال صحابہ وآئمہ مجتہدین ومجددین الہامات ومکاشفات اولیاء اللہ ورویائے صادقہ بزرگان دین نے جیسا کہ بالتفصیل

کتابوں میں درج ہے۔ گواہیان دین اور تصدیق کی (دیکھو اگر آنکھیں رکھتے ہو اور سنو اگر کان رکھتے ہو، براہین احمدیہ وازالہ اوہام وآئینہ کمالات وتحفہ گولڑدی وکشتی نوح وغیرہ کو) لیکن نہ مانا توان اہلحدیث نے یہاں تک کہ جو پچھلا مادہ یہودیت وعیسائیت کا دلوں اور دماغوں میں باقی رہ گیا تھا وہ سب مہمان پر اگل دیا اور جیسا کہ عالم فاضل یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو بدزبانیوں سے ستایا تھا اور فتویٰ کفر کا لگایا تھا۔

اسی طرح اس مثیل المسیح کے مقابلہ میں محمد حسین بٹالوی نے جو کہ بڑا مفسد متعصب غیر مقلد اہلحدیث یہودیت کی رنگت میں سرتاپا غرق ہے فتویٰ کفر کا مرتب کر کے پہلے اپنے استاد نذیر حسین دہلوی سے جو کہ گزشتہ مہینہ میں اپنے نقش قدم پر چلنے والوں کو قدخلت کا سبق دے گئے ہیں۔ مہر کرائی اور پھر اپنے اور ہم سبقوں سے مہریں ودستخط کرا کے شائع کر دیا پھر کیا تھا چاروں طرف سے کفر کے فتویٰ نکلنے اور گالیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور اخباروں واشتہاروں کی تو کوئی حد ہی نہ رہی۔

کوئی گندہ لفظ ایسا نہ رہا جو نہ لکھا ہو کوئی ناپاک فقرہ ایسا نہ رہا جو چھوڑ دیا گیا ہو۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ عیسائیوں سے دعویٰ قتل کا کرا دیا اور خود اہلحدیث بن کر عیسائیوں کی طرف سے عدالت میں گواہی کو جا موجود ہوئے۔ جس سے بجز ذلت اور ناکامی کے کچھ فائدہ نہ اٹھایا دیکھو کتاب البریہ تاکہ تم لوگوں کی آنکھیں کھلیں اور خواب غفلت سے بیدار ہو اب سچے دل اور پاک نیت سے خوب غور کر کے دیکھو کہ کیا یہی تعلیم قرآنی ہے۔ کیا یہی اسلام کی نشانی ہے کیا احادیث سرور عالم فخر بنی آدم ﷺ کا یہی منشاء ہے۔ کیا اسی کا نام عامل بالحدیث ہوتا ہے جو غیر مقلدوں سے سرزد ہوا ہے کیا اب بھی ان اہلحدیث کے اقوال وافعال اور دلوں اور باتوں اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں اور چہروں اور مہروں سے یہودیت نہیں ٹپکتی کیا اب بھی ان اہلحدیثوں کی تحریروں اور گفتگوؤں اور عقائد مشرکانہ اور حرکات جاہلانہ سے عیسائیت نہیں برستی۔

کیا اب بھی کوئی شبہ باقی ہے یا اب بھی انکار کا کوئی موقع ہے اور اس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سلسلہ احمدیہ خدا کی طرف سے ہے اور اس کا خدا خود مددگار ہے۔ کوئی اس کو مٹا نہیں سکتا کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ مخالفوں نے کیا کچھ زور نہیں لگائے۔ کیا کچھ فکریں نہیں کیں۔ آخر کو وہی ہوا جو خدا نے چاہا دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اب ایک لاکھ سے بھی زیادہ نوبت پہنچ گئی ہے اور روز ترقی افزوں ہوتی جاتی ہے ڈرو اس خدا سے جو سب پر غالب ہے ڈرو اس خدا سے جس کا عذاب سب عذابوں سے بڑھ کر ہے۔ وہی وقت قریب ہے جو طاعون سے

یہودیوں پر گزر چکا ہے۔

اب وہی وقت قریب ہے جس کا وعدہ ہو چکا ہے پس نصیحت حاصل کرو اقوال انبیاء برحق سے اور عبرت پکڑو امت سابقہ سے تا کہ مومنوں میں شمار کیے جاؤ۔ اب میں آپ کے سوال کو لفظ بلفظ نقل کر کے اس کا جواب لکھتا ہوں۔ حرف (س) سے اپنے سوال کی عبارت اور حرف (ج) سے اس کا جواب سمجھ لیجئے گا اور دھیان لگا کر ہمہ تن چشم ہو کر خوب غور سے پڑھئے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ (س) جو موجودہ حالت اسلام کی ہے۔ کبھی نہ یہودیوں کی ہوئی نہ عیسائیوں کی نہ اور کسی امت کی (ج) اول تو یہ فرمایئے کہ کس تحریر کی آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھنا اور حمد و نعت کو ترک کر کے مطلب شروع کر دینا یہ طریقہ یہودیوں کا ہے اور عیسائیوں کا یا اہل اسلام کا اس تحریر کی رو سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فضائل کا انکار آپ نے کیا یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کو واجب الترک سمجھا یا نہیں اس کا جواب آپ کے ذمہ ہے اور دوسرے جو معنے اس فقرہ کے مناسب الفاظ سے مترشح ہوتے ہیں وہ یہی ہیں یا کچھ اور کہ جو حالت خراب سے خراب اس وقت اسلام کی موجود ہے یہ حالت نہ کبھی یہودیوں کی ہوئی نہ عیسائیوں کی نہ اور کسی امت کی جس کا ماحصل یہ ہوا کہ موجودہ حالت اسلام کی یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی بری ہے تو اب کہئے کہ جب آپ خود ہی اسلام کو اس ذلت اور خرابی کو پہنچا رہے ہیں۔

اور اس کو یہودیت اور عیسائیت سے ذلیل اور بدتر ٹھہرا رہے ہیں تو پھر اب اور شواہد کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یہ عجب معاملہ ہے کہ خود ہی تو اسلام کی حالت کو یہودیوں اور عیسائیوں کی حالت سے بدتر ٹھہراؤ اور خود ہی دوسروں سے اس کا ثبوت مانگو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ آپ نے یہ طرز تحریر کہاں سے سیکھی ہے کہ جس کے ہر لفظ سے یہودیت اور عیسائیت کا جوش ہے اور اگر یہ معنے جو کہ میں نے بیان کیے ہیں۔ آپ کے نزدیک اس مفہوم سے جس کو آپ نے اپنے ذہن میں قائم کر رکھا ہے۔ مغائرت ظاہر کرتے ہوں تو آپ کو چاہئے کہ وہ معنے جو کہ ان الفاظ سے پیدا ہوتے ہیں ظاہر کر دیجئے۔

اور اگر آپ ظاہر نہ کر سکتے ہوں یا لکھ نہ سکتے ہوں تو اپنے استاد مولوی محمد صاحب یا کسی اور مولوی صاحب یا طالب علم صاحب سے لکھوا کر ان کے دستخط کرا لیں تا کہ آئندہ وہ مولوی صاحب یا طالب علم صاحب اپنی قابلیت کی داد پانے سے محروم نہ رہیں۔ (س) ہاں کسی آئندہ زمانہ میں ہو جاتے تو بحث سے خارج ہے۔ (ج) اب ان دونوں فقروں کے ملانے سے یہی

مطلب ہوا یا کچھ اور کہ یہ خراب حالت اسلام کی جو اس وقت موجود ہے اگر آئندہ کسی زمانے میں یہودیوں اور عیسائیوں کی افضل اور عمدہ حالت کے مانند ہو جائے تو وہ بحث سے خارج ہے یعنی وہ ذکر سننے کے قابل نہیں ہے۔

افسوس صد افسوس آپ کی اس عقل رسا اور خوبی فہم وذکا کی کہاں تک تعریف کی جائے اور کہاں سے الفاظ قابل مدح لائے جائیں بقول شخصے ؎

اے زفہم وعقل ودانش دور تر
آنچہ میگوئی بگوئی طرفہ تر

(س) اگر کسی کو دعویٰ ہو تو آیت یا حدیث صحیح قابل اعتبار سے ثابت کیا جائے (ج) یہ بھی عجیب فقرہ ہے نہیں معلوم ہوا کہ آپ کے ذہن شریف میں آیت کس کا نام ہے اور حدیث آپ کس کو کہتے ہیں آیا زبور کی آیت مراد ہے یا توریت کی یا انجیل کی یا فرقان حمید کی یا اور کوئی نشان اور حدیث سے حدیث سردار اولین وآخرین خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ مقصود ہے یا اور کسی انبیاء اولیاء بزرگ مشائخ کے اقوال اول تو یہی نہیں ثابت ہوتا ہے کہ جس دعوے کا ثبوت آپ مانگتے ہیں وہ کونسا دعویٰ ہے آیا وہ یہی دعویٰ ہے کہ جو آپ نے اپنی اس تحریر میں اسلام کی موجودہ حالت کی نسبت ظاہر کیا ہے۔ یا کچھ اور ہے اگر یہی دعویٰ ہے تو اس کو آپ خود ثابت کر چکے ہیں۔ دوسروں سے اس کے ثبوت مانگنے کی کیا ضرورت ہے اور آپ کو اپنے دعوے کی تائید کرانا منظور ہے تو کسی اپنے ہم عقیدہ وغیر مقلد وغیرہ کو تلاش کر لیا ہوتا تا کہ یک نشد دو شد کا مصداق ہو جاتا اور اگر کوئی اور دعویٰ ہے کہ جو ابھی آپ کی زبان اور قلم سے نہیں نکلا ہے اور روز ازل سے اب تک آپ کے دماغ میں بند ہے تو کوئی اس کا ثبوت بھی کیا دے سکتا ہے اور آپ کے فرضی خیالوں اور ذہنی سوالوں کا جواب ہی کہاں سے لا سکتا ہے۔

اور دوسرے یہ کہ آپ کے الفاظ حدیث صحیح قابل اعتبار سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شاید آپ کے نزدیک بہت سی حدیثیں ایسی بھی ہیں کہ جو باوجود صحیح ہونے کے بھی اعتبار کے قابل نہیں ہیں۔ ورنہ حدیث صحیح کے بعد لفظ قابل اعتبار کا استعمال کرنا کیا معنی رکھتا ہے اگر آپ کا عقیدہ یہی ہے جیسا کہ ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ تو بجز اس کے کہ ہم آپ کو خدائے رحیم وکریم کی حفظ دامان میں سپرد کر دیں اور کچھ نہیں کہہ سکتے (س) اور یہاں اس امر پر بحث ہے کہ توریت میں لکھا ہے (کہ ایلیا نبی آسمان سے اترے گا بعد کو عیسیٰ آئے گا) (جواب) یہاں پر یہ نہیں معلوم ہے کہ آیا اس عبارت کا توریت میں لکھا ہوا ہونا آپ خود ہی بیان کر رہے ہیں یا کسی کتاب کی نقل کر رہے

ہیں یا کسی کا قول ثابت کر رہے ہیں یا کیا لکھ رہے ہیں۔

یہاں پر وہی مثل صادق آرہی ہے کہ من لبے سپنے ڈسے ایک حضرت عیسیٰؑ کے آسمان سے اترنے کے آپ کیا منتظر ہیں کہ بے اختیار ہر شخص کی نسبت آسمان سے اترنے کا لفظ خود بخود زبان پر جاری ہو جاتا ہے کہ خواہی نخواہی کوئی ہو اور کچھ ہی ہو۔ لیکن آپ اس کو آسمان ہی سے اتارنا چاہتے ہیں۔ بھلے آدمی یہ تو دیکھا ہوتا کہ یہ خبر کتابوں میں کن الفاظ کے ساتھ لکھی ہوئی ہے اور اس کا مطلب کیا ہے یا یوں ہی بے سوچے سمجھے زمین آسمان کے قلابے ملانے لگے۔

(س) جواب عیسیٰ یوحنا یعنی یحییٰ مماثلت کی شکل میں آچکے (ج) اس فقرہ کی بھی وہی حالت ہے اول تو یہی نہیں ظاہر ہوتا کہ اس جواب کی صدا آپ کے کان میں کہاں سے آگئی اور ان الفاظ کا سبق آپ کو کس نے پڑھا دیا تو اس ہاتف غیبی کا نام لینا چاہئے تھا۔ جس نے یہ اعجاز بھری آواز آپ کو سنائی اور یا اس استاد شفیق کا ذکر کرنا چاہئے تھا جس نے یہ سبق دل کشا آپ کو پڑھایا اگر آپ کسی لکھے پڑھے سے اپنی تحریر میں اصلاح لے لیتے یا خود سوچ سمجھ کر خدا کا نام لے کر یا کسی کتاب کو اپنے سامنے رکھ کر اس سے نقل کر لیتے تو اس تحریف کے الزام کے نیچے نہ آتے جو یہودیوں اور عیسائیوں سے خصوصیت رکھتا ہے۔

اب بجز اس کے کہ آپ یہودیوں اور عیسائیوں کی مماثلت کا اقرار کریں اور کچھ چارہ نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ جو آپ نے حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کے نام پر اس شکل کا (ع) حرف عین بنا دیا ہے اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور حمد خدا اور صلوٰۃ رسول اللہ ﷺ کو تو پہلے ہی آپ ترک کر چکے تھے اب حرف سلام کا لفظ رہ گیا تھا جو انبیاء علیہم السلام کے نام کے بعد اہل اسلام لکھا کرتے ہیں۔ اس سے بھی منکر ہو گئے اور تمجید خداوند کریم اور تعظیم و تکریم انبیاء علیہم السلام سے پورا پورا انحراف ثابت کر دیا کیوں نہ ہو یہی غیرت اسلام اور تقاضائے ایمان ہے اور یا اس حرف (ع) کے لکھ دینے سے آپ کا منشاء یہ ہے کہ اس اشارہ کو سمجھ کر جس کا جی چاہے اور علو درجات مبعوث و رسالت کا قائل ہو وہ سلام بھیج دیوے اور جس کا جی چاہے وہ اس کو علامت عیب سمجھ کر نہ بھیجے۔

اگر آپ کا مطلب یہ نہ ہوتا اور حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کی کچھ عزت اور وقعت آپ کی نظروں میں ہوتی تو ضرور تھا کہ ان کو لفظ سلام سے محروم نہ رکھتے اور یا اس حرف (ع) کے لکھنے سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ در اصل تو آپ کو لفظ سلام سے نفرت یا انکار ہے لیکن اس خوف سے کہ شاید کوئی مسلمان اہل ایمان اعتراض کر بیٹھے یہ اشارہ کر دیا تا کہ اس وقت یہ کہنے

کا موقع مل جائے کہ ہم نے علیہ السلام کا اختصار کر کے حرف (ع) تو لکھ دیا تھا اور اپنے دل میں بھی کہہ لیا تھا گو پورا نہیں لکھا تو کیا ہوا۔

آیت حدیث سے یہ بھی درست ہے (س) لہٰذا میں سچا ہوں (ج) اب یہاں پر لہٰذا کے بعد جو لفظ کا واقع ہوا ہے وہ بھی عجب شان کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے نہیں معلوم کہ اس میں سے مراد آپ کی ذات شریف ہے یا آپ کے ذہن میں کوئی اور ہے جس کی صراحت آپ اپنے کسی تقاضائے باطنی کی وجہ سے نہ کر سکے ابھی بے جوڑ فقرہ گھڑنا اور ایسی بے تکے لفظ میں لکھنا بس آپ ہی کا کام اور آپ ہی کا حصہ ہے۔

(س) اگر آیت یا حدیث سے یہ بات ثابت ہو گئی (ج) نہیں معلوم کہ آپ یہاں پر کس بات کا ثبوت مانگتے ہیں۔ آیا ان لفظوں کا ثبوت مانگتے ہیں جو آپ نے لکھے ہیں یا اس خبر کا ثبوت مانگتے ہیں جو توریت وانجیل سے ثابت ہوتے ہیں اور وہ آیت وحدیث جس سے آپ ثبوت چاہتے ہیں آپ کے ذہن شریف میں کونسی ہے کیونکہ توریت کی آیت اور حضرت عیسیٰؑ کا قول وحدیث ہونا تو خود آپ کی تحریر ہی سے ثابت ہے اور اگر آپ کو سوا اس کے اور کسی آیت یا حدیث کی تلاش تھی تو صراحت کے ساتھ اسکا ذکر کرنا چاہئے تھا یا اشارتاً کنایتاً بتانا چاہئے تھا یا یوں ہی جیسے کورے کاغذ آپ پڑھتے ہو ویسے ہی دوسروں سے پڑھوانا چاہتے ہو اور اگر آپ کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے تراشیدہ الفاظ قرآن مجید یا احادیث رسول اللہ ﷺ میں نکل آئیں تو آپ کی اس مراد کو تو بجز خدائے غالب کے کہ وہ ہر شے پر قادر ہے اور کوئی پورا نہیں کر سکتا اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ یہ خبر آیات قرآن شریف یا احادیث رسول اللہ ﷺ سے انہیں الفاظ مندرجہ توریت وانجیل کے ساتھ ثابت ہو جائے تو اس کے واسطے پہلے آپ کو یہ ثابت کرنا چاہئے کہ کتب سابقہ سماویہ کی خبریں اور پیشینگوئیاں اور کل اقوال اور کل مسائل ہو بہو قرآن شریف یا احادیث رسول اللہ ﷺ میں پائی جاتی ہوں اور جب آپ یہ ثابت کر دیں گے تو آپ کا سوال خود بخود حل ہو جائے گا اور کسی سے کچھ پوچھنے اور ثبوت مانگنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

(س) تو بلا کسی عقیدہ پر جرح کرنے کے میں بیعت مرزا قادیانی کی کرلوں گا (ج) آپ نے اپنی خوبی فہم سے اس ایک عقیدہ پر جرح کر کے جو نتائج پیدا کئے ہیں۔ ان میں سے کچھ تھوڑے بطور مشتے نمونہ از خروارے اس مختصر میں لکھ کر آپ کے سامنے پیش کر دیئے گئے ہیں اور اگر آپ کا جی چاہتا ہے تو آئندہ کسی اور دوسرے عقیدہ پر جرح کر کے ارمان نکال لیجئے تاکہ کوئی آرزو دل کی دل میں باقی نہ رہ جائے اور اس کو خوب یاد رکھئے کہ آپ یا آپ کے ہم عقیدہ مولویوں

کے پاس کوئی دلیل عقلی یا نقلی ایسی نہیں ہے کہ جس سے وہ حضرت عیسیٰؑ کی حیات دنیوی ثابت کر کے ان کو آسمان سے اتار سکیں بجز اس کے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے مامور من اللہ ہونے کا اقرار کر کے سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں اور کوئی ملجا و ماویٰ نہیں ہے۔

منت آنچہ حق بود گفتم پیام

تو دانی دگر بعد ازیں والسلام

فقط راقم محمد شرافت اللہ خان

مورخہ ۹ر نومبر ۱۹۰۲ء عیسوی

جواب الجواب

از جانب ابو السخاء محمد رفعت اللہ خان ضلع شاہجہان پور محلہ اٹلہ نمبر مکان ۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم !ایک سوال میں نے باتوں باتوں میں اپنے معزز مہربان مرزا قادیانی سے کیا تھا۔ اس کا جواب میرے مقابل شرافت اللہ خان نے بغیر غور فرمائے ہوئے اور حالت واقعی کو چھپا کر لکھا اور فرقہ اہلحدیث کو جو صراط مستقیم پر ہے سخت الفاظی سے یاد فرمایا جو کچھ انہوں نے سخت الفاظی سے کام لیا ہے میں اس کا جواب لکھ کر اپنے قلم کو خراب کرنا نہیں چاہتا۔ ہاں چند دلائل فاسد جو ان کے طبع زاد ہیں ان کا جواب لکھتا ہوں۔ مجھ کو فرقہ احمدیہ سے سخت تعجب ہے کہ ان کے قلم سے وہ الفاظ نکلتے ہیں جو ان کے دعوے کے خلاف ہیں۔

ان کا اور نیز مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ ہم کو اور ہمارے مطیعوں کو سخت الفاظی نہ کرنا چاہئے اور اکثر قادیانیوں سے بھی یہ سنا گیا مگر وہ اس پر عامل نہیں جیسا کہ پرچہ شرافت اللہ خان صاحب سے ظاہر ہے اوّل پوری حقیقت لکھ دینا واجب ہے کہ میں نے سوال کیوں پیش کیا تو سنئے جیسا کہ میں اوپر ظاہر کر آیا ہوں کہ وہ میرے مہربان ہیں میں اکثر ان کی دکان پر جا کر بیٹھتا ہوں۔ اور وہ بہت خلق اور مہربانی سے (باوجود عقیدہ میں خلاف ہونے کے) پیش آتے ہیں بارہا ان سے عقیدہ میں گفتگو بھی ہوئی (اس کا ظاہر کرنا فضول ہے کہ وہ ہارے یا میں؟ پبلک جانبین کی تحریروں سے خود فیصلہ کر لے کہ کس کو زک ہوئی) ایک روز گفتگو ہوتے ہوتے قادیانی صاحب فرمانے لگے کہ ہمارے بھائی مسلمان بالکل یہودیوں کی چال پر چلتے ہیں۔

وہی عادات اختیار کر رہے ہیں جو یہودیوں کے تھے اور ہمارے امام برحق کا وہی

معاملہ ہے جیسا کہ عیسیٰ کا تھا میں نے عرض کیا کہ بالکل غلط ہے ایسا نہیں ہے اور وہ کون سا دعویٰ عیسیٰ کا تھا اور یہودیوں نے کیا نہ مانا، تو فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ ایلیا نبی آسمان سے اترے گا اس کے بعد عیسیٰ آئے گا مگر ایلیا نبی نہیں اترے اور یوحنا یعنی یحییٰ نے دعویٰ کیا بعدہ عیسیٰ نے دعویٰ کیا اور عیسیٰ نے فرمایا (کہ یوحنا وہی ایلیا ہے جس کی خبر توریت میں تھی چاہو مانو یا نہ مانو) انجیل میں لکھا ہے پس یوحنا ایلیا ہو کر آئے مگر یہود ظاہر معنوں پر عامل رہے اور تین نبیوں کا اس غلط فہمی سے انکار کیا۔ اسی طرح ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ اترے گا تو یہ حقیقی معنی یہ نہیں ہے بلکہ مجاز پر ہے یعنی ہمارے امام مرزا قادیانی مثیل ہو کر آئے۔

میں نے عرض کی جناب یہ حجت یہود و نصاریٰ پر پیش کیجئے جو کہ توریت وانجیل کو مانتے ہیں ہم سے کیا غرض ہم تو ان کو محرفہ کہتے ہیں ہمارے نزدیک ان میں تحریف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی ملا دی گئی ہو گی یا اصل توریت میں اور کچھ یہود نے اور کچھ کر دیا ہو۔ لہٰذا ہم نہیں مان سکتے۔ گفتگو کو طول ہوا یہاں تک کہ میں نے عرض کی کہ آپ اس امر کو حدیث یا آیت سے ثابت کر دیں کہ توریت میں جو کچھ ہے یا یہی پیشینگوئی بایں الفاظ ٹھیک ہے۔ یا انجیل میں اس کا جواب درست ہے تو میں بغیر جرح کے کسی دوسرے عقیدہ پر مرزا قادیانی سے بیعت کرلوں گا تو ہمارے اس قادیانی صاحب نے فرمایا کہ اگر کوئی قوت ثابت کرنے کی نہ رکھتا ہو تو میں نے کہا کہ دوسرے سے دریافت کر کے بتادے تو فرمایا کہ اگر آپ اپنے قول سے انکار کر جائیں۔

تو میں نے عرض کیا کہ لاؤ قلم دوات کاغذ میں لکھ دوں چنانچہ میں نے چند سطریں انہیں کی بتائی ہوئی پیشینگوئی کے متعلق لکھ دیں مجھ کو ہرگز یہ نہ معلوم تھا کہ انجیل میں کیا ہے اور توریت میں جو کچھ اس قادیانی نے پیشینگوئی کے متعلق فرمایا لکھ دیا۔ خان صاحب اگر الفاظ پیش گوئی پر جرح کرتے ہیں تو واپس لیں یا مرزا قادیانی سے طالب جواب ہوں اور انکار اس پیشینگوئی کا اس وجہ سے کیا کہ توریت وانجیل محرفہ ہیں جس کے خان صاحب بھی قائل ہیں اور بندہ کے پاس کافی ثبوت ہے جو آگے لکھا جائے گا۔

اور بسم اللہ اور درود نہ لکھنے کی وجہ یہ کہ ایسے موقعوں پر جلدی میں اس کا خیال نہیں رہتا عموماً خطوط دیکھے جائیں فیصدی ایک میں شاید اس کا التزام ہو دوسرے اس کا لکھنا فرض وواجب نہیں۔ تارک اس کا گنہگار نہ ہو گا اور اگر ہو تو ہمارے مقابل ثابت کریں۔

تیسرے یہ کہ میں نے زبان سے کہا تھا لکھنا ضروری نہیں۔ زبان سے کہنا کافی اس کا کیا ثبوت کہ میں نے زبان سے نہیں کہا تھا۔ اور وہ سطریں یہ ہیں (جو موجودہ حالت اسلام کی ہے

کبھی نہ یہودیوں کی ہوئی نہ عیسائیوں کی نہ اور کسی امت کے ہاں کسی آئندہ زمانہ میں یہی شکل ہو جائے تو بحث سے خارج ہے اگر کسی کو دعویٰ ہو تو آیت یا حدیث صحیح قابل اعتبار سے ثابت کیا جائے۔ فقط راقم رفعت اللہ خان عفی عنہ بقلم خود) اتنا لکھ کر میں نے اس قادیانی کو دیا تو اس قادیانی نے فرمایا کہ تو نے پیشینگوئی جس کے متعلق گفتگو تھی نہ لکھی۔

ممکن ہے کہ تو انکار کر جائے اور کہے یہ نہیں یہ گفتگو تھی تو میں نے کہا ہاں میری گفتگو اسی سے ہے۔ مجھے اور معاملہ سے بحث نہیں مگر مجھ کو وہ پیشینگوئی معلوم نہیں جو لکھوں تو کہا میں بتاتا ہوں لکھو۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا اور میں نے لکھا بایں الفاظ (اور یہاں اس امر پر بحث ہے کہ توریت میں لکھا ہے (کہ ایلیا نبی آسمان سے اترے گا بعد کو عیسیٰ آئے گا، جواب عیسیٰ، یوحنا یعنی یحییٰ مماثلت کی شکل میں آچکے، لہٰذا میں سچا ہوں) اگر آیت یا حدیث سے یہ بات ثابت ہوگئی تو بلا کسی دوسرے عقیدہ پر جرح کرنے کے میں بیعت مرزا قادیانی کی کرلوں گا فقط راقم رفعت اللہ (خان عفی عنہ) کاش کہ ہمارے خان صاحب موصوف مرزا قادیانی سے دریافت کر کے لکھتے تو ان کو غلطی نہ ہوتی۔

یہی واقعہ بے کم وکاست ہے جو میں نے نقل کیا۔ یہ قادیانی قسم کھا کر کہہ دیں کہ ایسا نہیں ہوا تھا۔ ہاں پھر اس قادیانی نے دوسرے روز مجھ سے فرمایا کہ آیت وحدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ اب کوئی اور مسئلہ دریافت کرو میں نے کہا کہ میرے سوال کے جواب میں لکھ دو کہ اس کا ثبوت آیت وحدیث سے نہیں ہے تو پھر اور سوال کروں۔ بہت عرصہ کے بعد اس کا جواب لاکر دیا جس کا جواب الجواب یہ ہے نہ میری خان صاحب سے گفتگو تھی نہ ان کو سمجھانا مقصود تھا ورنہ ان کے فہم عالی کے موافق لکھتا جس کو سمجھانا مقصود تھا۔ وہ میرا مطلب سمجھ گیا تھا وہ قادیانی قسم کھا کر کہہ دیں کہ میں نہیں سمجھا تھا وہ کہہ دیں کہ تیری مراد آیت سے آیت قرآنی یا حدیث سے حدیث نبوی ﷺ نہ تھی یہ الفاظ تو ایسے معروف ہیں کہ ہر ایک بچہ اہل اسلام کا سمجھ لیتا ہے۔ تعجب ہے کہ خان صاحب نہ سمجھے۔

اول ہم جماعت قادیانیہ ہی کی کتابوں سے انجیل وتوریت کا محرفہ ہونا ثابت کرتے ہیں۔ پھر خان صاحب کے دلائل کی طرف توجہ کریں گے۔ سراج الدین جس کا دوسرا نام برہان الحق ہے از تصنیف شیخ عبدالحق صاحب طالب علم بی اے مرزائی اس میں لکھا ہے نمبر ۱۶/از سوالات ۲۸/چاروں اناجیل میں کیوں اختلاف ہے اگر خدا کے کلام میں فرق ہو تو انسان کا کلام کیوں ناحق ٹھہرتا ہے۔ عمادالدین اپنی تفسیر میں لکھتا ہے کہ تالاب کے قصہ والا باب الحاق ہے۔ کیا

آپ اسے سچ خیال کرتے ہیں جس کتاب کا ایک باب الحاق ثابت ہو گیا تو اس کے تمام بابوں پر بھی یہی شک لازم آتا ہے نمبر ۱۷ر کیا ساری بائبل الہامی ہے اور کوئی انسانی ملاوٹ اس میں نہیں۔ اس حالت میں کیا ضرورت ہر بار ہوتی ہے کہ نیا سے نیا ترجمہ کیا جائے الہام تو وہی پرانا ہو اور اسے بدل بدل کر نئے الفاظ میں پیش کیا جائے تو کیا اس کی خوبی فوت نہ ہوگی۔ نمبر ۱۸ر لکھا ہے کہ ایک رتی ایمان کے ساتھ عیسائی پہاڑوں کو ہلا سکیں گے اگر یہ الہامی ہے تو کس زمانہ میں ایسا ہوا اور کس نے پہاڑوں کو ہلایا۔

اگر کوئی دعویٰ کرے تو ہمیں ایک تنکا ہلا کر دکھائے۔ اگر الہامی نہیں تو تحریف کسے کہتے ہیں نمبر ۱۹ر یوحنا میں لکھا ہے کہ اگر مسیح کے کام لکھے جاتے تو اس دنیا میں سما نہ سکتے۔ یہ بھی الہامی ہے......الخ۔ نمبر ۲۱ر پولوس نے چند رسومات کا ذکر کیا ہے۔ سوال ہے کہ مسیح کے مرنے کے بعد اور پولوس کے عیسائی ہونے تک کونسی الہامی تعلیم اس بات میں تھی۔ ثابت کرو کہ پولوس ملہم تھا۔ متی کی انجیل اکثر اشخاص اس بات پر متفق ہیں کہ متی نے اپنی انجیل عبرانی زبان میں لکھی۔ برخلاف اس کے اکثر یہ بھی کہتے ہیں کہ ہماری موجودہ انجیل جو یونانی ہے عبرانی سے ترجمہ نہیں کی گئی بلکہ پہلا نسخہ یونانی ہی میں تھا۔

کیا متی نے دو انجیلیں لکھیں یا پہلے مصنفوں کو اس کے عبرانی خیال کرنے میں غلطی ہوئی یا وہ عبرانی نسخہ جس کا انہوں نے ذکر کیا، جعلی تھا۔ زمانہ کے بعد مصنفوں نے ایک کتاب بنام عبرانی کی انجیل لکھا جسے کلیسیا نے نامنظور کیا لیکن یہودا کے فرقہ نے قبول کیا۔ حوالہ دیا ہے اور اس کی عبارت بھی اخذ کی ہے بعض حصص اس انجیل کے اب تک موجود ہیں۔ لیکن ہماری انجیل کے ساتھ نہیں ملتی۔ متی کی انجیل، یوحنا یا لوقا کی انجیلوں کی طرح تدبیر و تفکر سے نہیں لکھی گئی اور اسی لئے پہلے بزرگوں نے اس کا نام سومیٹک یعنی جسمانی انجیل رکھا ہے۔ ایڈیٹر صاحب کیوں اپنے بھائیوں کے جھگڑے کا فیصلہ نہیں کرتے انجیل تو یسی تو فریب دہندہ نہیں تھی لیکن متی نے جسمانی انجیل ضرور لکھی ہے۔ واہ ری چنی ہوئی قوم! مرقس کی انجیل یہ روایت صحیح ہے اس کی انجیل کے لئے پطرس سے سامان ملا تھا۔

پیکس جو دوسری صدی کے پہلے نصف حصہ میں گزرا ہے بیان کرتا ہے کہ پطرس ناقل مرقس نے نہایت صحت سے پطرس کی تحریریں قلم بند کی ہیں مگر اس میں خداوند کے قول و فعل کی ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ نیز ۱۲ر اختتامی آیات یعنی ۱۶ر باب کے ۹ر آیت سے ۲۰ر تک کے اصلی ہونے میں شک ہے۔ اجی صاحب کیوں نہیں کہہ دیتے کہ الحاق ہے ایڈیٹر صاحب اب سنئے

کہ یہ پادری صاحب کیا فرمارہے ہیں کہ ۱۲ر آیات خدا کے بیٹے پر ایمان رکھنے والے کسی ملہم نے ملادی ہیں۔ انجیل نویس تو ورق لکھیں کیا دوسروں کا اتنا بھی حق نہیں کہ وہ چند آیات بھی لکھ سکیں فرمایئے۔ کیا ایک گندی مچھلی تمام تالاب کو گندہ نہیں کردیتی۔ لوقا کی انجیل لوقا کو اکثر رواتیوں میں پیارا طبیب کہا جاتا ہے۔ مارکن مرتد نے جو مسیح کے ۱۳۸ر سال بعد ایک مصنف گزرا ہے لوقا کی انجیل کو مستعمل دیکھ کر اپنے مطلب کے مطابق بنالیا جیسے مرقس کی انجیل پطرس کے خیالات کے موافق تھی۔

ویسی ہی لوقا کی انجیل پولوس کے تفکرات کے لحاظ سے لکھی گئی چنانچہ پولوس تمطاؤس نے دوسرے خط کے باب ۲ر آیت ۱۸ر میں اس انجیل کو اپنی انجیل کہا ہے اس کی تصنیف کی جگہ معلوم نہیں۔ جناب من اگر ایک شخص نے لکھی ہو تو جگہ معلوم ہوسکتی ہے۔ اب بتایئے کہ اتنے مقامات کا پتہ ملنا کچھ آسان امر ہے۔ ایڈیٹر صاحب ذرا غور کیجئے شاید کسی آسمانی شہر یا گاؤں سے اتری ہو۔ یوحنا کی انجیل مخالفین نے اس انجیل پر خاص حملہ کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسیح کے بعد دوسری صدی کے دوسرے نصف حصہ تک اس کتاب کا نام ونشان نہ تھا۔ ناستک فرقہ یوحنا ہی کی زندگی میں پیدا ہوا جس نے انجیل کے واقعات کو فلسفہ کے ساتھ ملادیا جسٹر کیم جس نے اس انجیل کو رد کیا۔ اس کی تاریخ تصنیف ۱۰۰۔۱۱۲ء بتاتا ہے۔

اب بتایئے کہ آپ کے پاس اس کی سچائی کے کیا دلائل ہیں یوحنا کی زندگی ہی میں اتنے تفرقہ پڑگئے کہ بچا نہ سکے۔ انجیل بھی رد کردی گئی۔ ہمارے پاس ایسے الہام کی تردید کے اتنے ثبوت ہیں کہ اگر لکھے جائیں تو دنیا میں نہ سمائیں۔ ص ۶۱، ۶۲، ۶۳ اور ہمارے خان صاحب اپنے پرچہ میں خود ہی فرماتے ہیں ''انہوں نے کتب سماویہ تحریف وتبدیل کی تھی۔'' دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ ''انہوں نے کتب سماویہ سابقہ میں تحریف کی تھی لفظوں کو بدل دیا تھا معنے کو الٹ پلٹ دیا تھا۔'' لفظ (انہوں) جمع ہے جو یہودیوں، عیسائیوں سب کو شامل ہے۔ اس میں زائد لکھنا فضول ہے جماعت قادیانی کے اقوال سے کتب سماویہ سابقہ کا محرفہ اور غیر معتبر ہونا میں نے ثابت کردیا۔ اگر اور ثبوت درکار ہو اور خان صاحب کے نزدیک جماعت قادیانی اور نیز اپنے اقوال غیر معتبر ہوں تو پھر ہم انشاء اللہ زائد ثبوت دیں گے۔

جماعت قادیانی خاص کر مرزا قادیانی کو میرے سامنے ایسی محرفہ کتابوں سے دلیل پیش کرتے کچھ باک نہ ہوا جن کی تحریف کے خود قائل ہیں اور اس کی لسند کتاب وسنت سے پیش نہ کرسکے۔ فضول بات میں اپنا اور میرا وقت ضائع کیا۔ عوام کے دکھانے اور ان میں علم دار بننے کو

ایک دو ورقہ لمبا چوڑا لکھ دیا مگر سوال سے سروکار نہیں۔ میرا ارادہ جواب الجواب کا نہ تھا۔ مگر محض اس خیال سے کہ خان صاحب کو درصورت جواب الجواب نہ ہونے کے کہنے کا موقع ملے گا کہ ہمارا جواب گروہ اہلحدیث سے نہ ہوسکا۔

اب میں اصل کتابوں سے پیشنگوئیاں نقل کرتا ہوں۔ کتاب ملاکی میں زبان رومن باب ۴/آیت ۵ دیکھو خداوند کہ بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں تم میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔ انجیل متی رومن باب ۱۱ (یوحنا کے شاگردوں سے یسوع مخاطب ہوکر فرماتے ہیں) آیت ۱۰ ر کیونکہ یہ وہی ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ دیکھو میں اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیرے آگے تیری راہ درست کرے گا۔ آیت ۱۴ ر اور الیاس جو آنے والا ہے یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔ اردو انجیل میں بھی قریب قریب یہی لکھا ہے مگر بجائے الیاس کے الیا درج ہے۔ اور فارسی انجیل میں صراحت کے ساتھ یحییٰ کا نام لکھا ہے۔

اوّل جواب اس کا یہی ہے کہ کتب سماویہ سابقہ محرفہ ہیں۔ قابل حجت نہیں دوسرے یہ کہ اگر کتب مذکورہ بالا صحیح اور قابل حج بھی مان لی جائیں جب بھی تائید مرزا قادیانی کی نہیں کرسکتیں اور وہ ان سے سند پیش نہیں کرسکتے۔ کیونکہ پیشنگوئیاں مذکورہ بالا اور دعویٰ مرزا قادیانی میں فرق ہے۔ وہاں ایک نبی نے الہام صحیح سے دعویٰ کیا کہ میں وہی ہوں جس کی بابت توریت میں درج ہے اور دوسرے نبی نے الہام راست سے اس کی تصدیق کی کہ واقعی یہ سچا ہے۔ یہاں مرزا قادیانی کا ایسا شخص جو کہ نبی کا ہم پلہ ہو کون مصداق ہے اور مرزا قادیانی کا الہام کس دلیل سے سچا از جانب خدا مانا جائے؟

اوّل خان صاحب کو ثابت کرنا واجب ہے کہ مرزا قادیانی سچے اور ان کا الہام از جانب خدا ہے۔ دوسرے کوئی شخص ایسا گواہی میں پیش کریں جو نبی بنی اسرائیل کی شہادت کے ہم پلہ ہو اس وقت یہ خبر درست ہوسکے (حالانکہ یہ ثابت ہونا غیر ممکن ہے) لہٰذا مرزا قادیانی کا مثیل مسیح ہونا محال اور جب تک کتب سابقہ غیر محرفہ ثابت نہ ہوں۔ اس وقت تک یہ تانا بانا تار عنکبوت کی مثال ہے کہ ذرا سے جھٹکے میں الگ۔ الحمدللہ کہ ہم کتب سابقہ کا محرفہ ہونا جماعت قادیانی کے اقوال سے ثابت کرچکے اب اگر زائد ضرورت ہو تو کتاب وسنت وتواریخ سے بھی دکھادیں۔ قادیانی سب پکار پکار کر کہتے ہیں کہ کتب مذکورہ محرفہ ہیں قابل سند نہیں۔ اور نیز میری پیش نظر فارسی، اردو، رومن کی کتابیں موجود ہیں۔ ہر ایک میں فرق ہے پھر کیسے ان کی صحت کا یقین ہو۔ میں انہی انجیلوں سے ان کا محرفہ ہونا ثابت کرسکتا ہوں گو کہ خان صاحب کے پرچہ کا

جواب کافی ہو چکا مگر ان کے ساکت کرنے کو ان کے اقوال نقل کر کے بھی جواب لکھتا ہوں۔

قولہ...... اب جاننا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود، مہدی مسعود جماعت احمدیہ کے کسی اور شخص نے جہاں کہیں اس واقعہ کا بیان کیا ہے وہ ان میں کتب مقدسہ کے حوالے سے لکھا ہے اور یہی کتابیں اس دعویٰ اور بیان کی تائید میں گواہ ہیں۔ آپ ان کتابوں کو دیکھ کر اپنا اطمینان اور اس دعوے کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

اقول...... آپ ان کتابوں کو تائیدی گواہ اور مقدسہ بھی کہتے ہیں محرفہ ہونے کے بھی قائل ہیں۔ دیکھو اپنے قول جواوپر اوّل ہوئے ان دونوں قولوں میں کونسا آپ کا قول سچا ہے یا آپ کے یہاں محرفہ اقوال سے بھی تائید ہو سکتی ہے۔ بیان فرمایئے۔

قولہ...... اگر ان کتابوں کا دیکھنا بوجہ اہل حدیث ہونے کے مکروہ یا حرام سمجھتے ہوں تو کسی پادری صاحب سے......الخ۔

اقول...... خان صاحب آپ کو اتنا بھی فہم نہیں جب ہم ان کی کتابیں دیکھنا منع سمجھیں گے تو ان سے پوچھنا بدرجہ اولی منع خیال کریں گے۔ ہمارے یہاں مذہب غیر کی کتابیں دیکھنا منع نہیں اور یہ آپ کو کہاں سے ثابت ہوا کہ میں طالب صادق نہیں اور میں نے اصل کتابیں نہیں دیکھیں اور ثبوت پر غور نہیں کیا۔ اس کا ثبوت دیجئے یا اگر الہام سے معلوم ہوا ہو تو فرمایئے بغیر تحقیق وتصدیق یہ فقرے کیسے تحریر کئے۔ قولہ۔ بلکہ اپنی طرف سے جھٹ ایک ایسا سوال جو انکار کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے اور کوتاہ بینوں کی نگاہ میں مخالفت ظاہر کرتا ہے۔ پیش کر دیا۔

اقول...... جی ہاں! آپ ایسی کوتاہ میں ہوں گے نہ اصل حال پوچھا نہ غور کیا اور قلم لے کر لکھنے کو موجود کاش کہ اپنے پیر بھائی ہی سے دریافت کر لیتے تو ٹھوکر نہ کھاتے۔

قولہ...... شاید آپ کے نزدیک توریت یا انجیل کی آیت آیت نہیں اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کا قول حدیث نہیں۔

اقول...... ہاں نہیں محرفہ اقوال کو حدیث وآیت کون کہتا ہے؟

قولہ...... اس جگہ آپ کی مراد آیت سے آیت قرآن شریف اور حدیث سے مراد حدیث رسول خدا ﷺ ہے۔ مگر آپ نے قرآن شریف کا نام...... تحریر نہیں کیا اور حضرت ﷺ کا اسم مبارک الخ!

اقول...... میں اوپر ثابت کر آیا ہوں کہ علی العموم اہل اسلام کا محاورہ ہے کہ آیت سے آیت قرآنی حدیث سے اقوال رسول رحمانی ﷺ مراد لیتے ہیں۔ ہاں جو اسلام سے بے بہرہ اور کودن محض

ہیں۔ مصطلحات نہیں سمجھ سکتے۔

قولہ...... اوّل تو جہاں تک مجھ کو معلوم ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ اس خبر میں کسی آیت قرآن شریف یا حدیث رسول اللہ ﷺ کا حوالہ نہیں دیا گیا اور اگر دیا گیا ہو تو آپ پر فرض ہے کہ اس آیت یا حدیث کو بحوالہ اس کتاب کے پیش کریں اور جب آپ پیش کریں گے تو ہمارا فرض ہوگا کہ ہم اس کو ثابت کر کے آپ کو دکھلا دیں۔

اقول...... یہ کہئے کہ ہے نہیں اگر ہوتا تو آپ سب سے پہلے پیش کرتے اگر بھول گئے تو اب پیش کیجئے میں اپنے وعدہ پر قائم ہوں۔ اور ہم پر فرض کب ہے ہم خود ہی تو آپ سے ثبوت مانگتے ہیں اور انہی وجوہ سے مرزا قادیانی کو کاذب کہتے ہیں۔ اگر کچھ مصالحہ ہو تو مرزا قادیانی کا صدق ظاہر فرمایئے اور جب ہم نے پیش کیا تو آپ کیا ثابت کریں گے۔ ثبوت تو ہم بھی دے دیں گے کیا حقانیت کے یہی معنی ہیں کہ آپ سے کوئی ثبوت یا نشان مانگے آپ کہیں کہ تم لے آؤ ہم ثابت کر دیں گے۔

قولہ...... کہ آپ کی یہ بات بخوبی ذہن نشین تھی کہ اس ضد کی بابت کسی آیت قرآن شریف یا حدیث رسول اللہ ﷺ کا حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔ اقول۔ آپ تو یہ امر ظاہر کر چکے ہیں کہ اب کیا دوبارہ ظاہر کریں گے اور جو کہ آپ نے آگے مثالیں لکھی ہیں ان سے منشا کیا ہے۔ کتب سماویہ سابقہ کو محرفہ مان چکے۔ یہ مثالیں سب غارت ہوئیں اور میں اپنا وقت مثالوں اور قصوں میں ضائع کرنا نہیں چاہتا ہاں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ سے ثبوت ملنا چاہئے۔ آگے آپ لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ کل قوم اور ہر ایک ملت والوں سے ہے۔

پس ہر ایک ملت والوں کو ان کے موافق ثبوت دیا گیا تو جناب یہ مرزا قادیانی سے فرمایئے کہ ازالہ وغیرہ میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے اس خبر سے اپنی تصدیق کیوں چاہی ہے اور ہمارے مہربان مرزا قادیانی سے دریافت فرمایئے کہ انہوں نے یہ خبر پیش کر کے مرزا قادیانی کی تصدیق کیوں کی ہے۔ مسلمان تھا کوئی آیت یا حدیث پیش کی ہوتی۔

قولہ...... لیکن آپ نے ان آیات قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ سے جو اہل اسلام کے مذہب کے موافق پیش کی گئی تھیں۔ کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اقول۔ ہمارے مہربان مرزا قادیانی نے ہمارے سامنے کچھ پیش نہیں کیا اور اگر کیا تو جواب بالصواب پایا۔ اسی خبر میں الجھے۔ پس بموجب آپ کے فرمانے کے وہ یہودی یا عیسائی ہوں گے تو صاف کہہ دیا کہ ہم آیت یا حدیث کو مانیں گے چنانچہ ہمارے سوال سے ظاہر ہے اور اب ہم کہتے ہیں کہ (مرزا قادیانی کی تائید میں ایک

حدیث یا ایک آیت نہیں، اگر ہو تو پیش کرو) جو کچھ وہ اپنی تصانیف میں بتاویل رکیکہ پیش کرتے ہیں۔ سب کا جواب پاچکے دیکھو تصانیف مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی و مولوی بشیر احمد صاحب و پیر مہر علی شاہ صاحب و مولانا عبداللہ صاحب وغیرہ۔

قولہ...... اب ہم حیرت میں ہیں کہ آپ کو کس مذہب اور کس فرقہ میں شمار کریں تا وقتیکہ ہم کو کوئی دستاویز خاص آپ کے اصل مذہب کی بابت حاصل نہ ہو جائے تب تک ہم آپ کو اپنی رائے سے کسی فرقہ میں داخل نہیں کر سکتے۔

اقول...... حضرت ادپر مجھ کو آپ اہلحدیث سے فرما چکے ہیں اب ایسا فرماتے ہیں دونوں قولوں سے کونسا قول صحیح مانا جائے جب آپ میرے مذہب میں تردد ظاہر کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ یہ عاجز کس مذہب کا ہے تو یہ جواب کس بناء پر لکھا گیا اور ادپر اپنی اسی رائے سے کیوں اہلحدیث فرمایا۔ آپ کی فہم مبارک پر آفریں ہے۔ لیجئے مذہب کی بھی دستاویز دیکھو اب کیا کریں گے۔ (سنی، محمدی اور کسی امام کی میں تقلید نہیں کرتا کتاب وسنت سے مطلب ہے اور یہ بھی میں کہتا ہوں کہ جو بات کتاب وسنت سے اشارۃً یا کنایۃً سے بھی نہ ثابت ہو وہ قابل حجت نہیں اور اول کتاب اللہ پھر حدیث رسول اللہ ﷺ پھر اجماع وقیاس صحیح بلاتعین شخص قابل حجت ہے)

باقی رہا دیگر مذاہب کا رد وہ بغیر ان کی کتابوں کے ہو نہیں سکتا کیونکہ وہ ہماری کتاب وسنت کو کب مانیں گے؟ لہٰذا انہیں کی کتابوں سے ان پر حجت پیش کی جائے گی جیسے ہم لوگ سوائے کتاب وسنت کے دوسری چیزوں کو معتبر نہیں مانتے۔ اسی بناء پر آپ سے بحث کی ٹھہری (اور دراصل اجماع وقیاس اس کتاب وسنت کی شاخ ہیں) جناب من آپ کے مرزا قادیانی نے آیات کلام مجید اور احادیث رسول حمید ﷺ میں تاویل بے جا کی ہے اور وہی تاویل شدہ آیات وہ احادیث واقوال میرے سامنے پیش کئے گئے جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی نے روش یہودیانہ اختیار کی ہے۔ اور ان کا کوئی قول قابل تسلیم نہیں۔ آگے آپ نے یہودیوں کی صفات میں اہلحدیث کو شامل کیا ہے اس کا جواب بھی سنئے۔

قولہ...... کتب سماویہ میں تحریف وتبدیل کی تھی۔

اقول...... مرزا قادیانی نے ایسا ہی کیا۔ لہٰذا بقول آپ کے یہودی ہوئے۔

قولہ...... نبیوں کو جھٹلایا تھا تو ہین وتحقیر کی تھی طرح طرح کی بدزبانیوں...... کافر ملحد ٹھہرایا تھا۔

اقول...... مرزا قادیانی نے علماء وصلحاء امت محمدیہ ﷺ کو یہودی عیسائی کافر کہا۔ عیسیٰ علیہ السلام

کی توہین وتحقیر وتذلیل کی دیکھو ازالہ۔لہٰذا بقول آپ کے مرزا قادیانی یہودی ہوئے۔

قولہ...... یہودی عامل بالحدیث تھے اور اہلحدیث کہلاتے تھے۔

اقول...... ''لعنۃ اللہ علی الکافرین'' اہلحدیث مخالف کتاب وسنت کو مردود کہتے ہیں اگر یہود ایسے ہوتے تو عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی کیا ضرورت تھی (کیونکہ جب تک لوگ کتاب وسنت کونہیں چھوڑتے ہرگز دوسرا نبی نہیں آتا) جب خدا کا راستہ چھوٹ جاتا ہے۔اسی وقت نبی کی ضرورت ہوتی ہے۔لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام کا آنا بتارہا ہے کہ یہودی دوسرے مسلک پر تھے اور کیا عجب ہے جو ان کا مسلک ایسی تقلید ہو جیسے احمدی آنکھ بند کئے ہوئے مرزا قادیانی کی تقلید کررہے ہیں جس کا اشارہ غیر المغضوب علیہم میں ہے اور اگر آپ کو دعویٰ ہو کہ وہ اہلحدیث ہی تھے تو ثبوت صحیح پیش فرمایئے ورنہ گریبان میں منہ ڈالئے۔اور شرمایئے۔

قولہ...... ان غیر مقلدوں نے جن کے فرقہ میں شاید آپ بھی شمار کئے جاتے ہیں۔تمام مقدسوں کو لفظ مخلوق میں شامل کرکے اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل بنادیا۔

اقول...... یہ جناب کی دوسری خوش فہمی ہے اپنی رائے سے مجھ کو کسی فرقہ میں کیوں شامل کیا۔آپ کا یہ اعتراض تقویۃ الایمان پر ہے (اول تو ہمارے مذہب کا مدار کسی عالم کی تصنیف پر نہیں ہے) مگر اتنا یادرہے کہ یہ وہی کتاب ہے اور یہ وہی مولانا ہیں جن کی تعریف آپ کے مرزا قادیانی اور ان کے داہنے بائیں بازو حکیم نورالدین صاحب اور مولانا محمد احسن صاحب امروہی نے کی ہے۔ قطع نظر اس کے میں پوچھتا ہوں کہ انبیاء اور اولیاء مخلوق ہیں یا نہیں اگر ہیں تو اس جملہ کا کیا مطلب ہے کہ (مخلوق میں شامل کرکے) اور اگر مخلوق نہیں تو خالق ہوئے مرزا قادیانی کی تائید میں ایسی آنکھ بند کی کہ کروڑوں خدا بنادیئے۔

اور واقعی بات یہ ہے کہ خدا کی شان کے روبرو کوئی ہولاشے محض ہے''قل انما انا بشر مثلکم. انما الھکم اللہ واحد'' ارشاد فرمایئے آگے آپ نے بے جا اور فضول بلا دلیل نبوت جناب عیسیٰ ووجود دجال پر اعتراض کیا ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو یہ اعتراض مخبر صادق ﷺ پر کیجئے ان کو یہودی یا عیسائی فرمایئے اور آپ کو زیبا بھی ہے۔کیونکہ آپ کے پیر صاحب روز بروز درجہ بڑھاتے جاتے ہیں۔مجدد بنے پھر مہدی مثل عیسیٰ وآدم ونوح وموسیٰ وابراہیم وغیرہ۔یہاں تک کہ بروزی محمد ﷺ بھی بن گئے۔ابن اللہ ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہاں خدائی کا دعویٰ باقی ہے جو دجال کرے گا۔

قولہ...... ایسا نہ ہو جوان عقائد کی وجہ سے یہودیوں کی طرح تم پر طاعون مسلط ہو جائے۔
اقول...... دیکھئے بہت جلد آپ لوگوں کو معہ آپ کے پیر صاحب کے خدا ناہادیہ میں گرادے گا اور آپ نے اعتراض کیا ہے کہ لفظ اللہ کے آگے صاحب کیوں لکھتے ہیں۔ عم نوالہ جل شانہٗ کیوں نہیں لکھتے تو عرض ہے لفظ تعظیمی لکھنا چاہئے خواہ کسی زبان کا ہو اردو میں لفظ تعظیمی صاحب کا ہے۔ لہٰذا یہی لکھا گیا۔ عم نوالہ وجل شانہٗ لکھنا واجب شرعی نہیں اگر ہے تو ثابت فرمایئے اور جو آپ تحریر فرماتے ہیں کہ چودھویں صدی کی سر سے مجدد کو کھلے کھلے نشانات سے بھیجا۔

جناب وہ کھلے نشانات کونسے ہیں ایک بھی نشان دکھایئے مجھ کو تو امام قادیانی نشانات سے دجال معلوم ہوتے ہیں خاص کر اس آخری فقرہ نے تو ان کی تکذیب نقش کالحجر کر دی اہل ایمان ہرگز فریب میں نہیں آسکتے ہیں۔ دغیرہ دغیرہ نجات سے بے بہرہ پھنسیں تو پھنسیں۔ یا جن کو شقاوت ازلی ہے وہ اس گمراہی کو خرید کریں۔ سب سے اول جناب مولانا محمد حسین صاحب نے دجال قادیانی کے کید ظاہر کر کے اسلام سے الگ اور مسلمانوں کو ہوشیار کر دیا۔ پھر ہمارے شیخ الکل فی الکلؒ نے اپنی تصدیق کفرنامہ پر کی اور کل علماء دین نے تصدیق فرمائی۔ جس کو کل علماء دین گمراہ کہتے ہوں اور نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہو نہ نشان ہو۔

وہ گمراہ کیونکر نہ مانا جائے مرزا قادیانی نے جو گندے اور بے ہودہ الفاظ علماء دین اور صلحاء امت محمدیہ ﷺ کی نسبت اپنی تصانیف خاص کر حضرت عیسیٰؑ کی نسبت درج کئے ہیں۔ ان کو دیکھ کر ایمانداروں کی روح کو صدمہ ہوتا ہے۔ علماء نے اس کا عشر عشیر بھی جواب نہ دیا۔ ہاں لکھنؤ کے پھکویا چنڈو خانے کے بھنگڑ دے سکتے تھے اور دیتے ہیں۔ علماء کی یہ شان نہیں جو ایسے بے ہودہ کاموں کی طرف توجہ کریں جو کچھ منافقان اسلام کرتے چلے آئے وہ پورا مواد مرزا قادیانی نے اگل کر ثابت کر دیا کہ میں بیخ کن اسلام ہوں۔

باقی رہا یہ کہ حقانیت کی وجہ سے ان کی جماعت کو ترقی ہوئی یہ بالکل غلط ہے۔ ورنہ آریہ عیسائی نیچری سب حق پر ہو جائیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ مسیح موعود و مہدی مسعود کا ظہور و نزول ہو۔ کیونکہ تیس دجالوں کی حدیث میں پیشین گوئی درج ہے۔ اس میں سے چند ہو گئے اور جو باقی ہیں۔ وقت جلد آئے گا اس وقت کل مذاہب ایک ہو جائیں گے اور حق ظاہر ہو گا اور رہا یہ اعتراض کہ علیہ السلام انبیاء علیہ السلام کے نام کے بعد کیوں نہ لکھا تو جواب اس کا اوپر گزرا۔ مکرر لکھنا فضول ہے حرف (ؑ) سے مراد علیہ السلام ہی ہے یہ محاورہ معروف و مشہور

ہے۔ اگر خلاف ہو تو ثابت کرو۔ اور آپ یاد رکھیں کہ آپ یا آپ کے پیر صاحب یا اور آپ کے ہم مشربوں کے پاس اس کا ثبوت ہرگز نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو مار کران کی گدی پر دجال قادیان کو بٹھادیں۔

بجز اس کے اور کچھ نہیں کر سکتے کہ پھر دین اسلام کی طرف رجوع کریں اور آپ نے جو الفاظ سے بحث کی ہے تو میں۔ زبان اردو کا عالم نہیں جو پہلو بچانے کو فضولیات سے تحریر بڑھا کر جہلاء میں فخر کروں کہ ہم نے اتنا لمبا چوڑا جواب لکھا کہ آپ کی اتنی فضولیات کا جواب بھی آپ کی خاطر سے لکھ دیا گیا۔ آئندہ خارج از مبحث کلام نہ کیجئے گا جو میرا سوال ہے اس کو ثابت کیجئے ورنہ بیہودہ کلمہ کا جواب قلم انداز کیا جائے گا۔ جو چیز میرے اور آپ کے زیر بحث ہے اسی میں قلم فرسائی فرمائیے گا۔ کسی دوسری بحث کا تاوقتیکہ اس امر کا فیصلہ نہ ہو۔ جواب ہرگز نہ دیا جائے گا اور سخت گوئی سے معاف فرمایئے ورنہ جواب ترکی بترکی ملے گا و ماعلینا الا البلاغ۔

منت آنچہ حق بود گفتم پیام
تو دانی دگر بعد ازیں والسلام

فقط: راقم ابوالسخا محمد رفعت اللہ خان

محلہ اللہ مکان نمبر ۲۴ متصل چوکی پولیس ضلع شاہجہان پور قسمت روہیلکھنڈ بقلم خود

ناظرین خدارا انصاف میرے سوال کا جواب مختصر اثبات ونفی میں ہوسکتا تھا مگر خان صاحب نے دفع الوقتی کر کے جواب کو طول دیا اور زبان درازی سے کام لیا مگر اس کا گلا ان سے نہیں یہ طریقہ تو وہ اپنے پیر صاحب سے سیکھے ہیں مگر تعجب ہے کہ ۴، ۵ ماہ ہو چکے۔ جواب نہ دیا مجبور ہو کر شائع کر دیا ہاں ہم خان صاحب کی حالت سے واقف ہیں۔ ان کی اتنی لیاقت کہاں جو وہ قلم اٹھا سکیں جو کچھ سید علی نے (جو کہ مختار ایڈیٹر ایڈورڈ گزٹ کے والد ہیں) لکھایا لکھ دیا۔ اب ان کا ذہن بھی اس جواب الجواب سے کند ہو گیا اور ساکت ہو رہے اور اگر مرد ہیں اور شرم ہے تو بے حیائی کا برقعہ اٹھا کر سامنے آئیں۔ مردوں کا سامنا کریں۔ جواب لکھیں ورنہ کونے میں بیٹھ رہیں۔ آئندہ کسی مرد سے گفتگو نہ کریں مکرر یہ کہ فضولیات علاوہ خبر مذکورہ کے اگر کچھ لکھا تو جواب نہیں دیا جائے گا۔ محمد رفعت اللہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۱۶؍اکتوبر کے شمارہ نمبر ۳۹؍ کے مضامین

۱......	اس شمارہ میں مباحثہ شاہجہان پور کی رپورٹ تھی جو شمارہ نمبر ۳۸؍ کے ساتھ شامل کردی۔ اس شمارہ ۳۹؍ کا ایک مضمون باقی بچا۔ ''مدعیان نبوت'' جو مولانا شوکت اللہ میرٹھی کا مرتب کردہ ہے۔ پیش خدمت ہے۔

۱ ...... مدعیان نبوت

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

آزاد ضمیمہ اودھ پنچ لکھنؤ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ: ''مرزا دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت مسیح کی قبر (سرکتے سرکتے) کشمیر میں پہنچی اور یوز اسف کی قبر کے نام سے مشہور ہوگئی۔ کیوں نہیں ابھی تو حضرت مسیح کی قبر نے رحلت کی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ قادیان سرکتے سرکتے جہنم پہنچ جائے۔ کشمیر تو جنت نظیر کہلاتا ہے مگر قادیان جہنم نشان کہلائے گا۔''

مرزا قادیانی کا وہ خدا جس نے انہیں مبعوث برسالت کیا ہے۔ غالباً وہی ہے جس نے فرعون کو مدعی الوہیت کردیا تھا (یعنی شیطان) مرزا قادیانی کی زبان سے نابلد ہے مکاشفات انگریزی میں ہوا کرتے ہیں مرزا انگریزی سے ناواقف۔ اب بڑی مشکل یہ ہے کہ مرزا کو مطالب والہامات کون سمجھائے جو مرض (یعنی جہل) کہ مرزا قادیانی کو ہوا ہے۔ اس کا علاج ابوبکر خوارزمی نے اپنے بعض رسائل میں لکھا ہے۔ بے اس علاج کے غیر ممکن ہے کہ مرض زائل ہو۔ اگر مرزا کو الہام ہوتا ہے تو سمجھ جائیں کہ وہ کیا ہے۔ کتب تاریخ کے دیکھنے سے اکثر ایسے اشخاص ملیں گے جنہوں نے قبل وبعد ختم المرسلین روحی لہ الفداء جھوٹا دعویٰ نبوت کیا اور تھوڑے دنوں تک مرجعیت رہی پھر زائل ہوگئی یعنی مصور سجاح کذابہ اور مسیلمہ کذاب متنبی شاعر وغیرہ کا حال مشہور ومعروف ہے۔ سمجھنے کی بات ہے کہ انہوں نے عرب میں خاص رسول کی موجودگی میں دعویٰ کیا۔ قرآن تصنیف کئے مگر کچھ نہ ہوسکا اب ان کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ مرزا ایک جہل مجسم ان کو کوئی کب تک یاد رکھے گا اگر یاد رکھے گا بھی تو اسی طرح جس طرح ان کو یاد رکھا۔

زمانہ مامون رشید میں ایک مصری شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور گرفتار ہو کے خلیفہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ خلیفہ نے پوچھا تو کون ہے کہا میں پیغمبر ہوں۔ موسیٰ کی روح نے مجھ میں حلول کیا ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ موسیٰ کا عصاء اژدہا ہو جاتا تھا تو بھی یہی معجزہ دکھا۔ کہا کہ فرعون نے انا ربکم الاعلیٰ کہا جب عصاء اژدہا ہوا تم انا ربکم الاعلیٰ کہو تو میں معجزہ دکھاؤں؟ مامون نے کہا اچھا میں چاہتا ہوں کہ ابھی تخم خربوزہ کا بودیا جائے اور ابھی بار آور ہو اور ابھی میں کھاؤں۔ کہا اچھا تین دن کی مہلت دو۔ خلیفہ نے انکار کیا۔ اس نے کہا کہ خدا باوجود اس قدر قدرت کے تین مہینے میں خربوزہ پیدا کرتا ہے تم مجھ کو تین دن کی مہلت نہیں دیتے۔

اسی طرح زمانہ خلیفہ مہدی عباسی میں ایک شخص نے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا کہ (جیسا کہ زمانہ عیسویت میں مرزا نے مہدویت کا) خلیفہ نے کہا مردہ زندہ کر سکتے ہو؟ کہا ہاں اگر حکم ہو تو آپ کے وزیر کی گردن تہ تیغ کردیں اور پھر زندہ کردوں گا۔ خلیفہ نے وزیر سے پوچھا کہ راضی ہو۔ اس نے کہا معاف رکھئے بندہ بغیر امتحان ہی آپ کی نبوت پر ایمان رکھتا ہے۔ غرض اس طرح کے صدہا ایسے واقعات گزر چکے ہیں اور اسلام کو اس سے شمہ برابر نقصان نہ پہنچا۔ مرزا نے بھی اگر چندیں شکل برائے اکل کا مصداق بن کے اپنے جنون قطرب کا اظہار کیا تو کیا کر سکتے ہیں۔ اسلام الحمدللہ ایسا ہی عقلی مذہب ہے کہ اس کے ستون وارکان شرعی بنیاد حکمت ناموس واخلاق سے مستحکم ہیں۔ اگر عوام جہلا کو بچانا منظور نہ ہوتا تو اس کے جواب کی ضرورت بھی نہ تھی۔

مرزا قادیانی کے ساتھی ایک شخص تھوڑا زمانہ ہوا کلکتہ میں پیدا ہوئے ناسا نائیل ان کا نام تھا اور جواد ساباطی کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام براہین ساباطیہ رکھا تھا اور بزعم خود اسے منزل من اللہ جانتے تھے۔ کتاب کمیاب ہے اس وجہ سے ان کی لیاقت دکھانے کو ایک چھوٹا سا سورالکھا جاتا ہے۔

"ہا۔ ہا۔ لام۔ یا۔ وانا قد ارسل الینا کتاب کریم من یحییٰ وانہ السجل بلیغ حکیم۔ وان یحیی لھوا لسید الشریف ولاامیر الکبیر۔ وانا قد ارسلنا الیک من قبلہ کتاباً عربیاً مبیناً۔ وانا لما فتناہ لم نتخلفیہ نصیراً ولامعیناً۔ وما کان جوابنا الا ان عززنا بثالث وکان ساباط علیہ قدیرا۔ ویقولون لایعلمون التکسیر والعروض ان ھذا الا شعراً وسحرٌ عظیم۔ قل انما یعلم عند اللہ ساباط وان ھذا الاکتاب عربی مبین۔ لو الفقت الملائکۃ والشیاطین علیٰ ان یحاججو

بمثل هذا البرهان لايحا حجوبه ولو كان بعضهم لبعض ظهيراً نصيراً فاذا جآء وعدنا والتقى الجمعان ذالک يوم السرور. يوم يصطف المجنون على المائده امام انا مير متكئين فيها على كراسي مصفوفه في حجور القصور تدور عليهم كهلان مستخدمون بنفائس الاغذية وفواكه مما يشتهون وخندريس عتيق لايقابل عنهم المائده ولا هم عنها بمزحزحين ينالک فيتدبر الذين كفروا اى مرصدير صلون"

اس بے تکے پن کو دیکھئے اور اس نقالی دجل کو۔ اس نے قادیانی سے مرجعیت بہم پہنچائی تھی۔ خوب خوب سورے تصنیف فرمائے تھے مگر پھر بھی عربی زبان بخوبی جانتے تھے۔ قادیانی کی طرح کندہ ناتراش نہ تھے کہ بے سروپا تیں ہانکتے۔ اس نے تفسیر بھی لکھی تھی مگر زبان درازی کی عادت نہ تھی۔ شراب پیتا تھا آخر ایک روز کانٹا لگا اور مر گیا۔

بعض کہتے ہیں گھوڑے سے گرا اور مر گیا مجھے اس کی تحقیق نہیں کہ اصل اس کی کیا تھی۔ لکھنؤ میں بھی ایک شخص محمد ادریس نامی کہ اصلی نام ان کا غلام محمد ہے۔ مدعی نبوت ہیں۔ بعض مجتہدین لکھنؤ سے انہوں نے عبرانی و عربی پڑھی معقولات وادب و تواریخ ورجال و سیر میں دستگاہ کامل حاصل کی۔ بعد کو بے چارے مراق میں مبتلا ہوئے۔ اب گلیوں گلیوں "کلیسیا حق والدیر حق والمسجد حق والوید والفرقان والکتب العتیقة حق" کہہ کے صلح کل کا جھنڈا گاڑتے پھرتے ہیں۔ سورے تصنیف کرتے اور اپنے مریدوں کو سناتے ہیں۔ مگر عارضہ مراق نے ان کا بازار کھوٹا کر دیا ورنہ ادریس (کہ ادریس ہی ہونے کا ان کو دعویٰ ہے) کے بجائے ابلیس کا کام انجام دیتے۔

تاہم بوجہ علم وقربت اگر ہم کو کسی نبی کی ضرورت ہوتی تو ہم یقیناً بجائے غلام احمد قادیانی کے غلام محمد لکھنوی کو پسند کرتے کیونکہ ان سے ۲۹ رحصے علم و فضل میں زیادہ ہے۔ میں دیکھتا ہوں قادیانی کا دماغ آخر خشک ہوتے ہوتے اس کو مختل کر دے گا۔ وللہ الحجة البالغة!

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۲۴ر اکتوبر کے شمارہ نمبر ۴۰ر کے مضامین

اس شمارہ ۴۰ر کے ابتدائی ساڑھے چار صفحے مباحثہ شاہجہان پور کی اس کارروائی کے

تھے جو شمارہ نمبر ۳۸ر کے ساتھ شامل اشاعت کردیئے۔ باقی یہ مضامین ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱......	پیشینگوئی اور نشان۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	وہی تصویر پرستی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	مرزا قادیانی کی نسبت پیشینگوئی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... پیشینگوئی اور نشان

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہتھیار ہاتھ سے چھوٹ گئے۔ ڈھالیں کمر سے کھل پڑیں۔ کمانیں ٹوٹ گئیں۔ اب تو خالی تیر تکے بھی نہ رہے۔ آئے دن کی پیشینگوئیاں غارت غول ہوگئیں۔ ان کی جگہ اب کبھی کبھی کوئی نشان دکھانے کی بھربھراہٹ ہوتی ہے۔ مگر خوش قسمتی سے یہ تیر بھی نشانے پر نہیں لگتا۔ چونکہ دنیا میں کوئی نہ کوئی واقعہ ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا ادھر کسی مکھی نے چھینکا یا پڑاوے پر کسی حمار نے ڈھینچوں ڈھینچوں کی۔ یا کسی شتر بے مہار نے گند مارا ادھر مسیح موعود ہنکارا کہ وہ نشان ظاہر ہوا۔ الغرض دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اس کو آسمانی باپ اپنے لے پالک کا نشان بتاتا ہے۔ مجدد السنہ مشرقیہ کے ضمیمہ کے بارے میں ہر سال پیشینگوئی ہوتی ہے کہ اب بند ہوا اور اب بند ہوا۔

اب تیسرا سال ختم ہوکر چوتھا سال شروع ہونے والا ہے مگر ضمیمہ خدا کی عنایت سے بدستور اپنے دھواں دھار گولوں سے کفر والحاد اور جعلی نبوت ورسالت کی تعمیر ڈھا رہا ہے۔ اور اس کے گرد وغبار سے مدعیان بروزیت ومسیحیت کی آنکھیں اندھی ہورہی ہیں۔ خدا نے چاہا تو چند روز میں بالکل چوپٹ ہوجائیں گی۔

سچی پیشینگوئی اسے کہتے ہیں جو مجدد السنہ شرقیہ نے پچھلے سال کی تھی کہ امسال مرزا قادیانی سے کوئی آسمانی یا زمینی مواخذہ ضرور ہوگا۔ چنانچہ ہوا۔ یعنی مرزا قادیانی پر وارنٹ جاری ہوئے ضمانتیں ہوئیں۔ مچلکے لئے گئے اور سال بھر ہو چکا کہ مقدمات کا شیرہ بہ رہا ہے۔ الحکم نے ضمیمہ کی مخالفت کی تھی وہ بھی مقدمات کی بدولت اٹیرن بنا ہوا ہے۔ الحکم کی اشاعت میں روڑے اٹک گئے۔ طوفان کا ریلا جو آتا ہے تو مطبع کا مکان دھڑام سے سر نیچے ٹانگیں اوپر۔ لیجئو! دوڑیو!

دمڑی دھیلا کوڑی پیسا چندہ دو۔ الغرض اب تک تانا بانا بکھرا ہوا ہے دیکھا! مجدد کی اور مخالفت کرو۔

ہم پھر علی الاعلان پیشنگوئی کرتے ہیں کہ مقدمات متدائرہ حسب مراد فیصل نہ ہوں گے۔ انشاءاللہ اس کو ابھی سے لکھ رکھو اور پھر مرزا قادیانی اور ان کے تمام حواری کا فرض ہوگا کہ مجدد کے ہاتھ پر بیعت کریں اور اس پر ایمان لائیں۔ ورنہ یاد رکھو کہ ایسا غضبناک آسمانی نشان ظاہر ہوگا کہ کہیں تھل بیڑا نہ لگے گا اور سارا طلسمی کارخانہ ٹوٹ پھوٹ کر ہباء امنثورا ہو جائے گا۔ اور قانون الٰہی بھی اس طرح جاری ہے کہ وہ سرکشوں کو زیادہ مہلت نہیں دیتا۔ ''امھلھم رویدا'' (ایڈیٹر)

۲ ...... وہی تصویر پرستی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

الحکم مطبوعہ ۳۰ ستمبر گزشتہ میں جہلم کے امام مسجد اور دو مولویوں اور ایک مجمع کے فوٹو کھنچوانے پر جو کسی مسجد کے مقدمے میں داخل کیا گیا۔ بڑی لے دے کی گئی ہے کہ مرزا قادیانی کی تصویر کا کھنچوانا اور شائع کرنا تو کفر مگر اپنی تصویروں کا کھنچوانا مباح۔

ہم کو اصل مقدمہ کا حال معلوم نہیں کہ تصویریں کیوں اور کس ضرورت سے کھنچوائی گئیں مگر اس میں شک نہیں کہ جہلم کے مسلمانوں نے یہ تصویریں تیمناً و تبرکاً اور اشاعت دین اسلام کے لئے نہیں کھنچوائی اور نہ انہوں نے گھروں میں رکھ کر ان کی تعظیم کی۔ مرزا قادیانی نے اپنے نئے دین کی اشاعت کا دارومدار ہی تصویروں پر رکھا ہے چنانچہ مرزائی نامہ نگار لکھتا ہے کہ حضور (مرزا قادیانی) کا فوٹو کھنچوانا محض اعلاء کلمتہ اللہ کی غرض سے ہے) اس سے ثابت ہے کہ تصویروں کا بنوانا اور شائع کرنا مرزائی مذہب کا پہلا رکن ہے۔ دوم! موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کا کوئی گھر شاذ و نادر ایسا ہوگا جس میں تصویر نہ ہو تاہم وہ اس کو اچھا نہیں سمجھتے۔

اور دل میں یقین رکھتے ہیں کہ یہ فعل سراسر گناہ ہے مگر مرزائی اس پر اصرار کرتے ہیں اور اس کو اپنے دین کا رکن اعظم سمجھتے ہیں۔ اور خود مرزا قادیانی کی یہی تلقین ہے۔ قطع نظر تصویر کے بہت سے مسلمان میخواری اور حرامکاری وغیرہ جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں مگر معترف بقصور اور اپنی حرکات سے نادم ہیں اور خدائے تعالیٰ سے عفو کے خواستگار ہوتے ہیں۔ سوم! جہلم کے مسلمانوں نے بہت برا کیا کہ تصویریں کھنچوائیں۔ مگر تم بھی اسی طرح اقرار کرو کہ مرزا قادیانی نے بہت برا کیا کہ اپنی تصویر کی اشاعت پر زور دیا ورنہ تمہارا یہ الزامی جواب آداب مناظرہ کے بالکل خلاف ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۳ ...... مرزا قادیانی کی نسبت پیشینگوئی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

آریہ گزٹ نے نجومی یا رمال کی پیشینگوئی شائع کی تھی کہ مرزا قادیانی تاریخ مقررہ پر عدالت میں دوبارہ مقدمات مرجوعہ نہ جاسکیں گے اور اگر جائیں گے تو عارضی درد شکم اور پیچس میں مبتلا ہوں گے۔ اس پر ایڈیٹر الحکم بغلیں بجاتا ہے کہ پیشینگوئی غلط نکلی یعنی مرزا قادیانی دندناتے گورداسپور گئے اور کودتے اچھلتے آئے۔ پیچس اور درد شکم تو کجا خدانخواستہ ادنیٰ سی ریح کی بھی سرسراہٹ نہیں ہوئی۔

آریہ گزٹ نے درحقیقت مرزا قادیانی کو ڈرایا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس خوف سے شکم مبارک اور توند مقدس میں باؤ کے گولے دوڑے دوڑے پھریں اور مرزا قادیانی کسی طرح تاریخ مقررہ پر عدالت میں حاضر نہ ہوں اور اس کا یہ نتیجہ نکلے کہ ان پر وارنٹ جاری ہو اور تعزیر کا سبق پڑھایا جائے کہ ۔

لے پالک بمکتب نمیر وودلے برندش

وسلمنا۔ آریہ گزٹ کی تو ایک ہی پیشینگوئی پٹ پڑی۔ حالانکہ اس کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی بیسیوں پیشینگوئیاں گوزشتر بن کر ہوا میں اڑ گئیں۔ ان کی نسبت الحکم کو کبھی پسینا بھی نہ آیا اور آیا تو پونچھ ڈالا۔ یا بے حیائی کے اسفنج نے جذب کر ڈالا۔ (ایڈیٹر)

۴ ...... یکسر الصلیب ویقتل الخنازیر

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اس کا مورد اور مصداق میں ہوں۔ ہم پہلے بھی مرزا قادیانی سے پوچھ چکے ہیں کہ یکسر الصلیب سے کیا مراد ہے اور خنازیر کون ہیں۔ کیا یہی عیسائی صلیب مراد ہے اور کیا خنازیر بھی تمام عیسائی ہیں۔ لیکن ہم نے اب تک نہیں سنا کہ مرزا قادیانی نے کسی گرجا کی صلیب کو توڑا ہو یا کسی پادری وغیرہ کو قتل کیا ہو۔ اور اگر تاویلی معنی مراد ہیں۔ یعنی بجائے صلیب پرستی کے مرزائیت پھیلے گی اور جن لوگوں کے خواص وعادات سوروں کے سے ہیں۔ وہ بدل جائیں گے اگرچہ حدیث میں ''یبدل

الخنازیر ویصلح الخنازیر '' نہیں آیا تاہم مرزا کی اس تاویل کا بھی اب تک ظہور نہیں ہوا۔ صلیب پرستی تو خود الحکم کے اقوال کے مطابق روز بروز بڑھ رہی ہے جبکہ مسیح موعود ہٹا کٹا موجود ہے تو صلیب کیوں مغلوب نہیں ہوتی؟ اور اگر مرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے یا مغلوب ہوگی تو آپ مسیح موعود نہیں۔ اور اگر مرزائی مراد ہیں جو پہلے خنازیر تھے اور اب اصحاب کہف کے قطمیر بن گئے ہیں تو مرزا قادیانی پر جو اقوام و مذاہب اب تک ایمان نہیں لائے سب خنازیر ہیں۔ پس جب تک تمام دنیا ان پر ایمان نہ لائے یا سارے خنازیر یعنی انسان قتل نہ کئے جائیں۔ آپ مسیح موعود نہیں بن سکتے۔

غور سے دیکھئے تو یکسر الصلیب کیا معنی مرزا قادیانی سے بڑھ کر تو عبدالصلیب یا صلیب پرست نہیں۔ وہ ہمیشہ بلاضرورت صلیب پرست گورنمنٹ کے مندر یا گرجا میں تک گھنی کرتے ہیں۔ اور بلاوجہ خوشامدی میموریل بھیجتے ہیں کہ میں گورنمنٹ کے غلاموں کا غلام ہوں۔ پھر سوروں کو تو آپ کیا قتل کریں گے۔ جہاد کے نام سے لرزتے ہیں اور جہاد پر نہیں بلکہ خود مذہب اسلام پر لعن وطعن کرتے ہیں کہ یہ ایک ظالمانہ اور قاتلانہ مذہب ہے اور نہ صرف اصحاب کبار بلکہ آنحضرت ﷺ بڑے بھاری قاتل اور جابر اور ظالم تھے اور اب میں دنیا سے جہاد کی رسم کو اٹھانے آیا ہوں۔ پھر اچھے خاصے مسلمان اور مذہب اسلام کے مجدد۔

اور چونکہ تمام یورپ ضرورت کے وقت جہاد کرتا ہے یعنی باغیوں کو سزا دیتا ہے جس طرح برٹش گورنمنٹ نے پچھلے سال بوئروں کو سزا دی اور اب صومالی مُلا کو سزا دے رہی ہے تو وہ بھی مرزا قادیانی کے نزدیک ظالم اور قاتل اور ملعون ہے۔ پھر آپ اپنے آپ کو قاتل الخنازیر کیوں بتاتے ہیں۔ ذرا جنگل میں شکار کھیلنے جائیں اور کسی جنگلی سور سے سابقہ پڑے تو روح فنا ہو جائے۔

بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی برٹش گورنمنٹ کی آزادی کو دعا دیں جس کی بدولت آپ کا بروزی طلسم قائم ہے ورنہ جس طرح عدالت کی ایک ڈانٹ پر آپ نے مہلک اور قاتل پیشینگوئیوں سے توبہ کر لی۔ اسی طرح دوسری ڈانٹ پر مسیحیت مہدویت کا جُبہ فقہ اتار کر گورنمنٹ کے حوالہ کر دیں اور یہی کہیں کہ بندی لنڈوری ہی بھلی۔ یکسر الصلیب اور قاتل الخنازیر بنتے شرم نہیں آتی۔ یہ بزدلی اور چترپن اور مسیحیت و مہدویت کے دعوی۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ!**

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء یکم نومبر کے شمارہ نمبر ۴۱ر کے مضامین

اس شمارہ میں ایک مسلمان اور مرزائی کے درمیان طویل مراسلت تھی جو کئی شماروں میں شائع ہوئی۔ اسے آگے یکجا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مضمون ا رمرزا قادیانی کا اسم اعظم۔ مولانا شوکت اللہ میرٹھی اور ۲ر مرزائیوں کے گورداسپور کے مقدمات نامہ نگار پیسہ اخبار لاہور کے حوالے سے پیش کئے گئے۔	

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... مرزا قادیانی کا اسم اعظم

آپ نے تمام مریدوں اور حواریین کو ہدایت کی ہے کہ مندرجہ ذیل عبارت کا تکرار نماز کے رکوع وسجود وغیرہ اور دوسرے وقتوں میں بکثرت کیا کریں۔ یہ خدا نے اسم اعظم بتایا ہے۔ ’’رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی ‘‘(تذکرہ ص۶۵۴، طبع سوم) کیا کہنا ہے کتنا تازہ بتازہ الہام کی ٹکسال کا گھڑا ہوا اسم اعظم ہے۔ ہدایۃ النحو اور کافیہ پڑھنے والوں کو اس سے بہتر اسم اعظم الہام ہوسکتا ہے۔ کلام مجید اور فرقان حمید کا لفظ لفظ اسم اعظم ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ کلام مجید میں بعض الفاظ اصغر یعنی کم درجہ کے بھی ہیں۔ حالانکہ تمام کلام مجید یکساں دینی اور کلام الٰہی ہے۔ چنانچہ ’’الیوم اکملت لکم دینکم ‘‘ناطق ہے لیکن مرزا قادیانی کے نزدیک کلام مجید میں اسم اعظم کیا معنی کوئی اسم اصغر بھی نہیں۔ ان کے نزدیک تو اعظم وہ ہے جو آسمانی باپ بیت الخلاء (اے توبہ) بیت الخلوت میں الہام کرتا ہے۔ اسی کے ورد رکھنے اور نماز میں بجائے آیت قرآنی پڑھنے کے اپنے چیلوں کو ہدایت کرتے ہیں اور بات بھی ٹھیک ہے کیونکہ جب ان کی بروزی نبوت نے تمام نبوتوں کو منسوخ کر دیا تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جو صحائف نازل ہوئے تھے وہ بھی منسوخ ہوگئے۔ ’’لعنۃ اللہ علی الکاذبین‘‘

(ایڈیٹر)

۲ ...... مرزائیوں کے گورداسپور والے مقدمات

نامہ نگار اخبار پیسہ لاہور!

پیسہ اخبار کے نامہ نگار نے ان مقدمات کی پیشیوں کی کیفیت حسب ذیل لکھی ہے مگر یہ پرانے حالات ہیں۔ جدید پیشیوں کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے ناظرین منتظر رہیں۔

آج کل گورداسپور میں مرزائیوں کے مقدمات بڑے دھڑلے سے چل رہے ہیں۔
۲۳ر ستمبر ۱۹۰۳ء کو مرزا قادیانی بحیثیت ملزم اس مقدمہ میں پیش ہوئے جوان پر اور حکیم فضل دین صاحب پر منجانب مولوی محمد کرم الدین صاحب دائر عدالت ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرف سے خواجہ کمال الدین مولوی محمد علی شیخ نور احمد صاحبان وکلاء اور منجانب مولوی صاحب شیخ علی بخش بابو مولا ل صاحبان وکلاء پیروکار تھے۔ مرزا قادیانی کے وکلاء نے ملزمان کی طرف سے ایک تحریری درخواست پیش کی کہ جب تک ہمارے استغاثے فیصلہ نہ ہولیں۔ یہ استغاثہ ملتوی رہے چنانچہ دو روز وکلاء ملزمان نے زور وشور سے بحث کی اور وکلاء مستغیث نے اس کی تردید کی مجسٹریٹ نے اس درخواست کو نامنظور کیا اور شہادت استغاثہ کے لئے ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی۔ استغاثہ کی طرف سے حسب ذیل اصحاب شہادت کے لئے معرفت عدالت طلب ہوئے۔

شمس العلماء مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب، شمس العلماء مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری، محمد علی صاحب بی۔ اے منصف بٹالہ۔ ملک تاج الدین صاحب واصل باقی نویس تحصیل جہلم، چودھری عبداللہ خان صاحب رئیس ضلع جہلم ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۳ء کو مقدمہ حکیم فضل دین صاحب بنام مولوی محمد کرم الدین صاحب زیر دفعہ ۴۲۳ر تعزیرات ہند پیشی ہوا جس میں اصحاب ذیل کی شہادت ویلفیئر میں گزری منشی شمس الدین صاحب شائق مالک شمس الہند پریس لاہور۔ حکیم غلام محی الدین صاحب، پیر منور شاہ صاحب ضلع جہلم، منشی قادر بخش صاحب ایجنٹ شیخ محمد دین صاحب وکیل جہلم اس مقدمہ میں ۵ر اکتوبر کو مرزائیوں نے پھر ایک درخواست زیر دفعہ ۵۴ر ضابطہ فوجداری واسطے طلبی پیر مہر علی شاہ سجادہ نشین گولڑہ دی جو عدالت نے نامنظور کی۔ اس مقدمہ میں ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی۔

اور مقدمہ ۲۱۱ر تعزیرات ہند میں بھی ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی۔ اور بمقدمہ منشی یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بنام مولوی محمد کرم الدین صاحب زیر دفعہ ۵۰۰ر تعزیرات ہند بغرض شہادت استغاثہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۳ء مقرر ہے اور نیز اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ مرزا نظام الدین صاحب نے زیر دفعہ ۱۰۷ر ضابطہ فوجداری رپورٹ کی جس پر ڈپٹی انسپکٹر تھانہ بٹالہ نے بعد تفتیش رپورٹ کی واقعی احتمال نقض امن ہے۔ اور مرزا ناصر نواب صاحب (خسر مسیح قادیانی) کی نسبت زیادہ احتمال ہے۔ اس پر مجسٹریٹ علاقہ نے نوٹس بنام مرزا ناصر نواب صاحب جاری کیا۔ کہ تم حاضر عدالت ہو کر وجہ بیان کرو کہ کیوں ضمانت نہ لی جائے۔

۲۳؍اکتوبر۱۹۰۳ء تاریخ مقرر تھی مگر قبل ازیں مرزا قادیانی اوران کے حواریوں نے مرزا نظام الدین صاحب کو راضی کرلیا۔ (نامہ نگار گورداسپور)

یہی کیفیت قادیانی اخبار الحکم حسب ذیل لکھتا ہے جو مذکورہ بالا کیفیت سے ملتی جلتی ہے مگر دونوں کیفیتوں سے یہ نہیں نکلتا کہ منارہ کے کلس پر فتحیابی کے دھونسے بجیں گے۔ بہرحال بات آسمانی باپ کے ہاتھ ہے اگر لے پالک کی اسے بھڑاس نہیں رہی تو جو کچھ ہو سو تھوڑا ہے۔

مقدمات کے متعلق ۲۳،۲۴؍ستمبر۱۹۰۳ء کی تاریخیں مقرر تھیں۔ ۲۳؍ستمبر کو مولوی کرم الدین کا استغاثہ جو حکیم فضل دین صاحب کے خلاف ہے۔ پیش ہوا۔ حکیم فضل دین صاحب نے ایک درخواست اپنے وکلاء کی معرفت پیش کی کہ یہ مقدمہ جب تک مقدمہ زیر دفعہ ۴۲؍فیصلہ نہ ہولے ملتوی رہے کیونکہ اس مقدمہ کا انحصار ایک پہلو سے انہیں واقعات اور دستاویزوں پر ہے۔ وکلاء کی بحث کے بعد مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کی تاریخ ۱۷؍اکتوبر درخواست نامنظور کر کے مقرر کردی۔ ۲۴؍ستمبر کو ایڈیٹر الحکم کا مقدمہ بنام مولوی کرم الدین وایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا۔ ملزم نے شہادت کے موجود ہونے پر مستغیث پر بقایا جرح کرنی چاہی۔ شہادت استغاثہ چونکہ اس تاریخ پر طلب نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے ۲۱؍اکتوبر۱۹۰۳ء مکرر اس مقدمہ کی سماعت کے لئے مقرر ہوئی۔

مقدمہ زیر دفعہ ۴۲؍جس میں مولوی کرم الدین کی شہادت صفائی گزرنی ہے۔ اس کے لئے ۲،۷؍اکتوبر۱۹۰۳ء مقرر ہے۔ ۱۷؍اکتوبر کے لئے مولوی کرم الدین کو کہا گیا کہ وہ اپنی شہادت استغاثہ بھی طلب کرے۔

۲۸؍ستمبر کو مقدمہ سرقہ کے متعلق وکلاء فریقین کی تقریریں ہونے والی تھیں مگر ملزم کی درخواست پر وہ ۱۵؍اکتوبر۱۹۰۳ء پر ملتوی ہوگیا۔ اس سے زیادہ مقدمات کے متعلق کوئی اور خبر نہیں ہے۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء یکم نومبر کے شمارہ نمبر ۴۱؍کے مضامین

اس شمارہ سے جناب رفعت اللہ صاحب کی اپنے چچا جو قادیانی تھے ان سے مراسلت کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا جو شمارہ ۴۲، پھر شمارہ ۴۴ پھر ۴۵ تک جاری رہا۔ ۴۱؍سے ۴۵؍تک ماسوائے ۴۳؍کے ان تمام اقساط کو یہاں یکجا کردیا ہے۔	

۱ ...... مراسلت مابین محمدی ومرزائی

"بسم الله الرحمن الرحیم. نحمده ونصلی علی رسوله الکریم"

ناظرین! میرے چچا مرزائی ہیں جبکہ وہ سنی پور آسام میں تھے اس وقت خط وکتابت ہوئی تھی۔ اس کو عرصہ ۵،۶ سال کا ہوا۔ اب تک چچا صاحب کے خیال سے خطوط شائع نہیں کئے۔ مگر روز بروزان کی سختی بڑھتی جاتی ہے۔ مجبور ہو کر شائع کر دیئے۔ امید کہ سلسلہ وار بغور ملاحظہ ہو۔ زائد لکھنے کی ضرورت نہیں۔ خطوط سے مرزا قادیانی کے مریدوں کی لیاقت معلوم ہو جائے گی۔ میرے نزدیک ایک صدی میں کئی مجدد بھی ہوئے ہیں۔ خطوط میں مولانا عبدالحئی صاحب کو میں نے مجدد اس صدی کا تسلیم کیا ہے مگر اب تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ تجدید حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب سے بڑھ کر کسی نے نہیں کی کہ مجھ کو عبدالحئی صاحب کی تجدید کا انکار نہیں۔ وہ بھی ہیں اور دوسرے علماء بھی ہوں۔ مگر حضرت مولانا صاحب مرحوم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ آگے خطوط ملاحظہ ہو۔ فقط: از جانب کمترین رفعت اللہ عفا اللہ عنہ!

جناب چچا صاحب خدا آپ کو ہدایت دے۔ السلام علیکم! خط آیا احوال معلوم ہوا۔ آپ نے ایک ورق مرزا قادیانی کی تعریف میں سیاہ کیا ہے مگر کوئی دلیل شرعی نہیں لکھی۔ جس کے جواب کی طرف توجہ کی جائے مگر میں نے جو کچھ آپ نے خامہ فرسائی کی ہے اس کا جواب صرف آپ کی خاطر سے لکھتا ہوں۔

قولہ...... جو بات تمہاری سمجھ میں نہ آئے۔ اس کو جناب مولانا اعظم شاہ صاحب اور سید علی سے پوچھ لو۔

اقول...... مرزا قادیانی کی کوئی عبارت دقیق نہیں جو مجھ کو دریافت کرنے کی ضرورت ہو اور اگر جناب مولانا مولوی محمد اعظم شاہ صاحب سے دریافت کرلوں تو عیب نہیں گناہ نہیں اور میرے استاد ہیں اور ہمارے فرقہ اہل سنت کے ایک معزز مولوی ہیں مگر سید علی سے دریافت کر لینا گناہ بھی ہے اور عیب بھی۔ گناہ اس وجہ سے کہ وہ گمراہ ہے اور گمراہ سے مشورہ لینا موجب گمراہی کا ہے اور عیب یوں ہے کہ وہ عالم نہیں نہ اس لائق کہ عبارت دقیق بتا سکے۔ پھر جاہل سے دریافت کرنا محض حماقت اور کسر لیاقت ہے اور آپ نے جو وظیفہ کا طریقہ لکھا ہے کہ اس طرح کرو تو تم پر خواب میں حق ظاہر ہوگا۔ میں نے اس کو مانا اور ایسا کروں گا۔ مگر یاد رہے کہ اگر اس وظیفہ کے موافق اثر نہ ہوا (اور انشاء اللہ ہرگز نہ ہوگا) تو پھر مرزا قادیانی کی قلعی کھل جائے گی کیونکہ غالباً یہ طریقہ مرزا قادیانی کا بتایا ہوا ہوگا۔

قولہ...... اگر جس راہ پر علماء ہیں اس راہ پر امام آتا تو اتنے بڑے امام کے آنے کی ضرورت نہ تھی۔

اقول...... آپ کا یہ دعویٰ بلا دلیل ہے ہم مرزا قادیانی کو بڑا امام کیا، چھوٹا امام بلکہ گروہ علماء سے بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اب دلیل شرعی سے ان کی امامت ثابت کریں اور یہ جو آپ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ امام وقت علماء وقت سے خلاف ہوتا ہے تو ایسے امام کو ہم نہیں مانتے۔ وہ امام نہیں ہوتا بلکہ سر درد ہوتا ہے۔ کیا امام اعظم صاحب و امام شافعی صاحب و امام مالک صاحب و امام احمد صاحب وغیرہ علماء وقت کے خلاف تھے یا انہوں نے کوئی جدید شریعت قائم کی۔ آپ کو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ انہوں نے علماء کے خلاف نہیں کیا اور نہ جدید شریعت قائم کی اور یہ امام بھی ہیں۔ پھر آپ کا یہ قاعدہ کلیہ مہمل ہوا کہ امام علماء وقت کے خلاف کرتا ہے۔

قولہ...... اگر امام ۷۳ فرقوں میں سے ایک فرقہ کا خلاف کرے تو اور فرقے برا کہیں۔

اقول...... بس آپ کے امام کی قلعی کھل گئی۔ معلوم ہوا کہ وہ ابن الوقت ہیں۔ کل فرقوں کو راضی رکھتے ہیں اور حق پوشیدہ کرتے ہیں۔ ایسا شخص امام نہیں ہو سکتا۔ اس کو دجال اصغر کہہ سکتے ہیں۔ کل اماموں کا قاعدہ ہے کہ خواہ کوئی برا کہے مگر وہ کبھی اخفاء حق نہیں کرتے ہیں اور مرزا قادیانی نے ایک جدید قاعدہ مقرر کیا۔ کیوں نہ ہو جن کو شیطانی الہام ہوتا ہے۔ ان کا یہی حال ہے۔ اس پر دلیل شرعی قائم کریں ورنہ میں تسلیم نہیں کرتا۔

قولہ...... اور لکھا ہے کہ عالم اس پر کفر کا فتویٰ دیں گے۔

اقول...... محض بہتان کس کتاب میں لکھا ہے اگر کفر کے فتویٰ سے ایک شخص امام بن سکتا ہے تو سید احمد خان واندرمن وغیرہ کو بھی امام کہئے۔

قولہ...... اور خدا کی عادت نہیں کہ ایک جسم دار چیز آسمان سے اتارے۔

اقول...... صریح کذب ہے خدا سے خوف کرو کلام ربانی کے منکر مت بنو میں یہاں پر تو نہیں مگر اپنے ثبوت میں کل آیتیں وحدیثیں لکھوں گا۔

قولہ...... ایمان اسی کا نام ہے کہ غیب پر ایمان لائے اور جب سامنے آ گیا تو کافر بھی ایمان لے آئیں گے۔

اقول...... بے شک ایمان بالغیب ہی معتبر ہے مگر خاص اللہ کے واسطے رسول و امام وغیرہ کے جب تک کمالات ہم بنظر خود یا معتبر روایت سے نہ سن لیں گے۔ ہرگز ایمان نہیں لا سکتے کوئی کمال نہ کھلائے ورنہ یہ دعوے بلا سود ہے۔

قولہ...... اور ہر زمانہ میں جب کوئی نبی یا امام ان کی غلطی نکالنے کو آیا تو وہ ان کی کتابوں پر عمل کرنے کو نہیں آیا بلکہ غلطی نکالنے کو آیا۔

اقول...... چچا صاحب عقل سے کام لیجئے یہ مسلم ہے کہ جب کتاب آسمانی کو کوئی امت رد و بدل کر دیتی ہے۔ اس وقت دوسرے نبی کی ضرورت پڑتی ہے اور جب تک ایک امت راہ ہدایت پر ہے اور کتاب آسمانی کو مضبوط پکڑے ہے اور ایک شخص نے امامت یا نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کتاب آسمانی کے خلاف عقیدے تراشے تو اس کو ہم امام کیسے مانیں گے۔ بلکہ اس کو کاذب کہیں گے اور اگر آپ کا قاعدہ مسلم رکھا جائے تو مسیلمہ کذاب وغیرہ مدعیان نبوت کو نبی مرسل ماننا ہوگا۔ امام اور نبی کسی کتاب آسمانی کے خلاف نہیں کرتا۔

یہ ضرور ہوتا ہے کہ ایک نبی دوسرے نبی کی شریعت کا ناسخ ہوتا ہے مگر امام کا یہ بھی مرتبہ نہیں۔ ان کو ضرور کتاب کے موافق عمل کرنا ہوتا ہے ورنہ امام نہیں کاذب ہے میں دعویٰ کرتا ہوں کہ جب تک ایک نبی کی امت راہ راست پر رہی اور کتاب کو مضبوط پکڑے رہی۔ ہرگز دوسرا نبی نہیں آیا اور اگر آیا ہو تو آپ بتائیں۔ قولہ۔ مولویوں نے راہ راست سے بہکا رکھا ہے۔

اقول...... ’’لعنة الله علی الکاذبین‘‘ یہ کیسے معلوم ہوا کہ مولویوں نے راہ راست سے بہکایا ہے۔ آپ برہان قائم کریں ورنہ یہ قول آپ کا مردود ہے۔ بے شک دجال اصغر یعنی مرزا قادیانی نے چند جہلاء کو بہکایا ہے۔

قولہ...... تم تو خدا کے فضل سے دانا ہو۔

اقول...... مجھ کو جب آپ نے دانا تسلیم کر لیا تو کیوں نہیں میری بات کو مانتے؟

قولہ...... کیا مولوی عرب میں نہیں ہیں؟

اقول...... مگر اس سے آپ کا مطلب؟

قولہ...... اور وہاں بہت زمانہ سے اجماع بھی تھا۔

اقول...... یہ بھی تسلیم مگر اس سے بحث؟

قولہ...... اور دین کو مضبوط پکڑے تھے۔

اقول...... بالکل غلط سب بددین تھے اور اس وجہ سے ہمارے سردار عالم ﷺ کے مبعوث ہونے کی ضرورت ہوئی۔

قولہ...... پھر (دیکھو حضرت ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے)

اقول...... بے شک ایمان لائے مگر کیا اندھوں کی طرح جھک پڑے جیسے عوام مرزا کی طرف ہرگز

نہیں۔ سرور عالم ﷺ نے طرح طرح کے معجزوں سے ان کو مجبور کیا۔

اس وجہ سے ان کو بجز ایمان لانے کے چارہ نہ ہوا اگر مرزا قادیانی میں ایک ادنیٰ بات دکھادیں بخدا میں ابھی بیعت کرتا ہوں۔

قولہ...... حضرت نے فرمایا تھا کہ دجال کے ہمراہ ۷۰ ر ہزار یہود ہوں گے۔ اس سے اشارہ یہ ہے کہ نصاریٰ نے ۷۰ ر ہزار سے زاید مسلمانوں کو عیسائی بنادیا۔

اقول...... چچا صاحب حضرت نے فرمایا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کعبہ کی چھت سے اتریں گے۔ اس سے اشارہ یہ ہے کہ رفعت اللہ اپنی چھت سے اترا ہے اور ایمان لاؤ۔ اگر آپ کہیں کہ یہاں پر کیا طریقہ ہے؟ یعنی ہمارا اعتراض آپ کے قول پر ہے۔ آپ خدا سے ڈریں اور اگر استعاروں پر دین کو محمول کیا جائے گا تو کوئی ایسا ملحد نہیں جو اپنا مطلب نہ نکالے۔ استعارہ سے اس وقت کام لیا جاتا ہے جب کوئی قوی قرینہ ہو۔

قولہ...... حضرت نے فرمایا ہے کہ میری امت مثل یہود ونصاریٰ کے ہو جائے گی وہ اب پورا ہوا۔

اقول...... چچا صاحب آپ کو بھی الہام ہونے لگا۔ ابھی تو قادیان بھی نہیں گئے کیا سنی پور میں فرشتہ آنے لگا۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ اب پورا ہوا۔ کیا حدیث میں یہ بھی الفاظ آگئے ہیں کہ ۱۳۱۵ھ میں میری امت یہود ونصاریٰ کے مثل ہو جائے گی اور اگر مرزا قادیانی کو الہام سے معلوم ہوا ہے تو ایسے الہام پر لعنت اور اگر آپ کا قیاس ہے تو یہ وہی قیاس ہے۔ ''خلقتنی من نار وخلقته من طین'' ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ مخبر صادق ﷺ کی مراد یہود ونصاریٰ سے مرزا قادیانی اور ان کے حواریین ہیں اور قرینہ اس پر یہ کہ انہوں نے کتاب اللہ کے معنوں میں مثل یہود ونصاریٰ تحریف وتاویل کی ہے۔ بے شک وہ زمانہ آگیا اور ہمارے نبی ﷺ کی پیشینگوئی صادق ہوئی اور مصداق اس کے مرزا قادیانی اور ان کے حواری ہیں۔

قولہ...... خوب سمجھ لو کہ آسمان سے کسی مجسم شے کا اترنا۔ بالکل خلاف واقعہ ہے۔

اقول...... چچا صاحب آگے جا کر ثابت کروں گا مگر انصاف کی نظر سے دیکھنا۔

قولہ...... یہ بڑی باریک بات ہے کہ عیسیٰ آسمان سے اتریں اور سب ان کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں اور جس پر علماء ہوں تو سچی نہیں جھوٹی اور جس فرقہ کے موافق ہوں۔ وہی اچھا کہے باقی ۷۲ رفرقہ جھوٹا یہ بڑی نادانی ہے۔

اقول...... باریک بات ہے بقول آپ کے جب ہی مرزا قادیانی کی سمجھ میں نہیں آیا اور گمراہ

ہوگیا۔ چچا صاحب کل فرقوں اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور جس فرقہ پروہ ہوں گے وہی حق ہے۔ یہ مرزا قادیانی کی بڑی نادانی ہے کہ اور فرقہ عیسیٰ کو برا کہیں گے۔ کوئی برا نہیں کہے گا۔ یہ سراسر بہتان ہے چچا صاحب کیا علماء اپنے گھر جا کر کہتے ہیں؟ ہرگز نہیں کلام پاک اور حدیث شریف سے استدلال کرتے ہیں۔ مرزا کیوں نہیں مانتا۔ علماء جاہل نہیں جواندھوں کی طرح ایک شعبدہ باز کومثیل مسیح مان لیں۔ خواہ وہ ان کو اچھا کہے یا برا۔

قولہ...... وہ تو اس واسطے آئے ہیں کہ قرآن شریف کو اور جو کچھ حضرت نے فرمایا ہے اس کو حق پر کریں اور تم لوگ کہو نہیں جیسا ہم کہیں وہ کرو بڑے غیرت کی بات ہے۔

اقول...... واہ چچا صاحب "واکملت لکم دینکم" کو ۱۳۰۰ ربرس نازل ہوئے ہوگئے مگر ابھی کلام پاک حق پر نہیں ہوا۔ ہزارہا محدث وامام وفقیہ گزر گئے مگر سب غیروں پر یعنی گمراہ رہے۔ اور نیز اب ہمارے مرزا قادیانی کلام پاک کو سمجھے اور حق پر کرتے ہیں۔ افسوس علماء تو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کی یہ علامتیں ہیں اور وہ بقید حیات ہیں اور ان کا نزول آسمان سے ہوگا اور ان کے دلائل قرآن پاک وحدیث شریف سے بیان کرتے ہیں اور مرزا قادیانی صاحب کہتے ہیں کہ ہم تو کلام پاک کو حق پر کرنے آئے ہیں۔

ابھی تک سب گمراہ تھے ہم تو یہ نہیں مانتے بڑے غیرت کی بات ہے چچا صاحب آپ کسی عالم کا قول دکھا دیں جو اس نے یہ لکھا ہو کہ جو کچھ میں کہوں وہی مانو، کلام مجید وحدیث شریف کو نہ مانو تو میں مرزا قادیانی سے بیعت کرلوں۔ کیا مرزا قادیانی کی بیعت کا اصول یہی ہے کہ جھوٹ بولو "لعنة اللہ علی الکاذبین" چچا صاحب آپ انصاف کریں اب میں اپنا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ مرزا قادیانی نزول ملائکہ کے منکر ہیں اور آپ کی تحریر سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی مجسم شے کا آسمان سے نزول نہیں ہوتا مگر اس عقیدہ فاسد کی سورہ قدر تردید کررہی ہے۔ "انا انزلنہ فی لیلة القدر وما ادرک ما لیلة القدر. لیلة القدر خیر من الف شھر. تنزل الملئکة والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام ھی حتی مطلع الفجر" ﴿ہم نے یہ اتارا شب قدر میں اور تو کیا پوچھا گیا ہے شب قدر شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر کام پر امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک ہے۔﴾

مرزا قادیانی زمانہ ظلماتی اس شب کو قرار دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی تعریف میں فرماتا ہے (شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے) تو بموجب عقیدہ مرزا کے اللہ تعالیٰ بڑا دھوکہ باز

ہے کہ ایک ظلماتی زمانہ کی تعریف کرکے اپنے بندوں کو آفت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ نعوذ باللہ اب بتایئے کہ مرزا قادیانی کلام کے خلاف کرتا ہے یا علماء اور دیکھئے صاف نزول ملائکہ کا ثابت ہوتا ہے اور مرزا منکر ہے۔ اب بتاؤ کہ ''تنزل الملائکة'' کے کیا معنی ہیں؟ مگر یاد رہے کہ جو کچھ آپ کہیں وہ کلام پاک کے لفظوں سے ثابت کردیں اور کی تفسیر بے دلیل نہ پکڑیں اور نہ حدیث ضعیف سے، ورنہ بموجب آپ کے پیر صاحب کے قاعدہ کے وہ دلیل مردود ہوگی اور خوان کا نزول آسمان سے ثابت ہے کیا خوان مجسم شے نہیں ہے۔

گو کہ وہ جاندار نہیں ہے مگر مجھ کو مجسم شے کا نزول ثابت کرنا ہے۔ وہ انشاءاللہ ثابت کردوں گا۔ ''قال الحواریون یا عیسیٰ ابن مریم هل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدة من السماء (مائده:۱۱۲)'' جس وقت کہا حواریوں نے اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا کرسکتا ہے پرودگار تیرا یہ کہ اتارے اوپر ہمارے خوان آسمان سے۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی ''قال عیسیٰ ابن مریم اللّٰهم ربنا انزل علینا مائدةً من السماء تکون لنا عیدًا لاولنا واخرنا وایة منک وارزقنا وانت خیر الرازقین (مائده:۱۱۴)'' جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''قال اللہ انی منزلها علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبه عذابا لا اعذبه احدا من العٰلمین'' یعنی کہا عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم نے یا اللہ پروردگار ہمارے اتار اوپر ہمارے خوان آسمان سے کہ ہووے عید اوّل ہمارے اور آخر ہمارے کو اور نشانی تیری طرف سے اور رزق دے ہم کو اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔''

جواب اللہ کی طرف سے کہا اللہ نے تحقیق میں اتارنے والا ہوں اوپر تمہارے پس جو کوئی کفر کرے بعد اس کے تم میں سے پس تحقیق میں عذاب کروں گا کہ نہ عذاب کروں گا وہ کسی کو عالموں سے۔'' چچا صاحب انصاف سے دیکھو اگر مجسم شے کا نزول خلاف قانون قدرت ہوتا تو ایسا جلیل القدر نبی اس کی استدعا نہ کرتا بلکہ اپنے حواریوں کو فہمائش کردیتا اور اگر بالفرض محال ہم مان لیں کہ عیسیٰ نے نادانگی سے دعا کی تو اگر مجسم شے کا اترنا آسمان سے خلاف ہوتا تو اللہ تعالیٰ اتارنے کا وعدہ نہ کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خوان ضرور اترا کیونکہ اللہ کا قول سچا ہے۔ معاذ اللہ وہ معبود برحق جھوٹا نہیں۔ جو وعدہ کرکے پورا نہ کرے اور مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ کسی نبی نے آج تک مردہ زندہ نہیں کیا اور عیسیٰ نے مٹی کی چڑیا اصلی بنا کر نہیں اڑائی بلکہ وہ مسمریزم کا اثر یا نظربندی تھی۔

افسوس آپ کے پیر صاحب کلام پاک کو بالکل نہیں دیکھتے اور اگر دیکھتے ہیں تو اندھے

بن کر۔ یا انہیں سمجھنے کی لیاقت نہیں اور اگر ہے تو ان کو حق بات کہنے کی جرأت نہیں۔ یا ان کو اپنی شہرت منظور ہے خواہ شیطان ہی بن کر ہو۔

دیکھو احیاء الموتیٰ اور معجزات عیسیٰ کے کلام پاک سے ثابت ہیں۔ ''قال اللہ تعالیٰ انی قد جئتکم بایت من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فتکون طیراً باذن الله وابری الا کمه والابرص واحی الموتیٰ باذن الله وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالک لایة لکم ان کنتم مؤمنین (آل عمران: ۴۹) '' یہ کہ تحقیق آیا ہوں میں تمہارے پاس ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمہارے کی طرف سے یہ کہ بناتا ہوں میں واسطے تمہارے مٹی سے مانند صورت جانور کی پس پھونکتا ہوں میں بیچ اس کے پس ہو جاتا ہے جانور ساتھ حکم اللہ کے چنگا کرتا ہوں میں پیٹ کے اندھے کو اور کوڑھی کو اور جلاتا ہوں میں مردہ کو ساتھ حکم اللہ کے، اور خبر دیتا ہوں میں ساتھ اس چیز کے کہ کھاتے ہو تم جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو بیچ گھروں اپنے کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے۔''

دیکھو اس سے مرزا قادیانی کی تردید ہو رہی ہے۔ اس آیت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مٹی کا جانور بناتے تھے اور وہ اصلی جانور ہو جاتا تھا۔ اور مرزا اس کا منکر ہے اور مردہ کا زندہ کرنا بھی ثابت ہوتا ہے ورنہ احی الموتیٰ کے کیا معنی ہوئے اور مرزا قادیانی لکھتا ہے ''اگر یہ قول یعنی مسمریزم معیوب نہ ہوتی تو بندہ اعجاز نمائی میں مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔'' پھر لکھتا ہے۔

ابنک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تانہد پا بہ منبرم

(درثمین فارسی ص۷۹)

وہ مردود اپنے زعم باطل میں عیسیٰ سے اپنے کو بڑھ کر جانتا ہے۔ استغفر اللہ بھلا ایک نبی معزز سے مرزا قادیانی بڑھ سکتے ہیں؟ یہ کفر کے کلمہ لکھنا اور ایک نبی معظم کی توہین کرنا اسی دجال اصغر کا کام ہے۔ اور اگر مثل مسیح ہیں تو بتائیں کونسا جانور بنایا کونسا مردہ زندہ کیا کونسا مادرزاد اندھا اچھا کیا۔ کونسے مبروص کو شفا دی کونسی آئندہ کی بات کی خبر دی۔ اگر وہ واقعی مثل مسیح ہے تو نظر بندی ہی کر دکھائے۔ یا اصلی معجزے دکھائے تو میں ایمان لے آؤں۔ مگر مثل مسیح ہو تو ایسا کر دکھائے کہیں فرعون کا چھوٹا بھیا ایسا کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں خدا آپ کو اس فرعون ثانی سے نجات دے۔ آمین۔ اور مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ بعد مرنے کے روح دوزخ یا بہشت میں فوراً داخل ہو جاتی ہے۔

اور پھر وہاں سے نہیں نکلتی۔

اسی وجہ سے احیی الموتیٰ و حیات مسیح کے منکر ہیں۔مگر میں تعجب کرتا ہوں کہ پھر یوم الحساب کو میدان قیامت میں ارواح کیسے آئیں گی اور حساب کیسے ہوگا۔نا معلوم آپ کے پیر صاحب اس کا کیا جواب دیں گے مگر معلوم ہو کہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ بعد مرنے کے ارواح اعلیٰ علیین یا سجین میں موافق مراتب کے چلی جاتی ہیں۔ہاں یوم الحساب کو اللہ تعالیٰ حساب کر کے دوزخ یا بہشت میں داخل کرے گا اور پھر وہاں سے نکلنا نہ ہوگا اور ہمیشہ تک رہیں گے۔

ابھی علیین یا سجین سے روح کا واپس آنا شرعاً منع نہیں اور ہمارے اس دعوے کی حضرت عزیر علیہ السلام کا قصہ تائید کر رہا ہے جو کہ کلام پاک میں آیا ہے۔"او کالذی مرّ علی قریۃ وھی خاویۃ علی عروشھا قال انّٰی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ (بقرہ:۲۵۹)" یہ مانند اس شخص کی کہ گزرا او پر ایک گاؤں کے جو گرا ہوا تھا او پر اپنی چھتوں کے کہا۔کیونکر زندہ کرے گا ان کو اللہ تعالیٰ بعد موت اس کے پس مار ڈالا اس کو۔(یعنی عزیر کو) اللہ نے سو ۱۰۰ برس تک پھر جلایا اس کو۔اگر بعد موت ہی کے بہشت یا دوزخ میں انسان داخل ہوتا تو وہاں سے نکلنا محال ہے۔

پھر حضرت عزیر علیہ السلام بعد موت کے اور سو ۱۰۰ برس گزرنے کے کیسے زندہ ہوئے؟ غالباً مرزا قادیانی کہیں گے کہ عزیر مرے نہیں ہیں بلکہ نوم ہوگئی تھی۔میں اس اندھے سے پوچھتا ہوں کہ "فاماتہ اللہ" کے معنی موت کے ہیں یا نوم کے ویسے تو بہت لفظ پیش کرتا ہے۔لائیے کوئی لفظ دکھائیے اب میں ثبوت حیات مسیح اور ان کے آسمان پر اٹھ جانے کا دیتا ہوں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے"وقولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم (النساء:۱۵۷)" اور بسبب کہنے ان کے کہ تحقیق ہم نے مار ڈالا عیسیٰ بیٹے مریم کو۔رسول اللہ کا تھا اور نہیں مارا اس کو انہوں نے اور نہیں سولی دی انہوں نے اس کو و لیکن شبہ ڈالا گیا واسطے ان کے۔

دیکھو اس سے حیات عیسیٰ کی ثابت ہوتی ہے اگر مرزا کہے یہود نے نہیں مارا بلکہ اللہ تعالیٰ نے موت سے مار کر روح کو اٹھا لیا تو میں کہتا ہوں کہ اگر عیسیٰ اپنی موت سے مرتے تو یہودیوں کو شبہ کس بات کا تھا اور خود جان لیتے کہ عیسیٰ بے شک زندہ اٹھائے گئے اور اسی وجہ سے یہودیوں کو شبہ ہو گیا اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے"وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ و کان اللہ عزیزاً

حکیما (النساء:۱۵۷،۱۵۸)''

اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا۔ انہوں نے بیچ اس کے البتہ بیچ شک کے ہیں۔ اس سے نہیں واسطے اس کے ساتھ اس کی کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کی اور نہیں مارا اس کو یقینا بلکہ اٹھالیا اس کو اللہ نے طرف اپنی اور ہے اللہ غالب حکمت والا۔ اگر آپ کہیں بے شک اٹھالیا مگر مار کر روح کو اٹھالیا تو بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه'' اور نہیں قتل کیا ان کو یقینا بلکہ اٹھالیا۔ تو کیا روح بھی قتل کی جاتی ہے جو روح کو اٹھالیا اور لفظ قتل جسم پر صادق آتا ہے تو معلوم ہوا کہ مع جسم کے حضرت روح اللہ اٹھالئے گئے۔

چچا صاحب اور بہت نصوص قرآنی حیات مسیح پر دلالت کرتے ہیں جن کو بخوف طوالت چھوڑ دیا گیا۔ جس وقت اس خط کا جواب آپ کے مذاق صاحب لکھیں گے تو دیکھا جائے گا۔ اب ایک حدیث نزول مسیح کی لکھ کر ختم کرتا ہوں۔ (بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ بے شک قریب ہے کہ ابن مریم تم میں اتریں گے۔ حاکم عادل ہو کر تو صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو ماریں گے اور مال کی ایسی کثرت ہوگی کہ اس کو کوئی قبول نہیں کرے گا۔ اور ایک سجدہ اس وقت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

پھر ابوہریرہؓ بولے اگر چاہو تم کلام پاک سے اس بات کی تصدیق کے لئے اس آیت کو پڑھ لو''وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته '' اب بتاؤ کوئی حق کا طالب اس مفتری کذاب کو مثل مسیح علیہ السلام کیسے مانے اور حدیث کا خلاف کیونکر کرے۔ دیکھو ہمارے مخبر صادق ﷺ نے ابن مریم فرمایا ہے جس سے مراد وہی نبی مرسل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ مرزا قادیانی ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اگر فخر عالم ﷺ کی مراد اس سے مثل مسیح علیہ السلام ہے تو کیوں لفظ مثل نہ فرمایا ابن مریم کیوں فرمایا؟

اگر آپ کہیں سرور عالم ﷺ کی مراد اس سے مثل مسیح علیہ السلام ہے تو اس کی دلیل پیش کرو۔ بلاضرورت ہم لفظی معنی کیوں تبدیل کریں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مریم سے میں مراد ہوں تو کیا آپ مجھ پر ایمان لے آئیں گے۔ ہرگز نہیں پھر ہم مرزا پر کیوں ایمان لائیں جو بات لکھا کرو با دلیل لکھا کرو ورنہ مردود ہوگی۔ اگر بالفرض محال مان بھی لیں کہ ابن مریم سے مراد مثل مسیح علیہ السلام ہے اور یہی غلام احمد قادیانی ہیں تو وہ نشانات جو حدیث نبوی میں مذکور ہیں، مرزا قادیانی بتایئے کہاں کے حاکم ہیں۔ کونسا انصاف کیا بلکہ برخلاف اس کے دین پر ظلم کیا کہ ایک خلق

خدا کو گمراہ کر دیا کونسی صلیب توڑی؟ بلکہ برخلاف حدیث کے گورنمنٹ کی جو کہ صلیب کی معاون ومددگار ہے خوشامدانہ تعریف کرتے ہیں اور خلیفۃ المسلمین یعنی سلطان روم کی ہجو۔

بتایئے کونسا خنزیر قتل کیا وہ بخلاف حدیث کے قوم نصاریٰ جو کہ خنزیر کھاتی ہے ہمیشہ مدح کرتے ہیں۔ اور جہاد کو ایک ظالمانہ فعل بتاتے ہیں اور بتایئے ان کے قدوم میمنت لزوم سے کونسا افلاس دور ہو گیا کونسا شخص ایسا ہے کہ جس کو روپیہ دیا جائے۔ اور وہ انکار کرے لاحول ولاقوۃ مرزا قادیانی خود چندہ یعنی بھیک مانگتا ہے پھر دوسروں پر کیا اثر ہوگا۔

چونکہ مرزا قادیانی میں سب اوصاف خلاف حدیث کے پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کو مثل مسیح علیہ السلام کہنا سراسر حماقت ہے اور مثل دجال وشیطان کہنا بہت مناسب ہے۔ جناب چچا صاحب میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس چاہ ضلالت سے نکلئے بھلا خیال تو فرمائیں کہ اگر یہ شخص پنجابی صاحب کمال اور ملہم ہوتا تو اس کا مریدوں پر اثر نہ پڑتا۔ ضرور پڑتا اور مرید بھی پابند شرع ہوتے ہیں اور لطف یہ کہ مرزا اپنی تصانیف میں اس کا دعویٰ کرتا ہے (میرے متبع پابند شرع ہیں) واہ رے مرزا یہ تیری ہی بے حیائی ہے کہ (دروغ گویم برروئے تو) اب میں ان کی قلعی کھولتا ہوں مگر بسبب خوف غیبت کے نام نہیں لکھوں گا۔

ہاں اگر آپ کو یقین نہ ہو تو پھر ثبوت کافی دے دوں گا۔ ایک صاحب ان کے مرید ہیں۔ ان کے ایک مرید نے ایک فاحشہ سے زنا کیا اور پھر اسی عورت سے نکاح کیا۔ اور کوئی صاحب داڑھی اوپر چڑھاتے ہیں کوئی صاحب منڈاتے ہیں۔ کوئی ٹخنے سے نیچے پاجامے پہنتے ہیں۔ کوئی تارک الجماعت کوئی تارک الصلوٰۃ۔ کوئی صحیح بخاری کو رجسٹر سرکاری کہتے ہیں۔ خدا ان بے ادبوں کو غارت کرے۔ غرض کہاں تک لکھوں ایک آپ ہی ہیں کہ افیون جو شرعاً حرام ہے کھاتے ہیں۔ ان لوگوں پر اور آپ پر ملہم صاحب کا اثر نہیں پڑتا۔

آپ ضرور اعتراض کریں گے کہ یہی اعتراض نبی پر پڑتا ہے۔ ان کی امت بھی طرح طرح کے منہیات شرعیہ میں مبتلا ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ ہمارے نبی مکرم ﷺ نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میری امت پابند رہے گی۔ بلکہ یہی فرمایا ہے کہ اخیر زمانہ یعنی قرب قیامت میں میری امت خراب ہو جائے گی تو وہ ہی ہوا تو پھر حضرت کی امت آپ ﷺ کے وفات کے بعد زمانہ دراز کے بگڑی ہے اور آپ کے ملہم صاحب کے چیلے تو ان کی موجودگی میں بگڑ گئے اور زبان حال سے کہہ دیا کہ یہ دعویٰ تیرا جھوٹا ہے۔ ہم پابند شرع نہیں۔ اگر ملہم صاحب کو کچھ مادہ ہے تو آجائیں علماء کا سامنا کرے وہ ڈرے نہیں۔ غیر مقلد جو چند مرتبہ اس کی سرکوبی کر چکے ہیں۔ سامنا نہیں کریں

گے۔مقلدین کا سامنا کرے۔دہلی یا شاہجہان پور میں آجائے۔

اگر بحث تقریری میں علماء ساکت ہو گئے تو اس کے کل خرچہ کا میں ذمہ دار اور پھر بیعت بھی کرلوں گا اور اگر وہ زک اٹھا کر بھاگا تو ہمارے خرچہ کا وہ ذمہ دار اور اپنے دعوے سے دست بردار ہو۔ مجھ کو خوب یقین ہے کہ آپ اس خط کا جواب لکھ نہیں سکتے۔ کیونکہ عربی سے ناواقفیت ہے۔اب وہ نداف میرے سامنے آجائے۔ میں دیکھوں وہ کیسا عالم ہے۔آپ نے لکھا تھا کہ اس نداف کو بہت ادب سے لکھا کرو۔ بھلا خیال کرو کہ ہماری طرف کے علماء کو جب آپ برا لکھتے ہیں اور ان کا ادب ملحوظ نہیں رکھتے ہیں تو اس نداف جاہل کا ادب کیوں کروں۔خیر مجھ کو اس سے کچھ بحث نہیں۔ وہ مسمی اور جیسا آپ نے لکھا ویسا ہی سہی۔اب اس کا احوال کھل جائے گا۔اگر عالم ہے تو اس کا جواب آیات واحادیث سے لکھے گا ورنہ خاموش ہو جائے گا۔

اب اتنی عرض خدمت مبارک میں ہے۔اس کو بغور پڑھنا اور تعصب نہ کرنا اور حق کو قبول کرنا میں سچ عرض کرتا ہوں کہ میں نے اب تک کسی عالم کی کتاب نہیں دیکھی اور نہ تعصب سے لکھا بلکہ جو کچھ مجھ کو کتاب اللہ اور فرمودہ رسول اللہ ﷺ سے تحقیق ہوا وہی لکھ دیا۔آپ کو خیال ہوگا کہ شاید یہ تقریر مولانا محمد اعظم شاہ صاحب سے صلح کر کے لکھی ہے۔ ہرگز نہیں بھلا آپ کے یا اس نداف کے مقابلہ میں مولانا صاحب موصوف کی تقریر لکھتا؟ ہاں صاحب اگر آپ کے پیر صاحب کے مقابلہ پر جناب مولانا اعظم شاہ صاحب کھڑے ہوں تو زیبا ہے۔اب مجھ کو اس اس فضولیات سے کچھ سروکار نہیں۔

آپ یا وہ نداف صاحب یا ملہم صاحب جو چاہیں اس کا جواب لکھیں۔ میں دیکھوں کہ آپ لوگ ممات مسیح و مثل مسیح کا کیا ثبوت رکھتے ہیں۔''وما علینا الا البلاغ ''میں یہ تحریر ختم کر چکا تھا کہ آپ کا دوسرا خط آیا گو کہ اس کی طرف توجہ کرنا بالکل حماقت ہے کیونکہ آپ نے دلیل شرعی نہیں لکھی ہے۔مگر میں اس کا بھی جواب اس میں لکھتا ہوں کہ آپ یہ نہ کہیں کہ کچھ جواب نہ بن پڑا اور خاموش ہو گئے۔اب میں ایک التجا کرتا ہوں وہ یہ کہ میرے سخت الفاظ سے ناراض نہ ہونا جیسا آپ نے اور آپ کے پیر صاحب نے ہمارے کو لکھا اسی کا جواب ترکی بترکی دیا جاتا ہے۔

جواب خط دوم

قولہ...... جو کچھ تم نے لکھا یہ کوئی بات عقل کی نہیں۔

اقول...... یہ اعتراض شارع علیہ السلام پر کیجئے کیونکہ کوئی قول میرا خلاف کتاب اللہ اور سنت

رسول اللہ کے نہیں ہے۔

قولہ...... ہم تم کو بہت دور کی بات لکھتے ہیں مگر تم نادانی کرتے ہو۔

اقول...... بے شک آپ بہت دور کی بات لکھتے ہیں۔ سنی پور قادیان سے بہت دور ہے۔ نادان مرزا ہے جو ہمارے مخبر صادق علیہ السلام کے فرمودہ کے سراسر خلاف کرتا ہے۔

قولہ...... جو بات ہم لکھتے ہیں تمہاری سمجھ میں نہیں آتی ہے۔

اقول...... اس کا برعکس سمجھئے بلکہ میں جو لکھتا ہوں آپ کے فہم مبارک میں نہیں آتا۔

قولہ...... کیا عقل اسی کا نام ہے کہ ایک آدمی آسمان سے اترے جب ایمان لائیں ورنہ نہیں۔

اقول...... ہاں اسی کا نام عقل ہے جب آپ اس کو خلاف عقل بدلائل معقول ثابت کریں گے تو جواب دیا جائے گا ایسے بے ہودہ سوالوں کا میرے پاس جواب نہیں۔

قولہ...... ایمان اسی کا نام ہے کہ پوشیدہ بات پر ایمان لاؤ۔

اقول...... یہ ایمان کی تعریف کس کتاب میں لکھی ہے۔ ثابت کیجئے۔

قولہ...... یہ کیا بات لکھ دی کہ دہلی سے رد کی کتابیں منگالوں۔

اقول...... افسوس جب آپ ایسی ایک موٹی بات نہ سمجھے تو نکات دینیہ کیا سمجھو گے۔ دیکھئے میں نے لکھا تھا کہ دہلی سے ملہم صاحب کے رد کی کتابیں منگالو جو کہ علماء محققین نے لکھی ہیں اور مرزا کی تصانیف اور علماء کے اقوال کا مقابلہ کرلو پھر جو میرے نزدیک حق ثابت ہوگا۔ اس پر بلا تعصب کاربند ہوں گا۔ بتائیے اس میں کیا خرابی ہے۔ مگر شکر ہے اس کریم کارساز کا کہ بلا دیکھے مجھ پر دجالیت مرزا کی مثل آفتاب نیمروز کے کھل گئی اور اللہ نے اپنے کرم سے مجھ کو اس گمراہی سے بچالیا۔ خدا آپ کو بھی ہدایت کرے۔

قولہ...... رد کوئی نئی بات ہے یہ تو تمام علماء قدیم کا حق چلا آتا ہے۔

اقول...... سبحان اللہ کیا اچھی آپ کی تقریر ہے آپ بتائیں کہ ایک دوسرے کی تردید میں کیا قباحت ہے۔ شکر ہے اللہ کا کہ آپ کے ہی قول سے تردید مذاہب باطلہ کی مثل قادیانی وغیرہ کی کرنا ثابت ہوگیا۔ کہ آپ حق کہہ رہے ہیں کہ تمام علماء کا حق ہے۔ لہٰذا آپ کے قول سے اجماع ثابت ہوگیا پھر اجماع سے خلاف کے کیا معنی۔

قولہ...... جو فرقے اہل سنت کے ہیں۔ ایک دوسرے کا بے سمجھے رد کرتے ہیں۔

اقول...... آپ کا اس سے کیا منشاء ہے؟ کیا رد مذاہب باطلہ کا بند کیا جائے۔ اگر یہی مطلب ہے تو اول اس شیطان قادیانی کو نصیحت کیجئے اور اگر یہ خیال ہے کہ علماء بے سمجھے تردید کرتے ہیں تو علماء

موصوف کی سمجھ موافق قواعد شرعیہ کے ثابت کیجئے۔

قولہ...... پھر وہ رد نعوذ باللہ خدا اور رسول پر ہو خواہ دوسرے کے ثبوت آیت وحدیث ہو مگر ان سمجھ علماء رد کر دیتے ہیں۔

اقول...... بے شک یہ سچ ہے کہ بعض علماء تعصب سے رد لکھتے ہیں مگر سب ایسے نہیں اگر آپ ایسے ہیں تو بقول آپ کے مرزا سے اول کل علماء گمراہ تھے اور جب علماء گمراہ ہوئے تو جاہل بدرجہ اول گمراہ ہوئے مگر جب آپ کے نزدیک سب گمراہ ہیں تو یہ حدیث غلط ہوگی۔ ''قال رسول اللہ ﷺ'' کہ میری امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے۔ ایک ناجی اور سب ناری، جب کل اہل اسلام گمراہ ہو گئے تو ناجی کون رہا۔

قولہ...... کیا مولوی نذیر حسین وعبدالحئی کا رد نہیں ہوا۔ کونسا مولوی ہے جس کا رد نہیں ہوا۔

اقول...... کیا ایک عالم کا جبکہ رد ہو جائے تو اس کا قول مردود ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کا یہی عقیدہ ہے تو آپ کے نزدیک کسی کا بھی قول معتبر نہیں نہ اللہ نہ رسول نہ علماء وغیرہ کیونکہ رد سب کا ہو چکا ہے اور آپ کے اس قول سے آپ کے پیر صاحب کی بھی ۲۷ رایئنٹ کی منڈیا بھی گر گئی کیونکہ ان کا بھی رد ہو گیا۔

قولہ...... بس جہاں کوئی بات سنی اور پائجامہ اتر پڑا۔

اقول...... چچا صاحب کیا یہ خبر تحقیق ہے کہ مرزا شیطانی الہام والے کا پائجامہ اتر گیا۔ ہاں ہاں درست ہے۔ دہلی میں مولانا بشیر احمد صاحب کے خوف سے پائجامہ اتر گیا ہوگا اور پھر بے حیا باز نہیں آتا۔ مولوی بشیر احمد صاحب کے مقابلہ سے ایسا بھاگا کہ پھر مقابلہ کا نام نہیں لیا اور ایک خبر مجھ کو اور پہنچی ہے وہ یہ کہ جب مولانا عبدالحق صاحب نے مباحثہ کے واسطے طلب کیا تو مرزا قادیانی خطا ہو گئے۔

نہ معلوم یہ بات کہاں تک درست ہے۔ ایسے ڈرپوک کو ملہم کیونکر مانا جائے۔

قولہ...... کچھ سوچ تو رد کو دوڑ پڑے۔

اقول...... خوب سمجھ لیا کہ مرزا مردود شیطان شعبدہ باز مکار ہے۔

قولہ...... رد تو رسولوں کا ہوتا آیا ہے۔

اقول...... جناب چچا صاحب جس نبی کا کسی کافر نے رد کیا تو اس کافر کو انبیاء علیہ السلام نے طرح طرح کے معجزات سے ساکت اور معقول کر دیا۔ اگر مرزا قادیانی سچا ہے تو کوئی نشان آسمانی کیوں نہیں دکھاتا خوف کے سبب گھر میں کیوں چھپتا پھرتا ہے۔ اگر آپ کہیں کہ چند لوگوں کے مرنے کی

پیشینگوئی مرزا قادیانی نے کر دکھائی تو معلوم ہو کہ یہ سب رمل اور نجوم کا کام ہے اور لطف یہ کہ مرزا اس فن میں بھی کامل نہیں۔

ہمارے یہاں وہ پنڈت جو لنگوٹ کئے دردر بھیک مانگتے ہیں۔ وہ مرزا سے اچھا بتاتے ہیں۔ مرزا قادیانی چند روز نجوم اور سیکھ لے پھر نبوت اور امامت کا دعویٰ کرے۔ افسوس مرزا قادیانی کا ایک الہام تو سچا ہوتا۔ عبداللہ آتھم و مولوی محمد حسین صاحب کے مرنے کی اور سلطان روم کے یونان کے مقابلہ سے شکست کی پیشینگوئی کی مگر ایک بھی پوری نہ ہوئی نہ یہ لوگ میعاد الہام کے اندر مرے نہ سلطان روم کو شکست ہوئی بلکہ یونان ہارا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ قادیانی خدا سے غلط فہمی ہوئی۔ یہ کیا بات ہے کہ ہر ایک الہام کا الٹا اثر ثابت ہوتا ہے بلکہ مذکور تو اب تک دن کی سرکوبی کررہے اور اپنا ٹھکانا دوزخ میں۔

قولہ...... ہم نے حق بات دریافت کرنے کو کتابیں بھیجی تھیں یاد کرنے کو۔

اقول...... جب مجھ کو مرزا قادیانی حق پر معلوم نہ ہوا تو ان کی تردید کر کے آپ کو آگاہ کیا۔ مگر آپ اس نداف چیلہ شیطان کے دھوکہ دہی میں ایسے مصروف ہیں کہ حق کی طرف رجوع ہی نہیں کرتے۔

قولہ...... لکھ دیا کہ مرزا قادیانی کی بیعت ترک کر دو اور کچھ دریافت نہیں کیا۔

اقول...... جب آپ نے اس دجال اصغر کی مجھ کو کتابیں بھیج دیں اور ان سے مرزا کی میرے نزدیک دجالیت کھل گئی تو کیا دریافت کرتا اور آپ کو ترک بیعت کے بارے میں جو لکھا تو برا کیا۔ اگر آپ کے زعم باطل میں میں نے برا کیا تو اس برائی کو ثابت کیجئے۔

قولہ...... معلوم نہیں کہ یہود کی بغل میں تو توریت اور سر پر جمہور تھا پر حضرت عیسیٰ کو سولی کیوں دیا؟

اقول...... یہ بات یہود سے دریافت کرو مگر میں اتنا کہنے سے باز رہ نہیں سکتا اگر یہود توریت کو مانتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہرگز سولی پر چڑھانے کی فکر نہ کرتے۔ اور اگر توریت ردوبدل نہ ہوتی تو عیسیٰ کے پیدا ہونے کی ضرورت کیا تھی اور جمہور کے تابع ہونے سے انسان حق پر نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کی تائید کتاب آسمانی نہ کرتی ہو۔ ہاں جبکہ کلیات شرع سے ایک بات نہ معلوم ہو تو اس وقت اجماع بعدہ جمہور کو ماننا فرض ہوگا۔

قولہ...... ارے حدیث حضرت کی موجود ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ میری امت یہود و نصاریٰ کی طرح ہو جائے گی۔ اگر مرزا قادیانی نے یہ حدیث بیان کردی تو ان کی تردید کیوں کی اور کفر کا

فتویٰ کیوں دیا؟

اقول...... اسی حدیث کا جواب خط اول کی تردید میں دیکھو اور مرزا کو بسبب اس حدیث بیان کرنے کے کافر نہیں کہا۔ بلکہ انہوں نے دعویٰ نبوت کا کیا ختم نبوت کا انکار کیا۔ مسیح علیہ السلام کی ہجو وغیرہ وغیرہ کے سبب سے کافر کہا۔

قولہ...... اور ان کو کہا تو کس کو کہا معاذ اللہ حضرت کو کہا۔

اقول...... جب آپ کی دلیل مفید اس دعوے کے تھی ٹوٹ گئی تو یہ دعویٰ بھی مہمل ہو گیا۔

قولہ...... زبان روکو اور حضرت کو برا مت کہو۔

اقول...... یہ نصیحت بھی اس دلیل پر مبنی ہے جب وہ دلیل ہی اکھڑ گئی تو یہ نصیحت بھی باطل ہو گئی۔

قولہ...... اور علماء تو کافر بہت جلد کہہ دیتے ہیں کوئی عالم ایسا نہیں جس کو دوسرے فرقہ والوں نے کافر نہ کہا ہو۔ یہاں تک کہ کسی کافر نے نبی تک کو نہ چھوڑا اور قتل تک کیا۔

اقول...... اچھا صاحب جو شخص یا عالم دلائل قویہ سے کافر بنایا گیا ہو اس کو کافر مان لو اور جس کو تعصب مذہبی سے کافر کہا ہو تو ان کو نہ مانو اور انبیاء علیہ السلام کو جو قتل کیا و ساحر کہا تو دنیا ہی میں اس کا بدل ظاہر ہو گیا۔ اگر مرزا سچا ہے تو اپنے کافر کہنے والوں کو کوئی نشان دکھائیں۔

قولہ...... اور ابھی علماء کا رد نہیں گیا۔

اقول...... علماء کا رد ہرگز نہیں جا سکتا۔ اگر علماء اسلام رد نہ کریں تو اسلام کو مرزا ایسے دجال بالکل برہم کر دیں۔

قولہ...... اگر مرزا قادیانی کا رد کر دیا تو کیا مشکل۔

اقول...... کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے سچ ہے ایک ملحد کا رد کر دینا چنداں مشکل نہیں شکر خدا کا کہ اس کو آپ نے قبول کر لیا۔

قولہ...... اور جاہل تو ہمارے رسول مقبول کو کہا کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو کہا تو کیا کیا؟

اقول...... اس کا جواب میں اوپر لکھ چکا ہوں نظر سے گزرا ہو گا کہ رسول مقبول ﷺ جاہل و ساحر کہنے والوں کی آنکھ میں معجزات دکھا کر دھول جھونک دیتے تھے اور اگر مرزا قادیانی کو ہم بلا دلیل امام مان لیں تو آپ مسیلمہ کذاب وغیرہ مدعیان نبوت کو کیوں نہیں مانتے۔

قولہ...... مولوی لوگ کہتے ہیں کہ جب حضرت مہدی و مسیح ظہور کریں گے تو علماء کفر کا فتویٰ دیں گے۔ آیا یہ مولوی یہود و نصاریٰ کے ہوں گے یا اسلام کے۔

اقول...... اوّل اپنے دعویٰ پر دلیل لایئے پھر سوال کیجئے بتایئے کسی عالم معتبر نے یہ الفاظ لکھے

ہیں۔

قول...... علماء تو ایسے ہیں کہ خواہ قرآن شریف وحدیث شریف چھوٹ جائیں مگر ان کی لکیر مت چھوٹے۔ اگر ان کی لکیر چھوٹی اور کافر کہا۔

اقول...... آپ نے بھی مثل دجال قادیانی کے جھوٹ بولنا شروع کر دیا۔ بہت جلد امام صاحب سے درجہ شیطانی طے کرائے۔ اول کسی عالم کا قول خلاف شرع ثابت کیجئے۔ بعد کو یہ اعتراض کیجئے۔

قول...... پھر چاہے تمام دنیا ایک طرف ہو۔

اقول...... ارے چچا صاحب یہ گرگٹ سے رنگ کیوں بدلنے لگے۔ اب جمہور کو کیوں تسلیم کیا میں کہتا ہوں کہ ایک عالم کی تائید کلام پاک کرتا ہے۔ اگر اس کے خلاف تمام جہان کے لوگ کریں وہ سب گمراہ ہوں گے۔

قول...... اور حق کو تو بالکل نہیں جانتے۔

اقول...... وہ شیطان قادیانی حق کو نہیں جانتا اور میں خط اول کی تردید میں اس کو ثابت کر آیا ہوں حاجت اعادہ کی نہیں۔

قول...... بس بھانڈوں کی طرح تام جھام لاؤ یعنی رد کی کتاب لاؤ۔

اقول...... سبحان اللہ! چچا صاحب آپ کو ملہم صاحب نے خوب تہذیب سکھائی میں تسلیم کرتا ہوں آپ کے پیر صاحب اعلیٰ درجہ کے نقال ہیں۔ کیا اچھی نقلیں یاد ہیں فلاں مر جائے گا۔ فلاں ذلیل ہوگا اور دہلی سے جو سراویل ہلاتے بھاگے اور قادیان جا کے دم لیا یہ کیا خوب نقل ہے۔ میں بھی اس نقل کی داد دیتا ہوں۔ مگر علماء کو یہ نقلیں دکھانے سے کیا نتیجہ علماء سے بجز جوتی سر پر کھانے کے اور کیا حاصل ہوگا۔ ہاں کسی نواب کے پاس چلے جائیں۔ تو مبلغ علیہ السلام وصول ہوں۔

قول...... پہلے سوچو کہ جو دعویٰ امام و مسیح ہونے کا کرتا ہے آخر وہ کیا کہتا ہے؟

اقول...... چچا صاحب اوّل تو خیال کیجئے کہ تمام زمانہ کے علماء جو مرزا کو بطال کہتے ہیں۔ آخر وہ کیا کہتے ہیں۔

قول...... جاہل تو حضرت کو کہتے ہیں کہ جو کچھ سلمان فارسی بتاتا ہے وہ لکھ دیتے ہیں۔ پھر مرزا کو کہا تو کیا کہا۔

اقول...... اس کا جواب چند مرتبہ لکھ چکا ہوں۔ لائیے کوئی نشان آسمانی ورنہ مرزا قادیانی جھوٹا۔

قول...... اور جو لکھا ہے کہ خنزیر کو ماریں گے صلیب کو توڑیں گے تو کیا دکان رکھیں گے۔

اقول...... میں ملہم نہیں جو اس کی وجہ بتاؤں۔ ہاں اول اپنے کفر کا اقرار کیجئے۔ پھر اس قسم کی اعتراض کیجئے۔

قولہ...... اب ہوش کرو کہ خنزیر سے یہ مطلب ہے کہ کفر کو ذبح کریں گے اور صلیب کا یہ مطلب کہ کفر توڑیں گے۔ ورنہ قتل خنزیر اور توڑنے صلیب سے کیا مطلب اور نصاریٰ کا کیا حرج تم توڑو گے وہ اور بنائیں گے تم قتل کرو گے وہ اور خرید لیں گے۔

اقول...... واہ چچا صاحب آپ کو بھی الہام ہونے لگا۔ ورنہ کسی لغت یا محاورہ عرب یا کسی حدیث سے اس کی نظیر دکھائے کہ یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر کے یہ معنی جو آپ نے کئے ہیں۔ کسی نے کئے ہوں اور اگر آپ دکھا سکے۔ (اور انشاء اللہ دکھا نہ سکیں گے) تو آپ کی یہ تفسیر باطل ہے۔

اور یہ لکھا ہے کہ وہ صلیب پھر بنالیں گے اور خنزیر پھر خرید کرلیں گے۔ تو معلوم ہوا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو کل جہاں مسلمان ہو جائے گا اور کل صلیبیں اور کل خنازیر قتل کر دیئے جائیں گے۔ جب صلیب وخنازیر جہاں سے معدوم ہو گئے اور کل جہاں مسلمان تو پھر کون صلیب بنائے گا اور کہاں سے خنزیر آئے گا۔

قولہ...... حضرت آدم سے لے کر رسول مقبول ﷺ تک جتنے نبی اور امام ہوئے۔ سب زمانہ کے علماء بغل میں آسمانی کتاب اور سر پر جمہور رکھے رہے اور سب رکھا رہے گا اور جو نبی اور امام نے کیا وہی سچ ہوا۔

اقول...... یہ سب درست ہے اور بے شک اگلی امتوں نے ایسا ہی کیا مگر وہ لوگ برائے نام کتاب آسمانی کے پابند ہیں۔ دراصل ان کو ردو بدل کر دیئے میں اور جمہور کا اعتبار نہیں۔ یہی وجہ نبی ثانی آنے کی ہوتی ہے مگر یہ اعتراض جب صادق ہوں جس وقت آپ ملہم صاحب کی امامت ثابت کر دیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ امت مرحومہ خصوصاً فرقہ اہل سنت کتاب آسمانی کے خلاف نہیں کرتے۔ پھر جو امام ہمارے دلائل شرعیہ کے خلاف کرے گا۔ کیسے اور اس کا قول راست ہو سکتا ہے۔ وہ مثل سید احمد خان کے مردود ہوگا اور چند جہلاء کے پیرو ہو جانے سے ہرگز ایک شیطان امام نہیں بن سکتا۔

قولہ...... میں نے تو اس واسطے لکھا تھا کہ اس نازک وقت میں حق ظاہر ہو جائے۔

اقول...... اچھے محسن بنے اپنے ساتھ مجھ کو بھی چاہ ضلالت میں گرانا چاہا تھا۔

قولہ...... میں نے یہ نہیں لکھا تھا کہ تم رد و مباحثہ شروع کرو۔

اقول...... مباحثہ سے اگر آپ حق پر ہیں تو اتنا پریشان کیوں ہوتے ہیں؟ مگر سچ ہے جس کا پیر چندمرتبہ پشت دکھا چکا ہے اس کا مرید کیوں نہ ڈرے۔

قولہ...... اور یہ لکھا کہ مرزا قادیانی جاہل ہیں یہ تو ہم جانتے ہیں۔ اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

اقول...... جب مرزا قادیانی کو جاہل جانتے ہو تو بیعت ترک کیوں نہیں کرتے؟ معلوم ہوا کہ آپ بھی گمراہ بن گئے۔

قولہ...... کیونکہ جو جو صحابہ جب تک حضرت کو نہیں مانتے تھے تو آنحضرت ﷺ انہوں کو جاہل معلوم ہوتے تھے جب انہی صحابہ نے حضرت کو مانا تو سچا جاننے لگے۔

اقول...... یہی دعوئی پیروان مسیلمہ کذاب وغیرہ کا ہے مگر صرف دعوئی سے کام نہیں چلتا۔ لائیے آسمانی نشان مرزا قادیانی کا دکھایئے جیسا ہمارے فخر عالم ﷺ دکھاتے تھے۔

قولہ...... اور مجھ کو تو جناب مرزا قادیانی سمجھانے نہیں آتے میں حق دیکھ کر بیعت ہوا ہوں۔

اقول...... بس چچا صاحب یہی غرض ہے کہ وہی حق مجھ کو دکھا دیجئے تا کہ میں بھی بیعت کرلوں۔

قولہ...... مجھ کو بھی اپنے دین کا بڑا خیال ہے۔

اقول...... چچا صاحب مبارک مگر یہ کیسے دین کا خیال ہوا۔ میری یاد میں کبھی آپ نے نماز تک نہ پڑھی کیا دین کا خیال ایسا ہی تھا کہ ایک ملحد کی بلا دلیل شرعی پیروی کرلی۔

قولہ...... میں نے تم کو اس واسطے لکھا کہ نماز پڑھ کر حق سے دعا کرو گے۔

اقول...... چچا صاحب دعا میں اس وقت کرتا کہ مجھ کو مرزا قادیانی کا بطلان آیات واحادیث سے ثابت نہ ہوتا اور جب مجھ کو اس پنجابی کا بطلان قطعی طور پر ظاہر ہو گیا۔ یہ دعا کرنا ایسا ہے جیسے میں دعا کروں کہ اللہ مجھ کو شیطان کی گمراہی میں شک ہے۔ مجھے حق ظاہر کردے۔ ایسی دعا سے ایمان جانے کا خوف ہے۔

قولہ...... یہ تو میں نے نہیں لکھا کہ کتابوں کو نہ دیکھو اور رد ڈھونڈو۔

اقول...... جب مجھ کو مرزا کی کتابوں کا بطلان ظاہر ہو گیا تو کیوں نہ اس کی تردید دیکھوں اور کیا مذاہب غیر کی کتابیں دیکھنا منع ہے۔

قولہ...... میں رد کو خوب جانتا ہوں اور کتابیں بھی ردی جانتا ہوں۔

اقول...... آپ علماء کی کتابیں بغور دیکھتے تو ایسی نافہمی نہ کرتے۔ غضب تو یہی ہوا کہ ایک طرف کے بیان پر ڈگری کردی اور دوسروں کا بیان نہ سنا اور اپنے آپ کو لیاقت نہیں کہ ایک طرف کی

مضمون دیکھنے سے حقیقت اور غیر حقیقت ثابت کرسکیں۔ لہٰذا آپ کو دونوں طرف کا مضمون دیکھنا فرض ہے۔

قولہ...... یہود ونصاریٰ وہنود اہل اسلام کا رد کرتے ہیں تو کیا دین اسلام رد ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔

اقول...... سچ ہے یہ الہام ہزار ہا بار پائجامہ اتار کر رقص کرے اور اسلام کی تردید کرے مگر اسلام رد نہیں ہوسکتا۔

قولہ...... میرا جی اچھا نہیں ورنہ اور لکھتا پھر لکھوں گا۔

اقول...... آپ کا جی اچھا نہ تھا تو اتنے کفر کے کلمہ بولے۔ اگر جی اچھا ہوتا تو نہ معلوم کتنا طوفان اٹھاتے اور اب اگر لکھا تو ثبوت قوی دیجئے گا ورنہ ایسے بے ہودہ کلموں کا آئندہ جواب نہ لکھا جائے گا۔

محمد رفعت اللہ خان و شرافت اللہ خان کے مباحثہ پر ریویو

قاسم علی خان!

مولانا شوکت اللہ مجدد السنہ مشرقیہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ شاہجہانپور کا یہ مباحثہ بذریعہ ضمیمہ شحنہ ہند ناظرین کی نظر سے گزرا مگر خان صاحب محمد رفعت اللہ کی جانب سے اس لمبی چوڑی بے محمل رام کہانی کا الزامی جواب مختصر سا ہے جس سے خان صاحب معہ خود بدولت مرزا قادیانی عرق خجالت میں غرق ہو کر تحت الثریٰ کو جاتے۔ شرافت اللہ خان کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کلام آپ کا طبع زاد نہیں سب آورد بلکہ بالکل نقل ہے اور محاورات لاف وگزاف طعن ولعن وغیرہ میں مرزا قادیانی کی تقلید کی گئی ہے۔ مرزا قادیانی کا تکیہ کلام (اب جاننا چاہئے)، (یہ بھی یاد رکھنا چاہئے)، (یہ بڑا باریک نکتہ ہے) وغیرہ سے تمام تحریریں مملو ہیں۔ مرزا قادیانی نقارے کی چوٹ کہتے ہیں ۔

من نیستم رسول دنیا وردہ ام کتاب

(درثمین فارسی ص۸۲)

مگر حاشیہ نشیناں خودغرض نے اپنے مرغن حلوے مانڈے کی غرض سے مرزا قادیانی کو منارہ شرقی پر چڑھا دیا۔ اب اتریں تو کس طرح؟ ناچار وہیں قیام پذیر ہونا پڑا۔ ورنہ دراصل اگر مرزا قادیانی سے حلفاً تنہائی میں پوچھا جائے تو خود منفعل ہیں۔ جب مرزا قادیانی کا رتبہ ان کی اپنی تحریرات سے ایک فقیہ سے بھی کمتر ہے۔ تو جو کچھ بنتے ہیں بامر مجبوری شرافت اللہ خان صاحب

کے عقائد مرزائی نہیں ہیں جو ذیل کی چند سطور سے ثابت ہو سکتے ہیں۔

اوّل...... آپ فرماتے ہیں۔ (ایلیا نبی یعنی حضرت الیاس علیہ السلام کے آنے کی پیشینگوئی جو ملاکی نبی کتاب باب ۴ر آیت ۵ر میں درج ہے۔ اس کی تصدیق حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل متی باب ۱۱ر ورس ۷ر میں فرماتے ہیں اور اس واقعہ کی تصدیق کے لئے بھی کتاب مقدسہ کافی ہیں۔ خانصاحب پر کہاں سے ثابت ہوا کہ ایلیا نبی کا صعود آسمان پر ہوا۔ جب صعود ہی ثابت نہیں تو آنا کیسا؟ ہاں مرزا قادیانی نے اس کی تردید میں بہت کچھ ہاتھ پیر ہلائے۔ آخرش بغلیں جھانک کر رہ گئے۔ مرزا قادیانی تاویلاً فرماتے ہیں کہ (جب حضرت ایلیا نبی اوپر اٹھا لیے گئے تو کسی بلندی تک پہنچا کر انہوں نے اپنا جسم عنصری چھوڑ دیا اور نیا چولہ پہن لیا۔ یہ جسم عنصری اوپر سے کپڑے کی چادر بنا کر زمین پر پھینک دیا اور ان کے شاگرد رشید الیسع نبی علیہ السلام نے اٹھالیا۔ جو اس وقت موجود تھے۔ اور اس جسم عنصری سے جو بشکل چادر بن گیا تھا۔ چند معجزے بھی دکھلائے۔ یعنی وہی چادر دریائے بردن پر ماری۔ جس سے دریا شق ہو گیا۔ اور الیسع علیہ السلام براہ خشکی پار اتر آئے۔

مگر وہ پوشاک جو ایلیا نبی کی بروقت صعود زیب تن تھی۔ نہیں معلوم کیا ہوئی کیونکہ اس کا پتہ مرزا قادیانی نے کچھ نہیں دیا شاید کسی مقرب فرشتہ کے سپرد کر دی ہو کہ کسی آئندہ وقت کام آئے۔ ماشاء اللہ کیا خوب تاویل ہے۔ مرزا قادیانی خود قائل ہیں کہ ایلیا نبی آسمان پر اٹھائے گئے۔ عام موت سے مر کر زمین میں دفن نہیں ہوئے۔ اور ان کا جسد عنصری چادر بن گیا اور طرہ یہ کہ کارروائی ایلیا نبی کی اقتداری طور پر تسلیم کی نہ بحکم قادر مطلق۔ کیونکہ (چھوڑ دیا) اور (پہن لیا) سے صاف اقتدار پایا جاتا ہے۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے تین قبریں تجویز کی ہیں۔ ان کا صعود خلاف نیچر ہے جب یہ امر خلاف سنت اللہ اور قانون قدرت (محدودۂ قادیان) مان لیا تو نیچری اعتقاد جس پر مرزا قادیانی کی عمارت رکھی گئی ہے۔ سب کالعدم ہو گئی۔

اب رہی (کتاب مقدسہ) اس کی نسبت خود تحریرات مرزا قادیانی شاہد ہیں جن میں مؤلفوں کو احمق نادان جاہل ناخواندہ بتاتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہو چکا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود یہ مجموعہ جمع نہیں کرایا۔ صرف فرقہ پروٹسٹنٹ و پولوی اسے مانتے ہیں اور بقول مرزا قادیانی عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر تو در کنار ایک معمولی مہذب شخص بھی نہ تھا۔

تعجب ہے کہ شرافت اللہ خان صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے اقوال کو جن کی درگت مرزا قادیانی اچھی طرح بنا چکے ہیں۔ بالمقابل اسلام حجت پکڑیں جن کی تحریفات کی بھی شہادت قرآن کریم میں موجود ہو۔ افسوس! ہزاروں کتابیں تحریفات کی ثابت

کرنے والیں موجود اور خود شرافت اللہ خان اپنی تحریر میں مقر۔ یہ مرزا قادیانی سے انحراف نہیں تو کیا ہے؟

دوم...... شاید آپ کے نزدیک توریت وانجیل کی آیت آیت نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کا قول حدیث نہیں۔ خان صاحب کی اس عبارت نے تو کتب مقدسہ کی خود نفی کردی۔ افسوس آپ کے کل معاونوں میں کسی کو نہ سوجھی کہ جب کلام الٰہی اور کتب مقدسہ کو مان چکے ہیں تو اب قول اور حدیث کیسی۔ کیا قرآن شریف میں بھی حضرت رسول ﷺ کی حدیثیں اور قول درج ہیں۔

اگر سب کچھ درج ہے تو سنت وحدیث نبوی کس کا نام رکھ گئے۔ جب کہ انجیل اور توریت کو جو کلام خدا ہے حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول یا حدیث بنا دیا۔ پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قول سے انجیل کو کیا نسبت؟ کیا کوئی صحیفہ یحییٰ علیہ السلام کا بھی انجیل میں شامل ہے۔ اس سے تو جناب کی لیاقت طشت ازبام ہوگئی۔ آپ تو خود توریت وانجیل کو نبیوں کے اقوال اور احادیث کہتے ہیں۔

ہم آپ کے زعم کے مطابق انہیں اقوال ہی تسلیم کرتے ہیں مگر آپ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا قول چاروں انجیلوں کو مروجہ حال میں سے نکال دیں کہ آنے والے ایلیا نبی کی خبر جو کتاب ملاکی نبی میں درج ہے وہ میں ہی ہوں۔ اگر آپ دکھا سکتے تو آپ کی یہ تحریر کہ قول یحییٰ علیہ السلام قول نہیں حدیث نہیں۔ خود آپ کو شرمندہ کردے گی آپ رفعت اللہ خان صاحب کو ہدایت فرماتے ہیں کہ کتابوں میں دیکھ لو پادریوں سے پوچھ لو۔ یہ تو ہمدردی نہیں کہ دوسرے کو اس قدر تکلیف میں ڈالا جائے۔ آپ کے پاس انجیل ضرور موجود ہوگی۔ جھٹ نکال کر وہ درس پڑھ کر سنا دیتے کہ دیکھو یہ قول یحییٰ علیہ السلام کا ہے۔

سوئم...... قرآن کریم۔ پارہ، رکوع، سورت، آیت، سنت، حدیث یہ الفاظ تو مخصوص ہیں۔ دوسری آسمانی کتابوں پر آج کل مروج نہیں۔ کیونکہ جناب نے تو خود اپنی تحریر میں متی باب ۱۱ درس ۷ تحریر کیا ہے۔ بڑی عبرت کی بات ہے کہ آپ تجاہل عارفانہ سے عبارت کو بے محل طول دے کر آیت کی تشریح طلب کریں۔ عبرانی، لاطینی، یونانی سے جو ترجمہ ہوئے ان میں لفظ درس موجود ہے۔ تو صرف اس شک کو رفع کرنے کے لئے بقول خود کیوں آپ نے عزیز وقت ضائع کیا۔

چہارم...... یہ اعتراض کہ پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد ازاں درود وحمد لکھ کر مطلب

شروع کر دیا۔ اس کا جواب جو رفعت اللہ خان صاحب نے دیا ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ وہ ایک پرچہ بطور سوال و جواب تھا۔ کوئی استفتا نہ تھا کہ با قاعدہ اور بے قاعدہ کا جرم رفعت اللہ خان صاحب پر لگایا گیا۔ اور یہودی مشابہت پیدا کی کہ اگر یہودی مشابہت ٹھیک ٹھیک ثابت کرنا چاہتے ہیں تو وہ آپ کے حکیم الامت مخزن الحدیث کی تحریر سے عیاں ہے کہ یہودیت کس میں ہے۔ خاص اپنے استاد کو خط لکھا جو ضمیمہ میں معہ جواب الجواب شائع ہوا۔ اسی بنظر الفت وصدق نیت ملاحظہ فرمائیں۔ تب دوسروں کو یہودی بتائیں۔ مگر آپ ماشاء اللہ افغان ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر آپ یہ کہاں سے ثابت کریں گے کہ قوم یہود سے کون کون ہیں اور مغل تاتاری کس نسل سے ہیں۔ کیونکہ بقول مرزا قادیانی ساڑھے دس قومیں جلاوطن ہو کر انہیں کوہستان میں آ کر آباد ہوئے ہیں۔

اول خویش بعدہٗ درویش

آپ حکیم الامت صاحب کی خدمت میں عرضداشت بھیجیں اور دریافت فرمائیں کہ یہ طریقہ جو آپ نے اپنے استاد کو خط لکھتے ہوئے اختیار کیا کیسا ہے؟

پنجم...... یہ جو فرمایا ہے کہ کسی کتاب کو سامنے رکھ کر اس سے نقل کر الیتے۔ جی ہاں یہ عادت تو آپ کی زمرہ کی ہے کہ وہی راگ مالا جو صدہا مرتبہ مرزا قادیانی کے دل ودماغ سے نکل کر صفحہ قرطاس پر آ چکی ہے۔ وہی ہمیشہ نقل ہوتی ہیں۔ عیاں راچہ بیان۔

ششم...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے نام پر اس شکل (ؑ) کا حرف بنا دیا اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ ہاں جناب اس کا مطلب آپ کی سمجھ میں کیوں آئے گا۔ اس کا مطلب تو وہ سمجھے جو انبیاء علیہم السلام کے بعد متبرک لفظ (سلام) کو غصب کر کے اس میں علیہ الصلوٰۃ.............. ایسے شخص کے توصیفی ناموں اور مفروضہ لقبوں کے بعد لگا دیں جو خود مقر ہوں کہ (من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب) تو بے چارے اہل اسلام کیا کریں آزادی جو ہوئی۔ جس کا جی چاہے کسی کا مال لوٹ کر مرزا قادیانی کے خزانے میں داخل کر دے اور اگر باز پرس کی جائے تو گالیوں کی وہ بوچھاڑ کہ الامان الامان۔ سامنے کون آئے چونکہ اہل اسلام صلح پسند ہیں۔ ڈر گئے۔ صرف حرف عین کا اشارہ کرنے لگے۔ اس پر بھی صبر نہیں۔ نہیں چاہتے کہ سوائے حضرت اقدس کے کوئی مستحق بنے۔ اب فرمائیے یہودیت کس میں پائی جاتی ہے؟ منکر اسلام آپ ہوئے یا رفعت اللہ خان صاحب جب آپ نے نیا نبی گھڑ لیا اور انبیاء علیہم السلام کے کل اعزازی اور مختص کلمے ان کو عطا کر دیئے تو اہل اسلام کے پاس کیا چھوڑا؟ اور پھر تعرض اور غرض۔

ہفتم...... رفعت اللہ خان صاحب کے فقرہ اگر کسی کو دعویٰ ہو تو آیت یا حدیث صحیح قابل اعتبار سے ثابت کیا جائے۔ پھر بھی بہت سی لے دے کی ہے۔ ذرا انصاف تو کیا ہوتا کہ جملہ قابل اعتبار بعد حدیث کیوں لگایا گیا۔ موجد اور بانی مبانی تو اس کے جناب کے مجدد و مرسل من اللہ اور اعتراض اہل حدیث پر۔ مرسل من اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اگر کوئی حدیث معارض ومخالف قرآن وسنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر عمل کریں۔ جناب قابل اعتبار کی لم کس نے لگائی۔ تمام صحاح کی حدیثیں خواہ وہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی ہوں اور ثبوت بھی رکھتی ہوں اور تیرہ سو برس سے تمام علماء اور مجتہدین ومجددین انہیں پر عمل کرتے چلے آئے ہوں مگر چودھویں صدی کی روشنی میں ان کے عیوب حسب تفسیر حکیم الامت صاحب اب ظاہر ہو گئے ہوں۔

(جو قبل ازیں عرصہ تک اہل حدیث کی خوشہ چین رہ چکے ہیں) قابل حجت نہیں اور ادنیٰ درجہ حدیث جس کی تطبیق قرآن اور سنت سے اب حکیم الامت نے بزعم خود قادیان میں بیٹھ کر فرما دی ہو وہ قابل عمل کیونکہ مرزا قادیانی نے یہ عطیہ خاص حکیم الامت صاحب کو ہی تفویض کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ”جہاں کی تفسیریں حکیم الامت کے دماغ میں کوٹ کوٹ تہ بتہ بھر دی ہیں۔ جماعت جدیدہ کا فرض ہے کہ اسی کو تسلیم کرے۔ باقی کل احادیث میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں جن سے احتمال کذب کس طرح مرتفع نہیں کیونکہ ظن ودروغ کے احتمال سے خالی نہیں۔ یہی حال فقہ حنفی کا ہے۔“

کیوں شرافت اللہ خان اب بھی قابل اعتبار کے معنی سمجھے جتنے مجدد گزر چکے وہ تو کالی کوٹھری میں خداوند عالم نے بٹھا رکھے تھے اور تھے بھی ادنیٰ درجہ کے۔ ان کو احادیث نبوی کی صحت اور مصنوعی سقم کس طرح معلوم ہوتے وہاں روشنی تو تھی ہی نہیں۔ اب زمانہ روشنی کا آیا۔ تو یہ تمغہ حکیم الامت صاحب کو ابن اللہ نے عطا فرمایا۔ کیونکہ ان کو خود اتنی فرصت کہاں کہ حدیثوں کو روشنی میں لا کر دیکھیں۔ تمام مرزائی امت جو بزعم مرزا دو لاکھ ہیں ان میں سے صرف صحیح اور قابل اعتبار تمغہ حکیم الامت کو عطا ہوا ہے باقی صفر۔ زیست خود قابل اعتبار نہیں۔ مرزائیو اب وقت ہے نائب حکیم الامت کے لئے عرضداشت پیش کرلو۔ ورنہ بعد میں کف افسوس ملتے رہ جاؤ گے۔ کیونکہ ۔

ہم نے دیکھا ٹھوکریں کھاتے سر فغفور کو

مرزا قادیانی مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کو نصیحت فرماتے ہیں کہ حدیثوں کی نفی سے قرآن کریم کی نفی لازم آتی ہے۔ یہ نصیحت صرف اپنی مطلب براری کے لئے ہے کیونکہ مرزا

قادیانی کی ذات کی نفی بھی ساتھ ہی ہوتی ہے۔ جو طریقہ زمانہ روشنی اور آزادی بمقابل مرزا قادیانی مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے اختیار کیا ہے۔ اس کو مرزا قادیانی در پردہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اہلحدیث پر ڈھالتے ہیں۔ اور اہلحدیث کے حامی بنتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ہماری قلعی نہ کھلے ان کو تو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ چکڑالوی صاحب نے یہ دام مرزا قادیانی کی نبوت کے خاتمہ کے لئے بچھایا ہے۔ چند روز میں مرزا قادیانی سے سوال ہوگا کہ جب کل احادیث میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں تو فرمایئے آپ کی بغل میں کیا ہے۔ اگر قرآن کریم ہے تو اس میں دکھلایئے کہ ایک شخص تاتاری النسل مقیم پنجاب چودھویں صدی میں بہ صفت موصوف ملقب بمہدی وعیسیٰ وختم الرسل پیدا ہوگا۔ جس کی شان میں ہے ۔

زندہ کردی دین احمد بلکہ احمد مصطفیٰ

زندہ کردی نور قرآن بلکہ جملہ انبیاء

جب مرزا قادیانی کے پاس اس کا جواب سوائے صفر کے کچھ نہیں تو فرمایئے اب باقی کیا رہ گیا؟ مرزا قادیانی کے بال و پر مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے ایک ہی سوال سے ایسے کٹ گئے جیسے ۔

زاغ بریدہ پر راتو جان کاک کٹ

مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی بڑے عالی دماغ اور تجربہ کار معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے جب دیکھا کہ کسی ڈھنگ سے مرزا قادیانی قابو میں نہیں آتے تو یہ نیا جال گوندھا ہے۔ اس سے مرزا قادیانی کسی صورت سے بچ نہیں سکتے۔ اہلحدیث مولوی عبداللہ چکڑالوی کی چال ملاحظہ فرمائیں کہ صرف بقول (اسپ و پیادہ پیش کن و بنگل کشت) مات کا معاملہ باقی رہ گیا ۔

من خوب مے شناسم پیراں پارسارا

راقم قاسم علی خان۔ ہیڈ کلرک دفتر سرہند نہر لودھیانہ

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۸؍نومبر کے شمارہ نمبر۴۲؍ کے مضامین

اس شمارہ کے ص ا تا ۶؍ میں مسلم قادیانی مراسلت تھی۔ جو یکجا کر دی ہے۔ باقی مضامین یہ ہیں:

ا......	دنیا کے لوگ دیکھنے والے ہوا کے ہیں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۲......	گورنمنٹ کی خیر خواہی۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... دنیا کے لوگ دیکھنے والے ہوا کے ہیں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزائی مقدمات بلائے جان ہوگئے۔ بوالہوسی کی ہانڈی میں کھچڑی تو یہ پکائی تھی کہ ہم اپنے مخالفوں کو عدالت میں گھسیٹتے ہی کچے ہی بھنبھوڑ کر کھا جائیں گے۔ ورنہ سب کے سب آسمانی باپ کے لے پالک کے قدموں پر گھگھی باندھ کر اور دانت میں تنکے لے کر آپڑیں گے مگر وہ لوہے کے چنے نکلے اور معدے کی مزاج پرسی کرنے لگے۔ پورا برس روز ہوگیا کہ تو ند شریف میں کھلبلی مچا رکھی ہے۔

ارے یہ کیا ہوگیا؟ جی کچھ نہیں آسمانی باپ اپنے لے پالک کا نشان ظاہر کرے گا۔ الہام تو ہوگیا ہے مگر مفصل نہیں ہوا ابھی تک گول مٹول اور ڈھول کے اندر پول ہے۔ آسمانی باپ بھی بڑا کائیاں شاطر ہے کہ جیت بھی لے پالک کی اور پٹ بھی لے پالک کی۔ اب آسمانی نشان کے ظہور کی دو صورتیں ہیں۔ اگر مخالفین تعزیر کی چکی میں دیئے گئے تو آسمان وزمین خصوصاً منارے کی چوٹی پر فتح کے شادیانے دن دن بجیں گے اور ایک ایک راسخ الاعتقاد مارے خوشی کے پھول کر فرانس کا بیلون بن جائے گا کہ وہ آسمانی نشان ظاہر ہوا ''صدق الرسول البروزی صدق ابوہ وصدقنا وامنا علی الولد ووالدہ '' اور پھر پانچوں گھی اور سر کلگلوں کی چھن من کرتی کڑاہی میں۔ اور اگر پانسہ خلاف پڑا جب بھی پوبارہ ہیں۔ آسمانی نشان کے ظاہر ہونے میں پھر بھی شک نہیں ہر کہ شک آرد لے پالک گردد۔ لے پالک اپنی شہ نشین میں بیٹھ کر اسپیچ دے گا کہ میرے بڑے بھائی ابن اللہ عیسیٰ مسیح پر یہودیوں نے کیا کیا ظلم نہیں کئے۔ قتل کیا۔ پھانسی پر چڑھایا۔ میں اس کا چھوٹا بھائی ہوں۔ لہٰذا جو کچھ ہو تھوڑا ہے۔

حالانکہ عدالت میں نہ پھانسی لگے گی نہ کوئی جلاوطن ہوگا۔ تاہم شکست کی صورت میں یہ یاد رکھئے کہ بہت سے الوجو دام میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ضرور یا بدوح کی بھیانک اور وحشت ناک آوازیں دیتے ہوئے پھر ہو جائیں گے۔ صرف چند چڑیاں رہ جائیں گی جن کے بال وپر نچے ہوئے ہیں۔

الغرض مقدمات پر بروزی نبوت اور ظلی رسالت اور آسمانی تبنیت اور والدیت ومولودیت کے قیام واستحکام کا بہت کچھ انحصار ہے۔ عدالتوں میں لوگ ہمیشہ فتح وشکست پاتے ہیں۔ آسمانی نشان کے ظہور کا کوئی بھی مدعی نہیں ہوتا مگر لے پالک کے تمام معاملات میں آسمانی

نشان کا اڑنگا لگا ہے۔

ہمیں تو غریب الحکم کے ساتھ ہمدردی ہے کہ بے چارہ مقدمات کی دم کے پیچھے اٹیرن بنا ہوا ہے۔ اس کے حق میں آسمانی نشان دمدار ستارہ یا وساسوں ہو گیا۔ پھر کسی ناکام عاشق کے دل کی طرح غریب کا گھر بیٹھ گیا۔ الحکم کی اشاعت میں روڑا اٹک گیا۔ جامۂ عافیت میں جھراڑے لگ گئے۔ بھباتی کھل گئے۔ کہاں کہاں رفو ہو۔

ہر بلائے کز آسمان بارد
خواہ بر دیگرے قضا باشد
برزمین نارسیدہ میگوید
خانہ انوری کجا باشد

چونکہ سب لے پالک کے آسمانی نشان ہیں۔ لہٰذا بسر وچشم قبول کرنا چاہئے کیونکہ آسمانی نشان ہی کے ساتھ اللّے تللّے ہیں۔ ورنہ راتب ہے نہ وظیفہ ہے پھر تو پیٹ سے کاٹھ کی روٹی باندھنی پڑے گی۔ عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے انجیل میں کہا ہے کہ میں آسمانی روٹی ہوں۔ مجھے کھاؤ مگر مثل المسیح ایسا نہیں کہہ سکتا وہ تو یہ کہتا ہے کہ ہاتھی کے روٹ میں سب کا حصہ۔ میں بھی کھاؤں تم بھی کھاؤ۔

۲ ...... گورنمنٹ کی خیر خواہی

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

پائنیر میں کسی نامہ نگار (بی) نے ایک پادری کی کتاب پر جو مرزا قادیانی کے بارہ میں لکھی گئی ہے ریویو کیا ہے اور مرزا قادیانی کے کیریکٹر پر بحث کی ہے۔ بحث کیا معنی مضحکہ اڑایا ہے۔ خیر مرزا قادیانی کو ایسے مضحکوں کی تو پروا نہیں بلکہ خوش ہوتا ہے کہ ہم پائنیر کے کالموں تک پہنچ کر شہرت کے آسمان پر چڑھ گئے۔ مگر نامہ نگار کا یہ لکھنا کہ ان کے مریدوں کی تعداد دس ہزار ہے۔ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ طوفان ہے، بہتان ہے۔ وہ مرزا قادیانی کی ترقی کا حاسد ہے۔ اور دن دگنی رات چوگنی بڑھتی دولت کو دیکھ نہیں سکتا۔

غضب ہے نا۔ آسمانی باپ تو یہ الہام کرے کہ میرے لے پالک کے چیلوں کی تعداد دو لاکھ ہے اور یہ عیسائی کل دس ہزار بتائے اور پھر مرزا قادیانی کے بڑے بھائی اگر بھنگیوں کے لال گرو بنے تھے تو نامہ نگار کے دل میں غبار کیوں ہوا۔ اس نے اپنی سر پر کدورت کی خاک کے ساتھ مرزا قادیانی کا خاکہ کیوں اڑایا اور پائنیر کے صفحات پر کوڑا کرکٹ کیوں پھیلایا جبکہ آسمانی باپ نے انجیل مقدس میں کہہ دیا ہے کہ سچائی جھونپڑوں میں ہے۔ نہ کہ اونچے اونچے عالیشان

ایوانوں میں، خود مرزا قادیانی ہی بھنگیوں کے لال گرو بن جاتے تو اس میں کیا بھس مل جاتا اور اب بھی ایک ہی بات ہے۔ کیا معنی کہ مرزا قادیانی اور ان کے بھائی دونوں ایک جھاڑو کی تیلیاں اور باہم ایسے ملے ہوئے ہیں جیسے بول کے ساتھ براز۔

لال بیگی حلال خور اپنے کو اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں، کلمہ پڑھتے ہیں، مسلمانوں کی طرح مردے کا جنازہ اور تیجا اور دسواں بیسواں کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے بھی سب مرید مسلمان ہیں۔ خصوصاً جبکہ آسمانی باپ نے کہہ دیا ہے کہ تمام انسان میرے بیٹے ہیں۔ تو مرزا قادیانی ایسے ناخلف نہیں کہ اس حکم کی مخالفت کریں اور دل میں حلال خوروں سے غبار رکھیں اور جب وہ مرزائی بننے کے لئے آئیں تو ان کے منہ پر جھاڑو ماردیں۔ ان کا عمل تو خانہ دوستاں بروب اور در دشمناں مکوب پر ہے۔ آدمی جھوٹا کھاتا ہے تو میٹھے کے لالچ۔

اخیر میں نامہ نگار نے لکھا ہے کہ ''مرزا ہمیشہ میموریل بھیج کر اپنے کو گورنمنٹ کا خیر خواہ بتاتا ہے مگر اس کی خیر خواہی مشکوک ہے۔'' یہ بھی غلط مرزا قادیانی کے پاس دس ہزار نہیں دس لاکھ والنٹیئر ہی ہو جائیں تو وہ گورنمنٹ کے کلیسائے جبروت کو سجدہ ہی کریں گے۔

اوّل...... تو کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔ دوم...... مرزا قادیانی اگر گورنمنٹ کو تھپکتے نہ رہیں تو یہ مزے کہاں سے اڑائیں؟ یہ بات تو برٹش جیسے آزاد گورنمنٹ کے عہد میں حاصل ہے۔ شاید نامہ نگار کا یہ خیال ہے کہ اب تک جس قدر مہدی پیدا ہوئے ان کے جم غفیر نے ضرور ہی گورنمنٹ سے بغاوت کی مگر ہندوستان میں یہ ممکن نہیں اور نہ مرزا قادیانی کا ایسا خیال جبکہ تمام مذاہب اس کے خلاف ہیں۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۲ء ۱۶؍نومبر کے شمارہ نمبر ۴۳؍ کے مضامین

۱......	دجالی دعوت کا جواب۔ ۲۰۰ رازلد میانوی!
۲......	فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی اور اس کی دعا کرنے کی کل۔ مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
	اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... دجالی دعوت کا جواب

میر ناصر نواب، دہلی کے رہنے والے کبھی محکمہ نہر میں نقشہ نویس تھے۔ قادیانی مسیح کی

درخواست پر ردوکد کے بعد اپنی لڑکی اس کے نکاح میں دے بیٹھے۔ اسکے بعد معتبر ذریعہ سے بھید کھلنے پر سخت ناراض ہوئے اور بہت واضح طور سے وہ ناراضگی ظاہر کی کہ اس کو تو دن رات نسخہ جات باہ کی فکر ہے اور کتابوں کے ذریعہ سے روپے ٹھگتا ہے۔ ایسا شخص ملہم من اللہ کب ہوسکتا ہے؟ اپنے فخر کے لئے مجھ کو سچ مچ کا نواب مشہور کر رکھا ہے۔ کتاب براہین احمدیہ صرف روپے کمانے کے لئے شروع کی ہے۔ یہ دجال، دغاباز، فریبی ہے۔ ان ایام میں یہ مضمون نظم کے پیرایہ میں آپ نے تحریر فرمایا تھا۔ ''فھذا بعضہ قال شاکیاً من ناس الزمان''

میر ناصر خسر مرزا کے چند اشعار

ہے کہیں نولس بزر گی کا لگا	آؤ لوگو ہم پہ ہے فضل خدا
ہو ہمارے فضل میں تم بھی شریک	ہم تمہیں دیں فیض تم دو ہم کو بھیک
مال و دولت اور بیٹے پاؤ گے	گر بجا خدمت ہماری لاؤ گے
تم پھلو پھولو گے دشمن ہوں گے خوار	تم پر رحمت ان پر ہوگی حق کی مار
اور کہیں تصنیف کے ہیں اشتہار	یہی لوگوں نے کیا ہے روزگار
پیشگی قیمت[1] مگر لیتے ہیں وہ	خلق کو اس طرح دم دیتے ہیں وہ
قیمتیں کھاکر نہیں لیتے ڈکار	جیسے آتا تھا کہیں ان کا ادھار
جو کوئی مانگے وہ بے ایمان ہے	وہ بڑا ملعون اور شیطان ہے
آج دنیا مکر سے لبریز ہے	اب دغا بازی میں ہر ایک تیز ہے
کہہ کے میٹھا دیتے ہیں کھٹا دہی	کچھ نہیں پرتیت دنیا کی رہی
بدمعاش اب نیک از حد بن گئے	بو مسیلمہ آج احمد بن گئے
عیسیٰ دوران بنے دجال ہیں	ہر طرف مارے انہوں نے جال ہیں

[1] جیسے براہین احمدیہ کے پانچ پانچ، دس دس، پچیس پچیس روپیہ لے کر چار ہی جلدیں کل ۳۵ رجز کی کتاب دے کر لکا سا جواب دے دیا کہ بس تو ہدایت کے لئے یہی کافی ہے۔ حالانکہ ۳۰۰ رجز کی کتاب تیار ہوگی کا اشتہار تھا۔

ولہٗ آخر

مہدی وقت ہے کوئی مشہور	کوئی بنتا ہے عیسیٰ دوران
نہ عیاں اس میں عیسوی برکت	نہ ہدایت کا اس میں نام و نشان

جب براہین احمدیہ کی چار جلدیں یعنی صرف ۳۵/جز چھپ چکے تو انہیں میر صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ اس سے آگے مضمون ہی نہیں۔ پانچویں جلد کبھی نہ نکلے گی۔ سو فی الحقیقت پانچویں جلد فی بطن مرزا ہی رہی۔ توضیح مرام کا شور بچ گیا جس سے بالکل ازالہ تجدید و تحدیث و مثلیت ہوگیا اور نبوت و رسالت کے فرضی جلوں میں خاصا دجال نکل کھڑا ہوا۔ میر صاحب نے ایک دفعہ پھر اس کی طرف رجعت کی اور اس کے بعد پھر تائب ہوئے۔ آخر ملازمت سے ناکافی پنشن ہوجانے پر لڑکی کے دروازہ پر جا بیٹھے۔ اور خاص مریدوں میں شامل ہوگئے۔ اندر باہر اب بھی میر صاحب مختار ہیں۔

ان کی اس الٹا پلٹی کو خود مسیح قادیان نے بھی (ازالہ ص۸۰۵، خزائن ج۳ ص۵۳۶) پر قبول کیا اور اس کو ایک ابتلاء قرار دیا ہے۔ اب انہیں میر صاحب نے خسرانہ جوش میں آکر اس داماد بقول خود، دجال کے لئے سب مسلمانوں کو خصوصاً اہل دہلی کو دعوت کی ہے اور علماء دین کو بت پرست گدھے، کافر، اندھے، ظالم وغیرہ خطاب عنایت کئے ہیں۔ ختم نبوت محمدی سے بالکل چشم پوشی کر کے دانستہ و دانستہ کوری اختیار کر لی۔ پھر اس خسرانہ جوش کا نام ''دعوت الحق'' رکھا ہے چونکہ دعوت کے لئے اجابت ضروری ہے اس لئے اطلاعاً پیش ہے۔

اجابت دعوت

واہ مسیح کے سسرے ناصر	دین میں خاسر عقل میں قاصر
ہو دجال سے تیری بیعت	اس پر کرے تو حق کی دعوت
یاد ہے جب تو گھبراتا تھا	لڑکی دے کر پچھتاتا تھا
تو دجال تھا اس کو کہتا	پاس ہمارے روتا رہتا

نسخہ بازی

نسخہ بازی کا تھا شاکی	تو ہی ڈوبا شان خدا کی
تجھ میں نہ تھی تصویر پرستی	لعنت حق تھی یوں نہ برستی
مانتا تھا تو حدیث اور قرآن	ختم نبوت پر تھا ایمان
پہلے خاصا مومن تھا تو	کفر کیا پھر تو نے بدگو
پھر اک بار بنا تو مومن	کافر ہوگیا آخر لیکن
روز بروز اس میں ہے زیادہ	اب مشکل ہے ترا اعادہ

ہوگئی اہلحدیث سے نفرت	ہوگیا منکر ختم نبوت
بن گیا وہ دجال اب مرسل	سچا ہے آج جو کاذب تھا کل
اس کو نبی اب تو نے بنایا	کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا
سنتا ہے تقریریں اس کی	بیچتا ہے تصویریں اس کی
کاغذی اس کے بت ہیں بکتے	چھپتے ہیں دجالی نکتے
ایک روپیہ چھ آنے قیمت	ہوتی ہے البدر میں شہرت
اک بت گر اک بیچنے والا	کیا روزی کا ڈھنگ نکالا
ناصر میر تیری تصویر پرستی	اور ابھی تو ہوگی سستی
ہے مختار تو اس کے گھر کا	بھیدی جھوٹے پیغمبر کا
ملک و زمین جو تھی دجالی	بیٹی کے نام وہ رہن کرالی
دعوت حق یہ تو نے کیا کی	دین کی شرم نہ کچھ دنیا کی
لوگوں کو تیرا یہ بلانا	ہے دجال کے دام میں لانا
پنشن ہوگئی تھوڑی تیری	پیٹ کی خاطر ہے یہ دلیری
طبع براہین کے وہ وعدے	سچ کہو جھوٹے تھے یا سچے
تو نے ہی کھولا بھید یہ ہم پر	جھوٹا ہے یہ دجال منکر
مضمون چوتھی جلد سے آگے	لکھا ہے کچھ نہیں جھوٹ ہیں وعدے
تین سو اس کی خبریں بنانا	پیٹ کے بھرنے کا ہے بہانا
لوگو اس کے دم میں نہ آؤ	ہوش کرو دیکھو بچ جاؤ
جب تھا تیرا معقول گزارا	گھر میں ملتا تھا خاصا چارا
اس کی نہیں تھی پرواہ تجھ کو	بلکہ وہ کچھ کھاتا تھا تجھ کو
اب آخر معذور ہوا تو	دین سے اس لئے دور ہوا تو
اس کی لگا تعریفیں گانے	بیٹھا در پر ڈھول بجانے
دہلی میں بھی میر ہی تھا تو	قادیان میں اب میر بنا تو
حلیہ ظاہر ہے کیا حاصل	ظاہر صورت ہے کیا حاصل
وصف ملیں جب دجالوں سے	حاصل رنگت اور بالوں سے

ایسے بال اور رنگت والے	دنیا میں ہیں بہت منہ کالے
کس کام آئیں بال اور رنگت	اوپر سے جب برسے لعنت
لعنت بھی منہ مانگی پائی	جس سے ہے آگے ساری خدائی
جھوٹی پیشین گوئیاں کرکے	ہے دجال بچا مر مر کے
رسّا گلے میں اور منہ کالا	ٹوکرا سر پر لعنت والا
جینے کے ہیں کوئی یہ سامان	پر بے شرمی تیرے قربان
جس کے سہارے پر ہیں جیتے	اچھا کھاتے اچھا پیتے
لعنت اس کھانے پینے پر	اس بے شرمی کے جینے پر
کرتا ہے کیا دجال شرارت	دی عیسیٰ نے میری بشارت
نام محمد کا ہے جلالی	میرا ہے احمد نام جمالی
وہ تھا لڑائیاں مارا کرتا	میں ہوں رفق ومدارا کرتا
ذکر جمالی اور جلالی	ہے یہ ایک نئی دجالی
اب جو بنا ہے آپ محمد	کرتا ہے پہلی بشارت کو رد
اپنی کشتی آپ ڈبو دی	شیطانی تزویر ہے بودی
نام تھا پہلے غلام احمد	پھر لے لیا مقام احمد
بن کے مثیل عیسیٰ مرسل	اب کمبخت ہے ان سے بھی افضل
ان کے تو حصے میں ناکامی	اور یہ مثیل ہے مرسل نامی
جو الہام رسولوں کے تھے	یہ سمجھا وہ آپ نہ سمجھے
اس کا تو کن کن ہے خدا کا	شرک ہے لیک اعجاز مسیحا
عیسیٰ بھی تو آنے نہ پائے	ان سے افضل مرسل آئے
ان سے ٹوٹی ختم نبوت	یہ پیدا ہوا کچھ نہیں دقت!
احمق پھنس گئے اس کی بڑ میں	ماری کلہاڑی اپنی جڑ میں
دین نبی سے کیا تبرا	خوب دیا دجال نے بھرّا
دیکھو کیسی قسمت پھوٹی	ان پر غضب کی بجلی ٹوٹی
ظالم بنا خدا کا بیٹا	عیسیٰ کو بھی ساتھ لپیٹا

پہلے تھے ایک درخت کے دو پھل	اب ہے ظالم ان سے افضل
دجل فریب دغا اور دھوکا	دل نہیں ایک بدی سے روکا
ہاں یہ سچ ہے کہ نیکوں کی بھی	بعض بڑوں نے ہے بدگوئی کی
لیکن جس کو برا کہہ دینا	کیا ہے ضرور ضرور ہو اچھا
گر یہ سچ ہے تو سب سے بڑھ کر	چاہیے نیک ابلیس ستم گر
اچھا برا کاموں سے عیاں ہے	ظاہر کب محتاج بیاں ہے
ختم رسل کے بعد پیمبر	بننے سے کیا کام ہے بدتر
آپ خدا کا بیٹا بنا	چیلوں سے کہلانا آمنا
پھر جو مسلمان روکیں اس پر	کافر ان کو بتائے کافر
ناصر میرا! بتا دے سچ سچ	بات کی اپنے مت کچھ پیچ
کیا تعلیم مسیح یہی ہے	جس پر تو نے دعوت کی ہے
یا کچھ اور بھی ہے؟ تو کیا ہے	کیا سیکھا ہے تو نے زیادہ
خام طبیعت عقل کے سادہ	عیسیٰ مر گیا مرزا ہے عیسیٰ
کہتے ہیں نیچری ملحد کافر	عیسیٰ مر گیا سولی چڑھ کر
تم ہوئے اس میں ان کے مضاہی	بکتے ہو یوں واہی تباہی
بڑھ کر کیا بات اور نکالی	ہاں یہ مسیحیت دجالی
سولی پر لٹکایا ہے عیسیٰ	چوروں کے ساتھ ملا ہے عیسیٰ
نیچری بڈھا لکھ گیا ہے سب	جو تم کو الہام ہوا ہے اب
وہ الحاد الہام تمہارا	کچھ شرماؤ دل میں خدارا
ما صلبوہ صلبو ٹھہرایا	کی تحریف اور خوف نہ آیا
گاہ انہیں شام میں دفناتے ہو	پھر کشمیر میں لے جاتے ہو
جھوٹے ہو جھوٹے کا حافظ کچا	ہے مشہور مقولہ سچا
یارب ان کے شر سے بچانا	مکاروں کے ضرر سے بچانا
دل سے سنو سعادت مندو	ایک نصیحت رب کے بندو
ختم رسل کا ہے یہ فرمان	جو درماندوں کا ہے درمان

احمد ذی شان مرسل رحمٰن	جس کا ہدایت نامہ ہے قرآن
مطلبی مدنی اور مکی	جس کی شریعت سب سے پکی
ہے ہر بات یقینی اس کی	حق تعلیم ہے دینی اس کی
ہم پر رؤف رحیم وہ پیارا	جس سے مٹا دکھ درد ہمارا
خیر اندیشی ہے جس کا پیشہ	حق سے صلوٰۃ و سلام ہمیشہ
اس پر آل اصحاب پر اس کے	یوں ہم کو آگاہ کیا ہے
سب کے لئے اعلان دیا ہے	پچھلے دن سے پہلے پہلے
سب کے دل میں زعم ہو ایسا	میں ہوں نبی و رسول خدا کا
یاد رہے یہ تم کو لیکن	میرے بعد نبی نہیں ممکن
ختم نبوت ہوگئی مجھ پر	یعنی حق نے کیا ہے مقرر
آپ کے بعد نہ پیدا ہوگا	کوئی نبوت پانے والا
ہوتا کوئی تو اس کے لائق	سب سے عمرؓ فاروق تھا فائق
جب نہ نبوت پائی عمرؓ نے	پھر کون آئے نبوت کرنے
پہلا ہی کوئی آئے تو آئے	جس کو معین حق فرمائے
ختم نبوت نے فرمایا	ہے یہ صحیح حدیث میں آیا
موسیٰ بھی گر ہوتے جیتے	میرا ہی جام اطاعت پیتے
قبل قیامت عیسیٰ آئیں	اس امت کی شان دکھائیں
اور ان کا آنا پھر ہے ضروری	تاکہ نبوت ہو نہ ادھوری
جیسا ہے ان پر ہمارا ایمان	لائیں یہود و نصاریٰ ایمان
جب خدمت سے فراغت پائیں	یاں سے پھر رحلت فرمائیں
جن کے مبشر بن کے تھے آئے	قبر میں ہوں ان کے ہمسائے
ہو صدیقؓ و شہید نبی ﷺ کا	ساتھی بندۂ صالح چوتھا
تیس وہ لعنت پانے والے	جھوٹے نبی کہلانے والے
سب سے جھوٹا ان جھوٹوں کا	کانا دجال آخر ہوگا
جب وہ آئے خدا کہلائے	شعبدے کچھ لوگوں کو دکھائے

جاہل دوڑیں اس کے پیچھے	یا رب امن دے اس کے شر سے
کفر ہو لکھا منہ پر ظاہر	جس کو پڑھیں ایمانی ماہر
حشر میں ان پڑھ لوگ بھی جیسے	اپنا عمل نامہ پڑھ لیں گے
عیسیٰ اتریں قتل کو اس کی	چرخ سے فوق منار دمشقی
اور ہو امام مسلمانوں کا	ان سے پہلے زیب مصلا
اس کے پیچھے نماز گزاریں	پھر کانے دجال کو ماریں
دیکھ کے ان کو وہ گلتا جائے	سامنے آنے کی تاب نہ لائے
کھائے آخر ان کا برچھا	ہوکر رہے نوشتہ پورا
یارب ان فتنوں سے بچالے	ہم کو نہ کیجو ہمارے حوالے
ہم ہیں تیرے بندے بیچارے	چاہے تو بخشے چاہے مارے
مار سے تیری پناہ ہے تیری	کیجو قبول اک عرض یہ میری
رکھ مجھے اپنے حفظ وامان میں	تجھ سے خوش ہوں دونوں جہاں میں
مجھ میں بل نہیں اور نہ طاقت	کوئی نہ خوبی ہے نہ لیاقت
تونے وجود عدم سے بخشا	تونے بنایا میرا نقشہ
پھر ایمان عطا فرمایا	ختم رسل کا بخشا سایہ
بخشی اس کی تابع داری	کیا کروں اس کی شکر گزاری
میں تیرے فرمان کے قربان	اس تیرے احسان کے قربان
ہر دم ہے یہ تمنا جی کی	سنت پر رہوں تیرے نبی کی
گرچہ گناہ خطا اور نسیاں	رکھتا ہوں بے حد بے پایاں
دیکھ کے تجھ کو سب سے ارحم	لب پر ہے رب اغفر وارحم
صادق مومن مجھ کو بناکر	خاص خزانے میں سے عطا کر
خالص نیت پاک ارادے	بلا تکلف سیدھے سادھے
عرض کی تجھ سے حاجت کیا ہے	دل کا بھید بھی تجھ پر کھلا ہے
ادعونی بھی چونکہ ہے فرمان	اور تکبر موجب حرمان
بندگی اس کی ہے متقاضی	مولا چاہئے ہردم راضی

پس وہ مانگنا مجھ کو سکھا دے	اور طرف کا دھیان چھڑا دے
تو ہی یاد ہو تجھ کو پکاروں	تیرے ہی در پر آہیں ماروں
یوں ہی رہوں جب تک رہوں جیتا	چلوں تو جام شہادت پیتا
میں ہوں اس دم تجھے راضی	تو اے مالک مجھ سے راضی
قبر میں جب رکھ جائیں مجھ کو	میرا مونس وحشت تو ہو
آئیں جب کہ نکیر اور منکر	تجھ کو پکاروں آہٹ سن کر
شکل نبی جب سامنے آئے	سعدی تیرا فدا ہو جائے
جائیں سلا کر جیسے دلہن	خلد ہو و تجھ کو میرا مدفن
حشر میں پھر ہو یوں سامان	میرا ہاتھ نبی کا دامان
کوثر کا وہ جام پلادے	جو دل کی سب پیاس بجھا دے
بندوں میں تیرے ہوکر شامل	جنت میں ہو جاؤں داخل
میں اور سارے لواحق میرے	قرب نبی میں لگائیں ڈیرے
ہوں فردوس میں مہمان تیرے	تیری رحمت سب کو گھیرے
باقی کوئی نہ ہو اندیشہ	ہم سے تو راضی رہے ہمیشہ
جنت خلد میں پائیں بسیرا	ہوتا رہے دیدار بھی تیرا
واں کچھ خوف نہ کوئی غم ہو	تیری حمد و ثنا ہر دم ہو

۲ ...... فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی اوراس کی دعا کرنے کی کل

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ڈاکٹر ڈوئی کی کیریکٹر سے ناظرین اچھی طرح واقف ہیں۔ ان کا ذکر ضمیمہ میں: مقابلہ قادیانی مسیح بارہا ہوا ہے۔ روزانہ پیسہ اخبار میں ان کی تصویر اور دعا کرنے کی کل کا فوٹو معہ کوائف شامل ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح بننے کے سائنس میں ابھی مرزا قادیانی ادھورے ہیں۔ گویا فرانسیسی مسیح کے مقابلہ میں پرائمری تعلیم پا رہے ہیں۔ بہتر ہو کہ چند روز ڈاکٹر ڈوئی کو اپنا ماسٹر یا لیڈر بنائیں۔ پھر دیکھیں کیسا چوکھا رنگ نکلتا ہے۔ ڈاکٹر ڈوئی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ اپنی دعا کرنے کی کل کے ذریعے سے فی گھنٹہ کئی ہزار آدمیوں کو آسمانی باپ کے اجلاس سے بخشش کا سرٹیفکیٹ دلوا سکتا ہے۔ مرزا قادیانی نے تو ابھی تک ایسی ایک کل بھی ایجاد نہیں کی۔ لے دے کر

صرف ایک مینار کی بنیاد ڈالی۔

اس کی تعمیر بھی ابھی تک ہوا پر ہے۔ بلکہ بدخواہوں کی بدولت اس میں روڑے اٹکے ہوئے ہیں افسوس اور نہایت افسوس۔ وہ حالات یوں ہیں جو شخص (ڈاکٹر ڈوئی) کے نئے مذہب پر ایمان لاتا ہے وہ اس سے آمدنی کا عشر ضرور لے لیتا ہے جب کوئی شخص اس کی کثیر تعداد جمعیت سے اور اس کے سرمایہ پر خیال کرے گا جو ایک معقول رقم ہے تو اس کو تعجب ہوگا کہ اس شخص کے اندر کونسی صفت ہے اور اس کے عقائد میں کیا جادو ہے جس کے اثر سے اتنے آدمی اس کے گرد لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کے اس کے مرید ایسے خوش اعتقاد ہیں۔ کہ اپنی آمدنی کا عشر ہمیشہ اسے خندہ پیشانی سے ادا کر کے اس کے سخت قواعد کی پوری تعمیل کرتے اور اس کے جوش انگیز وعظ دل لگا کر سنتے ہیں اور اپنی تندرستی اور آسودگی اس کی دعا کی برکت سے سمجھتے ہیں۔ خواہ یہ دعا فی الحقیقت ان کے واسطے کی جائے یا ان کا صرف نام دعا کی مشین میں ہی چھپ جائے۔ ایسی کارروائیوں سے ہم کو خواہ مخواہ بت پرستوں کا زمانہ یاد آجاتا ہے۔

ڈاکٹر ڈوئی کی مشین ایک زبردست آلہ ہے۔ جب کبھی اس کا کوئی بیمار مرید صحت کا خواستگار ہوتا ہے تو وہ صرف خط میں لکھ دیتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور آپ کی دعا چاہتا ہوں جب نبی صاحب کو فرصت ہوتی ہے تو وہ ایسے خطوط کی ٹوکری پر نظر کرتا ہے اور ہر خط کو ایک منٹ کے لئے اوپر اٹھاتا ہے اور دعا پڑھتا ہے۔ پھر وہ خط کو ایک مشین میں جس میں ربڑ سٹامپ لگی ہوئی ہے۔ ڈال دیتا ہے اور اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے دستہ کو گھماتا ہے جس سے اس خط پر یہ الفاظ چھپ جاتے ہیں کہ تمہارے لئے تین بجے دعا مانگی گئی۔ بیمار اسی وقت سے اپنی صحت تصور کرنے لگتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر ڈوئی کے لئے ایک بدقسمتی یہ ہے کہ بعض اوقات راسخ الاعتقاد مریدوں کو بھی صحت نہیں ہوتی۔ مگر یہ ایسا چالاک اور فطرتی شخص ہے کہ اپنی ناکامی کو بھی کامیابی کے پیرایہ میں دکھاتا ہے۔

ایک دفعہ اس کی حقیقی بیٹی کوئی چیز سپرٹ کے چولہے پر گرم کر رہی تھی کچھ بھول گئی تو بے رحم والد نے تاکیدی حکم دے دیا کہ اسی سپرٹ سے اس کو جلایا جائے وہ جل کر اسی روز مر گئی اس کی نافرمانی سے مریدوں کو عبرت ہوئی۔ اس نے کہا کہ بعد سزا دہی کے میں نے اس کے تمام بزرگوں نے اس کی جان بخشی کے لئے سفارش کی لیکن قبول نہ ہوئی۔ شہر جیحون میں طبیب اور شراب خانہ اور دواخانہ کا نام تک نہیں۔ یہاں تک کہ سوڈا واٹر بھی نہیں مل سکتا۔ تاہم جعلی پیغمبر کا رسوخ پھیلا ہوا ہے اور شہر معمولی رفتار سے ترقی کرتا جاتا ہے۔

اس شہر میں لیس کی بڑی تجارت ہے۔ اس لئے کہ ڈوئی بڑا دوراندیش تاجر ہے اور ایسا

نبی ہے کہ اپنے ذاتی فائدہ کو پہلے تاڑ لیتا ہے۔ جاننے والے کہتے ہیں کہ اس کی کامیابی فصاحت اور مضبوطی دلائل پر منحصر نہیں بلکہ اس گرم جوشی اور کشش پر ہے جو ملنے والے کو اس کی صورت دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے جب وہ بولتا ہے تو بعض سامعین کو اس کے الفاظ سنائی نہیں دیتے۔ وہ صرف اپنی نظر اس کے چہرے پر جمائے رہتے ہیں اور اس کی اوضاع چمکدار آنکھوں اور عالمانہ ابروؤں پر فریفتہ ہو جاتے ہیں جب وہ اپنے شاندار کلمات ختم کر کے بیٹھ جاتا ہے تو سامعین بے خودی سے ہوش میں آتے ہیں۔

مگر اس پر اعتراض کرنے کی کسی کو جرأت نہیں پڑتی یا عقل نہیں آتی۔ پچھلے دنوں وہ نیویارک میں معہ اپنے ۳۰۰۰ر حواریوں کے بدین غرض آئے تھے کہ خدا کے کام کے واسطے چندہ وصول کریں۔ حواریوں نے میڈیسن کے میدان میں کھانا کھایا اور مختلف سستے بورڈنگ ہاؤسوں میں رہنے کو چلے گئے۔ لیکن خود معہ اپنی بیوی کے ایک فیشن ایبل ہوٹل میں اترے۔ آپ نے پولیس میں اطلاع لکھائی ہے کہ میری بیوی کا بروچ جس کی قیمت ساڑھے چار ہزار روپے ہے گم ہو گیا ہے۔ غالباً کسی نے استقبال کے وقت اڑا لیا۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۲۴؍ نومبر کے شمارہ نمبر ۴۴؍ کے مضامین

اس میں مسلم، قادیانی مراسلت کے علاوہ یہ مضامین تھے:

۱......	ایک پنجابی نبی۔ نامہ نگار کرزن گزٹ!
۲......	عوام آسمانی باپ کے لے پالک کا شکار کیوں بنتے ہیں؟ ر۔ف۔ہ۔ شاہجہان پوری!

اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:

۱ ...... ایک پنجابی نبی

نامہ نگار کرزن گزٹ!

پانیر کے جس مضمون کا ذکر ہم نے مجمل طور پر کیا تھا کرزن گزٹ میں اس کا پورا ترجمہ حسب ذیل چھپا ہے۔ ”جو لوگ چشم بینا رکھتے ہیں یا اس میں تماشا گاہ کی آنکھ کھول کر سیر کرتے

ہیں۔ان کو خطہ زمین پر عجائبات نظر آتے ہیں کیا کوئی لکھ سکتا ہے کہ ہندوستان میں ایک اور نبی کی ضرورت تھی۔ گورنمنٹ کی جانب خیال کیا جائے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر فرانس کی رعایا کی طرح یہاں کے بھی لوگ لاپرواہ یا بے غرض ہوتے۔ یہاں تو ذرا سی مذہبی بات بھی ایسی ہو جاتی ہے جیسے بھس میں چنگاری۔ یہ بات صرف سربر آوردہ یا خاص لوگوں ہی میں نہیں بلکہ عام ہے۔

سوڈانی، شمالی اور سرحدی فرقوں کی زندہ مثالیں موجود ہیں۔ ایم جیولس بولس، فرانسیس، سیاح نے یہاں والوں کی نسبت حسب ذیل رائے قائم کی ہے۔ مذہب کا پاس بالکل نہیں۔ تصوف پھیلا ہوا ہے جس کو وہ اپنے زعم باطل میں مجذوبوں کا عقیدہ کہتے ہیں۔ اکثر لوگ افیمی ہیں۔ان کے خصائل وعادات غیر معمولی بچوں کے سے دیرینہ اور روبہ تنزل ہیں۔

پانیر لکھتا ہے کہ اس نے یہ مذمت انگریزوں کی کی ہے۔اور ہندوستانیوں کی نسبت عمدہ رائے قائم کی ہے۔ ایم بولس نے آگے چل کر سب کو ایک لکڑی ہانکا ہے کہ یہ لوگ اس وقت ترقی کر سکتے ہیں جب کہ منشیات سے پرہیز کرنا اور بے غرضی ہم سے سیکھیں۔ منتشر الخیالی چھوڑ دیں اور اپنی طاقت کے موافق مغربی طریقہ اختیار کریں۔ ایک خطرہ ملک میں یہ پھیلا ہوا ہے کہ بے حساب مذہبی تحریکیں ہوتی رہتی ہیں۔ حالانکہ گورنمنٹ ہند نے اپنی حکمت عملیوں سے دینی حرارت یا تعصب کو بہت کچھ دبا دیا ہے۔

آپ بتائیں کہ پنجاب کے علاوہ دوسرے صوبوں میں کتنے انگریزوں کو اس بات کا علم ہے کہ پنجاب میں احمدیہ تحریک ہو رہی ہے۔ حالانکہ مذہب اسلام میں جو دو بڑی تحریک یا رخنہ اندازیاں ہوئیں۔ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کل ہندوستان میں چار نئے گروہ پیدا ہوئے ہیں۔ ممالک متحدہ اور بنگال میں علی گڑھ والے اور برہم سماجی دو گروہ ترقی کر رہے ہیں۔ یہ دونوں فرقے آزاد منش، بے تعصب، قدرت کے قائل اور گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں جو لوگ ہندوستان کی بہبودی چاہتے ہیں۔ان کے پرسان حال نہیں ہوتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں اور کس رنگ میں ہیں۔

مدت ہوئی کہ آریہ سماج اصلاح کے لئے بمبئی میں قائم کیا گیا تھا مگر اب وہ پنجاب میں ترقی کر رہا ہے اور اپنے کمال عروج پر ہے۔ ہم اس وقت اس کے متعلق بحث کرنا نہیں چاہتے۔

فرقہ احمدیہ نے انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ یہ لوگ بالکل نئے عقائد کے پابند ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم ملکی امن کے بدل خواہاں ہیں اور گائے کی طرح غریب اور حلیم الطبع ہیں مگر ان کی حرکتوں پر ایک دو مرتبہ گورنمنٹ کو توجہ کرنی پڑی ہے۔ ہنوز اس فرقے کی تحریک پنجاب تک محدود ہے۔

اس کے پیروؤں کی تعداد پر نظر ڈالنے کی سب سے پہلے ضرورت ہے۔ گزشتہ مردم شماری کی رو سے گیارہ سو جوان مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں۔ گویا دس ہزار کے قریب اس فرقہ کی مجموعی تعداد ہے تو آہستہ آہستہ یہ لوگ ترقی کر رہے ہیں۔ اس کا آرگن تو یہ کہتا ہے کہ ہمارے ساتھ پچاس ہزار بلکہ ستر ہزار آدمی کا گروہ ہے۔ (نہیں جناب تقریباً دو لاکھ)

حال میں ۲۶ رصفحہ کا ایک پمفلٹ شائع ہوا ہے جس کا نام ''مرزا غلام احمد مہدی مسیح قادیانی'' ہے اس کے مصنف لاہور کے پادری۔ ایچ۔ ڈی گریسوولڈ صاحب فلسفہ کے ڈاکٹر ہیں۔ اس رسالہ میں معمول سے زیادہ سخت الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے مگر جو کچھ لکھا ہے وہ بادی النظر میں صحیح اور درست معلوم ہوتا ہے۔

قادیان ضلع گورداسپور میں واقع ہے وہاں ایک پینسٹھ سالہ آدمی رہتا ہے جس کی صورت بزرگوں کی سی ہے۔ چہرہ مسخر القلوب اور عقل تیز ہے۔ یہ مرزا غلام احمد رئیس قادیان ہیں۔ اسی وجہ سے قادیانی کہلاتے ہیں۔ فرقہ احمدیہ کے بانی اور سردار ہیں۔ ذات سے مغل ہیں۔ چار صدی گزریں بابر کے عہد سلطنت میں ان کے بزرگ سمرقند سے آئے تھے۔ موروثی پیشہ دوا فروشی ہے۔

غلام احمد نے اپنے مختصر رسالوں میں یہ لاف زنی اور چٹی پٹی ادویات کے ذرائع سے وباء کے زمانہ میں بہت کچھ کر ڈالا۔ آخرکار گورنمنٹ نے دست اندازی کر کے اس کی کارروائی کو بند کیا۔ اس کا خاندان غدر میں خیرخواہ تھا۔ چنانچہ سرلیبل گریفن نے اپنی کتاب رؤسائے پنجاب میں بھی ذکر کیا ہے۔

یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں گورنمنٹ انگلشیہ کا بڑا خیرخواہ ہوں۔ مگر یہ دعویٰ بالکل تسلیم نہیں کیا جاتا۔ یہ کہتا ہے کہ میرا فتویٰ جہاد کے خلاف ہے۔ پانچ سال ہوئے سر پیکورتھ ینگ کو ایک میموریل میں اس نے لکھا تھا کہ جہاد کے مسلمہ مسئلہ سے انکار کرنا ہی مجھ کو مسیح موعود اور مہدی مان لینا ہے۔

پادری صاحب کہتے ہیں کہ اہل اسلام میں تعصب اور مذہبی جوش کا میلان نہ ہوتا تو یہ مذہب بہت ہی اچھے عقیدہ کا ہوتا جیسا کہ مجھ کو بہت سے معزز و محترم اصحاب کی ملاقات سے معلوم ہوا۔ سبحان اللہ اس مقدس مذہب کی عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ پادری صاحب کے قلم سے بے ساختہ اس کی تعریف نکل رہی ہے۔

بدنام کنندہ نیکو نامے چند، ان کو دیکھ کر مذہب اسلام کے متعلق رائے قائم کر لینا سخت

غلطی ہے۔) مرزا قادیانی کی تعلیم تعصب کی جہالت کے باند کھول رہی ہے اور اس کوشش میں ہے کہ مذہبی جوش جڑ بنیاد سے جاتا رہے۔

کسی تیز طرار مسلمان کا نام احمد ہونا اس کے لئے قیامت ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں آنے والے احمد کی پیشینگوئی درج ہے۔ لکھا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل لاریب میں خدا کا رسول ہوں اور اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ خدا کے ان احکام کو مضبوط کروں جو مجھ سے پہلے آچکے ہیں۔ اور اس رسول کا اعلان دوں جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام احمد ہوگا۔ اس آیت کا اسلامی تاریخ پر کچھ اثر نہیں پڑا۔ بڑا اچاہ کن۔ سوڈانی مہدی بھی احمد نامی تھا۔ ہندوستان میں بھی چار احمد مذہبی سردار ہو چکے ہیں۔ ۱......شیخ احمد سرہندی، ۲......سید احمد غازی بریلوی جو امام مہدی تھا اور جس نے ۲۷۔۱۸۲۶ھ میں سکھوں کے خلاف جہاد کیا تھا، ۳......سید احمد خان، ۴......قادیانی رسول۔ (مگر یہ تو غلام احمد بیگ ہے نہ کہ مرزا احمد تاہم نہ صرف احمد سے بلکہ تمام انبیاء سے اپنے کو برتر سمجھتا ہے)

غلام احمد کے خاندان میں تعصب تو نہیں مگر لالچ ضرور ہے۔ اس کا چچازاد بھائی امام الدین پنجاب کے مہتروں (حلال خوروں) کا گرو بن بیٹھا۔ اس طرح ایک بھائی دوسرے کے خلاف چلتا ہے۔

اسی موضع قادیان میں مہتروں کا سالانہ ہجوم یا میلہ ہوتا ہے۔ غلام احمد وہاں کا کارکن ہے۔ اس کے اصول چار ہیں۔ تعلیم میٹریس، مناظرے، مباحثوں کے مطالبے، قادیان میں اس کا ایک کتب خانہ اور ایک مطبع ہے۔ اردو میں الحکم شائع کرتا ہے اور انگریزی میں ریویو آف ریلیجنس یعنی مذاہب کی تحقیق اس کے بیان کے موافق اس نے گزشتہ بائیس سال میں تخمیناً پچاس کتابیں عربی وفارسی، اردو تصنیف کی ہیں۔ جو علاوہ ہندوستان کے ایران، عربستان، کابل، سیریا اور مصر میں بھی شائع کی گئی ہیں۔ اس نے دنیا بھر کے مصنفوں کو ایک کھلی چٹھی میں مخاطب کر کے لکھا ہے کہ میں آپ کو نئی بات بتاتا ہوں کہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام کشمیر میں مرے تھے اور ان کا مقبرہ آج تک وہاں موجود ہے۔

ہندوستان کی مذہبی تاریخ میں تصویر کے رنگ وروغن ہیں۔ جماعت خوجہ جابجا پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں نہ کوئی مذہبی پابندی ہے۔ نہ تعصب اور ڈر کے مارے حج کرنے کو بھی نہیں جاتے کہ کہیں سنیوں کے ہاتھوں جان سے نہ جاتے رہیں۔ دو عجیب مخلوط گروہوں کے پیروؤں کا نام خوجہ رکھا گیا ہے۔ ایک وشن (ہندو) دوسرے علی ہز ہائنس، آغا جان جی۔ سی۔ ایس۔ آئی

ہمارے شاہی خاندان کے جوان دوست کا یہ گروہ معتقد ہے۔ قانون کی رو سے یہ حضرت علیؓ کی اولاد میں سے ہیں اور جیسا کہ ایک مقدمہ میں ثابت ہوا ہے۔

سیریا کے ایک ضعیف پہاڑی کی نسل سے ہیں جس کے نام سے مجاہدین وغیرہ کانپتے تھے اور جو قزاقوں کا سردار مشہور تھا بغیر کسی ایسی حیثیت کے جیسی آغا جان کی ہے اور بغیر کسی تاریخی واقعہ کے غلام احمد بھی ان کی طرح مشہور ہونا چاہتا ہے۔ اور اسی وجہ سے مسیح اور مہدی ہونے کا فوراً دعویٰ کر بیٹھا ہے اور ثبوت میں کہتا ہے کہ عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے بلکہ فی الحقیقت ہندوستان میں آ کے دس بیس سال کی عمر میں بمقام کشمیر فوت ہوئے۔ ان کا مقبرہ سڑک خان یار کے قریب سری نگر میں موجود ہے۔

مرزا قادیانی اپنی شان میں لکھتا ہے کہ میں ایک سچی بات کے اخفا کا گنہگار ٹھہروں گا۔ اگر میں اس بات کا اظہار نہ کروں کہ نبوت باری تعالیٰ نے مجھ کو بخشی ہے وہ تقدس، طاقت اور راستی میں اس رسالت سے کہیں زیادہ ہے جو مسیح کی مہمل پیشینگوئیوں پر مبنی تھی۔ میں خدائے برتر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جن الفاظ کا میری شان میں الہام ہوا ہے وہ ان الفاظ سے بہت زیادہ وزنی اور مقدس ہیں جو مسیح کے متعلق انجیل میں مندرج ہیں۔

باوجود ان بیہودہ خیالات کے غلام احمد میں ذرا بھی تعصب نہیں۔ خوش عقیدہ اہل اسلام نے اس کو اپنی برادری سے خارج کر دیا ہے اور یہ لقب دیئے ہیں۔ کافر، دجال، ملحد، مرتد، کذاب، مگر اس کو ذرا بھی پرواہ نہیں کہ ۔

کہتی ہے مجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

بلکہ مسلمانوں کے سر اوہام پرستی کی تہمت دھرتا ہے لکھتا ہے کہ تم پیروں کے ہاتھ بک گئے ہو، قبریں پوجتے ہو، جہاد کا عقیدہ رکھتے ہو اور جاہل مُلّاؤں کے ساتھ ہر جگہ جانے کو رضامند ہو۔ غلام احمد ایشیائی تعلیم سے ناواقف نہیں معلوم ہوتا۔ یہ پہلا الو ہے جس نے عبرانی تعلیم کے قالب میں روح پھونکنے کی کوشش کی ہے۔ اس وقت ہم کو اس سے حجت نہیں وہ جس طرح چاہے مسلمانوں اور عیسائیوں سے جھگڑے مول لیتا پھرے مگر ڈاکٹر ڈوئی کے واقعہ کو خیال کریں تو وہ اپنے طریق کا سچا نبی ہے۔ سینکڑوں پیشینگوئیاں اس کی سچ ثابت ہو چکی ہیں۔ اور ہزاروں غلط نکلیں۔ پہلے اکثر اس کی پیشینگوئی اس قسم کی ہوا کرتی تھیں کہ کسی خاص تاریخ سے پہلے فلاں شخص مر جائے گا۔ یا اس کو کوئی سخت صدمہ پہنچے گا۔ آخر کار اسسٹنٹ کمشنر نے اس کو مجبور کیا کہ وہ آئندہ ایسا نہ کیا کرے۔

پھر بھی اس نے اس قسم کی ایک سو اکیس ۱۲۱ پیشینگوئیاں کیں۔ اس کی شہرت اس پیشینگوئی سے زیادہ ہوگئی۔ جس سے اس نے یہ ظاہر کیا تھا کہ پنڈت لیکھ رام اس کا مخالف مر جائے گا اور اس کے بعد وہ قتل ہوگیا۔ ۱۸۹۳ء میں امرتسر کے عیسائیوں کے مباحثہ میں اس کو چنداں کامیابی نہ ہوئی۔ ضعیف مسٹر آتھم اس کی تاریخ مقررہ سے کچھ دن بعد مرا بہت سی پیشینگوئیاں اس کی تولد فرزند کی بابت تھیں مگر لڑکیاں ہوئیں اور اس کی پیشینگوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔ فرقہ احمدیہ کا موجودہ سردار بہمہ صفت موصوف ہے لیکن اس کی آئندہ ترقی اس بات پر منحصر ہے کہ اس کو آئندہ کیسا افسر ملتا ہے اور غلام احمد کا جانشین قانون کے پنجہ سے بچنے کی قابلیت رکھتا ہے یا نہیں۔

ڈاکٹر ریسوورلڈ آخر میں یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ پنجابی نبی فریبی نہیں ہے اور نہ فاتر العقل ہے مگر خود فریب ہے ایک افغانی بکس والے نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت کیا خوب کہا ہے کہ امیر کابل یہاں کے حاکم ہوتے تو بہت جلد مرزا قادیانی بن سرے ہوجاتے۔ انگریزی راج میں جو جس کے دل میں آئے کرے۔ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پی رہا ہے۔"

۲ ...... عوام آسمانی باپ کے لے پالک کا شکار کیوں بنتے ہیں؟

ر۔ف۔ہ۔ شاہجہان پوری!

عوام جب دیکھتے ہیں کہ کسی ذی علم عاقل فہیم نے آسمانی باپ کے لے پالک کی حلقہ بگوشی اختیار کرلی ہے تو وہ متعجب ہوجاتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اکثر لوگ ایک شخص کی ظاہری وجاہت علمی قابلیت وغیرہ دیکھ کر خود بھی قعر گمراہی وضلالت میں جارہے ہیں اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لیا ہے۔ چنانچہ شہر کے اکثر عوام مولوی حافظ سید علی میاں خان صاحب کی شرافت خاندانی ذی علمی وغیرہ کا دھوکا کھا کر آسمانی باپ کے لے پالک کی غلامی میں داخل ہوگئے۔ ہم مانتے ہیں کہ حافظ صاحب موصوف ذی علم ہیں وجیہہ ہیں مگر ساتھ ہی گم کردہ صراط مستقیم ہیں۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کسی کی ظاہری وجاہت شرافت ذی علمی وغیرہ سے یہ کیونکر سمجھ لیا جائے کہ شیطان اس کو نہیں بہکا سکتا اور جو راہ اس نے اختیار کی ہے وہی راہ راست ہے۔ بڑے بڑے ذی علم شیطان کے دام میں آگئے اور مخلوق خدا کی گمراہی وبے دینی کا بھی باعث ہوئے علم کی پوچھیے تو کیا آسمانی باپ کا لے پالک جاہل ہے۔ ہرگز نہیں پھر وہ کیوں گمراہ ہوا اور کیوں اس نے مخلوق خدا کو گمراہ کر رکھا ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ کسی کو پڑھا لکھا قابل دیکھ کر یہ سمجھ لینا کہ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے صحیح ہے اور جو راہ اس نے اختیار کی ہے۔ راہ راست ہے۔ بالکل خام خیالی ہے۔ جن

لوگوں نے مذہبی معاملات میں اپنی عقل اور سمجھ کو رہنما بنالیا ہے اور باوجود کم علمی یا بے علمی کے علماء سے سروکار نہیں رکھتے جو جی چاہتا ہے کرتے ہیں وہ کبھی صراط مستقیم پر قائم نہیں رہ سکتے۔ معمولی لکھے پڑھے کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی غیر مذہب کے عالم وفاضل اور خوش بیان وخوش تقریر سے باتیں کرے۔ یہ علماء کا کام ہے جو شخص حافظ سید علی میاں خان سے گفتگو کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنے علماء مستند سے مرزائی عقائد کے متعلق پوچھیں۔ علماء معتمدین میں سے اگر تسکین نہ ہو تو دوسرے سے، لیکن جان بوجھ کر کسی ذی علم وقابل گمراہ سے بات چیت کرنی خطرناک ہے۔

آئندہ سے عموماً کل اہل اسلام اور خصوصاً مسلمانان شہر شاہجہان پور کو جو کچھ پوچھنا ہو مولانا مولوی ابو یحییٰ محمد صاحب مدظلہ ومولانا مولوی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ وایڈیٹر البرہان ومولانا مولوی سید محمد میر اعظم شاہ صاحب، مولانا مولوی محمد ریاست علی خان صاحب وغیرہ میں سے جس سے چاہیں مرزا اور اس کے عقائد کے متعلق دریافت کرلیں۔ اور بس یہاں ایک بات اور کہہ دینے کے قابل ہے۔ سید علی میاں خان (مرزائی) سے تو سمجھدار مسلمان خود ہی علیحدہ رہتے ہیں۔ لیکن ان چھپے رستم سے بہت ہی ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے خدا کا خوف اور مخلوق کی شرم دل سے دور کردی ہے۔

بظاہر تو یہ کیفیت کہ گویا تلوں میں تیل ہی نہیں۔ مسلمانوں کے پیچھے نماز بھی پڑھی جاتی ہے ملنا جلنا خلاملا بھی ہے۔ لیکن باطن میں بظاہر خوشنما مگر، کاٹے کا منتر نہیں۔ ہر وقت یہی فکر کہ کب موقع ملے اور کب چیت کروں۔ مسلمانوں کو ایسے شخص سے بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ ہم مسلمانان شاہجہان پور سے عموماً اور مولانا مولوی سید محمد نیاز احمد میاں خان صاحب اور مولانا مولوی محمد فخر الدین خان صاحب سے خصوصاً مستدعی ہیں کہ اس شخص کے مکر وفریب سے مخلوق خدا کو بچائیں اور اچھی طرح مطلع کردیں کہ یہ دین میں فتنہ گر ہے۔ ہم نے اس مرتبہ بہت خیال کیا ہے۔

اگر آئندہ توبہ نہ کی یا کھلے طور پر اپنے مرتد ہونے کا اقرار نہ کیا تو ہم سارا بھید اور اخبار کی ساری حالت اور یہ امر کہ وہ جیسے جاری ہوا، کیوں جاری ہوا، اور کن کن لوگوں کے ہاتھوں میں ہے؟ سب قوم کے سامنے رکھ دیں گے۔ دیکھو اب بھی باز آؤ ورنہ بہت پچھتاؤ گے۔

اسلام کے شیدائیوں سے پیارے۔ مذہب کے عاشقو ہوشیار ہو جاؤ اور ان مرتدوں کو اچھی طرح پہچان لو یہ تمہاری تاک میں ہیں۔ کبھی ان سے خلا ملا نہ رکھو جو کچھ پوچھنا ہو اپنے علماء سے پوچھو تم ان سے کچھ سروکار نہ رکھو۔ اگر خدانخواستہ تم ایسا نہ کرو گے اور باوجود کم علمی کے کسی

مخالف ذی علم ومقرر سے گفتگو کرو گے تو بہت نقصان اٹھاؤ گے اور پھر کسی کے بھائی، کسی کے لخت جگر اور کسی کے عزیز اپنے مذہب سے ہاتھ اٹھا کر آسمان کے لے پالک کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو جائیں گے۔ (خداوندوہ دن نہ لائے)

اب میں ایک ضروری بات کہہ کر اس مختصر مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ ضمیمہ شحنۂ ہند مرزائی طاعون کے واسطے تریاق ہے۔ مسلمانو اگر تم کو اپنے مذہب سے محبت ہے اگر تم اسلام کے شیدائی ہو، اگر تمہیں مرزائی مذہب کی اشاعت ناپسند ہے تو پوچھو اور خوشی کے ساتھ شحنۂ ہند خرید و جہاں تک ممکن ہو سکے اس کی ترقی اشاعت میں کوشش کرو۔ پھر دیکھو کہ مرزائی مذہب کی اشاعت کس طرح بند ہوتی ہے اگر تم بدل وجان ساعی ہو گئے تو انشاء اللہ بہت جلد کامیابی ہو گی۔

ر۔ف۔ہ۔شاہجہان پوری

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء یکم دسمبر کے شمارہ نمبر ۴۵ رکے مضامین

ا......	مرزا قادیانی عدالت میں۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
	اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:	

ا ...... مرزا قادیانی عدالت میں

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱۲،۱۳،۱۴ر اور ۱۶ر نومبر ۱۹۰۳ء کو مرزا قادیانی کا مقدمہ ہوا۔ پہلے روز مستغیث مولوی کرم الدین صاحب جہلمی نے اپنا تتمہ بیان دیا کہ میری نسبت مرزا نے کذاب اور لئیم اور بہتان عظیم کے الفاظ لکھے ہیں۔ یہ الفاظ نہایت حقارت آمیز ہیں جن سے میری سخت حقارت ہوئی۔ یہ دعویٰ کتاب مواہب الرحمن پر ہے جو مرزا قادیانی کی مصنفہ ہے اور حکیم فضل الدین پر بحیثیت مالک یا مہتمم مطبع قادیان کے۔ پیادے کے آواز دینے پر کہ مرزا غلام احمد حاضر ہے۔ سامعین کی آنکھیں لگ گئیں کہ وہ آتے ہیں یہ آتے ہیں ۔

انگلیاں سرو اٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

مرزا قادیانی تو حاضر عدالت ہو گئے مگر حکیم فضل دین سخت بیمار تھا اس کی بابت عذر کیا

گیا اور حاضری سے معافی کی درخواست کی گئی مگر عدالت نے منظور نہ کی۔ بلکہ کہا کہ وہ عدالت کے روبرو اپنے وکیل کو سیاہ سفید کا اختیار دے۔ چنانچہ بڈھے میاں کو ایک مصنوعی ڈولی پر بٹھا کر شہر گورداسپور سے حاضر عدالت کیا گیا۔ اس بے چارے کی یہ حالت تھی کہ دستخط بھی نہ کر سکا۔ آخر انگوٹھا لگا کر اپنے سیاہ وسفید کا مختار وکیل کو کر گیا۔ ایسی حالت میں بڈھے کی یہ کیفیت کہ ؎

اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمے ماند

کچہری میں مارا مارا کھینچا پھرے۔ مگر کیا کریں پیر ومرشد کی تابعداری ؎

اس کشمکش سے دام کی کیا کام تھا مجھے
اے الفت چمن تیرا خانہ خراب ہو

مستغیث کی طرف سے چار گواہ گزرے۔ پہلا گواہ مستغیث نے بابو محمد علی ایم اے مرزا کے ایڈیٹر کو گزارا جس کی شہادت اس امر کی تھی کہ یہ کتاب مرزا قادیانی کی تصنیف ہے یا نہیں؟ جس کا جواب بابو صاحب نے یہ دیا کہ میرے خیال میں یہ کتاب مرزا قادیانی کی ہے (کیا ہی بچاؤ کی بات ہے) یہ بھی پوچھا گیا کہ ضلع جہلم میں جو مستغیث کا وطن ہے یہ کتاب مرزا قادیانی نے شائع کی یا نہیں؟ بابو صاحب نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ (کیوں بابو جی آیت قرآنی ''لاتکتموا الشھادۃ'' (گواہی مت چھپاؤ) کے یہی معنی ہیں؟ مسیح موعود کی تعلیم کا یہی اثر ہے؟) دوسرے گواہ ملک تاج الدین صاحب اہلمد ضلع جہلم گزرے جن کی شہادت کا مطلب یہ تھا کہ مستغیث صاحب ثروت وحیثیت رئیس ہے۔ تیسرے گواہ مولوی فاضل ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری گزرے جن کی گواہی پر مرزا اور مرزائی جماعت کو خاص نظر تھی۔ آپ نے مستغیث کی حیثیت عالمانہ کی گواہی دینے کے علاوہ الفاظ استغاثہ کی تشریح کی۔ خاص کر لئیم کے معنی کو واضح کر کے بتلایا کہ اس کے معنی ایک اخلاقی کمینہ کے ہیں جو تمام برائیوں کو شامل ہے پھر عربی کا یہ شعر سنایا ؎

ولقد مررت علی اللئیم یسبّنی
فمضیت ثمہ قلت لایعنینی

نیز مرزا قادیانی کی (اسی کتاب کے ص۵، خزائن ج۱۹ ص۲۲۳) پر دکھایا کہ یہی لفظ انہوں نے خود فرعون کی نسبت لکھا ہے جو مسلمانوں کے علاوہ تمام دنیا میں ذلیل وخوار ہے۔ ان کے بعد مولوی اللہ دتہ صاحب ساکن سوہل ضلع گورداسپور اور مولوی عبدالسبحان صاحب ساکن مسانیاں ضلع گورداسپور کی شہادت ہوئی۔ اور مرزا کے وکیل کو کہا گیا کہ جرح کرو۔ اس نے جواب دیا کہ

آج میں تیار نہیں کل جرح کروں گا۔ چنانچہ ۱۳، ۱۴، ۱۶ر تاریخوں میں مستغیث پر جرح ہوکر ۱۵ر دسمبر مقرر ہوئی۔

ایک لطیفہ یہ ہوا کہ مرزا کے وکیل نے اخبار کرزن گزٹ دہلی پیش کیا اور کہا کہ مولوی لوگوں کی یہ عزت وحیثیت نہیں ہوتی۔ دیکھئے یہ ایک نامی اخبار ہے جس میں مولویوں کی نسبت کیسے حقارت آمیز الفاظ لکھے ہیں۔ اس کے جواب میں مستغیث نے کہا کہ یہ بھی مرزا ہے اور وہ (ایڈیٹر کرزن گزٹ) بھی مرزا ہے اس لئے دونوں علماء کو برا کہتے ہیں۔ ان دونوں کے سوا اور کوئی علماء کو برا نہیں کہتا۔ علاوہ اس کے اگر سب مولوی اس میں شامل ہیں تو مولوی نورالدین، مولوی حسن امروہی، مولوی عبدالکریم بلکہ خود مرزا قادیانی بھی تو مولوی ہیں۔ تو کیا یہ بھی برے اور بے حیثیت ہیں؟ مگر ہمارے خیال میں کرزن گزٹ جن مولویوں کی مذمت کرتا رہا ہے وہ صرف قادیانی اور اس کی جماعت کے مولوی ہیں۔

اس لئے ایڈیٹر کرزن گزٹ ہمیشہ لکھتا رہا ہے کہ ہماری مراد وہ مولوی ہے جو دین بدنیا فروش ہیں نہ کہ متقی، صالح اور پرہیزگار جو حقیقی وارثان انبیاء کہلانے کے حق دار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی پارٹی نے جب ان قرائن واشارات کو نہ سمجھا تو آخر ایڈیٹر کرزن گزٹ نے ۲۳ر اگست سنہ رواں کے پرچے میں مرزا قادیانی کو کھلے لفظوں میں مباحثے کا چیلنج دیا اور لکھا کہ لاہور میں آکر مجھ سے مباحثہ کرلو۔ میں دو ہفتہ تک اس نوٹس کا انتظار کروں گا۔

تعجب ہے کہ ایسی صریح اور صاف قرائن کے ہوتے بھی کرزن گزٹ کی تحریروں کو دیگر علماء کی طرف نسبت کر رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ ۱۶ر نومبر کو جبکہ مقدمہ پیش تھا۔ مرزا قادیانی بھی بیمار ہوگئے تو وکیل نے عذر کیا کہ مرزا قادیانی کو عدالت کے کمرے سے باہر ٹھہرنے کی اجازت ہو جس پر حکم ہوا کہ باہر کچہری کے حلقے میں حاضر رہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی لحاف لے کر پڑے رہے۔ ہماری بھی دعا ہے کہ خدا مرزا قادیانی کو اختتام مقدمہ تک تو کم از کم بخیریت رکھے۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۸ر دسمبر کے شمارہ نمبر ۴۶ر کے مضامین

۱......	دروغ گورا حافظہ نباشد۔	ابوالمنظور محمد عبدالحق!
۲......	تقلید روافض۔	ابوالمنظور محمد عبدالحق!

۳......	غلط الہام۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	مرزا قادیانی کی نبوت پر خود مرزائیوں میں مباحثہ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	مرزا قادیانی کی غلط کاری۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ...... دروغ گورا حافظہ نباشد

از ابوالمنظور محمد عبدالحق!

مرزائی اخبار البدر کی پیشانی پر یہ شعر لکھا ہوتا ہے۔

ای جہاں منتظر خوش باش کا مدلستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جس کے معنی یہ ہوئے کہ آپ آخری زمانہ کے آخری مسیح ومہدی ہیں۔ مگر بخلاف اس کے مرزا قادیانی تحریر کر چکے ہیں کہ: ''ممکن ہے کہ میرے بعد بہت سے مہدی آئیں۔'' اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی وجدانی طور پر اپنے آپ کو مہدی موعود ومسیح منتظر نہیں جانتے۔ چنانچہ ہمارے سامنے نورالدین بھیروی نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا تھا کہ ہم نے محض نصاریٰ کے مقابلہ کے واسطے مرزا قادیانی کو مسیح بنالیا ہے مگر درحقیقت یہ مسیح منتظر نہیں ہیں۔ لیکن نادان مریدوں نے جو بانس پر چڑھایا تو مرزا قادیانی کو بھی بخیال مفاد دنیاوی ان کی تقلید کرنی پڑی اور اپنے اقوال کے خلاف مہدی ومسیح تو کیا مسئلہ تناسخ کا پہلو لے کر اپنے کو نقل کفر کفر نباشد خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اوتار بنادیا۔ یہ تو کوئی بات نہ تھی کہ اپنے کو مہدی ومسیح بنالیا تھا۔

کیونکہ جیسا ادبار کا یہ زمانہ تھا اس کے موافق بحکم جیسے منہ ویسے تھپڑ دیا ہی مسیح الدجال، مہدی الی النار شیطانی دلوں کی اتباع کے واسطے مبعوث ہوا۔ مرزا وحوارین تحریر کے وقت بالکل آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور اپنی تحریرات سابقہ کو مدنظر نہیں رکھتے۔ دروغ گورا حافظہ نباشد کسی پچھلے پرچہ میں متعلق پیشگوئی عبداللہ آتھم اپنی جانب کی طرف سے دس روپیہ انعام کا وعدہ دیا گیا تھا۔ مگر حق کے سامنے سے باطل کس طرح ٹھہر سکتا ہے۔ مرزا کی ہر ایک تحریر باہم مخالف ہوا کرتی ہے۔

خان صاحب محمد علی خان خلف غلام محمد خان صاحب آنجہانی اور خطاب نواب صاحب بہادر

البدر ۳۱ر جولائی میں کسی جگہ بذیل ذکر خان صاحب مذکور لکھا ہے (الحمدللہ کہ نواب

صاحب بہادر دام اقبالہ) اس جگہ یہ بات دریافت طلب ہے کہ آیا خان صاحب مذکور کو نواب صاحب بہادر گورنمنٹ کی جانب سے یا ریاست کوٹلہ مالیر کے کاغذات سرکاری میں جہاں کے آپ رئیس ہیں لکھا جاتا ہے یا نہیں۔ اور آپ اس خطاب کے واقعی مستحق ہیں یا نہیں اگر ہیں تو البدر کوئی نظیر پیش کرے اگر نہیں ہیں تو کیوں ایسا لکھا گیا؟ شاید یہ امر پبلک پر ظاہر کرنے کے لئے کہ مرزا قادیانی کے مریدوں میں بعض نواب بھی ہیں جو بمنزلہ شاہوں کے ہیں۔

چلو بادشاہوں کے حاضر آستانہ مرزا قادیانی ہونے کے پیشینگوئی پوری ہوگئی نہیں نہیں جیسے مرزا قادیانی مہدی و مسیح خیالی وجعلی ہیں ایسے ہی غالباً یہ مطلب خان صاحب کے لئے مقرر کیا گیا۔ امید ہے کہ صاحب البدر اس کے متعلق ضرور کچھ نہ کچھ خامہ فرسائی فرمائیں گے۔

۲ ...... تقلید روافض

ابوالمنظور محمد عبدالحق!

البدر مطبوعہ ۱۳۱ر جولائی ۱۹۰۳ء میں متعلقہ تفسیر قرآن مرزا قادیانی کو ایسا ہی امام لکھا ہے جیسا کہ موسیٰ و عیسیٰ علی نبینا وعلیہما السلام وخاتم المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ روافض کی شاگردی کی برکات سے امام کو یعنی نبی مانتے ہیں گویا ختم نبوت سے منکر ہیں۔ اسی واسطے مکاشفہ میں آنحضرت ﷺ نے شاہ ولی اللہ کو روافض کے مذہب کے بطلان کا ارشاد فرمایا تھا مگر اتنا فرق رہے کہ روافض نے فقط لفظ امام تراشا تھا مگر مرزا قادیانی نے بالتشریح واضح کر دیا۔

گر پدر کار خود تمام نہ کرد
پسرا در اتمام خواہد کرد

۳ ...... غلط الہام

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی کا ایک مطول خط الحکم ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۳ء میں بجواب خط مولوی اصغر علی صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور شائع ہوا ہے جس میں مرزا قادیانی کو اطلاع دی گئی تھی کہ آپ کی کتاب حمامۃ البشریٰ کے بعض مقامات میں صرفی نحوی یا عروضی غلطی ہے اور نیز بعض مضامین یا فقرات یا اشعار چرائے گئے ہیں۔ مرزا قادیانی اپنی ضعف پیری بیماری کثرت اسہال وغیرہ مجبوری کے وجوہ بیان کر کے لکھتے ہیں کہ ان حالات میں ایسی اور اس قدر تصنیف کر لینا غنیمت ہے۔ وہ لکھتے ہیں اس طور کی تحریروں میں کوئی صرفی نحوی غلطی رہ جائے تو بعید کیا ہے مجھے کب یہ دعویٰ ہے کہ یہ غیر ممکن ہے۔

ان کم فرصتوں اور اس قدر جلدی میں جو کچھ قلم سے گزر جاتا ہے میں اس کو خداتعالیٰ کی طرف سے سمجھتا ہوں۔ہاں اگر غلطی ہے تو میرے نفس کی وجہ سے غرض مرزا قادیانی نے مان لیا ہے کہ ان کی تحریریں غلطیوں سے پاک نہیں ہوتی۔اس پر بھی انہیں الہامی تحریریں کہتے ہیں۔

ایڈیٹر...... جب الہام غلط ہوا تو نبوت اور اس کا دعویٰ بھی غلط ہوگیا۔مرزا قادیانی کو چکھوتیاں، یہ اقرار کیوں کرنے دیں گے اور چیلے اپنے گرو سے اب بھی منحرف نہ ہوں گے اور اسے نبی ہی مانیں گے۔

۴ ...... مرزا قادیانی کی نبوت پر خود مرزائیوں میں مباحثہ

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

پہلا! کیا آپ کو باوصف احمدی ہوجانے کے حضرت اقدس علیہ السلام کی نبوت میں کچھ شک ہے۔دوسرا! ہاں میں حضرت اقدس کو اپنا پیشوا اور بزرگ سمجھتا ہوں مگر ان کو نبی سمجھنا ایک مشکل اور نازک مرحلہ ہے۔ پہلا! اس اشکال اور نازک مرحلہ کا اتا پتا کھولیے۔دوسرا! اتا پتا کیا معنی ہے۔پہلے ہی بال کی کھال اور ہنڈی کی چندی نکل چکی ہے۔مگر اندھوں کو کیا سوجھے اور مادر زاد گونگے بہرے کیا سنیں۔ پہلا! آپ سوانکھے اور دانا بینا ہیں تو کیوں نہیں بتاتے سکھاتے سمجھاتے۔بصر اور سمع اور قوت ناطقہ کس دن کے لئے رکھ چھوڑی ہیں ہے۔دوسرا! نبوت ختم ہوچکی اگر خدا نے آپ کو آنکھیں دی ہیں اور آپ لکھے پڑھے ہیں تو قرآن میں آیہ ’’ماکان محمد ابا احمد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ‘‘اور حدیث’’لا نبی بعدی‘‘ ملاحظہ فرمائیے۔ پہلا! ہم لوگ زیادہ تر عقل پیرو ہیں۔آپ کو معلوم ہے کہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں حدیثیں موضوع ہوگئی ہیں اور جب حدیثیں موضوع ہوگئی ہیں تو از روئے عقل وقیاس ومشاہدہ ممکن ہے کہ قرآن میں بھی آیات کا الحاق ہوگیا ہو آیہ ختم نبوت کچھ گڈمڈ اور بے جوڑ سی معلوم ہوتی ہے۔ پہلا! ابوۃ کی نفی کو ختم رسالت سے کیا تعلق ہے۔یہ بھی وہی بات ہوئی کہ مارے گھٹنا پھوٹے بے تلی کی آنکھ۔

یہ تو قرین قیاس ہے کہ آنحضرت ﷺ کسی کے باپ نہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ رسول ہیں مگر اس آیہ میں خاتم النبیین کا پوا یاروں نے لگایا ہے۔اتنا ٹکڑا ضرور الحاق کیا گیا ہے کیونکہ یہ بات خلاف عقل ہے کہ قیامت تک پیغمبر عرب جیسا کوئی نبی پیدا نہ ہو۔اور حمقاء کے نزدیک اس کی نظیر پیدا کرنے سے خدا بھی عاجز ہوجائے جو خود فرماتا ہے کہ’’وان من شیٔ الاعندنا خزائنہ‘‘یعنی ہمارے پاس ہر شے کے خزانے موجود ہیں۔پیغمبر عرب بھی’’شیٔ من

الاشیاء " ہیں پھر خدا کو کیا ضرورت تھی کہ پیغمبر عرب کے پیدا کرنے کے بعد اپنا خزانہ خالی کر کے نادار اور نہتا دم نقد رہ جاتا بلکہ اپنے کوٹھی کھلنے کا دیوالا نکال بیٹھتا۔ کیونکہ خدا کے پاس جب رسالت ہی نہ رہی تو رہا کیا؟۔

ننگا ناچے اجاڑ میں ہے کوئی کپڑے لے

ایسے مفلس اور نادار خدا سے تو ہمارے ملک کے پڑچونٹے بہت اچھے ہیں۔ اور بفرض محال لفظ خاتم النبیین الحاقی نہ سہی۔ الہام اور وحی سہی مگر اس سے قیامت تک ختم نبوت کیونکر لازم آئی۔ النبیین میں الف لام عہد ذہنی کا ہے یعنی پیغمبر عرب ان انبیاء کا خاتم ہے جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں نہ کہ قیامت تک آنے والے انبیاء کا۔ کیا وجہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کسی نبی کو خاتم نہ بنائے۔ نہ کتب مقدسہ توریت، انجیل، زبور میں ایسا نادر شاہی حکم صادر کرے۔ جیسا قرآن میں صادر کیا۔ کیا دوسرے اولوالعزم انبیاء اس کے پیچھے ہوئے نہ تھے یا ان پر جو کتابیں اتریں وہ الہامی نہ تھیں۔ انہیں کیا کھٹا تھا اور پیغمبر عرب میں کیا یہ میٹھا۔ نبی نبی سب ایک ایک قسم کی روٹی کیا پتلی کیا موٹی۔ تم کہتے ہو کہ قرآن میں تناقض اور اختلاف نہیں اور خود قرآن عدم اختلاف کا مدعی ہے "لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا" لیکن خاتم النبیین کے معنی اگر یہی ہیں جو تم سمجھے بیٹھے ہو تو آیہ "لا نفرق بین احد من رسلہ" خاتم النبیین کی صریح نقیض ہے کیونکہ جب تم نے پیغمبر عرب کو تمام گزشتہ اور آئندہ انبیاء کا خاتم مان لیا تو انبیاء میں تفریق کر دی یعنی یہ نعمت غیر مترقبہ اور موہبت لا ثانی صرف پیغمبر عرب کو ملی اور دوسرے انبیاء اس سے محروم رہے۔ ایسا عقیدہ وہی شخص رکھ سکتا ہے جس کے سر میں گدھے کا بھیجا ہو۔ بات یہ ہے کہ نہ صرف ہر نبی اپنے سے پہلے انبیاء کا بلکہ ہر انسان اپنے سے پہلے انسانوں کا خاتم ہے۔ یعنی جو صفات اور تشخصات اس میں موجود ہیں وہ دوسروں میں نہ تھے۔ پس ہر شخص فی نفسہ خاتم ہے پیغمبر عرب کی کچھ تخصیص نہیں۔

دوم..... خاتم کے معنی مہر کے بھی ہیں اور مہر ہر کاغذ کے ختم پر لگائی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جس قدر انبیاء پیغمبر عرب سے پہلے گزرے۔ آپ سب کے اخیر اور سب کے بعد آئے اس سے یہ کہاں لازم آیا کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی نہ آئے گا۔ ایسا عقیدہ بالکل کفر ہے اور خدا کی صفت خلاقی کو مٹاتا ہے۔ اس سے توبہ کیجئے۔ دوسرا! آپ کی اس طویل داستان اور ملحدانہ بیان سے جو شورش دردسر ہے۔ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ دراصل خاتم النبیین کے معنے ہی نہیں سمجھے۔ جو آنحضرت ﷺ کے معرض مدح میں ہے۔ خاتم النبیین کے معنی سب سے آخر کے نہیں ہیں اور نہ یہ اس معنی میں آپ کی مدح ہو سکتی ہے۔ قابل مدح تو اولیت ہے نہ کہ اخرویت۔ ورنہ

لازم آئے کہ اول البشر آدم علیہ السلام کو تمام انبیاء پر فضیلت ہو۔

بلکہ خاتم النّبیین کے معنی متمم و مکمل رسالت کے ہیں جیسا کہ بیضاوی کے تحت آیہ ”ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین وکان اللہ بکل شئی علیما “ لکھا ہے ای من یلیق ان یختم بہ النبوۃ یعنی خدائے تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ ختم نبوت کی لیاقت وصلاحیت کون رکھتا ہے۔ یہ صلاحیت بجز آنحضرت ﷺ کے دوسرے انبیاء میں نہ تھی اور آپ نے حدیث میں اس آیہ کی گویا خود تفسیر فرمادی ”انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق “یعنی میں صرف اسی لئے مبعوث ہوا ہوں کہ انسانی اخلاق کو کامل کروں اور یہ جو آپ نے کہا کہ قرآن میں الحاق ہوگیا ہے تو مذاہب اسلام میں سے اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ یہ خرق اجماع ہے بلکہ میں بے خوف تردد کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے مذاہب میں سے کوئی مذہب والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن میں الحاق ہوگیا ہے۔ یہ جیسا منزل من اللہ ہے۔ ویسا ہی آج تک چلا آتا ہے اور قیامت تک ایسا ہی رہے گا ورنہ کتب محرفہ اور قرآن میں کچھ فرق نہ رہے گا اور نہ اہل اسلام اور خود حضرت اقدس کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ انجیل میں تحریف ہوگئی ہے اور جب آپ الحاق کے قائل ہیں تو حضرت اقدس کی دائرہ بیعت سے خارج ہیں کیونکہ وہ اپنے کو مجدد اسلام بتاتے ہیں نہ کہ محرم ومرمم اسلام۔ نہ انکا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن میں الحاق ہوگیا ہے۔ آپ کا یہ فرمانا کہ خدا نے پیغمبر عرب ﷺ کو کیوں خاتم النّبیین بنایا؟ خدا کی حکمت وقدرت میں دخل دینا اور اس سے باز پرس کرنا ہے۔ حضرت اقدس سے بھی بھی باز پرس ہوسکتی ہے۔ کہ منجملہ ۳۲ کروڑ مسلمانان دنیا کے خدا نے انہیں کو کیوں بروزی نبی بنایا۔ الغرض آپ کے اصول اسلام کے خلاف ہیں۔ ہاں آپ اسلام سے خارج ہو کر ایسے اعتراضات کر سکتے ہیں۔ انہیں خرافات نے ہم کو اسلامی پارٹی میں بدنام کردیا ہے فقط راوی۔ اس سے نتیجہ تو ضرور نکلتا ہے کہ خود مرزائی مرزا قادیانی کی نبوت میں مذبذب اور متشکک ہیں۔

۵ ...... مرزا قادیانی کی غلط کاری

مولانا شوکت اللہ میرٹھیؒ!

مرزا قادیانی کی بڑی بھاری غلطی یہی ہے کہ قرآن وحدیث کے بعض ان نصوص سے (نہ کہ کل نصوص سے) جو ان کے مطلب کی موافق ہوں اپنا دعویٰ ثابت کرتے ہیں اور تاویلات رکیکہ سے جوتیوں کان گانٹھتے ہیں جب وہ بروزی نبی ہیں تو جیسے دوسرے انبیاء ویسے ہی وہ بھی اور جیسے دوسرے انبیاء کی صحف ہیں ویسے ہی ان کے الہامات بھی۔ پس وہ دوسرے انبیاء کے حریف اور کلہ توڑ جواب ہیں۔ انہیں قرآن وحدیث سے استدلال کرنے اور ان سے اپنا مدعا ثابت کرنے

کی کیا ضرورت۔ قرآن سے تاویل کرنا اور آیات مقدسہ کو توڑ مروڑ کر اپنے مطلب کے موافق چپکانا کوئی خوش عقیدت مرزائی ہرگز پسند نہ کرے گا۔ کوئی دباؤ کا کولہو نہیں کوئی دباغت کا شکنجہ نہیں۔ کوئی تعزیر کی چکی نہیں جس میں مرزا قادیانی کو اپنے بیلے جانے، پیسے جانے، دھلے جانے کا خوف ہے۔

کوئی پھانسی نہیں کوئی سولی نہیں جس پر کھینچے جانے کا دھڑکا ہو۔ آزادی کا زمانہ ہے بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑا ہے۔ پس یہ بودا پن اور حیز پن مسیح موعود اور امام الزمان اور برازی ومیروزی نہیں بروزی نبی کی شان کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن کوئی پہیلی نہیں جس کا اتا پتا بتانے کی ضرورت ہو۔ قرآن کوئی لغز اور چیستان اور معمے نہیں جس کے حل کرنے اور تاویلات چھانٹنے کی حاجت ہو۔ اس کی شان تبیانا لکل شیء اور تفصیل کل شے اور بیان للناس ہے۔ پس جب تک مرزا قادیانی قرآن کو طاق نسیان پر نہ رکھ دیں گے۔ اپنے مقاصد میں ہرگز کامیاب نہ ہوں گے۔ اگر چہ دل سے تو انہوں نے ایسا کیا ہے۔

مگر یہ دکھانے کو کہ میں اسلامی مجدد اور نبی ہوں کھلم کھلا اقرار کرتے ہوئے قوت ناطقہ لڑکھڑاتی ہے۔ کیونکہ ان کو اپنے خام کار چیلوں پر ابھی پورا پورا اعتماد نہیں ان پر ابھی گہرا رنگ نہیں چڑھا تا کہ ان سے سرخرو ہوں اور سیہ روئی کا ڈر جاتا رہے۔ ایک بگلا بھگت منافق مرزائی اکثر ہماری خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور وہ شیر نیستان تجدید کا شاگید ژبھی ہے۔ برملا کہتا ہے کہ حضرت اقدس نبی نہیں ہیں نہ ہم ان کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں مجدد ہیں۔ ہم نے کہا کہ وہ تو اپنے کو نبی اور رسول کہتے ہیں اور آیت ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ'' اور ''یاتی من بعدی اسمہ'' کا نزول اپنے حق میں بتاتے ہیں۔

تو یہ یہودی منافق جواب دیتا ہے کہ یہ ان کے اجتہاد کی غلطی ہے یعنی ''ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم'' کے مصداق ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ سینکڑوں مرزائی اور بھی ایسے ہوں گے جو مرزا قادیانی کو صرف ابن النقواء سمجھتے ہوں گے نہ کہ بروزی نبی اور آسمانی لے پالک۔ یہ لوگ مرزائی نہیں ہیں بلکہ مرزا قادیانی کے یہودی منافق ہیں دم کا ٹکرا اور سم جھاڑ کر ان کو قادیان سے بارہ پتھر باہر کر دینا چاہئے۔ اگر مرزا قادیانی اسلام سے علیحدہ ہو کر اپنا جداگانہ پنتھ قائم کرنے کا اعلان دیتے تو مزے میں رہتے اور ہمارے علماء اور مشائخ کو ان کا تعاقب کرنے اور تکفیر کے فتوے دینے کی کچھ ضرورت نہ ہوتی چونکہ مرزا قادیانی نے خلاف جمہور اسلام قرآن میں تاویلیں کیں۔ لہٰذا ان سے مواخذہ کیا گیا۔ اس میں بھی مرزا قادیانی کا فائدہ ہی ہوا بجائے سولی پر چڑھانے کے شہرت کے بانس پر چڑھ گئے۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء۱۶ر دسمبر کے شمارہ نمبر ۴۷ر کے مضامین

۱......	مرزائی مقدمات۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	وہی ممات مسیح۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	مرزا قادیانی کا مسئلہ شفاعت۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	من احب شیئاً اکثر ذکرہ۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	مسئلہ ختم رسالت۔	مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
	اسی ترتیب سے پیش خدمت ہیں:	

۱ ...... مرزائی مقدمات

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

جس کو دیکھو آسمانی باپ کے لے پالک کا دشمن۔ بھلا اس غریب ناکردہ گناہ آسمانی بھیڑ نے کسی کا کیا بگاڑا کہ سب کی چھری اسی پر تیز ہوتی ہے۔ اگر اس کو عدالت میں بحیثیت ملزم طلب نہیں کراتے۔ تو مٹی خراب کرنے اور جرح قدح میں پیٹ کی بات اگلوانے کو طلب کراکے آنتوں کا گودا تک نکال لیتے ہیں۔ کیا کہیں ناک میں دم آگیا۔ پھر بے چارہ امراض سفلیہ وعلویہ میں گرفتار، ذیابطیس ہے، بواسیر ہے، اختلاج قلب ہے، مالیخولیا اور سودا کا غلبہ، باہ کی کمی ہے۔ ایک آفت ہو تو ہو۔ پھر بھی بدخواہوں، نامرادوں، ناشادوں، جلادوں، گردبادوں کو چین نہیں ہے۔

سانس دیکھی تن بسمل میں جو آتے جاتے\
اور چرکا دیا جلاد نے جاتے جاتے

لے پالک کا تو کچھ بھی قصور نہیں۔ قصور تو بڈھے خرانٹ لے پالک کے آسمانی باپ یا شیطانی باپ کا ہے کہ مقدمات کے دائر کرنے کا غلط الہام کیا اور لے پالک کے ساتھ اوروں کو بھی شکنجن چھوڑ شکنجے میں دھرلیا۔ ہمیں تو ناعاقبت اندیش مسخرے آسمانی باپ پر ایسی جھونجل آتی ہے کہ قابو چلے تو کمی اگا کرا چک کر اس کا جھونپڑا پھونک دیں اور کیرد ہمیں تیل جلا کر منہ جھلس دیں۔

ارے یارو اس غریب پر آخر رحم کرو گے یا نہیں یہ کونسی بھلد منائے گی اور اندھیر نگری

چوپٹ راج کا انصاف ہے کہ کرے تو باوا اور دھرا جائے لے پالک۔ کیوں غریب کی جان کے لاگو ہوئے ہو۔ کسی طرح پیچھا بھی چھوڑ دو گے۔ جی ہاں! ایک طرح مہدویت اور موعودیت وبروزیت کا جبہ قلہ اتار کر اور منہ میں تنکا لے کر مولانا علم الدین صاحب اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کی چوکھٹ پر ناک گھسنی کرے اور عفو تقصیر چاہے اور مجدد السنہ مشرقیہ کو شفاعت کا وسیلہ ٹھہرائے۔ بہت خوب یہ ممکن ہے۔ مجدد السنہ مشرقیہ کو کیا عذر ہے۔ لے پالک اور اس کے وہابی مولیٰ مجدد کے کیسے ہی دشمن ہوں مگر وہ ہر طرح ہوا خواہ ہے اور نہیں چاہتا کہ لے پالک کو عقوبت کی آنچ تک آئے۔

اگر چہ حقیقی بیٹا (حسب مسئلہ کفارہ) پہر بھر دوزخ کی ہوا کھاتا رہا۔ مگر مجدد تو لے پالک کو اصلی اور حقیقی نجات کے بہشت میں لے جانا چاہتا ہے۔ دیر آید درست آید۔ مگر ہم لے پالک کے پیر نابالغ آسمانی باپ سے ہم کھلے بندوں کہے دیتے ہیں کہ اگر آئندہ غلط الہام کیا جس سے ہمارے معصوم لے پالک کی ننھی سی جان دوبھر ہوئی تو پھر ہم سے برا کوئی نہیں اور پھر پھٹے منہ سے زعفرانی حلوا کھانا ٹیڑھی کھیر ہو جائے گا۔

۲ ...... وہی ممات مسیح

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی نے یہودی بن کر عیسیٰ مسیح کو جو انکے نزدیک ایک مہذب انسان بھی نہ تھا چہ جائیکہ رسول۔ اس لئے مارا کہ افوہ تمام یورپ ایسے شخص کی پرستش کرتا ہے اور اس کو مسلمان اولوالعزم نبی مانتے ہیں اور میں جو آسمانی باپ کا لے پالک بن کر آیا ہوں اور نہ صرف عیسیٰ مسیح بلکہ سب انبیاء سے افضل ہوں مجھے سب ملعون سمجھتے ہیں۔ ایک عیسائی بھی مجھ پر ایمان نہیں لایا پس جھلا جھلا کر عیسیٰ مسیح کو گالیاں دیتے ہیں اور ان کی کسی صفت کو ٹھنڈے کلیجے سے نہیں مانتے اور پھر اچھے خاصے مسلمان بلکہ مذہب اسلام کے فدائی؟

ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی کو مانا ہے اور قرآن مجید نے تو تمام انبیاء کو یکساں ماننے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ''شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ'' اور فرمایا: ''وقال اذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ابن مریم'' دیکھو پانچوں اولوالعزم انبیاء کے اسماء مصرحاً ومفصلاً موجود ہیں۔

پھر مکاری تو دیکھئے جب تعرض کیا جاتا ہے کہ تم کلمۃ اللہ عیسیٰ بن مریم کو کیوں گالیاں

دیتے ہو تو جواب دیا جاتا ہے کہ ہم تو نصاریٰ کے یسوع مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔ نہ کہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو۔ کوئی پوچھے کہ دو مسیح کونسے ہیں؟ قرآن میں تو اسی عیسیٰ مسیح کا ذکر ہے جس کو یہود نے صلیب پر چڑھا کر قتل کرنا چاہا۔ مگر خدا نے اس کو زندہ اٹھالیا اور مرزا قادیانی بھی اسی یسوع کے ہلاک کرنے پر قلم کا بغدا چلا رہے ہیں۔ جس کے وہ رقیب ہیں اور جس کی عظمت ان کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے۔

پھر قرآن میں تو یہ حکم ہے کہ بت پرستوں کو بھی گالیاں نہ دو چہ جائیکہ انبیاء کو"لا تسبوا الذین یدعون من دون الله" لیکن آسمانی باپ نے اپنے لے پالک پر الہام کر دیا ہے کہ عیسیٰ مسیح کو گالیاں دے کیونکہ اس نے اپنے اکلوتے بڑے بیٹے کو چھوٹے لے پالک کی خاطر عاق کر دیا ہے اور قاعدہ بھی ایسا ہی ہے کہ انسان کو چھوٹی اولاد بڑی اولاد سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور لا ازاف نیچر بھی اسی طرح جاری ہے۔ ورنہ اولاد کی پرورش نہ ہو سکے۔ اب ساٹھا پاٹھا لے پالک گہوارے میں ہے اور آسمانی باپ اس کی پرورش کرتا اور بڑے بیٹے کو دور دبک بتاتا ہے۔ مرغی بھی تو چھوٹے ہی بچوں کو پروں میں لیتی ہے اور بڑے بچوں پر چونچ چلاتی ہے۔

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ"بل رفعه الله" میں رفع کے معنی عزت کی موت کے ہیں بھلا جب یہودیوں کا مدعا عیسیٰ مسیح کے قتل اور صلب میں پورا ہوا اور وہ ہلاک کئے گئے تو یہ عزت کی موت ہوئی یا ذلت کی۔ اگر مرزا قادیانی افغانستان جا کر اپنی بروزیت کا اعلان دیں اور افغانی ان کو پکڑ کر پھانسی پر لٹکا دیں تو یہ عزت کی موت ہوگی یا ذلت کی۔ پھر کیوں نہیں افغانستان جاتے ہندوستان میں تو ان کی زندگی ذلت کی ہے۔ اس ذلت سے کیوں نہیں نکلتے۔

برے حال جیا بھی تو خاک جیا
ترے جینے کا اب تو مزہ ہی نہیں

یہود تو یہ کہیں کہ"انا قتلنا المسیح بن مریم" اور اس پر اچھلیں کودیں اور خدائے تعالیٰ"وما قتلوه وما صلبوه" سے ان کی تکذیب کرے مگر مرزا قادیانی یہود کا ساتھ نہ چھوڑیں اور انہیں کے ساتھ مارے خوشی کے بغلیں بجائیں کہ اچھا ہوا وہ ایسا تھا اور ویسا تھا۔ کوڑھیوں وغیرہ کو اچھا اور مردوں کو زندہ کرنے کا دعویٰ کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے"واذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتهم بالبینت فقال الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر مبین (مائده)" یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام کو فرمائے گا کہ میری نعمتیں یاد کر منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ تم بنی اسرائیل کے پاس معجزات لائے اور انہوں نے

معجزات دیکھ کر تم پر دست درازی کی تو ہم نے ان کا ہاتھ تم سے روکے رکھا۔ یعنی انہوں نے صلیب پر چڑھا کر قتل کرنا چاہا مگر ہم نے تم کو بچایا۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام حسب عقائد مرزا قادیانی وفات پا جاتے تو امتنان کس شے کا تھا اور نعمتوں کا گنوانا کیسا۔ اس سے خدائے تعالیٰ کا کذب لازم آتا ہے۔ اور ایسا اعتقاد بالکل کفر ہے۔

جس طرح خدائے تعالیٰ نے ''یٰعیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی علیک'' فرمایا اسی طرح بنی نضیر نے آنحضرت ﷺ کی نسبت بدارادہ کیا تو ان کے شر سے آپ ﷺ کو بچایا اور الٹا انہیں پر وبال جلاوطنی اتارا اور پھر یہ نعمت یوں یوں یاد دلائی ''یایها الذین امنوا ذکروا نعمة الله علیکم اذهم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیهم فکف ایدیهم عنکم'' ﴿یعنی اے مسلمانوں تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جب کفار نے تم پر دست درازی کرنی چاہی تو ہم نے ان کا ہاتھ تم سے روکا۔﴾

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح اپنی موت مرے مگر یہ نہیں بتاتے کہ واقعہ صلیب سے کتنی مدت بعد۔ پھر اپنی موت تو کبھی اور پھر بھی مر جاتے ہیں۔ عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو ایسی موت کی نعمت کا یاد دلانا چہ معنی دارد۔ اس صورت میں تو یہ نعمت یہود کے لئے ہوئی جو عیسیٰ مسیح کے قتل میں کامیاب ہوئے۔

مرزا قادیانی اپنی موعودیت کا دارومدار مسیح کی موت پر رکھتے ہیں کیونکہ جب خود عیسیٰ زندہ اور وہ تشریف لائیں گے تو مرزا قادیانی مسیح موعود نہیں بن سکتے۔ حالانکہ یہ ان کی اپنی طفل تسلی اور ''کسراب بقیعة یحسبه الظمان ماءً'' کی مصداق ہے۔ یہ قضیہ لزومیہ، یا اتفاقیہ ہے کہ کشمیر میں عیسیٰ علیہ السلام وفات پائیں تو ان کے انیس سو برس بعد مرزا قادیانی قادیان میں مسیح بن کر خروج کریں۔ زید کی موت پر عمر کی حیات کا مترتب ہونا عجیب لزوم ہے۔ پھر اس قدر عرصہ کے بعد کیا لازم وملزوم میں انفکاک انفصال بھی ہو جاتا ہے۔ ''اذا کانت الشمس طالعة فالنهار موجود'' میں تو مقدم وتالی لازم وملزوم ہیں۔

یہ نہیں کہ آفتاب تو آج طلوع کرے اور دن سوا ستائیس روز کے بعد موجود ہو لیکن یہ وہ جانے جو قواعد اور اصول نظریہ سے واقف ہو۔ یہاں تو لزوم کا تال میل یہ ہے کہ ''اذا کان الغراب نالها فالحمار من القادیان ناهق'' خیر یہ تو منطق کی باتیں ہیں جو بھینس کے آگے بین سے کم نہیں۔ ہم تو وہ باتیں کہیں گے جو مرزا قادیانی اور ان کے چیلے چاپڑوں کی فہمید میں اس طرح آجائیں اور سما جائیں جس طرح قادیان میں منارہ اور امرتسر میں گرتھ جی کا ٹھاکردوارہ۔

خوب یاد رکھو کہ قرآن کے سیاق وسباق اور نصوص قطعیہ اور لغت عرب اور علم بیان ومعانی اور فصاحت قرآنی سے تو مرزا قادیانی کا مدعا یعنی ممات مسیح قیامت تک ثابت نہیں ہوسکتی۔ البتہ تاویل کی لال کتاب سے جونپور کے قاضی جی مسخ ماہیت کر کے مبعوث ہوں تو مضائقہ نہیں۔

آیہ ''ماقتلوہ وما صلبوہ'' بالکل صاف اور صریح قطعی اور یقینی ہے اور اس کا منکر اور کافر اور جہنمی ہے کیونکہ وہ قرآن کا منکر ہے۔ مرزا قادیانی کہیں گے کہ ہم اس کے منکر نہیں بلکہ حیات مسیح کے منکر ہیں۔ ہم کہیں گے کہ قتل اور صلب کا نتیجہ موت ہے۔ جب آپ ایک شے کے نتیجے کے منکر ہوئے تو خود اس شے کے منکر ہو گئے جب کہ عیسیٰ مسیح مقتول اور مصلوب ہی نہیں کئے گئے اور جناب باری نے مکرر تاکیداً فرمایا ''وماقتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ'' تو موت کہاں سے آگھسی؟ آپ کا اٹکل پچو مدعا تو جب ثابت ہوتا کہ رفعہ اللہ کی جگہ اماتہ اللہ ہوتا حالانکہ عدم قتل پر موت کا مترتب ہونا ایسا ہے جیسے مرزا قادیانی کہیں کہ میں نے اپنی بی بی سے مباشرت تو کی نہیں مگر ایک سال کا سا پورا بچہ ہو پڑا۔ پھر رفع کے معنی موت کے کونسے رمال کی پوتھی یا قرعے سے نکالے گئے ہیں؟

کیا رافع الدرجات کے معنی ھالک الدرجات یا میت الدرجات کے ہیں اور کیا رفعہ اللہ مکاناً علیا کے معنی اماتہ اللہ مکاناً علیا اور الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ کے معنی العمل الصالح یموتہ کے ہیں۔ مارے گھٹنا سر لنگڑا۔ یہ معنی تو کلام الٰہی کو مہمل اور بے معنی کرنے والے ہیں۔

مرزا قادیانی اپنے دعوے کی تائید میں آیہ ''متوفیک ورافعک الیّ'' پیش کرتے ہیں۔ یہ آیہ ان کے دعویٰ کے موافق جب مفید ہوتی کہ مذکورہ بالا آیہ میں بل توفاہ ورفعہ اللہ ہوتا۔ دوم...... جب آپ بل رفعہ اللہ میں رفع کے معنی موت کے لیتے ہیں تو متوفیک ورافعک دونوں میں سے ایک کا ضرور حشو لازم آتا ہے اور کلام الٰہی حشو اور زوائد سے پاک ہے۔ ہذا خلف۔ پھر مرزا قادیانی یہود کے حامی ہیں جو عیسیٰ کا قتل ہونا اور مرنا چاہتے تھے نہ کہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے جن کے وہ موعود مثیل اور چھوٹے لے پالک بھائی ہیں۔ یقیناً ایسے ہی بھائی ہیں جیسے یوسف علیہ السلام کے بھائی خون کے پیاسے تھے۔

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہووے

جب عیسیٰ مسیح مقتول ومصلوب ہوکر مر گئے تو یہود کے کلیجہ میں ٹھنڈک پڑ گئی اوران کا مقصد پورا ہو۔ خدائے تعالیٰ کی کوئی حکمت وقدرت نہ چلی اور ’’ مکروا ومکر الله والله خیر الماکرین ‘‘ غلط ہوگیا کیونکہ انہیں کا مکر چلا نہ کہ خدا کا۔ یہ بات یہ ہے کہ خدائے اسلام اور ہے جو قادر مطلق اورسب پر غالب ہے۔ لے پالک کا خدا یعنی آسمانی باپ اور ہے جو ہر طرح عاجز ہے۔ پس خدائے اسلام کو خدائے حقیقی سمجھے ہیں ورنہ یہود کے حامی ومعاون ہرگز نہ بنتے۔ پھر آیہ ’’کتب الله لا غلبن انا ورسلی ‘‘ کے خلاف ہوا کیونکہ عیسیٰ مسیح قتل ہوکر مر گئے تو یہودی غالب رہے۔ نہ کہ رسول وعیسیٰ مسیح علیہ السلام اور خدائے تعالیٰ۔

۳ ...... مرزا قادیانی کا مسئلہ شفاعت

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱۷ اور ۲۴ر کے الحکم میں مولوی عبدالکریم کی طرف سے بعنوان ’’مسئلہ شفاعت بہت صفائی سے حل ہوگیا‘‘ لکھا ہے کہ محمد علی خان صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالرحیم سخت بیمار ہوگیا اور حکیم الامۃ المرزائیہ کی تشخیص ومعالجہ کی ترکی بھی تمام ہوگئی۔ بالآخر مرزا قادیانی سے شفاعت چاہی آپ نے تہجد کے وقت دعا کی تو وحی نازل ہوئی کہ تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر۔ مرزا قادیانی نے مولوی صاحب سے فرمایا کہ اس قہری وحی سے مجھ پر حد سے زیادہ حزن طاری ہوا اور میرے منہ سے نکل گیا کہ یاالٰہی یہ دعا کا موقع نہیں تو شفاعت کا موقع تو ہے۔ لہٰذا میں شفاعت کرتا ہوں اس پر معاً یہ وحی نازل ہوئی۔ ’’یسبح لہ من فی السموٰت ومن فی الارض من ذاالذی یشفع عندہ الا باذنہ ‘‘ اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا کہ بلااذن میں نے کیوں شفاعت کی۔ ایک دومنٹ کے بعد پھر وحی نازل ہوئی کہ ’’انک انت المجاز ‘‘ (تذکرہ ص۴۹۵) یعنی تجھے اجازت ہے۔ پھر کیا تھا عبدالرحیم کی صحت کو روز بروز ترقی ہونے لگی۔

جو دیکھتا تھا یہی کہتا تھا کہ مردہ زندہ ہوا ہے۔ اس پر ایڈیٹر الحکم عیسائیوں پر برستا ہے کہ ایک ناتواں انسان کے پھانسی ملنے کو شفاعت کی غایت سمجھتے ہیں۔ بس فرمائشی وحی شفاعت کے کیا کہنے ہیں۔ جس نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلے پہلے تو آسمانی باپ نے لے پالک کو ڈانٹ بتائے کہ خبردار ہو جو پرائے پھٹے میں پاؤں دیئے اور پھر مسخرہ خود ہی رضامند ہوگیا۔ پہلے تو یہ الہام کیا کہ تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر اور پھر خود ہی تقدیر اور مقدر دونوں کو منارے کی بھینٹ میں چڑھادیا۔

بھلا تقدیر مبرم بھی کہیں بدل سکتی ہے؟ اور اگر بدل سکتی ہے تو مبرم نہیں۔ اب آپ اپنے منہ پر تھپڑ ماریئے۔ پھر وحی کیسی تازہ بتازہ نو بنو ڈال کی ٹوٹی نازل ہوئی۔ کلام مجید میں یہ آیہ جس کو آیت الکرسی کہتے ہیں۔ یوں ہے ''له مافی السموٰت وما فی الارض من ذاالذی یشفع عنده الا باذنه'' اس سادھو بچے نے پہلی آیہ کی جگہ دوسری آیہ لگائی۔ یعنی ''یسبح له مافی السموٰت ومافی الارض'' جس سے قرآن کا سیاق وسباق بگڑ گیا اور مطلب خبط ہو گیا۔ یعنی مطلب تو یہ ہے کہ خدا ہی زمین وآسمان کا مالک ہے۔ پس اس کے بلا اذن کون شفاعت کر سکتا ہے اور جب دوسری آیہ اس کے ساتھ لگائی گئی تو مطلب یہ ہوا کہ ہر شے جو زمین وآسمان میں ہے خدائے تعالیٰ کی تنزیہ کرتی ہے فرمایئے تنزیہ سے شفاعت وغیر شفاعت کو کیا تعلق۔ کیا شجر اور حجر اور ذرہ اور قطرہ وغیرہ جو زبان حال سے تسبیح خوان ہیں کسی کی شفاعت کر سکتے ہیں۔ پھر اپنے کئی بچے طعمہ نہنگ اجل ہو گئے۔ ان کی شفاعت نہ کی شاید مرزا قادیانی کے صلب سے نہ تھے کسی رقیب کی صلب سے تھے ایک چیلا افغانی بغدے کا شکار ہو گیا۔ اس کی شفاعت بھی نہ کی۔ آسمانی باپ بڑا ہی سنگدل ہے کہ لے پالک نے ایڑیاں رگڑیں مگر اس کو نہ اپنے لے پالک پر رحم آیا نہ اپنے پوتوں پر۔

۴ ...... من احب شیئاً اکثر ذکره

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

جو شخص کسی کو دوست رکھتا ہے اکثر اس کا ذکر کیا کرتا ہے۔

سب ہم سے پوچھتے ہیں کہ اخبار الحکم یا البدر میں جو حکیم الامت وغیرہ کے خطبے اور خود مرزا قادیانی کے ارشادات شائع ہوتے ہیں کبھی ان میں آنحضرت ﷺ کی احادیث کا بھی ذکر ہوتا ہے؟ کہ آیئے فلاں فلاں ارشاد فرمایا ہے حضرت اقدس (مرزا) نے یوں فرمایا اور دوں فرمایا۔ پھر تقریر ایسی لچر اور اردو زبان ایسی غلط اور پریشان اور پیچیدہ جس کو سمجھ کر بے تحاشا قہقہہ لگانے کو جی چاہے اور اگر کسی آیہ کا ذکر ہوتا ہے تو وہی ممات مسیح کی تاویل اور شیخی کہ مرزا قادیانی ان آیات کے مورد ومصداق ہیں اور ان پر یہ آیات مسخ ہو کر یوں نازل ہوئی ہے۔ بھلا یہ کفر نہیں تو کیا ہے؟ ذرا دیکھتے جایئے کہ سارا قرآن ہی مرزا قادیانی پر نازل ہوا جاتا ہے۔ بات وہی ہے جو ہم نے عنوان میں لکھی ہے۔ کہ انسان کو جس کے ساتھ محبت ہوتی ہے رات دن اسی کا ذکر کرتا ہے۔

اگر روز است دل دیوانہ او
وگر شب گوش برافسانہ او

آنحضرت ﷺ سے محبت کیا معنی دل میں نفرت ہے اور نہیں چاہتے کہ آپ کا نام مبارک بھی کسی کی زبان پر آئے یہاں تک کہ جو قرآن آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا اس کا نزول اپنے اوپر بتاتے ہیں۔ یہ رسول عرب وعجم کی رسالت کا مٹانا نہیں تو کیا ہے؟ مطلب کی حدیثوں کا اقرار واذکار اور تیس دجالوں کے آنے کا جن احادیث میں ذکر ہے ان کا انکار۔ ''نؤمن ببعض ونکفر ببعض'' کے اچھے خاصے مصداق لعنت ہے۔ اس دنیا پرستی اور دین فروشی پر۔

نبی امّی (فداہ ابی وامی) فرماتے ہیں ''ترکت فیکم البیضاء لیلھا ونھارھا سواء'' سبحان اللہ! ساری خدائی سر سے سر جوڑ کر زور لگائے تو ایسا کلام معجز نظام نہیں لاسکتی۔ یعنی میں تم میں ایک آفتاب چھوڑے جاتا ہوں۔ جس کا رات دن برابر ہے یعنی ظلمت کا نشان تک نہیں نور ہی نور ہے۔ لیکن اندھوں (گمراہوں) کو آفتاب سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ فیکم کے معنی پر غور کیجئے۔ تم میں یعنی تمہارے دین اور دنیا کے کاموں میں یہ تم کو گمراہی کی ظلمت سے بچائے گا۔ اگر تم اندھے نہ ہوگے۔ یعنی قرآن کے احکام پر عمل کروگے۔ اس کے مقابلے میں مرزا قادیانی پر وحی ہوتی ہے۔

''انت منی وانا منک'' (تذکرہ ص۴۴۲، طبع سوم) یعنی آسمانی باپ کہتا ہے کہ اے لے پالک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ یعنی تو میرا بیٹا میں تیرا بیٹا تو میرا باپ۔ میں سیر تو سوا سیر۔ واہ واہ کیا فصیح اور بلیغ الہام ہے پھر یہ بھی حدیث سے چرایا۔ آنحضرت ﷺ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرماتے ہیں۔ ''انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (بخاری ج۲ ص۶۳۳، مسلم ج۲ ص۲۷۸)'' اس حدیث کا ایک جز تو لے لیا اور دوسرے اجزاء جن سے ختم نبوت ثبوت ہوتی ہے۔ اس حدیث سے نکال ڈالے کیونکہ وہ آپ کی بروزی نبوت کے لئے زہر تھی۔ کورنمی کی، بیوفائی، خیرگی، نمک حرامی، چھوٹا پن اسی کو کہتے ہیں۔

۵ ...... مسئلہ ختم رسالت

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

جس طرح مرزا قادیانی نے اپنے کو مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے عیسیٰ مسیح کو مارتے ہیں۔ اسی طرح اپنے کو خلاف قرآن وحدیث نبی بنانے کے لئے آیہ ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' اور اسی مضمون کی احادیث صحیحہ کا صاف انکار کر کے ملحد اور کافر بنتے ہیں۔ اگرچہ بعض سمجھدار مرزائی (جو مرزا قادیانی کے حق میں منافق یہودی ہیں) مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے مگر

گونگے کا گڑ کھا کر حق پوش بن گئے ہیں۔ یعنی نہ اپنے پیرومرشد کی واڑھی کسوٹتے ہیں نہ مونچھیں اکھاڑتے ہیں نہ منہ پر تھپڑ مارتے ہیں کہ مردود مطرود تو کیا بک رہا ہے اور بعض مرزائی جو ہاتھی کے روٹ میں اپنا حصہ لگاتے ہیں۔ وہ کھلم کھلا ایمان کو نگل کر بروزی نبوت کی تصدیق اور ختم نبوت کی تکذیب کرتے ہیں۔

امروہی صاحب نے الحکم میں منارے سے بھی طویل اور شیطان کی آنت سے بھی گرانڈیل اور اصحاب الفیل کے ہاتھیوں کے کانوں سے بھی چوڑا ایک مضمون دیا ہے جس کے اخیر میں آیات واحادیث ختم رسالت کی گنجی اور لنگڑی، لولی، تاویل کر کے مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کی ہے۔

کونسا کلام ہے جس کی تاویل نہیں ہوسکتی اور جس کو حقیقی معنی سے پھیر کر مجازی معنی کی طرف نہیں لے جاسکتے؟ مگر امر حق کو تاویل کی ضرورت نہیں ہوتی اور ایک جھوٹ کے ثابت کرنے کو بہت سے جھوٹ کا ایک سلسلہ تیار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ امروہی صاحب نے کیا ہے کہ ضدین اور نقیضین جمع کردیں۔ یعنی آنحضرتﷺ خاتم النبیین بھی ہیں اور آپ کے بعد دیگر انبیاء بھی آتے رہیں گے۔ یعنی آپ خاتم النبیین ہیں بھی اور نہیں بھی۔ آپ نے تکملہ مجمع بحار انوار سے حضرت عائشہؓ کا قول اور مذہب یوں نقل کیا ہے ''عن عائشہؓ قولوا انه خاتم الانبیاء ولاتقولوا لانبی بعده '' یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرتﷺ کی ان احادیث کا معارض نہیں ہوسکتا جو صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ کی فضیلت کے باب میں آپ نے فرمائی ہیں کہ میرے بعد نبی ہوتے تو فلاں فلاں ہوتے۔ امروہی صاحب فرمائیں۔ کیا حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث، آنحضرتﷺ کے چند ارشادات کی ناسخ ہے۔

آنحضرتﷺ نے حضرت امیر المومنین علیؓ کی نسبت فرمایا۔ ''انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی '' یعنی تجھ کو مجھ سے ایسی نسبت ہے جیسے ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ لانبی میں نکرہ تحت النفی ایسا ہی ہے۔ جیسا لا الہ میں یعنی بجز خدائے تعالیٰ کے کوئی سچا یا جھوٹا معبود موجود نہیں۔

خلفاء اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے تو کبھی کسی نے اپنی نبوت کا دعویٰ نہ کیا نہ ایسی تاویلیں چھانٹیں جیسے مرزا اور ان کے شکم پرست حواری چھانٹتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا مرتبہ خلفاء اور صحابہ سے بھی بڑھ گیا۔ نہیں جناب انبیاء سے بھی۔ صحابہ نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم پر

وحی نازل ہوتی ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی پر اٹھتے بیٹھتے مُگتے موتتے۔ آسمانی باپ وحی نازل کرتا ہے اس بے ایمانی دنیا طلبی مکاری سے شرم کرنی چاہئے کیونکہ دنیا روزے چند، آخر کار با خداوند۔

آپ کا یہ کہنا کہ آنحضرت ﷺ نبوۃ کے انتہائی نقطہ کمال پر پہنچے ہوئے ہیں۔ بالکل منافقانہ اور اپنے کو مسلمان کہلانے کے لئے ہے۔ مرزا اور پکے مرزائیوں کے دل میں آنحضرت ﷺ کی نبوت کی کوئی وقعت نہیں ورنہ نیا نبی نہ تراشا جاتا کیونکہ عاشق کے لئے دودلی موت ہے۔

تعارف مضامین ...... ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ

سال ۱۹۰۳ء ۲۴؍دسمبر کے شمارہ نمبر ۴۸؍ کے مضامین

۱......	حدیث اتبعو السواد الاعظم پر امروہی صاحب۔ مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۲......	لم یبق من النّبوۃ الا المبشرات مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۳......	امروہی صاحب کو اضافہ تنخواہ مبارک۔ مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۴......	۱۹۰۳ء کا اختتام۔ مولانا شوکت اللہ میرٹھی!
۵......	مرزائی جماعت۔ مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

۱ ...... حدیث اتبعو السواد الاعظم پر امروہی صاحب

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

الحکم ۱۷،۲۴؍نومبر میں ایک سوال وجواب متعلق حدیث مندرجہ عنوان نظر سے گزرا۔ سوال کا مطلب یہ ہے کہ جب مرزائی جماعت قلیل ہے تو کیوں اس کا اتباع کیا جائے۔ امروہی صاحب نے جو کچھ جواب دیا ہے اگر کوئی مرزائی کچھ بھی عقل وشعور رکھتا ہے تو ہنستے ہنستے پچھاڑیں کھا کر گرجائے گا لوٹن کبوتر بن جائے گا۔ ہاں نابلدوں کی ہم کہتے ہیں۔

امروہی صاحب بایں دعویٰ ہمہ دانی وشملہ بمقدار علم مقولہ کیف وکم کی ماہیت سے بھی ناواقف ہیں۔ حدیث میں اتبعو السواد الاکثر وارد نہیں ہوا بلکہ اتبعو السواد الاعظم وارد ہوا ہے عظمت مقولہ کیف سے ہے اور کثرت مقولہ کم ہے۔ پس امروہی صاحب کا آیات ''وقلیل ماھم'' اور ''قلیل من عبادی الشکور'' پیش کرنا صاف بتا رہا ہے کہ آپ قلت وکثرت کے تقابل سے

بھی محض نا آشنا ہیں۔ یعنی قلت کی سند اس وقت صحیح ہوتی ہے جبکہ حدیث مندرجہ بالا میں لفظ اکثر ہوتا جو کثرت سے مشتق ہے۔ پس جیسا سوال ویسا ہی جواب۔ السواد الاعظم سے مراد سے مراد اعظم درجۃً عند اللہ ہے جو کیفاً ہے نہ کہ کماً اور وہ کون ہے صحابہ اور تابعین اور جمہور مجتہدین محدثین مفسرین متبعین کتاب وسنت مگر امروہی صاحب فرماتے ہیں کہ وہ جماعت مرزائیہ ہے جو متبع کتاب وسنت ہے۔ سبحان اللہ کیا کہنا ہے گویا تیرہ سو برس تک یہ حدیث معلق رہی اور یہ معنی ہوئے کہ تیرہ سو برس کے بعد جب موضع قادیان میں ایک مدعی نبوت پیدا ہو تو اس کی امت کے سواد اعظم کا اتباع کرو۔ اور ۱۳ سو برس تک جتنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور جمہور علماء اسلام گزرے سب گمراہ اور ’’من شذ شذ فی النار ‘‘ میں داخل رہے۔ ’’الامان من ھذا البھتان‘‘

پھر آنحضرت ﷺ نے ایسا حکم دیا جس کی تعمیل تکلیف مالا یطاق تھی۔ کیا معنی کہ حکم تو دیا آج اور تعمیل ۱۳ سو برس کے بعد موجود اور معدوم سب اس حکم کی تعمیل سے آزاد اور کورے رہے۔

امروہی صاحب اینڈی بینڈی چالیں چلے ہیں۔ مگر بالآخر ایک بدمست شرابی یا بھنگڑ کی طرح قدم قدم پر لڑکھڑا کر گرے ہیں۔ آپ کا مطلب شاید یہ ہو کہ جس طرح صحابہ اور تابعین کتاب وسنت کے متبع تھے۔ مرزائی جماعت بھی ویسی ہی متبع ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین میں سے کس نے تصویریں بنا کر فروخت کیں اور کرائیں اور کس نے گھروں میں تصویریں رکھنے اور ان کی عظمت کرنے کی ہدایت کی۔ کس نے دعویٰ نبوت کیا اور کس نے تصویر کو ابلاغ وتبلیغ کا آلہ بنایا۔ حضرت عائشہؓ نے یہ تو فرمادیا کہ ’’لاتقولوا لا نبی بعدہ‘‘ مگر ۱۳ سو برس تک ایک بھی نبی پیدا نہ ہوا۔ نہ صحابہ اور تابعین اور اولیاء اللہ میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر حضرت عائشہؓ کی حدیث نے کیا فائدہ دیا۔ اب فرمایئے اس صورت میں مرزائی جماعت کیونکر مثل صحابہ وتابعین متبع کتاب وسنت ہوئی۔ صحابہ اور تابعین میں سے کس نے منارہ بنایا کس نے اپنے قصبہ کو مکہ اور مدینہ قرار دیکر حج کا فرض ساقط کرایا۔ کس نے پیشینگوئیاں کیں کس نے غیب دانی کا دعویٰ کیا۔ خود آنحضرت ﷺ نے بھی کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا کہ مجھ پر اس لئے ایمان لاؤ کہ میں غیب دان ہوں اور لوگوں کی موت کی پیشینگوئیاں کرتا ہوں بلکہ غضبناک ہو کر خود ان کو مارتا اور جلاتا ہوں۔

فرمایئے آپ کی جماعت اور آپ کے دلی کھنگڑ جو خیالی اور جعلی نبوت کے مندر کے اندر ہیں کیونکر متبع کتاب وسنت اور صحابہ اور تابعین کے سواد اعظم میں داخل ہوئے۔ خاتم النبیین کے یہ معنی کس نے بیان کئے کہ نبوت کاملہ تو ختم ہوگئی مگر نبوت ناقصہ کا وجود تا قیامت باقی ہے اور

مسلمان نبوت کاملہ کو چھوڑ کر نبوت ناقصہ پر ایمان لائیں۔ شرم نہیں آتی کہ اپنے کو ناقص اور اسفل اور اول بھی بتاتے ہیں اور مسلمانوں کو اس پر ایمان لانے کا جنرل آرڈر بھی سناتے ہیں۔

اتباع کتاب وسنت کے دعویٰ کی یوں ورگت ہورہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن کی رو سے مارا تو جاتا ہے مگر قرآن سے موعود مسیح کا آنا ثابت نہیں کیا جاتا۔ صحیح حدیثیں جو بروزی نبوت کے خلاف ہیں بالکل منسوخ ہیں اور کسی طرح قابل احتجاج نہیں اور ضعیف بلکہ موضوع حدیثیں اور عمرو زید کے اقوال جو بروزی مطلب کے موافق ہیں۔ سب صحیح اور آیات کلام الٰہی کی تاویل بلکہ ایک معنی سے تنسیخ قرآن میں تو بت پرستی اور شرک کی ممانعت ہے۔ تصویر پرستی کی ممانعت کہاں ہے بلکہ جواز ثابت ہے محاریب وتماثیل وارد ہوا ہے۔ اسلام سلیمانی مذہب ہے نہ کہ محمدی، بات یہ ہے کہ جو آیتیں اور حدیثیں مطلب کے موافق ہیں اور واجب العمل اور باقی منسوخ۔

دجالوں ثلثون والی حدیث بھی غت ربود۔ انکا کبھی ذکر تک نہیں اور کیوں ہو وہ مرزا قادیانی کے ہم جنس بھی ہیں۔ ۳۰؍دجالوں میں سے اب تک ایک بھی نہیں آیا اور مہدی اور مسیح آکودے دجال تو بھی انگریزی ریلیں ہیں۔ جن کے فنا کرنے کو مرزا قادیانی آئے ہیں۔ دجال تو قیامت تک نہ آئیں گے۔ ہاں نبی آتے رہیں گے۔ حدیثوں کا یہی مطلب ہے اور اسی کا نام عمل بالسنہ ہے۔ مرزا قادیانی دجالوں (جھوٹے مسیحیوں اور مہدیوں) کی تکذیب کریں تو خود بھی کاذب بن جائیں کیونکہ کوئی دلیل اس پر قائم نہیں کرسکتے کہ وہ بھی ان کی طرح جھوٹے نہیں۔

پس ان کا ذکر شربت کی گھونٹ کی طرح پی جاتے ہیں۔ مرزا قادیانی گزشتہ دجالوں کو تو کیا جھوٹا کریں گے اپنے ہمعصروں اور ہم پیشوں، ہم کرتبوں لندنی مسیح مسٹر پکٹ اور فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی ہی کو جھوٹا ثابت کردیں۔ جو یورپ کے مہذب میدان میں خم ٹھونک رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر بن الخطابؓ، حضرت علیؓ ان میں سے کوئی نبی نہ ہوا اور مرزا قادیانی تیرہ سو برس کے بعد نبی بن کر خروج کریں۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ چیخیں اور غل مچائیں مگر کوئی ان کا حکم نہ مانے اور نبوت کا خلعت نہ پہنے۔ حالانکہ نبوت کسے بری لگتی۔ اس میں دنیا کی بہاریں ہیں۔ مزے ہیں چین چان ہے۔ روغن بادام اور زعفران میں دم کئے ہوئے پلاؤ ہیں۔ سقنقوری اور جند بیدستری مقوی اور ممبی معجونیں ہیں۔

شہوات ولذات کے سمندر میں جہازرانی ہے۔ بروزی نبی کے سواء کسے نصیب اور

کس کی ایسی قسمت۔ مگر بچہ جی! دنیا میں تو جو چاہو کرلو نبی بن جاؤ، امام الزمان بن جاؤ کوہ الوند سے بھی بلند تنومند منارہ بنالو۔ لیکن چند ہی روز میں دیکھنا کیا ہوتا ہے۔

پردہ داری میکند بر قصر قیصر عنکبوت

جغد نوبت میز ندبر گنبد افراسیاب

مرزا قادیانی کے پاس تو ابھی مسالہ ہی کیا ہے اور مانگا تانگا کچھ ہے بھی تو ابھی ابھی ختم ہوجاتا ہے پھر دیکھنا کیسی مرلیا بجتی ہے۔ تمام الو ایک ایک کر کے راتوں رات یابدوح کی بے ہنگم صدائیں دیتے پھر ہوجاتے ہیں۔ انشاء اللہ اور پھر مر گئے مردود، فاتحہ نہ درود۔

۲ ...... لم یبق من النبوة الا المبشرات

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

معلوم نہیں امروہی صاحب کیوں تاویل کا لٹھ لے کر اپنے بروزی نبی کی نبوت کے پیچھے پڑے ہیں کیونکہ آیات کلام مجید جو مکرر اب بطور وحی نازل ہوتی ہیں۔ مثلاً ''ھو الذی ارسل رسوله بالھدی ''اور''یاتی من بعدی اسمه احمد ''ان سے مرزا قادیانی کے نبی کامل اور رسول برحق ہونے میں امروہی صاحب کو کیوں شک ہے کیا وجہ ہے کہ وہ قرآن کو چھوڑ کر حدیثوں کو ٹٹولتے ہیں اور ان کی لنگڑی لولی کنجی تاویل کرتے ہیں کہ مبشرات سے نبوت نکال کر اپنے بروزی نبی کی نبوت کے جوتیوں کون گانٹھتے ہیں اور گدی کے پیچھے ہاتھ لے جا کر ناک پکڑتے ہیں۔ قرآن تو قطعی اور یقینی وحی ہے جب وحی پر ایمان نہیں تو اپنے بروزی کی نبوت پر ایمان نہیں۔

پس امروہی صاحب آپ اپنی تکفیر کرتے ہیں۔ وہ کیوں غل مچاتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نبی کامل تھے اور ہمارا بروزی نبی ناقص ہے۔ ناقص ہے۔ جبکہ نبی کے لئے ایک ہی قرآنی وحی موجود ہے۔ بھلا خدائے تعالیٰ جس کی شان میں یہ قطعی وحی نازل کرے کہ''ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ''تو وہ کیونکر نبی ناقص ہوسکتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ایک ہی وحی پیغمبر عرب وعجم ﷺ کو تو کامل نبی بنائے اور وہی وحی جب کسی اور پر نازل ہو تو اسے ناقص نبی بنائے؟ کیا قرآنی وحی کی دو قسمیں ہیں ایک ناقص دوسری کامل، پھر وہی ایک آیت جب آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی تھی تو کامل تھی اور مرزا قادیانی پر نازل ہوئی تو ناقص ہوگئی۔ اس حماقت آمیز تعارض کا کون جواب دہ ہے۔

اگر امروہی یا ان کا کوئی پیر بھائی بلکہ خود مرزا قادیانی اس اعتراض کا جواب دیں تو ہم دو سو روپیہ دینے کو تیار ہیں۔ افسوس ہے کہ حمقاء پھر بھی نہیں سمجھتے اور دین و دنیا کی تباہی خریدتے ہیں۔

بحث اس میں تھی کہ امروہی صاحب نے حدیث مندرجہ عنوان پیش کر کے مبشرات سے نبوت تراشی ہے اور استثنیٰ متصل و منقطع پر بحث کی ہے۔ حالانکہ آپ دونوں سے نابلد ہیں۔ جیسا کہ ہم ثابت کردیں گے۔ استثنیٰ متصل تو اس لئے نہیں کہ نبوت اور شے ہیں اور مبشرات اور شے۔ ورنہ استثنیٰ الشیٔ عن نفسہ لازم آئے گا۔ یعنی یہ معنی ہوں گے کہ ’’لم یبق من النبوۃ الا النبوۃ‘‘ حالانکہ امروہی صاحب نے استثنیٰ متصل ہی بنایا ہے اور منقطع مانا جائے گا تو امروہی صاحب کو اپنے ہاتھوں اپنا سیٹنا پڑے گا کیونکہ مبشرات نبوت کی جنس سے نہ ٹھہریں گی۔

بھلا جب ہم یہ فقرہ موزوں کریں کہ ’’لم یبق من الناس فی القادیان الالحمر‘‘ تو کیا یہ معنی ہوں گے کہ آدمیوں میں سے قادیان میں کوئی باقی نہ رہا مگر گدھے رہ گئے یا یہ معنی ہوں گے کہ نہ قادیان میں آدمی رہے نہ گدھے دونوں معنی میں سے کوئی معنی قبول کر کے اطلاع دیجئے تاکہ ہم بحث کریں کہ یہاں استثنیٰ متصل ہے یا منقطع۔

اگر امروہی صاحب نے کتاب شرح ملا کسی استاد سے پڑھی ہوتی تو ضرور سمجھ جاتے کہ ’’لاالٰـــہ الا اللہ‘‘ میں نہ استثنیٰ متصل ہے نہ منقطع۔ بلکہ لا صفت کا بمعنی غیر ہے یہی ترکیب حدیث بالا کی ہے۔ یعنی نبوت میں سے کوئی شے جو ان احکام کے سوا ہو۔ جن میں مؤمنوں کو جنت خلد اور عیش ودوام کی بشارتیں دی گئی باقی نہیں رہی۔ یہ معنی اس صورت میں ہوں گے جب کہ مبشرات اسم مفعول جمع مونث سالم ہو اور اگر اسم فاعل مراد لیا جائے گا تو یہ معنی ہوں گے کہ نبوت میں سے کوئی شے بجز قرآن وحدیث کے احکام ونصوص کے باقی نہیں رہی جو اعمال صالحہ پر مومنین متقین کو نعم جنت کی بشارتیں دینے والے ہیں۔ کس کا رویاء صالحہ اور کہاں کی پیشگوئیاں اور الہامات جن کی آڑ میں ہر ایک مکار معلن یا غیر معلن فاجر وفاسق کہہ سکتا ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ مجھے حمل ہے اور اس حمل سے ہاتھی کا پاٹھا لمبی سونڈ نکالے پیدا ہوا۔ اور منفذ دبر زحمل ویسا ہی تنگ اور غیر وسیع ہے جیسا پہلے تھا۔

اور ایک ساد ھو بچہ پیشگوئی کرسکتا ہے کہ مجھ پر فلاں شخص کے مرنے کا الہام ہوا ہے یا جب ملک میں وبا پھیلے تو وہ یاد دلائے کہ مجھ پر تو پہلے ہی انکشاف ہو چکا ہے کہ جو لوگ مجھے نہ مانیں گے ضرور وباء سے ہلاک ہوں گے۔ ہر ایک مومن کا اس امر پر یقین واعتقاد ہے کہ قرآن وحدیث سے بڑھ کر کوئی بشارت دینے والا نہیں۔ خواہ ولی ہو یا قطب ہو۔ یا غوث ہو۔ جو مرزا قادیانی کے نزدیک انبیاء ناقص میں داخل ہیں کیونکہ کامل نبوت ان کے نزدیک بھی ختم ہو چکی ہے۔

حدیث سے ختم نبوت کی جانب اشارہ ہے نہ کہ بقاء نبوت کی جانب، یعنی نبوت باقی نہیں رہی، صرف آیات واحادیث باقی رہ گئیں جو مؤمنوں کو بشارت دینے والی ہیں۔ ذرا یہ بھی غور سے دیکھنا چاہئے کہ حدیث میں لفظ نبوت وارد ہوا ہے یعنی یوں نہیں فرمایا کہ ''لم یبق من الانبیاء الا المبشرون ''لفظ انبیاء اور نبوت میں بہت فرق ہے۔ نبوت کے لفظ سے مرزا قادیانی کا قلم اکڑتا ہے۔ ہاں نبوت وابوت کا منارہ ضرور نصب ہوتا ہے۔ پھر اس حدیث میں المبشرات۔ ذرا امروہی صاحب بھی اپنے دعویٰ کے موافق موصوف بیان کریں خدا نے چاہا تو بھاگتے راہ نہ ملے گی۔ مجدد کے سامنے منہ کھولنا آسان نہیں۔

۳ ...... امروہی صاحب کو اضافہ تنخواہ مبارک

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ہم تو ہمیشہ سے امروہی صاحب کے بھلے میں ہیں کہ خوب چکھوتیاں اڑائیں وندنائیں اصحاب الفیل کے ہاتھی کے روٹ سے شکم سیر حصہ پائیں بڑھتی دولت کی خیر منائیں اور پورا پھل پائیں۔ امروہی صاحب آج سے نہیں بلکہ نواب صدیق حسن صاحب مرحوم کے زمانے سے ہمارے لنگوٹئے یار ہیں۔ پس گھی کہاں گیا؟ کھچڑی میں اور کھچڑی پیاروں کے کلیجے میں۔

گرم گرم کھچڑی اور دانہ دار گھی

دوہاتھ ایسے ماروں جانے میرا جی

یہ سن کر ہماری خوشی کی کوئی حد نہیں رہی کہ امروہی صاحب کو پہلے جو ساٹھ روپیہ ماہوار ملتا تھا تو اب المضاعف ہوگیا۔ مبارک سلامت مگر ہماری رائے میں ابھی تک ان کی پوری قدر نہیں کی گئی۔ امروہی صاحب نے تو اپنے کو مرزا قادیانی کے کفارے کی بھینٹ میں چڑھادیا ہے۔ مرزائی اخباروں میں قلمی جنگ وہ کریں۔ علماء ومشائخ اسلام سے لڑتے وہ پھریں چپت وہ کھائیں۔ مرزا قادیانی کے کٹی کبوتر وہ بنیں۔

الغرض طویلے کی بلا ہر طرح انہیں کے سر ہے۔ ان تمام کھکھیڑوں کو اٹھاتے اور کڑیاں جھیلتے ایک سو روپے ماہوار کچھ بھی نہیں۔ پھر سفر کی مار دھاڑ میں بھی اکثر یہی رہتے ہیں۔ دوسرے حواری تو اپاہج بنے قادیان میں روٹیاں مروڑ رہے ہیں۔ معجونیں کھا کھا کر سنڈ یار ہے ہیں اور ایسے موٹے ہوگئے ہیں کہ آنکھوں تک چربی چھاگئی ہے۔ بن چکی کے دنبے بن گئے ہیں۔ افغانی بغدے سے کاٹو تو خون تک نہ نکلے گا۔ چربی ہی چربی ہوگی۔ امروہی صاحب حق نمک تو ادا کررہے ہیں آپ جانئے جس کا کھائے اسی کا گایئے۔

ہماری رائے میں تو قادیان سے تمام خوگیر کی بھرتی چھانٹ دینی چاہئے۔ بھلا یہ انسانی صورتیں جو درحقیقت مٹی کی مورتیں ہیں۔ جب لکھنے پڑھنے چلنے پھرنے کے کام کی نہیں تو کس مرض کی دارو ہیں۔ ان سب کا راتب موقوف کر کے رجسٹر میں صرف امروہی صاحب کا نام درج کر دینا چاہئے۔ اور اس بچت کا کچھ حصہ غریب ایڈیٹر الحکم کو بھی ملنا چاہئے۔ مقدمات میں مارامار سر گاڑی پاؤں پہیئے بنا یہ پھرا۔ مرکز سے اخبار اس کا گرا۔ سیلاب کے ریلے میں گھر اس کا بہا۔ غضب ہے نا ایسے نمک حلال جان نثاروں کی قدر نہ کی جائے اور مفت خوروں اپاہجوں کو جو زندہ پیر کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور دونے ڈکار رہے ہیں۔ راتب اور مسالہ کھلایا جائے۔ غریب ایڈیٹر الحکم پیروی مقدمات کی چھپٹ میں آ کر اس کوٹھی کے وہاں اس کوٹھی کرنے سے بھی گیا گزرا۔ کیا معنی کہ وہ شحنہ ہند بغل میں دبا کر امروہی صاحب ہی کے پاس آتا ہے کہ اس میں آپ کے مضمون کی چھاڑ ہے۔ جواب دیجئے وہ ویسے بھی کسی ضرورت کے وقت امروہی صاحب ہی سے مضمون کی التجا کرتا ہے۔ ملاّ کی دوڑ مسجد تک۔

الغرض امروہی صاحب مرزائی مشن کے فرد کامل ہیں جو کچھ ان کی قدر افزائی کی جائے کم ہے۔ ان کے بعد اندھیرا اور چراغ گل، پگڑی غائب۔ مگر مجدد السنہ مشرقیہ کے سامنے ان کی سٹی بھی گم ہو جاتی ہے۔ کئی ردے فاضل ان پر چڑھے ہوئے ہیں۔ ایک کا بھی جواب نہیں۔ لیچڑ اور پوچ جواب دیں گے تو اضافہ کیسا اصلی راتب بھی بند ہو جائے گا۔

۴ ...... ۱۹۰۳ء کا اختتام

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

ارے مربیان و معاونان شحنۂ ہند وضمیمہ ۳۶۰ر دن جو کوندتی ہوئی بجلی یا ڈھلتی ہوئی چھاؤں کی طرح گزر گئے۔ کوئی نظر فریب تماشا تھا یا عبرت انگیز طلسم یا خواب وخیال ہم کو تو کچھ معلوم نہیں کیا تھا۔

این صورت وہمی طلسم امکان
خوابے است کہ درخواب بہ بینی آنرا

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ۳۶۰ر دن جو حوادث ومصائب کا لشکر اپنے ساتھ لے کر آئے تھے اور دنیا میں شادی وغم، موت وحیات کا ہنگامہ گرم کر رکھا تھا۔ انسانوں کی طبائع میں تلاطم، خیالات میں تموج۔ نفوس میں تہیج۔ سروں میں ہوا وہوس کا سودا۔ دلوں میں نفسانی خواہشوں کے

استیعاب کا غلیان پیدا کر رکھا تھا۔ کسی کو فرمانروائی کے نشے میں چور۔ کسی کو گردن کشی کی تیز برانڈی میں مخمور بنا رکھا تھا۔ اب وہ عدم کے کس تیرہ وتار غار اور فنا کے کس عمیق ظلماتی مغاک میں اتر گئے۔ ان کے ساتھ ہی بڑے بڑے نامیوں کے نشان تک مٹ گئے۔ بڑے بڑے سرکش خاک ہو گئے جن خودسروں، مغروروں کو ہوائے تکبر نے پھلا رکھا تھا وہ سحر فنا میں سر اٹھاتے ہی حبابوں کی طرح بیٹھ گئے۔

آن قصر کہ باچرخ ہمی زد پہلو
بردر گہہ اوشہان نہا وندے رو
دیدیم کہ بر کنگرہ اش فاختہ
فریاد ہمے کرد کہ کو کو کو کو

شر انگیزوں، فتنہ بیزوں، شعلہ ریزوں سے یورپ، ایشیا، افریقہ، خالی نہ رہا، لندن میں مسیح، پیرس میں مسیح، سومالی لنڈ میں مہدی، ہندوستان کے موضع قادیان میں جعلی مہدی اور مسیح، مصنوعی نبی اور رسول ایک ہی ذات شریف میں یوں جمع ہو گئے جیسے طاعون اور ہیضہ۔ لیکن جب ۳۶۰ ردنوں کا لشکر ہی دم زدن میں پامال ہو گئے تو یہ اشرالناس کیونکر جلد پامال اور نیست ونابود نہ ہوں گے۔ ظرف ہی نہ رہا تو مظروف کیا رہے گا۔ نبوت اور مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کرنے والے کیا رہیں گے۔ جبکہ خدائی کا دعویٰ کرنے والے بھی بہت دنوں نہیں رہے۔ پس ہم کو ان ملعونوں کے خروج پر متعجب نہ ہونا چاہئے۔ برسات میں کس قدر حشرات الارض پیدا ہوتے ہیں مگر کتنی جلد ان کے وجود سے صحن عالم پاک ہو جاتا ہے۔ شحنۂ ہند سہیل یمن ہے۔

وتنکر موتہم وانا سہیل
طلعت لموت اولاو الزنائی

صاحبو کہتے ہیں کہ دنیا میں ہر شخص اپنے فرائض ادا کرنے آیا ہے مگر افسوس ہے کہ ہم نے تو اپنا کوئی فرض ادا نہیں کیا۔ ہم اختتام سال پر آپ کے سامنے معترف بالقصور ہیں کہ اوّلاً خدائے حقیقی جلت عظمتہ اور ثانیاً خداوندان مجازی یعنی گورنمنٹ اور مربیان ومعاونان شحنۂ ہند وضمیمہ اکثر ہم اللہ تعالیٰ ”وضاعف درجاتھم فی الدنیا والدین“ کی کوئی خدمت ہم سے ادا نہیں ہو سکی۔ آپ نے بندہ نوازیاں کیں۔ آپ نے شحنہ ہند اور ضمیمہ کو آغوش شفقت میں لیا۔ اس کی غور وپرداخت کی۔ دامے درمے، قلمے سخنے، اس کی مدد کی۔ مگر ہم سے نہ شحنہ ہند اور ضمیمہ کی خدمت بن آئی نہ پبلک کی۔

قطرہ گر مانم طراوت از کجا سامان کنم
در بگویم ذرہ ام چون ذرہ ام پرواز کو

شحنہ اور ضمیمہ ہم نے جاری نہیں کیا بلکہ آپ نے جاری کیا ہے۔ ہم آپ کے سرمایہ کے کفیل اور آپ بتوفیق الٰہی اس کی بقاء اور ترقی کے کفیل، بلکہ اس کے مالک ہیں۔ کیونکہ خریدار ہی ہر شے کے اصلی مالک ہوتے ہیں۔ اگر درحقیقت ہم سے کوئی ایسی خدمت بن پڑی ہے جو آپ کو پسند آئی ہے تو ہم خوشی سے پھولے نہیں سماتے ؎

ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنر است

اور جبکہ خدمت گزاری اور ادائے فرض کی ہمت اور ڈھارس بھی آپ ہی نے بندھوائی ہے اور آپ ہی ذمہ دار ہیں تو ہم کیا چیز رہے؟ ہماری تو یہ حالت ہے ؎

نہ شگوفہ ام نہ برگم نہ ثمر نہ سایہ دارم
در حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت مارا

خانۂ احسان آباد باد و توفیق آن مستزاد. الیٰ یوم التناد بحرمۃ النبی صاحب الرشاد!

۵ ...... مرزائی جماعت

مولانا شوکت اللہ میرٹھی!

مرزا قادیانی اور تمام مرزائی پھولے نہیں سماتے کہ ہماری جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ آج اتنے مسلمان مرزائی ہوتے کل اتنے۔ لیکن آج کل کون سے جدید مذہب کی جماعت نہیں بڑھ رہی۔ برٹش آزادی کی برکت نے بہت سے مذاہب پیدا کر دیئے ہیں۔ جس مذہب میں قیود اور پابندیاں ہیں وہ روز بروز تنزل میں گر رہا ہے اور جس مذہب میں ہوائے نفس کو آزادی ہے وہ بڑھ رہا ہے۔ لیکن مرزائی مذہب کی تو وہی مثل ہے کہ شیخی اور تین کانے۔ مرزا قادیانی نے کونسے عیسائی کو مرزائی بنایا کونسے سکھ کو اپنے پنتھ پر لگایا۔ کونسے آریا کے سر پر مرزائیت کے افسوں کا آرہ چلایا۔ عیسوی مذہب نے ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو عیسائی کر ڈالا۔ آریا کو دیکھو جو مورکھ اور بت پرست تھے اب ایسے چاتر اور ودھیارتی بن گئے ہیں کہ مسلمانوں کو بھی آریا بنانے کا انہوں نے گھان ڈال دیا ہے اور چوڑھے چماروں تک کو جومہا ملیچھ ہیں۔ اپنے پنتھ میں لانے یا یوں کہو کہ منش بلکہ دیوتا بنانے کے لئے خم ٹھونک رہے ہیں۔ بس اگر کسی مذہب کی کثرت جماعت

حقانیت کی دلیل ہے تو عیسوی اور آریا مذہب مرزائی دین سے سو گنے اور ہزار گنے زیادہ حق ہے۔

مرزا قادیانی مسیح موعود بنے تھے تو لازم تھا کہ سب سے پہلے ان کو عیسائی قبول کرتے۔ وہ آسمانی بھیڑوں کے چرواہے تھے تو ضرور تھا کہ تمام بھیڑیں جن کی تاک میں بھیڑیئے لگے تھے قادیان کے رمنہ میں ممیاتی آتیں لیکن بھیڑیں تو مرزا قادیانی کو بھیڑیا سمجھ رہی ہیں کہ وہ ان کو اپنے عیش وعشرت کا چرب لقمہ بنانا چاہتے ہیں۔ اگر مرزا قادیانی تناسخی اوتار تھے تو ۲۲ کروڑ ہنود ان کی مورتی کو ڈنڈوت کرتے اور مندر پر موہن بھوگ چڑھاتے۔ لیکن کسی ہندو نے اپنے چوکے اور رسوئی کا بچا کچا آلش بھی مرزا قادیانی کے ماتھے نہ مارا۔ پھر کس بھروسے پر شکرا اور کس برتے پر تتا پانی۔

بعض باخبر اور خدا ترس مسلمان جو اول اول ان کے دام فریب میں آگئے بالآخر بارقۂ توفیق الٰہی نے ان کو مرزائی دام سے نکالا۔ شیطانی افسون کو رحمانی عزیمت نے کافور کر دیا۔ اگر مرزا قادیانی حق پر ہوتے تو ایسے سچے مسلمانوں کا ان سے منحرف ہونا اور مرزائی عقیدت وارادت اور بیعت پر تبرا بھیجنا کیا معنی رکھتا تھا۔ جو مسلمان یا ہندو عیسائی ہوگئے وہ بدستور عیسائی ہیں۔ انہوں نے اپنے آخری مرکز سے جنبش نہیں کی۔ کیا وجہ ہے کہ لوگ مرزائی مذہب قبول کرنے کے چند روز بعد یکا یک اس سے منحرف ہو جائیں۔ یا بعض اخوان الشیاطین جن بڑی مکھیوں مثلاً بھنوروں یا تتلیوں پر اپنا مکڑی کا جالہ تنا چاہیں وہ اس کو توڑ پھوڑ کر زناٹے اور بھنبھناہٹ کے ساتھ اڑ جائیں وجہ یہی ہے کہ جالا کمزور تھا۔ کمزور مکھیوں کے لئے تو ضرور ہے کہ وہ رزق عنکبوت بنیں۔

مرزائی جماعت میں یا تو کثرت سے جہال ہیں یا اپنے قدرح کی خیر منانے والے چند خودغرض دنیا پرست اپاہج ہیں جو گلے میں ڈھول ڈال کر مرزائیت کی ڈونڈی پیٹ رہے ہیں اور اس کی فیس چکھ رہے ہیں۔ جہال بدمال اور عوام کالانعام کسی گنتی میں نہیں۔ ہاں ان سے مرزائیت کے رجسٹر کی خانہ پری ضرور ہوتی ہے۔ ان میں سے بھی اگر حقانی علماء سے کسی کا سابقہ پڑتا ہے اور ان کی تلقین اور نیز توفیق الٰہی یاور ہوتی ہے تو جلد راہ راست پر آجاتے ہیں۔ ضمیمے میں اس کی بہت سی نظیریں ناظرین کی نظر سے گزر چکی ہیں۔ اور خود ضمیمے نے تین سال کے اندر مرزائیت کا جو کچھ استیصال کیا ہے اور مذبذب یقین والے۔ جس قدر راہ راست پر آئے اس کی تفصیل کے لئے دفتر درکار ہے اور اس کا اجر معاونین شحنۂ ہند وضمیمہ کی قسمت میں لکھا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!